بعون صانع حکیم و بکرم فضل خلاق زمین و زمان

منصور حیدر راجہ

از قرون کتاب مستطاب فتاوی نشاب حاوی مطالب جلیلہ فتاوی مکتب
قرون عوائد معدن فوائد مستند حکام مقبول الطباع فی جلد چہارم

فتاوی عالمگیری

بزبان اردو ترجمہ قدوۃ العلما باب تحقیق و زبدۃ الفصحا صاحب تدقیق رکن اعظم مذہب حنفی
مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس مدرسہ سلطانی حسب الایما منشی نولکشور

در مطبع منشی نولکشور میں بہ زیور طبع مزین و مطبوع جہاں ہوئی

تمت

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

از قوانین کتاب مستطاب فادت انتساب حاوی مطالب طبیہ مطاوی نکات حکمیہ مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا یعنی جلد چہارم

ترجمہ قانون شیخ بو علی سینا

بزبان اردو ترجمہ قدوۂ ارباب تحقیق و زبدۂ اصحاب تدقیق یکتاے زمن مضمار ہمہ دانی مولوی حکیم سید غلام حسنین صاحب مدرس و مہتم مدرسہ ایمانی حسب الایما منشی نولکشور مالک اودھ

مطبع منشی نولکشور میں بہ طبع مزین مطبوع جہان ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ خاکسار **غلام حسنین** کنتوری مولداً الکاظمی نسباً یہ لکھتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمائش سرآمد امرائے نامدار اوگل سرسبد گلستان ثروت و اقتدار منشی ماں گوہر اعنی نولکشور کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شروط ہر ایک مین ملحوظ رہتے تھے اب تک بھی مع شی زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوائے چند مقامات خاص کے جنکی تصحیح اپنے مقام پہ مترجم نے کر دی ہے امید ناظرین با تمکین سے اصلاح اور عفو کی کرکے شروع مقصود کرتا ہون **کتاب چہارم** قانون سے اون بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہین بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین **فن اول** شامل ہے پانچ مقالونکو جنمین حمیات کا بیان ہے **مقالہ پہلا فن اول** کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہے اکتیس ۳۱ فصلون پر **فصل پہلی بیان عام حمیات کا** حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ ہے جو قلب سے مشتعل ہو کر بتوسط روح اور خون کے شرائین اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اوسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبیعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہے۔ کبھی جب آدمی خشمگین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب اسے پہونچتا ہے اوسوقت بھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال حمی کے اشتعال سے جداگانہ ہے۔ ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس وجہ کا ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو اوسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہے جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین بہ تفصیل انکا ذکر آتا ہے بعض لوگون نے اول تقسیم مین حمی کی دو قسمین مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض - اور جسقدر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتی ہین اونھین حمی عرض مین داخل کیا ہے - اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہے مثلاً حمی عفونیہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے باعث عفونت اور تپ کے بیچمین کوئی تیسری شی ایسی نہین ہے کہ واسطہ

پڑے سلو غفونہ خود مرض نہین ہی بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنے حمی عفنہ کا بخلاف حمیات ورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہو لیتا ہی پھر اوسکی جہت سے تپ بھی عارض ہوتی ہی اور تا بقاے ورم تپ بھی رہتی ہی پھر جو نا سبب تپ کا یہان بھی عفونت خلط ہی مگر اوس سے پہلے پیدایش مرض ورم کی ہوتی ہی لہذا ان حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی اور نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہی کہ وہ خود مرض ہی۔ اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک اعتراض صحیح ہوتا ہی کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کے کہتے ہو اگرچہ تپ تابع حرارت ورم کی ہی اور بوجہ تعب وجع کے تپ لازم ہو جاتی ہی اس صورت مین لازم آتا ہی کہ اکثر حمیات یومی جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اور اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب نہ حدوث حمی کا ہوگا بلکہ منظر اوس عفونت کے جو ورم مین ہی یعنے ورم سبب حمی کا بالذات نہوگا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہر گئی پھر کیا ضرور ہی کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو سبب قرار دین۔ اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہی کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت درد خواہ عفونت کی ہی بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمھاری راے مین یہ بات ہی کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہی تو ہم کہین گے یہی حال حمیات عفونہ کا بھی ہی کہ تا بقاے عفونہ حمی عفنہ باقی رہتی ہی یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین کچھ فرق نہین ہی خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو۔ مگر ایسے جھگڑے اور اعتراضات علم طب مین طبیب کو کچھ مفید نہین اور چونکہ منشا نزاع کا رسم خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دو نامون سے موجب مناقشہ ہی اس جہت سے طبیب کو یہ مناقشہ اپنے فن سے جدا کر کے مباحث منطقیہ کیطرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا۔ لہذا ہم بھی بر طبق عادت سلف اور موجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سدہ حمیات عرض ہین **تمہید تمثیلی** اب مناسب ہی کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا ہین اونکی تین قسمین ہین پہلے تو اعضا ہین جنمین رطوبات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا حال ہی دوسرے رطوبات بدنیہ ہین جو ان اعضا مین بھری ہوئی ہین جس طرح پانی حمام کے حوضون مین بھرا رہتا ہی۔ تیسری ارواح نفسانی خواہ ارواح طبعیہ یا حیوانیہ اور بخارات جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اونکی مثال ہواے حمام سے دیجاتی ہی۔ حرارت غریبہ سے جو پہلے اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہی ان تین چیزون مین سے ایک مین ضرور ہوتا ہی اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی جزو ایسی نہین ہی جو ان اجزاے ثلثہ سے مرکب نہو۔ اشتعال اولی خواہ مشتعل اول سے ہماری یہ مراد ہی کہ جسوقت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہو جاے تو اوسکے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہو جائین اور برعکس اسکے اگر قریب کی چیزونکی حرارت بجھائی جاے تو مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیزونکو گرم کر دے۔ اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاے اصلیہ یعنے جو اعضا کہ منی سے پیدا ہوے ہین اونمین یا اشتعال اولی ہو جسطرح شورش اور حرارت حمام کی دیوارونکو گرم کرتی ہی خواہ لوہار کی دھونکنی یا نان بز کی دیگ کو آگ گرم کر دیتی ہی اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہی۔ اور اگر اشتعال اولی اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر بعد اوسکے حرارت اعضا تک پہونچے جیسے گرم پانی حمام کا دیوارونمین لگ جانے سے دیوارونکو گرم کر دیتا ہی خواہ گرم شوربا یا اور کوئی طعام دیگ مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہو جاتی ہی ایسے حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین۔ اور اگر حرارت پہلے بہ اول الارواح بخارات جسمانیہ کو مشتعل کرے اوسکے بعد اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی کوئی چیز بہت گرم حمام مین پہونچتی ہی خواہ حمام کے اندر آگ سلگائی جاتی ہی اس جہت سے ہواے حمام پہلے گرم ہو جاتی ہی بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہو جاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اسلیے کہ اسکا تعلق بوجہ اشتعال اوسکے

ایک لطیف چیز ہے ارواح اور تجربے سے ہوتا ہے یا اون وجہ سے کہ تپ بہت جلد دفع ہوجاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس
تپ کا انتہا کسی حمی عفنیہ یا تپ دق کی طرف نہوجاوے۔ اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ حدود تامہ کے قریب ہین اور گویا
ہر ایک حمی کی تعریف جنس اور فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو ذکر ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کرکے تقسیم
کرین کبھی حمیات کو اور طرح سے تقسیم کرتے ہین کہ مآل اوس تقسیم کا حمیات تلبیسیہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہین کہ حمیات کے بعض مادہ ہوتے
ہین اور بعض اقسام غیر مادہ ہوتے ہین بعضی تپین نرسنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر نرسنہ ہوتی ہین بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین یا اونکا دورہ
شب کو اور بعض نہاریہ کہ دو دن کو دورہ کرتی ہین۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک و مخوف نہین ہوتے اور بعض
حمیات مین اعراض متعددہ اور ردیہ ہوتے ہین۔ بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سوا حرارت کے برودت کسی طرح محسوس نہین ہوتی اور
بعض کی حرارت کے ساتھ برودت بھی ہوتی خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حمیات بسیطہ ہین۔ اور کبھی مرکب بھی ہوتی ہین **مستعد حمیات
کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکے مزاج گرم و تر ہین
بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے
اور جن لوگونکا مزاج گرم خشک ہے انہین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتدا اونکو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت
جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہوجاتا ہے اور اکثر یہ تپ تپ محرقہ کی طرف ہوتی ہے۔ ان دونو
مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگونکو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو ایسے
لوگونکو ابتدا مین حمی بخار عارض ہوکر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہوجاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کے ہین جنکی
بدن مین حرارت برودت برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت۔ جو اونکی ابتدا مین بجز حمی عفونت کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی
ہے۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ نادر کبھی
عارض ہوتی ہین۔ **فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے** حمیات کے واسطے بھی اور امراض
کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ منتہاے مرض ہوتا ہے چوتھا
وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنے ابتداے حمی سے تا زوال اور صحت اعتبار اوقات
اربعہ کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتے ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے۔ خوف و خطر ہلاکت بیمار کا
اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر محض اوس تپ کے بیمار ہلاک نہین ہوسکتا
ہان اگر دوسرا اسباب پیدا ہوجائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض تحویل الملاح نکرے۔ وقت ابتدا
بطور جزئی ہر نوبت مین ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنے تفرقات سے زیادہ رہے اور مادہ مرض جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی
کی گنجایش کو ایسا روکے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو۔ اور ابتداے کلی کا زمانہ وہان تک ہے جب تک یہ اثر ظاہر نہو کہ
طبیعت نے مادہ پر غالب اگر اثر نضج ظاہر کردیا ہے خواہ یہ ظاہر نہو جاوے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مرغوب کردیا اب نضج کی امید
نہین ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بیشتر بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح
مونوخس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین اول سے بشدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہین ہوتا ہی کہ ابتدا کس وقت ہوئی اور اشتدا اور صعود کا زمانہ کون ہی — اسی طرح صرع اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہی
بانیوجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہی — کبھی زمانہ ابتدا کا بوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہی پس لوگ گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا
کا اس مرض مین نہین ہی — اسیطرح اکثر جو بکہ اول روز تپ شدید مین یعنے حمی حادہ مین ایک جسم مسطح جسے غمامہ کہتے ہین بالاے بول نظر
آتا ہو خواہ کوئی اور علامت نضج کے بروز اول پائی جاتی ہی جب بھی یہی خیال ہوتا ہی کہ اس تپ مین زمانہ ابتدا نہین تھا مگر واقع مین ایسا نہین ہی
اسلیے کہ ان سب صورتون مین زمانہ ابتدا تو ضرور ہوتا ہی مگر پوشیدہ ایسا ہوتا ہی کہ محسوس نہین ہوتا — تزید یعنے صعود کا وہ زمانہ ہے
کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہی اور مقاومت خواہ مقابلہ مادہ کا اچھی طرح کرکے اگر غالب ہوئی تو آثار نضج کے ظاہر ہونگی امید
بہت رقوت مرض کی بڑہتی ہی ورنہ خلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا مترتب ہوتا ہی — **وقوف** یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہی کہ طبیعت اور مرض مین اوسوقت
محاربہ عظیم ہوتا ہی اور غالب مغلوب کی شناخت خواہ طبیعت ہو یا مادہ اوسوقت سے تھوڑے زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہی اسیوقت کو یعنی منتہے کو
ملحمہ یعنے زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہین — اور انتہا کی مدت آن تپون مین جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہی ایک ہی نوبت ہوتی ہی مگر شناخت اس
نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہوا اسمین ہوتی ہی کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض مین بسر ہوجاتا ہی دوسری
نوبت مین انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہی — کبھی ایسے تپون مین امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہی اونکے بعد تیسری نوبت از روز
شروع محاربہ جو ہوتی ہی اوس سے زمانہ منتہی کا پہچانا جاتا ہی پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض حادہ مین نہین ہوتا ہی — البتہ
امراض مزمنہ مین وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہوجاتا ہی کہ بیشتر امراض مزمنہ مین چند نوبتین ایک صورت کی اعراض مین ہوتے ہین
اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہین پھر جو نوبت باخبر والیسے نوائب کا ہوتا ہی اوسمین آثار نضج کے پورے ظاہر ہوجاتے ہین اگر طبیعت مادہ
پر غالب ہوئی ہی خواہ ردارت کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہی اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو — انحطاط کا وہ زمانہ ہی جسوقت حرارت غریزیہ
بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کر دیتی ہی اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہو اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہی پھر
اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہوکر بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہی تاکہ فنا اور متحلل ہوجاوے — اور چونکہ اطراف خارجیہ مین
اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہی اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہی
— یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہی کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکی مقابلہ سے عاجز ہوگئی اس سے اعراض مین خفت واقع ہوئی اور
حرارت باطن مین خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہی کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہو رہا ہی یعنی مرض نے طبیعت
کو بالکل مغلوب کر دیا ہی — اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہی اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہی
— منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بنسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہی جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہین اونکا زمانہ
منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہی اور یہی مقدار حمیات یوم کی منتہی کی بھی ہی مگر اصطلاح فن مین اونکو امراض حادہ مین داخل
نہین کیا اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہین بلکہ باایں ہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہو تب اوسکا شمار
امراض حادہ مین کیا جائے — جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہین اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی القرب ہوتا ہی اور اوسکی
مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہی جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم سا اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو اونکا
زمانہ منتہی چودہ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہی — اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس روز کی ہوتی ہی پھر اور امراض مزمنہ کی

مدت منتہی چالیس خواہ ساٹھ دن کی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ برسوں کے بعد زمانہ منتہی بعض امراض کا ہوتا ہے — امراض حادہ کے مراتب جو باعتبار
منتہی مذکور ہوئے اسکی شناخت اور اسی طرح امراض مزمنہ کی معرفت اس وقت بہت بکار آمد ہوگی جب ہم تدبیر تغذیہ مریض کو بیان کریں کہ سبب
حمیات کے اوقات کلی ابتدا اور تزید اور انتہا تینوں ایک ہی نوبت میں گذر جاتے ہیں اور دوسری نوبت سے اونکا انحطاط شروع ہوتا ہے اگر طبیعت کو غلبہ
مرض پر ہو اور نہ دوسرے تو بعض آثار ہلاکت کے ظاہر ہو جاتے ہیں — تمام حمیات ان اوقات اربعہ میں بہت سا اختلاف رکھتی ہیں بعض اقسام کا زمانہ
تزید اور اشتداد زیادہ ہوتا ہے — اور بعض کا زمانہ انحطاط طولانی ہوتا ہے —

فصل تیسری بیچ بیان معرفت اوقات مرض کی خصوصی شناخت

زمانہ منتہی کی — اور اوقات کلیہ امراض کے بہت طرح سے پہچانے جاتے ہیں ۱ کبھی بلحاظ نوع اور قسم مرض کی معرفت اوقات اربعہ کی جاتی ہے مثلاً تشنج
جیسی خواہ صرع اور سکتہ اور خناق چونکہ امراض حادہ شدیدہ میں سے ہیں پس اونکا زمانہ منتہی بھی چار دن سے زیادہ نہوگا — اور غب خالص اور تپ محرقہ
چونکہ امراض حادہ کی دوسری قسم میں داخل ہے اونکا منتہی سات دن سے زیادہ نہیں ہوتا — اور ربع اور فالج کہ امراض مزمنہ سے ہیں انکا منتہی سال بھر تک
اور اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے ۲ کبھی شناخت اوقات مرض حرکت نوبت سے بھی ہو سکتی ہے چنانچہ اگر زمانہ شروع ہونی نوبت کا قصیر ہو
معلوم ہوگا کہ اس مرض کا منتہی قریب ہے جیسے غب خالص چونکہ زمانہ اسکے نوائب کا تین گھنٹہ سے لیکر چوبیس گھنٹے تک ہوتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اسکا منتہی قریب ہے اور اگر زمانہ اخذ نوبت کا طویل ہو دلیل برودت اور غلظ مادہ پر ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ منتہی بعید ہے جیسے غب غیر خالص
— اگر ایسے امراض ہوں کہ اونمیں نوبت نہیں ہوتی بلکہ مادہ اونکا گرم ہو اور ایک ہی طور پر مستمر رہیں جیسے سونوخس وغیرہ ایسے مرض کو حرّ یا
حاد کہتے ہیں — اور اگر مادہ مرض کا غلیظ و بارد ہو خواہ مائل طرف غلظ کے ہو اوس مرض کو غیر حاد کہتے ہیں ۳ کبھی سحنۂ مریض یعنے آثار بشرہ وغیرہ
سے بھی معرفت اوقات مرض کی ہوتی ہے مثلاً اگر تھوڑے زمانہ کی حرارت سے نقاہت اور لاغری اور ضعف پیدا ہو جاوے کہ چہرہ دبلا ہو اور
بشرہ نحیف لاغر ہو جائیں یہ معلوم ہوگا کہ مرض حاد ہے اور اگر سب اعضا بحال خود باقی رہیں تو مرض اتنا حاد نہوگا اور منتہی صورت اول میں قریب ہے اور
دوسرے میں بعید ۴ کبھی باعتبار بقا اور زوال قوی کے شناخت اوقات مرض کی ہوتی ہے اگر بہت جلد قوت زائل ہو اور ضعف پیدا
ہو جاوے تو مرض حاد ہے اور منتہی قریب اور اگر ضعف نہو بلکہ قوت باقی رہتی ہو مرض غیر حاد ہے اور منتہی بعید ہے ۵ کبھی بنظر اوقات فصول و سن
مریض کے شناخت مدت امراض اور اوقات کی ہوتی ہے مثلاً سن حار جیسے شباب خواہ فصل ربیع اور صیف جو گرم ہیں انمیں جو امراض پیدا
ہوتے ہیں اونکا منتہی بسرعت ہوتا ہے اور بارد سن ہیں خواہ دونوں بارد فصلوں میں یعنے خریف اور شتا کہ انکی بیماریونکا منتہی دیر میں ہوتا ہے —
اور یہی حال بلاد حارہ اور باردہ کا ہے ۶ کبھی معاینۂ نبض سے شناخت اوقات مرض ہوتی ہے اگر نبض سریع متواتر عظیم ہو تو مرض
حاد ہوگا اور منتہی قریب ہوگا ورنہ غیر حاد ہوگا ۷ کبھی بوجہ لرزہ کے شناخت مرض اور منتہی کی ہوتی ہے اگر لرزہ دیر تک ٹھہرے تو مرض مزمن ہوگا
اور منتہی بعید ہوگا اور اگر زمانہ لرزہ کا کم ہو تو وہ مرض مائل بحدت ہے اور منتہی قریب ہے اور اگر لرزہ کسیقدر نہو پس اس مرض کا منتہی بہت
قریب ہے اور زمانہ بقاء مرض کا بہت تھوڑا ہے ۸ کبھی شناخت اوقات امراض کی بنظر اوقات نوائب ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی تپ ایسی ہو کہ
اوسکی ہر نوبت میں زمانہ تقدیم کا محفوظ بنظام تام ہو اور جسقدر زمانہ تقدیم ہر نوبت کا ہو وہ اصل زمانہ نوبت اول پر برابر بڑھتا جاوے تو معلوم
ہوگا کہ ابھی یہ مرض زمانہ تزید میں ہے اسلیے کہ بعض مرض ایسے ہوتے ہیں کہ اخر اوقات یعنے زمانہ انحطاط تک اونکا تزید باقی رہتا ہے مترجم
کہتا ہے مثلاً ایک تپ پہلی نوبت اوسکی ٹھیک بارہ بجے دوپہر دن کے ہوئی اور تین بجے اوتر گئی دوسری باری جب بارہ بجنے میں پانچ دقیقہ
خواہ منٹ باقی تھے شروع ہوئی اور پورے تین بجے موقوف ہوئی اور تیسری نوبت جب دس دقیقہ خواہ منٹ بارہ میں باقی رہے

شروع ہو کر پہر رہی تین بجے اوتری یہ صورت ایسی ہے کہ اوسمین نظام تفاضل کا ستم بھی ہے اور جسقدر روز بروز مقدار زیادہ ہوتی ہے اصل مقدار اول یعنی تین گھنٹہ پر بڑہتی جاتی ہے حتی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک قسم کی تپ مثلا غب خواہ حمی مواظبہ کہ اوسکی چند نوبے بتفاضل مذکور بسبیل تقدیم ہون اخیر مین ایک وقت خاص پر ٹھہر جاتی ہے اور زیادتی اوسکی مادہ کی بھی ایک مقدار معین پر پہونچ کر کہ نہین بڑہتی یہ صورت بھی دلالت صریح اوسکے زمانہ منتہی پر کرتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب مادہ مرض ٹھہر گیا اور حرکت زیادتی کی اوسکی موقوف ہوگئی۔ اگر ایسی صورت مین وقت نوبت کا متاخر ہو جاوے یعنے اگر بعد بمقدم ہونے نوبت کے چند نوبے وقت واحد پر آئین بعد اونکے اوسوقت کی نسبت کچھ تاخیر ہونے لگے تو بالیقین جاننا چاہیے کہ زمانہ انحطاط مرض کا آگیا۔ جو تپ ایک ساعت خواہ گھنٹہ مخصوص پر نوبت کرتی ہو وہ دیر مین زائل ہو گی۔

اسی طرح اوقات مرض کی شناخت زیادتی عوارض حمی سے خواہ اعراض کے ایک ہی شدت اور ضعف پر قیام کرنے سے خواہ اوسکی نوبت کی زیادتی اور کمی طول مدت اور کمی سے پہچانی جاتی ہین اسطرح کہ اگر مقدار زمانہ نوبہ کی یکسان اور برابر ہو تو مرض کی ابتدا ہے اور اگر کسیقدر گھٹ جاوے تو زمانہ انحطاط کا ہے اور اگر مقدار زیادہ ہو تو اکثر حکم تزید کا کیا جائیگا اور کبھی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ انتہا کا آگیا اور کبھی نوبت مین اختلاف ہوتا ہے کہ زیادتی اور کمی مین تشابہ نہین ہوتی۔ کبھی شناخت اوقات اربعہ مرض کی بذریعہ استفراغات کے ہوتی ہے۔ مثلا اگر کسی نوبت مین عرق زیادہ برآمد ہوا اور اوسکے بعد جو نوبت آئی کسیقدر کمی اور خفت اعراض مین نپائی جاوے خواہ جس نوبت مین عرق یا اسہال ہوا اوسکے نسبت یہ نوبت کچھ شدت مین زیادہ ہو تو معلوم ہوگا کہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کی تہا قوت طبیعت کی اس مادہ کو بذریعہ استفراغ دفع نہین کیا ورنہ دوسری نوبت مین خفت ضرور ہوتی ہے اور ایسے استفراغات سے واضح ہوتا ہے کہ اس مرض کا زمانہ طولانی ہے خواہ یہ استفراغ زمانہ تزید مین ہو خواہ زمانہ ابتدا مین۔ کبھی شناخت اوقات بوجہ نضج مادہ خواہ نہونے نضج کے ہوتی ہے جیسا اوپر ہمنے ذکر بھی کیا مثلا اگر ظہور نفث ہمراہ کسیقدر نضج کے ہو خواہ بول کے اوپر غمامہ نمودار ہو تو یہ زمانہ اول تزید کا ہے پھر اگر نفث مین کثرت ہو خواہ اسکی شدت واقع ہو کہ بآلعوت نفث برآمد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اب منتہی مرض کا یہی وقت ہے۔ ایضا اگر نضج یا خلاف نضج کا بہت جلد ظاہر ہو خواہ بوجہ برآمد ہونے نفث کے اور بول مین غمامہ ہونے سے تو جاننا چاہیے کہ منتہی قریب ہے اور اگر نضج بدیر ظاہر ہو دلیل ہے بعید ہونے منتہی کی۔ اب اوقات جزئیہ کی شناخت یہ ہے کہ ہر نوبت کی ابتدا کا وقت وہی ہے جسوقت نبض مین انضغاط پیدا ہو یعنے نبض کی حرکت مین سستی اور ضعف اور صغر اور بطو ظاہر ہو اور رنگ اطراف بدن کا مائل بہ تیرگی ہو جاوے اور اطراف مین سردی پیدا ہو خصوصا بن گوشہا اور اسی طرح کنارہ بینی بھی سرد ہو جاوے اور یہ سردی اوسوقت تک باقی رہتی ہے کہ انتشار حرارت کا تمام بدن مین محسوس ہو جاوے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ابتدا نوبت مین رنگ بدن کا متغیر ہوتا ہے اور کسل اور غم پیدا ہوتا ہے حرکات بدنی سست ہو جاتی ہین گھڑی گھڑی نیند سے انکھ جھپکی جاتی ہے پلکون پر بوجھ پیدا ہوتا ہے اور بوجہ استرخا خواہ تہیج ہونے اعضا کے پلکون کا اوٹہنا دشوار معلوم ہوتا ہے۔ کلام کرنے مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے دونون شانون کے بیچ مین پھریری یعنے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح پشت مین بھی قشعریرہ اوٹہتا ہے اکثر ابتدا نوبت مین بشدت لرزہ آجاتا ہے اور بیشتر سیلان لعاب دہن عارض ہوتا ہے دونون کنپٹیان پھڑکنے لگتی ہین۔ کان گونجنے لگتے ہین۔ جھینکین بہت سی آتی ہین۔ سب جوڑ بدن کے کھنچتے ہین۔ اور ضعف قوت کا زیادہ یا ابتدائی نوبے مین ہوتا ہے یا انتہائی نوبے مین۔ وقت صعود خواہ تزید کا ہر نوبت مین اوسکے دو حصہ ہین نصف اول مین تو نبض کی حرکت کا ظہور شروع ہوتا ہے اور عظیم اور سریع ہوتی لگتی ہے اور حرارت تمام بدن مین منتشر برابر ہو جاتی ہے۔ اور نصف آخر زمانہ تزید کا وہ ہے کہ جو حرارت تمام بدن مین برابر منتشر ہو چکی ہے

اوسمین زیادتی ہوتی جاوے اور بڑھتی جاوے۔ انتہائے نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑھ چکے ہین وہ کچھ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑھین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہو جاوے۔ انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض حرکت اور تواتر مین معتدل اور مستوی ہو جاتی ہے پھر حسب تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترنے کے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسکے بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے۔ اکثر یہ حالات خفت کی جو زمانہ انحطاط مین ہے بیان کیے ہوتت نزدیکی موت کی بھی پیدا ہوتی ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض رو بصحت ہے ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ شناخت ٹھہرانا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کے کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقۃ الموت نہین ہے۔ اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کی بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت خفی ہوتے ہین پس وہ بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب کثیر الاوقات قشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اسکے بعد بردِ اطراف اور لرزہ ہوجاتا ہے پھر لرزے مین سکون اور بردِ اطراف مین کمی پیدا ہو کر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہانتک تو زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹھہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتے کہ تپ زائل ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اسباب طول نوبت مرض کے کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ برودت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی باعث فصل بارد اور بلد بارد بھی ہوتے ہین اور ضعف حرارت غریزیہ اور بکھرا ہونا بلغم کا بھی طول مدت امراض کے معین ہین

فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا بنہج کلی جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب ہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات مسخن اور حرارت پیدا کرتی ہین اور انکو ہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین۔ خواہ از قسم ملاقات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزین۔ خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین۔ یا انفعالات نفسانیہ جو بوقت غضب اور خوف وغیرہ کے ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ مورث حمی یومیہ کی فقط ہوتی ہے۔ کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمہ کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی۔ یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اول اتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سے بڑھکر اخلاط خواہ اعضا تک پہونچے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑھے تو پھر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہو جاویگی۔ ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجھتے وسیلے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کر دیتے ہین جو سابق سے مخفی موجود تھے اور اونکی تحریک اگر اسباب خارجیہ کرینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہو جاویگی۔ بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ بدن کو کسیقدر تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی۔ یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی۔ حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقا بہت کم ہوتی ہے اگر تین دن سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کرکے اعضا بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چند روز تک رہتی ہے اور پھر زائل ہو جاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اس مدت کی درصفائی

بہت ازالہ نہو سکتا ہے حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہی مگر شناخت بہت ہی مشکل ہی اسیطرح ابتداء مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہی اور علاج آسان ہوتا ہی گرم خشک جنکا مزاج ہی وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ میں مبتلا ہوتے ہیں اور انہیں ان حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہی اگر اونکی تدبیر علاج میں غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاے خواہ ویسیک وہ لوگ بھوکے رہیں اور ازینقبیل سو تدبیر کریں لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے دق میں ہو جاتے ہیں اگر سخونت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر گرمی تپ کی اخلاط تک پہونچی — پھر جسکا مزاج گرم تر ہی اوسکی نسبت حمی یوم میں ایسی تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہی کہ طبیب اوسکی تپ کو مادہ رطوبت سے تجویز کرکے مسہلات کا استعمال بہت کرتا ہی اس وجہ سے حرارت زیادہ ظاہر ہو کے اخلاط تک مشتعل ہو جاتی ہی اور حمی عفونت کی طرف منتقل ہو جاتی ہی — ایسے مزاج کے بعد جو لوگ کہ اونکے مزاج میں گرمی زیادہ ہی اونکے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہی وہ مبتلا حمی یوم میں ہوتے ہیں — گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اوسے بھوک ہو اور بہم اوسے بھوک کے اوسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اوسے عارض ہو جاتی ہی اور تپ کے ساتھ قشعریرہ بھی ہوتا ہی پھر اگر اوسکی بھوک اور تعب کا تدارک نکیا جاے اور فوراً اوسکو غذا نہ دیجاے بہت جلد حمی عفونت میں مبتلا ہو جائیگا —

فصل پانچوین بیان خاص علامتون حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین

بعض خواص حمیات یومیہ سے یہ ہی کہ یہ حمیات بسبب اسباب قاہرہ کے جو بدن میں مخفی تھے عارض نہیں ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفونت کا اکثر یہی ہی اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج تقاطع نہیں ہوتا اور تقاطع کے ابتدا ہونے سے یہ مراد ہی کہ اکثر لرزہ اور پھریری اور سردی اطراف اور حرکات اندرون جسم میں پایا جانا اور نبض کا میل بطرف کسل و رتوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہو جانا یہ سب امور ابتداے حمی یوم میں نہیں ہوتے بلکہ اکثر ابتدا میں ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہی اور بانداسکے قشعریرہ بھی ہوتا ہی اور تھوڑی دیر کانٹے کے چبھنے کی کیفیت جسے نخس کہتے ہیں پیدا ہوتی ہی اسکا سبب بخار ہی ایک موس روی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہی اور کبھی ان حمیات میں بندرت لرزہ بھی عارض ہوتا ہی اگر بدن میں کثرت انجرہ کی ہو وہ بخارات جو بدن میں ہیں وہ عضلات میں چبھتے ہیں لیکن جب ان بخارات کی کثرت بہت ہو تب یہ بات پیدا ہوتی ہی — ان بخارات میں جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہی اور لذع یعنی سوزش نہیں ہوتی ہی بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہی اور جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدن میں گرمی پیدا ہوتی ہی اگر بول اول روز میں تپ کے بانضج ہو اور نبض میں زیادہ حالی نہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ میں کرنا چاہیے — یہ بات اسواسطے ہی کہ بول میں حمی یومی بنظر ذات کچھ تغیر نہیں کرتی اسلئیے کہ اس تپ کی حرارت سے کبد کے فعل کو کچھ ضرر نہیں پہونچتا ہی اور اکثر بول کا نضج یافتہ ہوتا ہی کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہیں ہوتا ہی اسلیے کہ بنلاؤ سے یہاں کیا مطلب ہی اور کبھی بول میں غمامہ بھی معلق ہوتا ہی اور کبھی یہ غمامہ بالکل اوسکے سطح بول کے ہوتا ہی کہ اوسکا رنگ اچھا ہوتا ہی — اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جیسے بول کے رنگ کو بدل دیتا ہی اور وہ سبب بدون وجود حمی کے بھی تغیر بول میں کر دیتا اوسکی شان سے ہوتا ہی جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان میں اوس سبب کا ذکر کرینگے — نبض کی حالت حمی یومیہ میں ایسی ہوتی ہی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کے ہوتی ہی سواے اون خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہوں یا انکہ غم معدہ میں ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو مٹاتی ہی اور صغیر کر دیتا ہی ہر وقت اس تپ کے اور حمی یوم میں اکثر یہ ہوتا ہی کہ نبض میں اختلاف کسی قسم کا پیدا ہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہی تو اختلاف

منتظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہو تو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہوا یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احتشا میں التبع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہو سکتے ہیں کبھی حمی یوم میں نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمیں صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدید جو کثیف اور داخل کرے پہونچی ہو یا حرارت سے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہوا ہو کہ خواہ بیداری مفرط یا اور غم انمیں سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو۔ کبھی جھٹ پٹ اس تپ میں انبساط نبض کا پیدا ہوجاتا ہے اور انقباض میں بطور واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہیں ہوتی الا شاذ و نادر۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ میں کمتر ہوتی ہے اسلئے کہ حاجت ترویح قلب کی اس تپ میں بہ نسبت حاجت اخراج بخارات کے زیادہ ہوتی۔ اسلئے کہ بخار اس تپ میں بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہیں ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت میں دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتوں کے نسبت دریافت کرنے کے بعد پھر آسانی ہوگی جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسے عادت اس بدن میں نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہوجانا اچھی علامت ہے۔ مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس طرح کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہیں ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اسلئے کہ اکثر رقیق ناضج ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ جید کا متصل لزومیہ کی تفصیل سالبہ کلیہ نہیں ہے بلکہ یہ بیان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ منفصلہ مانعۃ الخلو کو لایا ہے متن یہ ہے علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزیید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا اور اوسکے زمانہ منتہی میں اعراض شدیدہ نہیں ہوتے اور حمی عفونت میں ان باتوں کی ضد ہوتی ہے۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمیں اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہیں ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اوجاع بھی حمیات یومیہ میں کم ہوتے ہیں اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہے تو اوسکا ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہوجاتا ہے یہ بھی دلیل اوس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہے خواہ بدن میں ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسے عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی خلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہیں ہوتی ہے اور مقدار میں اس پسینہ کے بہت افراط نہیں ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اسی مقدار پر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ یہ عرق اوسکے قریب مقدار میں ہوتا ہے اور بدبو بھی نہیں ہوتا۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کے اخیر میں آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہیں ہے۔ ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنیکا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کرتے اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن میں پیدا ہوا اور وہ پھریری غیر معتاد ہو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام میں ٹھہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر نہ ہو تو حمی یومیہ ہے۔ **فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا** کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف منتقل بھی ہوجاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد عفونت ہوتے ہیں اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہوجائیں کہ مریض بھوکا رہتا ہے خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجہ میں اور تدبیر میں

خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تھا کہ اوسکی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بھوکھا رکھنا تجویز کیا اسصورت مین جو لوگ صفراوی
مزاج ہین اونکی تپ منجر حمی دق کیطرف ہوجاتی ہی خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہی اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین
زیادہ ہی وہ ایسی سوء تدبیر سے سونوخس مین مبتلا ہوجاتے ہین گویا تپ دموی جو بلا عفونت ہو یہ حمی مطبقہ اور بیشتر حمی مطبقہ بھی
عارض ہوجاتی ہی — اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تھی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تھا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل
پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اغلاظ محتبسہ مین ہوتا ہی
ایسا اشتعال کہ جسطرح کوئی توی چیز بقوت گرم ہوا اور متعفن ہوجاے **علامات انتقال حمی یوم کے اور قسم کی حمیات کیطرف**
دلیل اوسکی یہ ہوتی ہی کہ اب بدون برآمد ہونے عرق کے خواہ اوس تری کے جو مشابہ عرق کے ہوتی ہی تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آوے
مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاے — اور زمانہ انحطاط کا تادیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہی اوسکے زمانہ انحطاط کے بہ نسبت
زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری بھی ہو اور نبض حرارت کیفیت سے بالکل پاک نہو جاے بلکہ کچھ آثار حمی کے بعد مفارقت کے
بھی نبض مین باقی رہا کرین اور صدعہ سر اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کے بھی باقی رہے یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ
انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت خلطیہ کے ہوگیا ہی خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہی — اگر اسباب ردیہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی
خلطیہ کے حدت سے بڑھکر اور فساد کا غلبہ ہوا اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ دق کیطرف ہوگا جب دق کیطرف
منتقل ہوجاتی ہی اوسوقت جلد بمقام شریان یعنے خاص جگہ رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہی باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی یکسان
اور برابر ہوتی ہی اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھاتے ہی بہت تیز ہوجاتی ہی — اور نبض مین استوار حال رہتا ہی یعنے
یعنے جسقدر اوسکے کیفیات ردیہ مین ایک ہی سے ہرحال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہوتی جاتی ہی اور صغر بھی بڑھجاتا ہی — اور وہ
سب باتین جو ہم علامات حمی دق مین بیان کرینگے پیدا ہوجاتی ہین — اگر انتقال حمی یومیہ کا سونوخس یعنے وہ حمی دموی جو بلا عفونت
ہی اوسکی طرف ہوا اوسوقت نبض مین امتلاء اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہوجائیگا — اگر حمی یومیہ اور اصناف
حمیات عفونت کی طرف منتقل ہو قشعریرہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جسکے معنی اوپر مذکور ہوچکے ہین
پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بھی شدت ہوجاے گی — بول کی صورت بوقت انتقال
یہ ہوتی ہی کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہی اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہی کہ ظہور نضج کا
نہین ہوتا ہی **فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر
ضروری اونکی یہ ہی کہ اچھی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہی کہ محموم علیل ہی اور علیل کی قوت مین نقصان
ہوتا ہی اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی — مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ
تدبیر کی اجازت ہی جیسے وہ لوگ جو حمی تعبی خواہ حمی جوعی یا حمی غمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو
یا وہ لوگ جو ابتداء تپ مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ
کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبوکر دیا جاے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگرچہ تپ شروع بھی ہوجاے اور بعض
بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کئے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضروری ہوتی ہی جیسے اگر حمی یوم سددی خواہ استحصافی ہو

خواہ حمی ہو۔ مناسب ان لوگون کے حقمین یہ ہی کہ تا انحطاط حمی کے انکو غذا نہ یجاے سواے اون اشخاص کے جنکو ہم مستثنیٰ کر چکے یعنی حمی تعبی اور جوعی اور غمی کے۔ آب سرد کی بابت تب مین کچھ ممانعت نہین اسلیے کہ اس زمانہ مین قوت قوی ہوتی ہی آب سرد سے کچھ اوسمین ضعف ہوگا بلکہ آب سرد بہتر ہی وجہ کیواسطے افضل علاج ہی لیکن اگر استحمام مین ضعف ہو خواہ تپ کو زمانہ دراز گذرجاے خواہ حمی شدید ہو البتہ کثرت استعمال آب سرد کا ان صورتونمین ہرگز مناسب نہین۔ حمام کا استعمال قرین مصلحت ہی اور اوسکا مشورہ اکثر دیا جاتا ہی مگر جب کہ تپ کا زوال ہوجاے اور چند اغراض صالحہ استعمال حمام سے پیش نظر ہوتے ہین ترطیب بدن کی ہوتی ہی اور عرق بخوبی برآمد ہوجاتا ہی اور مسامات مین تخلخل پیدا ہوتا ہی اور آیندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہوجاتی ہی پھر تبرید بھی کرتا ہی۔ اگر مظنہ یا خوف عفونت کے وقوع کا ہوتا ہی تو استحمام سے وہ بھی برطرف ہوجاتا ہی۔ البتہ جسکی تپ سددی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہی کہ بیشتر کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہوجاتا ہی استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت مین استحمام مضر ہی مگر آخر مین جب اتساع مسام ہوجاے اور غذا خواہ تخمہ منہضم ہو چکے اوسوقت استحمام واجب ہوتا ہی۔ جو شخص زکام مین گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام نکرنا چاہیے مگر اسکا یادہ احتراقی ہو اوسمین ترطیب کے خیال سے حمام جائز ہی۔ کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرا ہوا ے حمام مین نچاہیے بلکہ جتنی دیر تک اونکا جی چاہے یا تمین حمام کے ٹھہرین۔ ہان جسے بوجہ استحصاف اور تکاثف کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہوا حمام مین ٹھہرنا دیر تک جائز ہی تا اسکا عرق برآمد ہو۔ تمریخ یعنے کوئی چیز بدنمین ملنا بطور حسب کے ہو یعنے روغن سے کوئی شی جسم پر گرائی جاے خواہ بطور طلا کے ہو تو یہ دونون صورتین مضر ہی ہین کہ مسامات بند کردیتی ہین اور جسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہون کے چونکہ نہین برآمد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہی خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہر ہو کے ہو جیسے کہ حمی استحصافیہ اور تشفیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سددی ہان اگر تمریخ کیساتھ دلک یعنے مالش بھی کرین البتہ مسامات کھل جائینگے۔ بالجملہ فائدہ تمریخ کا یہ ہی کہ اگر بدنمین رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہوجاتی ہی اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہوجاتی ہی۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہین کسیکو استفراغ کی ضرورت نہین ہی سواے اوسکے جوکہ بیمار امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے حمی مین مبتلا ہو اسیطرح جیسے حمی یوم استحصافیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو۔

فصل آٹھوین بیانمین اصناف حمیات یومیہ کے

اقسام حمیات یومیہ کے بعض تسمین احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہین اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیے جاتے ہین۔ احوال نفسانیہ کیطرف منسوب آٹھ قسمین ہین غمی اور ہمی اور فکری اور غضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور فزعی ہے۔ احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہین اونمین کچھ تو اون امور بدنی کیطرف منسوب ہین جو افعال اور حرکات بدنیہ ہین خواہ سکون بدنی ہی۔ اور کچھ اقسام ایسے ہین جو افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب نہین ہین جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہین وہ یہ ہین تعبی اور حتی استفراغی اور اسمین حمی وجعی بھی داخل ہی اور حمی غشیہ اور جوعی اور عطشی ہے۔ اور جو اقسام غیر افعال و حرکات بدنی کیطرف منسوب ہین اونمین سے ایک سددی اور تخمی اور ورمی اور تشفی۔ جو حمیات یومیہ امور خارجی کیطرف منسوب ہین جیسے احتراقی ایک تپ ہی جو احتراق شمس کیطرف منسوب ہی خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسکو استحصافیہ کہتے ہین یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہین۔ اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہین۔

فصل نوین حمی یوم غمی کا بیان

کبھی بہت حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے او مختقن ہوجانے روح کے باطن مین بسبب زیادہ رنج اور غم کے حرارت بڑھکر حمی روزینہ عارض ہوجاتی ہی علامت اوسکی بول کا رنگ ناری ہوجانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ لمس اوسے بخوبی احساس کرلیتا ہی اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہی — اور حرکت آنکھ کے غوص یعنے پستی عارض ہوتی ہی اور حلقے آنکھونکے بیٹھے ہوے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھ کی حرکت مین بوجہ فتور اور ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہی — بخار سے پہلے بردی ہوتی ہی اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہی اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہی اور کبھی نفس بھی اندر کے عملاست بھی پیدا ہوجاتی ہی **علاج** اسکا ہی کہ آبزن مین داخل کیا جاے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہواے حمام مین اوسے ٹھہرنے کی ممانعت ہی — اور بعد حمام کے مالش روغن کی اوسکے بدن مین کرائی جاے — اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہی اتنا حمام نافع نہین ہی — اور مفرحات قلبیہ مین اوسکو مشغول کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سرد مزاج کی عطر سونگھے اور اوسکے سینہ پر سرد تر طلا جو مرکب لعابات اور عصارات سے ہون لگاے جائین اور اون طلاؤنمین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ جیسے نفیس عرق مین داخل کیے جائین — شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اوسکو پلایا جاے کہ اوسکے واسطے بہت اچھی ہوتا ہی **فصل دسوین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین** کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور جنبش روح کو ایسی ہوتی ہی کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہی یہان تک کہ تپ واقع ہوتی ہی **علامات** اس تپ کے مشابہ علامت حمی غمیہ کے ہین لیکن حرکت آنکھ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کے نمائر ہوتی ہی مگر بطرف خارج کے ہوتی ہی اور نبض مین ذبول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہی تب بھی کسیقدر شہوق ہوتا ہی **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہی **فصل گیارھوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین** کبھی بہت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہی جیسے حمی غمی اور سہری ہوتی ہی — مگر اس تپ مین آنکھ کی حرکت نہ معتدل ہوتی ہی نہ اندر کو بیٹھی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر بالکل غور اور فرورفتگی پر ہوتی ہی اور نبض کے شہوق اور انخفاض مین اختلاف ہوتا ہی مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہی اور چہرہ کا رنگ اس تپ مین بھی زردی مائل ہوتا ہی **علاج** اس تپ کا مثل حمی سہریہ یوم ہمیہ کے ہی **فصل بارھوین حمی یوم غضبیہ کا بیان** کبھی بہت زیادتی حرکت روح کی بطرف خارج کے حالت غضب مین ایک حرارت مفرطہ روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہی کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوجاتی ہی **علامت** اس تپ کی چہرہ کا سرخ ہوجانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو پھر چہرہ زرد ہوتا ہی اور چہرے پر ایک بھرا ابھراپن جیسے حمی یوم سہریہ مین ہوتا ہی اوسیقدر اس تپ مین ہوتا ہی اور آنکھین دونون سرخ اور ڈھیلے آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہی اور کبھی بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت مین لاحق ہوتی ہی اس سبب سے کہ اونکے بدنمین کوئی خلط متحرک ہوتی ہی خواہ اونکی طبیعت مین کسیقدر ضعف ہوتا ہی اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہی — بول کا رنگ اس تپ مین سرخ اور بوقت خروج کے سوزش محسوس ہوتی ہی اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہی — نبض اس تپ مین ضخم یعنے گندہ اور ممتلی و شاہق یعنے خوب اوچھلی ہوئی اور حرکت مین تواتر ہوتا ہی **علاج** اس تپ کا اونکے غصہ کا فرو کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہی اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جو امور مفرح قلب ہین از قسم حکایات مزاح آمیز اونکی طرف متوجہ کرنا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سننا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ دردانگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور تعجب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکیطرف مشغول کرنا اور حمام مین اپنے ہمراہیون کے ساتھ لیجانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو — اور یہ مالش بہت سے روغن کی بدنمین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہی اگر روغن سے کیجاے اسلیے کہ آب گرم جو خالی از روغن نہین ہی اوسکی مالش چندان مفید نہین ہی

غذا تو بارد رطب ہوا انکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کے استعمال سے بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین** کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہوجاتی ہے۔ **علامات** اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کے بیداری واقع ہوئی ہو اور پلکین بوجھل ہوجائین اسقدر کہ آنکھین کھل نہ سکین اور آنکھین مچی ہوئی نظر آئین بوجہ تحلیل رطوبات اور روح کے جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آئین بجہت فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی ضعف ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہوجاتی ہے اور چہرا بوجہ سوء ہضم کے زرد ہوجاتا ہے اور پھر بھرا پن چہرے کا بوجہ تہبج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہبج مین سرخی نہین ہوتی جیسے حمی یوم غضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت کا اس مقام پر یہ تھا کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی اور انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر تہبج وجہ کا ثبت ہوتا ہے اسلیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تودیع یعنے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نیند آجاے اور سر پر تریرے بارد رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو یعنے آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذا ایسی جنکے کیموسات یعنے ہضم اول جید ہون جیسے چوزے مرغ خواہ تیتر وغیرہ کھلانا اور مالش ایسے تیلون کی جو تبرید و ترطیب مین کی کرین اور شراب ایسے بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بخیال ملا پانی چاہیے بشرطیکہ درد سر نہو **فصل چودہوین حمی یوم نومی وراحتی کا بیان** روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے لیکن جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو یا بخلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہوجاے وہ بخارات متحلل نہین ہوسکتے اونہین بخارات کیوجہ سے روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے۔ **علامت** اس تپ کے پہلے سے خواب اور نوم طویل واقع ہونا خصوص جبکہ اسقدر سونا خلاف عادت ہو۔ امتلاء بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہوا ے حمام بن تا کہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے **فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہوجاتی ہے **علامات** اس تپ کی قریب علامات حمی غضبی کے ہے مگر آنکھ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک آدمی کی چتون سے الگ ہوتی ہے اور نبض مین تواتر بھی کم ہوتا ہے۔ **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین** کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالضد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے کہ حرکت روح کی فرح اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور آنکھ کے خوف زدہ کی طرح ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بیخوف کردینا چاہیے اور اخبار ایسے سنانے چاہیین کہ دل خوش ہوجاے شراب بھی

[illegible] **فصل سترہویں حمی یوم نیبی کے بیان میں** [illegible]

[illegible]

فصل اٹھارہویں حمی یوم استغراقی کا بیان [illegible]

[illegible]

حرارت تپ کی پیدا ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزین جنسے اطلاق طبیعت اور روانی فضلات کی موقوف ہو استعمال کیجائین
اور ان چیزونکو ہم اسہال اور حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کر چکے ہین — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبرید اور ترطیب کے بسبب مقدم ہونے کے
زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبرید کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب
انار ترش خواہ آب سیب وغیرہ کے ستعمال ہو ـــ اور حابس لگائین اور نطول مقوی جو بالفعل گرم ہو مگر ٹھنڈا ہونے کے استعمال کرین بلکہ بہت گرم نطول
کا بھی استعمال جائز نہین اسلیے کہ جو چیز بہت گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل القوت بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور یہان قبض درکار
ہے منجملہ تراکیب مستحسنہ قابض سے مناسب اس مقام کے یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن ناردین خواہ کدو کی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد
ہو اور خوشبو ہو اوسمین ڈبو کر نچوڑین کہ بہت سا تیل تو نچوڑنے سے نکل جائے اور اوسکو معدے پر رکھے اور قابض اور جگہ پر ایسی چیزون سے
ضماد کرین جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل انیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر کیون نہو کبھی
روح مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ تپ ہو جاتی ہے جیسے ہوتی ہے علامت اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور
اطراف یا قولنج اور بواسیر مین درد ہوا اور اس قسم کے اوجاع جو دنبل وغیرہ کی جہت سے ہوتے ہین علاج پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جسطرح
ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے لکھی ہے اور اسکے بعد حمی کا علاج مثل حمی تعبیہ کے کرنا چاہیے اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو
ہرگز نہ پلانی چاہیے **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح
کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہو جاتی ہے اور بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطر کی تپ باقی رہتی ہے
علامت اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسے تپ کی علامت جس سے
سقوط قوت ہو جائے نہین پائی جاتی یعنے وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہین ہے جسمین سقوط قوت کا ہو تا
اس تپ کے ـ اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب بشدت غالب ہوتی ہے نبض سے ساقط ہو جاتی ہے کبھی جب غلبہ
حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب ذبول کے ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد کی بہت
غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبول کی نبض سے صلابت اور دروی ہونے مین ہوتی ہے علاج
اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید ہے کھلائین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ـ اور اگر احتیاج ہو تو شراب
پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہو گی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہو جائے اور تپ شبیہ حمی ذبول کے باقی رہے اوسکا
علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت
بخارات بدنکی تیز ہو جاتی ہے اگر غذا نہ پہونچے اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور صغیر اور بیشتر مائل بصلابت
ہو جاتی ہے علاج اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو آش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد ترکاری بقول کا استعمال کرانا چاہیے
اور غذا مین اس بات کا خیال ضرور ہے کہ اوس سے کیموس جید پیدا ہو اور قوت عارضہ ابھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جائے اور اوسکے سر پر نیم گرم
پانی بکثرت ڈالا جائے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جائے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے ـ
فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین یہ تپ اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا
پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب الوجود ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو نہو گی تو ضرور تپ پیدا

بہتی حالت تحت ادنی پانی اور آب آہن و تیز پت خصوصاً آب انار کا نہایت آسانی کرین اور آہن سے تعیب بھی شمار کرین اور اگر ممکن ہو نہانے کیکہ گمان ہو آب سرد سے غسل کرین فصل تفسیر ہین حمی الیوم سنابیہ کے بیان مین جو سخت ہے کبھی بدن کے مسام تین ہوتا ہی بوجہ سونگنی بدن کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ وہ ناہند کا بہت کم ہوا دکثرت کرے نہایت آلودہ ہو جیسے بدن کے ور لود سے پہونچنے سے بعد غسل کے ادتہ بسن تحت پانی مین نہانے سے جیسے پھٹکری ملی پانی سے کوئی نہائے اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا موجب ہو یا پیشل کھلی سکے جو دست مین ہو جاتی ہین ادکبھی یہ شنہ کیشہ باے مراق و اونکے سواتی مین بھی ہوتا ہی اور گوبکہ وہ تیہر مین بھی اور جو اپنے گوشت مین ہین ادتمین سے بدہوتا ہی سے حمی یومیہ سے ہی مین بہچلا سے ظاہر سامات کا سد ہو جانا مراد نہین ہی اس قسم کے سدہ ہو جانے سے کبھی تحلل کم ہو جاتا ہی تو ادمتہ رطوبت برحب ہوتا ہی اور زیادہ وہ بہ تک امتلا سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہی او تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہی اور یہی گرم یا دہ جمع ہوتے ہین کہ تحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت مفرطہ پیدا ہوتی ہی جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجزا مین ہی روح مین رہتا ہی حمی یوم سے پیدا ہوتی ہی اور اگر حرارت روح سے بڑھ کر خون تک پہونچے سونوخس حارض ہوگی اور آئندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سونوخس اون حمیات خلطیہ مین داخل ہو جمین تنفس کا فساد نہین ہوتا ہی بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہی۔ اگر یہی اشتعال حسب حمی یوم مدی ہو تو سونوخس عارض ہوتی ہی اور اسقدر بڑھ جائے کہ سدہ قوی ہو سے اور ادس عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہو جائے تو اوراقسام حمیات عفونت کی طرف انتقال ہو جاتا ہی۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو اہو بکثرت امتلا اور خصوصاً خون بلغمی سے ہوتا ہی۔ یا بوجہ غلظت اخلاط کے ہوتا ہی۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شے اسباب سدہ سے تنگ اعضا مین جو بمنزلہ اتنفس مین واقع ہوئی ہو مثلاً تنگ مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہو جیسے کہ برودت متیبسہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہو جائے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہو جائے یا اور کوئی سبب تنفس اعضا مین حادث ہو جائے جسکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سددیہ مین ہو چکا ہی اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہی کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہی خواہ بہت کم ہوتا ہی۔ اسلیے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہی۔ اسی حمی سددیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور اقتم کے ہوتا ہی۔ یہی تپ ایسی ہی کہ غدد مین بدشواری بلاحت ہوتا ہی اور حمیات خلطیہ سے جسقدر یہ تپ مشابہ ہی اور کوئی حمی یومیہ اسقدر شبیہ نہین ہی۔ یہی تپ ایسی ہی کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہی اور کبھی چار یا پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہی اور بسبب کثرت تپ جائین اور قوی ہون اور اوسمین تکاثف خواہ استحصاف خارج بدن سے ہو۔ اگر یہ سب کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہی بشرطیکہ علاج اور اعانت مرض مین شناخت مرض مین خطا واقع ہو۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہی کہ بعد زوال کے پھر پلٹ آتی ہی بوجہ باقی رہنے بعض سدونکے جو علت مرض واقع ہین اس وجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اس تپ کیواسطے نوبے مقرر ہین۔ اور یہی تپ اکثر منتقل بطرف مطبقہ اور قشعریرہ کے ہوتی ہی اور اسوقت گمان ایسا ہوتا ہی کہ یہ تپ عفونت کیطرف منتقل ہو گئی۔ حمی سددی اگر بعد فصد کے باقی جانب مین بدن کے رہ جایا کرے مین اباد فصد کے کوئی چارہ ہوگا خصوصاً کر بعد فصد کے تپ زائل ہو جائے اور برودت قائم رہے

علامات حمی الیوم سددی کے جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو سکے

اور زمانہ انحطاط اوسکا طویلانی ہو فوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سددیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ نا اوس کے واقع ہو اس تجویز مین زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو خواہ اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور لزج ہون - فرق درمیان ان دو صورتون کے یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہو یہ ہے کہ جو حمی سددی بوجہ کثرت اخلاط لزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اوسپر علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدنمین انتفاخ اور تمدد اور سرخی مونھہ کی اور سرخی ہونا رگونکا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کے نہون گے - اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور سرخی رگونکی خون سے اور پھولنا مونھہ کا خواہ تمدد وغیرہ جتنے علامات کثرت خونکے ہین بدنمین ظاہر ہونگے اگر سدے بہت سے پڑ جاینگے نبض صغیر ہو جاوےگی اور اگر افراط سدونکی تو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہین علاج اس تپ کا یہ ہے اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سددی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے - اگر بعد فصد کے پھر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے - اور اگر بعد فصد کے پھر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف ہو جاوے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین انتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجراے اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے ملکر فساد شدید پیدا کرتے ہین - اگر بدون دوبارہ کھولنے فصد کے چارہ نہو یعنے مثلاً ضرر پہنچنا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہو جاوے اوسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچھ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو وہ اوخواہ سدونکی آلایش سے پاک کرین - قبل از استفراغ کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر بسبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط و فضول بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری مین بستہ ہو جاتے ہین اور اس امر مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدے زیادہ ہو جاتے ہین اگر مواد غلیظ بند نہین ہوئے خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون - علاوہ برآن فصد اور استفراغ خود بھی کبھی اون فضول دخانیہ کو (جو مورث بستگی اخلاط ہوکر سبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اون اخلاط کو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خونکا اتنا مبالغہ کیا جاے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہو جاے - اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد ہو بلکہ کچھ اوسکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدون کی حاجت ہوگی - تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دوا خواہ غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال توکسیطرح جائز نہین ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ و اور آخر مرجنک سکنجبین بزوری کا مضائقہ نہین ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہو سکتا ہے اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو دھوڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشک جو اور شکر مین یہ لطف ہے کہ با وجود غذا ہونے کے تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے - اگر ساتھ کشک ساشعیر مین آب بزر کے کھائین تو کچھ مضائقہ نہین ہے - بعد استفراغ اوس مادہ کے جسکا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسیقدر افاقہ ہوا خواہ از نوبت آئی تھی تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہو سے ضعیف تر ہے - اور اسیطرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرونکے بعد علامت نضج مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اور نبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اوسکو دلالت بھی ہے یا نہین - اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہوتے ہیں بدستور تدبیر کو جاری رکھے تیسرے روز بعد اوس نوبت کے جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام میں داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان ہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکے بدن مین روغن کی مالش اور جو چیزین باعث اعتدال جلد ہوتی ہیں اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آرد باقلے سے مثل کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے مگر خواہ مخواہ بھی ایسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اسمین کسیقدر شورہ اور پانی ملا دیا جاوے۔ اگر اوس سے زیادہ تیز چیز سے جسارت کیجاوے تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پھر کنف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی طبیعت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن وسکو حمام مین ٹھہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ شدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تنقیح کرے اور تھوڑے سے جسوقت مریض حمام سے برآمد ہو اوسے کھانے پینے کی چیزین نہ دینی چاہئین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کے نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کھائے ہوے صبر نہین کرسکتا ہے بجاے غذاے ایسی تر چیز پلائیے جس سے کہ تنقیح مدد ہوجاے جیسے پتلا آش جو کہ اسمین پانی زیادہ ہو اور جو کم ہون اور خوب پکایا جاوے تخم کرفس بقدر حاجت ملاکر پھر اگر نوبت عود کرے دوبارہ حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو گر پچھلی نوبت سے کم اور زوال جیدالاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب تپ سے اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اگر اور دورہ بلا خفت مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور زوال جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مریض نے حمام سے عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہیں جنمین اشتعال حرارت ہوکر روح مین ایک بھڑک پیدا ہوتی ہے اس جہت سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصا وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور ابخرہ و دخان اوٹھتے ہیں اور متعفن ہوتے ہیں اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہیں۔ زیادہ تر مستعد حماے تخمی کے وہ لوگ ہیں جو بعد بدہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہیں خواہ حرکت زیادہ کرتے ہیں یا دھوپ مین زیادہ ٹھہرتے ہیں اور بعد تخمے کے حمام مین نہاتے ہیں اسوجہ سے انمین بخارات و دخان کی کثرت ہوتی ہے خصوصا جسوقت اونکے بدن مین کسی قسم کا درد ہو یا چینک ہو خاص کر یہ درد اگر اونکے احشا مین ہو۔ اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کم تپ استلاے تخمے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت خفیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتھ تپ ہو اور اوسکا سبب سواے تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت اونکی طبیعت ملین ہوجاے بہت اونکو فائدہ ہوتا ہے اور اونکی تپ دور ہوجاتی ہے اسلیے کہ فضلہ و دخانی بسبب استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے۔ انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت ملین ہو ان دونون کے علاج مین فرق ہے جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد لیجاے اسہال قوی اوسکو عارض ہوگا اور شاید وہ اسہال کبدی مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبان کا سیاہ ہونا ہے۔ اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حماے مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونون کی آنکھین اور چہرہ نہایت سرخ ہوجاتے ہیں اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ سرخ ہوجاتا ہے مگر نہایت درجہ یہ کیفیت

تین دن تک باقی رہتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حمائے تخمی کبھی چار دورے خواہ سات دورے تک آتی ہے اور بخیر حمائے یوم کہلاتی ہے
لیکن بعض اس تپ مین صحیح رہتی ہے۔ علامتین اس تپ کی ڈکار کا بدل جانا کبھی ڈکار کیطرف خواہ دخانی کیطرف پس جب ڈکار
صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگون کا عدیم النضج مائل ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا فساد ہضم بسبب زیادہ جاگنے کے عارض
ہوا ہو انکے چہرہ پر بھربھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بھاری ہو جاتی ہین علاج اس تخمے کا مریض دو حالت سے خالی نہین یا اوسکی طبیعت
نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملائم نہو تو بھی مناسب ہے کہ نرم کیجائے اور اگر کسیقدر طعام یعنے فضلہ طعام معدہ مین
باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہوجائے اور یہ بھی خیال کرین کہ ثقل یعنے کس مقام پر
ٹہلا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور مسہل سے مناسب ہے یا پینے کی دوا اوسکے تاکہ دفع اوسکا سہل ہوجائے اور اگر معدے سے اوپر پہنچے
اور ترکیے اور ہضم ہوجائے ان سب چیزون مین رائے کے صائب ہونے پر ڈکار کی کیفیت دیکھنی اچھی بات ہے کہ بیشتر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹھہرا
ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تو تپ کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون فلافلی جو نہایت گرم ہے کھلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہوجائے
اور ہضم ہوکر اوتر آئے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا نطول اور ضماد ہاضم
جو باب ہضم مین معروف ہین ضماد ملین جو باب اطلاق مین بیان ہوچکے اونکا استعمال کرتے ہین۔ جسوقت غذا منحدر ہو جاسے
یا تو بجنسہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت مسہل کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا رکھتے ہین کہ پھر شبہ اوسکا تخمے مین باقی نرہے
اوسکے بعد غذائے سبک سریع الہضم جیسے کیموس کہلاتے ہین اور اگر بھوکا بیمار ہوجائے تو خفیف امتلا اسیطرح تدبیر سے دفع ہوجاتی
ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جو شے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہے جو مناسب ہوگی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو جنبش نکرنا
چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہوجائے اور انتظار اوسکا نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور
بعد حمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت نے بہت تنگ حالی واقع کی ہو اوسوقت حمام نکرنا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے
اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب اسہال مین مذکور ہوچکی ہین اون مین سے
ایک یہ بھی ترکیب ہے کہ پستی کپڑا روغن زیتون جسمین تھوڑی سی افسنتین شریک ہو بوئین یا روغن ناردین مین بعد اوسکے اوسے نچوڑین تاکہ
اکثر روغن اوسمین سے جدا ہوجائے اور معدہ پر رکھین۔ اگر رواح شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد ہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ
اس صفت کا استعمال کرینگے یعنے جیسا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن مصطگی بھی جائز ہے ایضا روغن ناردین کے استعمال مین
اونکے واسطے کچھ قباحت نہین۔ کبھی قیروطی بھی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انھین روغنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین
جس وقت مریض کی حالت ایسی ابتر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے۔ کبھی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان ہیضہ
کے باب مین کیا گیا۔ اور غذا کہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بھی یا انار مریض کو دل خوش کرتا ہے۔ اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم
مثل خصیہ مرغ خانگی خواہ سماک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذائے بیشتر کسیقدر فواکہ عفص کے مثل غبیرا و انگور یا ربوب قابضہ کے
دینی چاہیے۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہوجائے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط اشتہا کے باب مین بیان کی گئی خصوصا
اون غذاؤن سے جسمین سرکہ کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیرون سے فراغت ملے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہوجائے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کسی جوارش
قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم و مقوی معدہ ہو اور منفتح سدون کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد از انکا اعراض تپ کے زائل

ہوجاتی مین - فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہی کہ اس تپ مین فصد کی عجلت نچاہیے جبتک کہ تپ نمانہ انحطاط کو نہ پہونچے اور بعد انحطاط کے استعمال فصد کا جائز ہی ---- سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو بوقت ارادہ فصد کے پلائی جائے آش جو ہی اور غذا جسمین انگور اور کدو اگرچہ کم ہون داخل ہون ---- اوسکی خوابگاہ ٹھنڈی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی ٹھنڈی چاہییں اور اگر قرص کافور اوسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اوسمین راوند شریک نکرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی **فصل چھبیسوین حمی یوم ورمی کے بیان مین** ندوانی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہی اور وہ تپین اقسام حمیات یومیہ سے نہین ہین - مگر ظاہری اورام جیسے دل خواہ اور کوئی خراجات یعنے پھوڑے کی قسم سے جو اعضاے ظاہر مین پیدا ہوسکتے ہین - خصوصًا ورام اون ہڈیون کے جو اعضاے غددی مین ہوتے ہین - خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام خوہ ہی جیسے وہ ورم جو بن ران مین فضول کبد خواہ بغل مین فضول قلب سے حادث ہوتا ہی - خواہ وہ ورم جو زیر گوش فضول دماغ سے حادث ہوتا ہی ان سب ورمون کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہی ---- اس ورم سے تپ کا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہی قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط اوسکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو - پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی از قسم حمیات یومی ہوگی - اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تابع اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اور جراح خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثناے راہ مین قریب گوشت نرم کے محتبس ہوجاتا ہی پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین - اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسے ہون کہ اون اورام کے اسباب سابق سے مثل امتلا اور سدہ وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین - اور اکثر اورام کے تابع حمیات یومیہ جب ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون ---- اور انھین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسوقت ہوتے ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کے تبعیت پیدا ہوا ہو - اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہی تو امر بالعکس بھی ہوجاتا ہی ---- انھین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم حمرہ وغیرہ کے بھی **علامات** جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین کہ پہلے ورم ہوتا ہی اور چہرہ سرخ ہوکر بھربھری چڑھ جاتی ہی اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنے جو نکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہی کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہو تو اگرچہ بحال صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر تہیج ہوتا ہی مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگرچہ حرارت زیادہ ہوتی ہی کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان مگر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی ہی پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کے لذع بھی شدید ہوتی ہی ---- ان حمیات کے بعد یعنے زمانہ ختم مین اندر کے بدن مین تری اور نداوت پیدا ہوتی ہی جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہی نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہی اور سریع اور متواتر عظم بوجہ امتلا رخاطلے کے اور سرعت اور تواتر بجہت حرارت کے - بول کا رنگ سپید مائی ہوتا ہی اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول واقع نہین ہوتے **علاج** پہلے سب تدبیرون سے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہی مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا امالہ قریب ہوجاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہی کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہی تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہضم بھی ہو بعد ازان کہ بخوبی انحطاط ہو جاے۔ اور جو چیزین مطفی حرارت ہون اون
اور تبرید اور ترطیب کرتی ہین اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاے پہلے برف مین ٹھنڈا کر لیا جاے بشرطیکہ ورم کو
اس تدبیر سے مطلقہ مضرت کا نہو اور اوسے نام کرنے کا خطرہ نہو۔ یا یہ کہ عضو متورم او قلب تک جو راہ ہی اوسکی تبرید کیجاے خواہ بوجہ
اختیار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تاسیر کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچے یا جو اضمدہ بارد مستعمل ہون اونمین سرکہ
ملایا جاے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچے **فصل چھبیسوین[26] حمی قشفیہ کے بیان مین** یہ تپ بھی بوجہ تخلخل ہونے
مسامون کے عارض ہوتی ہی جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے تپ آتے ہین اور اندر تک خالص نہین ہوتی اکثر لوگ جو حمام کے خوگر
ہون اور یکایک ترک کرین اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہوجاتی ہی۔ اور جن لوگون کے بدن مین بخار مراری پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ
صفراویت مزاج کے یا کہ ایسی غذائین کھاتے ہین جو مولد صفرا ہون خواہ ایسی چیزین پیتے ہین جنسے صفرا پیدا ہوتا ہی خواہ ایسے
حالات اونھین عارض ہوتے ہین کہ تولد صفرا کے اسباب ہین جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کے مریض ہوا کرتے ہین
علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام مین نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آئے جس وقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط
پہونچ جاے اور بھوسی اور آرد باقلا بادام تلخ تخم خربزہ اشنان اور لعوبہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ اور غذا ایسی دینی
چاہیے کہ اطفاے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب مین پانی کی امیزش زیادہ کر کے پلانی چاہیے اور حمام مین بار بار نہلانا
مفید ہی **فصل ستائیسوین[27] حمی حریہ کی بیان مین** ہی خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے بھی کبھی تپ پیدا ہوتی ہی اور بیشتر آفتاب کی حرارت
سے یہ حمی عارض ہوتی ہی اول تعلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہی اکثر پہلے اذیت سر کو پہونچتی ہو پھر سر کی ہوا گرم ہو کر قلب تک
جاتی ہی اوسوقت تپ عارض ہوتی ہی اوسکے بعد تمام بدن مین گرمی پھیل جاتی ہی۔ کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاے تو بذریعہ نسیم
اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہی۔ مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہی اوسکا ابتداے اولی دماغ مین ہوتا ہی
اسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہو اور دھوپ کی گرمی اوسے پہونچے تو بوجہ حدت حرارت کے سر تک گرمی پہونچ جاتی ہی۔ سواے
حمی حمیہ شمسیہ کے قطیہ اور حامیہ وغیرہ پہلے قلب مین اثر کرتی ہی **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہی وہ خود دریافت ہوگا اور سر مین
التہاب شدید ہوتا ہی اگر بوجہ حرارت آفتاب کے تپ واقع ہوئی ہو اور سر مین گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہی جب کہ بدن
اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس درانہ اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہی بسبب اندرونی حرارت
اور اس بات کی شناخت یہ ہی کہ جسقدر گرمی اس مریض کے بدن مین ہی اگر اوتنی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن مین
ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت مین بخلاف حمی استحصافیہ کے ہی کہ اوسمین
حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہی اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے ستاکتے دہان تھوڑی رہتی ہی
علاج آغاز معالجہ ایسی چیزون سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کرین نطول بارد سر پر استعمال کرین اور سینہ پر ادہان بارد مثل روغن
بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کر کے اگر سر و سینہ پر مقام بعید سے ڈالین تو بہت نفع مین کریگا ٹھنڈا
پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلائین اور یہی تدبیر کرتے رہین تا آنکہ تپ اوتر جاے اور ترنے کے بعد حمام مین لیجانا چاہیے
اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اور اسکا کچھ خوف نہین شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا سے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ کم نہ پانا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل بہ نسبت تمریخ یعنے مالش کے زیادہ مفید ہی جب حمام سے نکلے بہت سے روغن سر پر سے اوسکا سر بھگو دینا چاہیے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغن گل خواہ روغن نیلوفر **فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو کہ سردی سے پیدا ہوتی ہی** کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانی مین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کے بند ہوجاتے ہین اور بخار دخانی بند ہوجاتا ہی جس طرح حمی یوم تشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہی اور اکثر یہ تپ منجر بطرف عفونت ہوجاتی ہی — یہ سردی اور احتقان بخار اوسیوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حاد اور تیز ہون نرم امیز شیرین نہون اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہی **علامات** سبب یعنے برد پہلے سے ہوچکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا رہے حرارت بڑھتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیہ اور غمی اور وجعی مین ہوتی ہی نہو اسلیے کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہی بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہی کہ قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہی مگر شدت برد مین بطی ہوجاتی ہی اور بہت مائل بصلابت ہوجاتی ہی اور آنکھین اندر کیطرف بیٹھی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ بخار غلیظ ممتلی ہوتا ہی اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہی اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہی کہ جو حرارت مسامات کیطرف متحلل ہوتی ہی بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہی **علاج** عین تپ مین بہت سے کپڑے دینے اوڑھائے جائین تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انحطاط حمام مین جاکر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوائے گرم حمام مین ٹھہلائے جائین اور اپنے ہاتھ سے تر کرے دین اوس پانی سے جسمین مرزنجوش اور شبت اور شام جوش دیا ہوا ور حمی تشفیہ مین جو دوا مذکور ہوئی اوسے اپنے بدن پر ملین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہوجائین — اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو دوائین کہ توسیع مسامات کرتے ہین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دور سے گرانا چاہیے — اور سبک غذا دینی چاہیے — اور خوشبو ملین اور سونگھین — سپید شراب رقیق خواہ پانی ملاکر پیئین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہی اسلیے کہ تعریق اور ادرار کرتی ہی — اور روغن کی مالش بدنین تعب رسیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہی بہ نسبت استحصاف رسیدہ کے **فصل انتیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کے جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہی** جسکے بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہی اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہوجاتا ہی اونکے بخارات بدنیہ بھی محتقن ہوکر حرارت پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی ہی اور یہ پانی وہ ہی جسمین قوت شب اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہی — اور یہ تپ اکثر منجر بحمی عفونت ہوجاتی ہی — **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا کھر کھرا ہونا جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتا ہی اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہی کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکے اور پانی مین جوش کرکے دباغت کی گئی — اور حرارت کے زیادہ ہونیکی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سدہ مسام سے عارض ہوتی ہی اوسمین ہوتی ہی وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہی اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور بدنکے بدنمین لاغری اور آنکھونمین غور یعنے فرورفتگی نہین ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہی مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہی جب تک یقین کامل اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے — ہان اگر سردی کا ضرر تھوڑا پہونچا ہو اسیسے جو سدہ پڑتا ہی فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہی —

اور تدبیر انکی تلطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹھہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی انکے بدن پر کرنی چاہیے **فصل تسعوین حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہوجاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑھ جاتے ہین اونکا امالہ بطرف اسفل کے ہوجاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر دردسر برقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل کتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی غذا سے کبھی حمی یوم پیدا ہوجاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم شمسیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے — اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** ادرار سبزیات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیرخشت اور تمرہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول باردہ سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلیین طبیعت کے درکار ہے اور ضماد باردہ صندل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارے سے اور دیگر بقول باردہ کا عصارہ ملاکر اوسکو شورہ خواہ برف مین سرد کرکے کرنا چاہیے اور اطفاء حرارت باردرطب غذا سے کرین

مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونت سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا **عام طور پر بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طرح کا فساد رطوبت مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد رطوبات مذکور مین ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی — **عفونت کے پیدا ہونیکا سبب** غذائی ا- ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہو بسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنے گوشت کبوتر بچہ ۲- یا جوہر تو اوسکا ردی نہو بلکہ جید الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودھ خواہ ۳- اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت تمام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب ہے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہے پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے — ۴ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بالاستحالہ ایک خلط ردی بن کر باقی رہے کہ حرارت غریزی بھی اوسمین پورا تصرف نکرسکے اور حرارت غریزی اوسمین عفونت پیدا کردے جسطرح کھیرا ککڑی اور بخیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے — ۵- خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر پخت اور طبخ مین ردائت پیدا ہوجائے جیسے گوشت خام رہ جائے اور روٹی فطیر یعنے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اوٹھے پکائی جائے ۶- خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی بے ترتیبی سے کھایا جائے کہ اوس سے ردائت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہاء صادق اور بلا رعایت تقدیم وتاخیر اطعمہ و اشربہ کے کھایا جائے جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہوچکا — ۷- کبھی سبب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو مانع تخلل و ترویح کا ہو یہ سدہ بجہت ردائت مزاج بدن کے پیدا ہوکر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اوسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور ردائت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور اسقدر بے طاقت بھی نہین ہوجاتا کہ غذا مین کسی طرح کا تصرف نکرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو — ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کر دیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے — اور یہ

اسباب قوابض دمین ہین اور سدہ کی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے[۱] کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل حرارت ہوا کے پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریون کی ہوا خواہ مزبلے او گھور وغیرہ کی ہوا جو متعفن ہوتی ہے[۲] کبھی چند اسباب عفونت کے یکجا ہوجاتے ہین — مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے — اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط مین غلاظت اور لزوجت ہو — اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول مین بیان ہوچکے اور یہ بھی مذکور ہوچکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہین پھر جب سدہ پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہوجاتی ہے — اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے[۱] خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات ناروا اور بے وقت سرزد ہون[۲] خواہ حالت امتلاء معدہ مین قبل انحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجود ہو اور حرکات بیجا واقع ہون[۳] یا بوقت استحمام کرے[۴] خواہ دہوپ مین چلے[۵] خواہ گرم چیزین تناول کرے اور معدہ مین امتلاء موجود ہو[۶] اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے[۷] یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کے واسطے ضماد مسخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اوسکی تلافی نکرے اور کچھ اس تقصیر کا تدارک نکرے — یہ سب امور ایسے ہین کہ انکی وجہ سے بیشتر عفونت پیدا ہوتی ہے — عفونت کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو مین پیدا ہوتی ہے خواہ وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ لبثیت اوس عضو مین پہونچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور مین ہو خواہ اوس عضو مین مدد ہو — جس خلط مین قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اوسکے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور حدت لیے ہوئے — خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اوسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت مین بخار غلیظ متبخر ہونا چاہیے اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متبخر ہوگا اور ضباریت لیے ہوئے — صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اوسمیں صفراویہ — خون کی عفونت سے مطبقہ — اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک ترا بھی کہتے ہین سودا کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے — خون کی عفونت اندر عروق کے ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان بھی داخل عروق ہے لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینو کی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق — اخلاط سہ گانہ مذکور سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی حرارت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن مین پیدا ہوئی ہو جہانسے قلب تک متصل ہوکر پہونچی رہے اوسوقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہوجاویگی لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہین ہوجاتی بلکہ بعد زمان نوبت کے بدن مین کسیقدر لتیاس اس تپ کا رہتا ہے — اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق مین متعفن ہون تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہین ہوتی اور آثار مین قریب مقلعہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے — مگر ایسی حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہین کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتے ہین — پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق کے ہو خواہ اکثر جو رگین متصل قلب کے ہین کہ اونکے اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت مین تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان رہیگی — اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل با قلب مین عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ مین واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے — عفونت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ مین نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ مین تپ نہین ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت مین اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوتی ہے فنا ہوجاتے ہین اور متحلل ہوکر اونکی رمادیت اور ارضیت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق ارضیت اور رمادیت کے نہین ہے بعد فنا اون رطوبات کی حرارت بھی زائل ہوجاتی ہے اور تحلل ہوجانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق مین متعفن نہین ہوتے ہین

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہو جاتے ہین۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہی کہ جیسے بول و براز وغیرہ تر چیزین مزبلہ او گھوڑ وغیرہ مین جمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہی یہانتک کہ جب بالکل سڑکے بالس ہو جائین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اومین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہی پھر جب کسی طرح کی رطوبت اومین پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہی اور اومین حرارت پیدا ہوتی ہی اور اسی واسطے جب تحلیل اجساد کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہی تو اومین چوتھے پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہی تاکہ رطوبت شئی متعفن کے جو حامل حرارت ہی باطل نہو۔ جو خلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہی اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہو جاے بوجہ تحلل کے پھر تپ بھی زائل ہو جائگی تاآنکہ پھر دوبارہ (محل عفونت مین کہ بوجہ بقاء رمادیت کے کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہی) بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہو اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی میں پیدا ہوئے تھے وہی علت دوبارہ مادہ قریبہ پہلے مادہ کے پیدا ہو کر اس دوسرے مادہ کو متعفن کرے دوسری نوبت تپ کی انھین دو وجوہ سے پیدا ہوگی۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پہ موقوف ہی کہ جب ایسی حرارت کم ہوگی کہ پورا نضج نکر سکے تو اخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہو ہو کر مادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کے مادہ مین اثر حرارت سے تعفن پیدا ہوا کریگا یہانتک کہ حد مشترک مادہ سے جو قریب مادہ متعفنہ اور متحللہ اوسکے منقطع ہو جاے اور مادہ بالکل فنا ہو جاے اور اپنے قریب کو مادہ قابل عفونت کے نپاے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کے بعد وہان کھنچ جاے اوسوقت ازالہ تپ کا بالکل ہو جائگا۔ خواہ یہ صورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ و تدبیر کے زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاے جو فن طب مین بیان ہوتا ہی۔ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہی دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہی اسلیے کہ عروق کے بطون باہمدیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہی اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہی اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہی۔ اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہی اوسے قلب کے ساتھ نہایت اتصال ہی تو اوسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب مین پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہی اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہی۔ یہ حمیات جنکے واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کئی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہو جاتا ہی الغرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہو جاتا ہی اسلیے کہ جو مواد مورث تپ ہوتے ہین اونمین کمی اور بیشی اور غلظ اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہی۔ اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہی مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تہا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہو گیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہی کہ بلغمی کی صفراوی ہو جاتی ہی اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہی کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی پیدا ہوتا ہی مثلاً اگر غذا کثیر غلیظ کہالے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ بدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہی زمانہ مدت کا طویل ہو جائیگا اور ضعف مین غذا سے مناسب بھی جب ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا۔ جو تپ مقلع ہی یعنے اومین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہی اکثر اوسکی نوبت برد اور قشعریرہ سے اور نافض سے شروع ہوتی ہی اور پسینہ کے ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہی جو تپ برد اور قشعریرہ سے اکثر ابتدا کرتی ہی اسکا سبب یا برودت خلط ہوتی ہی خواہ بوجہ حدت کے خلط عضل مین لذع پیدا کرتی ہی اور چونکہ حرارت تپ کی سب بطرف مادہ کے باطن کیطرف متوجہ ہوتی ہی خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہی۔ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے برد پیدا ہوتا ہی خواہ ہوائے بارد کی اذیت سے

بردہ ہوتا ہے۔ جو سردی بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا اوسکا قشعریرہ نام رکھنا بہ نسبت برد کے اولے ہے اکثر لذع خلط سے کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ ہر عضو بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین۔ ایسے حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اسوجہ سے ہوتا ہے کہ جو حرارت موجب عفونت ہے رطوبت کو مستحیل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہوکر اور ردائت باقی رہجاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت متعفنہ اندر عروق کے نہو تو اوسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔ لازم تپ کے نوائب مین خفت اور تغیر تو ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا اور سوا اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو برد اور قشعریرہ سے ابتدا نہین کرتی۔ اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاوے تو فقط برد اطراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ مین برد اطراف بری علامت ہے۔ کبھی بعض حمیات مین برد اور قشعریرہ ساتھ ہی مرکب ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہے۔ اور کبھی حمیات عفنہ مین ایسی ترکیب دیجاتی ہے کہ باوجود تفتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلا ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر پس جب اوسمین عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اوسی کے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جس قدر زمانہ فرو ہونے حرارت اور عفونت خلط اول کا تھا اوتنے زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت کی وجہ سے ہوئی اور انحطاط بھی پلکے بھر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونون اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا۔ ایسی صورت مین اگرچہ تپ نوائب مقلعہ ہین مگر بصورت لازمہ دائرہ ہونگی تا اینکہ ایک تپ زائل ہوجاوے۔ اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائیگا۔ حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین۔ طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ لزوجت یا بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کیوجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو تحلل نہونے دے۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتون کی ضد مین ہوتی ہے۔ اور نوبت مین سرعت اور بطوء ہوتا ہے بطوء زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ربع کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر ہو جیسے بلغم سوائے بلغم زجاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ سے نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے۔ لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبت کا ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونت کیطرف بہت جلد ہوتی ہے۔ بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اوسکے حرارت مقلعہ تپ کی ہے جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کے عروق مین عفونت مادہ کی ہو۔ مشائخ کو زمانہ شیخوخت مین ایسی شدید جو دائمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہے اور تخمہ اونہین کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخامیت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاوے۔ نبض کا اختلاف حمیات عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور کبھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کے شدت اور ضعف مین مختلف ہون یہ بھی منشاء اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے۔ کبھی نبض مائل بصلابت ہوجاتی ہے انھین حمیات مین خواہ بوجہ ورم گرم کے جسمین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین ورم گرم ہو خواہ سخت ورم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت یبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتداے نوبت مین غلبہ برد کا ہوجاوے کہ ان

صورتوں میں صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے - کبھی نبض میں نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب رطوبت مادہ لینہ بلغمیہ کے خواہ مادہ دمویہ سے کہ یا اگر ورم عضو نرم میں ہو مثلاً النفس کبد کا ورم حمی ذات الریہ اور اسیطرح لثیر غشی - نرمی اسوجہ سے بھی نبض میں آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہے اور عرق نکلکر دفع ہونے کا وقت آتا ہے اوسوقت نبض میں نرمی آجاتی ہے - ابتدا نوائب میں نبض ضعیف ہوتی ہے اور انضغاط یعنے تنگی نبض میں پیدا ہو جاتی ہے اسلیے کہ قوت بکلیہ متوجہ بطرف مادہ عفنہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور ترویح سے اوسے اتنی وسعت نہیں ملتی کہ شریان نبض کے انبساط کو بڑہاے **عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ** حمیات عفونت پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہو چکے اونمیں سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہو چکا ہے خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ میں مذکور ہو چکے - سرعت نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ پر ہے - اسلیے کہ بوجہ عفونت کے احتیاج تنقیہ اور دفع بخار ردی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے - حرارت تپ کی تیز اور لذاع ہوتی ہے خوشگوار مثل گرمی حمی یوم کے نہیں ہوتی - اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور اسکو ملیلہ کہتے ہیں اور ہاتھ پانون ٹوٹنے لگتے ہیں اور ماندگی اور سستی بدن میں پیدا ہو جاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب میں اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس میں اور رگیں کھنچی جاتی ہیں اور سر اسیطرح - اور درد سر اور دھمک پیدا ہوتی ہے - یہ کیفیات جب دیر تک رہین تپ عفونت کی پیدا ہو جاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کر دیتی ہیں اور رنگ چہرے خواہ جسم کا زرد ہو جاتا ہے اکثر ہمراہ ملیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہو چکا کثرت فضول اور بلغم بینی کے اور متلی اور پیشاب زیادہ اترتے ہیں اور براز بھی اسیطرح مگر یہ بوا اور گرانی سر اور چہرے پر بھر بھراپن پیدا ہوتا ہے اور حس میں تقاتر بلا سبب ظاہری و خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غصہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو جب نبض میں انضغاط اور کوتاہی پیدا ہوئی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انضغاط کے یہ معنے ہیں کہ نبض اندر کو ڈوب جاے اور جنعرہین اسقدر مختلف ہو کہ اونمین نبضات کبار قویہ واقع ہون اور سرعت نبض کی قوی نہو - نبض میں اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید میں پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے - اگرچہ حمی غب میں بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے یہ اختلاف بخوبی ظاہر نہیں ہوتا - یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدن پر نہیں آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے - اور زمانہ تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور نامتشابہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سے ہے - نبض کا عظم بڑہنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر - یہانتک علامت مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفترہ اور غیر مفترہ خواہ مقلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے - پھر اگر تپ مقلعہ ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہیں - اور اگر تپ لازم ہے خواہ اوسمین تفتیر ہو یا نہو - اوسے حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام تر نتائج میں مشابہت نہیں ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہیں ہوتا - اکثر حمی عفنہ کے ساتھ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور درد سر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہے کے - اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت - اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے صغیر

اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ گو یہ صلابت کا نبض میں ہونا کچھ ضروری نہیں ہے کبھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ مگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سرد کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شے جو موجب صلابت نبض کے ہوتی ہے واقع ہوا ہو سوئت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہو گی اور مستمر بھی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تزیید میں اختلاف نبض کا سرعت اور بطوء خواہ صلابت اور لین میں خواص و دلائل حمیات عفنہ سے ہے اور یہ دلائل تو بیشتر حمیات عفونت کی ہیں گو یہ اختلاف حمی غب میں بوجہ خفت اوسکے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک نبض میں قوت اور سرعت مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہیں ہوا۔ بول ابتدا میں حمیات عفونت کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور بیشتر صدت اوسمین بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ مہلک ہیں اونسے بدون اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جائے نجات کمتر نصیب ہوتی ہے اور جس وقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جائے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ کسی طرف مائل ہوا ہے جہاں درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اوس تپ کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقا اس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے کہ اوترتی نہیں اور جو احوال مقلعہ میں بیان ہوئے اس تپ میں نہیں ہوتے یعنے اسکے قبل نافض و قشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بر وقت تزیید کے کہ ابھی کم تھی اور فوراً زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر

چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت ایکروز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدائے نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نائبہ میں خواہ ابتدا استداد کی نوبت جیسے غب لازم میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور تپ یہ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے تپ خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ مرہ صفرا قوی ہے مگر با اینہمہ اسمین خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض ردی سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفراوی خلط سیال ہے طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمین ہوتا ہے غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھکر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اسیکہ معالجہ خواہ تدبیر میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کبھی ایک ہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اوسکی بہت اور تمام مگر نرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمین نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کے ساتھ آتی ہے اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر حدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں متحلل ہوتا ہے اور با اینہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر بھی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریض کا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تفتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض ردی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط اشتہا پیدا ہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نرمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اور اوس وقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوائے چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے جسقدر مادہ بلغمی خالص

ہوگا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کریگی ہان اگر یا وجود اختلاط صفرا کے مائل بسوداویت
بھی ہو اوسوقت زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہو سکتا ہے ۔ ربع سوداوی حادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع تمام
سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت وسکون کا زیادہ ہوتا ہے
اور مدت بھی اوسمین استقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے پیچھے اعراض شدیدہ پیدا ہون ۔ ربع اور غب دائرہ ہویا مفترہ بذریعہ قے اور دستون کے
اور پسینے اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے ۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہے
اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا
دونون کا مواظبہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ برآن اکثر یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے
فنا کردے البتہ کسیقدر خفت اور تغییر ہو جاتی ہے ۔ کل تپین اگر اونکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصًا وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوئی ہے
انجام کار منجر بدق ہو جاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہے اور طبیب بوجہ خطاے تجویز کے حکم
غذا کا نہ دے بلکہ یہ تجویز کرے کہ مالت کرینگے مین کل توجہ جلست کے بطرف نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہو جاتی ہین یا جن تپون مین
سرد پانی دینا واجب ہے اور نہ دیا جاے اس غرض سے کہ سرد پانی کی برودت سے مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سرد پانی کے ترک کے اطفا
حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جاسے اوسوقت فورًا منجر بدق ہو جاتی ہے جسوقت غذا دینی اور سرد پانی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج
مادہ اور خام رہنا مادہ کا استدر ضرور نہو اس مقام پر مقدم یہی ٹھہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دین اور سرد پانی بھی پلائین اور اس مقام
خاص کو ہم آگے ذکر کرینگے **اعراض حمیات کے دلائل کا بیان** تمام دلائل حمیات کا ماحصل یہی ہے کہ قبل بیمار ہونے
تپ کے سوء تدبیری کیا ہوئی اور مریض کی کیا کیفیت تھی اسکے بعد جو احوال اور اعراض تپ مین موجود ہوتے ہین مثل درد سر
و ہذیان و بیخوابی وغیرہ کی اونکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلد اور فصل و مزاج اور نبض اور بول اور قے اور براز اور رعاف انکا لحاظ کرنا چاہیے
اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برآمد ہونے مین کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہاے طعام کیسی ہے پیاس کی کیا
کیفیت ہے سوء تنفس کو نہین ہے اور باینہمہ اعراض مقارنہ مثل دردسر اور بیخوابی اور ہذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے
کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض مین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین
جیسی کیفیت حرارت اور مقدار حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی
ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہو جاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہو کر حرارت مین ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت
ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہے ایک قسم مین تو ساتھ حرارت کے رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین یبوست پائی جاتی
ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلاً ابتداے نوبت مین نخس
یعنے کانٹے سے چبھنا یا پھریری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا ۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور ہذیان اور
پھر کانپ کے ساتھ ظاہر ہونا ۔ کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلاً احوال بول کے جو اوپر ذکر کیے ہین ۔ کچھ اعراض ایسے
ہین جو بحران پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرینگے ۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سبکو
آخر مین اس فن کے بیان کرینگے ۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی ۔ لاغری ۔ بارونق و بیرونقی و رنگ اسکے بھی بہت احکام ہین مثلاً جس شخص کا

رنگ سپیدی اور سبزی سے مصاحب کیطرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہو اور حار غریزی یعنے روح اور خون کم ہو گیا ہو یا چہرہ پہ تہبج یعنے بھر بھراپن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حماے تخمی مین ہوتا ہو یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جاے اور رنگ پتلی ہو جاے یہ بات یا شدت حرارت پہ دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہون اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائین اور مسامات کھلے ہوے ہون او سپر دلیل ہوگی - حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پہ دلالت کرتے ہین اونکا موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر طرح سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے بعض اعراض حمیات کے ایسے ہین جنکا وقت زمانہ منتہے مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بجہت اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہے پیدا ہوتا ہو - بعض اعراض ایسے ہین کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہو جیسے پھر پھری یا سردی معلوم ہونی اور غنیدگی جو اوائل حمیات مین اکثر بجہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہو اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹھہرا ہوا ہو رجوع کرتی ہو اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہین بوجہ اس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہو اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہو اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہو تو اوسکی برودت زیادہ اس غنیدگی کے حدوث پر معین ہوتی ہو اسیطرح جس خلط مین عفونت آنیوالی ہو اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پھر پھری اور سردی اور غنیدگی کے حدوث مین معین ہوتی ہو - جن چیزون سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہو یا یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ یہ تپ کس قسم کی ہو وہ چیزین بھی ہین یا کہ تپ کی حالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہی جو بالفعل پیدا ہوے ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اوسی شرط پر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ مین ذکر کیا ہو اور بھی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کو دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کے لرزہ سردی پھر پھری ہوتی ہو یا نہین اور کون چیز کسوقت ہوتی ہو پھر تپ کے اوترنے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہو یا تھوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہو اور بدبیر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہو اور سحنہ کیسا ہو اور فصل کونسی ہو اور پیشہ مریض کا کیا ہو اور نبض اور بول کی کیا حالت ہو - **بیان نافض اور برد اور قشعریرہ اور کسر کا**

قشعریرہ یعنے پھر پھری ایک حالت ہو کہ اوسوقت بدن مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہو اور جلد اور پسلی مین ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہو اوس سے پہلے ہاتھ پاون ٹوٹنے لگتے ہین اور تکسر گویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہو - برد یعنے سردی اسطرح پر ہوتی ہو کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہو - نافض یعنے لرزہ وہ اسطرح پر ہوتا ہو کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین - کبھی سردی قوی ہوتی ہو اور لرزہ قوی نہین ہوتا جیسے بلغمی تپون مین اور ربع مین - لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہ بھی ہو کہ نفس مین قوت دافعہ بہت ہو اور جسقدر مادہ نافض مین لذاع زیادہ ہوگی اوتنا لرزہ شدید ہوگا - خون کی گرمی کثرت نافض کو روک نہین سکتی اسلیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت بر عضو رئیس کے چلا جاتا ہو اور اسی جہت سے رنگ بدنکا زرد ہو جاتا ہو - یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہو اگرچہ وہ قبل از لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہو مگر ایک مکان خاص مین ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہو اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہو چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہو کچھ اسکی سردی سے متاثر نہین ہوتا ہو اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہان جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت

سکے جدا خلط کو منتشر کر دیتی ہر یا اوسکی وجہ سے اوس وقت جو عضو اس خلط سے نہین ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بسبب اختلاف
مزاج کے اسکی برودت کا احساس کر کے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہر - کلیات کے فن مین جہان اصول کلیہ
علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہر - بیشتر بسبب بلغم زجاجی کے جو بدن مین پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہر
اور تپ نہین ہوتی ہر اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہر کہ بعد اسکے تپ آئے - جو مادہ
اندکی اور کسل بدن مین بجانب قلب پیدا کرتا ہر جب وہ کثیر ہو جاتا ہر مگر متعفن نہین ہوتا ہر تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہر اگر اوسمین عفونت
آ جائے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ نافض واقع ہوا کرے - کبھی برد اور نافض بسبب اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کے پیدا
ہوتے ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جائے اور اسکے ہضم کیواسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضروری درکار ہوتا ہر تب بھی برد
اور نافض پیدا ہوتا ہر - نافض اور برد تپ سے بیشتر واقع ہوتا ہر اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہر اور اوسکی برودت بنظر مزاج عضل
کے دہوے ہر اسلیے کہ عضل عصبی لحمی ہر اور گرم مزاج ہر اور خلط خام یعنے بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہر پھر جسوقت اس خلط مین
عفونت شروع ہوتی ہر اور گرمی پیدا ہوتی ہر جتنی جتنی گرمی اسمین آتی جاتی ہر اوسیقدر برد اور نافض کم ہو جاتا ہر - کبھی لرزہ تپ کے
بیشتر اس جہت سے آتا ہر کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہر اور قوت دافعہ جو عضل مین ہر قوی ہوتی ہر جیسے آدمی بہت گرم
پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہر - کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہر
اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنے خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہر اوسیوقت اسیلیے برد ہوتا ہر ایسے وقت
مین لذع اور برد ساتھی ہوتا ہر برد تو تمام بدن مین محسوس ہوتا ہر اور لذع اندر کی جھلی مین پایا جاتا ہر - کبھی اورام باطنیہ کے نضج
کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہر لرزہ پیدا ہوتا ہر - کبھی لرزہ اور پھر پھری اللازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی
ہر اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہر مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق مین آیا ہر مگر یہ لرزہ اگر بالنضج مادہ اور بوقت بحران
واقع ہوا اور اس لرزہ کے بعد تپ مین خفت ہو اوسوقت دریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق مین اس جہت سے نہین ہوا
ہر کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہر بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ مین اسقدر کثرت ہوئی ہر کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آتا ہر —
ایک قسم کا وہ لرزہ ہر جو موت پر دلالت کرتا ہر یعنے جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوط حار غریزی کے و نیز بعد سقوط نفس کے واقع ہو
اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہر - پھر پھری کیواسطے اسباب بہ نسبت نافض کے کم درکار ہین - تحیر اور دہشت کا ہیجان اور دوران
اکثر مویان حمیات مین دورے کی خبر دیتی ہین - مشائخ کی تپین اکثر مدقوقیہ یعنے پوشیدہ ہوتی ہین - کبھی تپ مین طول اس جہت سے
ہوتا ہر کہ اندرونی اعضا مین کسی جگہ خلط یا ورم موجود ہوتا ہر مناسب ہر کہ بیمار کو چت لٹائین اور دونون پانون اوسکے پھیلا دین
اور ہاتھ سے دیکھین کہ ورم کس مقام پر ہر بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کرین - تپ کے مرض مین جب زبان سیاہ ہو جائے
اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حماے مدفونہ ہر - کبھی تپ اور فالج دونون جمع ہو جاتے ہین اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دوا ان
دونون بیماریون کے مناسب ہر وہ یہ ہر سکنجبین مین گلقند ملا کر استعمال کرین اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی
قوت کی ہو - سیر ہونا نے سے تپ مین چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہر بخارات سر مین پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتے ہین اور تپ مین شدت ہوتی ہر

عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا ان تپون مین علاج کی غرض کبھی تو یہ ہر کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تبرید اور

ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاے خواہ اوسکا نضج کیا جاے یا استفراغ مادہ کیا جاے
اور نضج مادہ ترقیق اور تغلیظ دونون کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ
کرین مترجم کہتا ہے آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین ہین آتے ہین **متن** کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے اور
خلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کے جس قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلا تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضج خلط
استعمال گرم دواؤن کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دواے نضج یا مسہل گرم اور تیز ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت
کمتر ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین۔ کبھی تناقض مقتضا اور مادہ مین اس
قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تربز خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیارہ وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے
اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے مانع ہوتی ہے اور اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑے تھوڑے دیئے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی ہو تو انکا
دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضاے ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک محموم کو نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا
کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہوجائیگا۔ جمیع فواکہ محموم کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور معدہ مین فساد
پیدا کر کے خود بھی فاسد ہوکر متعفن ہوجاتے ہین۔ بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہوجاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور تلطیف
اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین سادہ۔ ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت اور حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی
نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصا اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کرسکے اور اذیت مرض پر
صبر نکرسکے۔ اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہوسکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح پر کہ خلط کا نضج کیا
جاے اور غذا ترک کیجاے اور تبرید ایسی نہو جو تحلل مادہ کو منع کرے۔ اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مسقط قوت کی ہو اوسکی تعدیل
کرنی چاہیے اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنی چاہیے جب قوت کسیقدر آجاے اور اوسکا مخالف دفع ہوجاے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ
پذیر ہونا چاہیے۔ ان تینون تدبیر ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ جنمین قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد
نضج اور استفراغ کے ایسے دوا کا استعمال ہوسکتا ہے۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ دق کے علاج کے ہے
اسلیے کہ دق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جاے یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حماے
عفونت مین فقط علاج بضد مرض نہین ہوتا بلکہ اومین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کے نہو مثلا مرض
حار مین ابتداے حار نضجیہ یا مسہل غذاے دیئے جائین۔ غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو برانگیختہ
کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہوکر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس سے
معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا مین ہے بناءً نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جداگانہ
اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک
کہ تپ پہچانی نجاے تدبیر تلطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسیطرح
مادہ کو چھیڑنا نچاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی
ہو اور تپ دموی ہو یا جو خلط غالب بدنمین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد ضرور ہے خصوصا اگر بول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور زردی رنگ ناری ایسا ہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا کا خوف معلوم ہو یا صفرے میں حدت کا گمان ہو۔ بعد فصد کے تلطیف اسہال
کرنا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی وجہ سے خشکی پیدا ہوئی ہو واسطے مسہل مثل آب جو اور تھوڑی سی شیر خشت یا آب جو اور سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر
استفراغ اجزاے طبیعت نرم ہو تو شربت بنفشہ بھی جاننا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلیین طبیعت ہے نہ اسہال دو اور نہ سخت مسہل۔ محلل
نہایت پسندیدہ ہے کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت میں مناسب کالی لحاظ ہے بعض حقنے جو مشترک النفع اور
سبک ہو اور کے اجزا میں روغن بنفشہ آب برگ چقندر زرندی بنفشہ شکر سرخ بورہ ارمنی۔ ابتدا میں جب ان اجزا سے تلیین کیجاے پھر دوبارہ
ان دواؤنکی نسبت ضعیف تر دوا کی حاجت ہوگی اور ابتدا میں قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت میں احتباس قوی ہے
تلیین کے اور ادرار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کے ساتھ پانی میں جوش کرکے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنے پسینہ
نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تفتیح مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی ہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بابونہ کی مالش کیجاے اور سپید
شراب آب شیرین جو شیر گرم ہو ان چیزون سے نطول کرنا چاہیے۔ اگر تب دیر تک رہی ہو یہ مالش اور نطول ہرگز جائز نہیں ہے پھر اگر اول امر سے
یہ معلوم ہو کہ خلط معدہ کیطرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور سالن اولی ابکائی آتی ہو تو قے کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین
سادہ آب گرم میں ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر میلان خلط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر یا نیچے کی طرف معلوم ہو اوسوقت
ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزاے مسہلہ یا ملینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا میں تب کی مریض کو سونے ندینا چاہیے خصوصاً
اگر تب کے ساتھ پھریری یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزہ میں طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کے متوجہ ہونیکو
طرف احشا کے اور نضج اخلاط کو منع کرتی ہے اور بروقت انحطاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ نضج میں بھی نیند مضر نہیں ہوتی ہے آب
سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر اسکے کہ خلط میں خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہی
جا ماحصل ہے کہ فصد کے بعد اگر سینہ نفع معلوم ہو اور پرہیز کی بدتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جاے پھر شفا نہیں ہوتی
اخلاط صفراویہ کا نضج یہ ہے کہ انکے اوسمین غلاظت پیدا ہو جاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال
کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں ضعف اور برودت نہو اور اعضاے باطنی میں ورم نہو یا انمین اعضا میں سدہ نہو اور بدن میں مریض کے
خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگرفتہ یا عادی آب سرد کی نہ پینے
کا ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو لوگ لاغر اور نقیہ ہیں اونکا حال بھی
انھین گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی بکثرت ہے
اور قوت قوی ہے اور اعضاے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح و سالم ہیں اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہیں ہے اور نہ
مریض غیر معتاد آب سرد کا ہے بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات میں آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہیں اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ
کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت میں ان سب طریقونسے مادہ نکل جاتا ہے اور
فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بنظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز
ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہیں اگرچہ وزن میں من خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط ایسی
تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہی - اگر بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہونے ذلک حرارت اور پیاس کی بھی مضرت کا اسقدر خوف ہو کہ اس تپ کا
تپ دق ہونا یہ گمان قوی مظنون ہوجاے او سوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا
بہ نسبت دق کے آسان ہی ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہی اسلیے کہ تشنگی مین تسکین دیتی ہی بلکہ پیاس بجھا دیتی ہی اور سوقت
لانیوالی بھی ہی اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہی مگر مادہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہی اسیطرح جلاب
جسمین پانی زیادہ ملا ہو وہ بھی مفید ہی - جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پھر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ مسامات بند ہوجائین
گے اور اسوجہ سے ایک سدہ دوسرا تپ کے ایک دوسری قسم کی تپ پیدا کریگا بیشتر یہ تپ یا سدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سدہ کے شدید تر
ہوتا ہی - آب سرد کا یہ قاعدہ ہی کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہی اوسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہی اور دشواری لقمہ اور تاریکی اور دشواری سانس لینے کی
آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہی اور رعشہ تشنج ضعف مثانہ گردہ ضعف قولون بھی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہی - جس شخص کو حالت
صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہی کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار قوت کے بدن مین ظاہر
ہون اور سیلی ہوتی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہوچکا ہو او سوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا
مریض اوسمین بھیگ جاے - زمانہ انحطاط مین اور بروقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے خفیف استعمال حمام کا کرنا چاہیے وہ
شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو - جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتداے
مرض تپ مین ہوچکے اور اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف اشتغال ضرور ہی اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین کمی اور
خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہوچکا ہی استفراغ اس طرح پر کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہوجاے اور بلا نضج کسی مادہ کا استفراغ
کرنا جائز نہین ہی خواہ گرم مزاج ہو یا سرد اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہی تو جو خلط آمادہ استفراغ کے نہین ہوتی وہ بھی نکل
جاتی ہی اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بھی کھنچ جاتی ہی اکثر استفراغ بلا نضج واقع ہو - جس شخص کا یہ مذہب ہی کہ نضج خلط سے غرض
یہی ہی کہ خلط غلیظ رقیق ہوجاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہی تو اوسکا نضج بھی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے
کلام کو گوش دل سے سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہی غرض نضج دینے سے مادہ کے قوام کو اعتدال کرتا ہی
تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہوجاے جو شی لیسی اور رقیق زیادہ ہو اور غلیظ خشک یا لزوجت دار اور چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز سہل الدفع نہین ہین بلکہ
رقیق مین کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ مین اندک رقت قوام ہوکر اور لزوجت مین کسیقدر بکھراپن آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہی
- اگر شخص جو منکر انضاج رقیق ہی متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق مین ہین بھی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو
کھنکھار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے مین بنظر سرسری دیکھتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شی بے کسیقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون
کسیقدر رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہی معاینہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور وہ ایسی گمراہی مین نہ پڑتا - پھر یہ منکر نضج کیون
نہین سوچتا ہی کہ ابتداے حمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہی رسوب پیدا ہوتا ہی
اور کیا اسکے نزدیک یہ رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہی مرض کا مادہ نہین ہی اور اوسکے دفع سے رخصت مرض مین نہین ہوتی پھر اگر رسوب
محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہی تو ہم یہ پوچھتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیون دفع نہین کرتی اور اوائل مرض مین اخراج اگر سہل
تھا پھر طبیعت [illegible] ہی کیون عاجز ہوتی ہی اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہی کہ خلط مین رقت پائی جاے تو اونکے حمیات [illegible] مو یہ

خواہ صفراویہ مین ضرور ہی کہ دسویں محمود بول مین ہو۔ پھر جب طبیعت کا یہ حال ہو کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ مین نضج آجاوے اور دفع سہل القبول ہوئے اخراج مادہ نہین کرتی اسیواسطے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہی اور ایضاً طبیب کو بھی تقلید اور پیروی طبیعت کی لازم ہی یعنے ضرور ہی کہ طبیب پہلے اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از انکہ قوام و درد سے آثار نضج کے ظاہر ہوں ممتنع ہی خواہ نہایت دشوار ہی کبھی اگر بہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کریگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ مناسب کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائیگی اور اس شخص کو تو یہی مناسب تھا کہ پیشتر حسن ظن بہ نسبت اطبائے فن مثل بقراط و جالینوس کے کرکے اونکے اقوال کو نسبت وجوب انضاج خلط رقیق کے بنظر غور اور تامل کے دیکھتا اور خوب تامل و تفحص اونکے حسن و قبح مین کرکے بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر تامل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اختیار امر باطل کے نکرتے اسیلیے تو مناسب یہی ہی کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے مگر مجھے گمان ہی کہ اس شخص نے چند تجربات کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہی پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہوگیا کہ رقیق کے انضاج کی ضرورت نہین حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہوں اونکا کیا اعتبار ہی کبھی اتفاقیہ چل جاتے ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبھی ایک بھی نہین چلتا بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہی جو ہمنے اوپر لکھا کہ رقیق اور غلیظ اور لزج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہی۔ اگر مادہ مین ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کر ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آوے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت نضج کی نہین ہی یا یہ گمان ہو کہ اگر تنقیہ مین دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر بدن مین باقی رہا تو قبل از انکہ اس مادہ مین نضج آوے ہلاکت مریض کی ہوجائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہی بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے اخلاط کے جو بہ نسبت اس خلط کے رقیق کم ہوں اور معتدل ہوں پس بدون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہی بہ نسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کیطرف گرے اور طبیعت کا آمادہ اسکے اخراج پر ہونا یہی ایک عمدہ موقع ہی کہ اگر تھوڑی سی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ مین کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی لہذا ضرور اسکا استفراغ کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہین ہی کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جاوے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہی انتظار نضج سوائے خون کے اور اخلاط مین کیا جاتا ہی۔ اگر ابتداے مرض مین فصد نہو تو پھر انتہاے مرض مین ہرگز نکرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہاے مرض مین فصد سے کیا واسطے بلکہ اکثر جبکہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہی مریض ہلاک ہوجاتا ہی اگر انتہاے مرض مین فصد ہوے۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین ہی اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر مادہ مین نضج نہو تو ابتداے مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہی مگر انتہاے مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو کسیطرح کی تحریک نکرنی چاہیے پھر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ مناسب جنبش کی حرکت مین دے اور اگر طبیعت متحرک ہوچکی ہی اوسے بحال خود چھوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط ہائج رکھتا ہی جس مقام پر اوسنے لکھا ہی کہ مناسب ہی کہ استعمال دواے مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین مگر کچہ مرض مین نہین لائق ہی استعمال دواے مسہل کا مگر اونکے لیے جو مرض ہیجانی ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہی کہ مرض ہیجانی نہین ہوتا مثال اس استفراغ ضروری کی جو غیر وقت مناسب مین تجویز کیا گیا ہو مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہی جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہی اور جس طرح سے یہ استفراغ ضرر مادہ سے محفوظ رکھتا ہے جسمین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہی۔ پھر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو اوسمین رعایت اسباب کا ضرور ہی کہ یا تو جب تپ اوتر جاوے اوسوقت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹھنڈا ہو اوسوقت استفراغ کیا جاوے گا

مسہل

برو زنوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت مین استفراغ
مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط مین ثوران پیدا ہو بروز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ بروز نوبت اور بعد دورہ تپ
کے جہانتک ممکن ہو تبرید غلیظ کرنی چاہیے یہان تک کہ آش جو مین شکر تک بھی نہ ڈالین اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کھلانا چاہیے
ایسا نہو کہ دورہ مین شدت ہو جائے بحبث تنگ ہو جانے مسامات کے کہ یہ نہایت پرخطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذائے لطیف
سے مگر یہ کہ ضعف مین افراط ہو اوسوقت آش جو مین شکر ڈالدینے کا مضایقہ نہین اسلیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع
کرنا طبیب کا کام نہین - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی سے تو
اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت القوت دفع کردے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دست تو ممکن کفایت ہو جانے زیادہ اسہال نہو سادہ
کثیر کا ایکبار کی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری رائے یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پھر اگر چارہ نہو تو
یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہین ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد سے لیکر نکالنا چاہیے - بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالح
بھی نکل جاتے ہین جنکے نکلنے کی حاجت نہین اور باقیماندہ خون مین سازوسامان ایسا باقی نہین رہتا کہ آیندہ طبیعت جو استفراغ کریگی اوس
بکار آمد ہو اور چونکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانون کی تحمل اور برداشت مین ضعیف ہو جاتی ہے — درد سر اور تپ
جب یہ دونون جمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر بوجہ درد سر کے کم ہو کر تپ بہ زیادہ ہو جاتی ہے اسواسطے
ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ درد سر مین تسکین ہو جائے دودھ پیتے ہوئے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی مان کے دودھ کی اصلاح ایسی
دوا دینے سے کرنی چاہیے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے - اگر قارورہ بحرانی تپ مین ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت مین علاج
یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلائین جب تپ مین سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کرنا چاہیے - اگر تپ کے ساتھ قولنج ہو جبتک تنقیہ سدہ
نہو اور براہ صاف نہو جائے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربائے مرغ بشرط ضرورت دینا جائز ہے اور حقنہ نرم جسمین چکنئی زیادہ ہو استعمال
کرنا چاہیے بعد تنقیہ کے آش جو اور الملناس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب مین یعنے شہد
کو گلاب مین پکاکر فقط سقمونیا ملاکر بھی استعمال کراتے ہین اور کبھی تھوڑے سے ایلوا ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر مادہ غلیظ ہو اور
بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب بعضے چیزین جو مشابہ کاسنی کے ہے دہوکر خشک کرین بعد اوسکے گولی باندہ لین - ہلیلہ زرد کا
استعمال بھی ایک قوم نے جائز جانا ہے مگر جب تک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات مین
تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا یعنے اوجہ مین خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد نضج کے مضایقہ نہین
آب انار مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اون اوقات مین استعمال کرین کہ پیوست مزاج
پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو جس مسہل مین بنفشہ اور سقمونیا شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن
ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنے سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے ۱/۲۴ کی نسبت ہو - کبھی مسہل مین تھوڑا سا
پودینہ بھی داخل کردیتے ہین تاکہ قوت نافذہ ادویہ مسہلہ کی بڑھ جائے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جائے
کبھی ایسی دوائین جنسے تبرید اور بجھانا حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمین سقمونیا داخل کرتے ہین جیسے یہ گولی جسکا نسخہ یہ ہے
دھنیا یعنے کشنیز کا مغز - ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بناکے دیتے ہین دوسرا

نسخہ۔ شیرخشت دو درم ترنجبین پانچ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تر تازہ ایک سیر تینون پانی یکجا کرنے کے
شیرخشت اور ترنجبین کو اسمین بھگو کر بیساؤ اور اسکا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پہونچے بعد اوسکے کافور دیرہ دانگ سقمونیا ایک درم
پیسکر اوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چھڑکتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے متحلل نہوجائے اور اتنی دیر تک رہنے
دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہو جائے مقدار شربت دو درم سے ڈھائی درم تک۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیرخشت اور ترنجبین اور سکر
طبرزدی سے مثل ریوڑی کے بنائین اور اوسمین سقمونیا اور کافور ملائین لیکن کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورہ بالا کی استعمال
کیجائے تو کافور سے بوزن دو جو اور سقمونیا سے بوزن ایک دانگ کے مسہل ہو **مترجم کہتا ہے** مثلا اگر ترنجبین تین مثقال اور شیرخشت
بھی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بھی یعنے قند بھی تین مثقال ہو اوسوقت کافور بوزن دو جو اور سقمونیا بوزن ایکدانگ ملانا چاہیے
اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض شراح اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا القدر ایک مثقال کے
ہون اوسمین کافور اور سقمونیا بوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی رائے یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو تصریح
ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ بھی ملحوظ رہے تو بہتر ہے **متن** یہ دوائے مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جائے نہایت مرغوب طبیعت
پر کریہ نہوگی۔ جس شخص کو فصل گرما مین تپ سوداوی سے عارض ہو خواہ اوسنے خواہ اور ایسی جگہ جو کتان کے خشک پردون وغیرہ کے ذریعے
سرد ہو رہی ہو اوسمین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصا جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت خنکی اوسکے وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رکھکر اوسے دیر
اور طبیعت پر زیادہ دشواری لائے۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپونکے موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا
استعمال ہو سکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پھیلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے
جس شخص کی کوئی عادت پڑگئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہ ہوتا ہے مگر یہ گرمی یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی
تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت ہے تدبیرات ضروری مین ہوتا ہے اور فقط رجوع عادت سے تدبیر کرنا اصلاح اسحال کا
ہو سکتا ہے **محمومین کے غذا دینے کا بیان**۔ مناسب تر غذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصا اوس شخص کے مزاج
مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگونکو غذا ایے تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی
کے ہے دوسری یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے۔ جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین یبوست ہو ہرگز
غذا نہ دینی چاہیے تاوقتیکہ خوب کھلکر فضلہ دفع نہو جائے **یہ بھی جاننا** ضرور ہے کہ جو لوگ مبتلائے تپ ہون اونکا وقت
نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت
خواہ بروقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ ہضم غذا ہوکر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہو جائیگا اسیواسطے
ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا دیجائے اور اگر بسبب اتفاق ایسا ہو جائے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا
معمولی ایک ہی ہو اس سے بدتر کوئی بات نہین ہے۔ **یہ بھی جاننا** ضرور ہے کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت
غلیظ ہوتی ہے اور مین بین بھی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت
کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجائے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل
حالت صحت کے تجویز کیجائے اور تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کھلائین خواہ جلاب یعنے تھوڑی شکر کو گلاب مین

پکا کر بجائے غذا کے کھائین کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑھا ہو جائے جنکے مزاج سرد تر ہون جیسے تھوا خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد انکے آش جو جیسے صاف نان ہین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے - جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلظت ہو جیسے مرغیان اور بانکے کی بری اور بچھڑے کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک و چوزہ ہائے مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکھتے ہین اور بیضہ نیمبرشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو ابھی مذکور ہوا اور اس سے زیادہ لطیف میدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ میٹھا ہو گھل جائے ۔ غذائے غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اوس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو - آش جو سے بہتر کوئی غذا محمود مین کیواسطے نہین ہے اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہے اور ملاست دار کس لیا مجاری مین پھنس نہین جاتا اور جلاء دیتا ہے اور ترطیب پیدا کرتا ہے اور غذائے نرم ہے - اور تپ کی حرارت کے مخالف ہے کہ سرد مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے جس راہ سے گذرتا ہے اوسمین لپٹ نہین جاتا اور نہ معدی مین جمتا ہے اور بیشتر بلغم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکایا جاے نفخ شکم نہین پیدا کرتا ہے - قدیم زمانہ مین اطبا کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی ہے - وہ لوگ ماء العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتی تھی اسلیے کہ غذائیت ماء العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچھی طرح ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادرار بوجہ امیزش عسل کے بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے جاتی رہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہو - کثرت غذائیت مین ماء العسل کے بعد سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت ماء العسل کے اوسمین گرمی اور ضرر چشتا کا بھی کم ہے - اب اس زمانہ مین بجائے شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہے بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے - اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جاے وہ بھی سکنجبین عسلی سے افضل ہے - لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر تہیج امعا یعنے خراش رودہ مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین تہیج کا نہایت خوف ہوتا ہے - ہم ایک قول جداگانہ ماء الشعیر اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کے قواعد مین لکھتے ہین - تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہے اسلیے کہ پیدایش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی - زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہے مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کیوقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے - سوائے زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا حقنہ کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے الیسی وقتون مین یعنے قضائے حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جاے - تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کے ہوتی ہے - مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنے ابتدائے مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہے تاکہ ضرر تغلیظ کا تدارک ہو جاے اسلیے کہ غذائے سنگین کئی دفعات دیکر قوت پر چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے - گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے - مگر متفاریق غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعۃ قوت کو امکان نہین ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفعۃ دفعۃ ہوتی ہے مناسب ہے

کہ بالکل ہی استعمال غذا نہ کیا جاوے ہو سکتا ہے کہ دونون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہے فصل صیف سے چونکہ تحلیل قوت کثرت سے ہوتی ہے بدل کثیر چاہیئے غذا سے
قدرے بھی حاجت نہیں ہوتی ہے لہذا اگر محرور کو فصل زمستان میں بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل قلیل دفعتاً دیا جاوے چونکہ قوت بحال
خود ہی ہے غذا ہضم کریگی اور بدن غذا ہی سے دفعتاً فرائض حاصل ہوگا اور غذا کی زحمت سے نجات ہوگی خریف کی فصل چونکہ درمیانی ہوتی ہے
اوس وقت حاجت ایسی لطیف تدبیر کی ضرورت ہے کہ حفظ قوت اور قمع مادہ دونوں کے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت
ہے جیسے قوت بھی باقی رہے اور مادہ میں کثرت بھی نہ ہونے پائے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف میں اولی ہے مجملاً یہ حکم
عام ہے کہ جس وقت قوت میں ضعف پایا جاوے غذا ابتدا ہی سے کھلانی چاہیئے ۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت میں کمی روز بروز ہو اگرچہ تو
ہر غذا میں سبقت ممکن ہے تا لطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہیں ایک ایک تو جب مرض آخر تک ضعف پایا جاتا ہے
اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہو جائیگی اور جب قوت میں ضعف مد جہ غایت ہو کوئی حال سود مند نہیں ہو سکتا اسلئے کہ معالج مرض
یہ ہیت قوت اور طبیعت ہے طبیب معالج نہیں ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے آلات اور اسباب معالجہ قسم مادہ کے قوت تابع ہے وہ بھی
تو بسبب شدت کا ۔ طبیب کا کام داشت قوت کی ہے ۔ قواعد مذکورہ بالا کی تصدیق کے بعد پھر غور کرنا چاہیئے کہ اگر مرض حاد ہو شدت اوسکا
شدت بہت قریب ہو کہ چوتھے دن ساتویں دن تک ہو جائیگا اور یہ امر صحیح معلوم ہو کہ اتنی مدت میں جو درمیان ابتدا اور انتہائے مرض
کی مظنون ہوئی ہے قوت چندان ضعیف ہو جائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی امر میں مشغول نکرنا چاہیئے بلکہ مادہ کے نضج
اور دفع پر امید مشترک رکھنا ضرور ہے اور بجائے کثرت کے ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نکرنی چاہیئے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیئے یہانتک کہ ترک غذا
کی بھی نوبت آجاوے خصوصاً روز بحران کے ۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو لطیف تدبیر بدرجہ غایت
مناسب نہیں ہے سوائے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیئے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا
ہو تو بحران کے روز بھی غذا ضرور ہوگی ۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی میں قریب مزمن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہیں ہے اسلیے کہ بوجہ
بعد منتہی کے قوت باقی نہیں رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاوے مگر ہر جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر میں ہر وقت
منتہی کے لطیف جاوے رفتہ رفتہ تدبیرات غلیظہ سے بطرف لطیف کے بدرجہ گھٹتی بڑھتی جائیں تا کہ قوت زمانہ منتہی میں محفوظ ہے اور جب منتہی
آجاوے تو تمام قوت بطرف قمع مادہ کے متوجہ کیجاوے اور اوس وقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے ۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو ایک
ہفتہ کا فاقہ بھی مثلاً خرید پر اکتفا ہو سکتی ہے خصوصاً حمیات اور ام میں ۔ پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو تو غذا
آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے ۔ جب کسی مرض کی شناخت دشوار ہو جیسے اوسکے حاد اور مزمن ہونے میں اشتباہ ہو ایسے وقت
تا تعیین تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل
بھی ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی میں ہر گونہ تغذیہ امر تقویت مرض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر
مناسب ہے اسلیے کہ اس مادہ کے نضج کی حاجت نہیں ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیب آمادہ اخراج پر ہو یا نہو ۔ چونکہ اس
قول کا مقتضی بھی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہیں ہے ہم اسکی غلطی ثابت کر چکے ہیں ۔ ہان اگر امراض حادہ میں خوف سقوط قوت
کا ہو اوس وقت تغذیہ نہایت مناسب ہے ۔ جن بیمارون کے ابدان میں خلط صفراوی زیادہ ہوتا ہے تدبیر لطیف اور ترک غذا اونکی
مناسب نہیں ہے خصوصاً گرمای شدید کے دنون اگر انھیں غذا نہ دیجاوے گو شروع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ منتہے مین بھی اگر اونکو غذا نہ پہونچے تو وہ حال سے اونکی کیفیت خالی نہو گی اگر وہ ضعیف القویٰ ہین تو بوجہ بے غذائی کے انپر غشی طاری ہوگا اور بہت جلد مر جائینگے اور اگر قوی تر ہونگے تو بوجہ ترک غذا کے مدقوق ہو جائینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ بینی باریک ہو جائیگی اور آنکھیں اندر کو بیٹھ جائینگی اور کنپٹی بیٹھ جائینگی اور کبھی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا گرتا ہی اور لذع شدید پیدا ہوتی ہی - بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہی کہ نہایت فربہ اور گوشت اوسکے بدن مین زیادہ ہو مگر فاقہ کا تحمل اوسے بہت کم ہوتا ہی اگر چند بار غذا نہ پائے ضعیف اور لاغر ہو جاتا ہی اور اوسکو تحمل زیادہ غذا کا نہین ہی اور جس شخص کی حرارت غریزی زیادہ قوی ہوتی ہی یا حرارت غریزی اوسکی نہایت ضعیف ہو اوسکو قلیل غذا یا ترک غذا پر یہ دونون قادر نہین ہین - بعض بیمارون کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہی اور بشرکت معدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہی یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کے ملانے کی حاجت ہوتی ہی تاکہ انکے فم معدہ کی تقویت ہو جاے کبھی ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی قے کرانے کی بھی ضرورت ہوتی ہی — اور بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعف ہوتے ہین اونھین غش آجاتا ہی اوس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرا کا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اونکو غشی مین ڈالتا ہی اگر اونھین سکنجبین تھوڑی سی بہت سا پانی ملا کر پلائین خواہ تھوڑی شراب مین پانی زیادہ ملا کر پلائین صفراوی قے انکو فوراً عارض ہوتی ہی اور بعد قے کے قوت بحال خود عود کرتی ہی غذا پائین خواہ نہ پائین پھر بعد از استفراغ اگر تھوڑی سی مقدار رب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو چکھائی جاے اونکے ضعف دور ہو اور وجع معدہ مین تسکین ہو جاتی ہی - مشایخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز گرسنگی پر صبر نہین کر سکتے مگر کہول اور اونکے ابدان کو صبر بھوک پر بہت ہوتا ہی خصوصاً انھین جنکے احشا استوار ہون اور رگین موٹی اور موٹھ رگون کے چھپے ہوے اور ہوا مین برودت ہو - اکثر طبیب کو ایسے ہی بیمارون کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دھوکا ہو جاتا ہی کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہی اور جب زمانہ منتہے کا قریب آتا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اب اگر غذا مین زیادتی نہو گی تو قوت بالکل ساقط ہو جاے گی پھر ناچار اوس وقت غذا وافر تجویز کیجاتی ہی اسلیے وہ خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہی کہ جو زمانہ ابتداے مرض کا تغلیظ تدبیر کے لایق تھا اوسمین تلطیف کرتا ہی مگر منتہے مین کہ تدبیر لطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہی اگر ابتداے مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا تغذیہ خطا بھی ہوتا تاہم اس پچھلی غلطی سے وہ خطا کمتر ہی - ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ نزلے خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور بیخوابی اکثر رہتی ہی اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین نبض مین قلق اور تشویش پڑجاتی ہی اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور بے چینی اور ہذیان مین گرفتار مواد فاسد انکے دماغ مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت انکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور سر تک پہونچتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین انکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور انکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہی بوجہ درد فم معدہ کے اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہین

قانون آب جو اور سکنجبین پلانے کا آب جو کہ جنمین جرم شعیر بہت کم ملجاے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی متغیر ہو جاے علاج مین وہی بکار آمد ہی اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہی جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاے - عمدہ طریقہ اوسکے طبخ کا یہ ہی کہ مثل اسکرجہ پانی مین ایک اسکرجہ جو بڑے یعنے چھٹانک بھر جو قریب سوا سیر پانی مین پکاے جائین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کے رہجاے مثلاً سوا سیر مین ادھ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہو لیا جاے یہ وہی آب رقیق ہی جس مین

غذائیت کم ہی اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلا اسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی ہوتا ہی اور نضج بھی اچھی طرح سے کرتا ہی اور تبرید اسکی معتدل ہی۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہی جسمین کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہی اور آرد جو اسمین داخل ہو جاتا ہی اس قسم کی ترکیب مین مجھے پسند نہین ہی کہ خوب اچھی طرح پکایا جاے بلکہ اسیقدر پکائین کہ جو پھولکر پھٹ جائین اور پھولے نہ ہون بخیتہ ہو کر لزوجت پیدا نہو یعنے زیادہ پختگی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہی ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہی اور غسل معا اور نضج اخلاط اسمین کمتر ہی اور بیشتر سدد مزاج معدہ مین ترش ہو جاتا ہی اگرچہ اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت بسبب ہضم جید نہین ہوتی آب جو کبھی اسطرح بنتا ہی کہ جو کو مقشر نہین کرتے تا کہ جو فوائد قشر یعنے بھوسی مین جو کے ہین وہ بھی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہین سکنجبین وہی عمدہ ہی جو اسطورت سے بنائی جاے کہ پہلے شکر دیگچی مین بھر دین بعد ازان شکر پر سرکہ تند خواہ کہنہ گرا دین اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پاے بلکہ شکر کنارے سے بھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کو بیٹھی کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تا کہ شکر گھل کر سرکہ سے ایکذات ہو جاے اور جوش نہ آنے پاے اور جسقدر کف خواہ میل شکر کا ہو اوپر سے اوتارلیں اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو انگشت آب خالص جو خوب گرم ہو اور سرد ہوا لگا کر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہو جاے۔ سکنجبین سادہ اور آب جو کیبارگی استعمال کرنا کرب اور اذیت پیدا کرتا ہی اور آب جو کی سکنجبین مفسد ہی۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ حقنہ کرکے فضول محتبسہ کا اخراج کرلیا جاے تب آب جو پلایا جاتا ہے۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہو جاے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہ بھی ترش ہو جاے تو کرفس بیخ بادیان وغیرہ مسخنات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر ترشی ہو تو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل کرین خصوصاً اگر مادہ تپ کا صفراوی رقیق نہایت گرم نہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری پلانا چاہیے۔ اگر صبح کو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوے ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون الی صبح و ترین جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہی پس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہو چکا جسمین جرم شعیر کمتر ہوتا ہی پلانا چاہیے تا کہ جسقدر اخلاط اوکھڑ چکے ہین انھین آب جو دھو ڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے۔ بوقت غشی کے اگر قوا معدہ سے اور خشکی ہو گو وہ غذا آب جو کیون نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہی تا کہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسیوقت ہوتی ہی کہ تمام بدن اور زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمر ہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہی لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمر ہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے **معالجہ حمیات حادہ کا** جو تدبیرین از قسم ملینین اور ادرار اور تعریق اور نضج کرنے مادہ کی اور اسکے بعد استفراغ بذریعہ دواے کرنا خواہ غذا دینا وغیرہ تک اوپر مذکور ہو چکین اونھین محفوظ رکھکر اور جنکا محل ہو اونکے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سر دست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ پلانے اور تمادات باردہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہی اور دوائین سرد بالفعل و بالقوۃ بھی اس مطلب کو پورا کرسکتی ہین یا مثل لعاب اسپغول اور بہدانہ اور آب بقلۃ الحمقا یعنے خرفہ منھ مین رکھنے سے بھی تسکین حرارت ہوتی ہی اور رب السوس منھ مین رکھنا موجب تسکین عطش ہے۔ خبرگیری خشکی اور تری حلق اوس بیماری کی جو مرض حادمین گرفتار ہوا اسقدر رکہ حلق تر رہے خشک نہو جاسے بہت ضرور ہی اور بہت نافع ہی ورنہ تھوڑے زمانہ مین قسم مسمی ہے

ہوجاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو حمی محرقہ مین دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام رگین حلق کی خشک ہوگئین اور پانی کا اوترنا بلکہ لعاب دہن کا
بھی دشوار ہوگیا آخر اوسکا علاج بان باردہ مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب شدت دفع ہوا اور دوائے مشروب کے پلانیکا موقع
ماء الشعیر تب کا علاج کیا گیا مترجم یہ لوگ اگر آب تربوز اور آب خیارین کدو وخرفہ روغن گل مین ملا کر تھوڑا سا کافور شراب کر چند لیتے ہین بہت نفع پاتے
ہین - ہوائے مکان کی سرد کرنیکی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے اور جہان تک ممکن ہو اسمین زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز مکان مین
نہ رہے اور فرشی پنکھے متعدد لگا دئے جائین اور نیچ بھی اوسی جگہ جگہ جائی جائین اور اگر مکان تمام نوطیار ہو تو اوسمین سوندھی مٹی سے کہگل کیجائے جیسے ولایت
مین طبن ہے اور ہندوستان مین بنڈول وغیرہ خصوصا اگر بجائے بھوسہ کے کہگل مین کوندل کی روئی پڑے اور شراب بجائے تو بہتر ہے - اگر مکان مین
فوارے جاری کئے جائین اور موریان کھولدی جائین اور آب شیرین خنک اونمین روان ہو اور جیسے حوض پر بیمار کا پلنگ خواہ چارپائی گہوارہ تیر رکھا
جائے اور حوض پر ایک جال الٹی گیرین کے جاوین سے بچھا ہوا بچھونا بوریائے طبری کا ہو اور فرش سارا برگ بید کی کنارونکا خواہ برگ بہی اور ریحان کا
ہو اور گلاب اور سپر چہڑکا ہوا جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیان
جنمین پتلی پتلی شاخین تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہین جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اونمین عرق گلاب و نیلوفر
اور عرق بید اہو اور صندل اور کافور چہڑکا ہوا تھوڑا عطر بھی خواہ شراب عطر ٹپکا کر رکھے جائین پھر تو اعلی درجہ کی تدبیر ہوائے مکان مین پیدا
ہوگی - غذا کی تبرید تو ابھی مذکور ہوچکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کے تلیین بھی درکار ہو تو آب کدو و تربز اور خیار مشوی یعنے بھنا ہوا بالخصوص
زیادہ مفید ہے اور اگر ککڑی کا پانی آب برگ کاہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی - اونکی پیاس کی تسکین کے
لائق نقاع ہے یعنے زرشک اسطرح طیار کرین کہ میدہ کی روٹی کو اوس دہی ما الجبن مین بسائین جسکا مکہن نکال چکے ہون اور خوب اوسے
صاف کرلین - اگر یہ مرکوز ہو کہ تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت تو آب انار ترش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیموں ترش
بے نمک اور آب اترج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کرین - طلا او ضماد بارد رطب عصارات کے جو اوپر مذکور ہوچکے مفید ہوسکتے ہین
بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گہس کر اور تھوڑے سے کافور ملائین اور ضماد کرین اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ
کاسنی اضافہ کرین نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کے یہی خاصیت رکھتا ہے - سرد تر چیزون سے نطول
موضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہوجائے کل اعضا کی اصلاح ہوجائے اور کبھی فقط سرد پانی سے نطول جگر کافی ہوتا ہے - اگر
تپ کے ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر مین گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ سر پر
گرم پانی خواہ سرکہ کا نہ ڈالین بلکہ ادویہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر جھکا کر بخارات ان دواؤن کے پہونچائین اور دوا کی قوت اور ضعف
بحسب مقتضائے مقام ملحوظ رکہین - اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر مین شکایت نہو استعمال نطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہے
- امتلاء بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہون اوسوقت بہت مضر نطول یہ ہے کہ ککڑی وغیرہ کا دودھ سر پر ڈالا جائے کہ بیشتر سر مین
ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض ہلاک ہوجاتا ہے - بہترین اوقات نطول سر پر کرنیکا جسمین آفت سے سالم رہے اگر بخارات سے
ممتلی ہو یہ ہے کہ بخارات صفراوی ہون جنمین یبوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت مین نطول سے ضرر نہین ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کسیقدر
قائم ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور نتھنون کی خشکی اور تری سے ہوسکتی ہے اگر نیند کا غلبہ ہو خواہ پینکی
غالب رہے اور نتھنے تر ہین ہرگز تطبیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نکرین کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہین ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہو جاوے۔ اگر مونھہ پر خواہ ناک میں سرخی بہت ہو ناخن سے لگی گر نتھنوں سے خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہیں خواہ اور ادویہ جیسے رعاف پیدا ہو اونکا استعمال کرے۔ جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاوے تو اوسکا لحاظ رہے کہ ہر وقت برامد ہونے عرق کے اور متحلل ہونے بخارات کے ہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہو کر اکثر مرض میں طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض میں طول ہو جانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال میں انسب معلوم ہو او سوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہیں ہے حمیات حادہ میں وقوع سحج یعنے خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر سحج پیدا ہو گیا تو قوت میں ضعف ہو جایگا اور بعد خراش امعا کے طبیعت متنفر ہو جاتی ہے بوجہ حفاظت امعا کے کہ فضول امعا کیطرف گرائے اور وہان سے براہ بول یا براز دفع کرے ہان مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے او سوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سحج کیوجہ سے یہ بھی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتے اور شراسیف کو ایذا دیتے ہیں حتے کہ شراسیف میں نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکے بخارات بطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتے ہیں۔ شربت خشخاش یعنے دانہ خشخاش کا شربت ایسے موقع میں نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو کسیقدر غلیظ کرکے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے **جو اعراض حمیات حادہ میں دشواری لاتے ہیں اونکا بیان** جو اعراض حمیات حادہ میں شدید اور سخت ہوتے ہیں پہلے ہم اونکو ذکر کریں اور اونکے علاج کا بیان کرلیں بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے۔ یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ میں پیدا ہوتے ہیں اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار میں اونیس ہیں ۱ ناقض یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے جھرجھری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنے نکسیر بافراط پھوٹنی ۶ قے شدید ہونی ۷ دست استقدر آمین کہ ضعف ہو جاوے ۸ خشکی دہان ۹ تشنگی بحدیکہ اوس پر صبر نہو سکے ۱۰ سبات یعنے گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان میں بوجہ خشکی کے کھرکھراہٹ آجاوے ۱۳ چھینک پے درپے آئے جس سے بے چینی ہو ۱۴ اور درد سر میں شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آئے گو دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع بقری پیدا ہو ۱۸ جوع کلبی ردی عارض ہو ۱۹ ہچکی پیہم آئے **لرزہ اور جھرجھری اور سردی کی تدبیر** اگر یہ تینوں اعراض بافراط ہون اور بعد ہر ایک کے انمیں سے پسینہ نکلتا ہو وہ خود بخود بسرعت زائل ہو جاتا ہے اور محتاج تدبیر نہیں ہے اور جو لرزہ خواہ برد او قشعریرہ بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا ادویہ رادعہ حابسہ سے دفع کرنا بھی نچاہیے اور تدارک آنے سے ضعف ہوتا ہے — اگر یہ تینوں بحرانی نہوں اور خفیف ہوں کبھی فقط ہاتھ پاؤں باندھنے سے یا خفیف مالش خواہ کمل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوئے کے بیج کا اور بابونے کے تیل کے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور ہمیشہ رہے خواہ تپ میں ہو یا بلا تپ کے اطراف کا باندھنا واجب ہے اور چند مقامات میں بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ ملٹی کی مالش بدن میں کرنی چاہیے بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑھانے کے واسطے الائچی اور جند بیدستر اور سداب یعنے ستاب اور شبت یعنے سویا اور فودنج یعنے پودینہ کوہی اوبلوہ ازمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہیں اور کبھی اگر سبب لرزہ کا قوی ہوتا ہے نطوخ مرکب رائی و منگ سے کرکے استعمال کرتے ہیں اور کبھی یہ دوا میں یعنے الائچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہو چکیں پانی میں پکا کر اوسمین روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہیں۔ آب جرجیر یعنے تالوں کا لرزہ کی روک میں تنہا بقوت کافی ہے خواہ کسی روغن کو اسمیں پکائیں اور بدن میں ملیں اسیطرح چوشاندہ حبق یعنے پودینہ کوہی خواہ اوسکے پتوں کا عرق نچوڑا ہوا جندبیدستر او روغن جند کی سویا خشک کرنبو چاو پودینہ اور ستی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

لیکر شراب انگوری مین پکائین نرم آنچ سے اور جب اوسکے نصف وزن روغن لیتے ہین اور کہ پانی جل جاوے اور روغن باقی رہے اوس کی مالش کرین - ایسا قوی روغن جو لرزہ مین رنج کے مفید ہو روغن قسط یعنے کٹکی اور روغن قیسوم یعنے برنجاسف جسے گندنا کہتے ہین اور روغن بلسمی خواہ روغن بادام تلخ اسطرح کہ ایک اوقیہ روغن مین یعنے دو تولہ نو ماشہ چھ رتی مین تین درم خواہ ساڑھے دس ماشے مرچ ایک اور دانق یعنے چھ رتی عاقرقرحا میس کرلاتے ہین - اور کبھی فسنتین کو روغن مین پکا کر خواہ روغن زیتون مین کرفس پکا کر استعمال کرتے ہین اور روغن زیتون گرم مین بیٹھنا بھی منع لرزہ مین بہت مفید ہی - اکثر منع لرزہ کے واسطے دوا سے مشروب کی بھی حاجت ہوتی ہی چنانچہ فقط آب گرم جسکی گرمی بخوبی محسوس ہو لرزہ کو روک لیتا ہی خواہ اوسکے بخارات پر سر جھکا کر گرمی لینا یہ بھی مفید ہوتا ہی اگر فقط گرم پانی کافی نہو اور تسکین نہو اور مادہ غلیظ تر ہو جیسو ن فو تیج تخم کرفس مصطگی جرجیر شبت وغیرہ پانی مین پکا کر پلائین اور بخور ایسے پانی سے کرین جسمین شیح اور قیسوم فو دنج شبت اذخر یعنے گندبیل اور سداب مرزنجوش یعنے دونا مروا اور قسط اور گرم دواؤن کے بیج پکائے گئے ہون - جتنی دوائین ہین اوسار قوی ہی لرزہ کو تسکین دیتے ہین - شدید لرزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اور خمس وغیرہ مین قسط شیرین ایک مثقال گرم پانی مین ملاکر پلائی جاوے - یا غاریقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلائین - غاریقون بلغمی لرزہ مین بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہی کبھی اوسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہی کہ نیند آجاوے اور پسینہ نکلے اور شدت لرزہ کو مٹاوے اور قلق وغیرہ دفع کرے - ایرسا یعنے بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلائین اور ابہل یعنے دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال اور بذر اسالیون جو کرفس کوہی ہی ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے - مرکبات ادویہ مین لرزہ کو سفید تریاق فاروق اور تریاق حکیم ترتزہ اور معجون کموتی اور فو تنجی اور خلاخلی اور شربت شہد جسمین سداب حلتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لرزے سے ایک گھنٹہ پیشتر کھلائی جاتی ہی اور بیمار کو چت لٹاتے ہین اور ہوا نکال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہی تو لرزہ مین خفت ہوتی ہی خواہ نہین آتا صفت اوسکی یہ ہی - میعۂ افیون جاوشیر فلفل ہموزن پیسکر مکیّن ہین اسکو گولی بقدر باقلے کے بنائین - دوسری گولی جاوشیر جندبیدستر دوقو یعنے تخم گزر بتری اور حلتیت افیون عاقرقرحا برابر پیسکر یہ ترکیب مذکور بالا گولی بنائین - ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہی جاوشیر سکبینج انجدان مکوے کردانی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک ڈیڑھ مثقال بزر البنج زعفران زراوند جندبیدستر فربیون وترا تخواہ زنجبیل ہر ایک ایکدانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال پیسکر شہد مین گولی باندھین اور بقدر ایک بندق ہمراہ گرم پانی کے کھلائین - کبھی لرزہ مین شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہی اور ایارج کی بھی مسہل مین ضرورت ہوتی ہی اور معجون سفرجلی اور تمری بھی مستعمل ہوتی ہی بلکہ اگر لرزہ ایک ورد درمیان آئے خصوصًا بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے پلانے سے شفا ہوجاتی ہی مترجم کہتا ہی نسخہ حب منتن کا یہ ہی ایارج فیقرا دس درم شحم حنظل قنطوریون دقیق عصارہ قثاء الحمار فرفیون جندبیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر خردل ہر ایک مثقال گوندآب سداب مین گھول کر گولی باندھین **تدبیر افراط عرق کے حمیات مین** جو عرق بروز بحران برآمد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہوتا امکان اسے بند کرنا جائز نہین اگرچہ ضرورت سے بڑھ جاوے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائز ہی کہ مروحہ جنبانی کرین یا اور کسی ذریعے سے ترویح کرین اور مقام عرق کو سرد کرین اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے مین کافی نہو ضرور ہی کہ بہر حیولہ دست کرکے گہوارہ مین ہلائین کہ ہوا ساعت بساعت پہونچے اور مقام سرد مین اسکی جگہ تجویز کرین - جسقدر پسینا برآمد ہو چکا ہی اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور اوسکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے جب غشی پیدا ہوتی ہے اوسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی ہوتی ہے بوجہ تفتیح
مسام کے اور پونچھنے کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے - تدبیر - دہن گل کی مالش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہوا و
روغن بید اور گلنار فارسی یا اسکا ایک روغن ایسا بنایا جاے جسمین ہی خواہ ماز و کچھتے یسی اور کیتھا سیب اور گلاب کے پھول اور گلنار
یا مگر قوا لیفت پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانی مین پکایا جاے - اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا باریک پیسکر اوپر
سے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اور آب
انگور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ ماز و اور جوشاندہ حب الآس و آب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے
اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب ہاے باردہ طلا اگر استعمال کرنے چاہئین اور
صمغ عربی بھگو کر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصا اگر ایسی قابض چیزو نمین صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکھے
وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بھی پہنچے - اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بھی زیادہ ہو تو ہاتھ پاون کے اطراف پر برف کے ٹکڑے رکھنے سے
خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت وفا کرے بند کرنا چاہیے -
رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ نکسیر قوت سے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے مین جلدی نکرنی چاہیے اور تابقدر جاری
رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا منظور مصلحت کے واجب ہو حمیات حادہ کی رعاف مین اطراف کو باندھکر اونمین پچھنے
لگانے چاہئین اوسی نتھنے کی طرف جدہر سے خون روان ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنی چاہیے جہان پچھنے لگائے ہون -
اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہوسکے تو پچھنے لگانے نچاہئین اور جو قطورات باب رعاف مین لکھے ہین اونمین سے کوئی نسخہ تجویز
کرکے ٹپکانا چاہیے - اور اگر کوئی امر مانع نہو سر کی تبرید بھی کرنی چاہیے اون سر اجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے
کبھی اصحاب ربع کو ایسے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کھلکر اونکی نکسیر چلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے
بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا کے استعمال سے خوف افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ حابسہ حبس کیا جاے گا **تدبیر قی مفرط**
کی جو حمیات مین عارض ہو بحرانی قے کا بھی بند کرنا درست نہین ہے مگر اسکی کوئی ضرورت ہو اور اکثر اوقات اگر قے
کرائی جاے تو متلی اور قے دفع ہوجاتی ہے اور اگر حالت خلط سوداوی کی کرکے سکنجبین سادہ اور آب گرم پلاکر قے کرائین تب بھی بند
ہوجاتی ہے - کبھی تدبیر قوی کی ضرورت ہوتی ہے اوسوقت بجاے سکنجبین سادہ کے سکنجبین بزوری مستعمل ہوتی ہے - اگر خلط متشرب
ہو یعنے تھوڑا تھوڑا اور کچھ غلیظ اور گاڑھا مواد اوسوقت لائق ہے کہ صبر اور ایارج سے بذریعہ اسہال دفع کیا جاے اور اگر متشرب
نہو تب بھی اکثر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر رقیق تو ہوگا غلیظ کی آمیزش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہوجاتا ہے بعد اوسکے آب
انار بین سے اوسکی تعدیل کردیجاتی ہے اگر اوسے قے کروے تو قصدا خواہ بلا قصد پھر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ خلط مین اعتدال آجاے
اور حرارت مین سکون آئے - اسیطرح جو شربت پودینہ اور دانہ انار سے بنتا ہے وہ بھی مفید ہے - کبھی قے کو فقط معدہ کو ٹھنڈا
کردینا خارج سے باز رکھتا ہے - جو دوا انگیٹھی اور قے کی مسکن ہے کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ قے
کا متشرب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ روکتی ہے اور تشرب زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف دیگی -
لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرادیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کردیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کرکے بذریعہ قی کے مادہ کو دفع کردیتی ہی۔ اگر صفرا کا بذریعہ قی برامد ہونا مداومت کرے اور متشرب ہنو استعمال قوابض کا واجب ہی خصوصًا
ضماد سبت سوومت ہوتے ہین مثلاوہ ضماد جو انار کی جڑکے چھلکے او بانو وغیرہ سے شراب مین پانی ملاکر بنائین خواہ سرکے مین پانی ملاکر طیار کرین
سوداوی قی کے بند کرنے کے واسطے اسفنج کو سرکے مین ڈبوکر معدہ پر رکھتے مین اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو جاوے یہ باب جالینس قی مین
بیان ہوچکین اونکا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ عالجادہ طرحکا جو مناسب ہی باب اسہال
مین جداگانہ یہ سب ہم بیان کرچکے مین زبان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو جلسا سہال مین مفید ہی مونگ خواہ مسور خواہ دھنیا بھونکر
جوش دین اور پانی پھینک کر دانہ ایا سے ترش کرکے تناول کرین **پیاس کی تدبیر** یہ ہی کہ سر پر سرد روغن برف سے ٹھنڈا کرکے اسطرح
ملین کہ بیلے با قوخ پیٹہ لین اگر کوئی مانع نہو اور سرد پانی سے سر کو برودت پہونچائین اور لعاب بیدانہ موںھ مین رکھین جو بذریعہ روغن گل کے
نکالا گیا ہو خواہ روغن گل و سمین شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس مین ہوتی ہی۔ زلالی لو بخارا اور آب خیارین اور کدو اور تخم خشخاس سیاہ
و اصل السوس بھی نافع ہی اور قرابادین مین اسی کتاب کے جو حب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہی **مترجم کہتا ہی** اوسکا نسخہ یہ ہی
تخم خیار اثمہ درم کتیرا چار درم ہیاض بیضہ مرغ مین کتیرا بھگوکر بیج کو پیسکر ڈالین اور گولی طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین۔
منھ چبانے اور چوسنے کی چیزین جیسے املی۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہی وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہی اور پیاس حج بوجہ حرارت
کے ہوتی ہی بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہی **سبات جو عارض ہو اوسکی تدبیر** جسوقت اونگھ آتی ہو تصہ کہانی کیطرف
مشغول کرین اور زور زور سے باتین کرین اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھین کہ ایذا معلوم ہو مگر اسقدر ایذا ہو کہ اوسکا صدمہ روکھا سکے
اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شیاف لطیف کا حمول کرائین اگر طبیعت بستہ ہو اور جسوقت تپ مین کمی ہو خواہ فرد
ہوجائے درمیان دونون کے پچھنے لگائین اور گردن کے نقرہ مین بھی محجمہ لگانا مفید ہی **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ محموم کو
خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہو اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ناک مین پہونچانا تخم کاہو کے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ
روغن نیلوفر اور کدو کے خواہ چھٹانا اشیاء مخدرہ کا جیسے افیون بزرالبنج وغیرہ خواہ سر جھکاکر بخار لینا ترچیزونکا خواہ سونگھنا نیلوفر اور لفاح
اور تیلسی کا جو دور سے چھڑکی جاسے کہ یہ سب تدبیرین نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب دینے والے ہوتے ہین
یہ سب باتین ایسی ہین جنھین ہر کس و ناکس جانتا ہی اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہی پھر جب
تبرید مخدرات کی دماغ مین پہونچتی ہی بہت سے چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہین اور بہت سے آدمی آواز بلند باتین کرنے
لگتے ہین اور اطراف و دست و پا ایسی تدبیر سے گرہ لگائے جاتے ہین کہ آسانی کھل جاسے اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہوتی ہی کہ اوس سے
ایذا ہو سکے اور بتکلف اوسے آنکھ بند کرکے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہی اور جب اوسکی آنکھ جھپکی کہ فورًا سب چراغ دفعۃً بجھا دیتے
ہین اور یکبارگی سب چپ ہوجاتے ہین اور گرہین اطراف کی فورًا کھول دیتے ہین اور پھر اوسے سونے دیتے ہین۔ اگر تو بت مین
اس تنویم کی وجہ سے خفت خواہ سکون ہوجاسے ہمیشہ اوسکا موںھ دھولا ئین گے جو شاندہ خشخاش سیاہ اور لفاح اور اوسکی جڑ یعنے
یبروج الصنم سے۔ اگر خلط بورقی شور اور تیز مادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ بابونہ اور اکلیل الملک و اقحوان اور خشخاش کو پانی مین
پکاکر موںھ دہولائین اور اوسکے بخارات پر سر جھکا کر بیٹھین **ورد شکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ یکبارگی سے درد شکم پیدا ہوتا
ہی اگر یہ درد عارض ہو تھوڑا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہی **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

لزوجت جو زبان مین پیدا ہوتی ہو جیت کی لکڑی کی وجہ سے زائل ہوجاتی ہو خواہ بید کی لکڑی اور روغن گل و طبرزد کے ملنے سے جیسا نمک
کہ ساری لزوجت برطرف ہو علاج کرتے ہین — خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور روغن گل سے ملتے ہین کہ اسطرح پھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف
پیدا ہوتی ہو اور مریض پہ تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہو اور بعد ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہین ہوتی — اگر زبان مین
خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور لزوجت کے دفع سے یہ خشونت نہوئی ہو پس چاہیے کہ موتھہ مین سپستان خواہ گٹھلی الوبخارا کی
رکھے خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہو بصورت نمک ہو اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین اوسے منہہ مین رکھکے چوسین —
مترجم کہتا ہی شاید اوس سے مصری سپید ہو جو ہند مین طیار ہوتی ہو مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصری کی
بنی ہوئی دیکھی ہو جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملاذ ارباب استاد الکل جامع علوم عقلیہ و نقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا و مولی الکونین سمی جد ابی عبد اللہ الحسین یعنے جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ الملقب
بعلیین مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ چقندر سے یہ مصری بنائی گئی ہو اور قیمتی بکتی ہو صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے
ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت جب یاد آتی ہو کمال وجد ہوتا ہو غرض اس حکایت سے یہ ہو کہ قدیم زمانہ مین شاید
مصری یا قند وغیرہ ولایت مین کم پہونچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہو اب اس زمانہ مین تو اونسے اسقدر کم بخوبی
ہندوستان کی چیزون سے وہان واقف ہو چکا ہی **متن** الغرض اس مصری سے بموجب قول ارچیجانس حکیم کے بقدر باقلے لیکر
لب اوسکے ساتھہ زبان پر رکھین کہ ترطیب کامل کرتی ہو اور خشکی دماغی زبان برطرف ہوتی ہی — مریض کا منہہ اکثر اوقات کھلا
رہنا اور چپٹ لگنا اچھا نہین اور اس ہیئت پر سونا برا ہو کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہو **چھینک جو آوے**
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہو تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہو یعنے بیمار کو تکلیف و ایذا ہوتی ہو اور بخارات سے سر ممتلی
ہوجاتا ہو اور قوت مین ضعف عارض ہوتا ہو اور کبھی چھینکتے چھینکتے نکسیر جاری ہونے لگتی ہو لہذا ضرور ہو کہ پیشانی اور آنکھہ اور ناک کی مالش کیجاے
اور اونکے منہہ کھول دیے جائین اور حنک یعنے زیر ذقن کی مالش بشدت کیجاے اور اونکے سر کھینچے جائین اور نشست بخارات کی تبدیل
کیجاے یعنے پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جائین اور اطراف یعنے کنارے اعضا کے دبائے جائین اور اونکے کانون مین روغن
بکیموم ڈال بحرارت گرم کرے جائین مگر ان روغن کی حرارت مزاج تقیف ہو بہت گرم نہون اور اونکے منخران و حنک یعنے جبڑے کی ترطیب روغن
زلیب سے کرنی چاہیے اور اونکے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شی رکھی جاے کہ ایسے رکھنے سے تسکین پیدا ہو اور دفعۃ سونے سے
بچائے جائین اور نہ کسی طرحکا غبار اور دخان بلکہ جو شی کہ اوسکی بو مین تیزی ہو اوس سے اونکی حفاظت کرنی چاہیے اور ستو کا اور طین مختوم جو طین
انوال ہو اور نیشاپوری مٹی بھی لکھتے ہین ہمراہ اسفنج دریائی کے بھگو کر سونگھانا چاہیے **درد سر اگر محموم کو عارض ہو**
اوسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندہین خصوصًا ساقان کو اور پٹی وغیرہ سے خوب کس دین اور قدمونکی مالش کرین اور شیافات لین کا
استعمال کرین جو مادہ کو اعلے سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر ادویہ سے جو اوپر مذکور ہوئی ہین تقویت سر کی کرین اور کوئی شی
مانع از قسم صندل اور کہانسی وغیرہ کے نہو جیسا کہ گل سرخ اور بنفشہ و بید اور برگ ساد وغیرہ سے سر کو تبرید دینا چاہیے اسیطرح بشرطیکہ
نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے مین درد سر کے
کافی نہون اوسوقت نطولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کرین مثلًا بابونہ خواہ مخدرات کو اضافہ کرین جیسے خشخاش وغیرہ اور دودم

ہوتی ہی پہلے تو اوسمین تفاوت پیدا ہوتا ہی بعد اوسکے اخیر مین تواتر ہو جاتا ہی اور تواتر او صغر نبض کا بنسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہی
اور ربع اور غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہی اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہی مگر سرعت اسکی نبض مین ربع کی سرعت
سے زیادہ نہین ہی کبھی ربع سے زیادہ بطی خواہ مثل اوسکے سرعت و بطو مین اول مرض مین ہوتی ہی مگر اختلاف مین شدید اور نظام
مین ابتر اور نبضات صغار اور صعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے
اوضح دلائل ہین — بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہی اسلیے کہ سدد کی کثرت ہوتی ہی اور برودت زیادہ ہوتی ہی اور قاعدہ برودت کا
ہی کہ جسم تر کا رنگ سپید پیدا کرتی ہی اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہی اور قوام مین کدورت آتی ہی اسلیے
کہ نضج ناقص ہوتا ہی اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہو جاتا ہی پھر جس وقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہو جاوے اور جسقدر
مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہو جاوے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہ جاوین جو مادہ رسابیہ بول کو اوترنے نہین سپید ہو جاتا ہی پھر بعد اس کیفیت کے
جب اوسکا غیر متعفن ہو کر دفع ہو اور تفتیح سدہ کی ہو جاوے سرخ ہو جاتا ہی یہان تک کہ پھر سدے پیدا ہون کہ وہ مانع ہو جاوین مادہ رسابیہ کے
نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہو جاویگا اور اسیطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہی — براز اس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی برآمد
ہوتا ہی — از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہی کہ اٹھارہ گھنٹے تپ رہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک
نہو جاوے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور لزوجت کے بہت بھی ہوتا ہی کہ تھوڑے زمانہ سکون مین تحلیل کے بھی باقی رہجاتا ہی کبھی سن اور فصل
اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہی اور اسباب سابقہ کا ایسا مجتمع ہونا تخمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی پر ہی اور
سحنا و قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا یعنے رصاصی او تہیج اور لمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص
اس تپ کے ہین — کبھی طحال اس تپ مین بڑھ جاتی ہی اور تپ سے پہلے کبھی ڈکارین بہت سی آتی ہین — **علامات بلغمی لازمہ کے**
اور اس تپ کا نام لثقہ ہی سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین ہان یہ تپ اوترتی نہین ہی اور نہ مشابہ اوترنے
کے ہوتی ہی اور ابتدا مین اسکے لرزہ اور بعد اوسکے پھریری نہین ہوتی اور دق سے نہایت مشابہ ہوتی ہی — اور نہ چھ گھنٹے کی خفت ہوتی خواہ
اس سے کچھ کم و بیش برخلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہو جاتی مگر پھر بھی اوسمین جو بقیہ حرارت سہی
ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہی ظاہر نہین ہوتی ہی **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین**
اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی
با سماء مخصوصہ اور احکام خاصہ مختص ہین اونمین ایک حمی انفیلوس اور دوسری لیفوریا اور یہ دونون حمیات بلغم سے ایسی قسمین ہین کہ
جنمین جگہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہی کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہی اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی
ہی اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہی — اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خاص ہی
1 حمی غشیہ خلیطیہ ہی اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہی **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہو اور ظاہر جسم مین گرمی** —
جسکا نام افیالوس ہی اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہی جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہی اور جہان وہ بلغم موجود ہی اوس جگہ سردی
ہوتی ہی پھر جب اوسمین عفونت آجاتی ہی اوس سے بخارات اوٹھتے ہین اور اون بخارات مین جزو لطیف حار صفراوی کی جو شرکت
ہوتی ہی اسلیے ظاہر مین گرمی پیدا ہوتی ہی اور جو شے غیر متعفن مختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم مین ہوتی ہی وہ سرد رہتی ہی

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم مین اسلیے ظاہر نہین ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹھہرا ہوا تھا اور وہ عضو اوسکے برودت سے عادی ہوگیا تھا اور بوجہ عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تھے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی علامات اس تپ کی بھی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئے اور یہ بھی بیان ہو کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہو اور بہ نسبت اور تپہاے بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہو اور نبض بلکل متفاوت ہوتی ہو اور اکثر اس تپ مین ہر روز نوبت پیدا ہوتی ہو مگر بوجہ غلیظ ہونے مادے کے کبھی ربع کیطرف مستحیل ہوتی ہو اور کبھی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم ہوتا ہو اور تعفن اسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہو اور کبھی تعفن خواہ کمی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہو مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم مین عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہو اور دورہ کی طرف التفات بعد ادراک اصل سبب کے جائز نہین ہو اور نہ اقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہو ورنہ بلغمی تپ کو ہر روز خواہ صفراوی کو بطور غب اننا بھی اوسکے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہو۔ اس تپ کی نوبت چار گھنٹے سے چوبیس گھنٹے تک رہتی ہو اور بیشتر اس سے کم بھی رہا کرتی ہو اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہو کہ چوبیس گھنٹے تک نوبت باقی رہے جس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفوریا نام ہو۔ یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہو اور کبھی صفراوی بھی ہوتی ہو مگر صفراے غلیظ سے پیدا ہوتی ہو بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہو کہ جبتک بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مشتعل ہوتا ہو تو وہ مقام گرم ہوتا ہو اور چونکہ تحلل اس بلغم کا نہین ہوتا ہو اس جہت سے خارج بدن مین گرمی بپا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن مین نہین ہوسکتا لہذا سخونت اور گرمی زائد بھی نہین پیدا ہوتی اور یہ بھی ایک سبب ہو کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہو جاتی ہو واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہو جاتا ہو اور سرد ہو جاتا ہو خصوصاً اگر خارج مین اکثر جگہہ بلغم خام زجاجی موجود ہون اور اونمین عفونت واقع نہو اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کر سکے۔ یہ بھی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم باطن سے بخارات غیر متعفن اوٹھتے ہین جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہو مگر وہ بخارات صعود کرکے ظاہر بدن تک آتے ہین اور جدا ہوتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہو جو مادہ کو متعفن کرتی ہو اور یہ حرارت تھوڑی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہو اور بعد تھوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہو جاتی ہو جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہو پھر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہو اور یہ بخار جس مادہ کا ہو وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تھا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہو اس سبب سے ظاہر بدن جہان پر یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہو جاتا ہو۔ لیفوریا کے صفراوی ہونے کا بیان یہ ہو کہ صفرا جب تھوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہو اور اوسمین سخونت پیدا ہو اور اوسکے مکانمین سخونت واقع ہو اوسوقت بھی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہیگا جیسے بلغم کے بیان مین ابھی ہم لکھ چکے۔ یعنے چونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخار نہین اوٹھ سکتا جو ظاہر جسم تک حرارت پہونچاے اسیواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا۔ اس قسم خاص کا نام طیقوس ہو اور لیفوریا مثل جنس کے ہو کہ بلغمی اور صفراوی دونون پر اوسکا اطلاق ہوتا ہو۔ لیفوریا کی مدت شطر الغب سے زیادہ ہو **سوال** معترض اس مقام پہ یہ اعتراض کرسکتا ہو کہ اوپر تعریف حمی کی یہی کی ہو کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہوکر بتوسط روح اور شرائین کے حرارت تمام جسم مین پھیل جاتی ہو اور لیفوریا کیسی تپ ہو کہ اسمین نہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہو اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے

تمام بدن مین حرارت منتشر ہوتی ہو **جواب** اس اعتراض کا یہ ہو کہ حدود خواہ رسوم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک شرط معتبر ہوتی ہو وہ یہ ہو کہ بشرطیکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف مین ہم کہتے ہین کہ پانی سرد وتر ہو اوس سے مراد یہ ہو کہ پانی جسوقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہین یا جو نیچے کی طرف گر پڑے یہان بھی مراد یہی ہو کہ بشرطیکہ مانع کوئی نہو — اور ان حمیات مین حال یہی ہو کہ حرارت قلب تک آکر پہونچتی ہو اور شرائین کے ذریعہ سے بدن مین منتشر ہوتی ہو مگر کسی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہو کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہو جیسے اگر تپ مین کسی مقام پر برف رکھین کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہو مگر ضرر اوسکا افعال طبعی مین تو جملہ اقسام مین ہوتا ہو وہ تپ جسمین **گرمی سردی دونون جگہہ ہو یعنے اندر اور باہر** ایسی تپ کا وجود اگر ممکن ہو تو وہین ہوگا جہان دو مادے سرد بسبب تعفن کے متحرک ہون ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونون مین کوئی بکثرت نہو جو پھیل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف اوسکے گرد پہونچیگا اور جہان خود مادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت مین جو خلط بارد سے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تم ابھی بیان ہو چکا ہو کہ جو عضو غیر معتاد ہو برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہو **حمی غشی خلطی** یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہو جو تخمہ مین بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہو اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہو اور اکثر اس بلغم کا فساد ضعف معدہ پیدا کرتا ہو جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہو قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہو اور اوسے متحیر کرتا ہو اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ مین کافی نہین ہوتی — اور اگر آسانی استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہوکر مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت نا ملائم کرتا ہو کہ قوت کی گلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہو یا روح کا اختناق ہو جاتا ہو — اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہو کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جاے تو قوت اسکی متحمل نہین ہوتی — اور کیونکر قوت متحمل ہو حالانکہ اس تپ مین بوقت سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہین پھر جب تحریک قوی کیجاویگی تو کیسا ضرر تپ پیدا ہوگا — مگر باینہمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض مین شدید ہو اسلیے کہ مادہ کیفیت مین ردی اور کمیت مین کثیر ہو — اور پھر تغذیہ کی حاجت زیادہ ہو اسلیے کہ جو اخلاط بدن مین بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور نادرستی کے قابل اسکے نہین ہین کہ جزو بدن ہون اور انکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کسی قدر انتعاش ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہو اب ایک یہ اور خرابی ہو کہ اگر بہ تکلف غذاے جید دیجاے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہو وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی — اور اگر غذا قطعاً ترک ہو قوت یکسر ساقط ہوگی — اس تپ کی ابتدا مین ایسا ہوتا ہو کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کے گرتی ہو اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہو اور نبض صغیر ہو جاتی ہو اور بطی اور متفاوت ہوتی ہو اور پھر جب طبیعت کوشش کرکے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہو اور جب عفونت نے بعض اجزا اس مادہ کے قلب تک پہونچائے ہین وہ طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہو اُسوقت قلب ضرر سے اوس شی بارد کے جو سبب غشی کا ہو نجات پاتا ہو لیکن اب اوسکی حرارت نے قلب کو ضرر پہونچایا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہو خصوصاً حرکت انقباض مین سرعت زیادہ ہوتی ہو بہ نسبت انبساط وغیرہ کے — علاوہ یہ کہ پھر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بیشتر اور تفاوت غالب ہوتا ہو — مدہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہو ویسا ہی ہوتا ہو کچھ تغیر تبدل یا فرق نہین ہوتا — اور تپ چہرے اور بدن کا

ڈھیلا ہوتا اس تپ میں زیادہ ہوتا ہے — رنگ ان بیماروں کا ایک طور پر نہیں رہتا ہے کبھی مائل اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی اسمر ہوتا ہے
اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹھ کا رنگ ایسا اودا ہوتا ہے جیسے توت کھانے والوں کے ہونٹھ کا رنگ — آنکھوں میں تیرگی
سبزی لیے ہوئے ہوتی ہے اور بند ہوجاتی ہیں ہر وقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھیں غنودگی کی ایسی ہوجاتی ہیں —
شراسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح احشا میں نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے — کبھی مریض کو گھٹی تو بھی ہوتی ہے — اگر
اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہیں ہوتی ہے — کبھی صفراے
غالب اور غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا میں بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دوسرے
بلغمی تپ کے مثل ہوتے ہیں **حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ** یہ تپ حادہ ہے نبض سقوط اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت
میں کردیتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا ذوبان بہت جلد ہوجاتا ہے اور اکثر اس تپ میں قوت چوتھے دن تک باقی
نہیں رہتی بلکہ فنا ہوجاتی ہے — اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنمیں رقت اور غوص زیادہ
ہوتی ہیں اور اونکا جوہر ردی اور سمی ہوتا ہے کہ اونمیں عفونت پیدا ہوتی ہے اور ان لوگون کے بدنوں میں جنکا مزاج نہایت گرم
خشک ہے — اور اکثر اسکی نوبت بطور غب کے ہوتی ہے **حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے** —
نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہوں اور رات کو فترت اور کمی ہوجائے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دن کو
سکون ہو یہ دونوں بد ہیں مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور ننگ عارض ہونے کی زیادہ تر اسمیں یہی خوف ہے کہ دق
کیطرف منتقل ہو — اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ ہر وقت حرارت نہار اور کھلنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور
باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بدن میں اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ متحلل نہیں ہوتا
جب تو حمی پیدا ہوتی ہے — باینہمہ مریض کو اس تپ میں بوقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بھر جانے کے بعد سونا اوسکے
حق میں مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تا اینکہ غذا کا انحدار اور ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کردیتی
ہے اور تپ کے ضابطہ او ٹھانا دن کی گرمی میں اور راتکی سردی میں جاگنا مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق میں پڑجائے — حاصل یہ ہے
کہ یہ تپ عسیر البرء ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے **علاج بلغمی تپ کا** علاج اس تپ کا بحسب اوقات اربعہ
یعنے ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب اختلاف مواد بھی مختلف ہوتا ہے کبھی
بلغم ترش او کبھی بلغمیہ زجاجیہ اور کبھی مالح اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیریں سے ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا میں تین چیزوں
میں مشترک ہوتے ہیں تلئین معتدل — اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا — اور جیسے تین دن اس
تپ میں گزرتے ہیں کہ انمیں مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کے اور قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور اذیت دیتا ہے اور کچھ نضج کا فعل ظاہر
نہیں ہوتا — تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال اسمیں بھی جمیع اقسام یکسان ہیں بلکہ مشتر آب جو پر تین روز ابتدا
میں اقتصار کیا جاتا ہے بامیں امید کہ شاید کہ منتہے قریب ہو خواہ قرب منتہے کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر
یقیناً دریافت ہوجائے کہ منتہے دور ہے اسقدر تلطیف تدبیر کی نہوگی — علاوہ بران گرسنہ رہنا اور ایسی حالت میں ریاضت
کرنا اس غرض سے کہ ریاضت سے زیادہ ضعف نہو جاے اس مرض میں بہت نافع ہے — بلکہ تغلیظ تدبیر کیطرف روز منتہیٰ تک توجہ کرینگے پھر

رفتہ رفتہ جسقدر قرب منتہے ہوتا جائیگا تلطیف بڑھائی جائیگی مگر مقتضائے احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف نہ کرین پھر جب نضج بھی ظاہر ہو جائے
کہ منتہا دور ہے تا ما فی اس ضعف قوت کی تغلیظ نہ کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تا اینکہ زمانہ منتہے کا آجائے اسلیے کہ طول زمانہ اس
تپ کا ایسا ہے کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے جو حاد مادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوئے - اور جب سات
دن سے زیادہ زمانہ گذر جائے پھر تلطیف تدبیر پر قیام کرنا چاہیے ورنہ ضعف سخت پیدا عارض ہوگا اور قوت معدہ ضعیف ہو جائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس
ہوتا جائے تلطیف مین کمی کرنی چاہیے - باینہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہے - اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد
بچہ یا مرغ وغیرہ جو خون خالص پیدا کرتے ہین نہ دینے چاہئین بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کھلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط
کا ظہور ہو جائے پھر گوشت وغیرہ کھلانا مضر نہین ہے - پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر
دیکھا جائے تو جو فرد دوری بسی جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے - اسمین فرق
معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنے بلغم شور اور شیرین کے تمثین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بھی کرے اور
زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آئے اوسمین دوا سخت درکار ہے اسیطرح پہلے دونون مادہ یعنے مادہ شور اور شیرین مین تقطیع مادہ کی ایسے
ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنے زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو
ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہے خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہو اوسوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت
کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بھی استعمال کرنی چاہئین - مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے گلقند ہے ساتوین دن تک اور اگر آب ازیانہ
اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بسبب حاجت دیا جائے اسمین بھی کچھ مضائقہ نہین سکنجبین بھی مفید ہے اور ماء العسل ہمراہ زوفا
کے بھی خالی از فائدہ نہین ہے - کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ اوادیہ مذکورہ بالا کی
زیادہ کیجائے - خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جائے کہ وہ مسہل امین ہے - اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کیجائے آب
لبلاب زیادہ کر دین اور اگر جی چاہے املتاس بڑھا دین اور شکر خواہ قند شریک کر دین گلقند جسکی ساخت شیرہ ترنجبین یا جو لبلاب کے پانی مین
نکالا گیا ہو اوس سے ہو وہ بھی قوی ہے - زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا توقف مسہل مین ضرور
ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفرے کی بھی شرکت ہو اسلیے کہ اوسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے - اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال
اور ادرار کے ہر شب کو دوائے تربد کا استعمال کرتے ہین نسخہ دوائے تربد کا زنجبیل مصطکی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع تیس درم
تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کرتے ہین مگر اس دوا کا استعمال
اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم ہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہین ہے - مگر مجھے پسند یہی ہے کہ یہ دوا بعد
نضج مادہ کے دیجائے اور پہلے اون دوا سے تلئین کیجائے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تھوڑے سے بلغم کا اخراج ایسی
دوا سے پہلے کر کے تب بقیہ مادہ کا نضج کرین اور تا نضج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب نضج ہو جائے استفراغ مین نرمی ملحوظ رکھین
کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہو جائے بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کرین - اسیطرح مجھے ناپسند ہے استعمال [illegible]
وغیرہ کا جیسے معدہ ضعیف ہوتا ہے اور خلط رقیق کا اخراج کرتے ہین - اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواؤن کے ہمراہ قرطم بھی شریک کرین اگر مادہ صفرا کی
شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیرخشت خواہ خشک بنفشہ پیسکر ملائین مسہلات کی مدد کیواسطے حقنہ کا استعمال کرین جو ان اجزا سے

بتایا ہے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ حقنہ ابتدا مین مفید ہی اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین بزوری مین ترکی ہو اور مثل اسکے اور چیزین سبب سے قی کرائین - اور اگر قی کی حاجت ہو مثانہ کی زیادہ ہوتی ہو خواہ فم المعدہ منہ کا بہت متغیر ہوتا ہو تو حب مخیل جسکا نسخہ قرابادین مین لکہا ہوا ہی استعمال کرین اور ایک مثقال یہ دوا ٹھنڈے پانی کے ہمراہ استعمال کرین - قی باوجودیکہ معدہ مین ضعف پیدا کرتی ہی مگر اس مرض تپ کو دفع کردیتی ہی - قی کرانے مین انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا مین بوجہ سختی قی کے ورم معدہ نہ ہوجاوے - اگر کسی شخص کو قی بدشواری سے آتی ہو خواہ نہایت اوسپر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہین ہی - اگر اس مرض کی ابتدا مین قذف یعنی قی عارض ہو خصوصًا اگر ابتدا ... دورہ مین واقع ہو اوسکا روکنا مناسب نہین ہی اسواسطے کہ دفع طبعی ہی ہان اگر بسبب قذف کے بے طاقت ہوجاوے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب ... اور شربت نعناع سے خواہ اون دونون سے جو آیندہ اسی فصل مین مذکور ہوتی ہین بند کر دینا چاہیے - اگر صداع عارض ہو تو نطولات جنمین بابونہ جزو اعظم ہو استعمال کرین اور ہاتھ پاؤن گرم پانی مین گہسین اور دونون پنڈلیان بقوت اور مضبوط باندہین - اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماء الاصول اوسمین جوش دیکر پلائین اسقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمین شریک کرین اگر فم معدہ مین ترشی ہوجاتی ہو اور اگر ترشی ہوتی ہو ماء العسل شریک کرین - آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہی کہ پہلا قارورہ رنگین ہوا ہو تو ایسے وقت مین پہلے گلقند پلاکر پہر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلائین ایسے بیمار کے بدن مین ملنے والی چیزین جنمین تحلیل ہی ملنی مناسب نہین اور نہ کوئی شے ایسی جیسے لطیف ہوتی ہی استعمال کرین شروع مرض مین خواہ جسوقت بدن مین کوئی خلط متحرک معلوم ہو اسلیے کہ یہ چیزین خلط رطب کو گرم کرکے احشا مین نرمی پیدا کرینگی اور رطوبت کا سیلان احشا مین ہوگا - سرد پانی سے احتراز واجب ہی کہ مادہ مین خامی اور خلط پیدا ہوگا - جسوقت بول مین سرخی اور علامات ظاہر ہون نضج کی تو اسمین کچہ خوف نہین ہی پہر اسوقت توجہ استعمال سکنجبین کیطرف کی جاوے - دلک یعنی بدن کی مالش علاج نافع ہی جسقدر بلغم مین غلظ و لزوجت زیادہ ہو اوسکی زیادہ تر مفید ہوتی ہی - بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہی کہ مکڑی کا جالہ اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جاوے بہت مفید ہوتا ہی - جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہو اور کبہی زمانہ انتہا مین اکثر توجہ طبیب کو فم معدہ کیطرف اور اوسکی اصلاح کیطرف چاہیے مقویات فم معدہ چبانی کی دوائین ہین جو بودینہ اور مصطگی اور افسنتین سے مرکب ہون - اور قی کا استعمال بیمار اور ... کیا سولی کے ذریعہ سے کرین اور غذا کم کرنیکی بہی ضرورت ہوتی ہی - اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا مین اگر پلائین خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کرین ضرور اوسمین وہ چیزین ملائین جو فم معدہ کی تقویت کرین اور اونمین زیادہ ترکی قوت ہو مثل انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی مین گہول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصًا ابتدائیہ نوبت مین کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بہی روکتی ہی اور پیاس کو بہی بجہاتی ہی مگر پیاس کی شدت ہو - اکثر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید مین دیجاتی ہی اور مناسب یہی ہی کہ تمام نضج کا پہر بہی انتظار کرین - اگر مرض مین حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا - طباشیر زرد صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر یک پانچدرم زعفران مصطگی ہر یک چہ درم ... اسکا قرص بنائین اور وزن بقدر ایکدرم کے اور رات کو نصف درم استعمال کرین - اگر ظہور نضج کا ہونے لگا اعانت نضج کی برگ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور برسیاوشان سے کرنی چاہیے - اور اگر یہ امر مخفی ہوجاوے کہ مادہ مین برودت زیادہ ہی تو قدرے فلفل سیاہ کا استعمال بہی ممکن ہی اور شراب رقیق بہت تہوڑی سی بہی دے سکتے ہین زیادہ نہین - کبہی نضج کی اعانت قوی مروخات محللہ سے بہی کیجاتی ہی اور مروخات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کیواسطے جیسا مناسب ہی کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہین ہی ہان مروخات کے استعمال مین قوت اور تپ دونو سے تین چیزونکا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید ہو مروخات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ ادویات لطیف جو معتدل قوت مین ہین استعمال کرنی چاہئین جب چودھوان روز گذر جاے تو استعمال ملطفات
کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہے اور انیسون خواہ اوس سکنجبین
بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور جاشا مشریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور
کبھی قسم معدہ و جگر مین تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑھائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ
حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاے۔ شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت
حار غریزی اور ادرار اور پسینا نکلنا اس سے حاصل ہوتا ہے اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل مواد کرے گی تو قرص
افسنتین دیگر اسکے بعد اگر سردی ابتداے نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہو اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی مین تخم
کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے۔ اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ اُنسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ
تطول کرنا چاہیے اور انکا تجویزات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاے کبھی ستبد لزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے زنجبیل صعتر نانخواہ ہر ایک تین درم
کشنیز چار درم گلسرخ فودنج ہر ایک تین درم زبیب خستہ برآوردہ سات عدد بدستور معمول جوش دیکر بقدر تین اوقیہ یعنے ساڑھے آٹھ
تولہ تخمینًا پلایا جاے۔ جب نضج کامل ہو جاے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دواسے جو قوی ہو اور بدیکبر بیت اوسکو پلانی چاہیے۔ اگر مادہ تپ
کا نہایت سرد بلغم سے ہو تریاق کبیر دینی چاہیے اور واجب ہے کہ اقراص ورد کبیر انکو پلاے جائین آب ازیانہ کے ساتھ اور ہر شب کو دوا تبرید کی استعمال
بجرات کیجاے اور جب صبر جو غافث ڈالکا طیار ہو خواہ ادویہ یعنے خوشبودار چیزین مثل فلفل دار چینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو۔ استفراغ
کرنے کے واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے ایارج سات درم تربد دس درم ہلیلہ سیاہ پانچ درم غافث نمک ہندی تین درم بادآورد شکاعی
ہر ایک چار درم انیسون تین درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاے۔ اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی
اصل السوس ہر واحد دس درم ایارج آٹھ درم عصارہ غافث پانچ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک چار درم گلسرخ سنبل الطیب پودینہ ہر واحد سات
درم قرص بناکر استعمال کرین مطبوخ جید بیخ بادیان بیخ کاسنی دس درم زبیب خستہ برآوردہ سات درم انیسون مصطگی ہر ایک تین درم
شکاعی بادآورد غافث ہر ایک چار درم تین رطل پانی یعنے ڈیڑھ سیر مین جوش دین تا کہ ثلث باقی رہجاے اور چند روز نہار تھوڑا تھوڑا کر مریض پیا کرے
قرص جید جو بروقت مزمن ہونے اور شدت لرزہ کے مستعمل ہین ایارج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے
پانچ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے تین درم نمک سیاہ چار درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک دس درم غاریقون پندرہ درم قرص ورد بیس
درم تربد بیس درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے ایضًا صبر ہلیلہ زرد ریوند مصطگی عصارہ
غافث افسنتین ہر ایک ایک درم زعفران نصف درم گوشت پیسکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے ایضًا ایارج ہلیلہ کابلی
نمک ہر واحد سے چار درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے ڈیڑھ درم افسنتین پانچ درم قرص ورد تین درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے
دو درم پیسکر گولیان طیار کرین مطبوخ جید غافث پانچ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے تین درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے
چار درم گلسرخ پانچ درم جوش دیکر بیس وزن مین اوقیہ پلائین ایضًا بیخ بادیان بیخ کاسنی بیخ کرفس ہر واحد سے دس درم انیسون تخم کرفس ہر واحد
دو درم شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد پانچ درم تھوڑی عرق مین جوش دیکر چار اوقیہ یعنے گیارہ تولہ پلانا چاہیے ایضًا گلسرخ غافث کی شاخ
شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد پانچ درم زبیب دس عدد ہلیلہ زرد دس عدد اور سیاہ جزاکے واسطے شور بلغم کے خواہ جسمین صفرا غالب ہو مناسب ہے

غاریقون اگر مین عدد یا نیم مثقال تا وزن یک درم کے اندازہ پر استعمال کیجائے اسلئے کہ اس مرض کی بیخ کنی کرتی ہے خواہ شہد ملا کر آب گرم کے ہمراہ پلائی جائے
افتیمون مگر بعد نضج ہونے کے مجبے انفع ہے سفوف بنا کر کھلائیں یا شہد کے ساتھ کھلائین ۔ اور اگر مسہل کی ادویہ کو گولی بنا کر مریض کو
دیا جائیں تو برعایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور برعایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑھانا
چاہیے اور برعایت ضعف طحال اور دفع طحال سکوریج کبر اور اسقولوقندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال
بڑھ جاتی ہے ۔ اگر بوجہ ضعف ذوات الطحال کے سعد اور حب البان بر حلیہ بڑھا یا جاتا ہے اور باشمندر عایت شدت تپ کی بھی اہم اگر
ایسا ہو تو زیادہ تسخین سے بچنا چاہیے ۔ جو ادویہ مستغرقوان اور بیذکوره بالا سے قوی تر ہین اگر انکی اس مرض مین حاجت ہو بعد تنضج
۔ انا بھارہ یہ ہے کہ جب تر بد جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا انھین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور ازین
قبیل ہے حب مصطگی ایک دانگ عصارہ افسنتین ربع درم شحم حنظل الکیدا نگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون نصف
درم سکنجبین عسلی گولی باندھ کر گرم پانی کے ساتھ پلائین ۔ ازین قبیل حب مصطگی اور حب صبر جنکے نسخے قرابادین مین ذکر کیے گئے اگر مادہ
مائل بحرارت ہو قرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور سقمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت پلائین
۔ غافث اور افسنتین پر سیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برآورده ہموزن لیکر بقدر حاجت پلائین ۔ اگر بدن متحمل اسہال کا
بوجہ ضعف کے نہو ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواؤن کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ ان دواؤن کے جو بوقت عدم تحمل مسہل
کے مستعمل ہوتی ہین پلائین خیسانده صبر کا ہمراہ شہد کے ۔ جب مرض مین انحطاط ہو جائے قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا مریض کا کچھ
مضر نہین ہے ۔ غذا ان بیمارونکی لطیف ہو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی اسمین تھوڑی سی مقدار مری یعنے آب کامہ کے بھی شریک
کیجاتی ہے خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہائے مرغ اور چکور وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ۔ ضرور ہے کہ
غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ و رائی اور مری کی ۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار
ہو لوگن نا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اوسمین زیرہ اور سویا اور روغن زیتون شریک کرین ۔ اور لوارد یعنے وہ غذا کہ بقولات کی
ترشیون مین ترش چیزین ڈالکر پختہ کرین مثلاً چقندر اور قرے اور سرکہ اور زیت مقسول کو پکا کر کھلائین یہ بھی غذا بہت مفید ہے ۔ اور نانخورش
جیسے کامخ کبر اور نانخورش سویہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور طیبون کی نانخورش بھی عمدہ ہے جن ترکاریونمین تبرید اور ترطیب ہے اونکے استعمال
سے احتراز واجب ہے ۔ غذا کا وقت یہ ہے کہ یا نوبت مین کمی ہو جائے خواہ تپ اوتر جائے اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے پیشتر غذا دینی چاہیے
اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے ۔ سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ تر زمانہ بیداری سے نہو تا کہ تنضج
ہو اور بوقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بروقت بیداری کے ۔ حمام انھین بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے مضر نہین کرتا ۔ زیادتی قے کا
تدارک مناسب ہے کہ ایسے وقت جیب اور شربت انار میخوش جسمین پودینہ شریک ہو اور اسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر
اس سے قوی تر زیادہ دوا کی ضرورت ہو دانہ انار میخوش دس درم کندر سپید اور مصطگی ہر واحد پانچ درم پودینہ سات درم دو رطل پانی
میں نے رات بھین جوش دین اور پودینہ کی گڈیان پڑی ہون تا کہ نصف پانی جلجائے ۔ تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط
کا اونکی دوا اور تدبیرات پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور مکرر بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہائے مرغ بریان خواہ پختہ کر کے
کھلائین اور بخورات مقویہ دماغ اور رائحہ خوشبو جیسے دماغ معطر ہو جائے اور قوت کو تازگی حاصل ہو ۔ اور اگر تیج یعنے بھر بھراین

تنہ ہین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہی اوسکا نسخہ یہ ہی انیسون افسنتین ہر ایک پانچ درم بادام مقشر
زعفران مرمکی ہر ایک چار درم تخم کرفس رازیانہ شگوفہ اذخر ہر واحد تین درم عصارہ غافث سائیدہ تین درم سنبل الطیب راوند چینی اسارون ہر ایک
درم گلسرخ دس درم بدستور قرص طیار کر کے استعمال کرین۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہی امروسیا کی جو دوائے مرکب ہی اور دواء المسک
اور دوا۔ لوز مر یعنے بادام تلخ کی قرص ہی کہ اگر تپ مین طول ہو اور سردی بھی معلوم ہو اوسکے لیے مفید ہی مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم
کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک چار درم طباشیر پانچ درم قرص طیار کرین مقدار شربت ایکدرم سے دو درہم تک ہمراہ دو سکنجبین
کا قند کے جوشاندہ رازیانہ لبق بدر دوا اوقیہ کے۔ ناتخواہ کو شہد سے ملا کر معجون کر کے استعمال کرنے مین ایسی وقت بہت منفعت ہی جب
مرض مین طول ہوا ہو کبھی جب سردی مدتین دیر تک رہتی ہی دلک کی حاجت ہوتی ہی اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ دونون مونڈھون سے
اور دونون رانون کی جڑون سے شروع کرین جب ہاتھ مین گرمی پھیل جاوے اور پانون مین بھی اسیطرح حرارت منتشر ہو جاوے
اور دونون گرم ہو جائین اور ماندگی سی معلوم ہونے لگے پھر طرف دلک کے انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش اور
دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہی اوس تک گرمی پہونچے پھر اوس عضو کی مالش چھوڑکر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے —
ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قبض نہو اور روغن بابونہ اور سوسن کا تیل جو دوسرے برتن مین پکایا جاے جب روغن ملنے
سے فراغت ہو جاوے تو اوسے پونچھ ڈالنا چاہیے تاکہ بشدت کرب پیدا نکرے۔ کچھ مضائقہ اسمین نہین ہی کہ پہلے خالی مالش بدنکی
کر کے پھر تیل کی مالش کیجاوے۔ معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ اونکے معدے کے سرے پر
مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اس سے قوی تر یہ ہی کہ رازقی یعنے رائے بیل کے پھول کا تیل ملین — اور
ضماد جو اس باب مین مفید ہین از انجملہ یہ ہی کہ بابونہ کسیقدر مصطگی شراب مین پکا کر دو چند وزن مجموع کا شہد ملا کر ضماد کرین
اور اگر سقوط شہوت ہو گیا ہو تو بہتر یہ ہی کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ میفختج (یعنے وہ شراب انگور جسمین جوش آچکا ہی اور اوسکے
دو ثلث جل گئے ہین اور شکر ملائی گئی ہے) اور جسمین خرما جو پختہ نہو اور خرمائے خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر
ضماد کرین علاج بلغمیہ لازمہ کا جسکو لثقہ کہتے ہین جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہی جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہی وہی علاج
لثقہ کا بھی ہی فرق اتنا ہی کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بہ نرمی ہوتا ہی اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل پر اقتصار کرین
خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا۔ کبھی ان کو
ناتخورش شبت یعنے سویا خواہ ناتخورش کبر کی مفید ہوتی ہی خصوصا جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون انکی غذا کی تدبیر مین بہ مناسبت
الوان اور بسبب پا ہونے مرض کے خواہ برعایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جاوے اور
اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجائے تو اوسوقت تقلیل و تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ
کے واسطے لکھی گئی ویسی یہان بھی کرنی چاہیے۔ دوا جید انکے واسطے قرص عشرہ ہی جسمین دس دوائین ہین جسکا نسخہ قرابادین
مین مذکور ہوگا ایضا یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہی گلسرخ چھ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد ستہ چار
درم مصطگی تین درم کہربا تین درم انیسون دو درم ایضا قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہی غافث چار درم گلسرخ لے طباشیر
اڑھائی درم ایضا غافث تین اوقیہ یعنے ساڑھے آٹھ تولہ گلسرخ نصف رطل یعنے تیرہ تولہ سنبل الطیب بھی اسی قدر

ملا شیر جارا قریب ہے جیسا۔ تو ایسا ہی قرص لستینن، اسکا نسخہ یہ ہے مستقی سارون تخم کرفس انیسون عنزرا دام مرکی تکائی بادآورد عصارہ غافت
۔ ملکی سنبل الطیب ہر ایک سدو دم **علاج انقبالوس** اور لیقوریا کا ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے
ہے جسکا اوپر بیان ذکر کیا اور یہ دونو تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین۔ ضرور ہے کہ ابتدا علامت کی سکنجبین عسلی اور شکری سے کیجائے اور
کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے
بعد اسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزوری مثل تخم کرفس اصل الرازیانہ اور انیسون وغیرہ کی طرف انکے پانی کو پلاتے پلاتے جوشاندہ صبر تک پہونچتے ہین اور
قرص ورد کو مصطگی اور حب الصبر کے ساتھ اور کبھی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتے ہین۔ ان دونون تپون مین معدہ کی رعایت پر
توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہو جاے اور پیاز دشتی اور سویا اور فوتنج کے پانی سے قے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات سے نفع اخلاط دونون
تپون مین یہ ہین ہلیلہ سیاہ و ہلیلہ زرد تربد شکر۔ بہت زیادہ نفع ان تپون مین اون حقنون سے ہوتا ہے جو بالکل بحدت ہون کہ اونمین اسطوخودوس
اور قنطوریون وفیتوم اور سویا اور بابونہ اور خشک پتے گوکھرو اور اکلیل الملک اور مری اور شہد پڑا ہو۔ تدبیر لیقوریا کی زیادہ تر می سے
کرنی چاہیے بہ نسبت انقبالوس کے **علاج حمی غشیہ غلیظہ** کا اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اسکے علاج مین یہ ہے کہ بہت استفراغ
مادہ کا ادویہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک کرین خصوصا اگر طبیعت خودبخود مجیب نہو حقنے کے ذریعہ سے تنقیہ اس مادہ کا جو معا اور
قریب کی رگون مین ہے کرنا چاہیے۔ اور باقی مادہ جو بدن کی رگون مین ہے وہ صرف تلطیف تدبیر بذریعہ دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے۔ جالینوس
نے ایسا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیمارون کی استفراغ ماننے سے عاجز ہو کر سواے دلک جراے قوی سے اور کوئی تدبیر نہین کر سکتے
اچھا طریقہ ادنکے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونون رانون سے پنڈلیون تک شروع کرکے اوپر سے نیچے تک اترے اور ایک مین رومال
سخت کپڑے ایسی اختیار کرین کہ جلد کی چھیلنے والی ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک اسطرح کرین کہ مونڈھے سے کف دست
تک مالش کیجاے جسے کہ جلد سرخ ہوجائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پنڈلیون سے مالش کرین اور ترتیب اول کو محفوظ رکھین
جتنا زمانہ اس تدبیر کا تحمل کر سکے اور اسکے نصف مقدار مین استعمال دلک و نصف زمانہ مین اونکی تنویم یعنے سلانے کی تدبیر بشرط امکان
کرنی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ قانون انکے علاج کا تلطیف تدبیر ہے اور زیادہ تسخین کہ جس سے مادہ مین سختی آجاے نکرنی چاہیے
ملطفات مین سے ماء العسل ہے خصوصا تھوڑا سا زوفا یا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز
ہے۔ اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ بسبب نقصان جلا کے اسہال نہین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل
اور نافع ہو وہی باقی رہجاتا ہے۔ سکنجبین عسلی بھی انکو نفع کرتی ہے۔ فصل گرما مین خواہ اگر عادت تشنگی اور پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملا کے
یہ دوائین دینی چاہیے۔ جاڑون مین ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پئین اور گرم پانی پر اقتصار کرین اور شربت حار کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل
ہے مگر بلحاظ ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے۔ بہت مناسب انکے پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہے اور
شراب انگور ابتداے مرض سے نفع کرتی ہے خصوصا اگر تپ خفیف ہو اور دیا گیا ہو کہ تپ خفیف ہے خصوصا مشایخ مین کہ ضرور قوی ہوتی
ہے اور بعد غذا کے استعمال شراب انگور کا ضرور ہے۔ طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جسوقت
دیکھے کہ نبض مین دفعۃ ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فورا شراب پانی ملی ہوئی مین روٹی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم احشار
مانع نہو اسلیے کہ ورم احشار یعنے اوجھ کا ورم جبکہ اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا موقع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے مگر

ہو کہ جس وقت ایسا تغیر یعنی ضعف اور سقوط کا نبض مین پیدا ہوا اور ورم احشا مین ہو اوس وقت کھانا روٹی کا کچھ مفید نہین ہی —
ایسی تدبیر سے کھلانے کے وہ لوگ ہر وقت غشی کے بھی محتاج ہوتے ہین مگر بعد کھلانے کے دلاک بھی ضرور کرنا چاہیے۔ رات کو جو غذا کھا کر
سو رہنے کے مناسب ہی وہ مثل آس جو کے ہی اس سے زیادہ قوت کی غذا سوا اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو
تو دو تین جلاب یا ماء العسل مین بھگو کر پیجاے — حمام ان لوگو کو بہت مضر ہی اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہی اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا
مین خوف سیلان اخلاط کا پھیپھڑے اور قلب اور دماغ کیطرف ہوتا ہی اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور انمین انجماد کر کے سدے
پیدا کرتی ہی — اس مرض مین کسیقدر سلسلے منفرد ہی ہو اور قی کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہی کہ قی کرانا اس تپ
مین حاجت باری کی زیادہ لائق ہی علاج حمی غشیہ دقیہ رقیقہ کا یہ ہی کہ سینے پر ضماد صندل اور گلاب کا لگانا واجب ہی
اور اوسکا ہوشیار رکھنا تھوڑی تھوڑی غذا اوسکو مناسب ہی غذا اوسکو اسی قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار مین بھگو کر برف
مین سرد کر کے کھلائین اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسیطرح آب خوا کہ قابضہ بھی دینے جائز ہین — اور اگر واسطے بڑھانے قوت کے جو دوائین
کہ اسیغول یا نخود بریان جو حیوٹے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سرد ترکاریون سے بنائی جاتی ہین اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اوس مین حینیا
تر کیب کر کے کھلائین بہت نفع کریگی تا بیرحمی لیلی اور نہاری کی اونکی تدبیر بعینہ اور علاج بلغمی تپ جو مذکور ہو چکی ہی ویسی ہی کچھ فرق نہین
ہی — ربع دائرہ کا بیان اسکا نام ططرطاوس ہی — اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہی اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہی — اسباب ربع
کے وہی ہین جنسے تولید سوداکی ہوتی ہی اور پھر سودا کو متعفن کرتی ہین اور ایسطرح کی چیزین اوپر کے ابواب مین تفصیل مذکور ہو چکی ہین
— اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ سوداکی ایک قسم تو تفل خون ہی اور یہ سودا طبعی ہی اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہی اور پھر
حراقی مین بھی ایک تو سوداے دموی ہوتا ہی اور ایک بلغمی ہوتا ہی اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہی کہ سوداے سوختہ
کی خاکستر ہوتی ہی — بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہی کہ حمی ربع سوداے طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ سوداے طبعی متعفن
نہین ہوتا ہی ایسا قول قابل اسکے نہین ہی کہ سنا جاے بلکہ جو رطوبت ہی اوسکی شان یہی ہی کہ متعفن ہو جاے گو استعداد تعفن کی کسی مین
کم ہی اور کسی مین زیادہ — اکثر ربع کی پیدایش مرامن حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہی خواہ حمیات متفقۃ النوع جنکا مادہ مختلف ہو اونکے
بعد ہوتی ہی کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجاے اور جب سوختہ ہو کر زیادہ ہو جائیں اور سودا پیدا ہو اور استفراغ اونکا بذریعہ طبیعت
کے خود بخود ہو سکے (ورنہ استفراغ صناعی طبی کیا جاے اور سودا متعفن ہو جاے تو ظاہر ہی کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین
اوسکی جذب سوداے عاجز ہوتی ہی حمی ربع پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ جب طحال سے جذب مناسب سودا کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر ہو کر متعفن
ہو جاتا ہی اور پھر گویند ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہی — حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ
مظنون ہی وہی ہی کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نموئی ہی اور بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم آگیا ہو اسواسطے
کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہی اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیلہ جو ورم سوداوی انثیین کا ہی ہوتا ہی — جو ربع کی سلیم
قسم ہی اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے نجات دیتی ہی اور جب تک یہ مرض رہے تشنج رطوبی سے
امان ہوتی ہی اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوسمین باکثرت سے نضج فی ہو تی ہی — اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ مین خطا نہو
سال بھر سے زیادہ نہین رہتی ہی اور بیشتر زیادہ دیر تک بھی خواہ اس سے کم پیش رہتی ہی مترجم کہتا ہی

علی گیلانی اس تمام پر بنا خرت کہتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمارونکا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم مین ان مین صحت
حاصل ہوئی اور صاحب غایۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو
اگرچہ تفاخر اہل فن کی اوس کی ہے اور عادات اطبائے ماہرین سے ہو ہیئے مین بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کر چکا ہون مترجم
نے کاسے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنی عمل جذب اور سلب مرض کے تجربہ کیا تو قطعی مندرف یعنی روئی رمتی ہوئی مربوع کے
ہاتھ پر بعد مہینے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگئے اور دونون پانو مین بیدا انجیر کی تی کہ جب
بارہ مریض بلا خوف روئی کے یکتار ہا چند روز اس تپ اور لرزے سے نجات پاتا ہے اور لکھنؤ مین بعض احباب سے بارہا
امتحانا چند مریض پر اسیطرح پر یہ تدبیر کرائی اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا حمی ربع اور نائش غب وغیرہ مین
یہی تدبیر ٹھہری ہوئی ہے اور نہایت بجلا کی ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے
سال ہے اور چھ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دوا
خاص میرے واسطے اوسنے اوٹھا رکھی تھی وکم ترک الاول للآخر **متن** حمی ربع جو طولانی ہو اخیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے یہ بھی
ضرور جاننا چاہیے کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین اخلاط سوداوی زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا یہی ہے
ہے **علامات** معلوم ہو کہ حمی ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اسکے ہر وقت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر تدریج
قریب ختم نوبت کے تھوڑی تھوڑی سردی کم ہوجاتی ہے جیسے تپ بلغمی کی - تپ سردی کا بھی یہی حال ہے جب ربع مین دوسرے مواد
بدن گرم ہوجاوے تو گرمی زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی چونکہ
بڑی دیر مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ یابس ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر ستدبہ بھڑکتی ہے یعنی دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے موٹی
لکڑی سوکھی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیرپا بھی ہوتی ہے - ربع کی حرارت تمام بدن مین نہین ہوتی بلکہ وہ
ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع غلیظ کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہین اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی
ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے - اور اسمین تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے
گویا ہڈیاں ٹوٹی جاتی ہین - اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت بر دانت بجتے ہین - مگر ایسا لرزہ نہین جیسا کہ بلغمی تپ
مین ہوتا ہے - اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سوداے متعفن سے مظلم اور
تاریک اوٹھتا ہے - مگر یہ تاریکی بوقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ رداءت مادہ کی بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا
مین ہوتی ہے ویسی باقی نہین رہتی - علامات ربع یہ ہے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہین از قسم طولانی حمیات کے خواہ
ضعف حمال احمد وہ ہوتا ہے ہین **ایضاً** علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور
غذاے بارد یابس کا استعمال اور بدن کا تضعیف یعنی نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنے
اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزین - دورہ اس تپ کا بہتر گھنٹے کا ہوتا ہے یعنی دو روز تک جسمین
تپ شروع ہوکر اوتر جاوے اور اڑتالیس گھنٹے زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا بہتر گھنٹے
۱۵ منقسم ہوتا ہے اکثر فصل صیف مین جو تپ ایکدن درمیان کرکے آتی ہو چار دن مین وہی تپ ربع ہوجاتی ہے - اکثر وہ حمیات

بیشک مادہ مختلف ہوتے ہین اونسے ایسے حمیات ربع پیدا ہوجاتے ہین کہ انتظام مین اونکے خلل ہوتا ہی سبب اسکا اختلاف اخلاط باقیہ کے ہوتا ہی جو بعد زوال پہلے حمیات کے باقی رہجاتے ہین پھر جسوقت ان اخلاط باقیہ کا استقرار تر مدینے خاکستر ہونے پر حال واحد پر ہوجاتا ہی ربع منتظم پیدا ہوتی ہی - جو ربع بلغم کے احتراق اور سودا بننے سے پیدا ہوتی ہی اوسکے دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ ربع جو بوڑھے بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہی اور عرق دیر مین نکلتا ہی اور بول غلیظ ہوتا ہی اور صلابت نبض مین کم ہوتی ہی - اکثر تو یہی ہی کہ یہ ربع بعد حمیات بلغمی کے پیدا ہوتی ہی اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہوتی ہی اوس سے پیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہین کہ منھ مین حلاوت اور اشتہاے طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہی اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہو یا سونوخس قبل اس ربع کے واقع ہوئے ہین اور سرخی بول کی بھی اس ربع پر مقدم ہوتی ہی اور سحنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کے اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہین کہ انتقال حمی دموی کا ربع کیطرف ہوا ہی اور اکثر بعد حمیات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہی - جو ربع احتراق صفرا سے ہو اوسمین نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہی اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہی وہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گوشت پیسا جاتا ہی پیاس بہت لگتی ہی پسینا بھی خوب نکلتا ہی اور غضب اور پیاس مین التہاب یعنے بھڑک پیدا ہوتی ہی سحنہ بدن اور سن اور فصل بھی اسپر دلالت کرتی ہین اور کبھی بعد حمی صفراوی کے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہی کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہی - نبض اس ربع مین مائل بصلابت ہوتی ہی بسبب یبوست خلط کے اسلیے کہ یہ خلط جذب کرتی ہی شریان کو اندر کیطرف پس شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہی جیسے نبض شیخ کی پیرانہ سالی مین ہوتی ہی اور کیفیات مین نبض مستوی ہوتی ہی جب تک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہو اور جب مادہ متحرک ہو نبض مین اختلاف زائد پیدا ہوجاتا ہی اسلیے کہ نفس مادہ مین غلاظت ہی اور تفاوت اس نبض کا بروقت فترت کے بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہی اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض جسمین سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہی نبض ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہی مگر بطی ہونے مین بلغمی کی مثل ہوتی ہی اور ابتداے نوبت مین اوسکا بطو زیادہ ہوتا ہی اور تفاوت اور اختلاف مین کثرت ہوتی ہی اختلاف کل حمیات کی نسبت بعد ابتداے نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہین - بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر متشابہ ہوتا ہی اسلیے کہ بارد اور غلیظ ہی لیکن منتہی کے وقت جید ہوجاتا ہی مگر اوسکے احوال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا چند اخلاط سے پیدا ہوتا ہی - ربع مین نضج پیدا ہونیکی علامت یہ ہی کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو - مگر بول ابتدا مین سپید مائل بہ سبزی اور خام ہوتا ہی کہ اوسمین ہضم جید نہین ہوتا اور بعد ابتدا کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہی اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا چند اخلاط سے ہوتا ہی اور انحطاط کے وقت بول سیاہ ہوجاتا ہی اور پسینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہی اور صفراوی تپ کی نسبت کم نکلتا ہی اور پیاس کم ہوتی ہی ہان اگر سوداے صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہی **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداے دموی سے ہی یا سوداے بلغمی سے یا سوداے صفراوی سے یا سوداے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کے بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا مین لرزہ پیدا ہوتا ہی اسواسطے ضرور ہی کہ تامل کرین آیا حرارت مین غلبہ ہی خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداے دموی سے پیدا ہوتی ہو

کہ اسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور جیسے بوجہ کثرت اور حرارت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر سبب بے حاجت کے ایسا کرے وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سودا کے مدت تک خون کو کھاتا ہے اور حرارت اور سودا دیت کم ہوتی ہے تو یبوست اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہوکر اچھے اخلاط کو بھی ناسد کردیتی ہے - ایک یہ بھی کام شرکت تپ اقسام ربع مین ہے کہ ابتدا مین استفراغ اور مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا جیسے سے بالکلی ہوتا پاک ہو ابتدا کرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے - اور استفراغ سے پہلے ابتدا مین بھی نضج کرنا چاہیے اور مقوی اول مرض مین نکرنا چاہیے - استعمال مرطبات کا یعنی جو دوائین مزاج کو مائل برطوبت کرین واجب ہے اور اگر مشروبات مین مرخی بوجہ ضعف معدہ کے مناسب ہون اونکی عوض اسی فائدہ کے حقنے استعمال کرنے چاہئین لیکن حقنے کی دوائین قوی ہون تو وہ اون کا حقنہ بوقت حقنے کے البتہ جائز ہے اگر طبیب برا وتھہ سے جرأت چاہتا ہے ابتدا مین سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنون سے کرکے وقت کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہے مگر صواب تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس ضعف کو ایسی سو تدبیری سے قیاس نہ کرکے نہ جاننا چاہیے - ہر روز نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور غالبا تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے غلطا باز رکھنا چاہیے - ہر روز گوشت چوزہ مرغ کا ابتدا مین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچوین دن سے فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے - سواے نوبت کے ہر روز گلقند گرم پانی مین پیس کر دو مرتبہ پلانا چاہیے یا تین درم گلقند دس درم سکنجبین ملاکر استعمال کرین - اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو ابتدا مین ایسی چیز کا استعمال جو طبیعت مین اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلا ہلیلہ زرد اور شیر خشت وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو تو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے جس سے کہ بقدر اخراج بلغم کا ہو مثلا دوائون مین تھوڑا سا تربد شریک کرین اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا بنا کر جسمین کسیقدر بسفایج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے - یہ بھی معلوم ہوچکا ہے کہ ماء الجبن مین جب قوت کی دو نہاکر استعمال کرین اچھی طرح اوس قوت کو اٹھا لیتا ہے اور بیشتر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصا اگر حرارت غالب ہو انجاح مرام اور آمد کار مین کافی ہوتا ہے اور گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب پکا کر نکالا جاوے قائم مقام ماء الجبن کے ہے خصوصا اگر معدے مین ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح اگر ملطیار ہو جیسے سودا بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال معین ہے - اور قی کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصا قبل از طعام اور بعد طعام کے نہایت مناسب ہے بالتخصیص بروز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص اگر سودا بلغمی ہو بہت مفید ہے اور قی کا نفع فقط ابتدا ہی مین منحصر نہین بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسی واسطے واجب ہے کرانا ابتدا اور اواخر نضج مین یعنی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے کیا جاوے جیسے منضج ہو اور دوا خشکی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہوا اور نہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا کرے اسیے کہ اوس سے آگے ابتدا مین اسہال ہوگا مواد صالح زیادہ نکلا کرینگے الحاصل ابتدا مین تدبیر لطیف بھی نکرنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر صیف مین جواز جائز نہین مرض شروع ہو جیسے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے اون راہون کے جن راہون سے اخراج اور اخراج فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہوجاتی ہے - استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا بہ نسبت اول کے دوسری نوبت مین تین چار گھنٹے پیشتر کرانا چاہیے - اگر جاڑون مین ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ ادرار کا استعمال اس فصل مین دشوار ہے قرص کا استعمال کسیطرح درست نہین - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیزین جو بآسانی ہضم ہون جیسے کدو اور کھیرا سے جنکا بیج ہے اس مرض مین کبھی موافق ہوتے ہین اسلیے اونکی برودت منضج کی ہے اور رطوبت سودا کی

کی یبوست کی ضد ہو اسلیے مناسب ہو جس وقت ضرر کا خوف نضج مین نہ ایسی چیزونکا استعمال کیا جاوے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی مضرت کا نہین ہو نا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کریکے جو مرطب ہو دیجاوے کہ اون چیزونکی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت مین کمی کرے ایسی چیزین جو رطوبت کے ساتھ ہون سرد خشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے خلط سودا پیدا ہوتی ہو اور نضج بنا می بھی دقت ہوتی ہو سرد تر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کا ہو خربوزہ وغیرہ کو کبھی ایسی چیزون سے اجتناب باوجہ نسبت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کا ہو مین ہو اور میٹھے خربوزے مین نمین ہو یا بخوف ادرار جسکی جہت سے خون مین فاسدیت پیدا ہوتی ہو اور یہ بات خربوزے مین ہو یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہو کہ اوس شی مین ایک ایسا بھی جز ہو جو عفونت پر آمادہ ہو یہ بات ستفنا او مین ہو الغرض سرد چیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ گرم غذا جس مین گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہو خصوصًا جس وقت اوسکی گرمی کی تعدیل کرلی جاوے اور مادے کے نضج مین اس غذا سے کیا مانت نہ چاہی جاوے اور سرد تر غذا ملائی جاوے جیسے انجیر کو کاسنی مین ملا کر کھلائین۔ شروع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جسمین شوریت اور تیزی او تقطیع ہو کچھ ضرر نہین بشرطیکہ حرارت کے بڑھ جانیکا خوف نہو اور آخر مین چونکہ حرارت نرم ہو جاتی ہو ایسی چیزونکا استعمال ضرور چاہیے۔ قرص فسنتین ابتدا سے انتہا تک نافع ہو منجملہ ان چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین بیٹھنا خواہ میٹھے پانی مین ہو قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے تحلیل حاصل ہو اور عرق برآمد ہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہو اور اوسکے تبرید و ترطیب کے محتاج الیہ مین اختلاف ہو اور مجففات کیطرف اسواسطے حاجت ہو کہ اونمین تقطیع اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہو بغرض تخفیف کے محتاج الیہ مجففات نہین ہین۔ معدہ کی بھی رعایت ایسے ضمادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اونکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بحسب مقتضائے حال کے ضرور ہو اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ اونمین سے کسی مین ورم یا تخمہ پیدا نہو جاوے۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے مین آب ترب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہو کہ سکنجبین ملا کر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مچھلی اور رائی وغیرہ بنظر استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کے بہت سا پانی پلا کر پھر سکنجبین پلاتے ہین اور قے کراتے ہین۔ منجملہ اون چیزون کے جو بروز نوبت کھلا کر قے کرائین تاکہ مضرت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہو کہ لہسن اور شہد کھلا کر سکنجبین عسلی پلائین اور پیٹ بھر کے کھانا کھائین پھر گرم پانی سے قے کرائین جب نوبت کا زمانہ گذر جاوے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیے اور صبح کو حمام کرانا چاہیے۔ قے کرانے کے واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہو اگرچہ قے نہ آئے۔ قبل از نوبت کے قے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہو اور اوس تپ کو زائل بھی کر دیتا ہو۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہو کہ بروز نوبت فاقہ کرائین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہو جاوے کچھ کھائین اور نوبت کے دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر مادے مین نضج آچکا ہو تو برسم متعارف حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی رہتا ہو اور اسواسطے کہ اخراج اوس فضلہ کے جسمین استحمام نے رقت پیدا کر رکھی ہو علاوہ بران مناسب ہو کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جاوے۔ اگر سوداوی دموی ہو تو فصد یا سلیق نافع ہو اور بعد فصد کے استفراغ للطیف

ایسی دوائین جنمین افتیمون کا جوہر اور اونکے شکاعی ماذریون بسفائج شاہترہ ہلیلہ کابلی اونمین داخل ہو - قسم ربع کے علاج کو جلد قبول
کرتی ہے - اگر سوداء صفراوی ہو تو بہت زیادہ تر لطیف مزاج نبیذ دوا اور غذا کے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل پانی میں جھلانا اور ایسے ہی
پانی سے نہلانا اور جب ہر تو انمین طبیعت کی ایسی نزاکت جیسے بنفشہ اور ماء الجبن سے ہوتی ہے جسمین تھوڑی سی بسفائج اور سکنجبین
افتیمونی شربت ورد آب لبلاب - مناسب حال سوا ابتدا میں کرنی چاہیے انمین بجد اسہال بشیر تو بعد میل دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ
کا سوداے صفراوی میں ابتدا بہت دن کے ہوتا ہے اب استعمال اس قلیل خفیف کے رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے تلطیف
تقطیع حاصل ہو - اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح کی حاجت ہو مفرحات ادہان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ
افسنتین اور اکلیل الملک معدہ پر سے زیادہ تھوکی جاہیے - زیادہ فاقہ کرنا تا اینکہ بروز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہین
ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا بے مزہ کیونکہ پیچ تقاضا کی اوسے تنقیہ کرنے والی ہے - و کہین جو اس قسم کے نافع ہیں اونمین ایک یہ
جوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون مناسب سکنجبین جسمین بنفشہ بھی جوش دیگئی ہے یا ہردن مداوت سے جوشاندہ ہلیلہ کے پلائین - کبھی ایسے بیمار کو حلتیت
یعنے ہینگ بھی پانی میں گھولکر بیمار منتشر پلاتے ہیں اگر ضعیف ہو پہ تو تھوڑی کریں - اگر سوداء بلغمی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور ازبا
بخیرہ سے کرکے استعمال کرینگے اور اگر تلیین کی حاجت ہو اس دوامین پہلے تھوڑا سا تربد جو مخرج بلغم ہے اور بسفائج شریک کرینگے اور روغن
زنبق الیقوں تک قوت اجزاے مسہلہ کی بڑھ جائیگا اور سکنجبین بزوری جو شہد سے بنے اور اسکے ذریعہ سے قے کرائین گے خواہ شل سکنجبین
اور دوا سے تا اینکہ نضج شروع ہوجاے اور معدہ کی سینک و ضماد قوی تر دواؤں سے بہ نسبت سوداے صفراوی کرینگے یہاں تک
خردلے خشک اور انجیر خشک اور شل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی ادہان حارہ سے جیسے بڑھتے روغن قسط ملکر
کبھی قے کرانے میں سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملائی جاتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیسکر مولی
مین داخل کرکے پلاتے ہیں خواہ رات کو خربق مولی میں رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہیں خواہ خربق کو حلوی میں بحال خود کیمو مگر استعمال
کرتے ہیں اگر خوف ضعف قوت کا نہو - اگر سوداء سوداوی ہو یعنے خالص درد خون سے پیدا ہوا ہو اسکا اسہال ابتدا میں اگر طبیعت
ہو آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہ بھی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاے اور آخر میں تپ کے استفراغ
ایسے جوشاندہ سے کرانا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد و ہلیلہ سیاہ و شاہترہ زبیب داخل ہو مرض مین نضج پیدا ہو اوسوقت کبھی فصد کا محمود موقع
رگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کھانا کھانے کے بعد تو خواہ القوت یا بہ تری کرانی چاہیے جیسا مقتضاے وقت ہوا جیسی حاجت
ہو اور قے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر اور کامل علاج ہے - اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤں سے اور قوی حقنوں سے
کرنا چاہیے - جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہیں وہ یہ ہیں افتیمون بسفائج غاریقون اسطوخودوس حجر ارمنی مغسول
مغسول اور حجر مغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ پنجنکشت شراب عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت
ہوتی اور کبھی ربع صفراوی میں سنا اور شاہترہ مع افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہیں اور اسی پر قناعت کرتے ہیں بعد اس استفراغ
مدرات کا استعمال کرتے ہیں اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی یا سوداوی میں تریاق اور مثرودیطوس اور
حلتیت اور دواء سکبرین پلاتے ہیں اور ربع سیاہ تنہا یا مین مییں کے پلائی جاتی ہے اور راتی کا استعمال ہر صورت درست نہیں ہے لیکن
اکثر ان دیکھے ہیں - اوائل میں اس تپ کے ابتدا قبل استفراغ کے ربع ایسے اوقات کے دن کہ اونمین فاصلہ بعید ہو سے

کبھی کبھی استعمال کرین اسی طرحسے معجون فلافلی اور مثل اسکے تیز دوا رشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤن کے دینے مین قبل نضج کے
جلدی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ مین دیے جائین ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بشتا ادہ قسم کے امراض پیدا کریگی
جیسے وشا جاڑون کی فصل مین اور آخر مین مرض کے اگر فصد واجب ہو مین اوسپر جسارت کرتا ہون - جالینوس کہتا ہے مین نے ایک
خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ انکو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اسکے بعد عصارہ افسنتین اسکے بعد استعمال تریاق کا
کیا ہے - مین کہتا ہون کہ فقط حلتیت او فلفل تنہا بہت نافع ہین اگر نضج ظاہر ہو جاوے اور مرض منتہی کو پہونچ جاوے صحنا لینے ماہیا نا جو
ایک طور خاص پر مچھلی کو طیار کرتے ہین اور نان خورش کبر اور رائی او مری کی بھی اوسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اسمین قوت تلطیف کی
زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار دشتی کے دو لے حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر
تپ مین تیزی ہو اور مادہ سوداے صفراوی ہو - بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہا کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک
پانچدرم اسقولوقندریون ایک یونطباشیر ہر ایک پانچدرم تخم حماض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ
کبر جب لبان تخم رازیانہ ہر ایک سے چار درم آب کرفس مین قرص طیار کرین اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلائین یہ دوا
وجوہ کثیرہ سے نافع ہے - جب نضج اچھی طرحسے مادہ مین آجاوے اوسوقت فرسنا کیش ۱۲ درم سنبل الطیب تیرہ درم فطر اسالیون
پندرہ درم انیسون پندرہ درم عاقرقرحا قسط نقاع اذخر پانچدرم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین ڈالکر معجون بنائین مقدار شربت اس معجون
کی سات درم - کبھی آخر مین اس تپ کے جب مریض نقیہ ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اذیت کم پہونچے اور کثرت حرارت مین
تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جاوے یہ دوا پلاتے ہین بزر البنج بیروج ایک قیراط حلتیت قریب ثلث باقلا کے سازین قبیل یہ
بھی دوا ہے خوتیج بستانی چار مثقال تخم اونشگن ہیس مثقال افیون ایک مثقال چھوٹے چھوٹے قرص بناکر سایہ مین خشک کرین مقدار
شربت اس دوا کی ایک درم - یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہوسکتا ہے زبیب بستانی یا نہری ثوم بری
یعنے لہسن اور آس تازہ ہموزن لیکے پانی مین بھگوئین اسکے بعد جوش دین اسقدر کہ خوب اثر نکل آوے اوسے صاف کرکے بقدر ایک
اوقیہ کے پلائین **ایضاً** تخم کرفس انیسون فوماتا ہر ایک سے پانچ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے سات درم نانخواہ چار درم شکاعی تین درم
زبیب دس دانہ تین رطل پانی مین پکائین جب ایک رطل باقی رہجاوے تب پلائین - یہ بھی دوا اونکے واسطے بہتر ہے نانخواہ سنبل الطیب
فودنج ہر ایک سے ایک درم زیرہ رومی انیسون ہر ایک سات درم حلتیت پانچدرم زنجبیل چار درم سلیخہ تین درم بقدر کفایت شہد ڈالکر
معجون بنائین آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائین مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم **ایضاً** یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دسدرم اسقولوقندریون
طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک یونا چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیار چھہ چھہ درم آب کرفس مین قرص بنائین **ایضاً**
ربع بلغمی کے واسطے مر پانچدرم زعفران فطر اسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ساڑھے چار درم جند بیدستر تین درم انیسون ساڑھے تین درم
تخم کرفس کرویا یعنے زیرہ رومی چار چار درم مانیا وبنت سلیخہ میعہ ہر ایک $\frac{1}{2}$ دو درم سیسالیوس اندروخون معجون ہر ایک سے $\frac{1}{2}$ ایکدرم
- اگر لرزہ مین شدت ہو جاوے شیرگرم پانی اور سکنجبین سے قی کرانا نافع ہے اگر اس سے قی نہ آوے تقویت اس دوا کی جو دوائین اوپر
مذکور ہو چکین ہین اونسے بحسب وقت کرنی چاہیے - تجربہ اوس الطول سے جسمین شبت وبابونہ وغیرہ جوش دیا گیا ہو کرکے بہت سے
چادرے اوڑھانا سخونت کو جمع کردیتا ہے **بیان اُن تسخیات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے**

ہلیلہ کابلی چھ درم افتیمون افسنتین ہر ایک پانچ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آملہ ہر واحد چار درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک دو درم اسطوخودوس
بنائیں بہ نرمی استعمال کرتا ہو۔ یا کشمش دس درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک آٹھ درم شاہترہ سات درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد چھ درم
غافث بیخ اذخر ہر واحد پانچ درم پانچ رطل پانی میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہجائے استعمال کریں حسب **خفیف اگر پانچ دن میں**
ایک مرتبہ استعمال کیا جائے نافع ہوگا اور مجرب ہو افتیمون تربد ہر ایک دس درم کرویا انیسون ہر ایک سات درم نانخواہ آٹھ درم
تخم کرفس رازیانہ ہر واحد تین درم بسفایج چھ درم غاریقون سپید آٹھ درم نمک ہندی پانچ درم ایارج فیقرا گیارہ درم پودینہ کے پانی میں گولی بنائیں
مقدار شربت ½ ایکدرم اگر مادہ بلغمی ہو یہ گولی نفع کریگی نانخواہ غاریقون افتیمون ہر ایک آٹھ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم
ملح نفطی پانچ درم ایارج ہر ایک ایکدرم مقدار شربت ½ دو درم اگر تپ کے ساتھ طحال میں ورم ہو یہ دوا نفع کریگی اور بہ نرمی استعمال کریگی
اسقولوقندریون پانچ درم غاریقون بارہ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک دس درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک آٹھ درم شکاعی بادآورد کمافیطوس ہر ایک کرنبہ
عصارہ غافث ہر ایک سے سات درم ثمرۃ الطرفاء یعنے جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک پانچ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک تین درم خواہ اس سے معجون
بنائیں یا گولی تیار کریں **تغذیہ اصحاب ربع کا** اصوب یہی ہے کہ انکی تدبیر میں ہفتۂ اول سے تین ہفتہ تک بقدر تلطیف کیجائے نہ
اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اس طرح پر ہو کہ گوشت اور ترشیات یعنے ان چیزوں سے جنمیں لسانیت اور بدبو آتی ہی بالکل پرہیز کرایا جائے
اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردیگی اور اسمیں خفت پیدا کریگی اور انکی مدت مرض میں کمی ہوجائیگی۔ بعد تین ہفتوں کے البتہ قوت کے
زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سماک رضراضی خواہ نیمبرشت خواہ چوزہ ہاے مرغ اور تیہو وغیرہ کے کھائیں جب ایسی غذا تین ہفتہ تک
دیجائے اور بعد ان تین ہفتوں کے جسمین تدبیر لطیف ہوچکی ہو۔ اب چوتھا ہفتہ گذر جائیں اور مرض میں نقصان پیدا نہو پھر رعایت قوت کی
اس سے زیادہ قوی غذاے کرنی چاہیے اور ایسی چیزیں کھلانی چاہئیں جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت مرغ جوان اور بکیسالہ جسکا گوشت
نرم ہوگیا ہو جیسے تدرو دراج اور وہ مچھلی جو بہت بڑی نہو۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ مرطوب کی غذا میں شرط یہ ہو کہ اوسمیں چھ
خصلتیں جمع ہوں۔ اول تو یہ کہ نفخ پیدا نکرے بلکہ محلل ہو اوس نفخ کی جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ ملطف
غلیظ کی ہو۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ بستگی طبیعت کی صورت نہو بلکہ دوا شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور
صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمیں حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہو کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہی اور
کتنے گھنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر روز نوبت دیسکتے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہوچکا کہ بیشتر عین وقت نوبت خواہ قریب اوس وقت کے
دیجاتی ہو اگر غلبۂ ضعف کا خوف ہو پھر بھی صواب یہی ہی کہ تپ حالت گرسنگی میں آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی وجہ سے کیطرف سوء مادہ مرض کے
نہوجائے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح میں مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض میں نافع ہو **علاج ربع لازمہ کا**
حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کرچکے وہی ہو کہ بندرت واقع ہوتی ہو اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفترہ کے ہو
اتنا فرق تو ضرور ہو کہ چند چیزیں اسمیں بالتخصیص ایسی ہوتی ہیں کہ اسمیں نہیں ہوتی۔ انمیں سے یہ بھی ایک بات ہو کہ ربع لازمہ
میں اگر دوا مسہلہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید رہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہو اسلیے کہ تپ لازم ہو اسیواسطے
واجب ہو کہ اسکے علاج میں سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین بزوری اور ماء الاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور افشردہ سرد جو شہد سے شیریں کیجائیں
انجملہ خصائص یہ بھی ہو کہ فصد اس مرض میں واجب تر ہو اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہو۔ انجملہ یہ بھی ہو کہ اس میں اجازت

گوشت کی بہ نسبت ربع منفردہ کے کمتر ہو- حمی خمس اور سادس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہو اور کچھہ
لوگ ان حمیات کو دوارہ بھی کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی اسوداویت مین ہوتا ہو
مگر انکا مادہ یا زیادہ غلیظ ہوتا ہو اور کمتر ہوتا ہو اور اکثر سوداے طبعی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین- سدس اور سبع اور انکے سوا و تسع وغیرہ
انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہو کہ ذکر کرتا ہو اور قائل انکے وجود کا ہو اور جالینوس کا بیان یہ ہو کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی تپ
ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی جو بخوبی متمیز ہوا ور بقوت دورہ کرے نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور
پوشیدہ ہوگی- جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہو کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاوے تو حمی
سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر جو کھانے اور پینے کا امور مین واقع ہو ٹھہرےگی اسطرحپر کہ جسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا
کرے اور اوسی طور پر چند سے کرتا رہے اوا گا تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کر لیا اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھہر گئے
اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے بلا برا اوقات سبع اور تسع کے ہو اور یہ تپ پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو پھر آئندہ
تپ اس قسم کی عارض نہوگی- پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہو اور عدد ات اونھین تدبیرات کے مین
پھر ایسے وہ دن ہین جنکا دورہ رہتا ہو پھر اسکے بعد جالینوس نے یہ بھی کہا ہو کہ ایسے حمیات کے امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی
رعایت کیجاوے تاکہ غلط واقع نہو اور مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاوے جو مستلزم حدوث حمیات
کے ہوتے ہین سوا اسکے یہ ہین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہو اور گویا اوسکی راے مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہو تو اوسکا
سبب خواہ اصل اور موجب کوئی اور چیز سوا مادہ کے ہو مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بعد تحقیق کے قائل حمیات سبع اور تسع کا ہوتا ہو
اور پھر چونکہ محال ہونا ایسے حمیات کا خواہ متعذر ہونا بوجہ مادہ کے بتن اور بدیہی نہین ہو اور بخوبی واضح نہین ہوا ہو تاکہ احتیاج اوس تاویل کی
ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہو مترجم کہتا ہو کہ مراد شیخ کی یہ ہو کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے
دن ہوتا ہو اگر پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعذر پیدا ہوگا پھر ظاہر وجوہ کو ترک کرکے
تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاوے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نظیر
موجود ہو اوس سے صاف یہی پیدا ہو کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہو بلکہ محال جانتا ہو **متن** وہ باتین جو بقراط نے
ان حمیات کے بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہو اور قتال نہین ہوتی- اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہو اور یہ بھی قتال
ہوتی ہو- یہ بھی بقراط نے کہا ہو کہ حمی خمس سب حمیات زیادہ ردی ہو اسلیے کہ وہ مرض سل سے پیشتر ہوتی ہو خواہ بعد سل کے ہوتی ہو اور
جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہو وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہو اور کہتا ہو کہ مین نے اس قسم کی تپ
نہین دیکھی- مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہو کہ وہ حمی خماسی کو جاری الحمیات کہتا ہو اوسکی یہ وجہ ہو کہ سل سے اوسکی مراد دق
ہو یعنے لازم کو ذکر کیا ہو اور ملزوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع تضیہ مہملہ کیا ہو کہ اس الف لام سے استغراق
اور عموم نہین مراد لیا ہو اور چونکہ تضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہو اس سے یہ برآمد ہوگا گویا بقراط نے اسطرحپر کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم
ایسی ہو کہ جاری الحمیات ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہو اور اس قول کے معنے کہ قبل دق یا بعد دق کے
ہوتی ہو یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہوجاتا ہو اور اذیت بڑھجاتی ہو اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہو اکثر اشتغال

ان تپوں کا اعضائے رئیسہ تک پہنچتا ہے اور پھر یہ دفع ہو جاتی ہیں اور ایسے حمیات کی نشان سے یہ بات ہے کہ ان میں ایک اسلوب وار پیدا
شہر جاتی ہیں اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہو اسکو ہمنے ربع کی بحث میں بیان بھی کر دیا مگر ان حمیات کا ربع کیطرف
منتقل ہونا اسوقت ہوتا ہے کہ انکی باریاں اور رطوبات میں کثرت ہو لیکن اگر نوبیان زیادہ ہو جاے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر
ہو چکے ہوں اور بادیت اخلاط کی قدرے جسمین غلظت نہ باقی رہجاے اسوقت ربع کا ہونا ضرور ہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی
ربع سے زیادہ بطئے اور دیر میں ہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تھا اس سے خمس پیدا ہو جائیگی اور ایسے ہی قیمت
میں یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اسمین استعداد ایسے انتقال کی ہو جاے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ حمی خمس کی قبل از دق ہونیکے
بیان ہوئی - پھر جبکہ دق جسوقت پہلے بدن پیدا ہو کچھ دوروں میں ہے کہ اور اخروق میں اخلاط موجود ہوں بدن میں تھوڑی سی مادیت
میں عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف و لاغر ہو چکا ہے اب اس تپ عفنہ کے
پیدا ہونے سے رداءت اور زیادہ بڑھے گی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ احتراق اس خلط میں بھی پیدا ہو گیا
جس میں سے مقدار قلیل باقی تھی یا اسی جہت سے حرارت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک وجہ اس کی زیادتی رداءت کی
ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دق کی زیادہ ہو سکنے اور رد ہونے کی سبب ہوگی - ضرور نہیں ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی زمانہ
یا کسی بلد میں نہ ہوا ہو ان امراض کے وجود مطلق انکار کیا جاے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ اگر حمی خمس کا وجود
مانا جاے تو اس کے واسطے ایک پانچواں مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کے تجویز کیا جاے اسلیے کہ خلط سوداوی کا دورہ جو ربع میں ہوتا ہے
اسکی یہ وجہ نہیں ہے کہ مقتضا اس خلط کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے بہ نسبت
تلث اور غلظ کے اسکے زمانہ میں اتنی مدت کھنچتی ہے اور کبھی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض ابدان میں سوداے غلیظ بہ نسبت مقدار بدن کم
کم ہو کہ اسمین عفونت پانچویں خواہ ساتویں خواہ نوین دن عارض ہو - کسی معترض کو یہ منصب نہیں ہے کہ ہمارے اس دعوے
میں یہ احتمال پیدا کر کے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اسمین کمی اور غلظت زیادہ ہو اسکی جہت سے ایک دن نوبت
سواے غب کے پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہوں - اسلیے ہم جواب دیتے ہیں کہ تجویز اور فرض ایک ایسا امر واسع ہے مگر کوئی
بھی ایسا ہی جو اپنے دعوے کے نقیض سے برادہ تجویز لازم ہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نگیا ہو اور نہ
سنا گیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اسکا مشاہدہ کیا ہو کافی الابطال دعوی میں نہیں ہو سکتی اور نہ یہ تجویز برابر اس تجویز کے ہو سکتی ہے
جسکا مشاہدہ مثل بقراط اطبائے حاذقین نے کیا ہے - مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اسنے حمی سبع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ
تو میں نے چند بار کیا ہے اور اسکے معالجہ میں مجھے باضطرار اسبات کا قائل ہونا نہیں پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوداکے سواے اور خلط بھی ہے
علاج اصناف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور اسکے علاج میں حاجت فاسقہ اور تلطیف تدبیر کی
زیادہ ہے - اور غذا ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہو جاے اور نضیج بارے بھی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے
کہ قوت میں زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونوں میں منافات ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونوں کا اجتماع ہو جاے
چونکہ حمیات ایسے نہیں ہیں کہ انکی جہت سے قوت میں زیادہ ضعف پیدا ہو اسلیے ہم بلا خوف تلطیف تدبیر کرتے ہیں اور ایک
مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہیں اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہیں ایسی غذا دیکر کرتے ہیں جو غذائیت

سر پر چھڑکا جاوے اس وقت کہ تپ اوتر جاوے اور کسی وقت جائز نہین پھر بعد زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو بکری کا دودھ سر پر دوہانا چاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو عورتونکا دودھ اگرچہ نہین امتلا رطوبت جو مورث ہوتا ہی سبات کا موجود ہو اوس وقت دودھ کے دوہنے سے اجتناب کرنا واجب ہی اسیطرح جمیع تبریدات جنسے ترطیب پیدا ہوتی ہی اونکا ترک بھی ضروری ہی البتہ مرطبات کا استعمال اوسی وقت کیا جاتا ہی کہ بخار رطبانی اوٹھتا ہو اور سر مین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سر مین امتلا بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہی کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ کے اسفل کی طرف جذب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندہین حتی کہ خصیتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے **کھانسی جو محموم کو عارض ہو** کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہی ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے موہنہ مین گولیان کھانسی کی اور لعوق خشخاش جنکی ساخت لبوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور جس قیروطیون کے استعمال سے تبرید و ترطیب حاصل ہوتی ہی جیسے وہ قیروطی جو خالص روغن گل و لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاوے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی** اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہی اور اونھین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قی خواہ دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہی اور یہی تدبیر کافی ہی کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہی کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خلط اور مادہ کو جو معدہ مین ہی آمادہ نکلنے پر بذریعہ قی کے کر دین خصوصًا اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شی کھٹی نکل چکی ہو کہ اوس وقت یہ تدبیر بہت مفید ہی اور بیشتر سقوط اشتہا بوجہ ضعف کے ہوتا ہی اوس وقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہی اونھین قواعد سے جو طریق علاج بالضد مین معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے قوت اشتہا ساقط ہوتی ہی رکھنی چاہئین اور سونگھانی چاہئین جیسے جو کے ستو پانی مین بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین تر کر کے اور ایسی جوارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے طباشیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کھلائی چاہیے اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کھٹے فواکہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور یہی بروقت نیم خام ہونے کے ایسے فواکہ بھی تھوڑے تھوڑے کھلانے چاہئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور حلوان سے جو قریص طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور لعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اولی کی ضمادات لگانے چاہئین جو فواکہ سے بنائے جائین اور اونمین کسیقدر افسنتین اور ایلوا بھی بہ نسبت اور بوزن معلوم شریک کیا جاوے اور مالش خوشبو ادہان کی معدہ پر بہت مفید ہی **بولیموس جو محموم کو عارض ہو** معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوس کا علاج مشمومات یعنے سونگھانیکی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین تر کر کے سونگھانا چاہیے اور مصوصات جو ایک غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون و سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگھانا چاہیے اور فقط روٹی گرما گرم اور گوشت بریان کی بو انکے دماغ تک پہونچائی جاوے اور اطراف مین بندش کیجاوے اور کان انکے زور سے کھینچے جائین اور بال بھی خوب کھینچے جائین اور تقویت دماغ کی نطولات مبردہ سے کیجاوے جو ترطیب بھی پیدا کر سکین اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقری بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی ہی اور فم معدہ حس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ سے دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جسکی راہ سے حس معدہ تک پہونچتی ہی ہوتا ہی یعنے چونکہ دماغ مبدء حس مین فساد پیدا ہوتا ہی لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی انکے بذریعہ اون شعبون کے بطلان حس ہو جاتا ہی اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہی مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو** زبان کی سیاہی کو واجب ہی کہ بہت جلد چھیل ڈالین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ سر تک بخارات

خبیثہ جلد کے مریض کو مبتلاے سرسام کر دیتی ہے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج چکنی چیزون سرد مزاج اور شیرینی سے کرین **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور اذیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بوقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا ٹکڑا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائین **یہ بھی** جاننا ضرور ہے کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو تو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے - اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بر وقت غشی کے ہو تو تھوڑی سی روٹی مین ایکدم شراب کہنہ ملا کر کھلائین اور اگر حاجت طعام کی نہو شراب سیب کہنہ جسکے فضول مائی تحلل ہو چکے ہین پلائین - فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے - اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے - اور قی کرانی بھی نافع ہے - دونون پنڈلیون کا باندھنا اور ہاتھ پانون کا گرم پانی مین رکھنا مفید ہے - اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جبکے ستو جسمین دانہ انار بھی شریک ہون ٹھنڈے ٹھنڈے فوراً کھلانے چاہیے **ضیق النفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگونکو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین یا بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گاوگیر دماغ سے حلق مین اوترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اوسی سبب سے جو دماغ سے اعضاے تنفس تک آتا ہے غلبہ ضعف کا ہوتا ہے لہذا انفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج ایسے مرہم سے کرنا چاہیے جس سے خشکی دفع ہو اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو انصباب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور جس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جنسے تبرید اور ترطیب حاصل ہو اور بیشتر معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل روغن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے - **شدت کرب جو محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکے قلب تک پہنچتی ہو ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹھنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اونکی ترویح کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرے بچھونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختونکی اور بھی سرد پھول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ بکھیرنے چاہئین - خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نفوحات ہون یعنی عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو - اکثر کرب مین ان لوگونکو حقنہ ہاے باردہ نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیجائین **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالہ خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کرکے تھوڑا سا خون نکال ڈالنا چاہیے اور سرکہ اور کاہو کے سبز پختہ کرکے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہاء طعام مین جودت ہو اور اچھی طرح مریض کھانے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر ایسی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بھی ہو حمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے بیٹھ جاتی ہے اور ہاتھ پانون ٹھنڈے ہو جاتے ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑھنے لگتے ہین ایسے وقت مین چاہیے کہ انکے ہاتھ پانون گرم پانی مین رکھے جائین اور آب سرد پینے نہ دین

بیان عام حمی صفراوی کا - صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ - غب دائرہ یا خالص ہے یعنی محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوتی ہے - یا غیر خالص ہے کہ صفراے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہو مگر اختلاط دونون خلط یعنی صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ ہو اور یہی اتحاد فارق ہے

اقسام غب دائرہ - غب خالص - غب غیر خالص - شطر الغب -

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتے ہین
اور اس تپ یعنے غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرے سے اور گرم کا اختلاط خلط سرد سے بخوبی
ہوجاسے اور بدشواری وبدیر اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکب کا
دشوار ہوتا ہے اور بدیر ہوتا ہے - اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبت بھی
جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسقدر دیر پا
ہوجاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلاپن اور طحال کی مقدار بڑھ
جاتی ہے - محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ
مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگونمین فم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ
اونھین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہین - اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے
دور ہین اور غب لازم مین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگونمین جو قلب سے دور ہین - پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور
بیداری ہذیان تلخی دہان ہونٹھ کی خشکی اور اونکا پھٹ جانا درد سر یہ سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت
اکثر اوقات مائل بخشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا
ہوا طاہر بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو غب مطلق کا بیان اور اوسکو طرطاوس بھی کہتے
ہین نوبت غب دائرہ پہلے قشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت
شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی
اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہوکر پھیل جاتی ہے
اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور
گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہوچکا ہے - غب دائرہ کے پہلے تین چار اولی نوبت مین
لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید بھی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے - الغرض غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا
تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے - پسینا غب مین بروقت رہائی
نوبت کے زیادہ برآمد ہوتا ہے اور بول سرخ رنگ قریب بناری کے اوسمین زیادہ غلظ قوام نہین ہوتا - مگر اینکہ غب غیر خالص
ہو تو پھر البتہ بول خام او غلیظ ہوتا ہے - حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتھ لمس پر جتنی دیر تک رکھا جاے التہاب کی
زیادتی نہوگی بلکہ آناً فاناً کمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ مین دمبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے - جو عوارض کہ غب مین پیدا
ہوتے بیداری بدون گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سرگران بھی ہوتا ہے - پیاس اور غضب اور دلتنگی تو لتا
کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلاف اسلیے کہ خلط صفراوی
نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے - مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات
خلطی سے کم ہوتا ہے اور بااینہمہ نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین سواے

ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی نے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہین ہوتا - ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پھیل جائے نبض مین تشنا غط یعنے تنگی پیدا ہوتی ہے لعبدازان قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اصلا نہین ہوتا - غب کی وجود پر سن اور عادت اور بلد اور پیشہ اور سحنہ یعنے انداز جسم کا اور فصل بھی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بھی دلیل غب کے وجود پر ہوتا ہے - اگر دو غب مرکب ہو جا مین ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہو گا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسے غلط واقع ہو گا بلکہ وجہ ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو اون دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے - غب کے بیمارون کو کبھی بیداری اور وحشت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونمین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب جگر کے کوئی شے جوش مین آرہی ہے

فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اوسکی نوبت بارہ گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہو جاتی ہے اور بارہ گھنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر ساٹھ گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن مین بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدنکی پراگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہین - اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین رہتی اور بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہو جاتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہو جاوے - اس تپ مین نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ ساتوین روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے - اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہے - غب خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا ہر نوبت مین بہ نسبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منتظم نسبت سے ہوتا ہے اور غیر خالص مین تزید مختلف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے - اسیطرح اگر چند نوبت پیہم بر نہج واحد بالکل اور بیشی اعراض کے واقع ہون غب خالص خیال کرنی چاہیے - جملہ حالات حمی کی طولانی ہونیکا ابھی بیان ہو چکے اگر ابتداے تپ مین لرزہ شدید اور چبھنا کانٹون کا پایا جاوے اور اوترتے وقت عرق کثیر برابر ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہونے مین ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص مین اگر مریض پانی پیتا ہے اوسکے بدنمین ایک قسم کا بخار رطب اوٹھتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برآمد ہو جاتا ہے - غیر خالص مین سرگرانی زیادہ اور استداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس خواہ تیس گھنٹے تک پہونچتا ہے جسقدر زمانہ اٹھتالیس گھنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کے ہوتا ہے مثلاً اگر تیس گھنٹے نوبت ہے تو اٹھارہ گھنٹے سکون اور فترت ہوگی اور چوبیس گھنٹے کی نوبت مین فترت بھی چوبیس گھنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اوسیقدر اسکو خالص سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سے قرب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدنمین قصف یعنے دبلا پن اور لاغری بظاہر نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدون برآمد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اکثر بعد لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہین ہوتی جیسے غب خالص کی اور تزید اسکا یعنے مقدار نوبت کی زیادتی بہ تواتر اور برابر نہین ہوتی بلکہ زیادتی وقت مین تقدم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہو جاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین **غب لازم کا بیان** شناخت اسکی یہی ہے کہ باوجودیکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کر کے نوبت مین شدید ہو جاتی ہے اور جو اعراض غب دائرہ کے

بیان ہوئے اونکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہی جالینوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہی ہمکو اس رائے مین کچھ خدشہ ہی آیندہ بحث حمی دم مین ذکر کرینگے **علاج غب خالص کا** پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات مین بطور عام بیان ہوئے اونمین یاد کرے کہ جو کچھ از قسم اسہال خواہ تغذیہ یا اور امور جنکی مراعات تپ مین ضروری ہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا مین مسہلات قوی خواہ استعمال ہلیلہ زرد کی اجازت دیتا ہی اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے ہان اگر وہ ضرورت ہو جو ہمنے بیان کی ہی کہ مرض مہیاج ہو اوسوقت مضایقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلیین طبیعت تمر ہندی وغیرہ سے بمقدار بارہ تولہ تخمیناً آب گرم مین تمام شب بھگو کر صاف کرکے شیرخشت یا ترنجبین ڈالکر پلائین خواہ آب انارین اور شکر سے اور یا جوشاندہ آلو بخارا ہمراہ ترنجبین اور زبیب خستہ برآوردہ یا زلال آلو بخارا ہمراہ ترنجبین یا ہمراہ شیرخشت کے خواہ شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ اور شیر لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ از لالات اور تلیین دونون کرتا ہی یا تلیین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب سے کرین اور حقنہ ہائے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ چقندر روغن بنفشہ اور بورہ جیساکہ معلوم ہو چکا ہی تعیین اوزان وغیرہ سے - اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہی اسلیے اچھا ہی کہ آب جو خواہ کوئی اور غذا بعد تلیین کے دی جائے علاوہ یہ ہی کہ مسہل کا استعمال بدا سے غب خالص مین اتنا مضر نہین ہی جسقدر اور حمیات مین اگرچہ حاملہ خواہ عنا و مسہل کا عظیم ہو اگر ممکن ہو تین دورے تک فصد نکرین تو بھی کرنا چاہیے - اور اسیطرح اگر مرض مہیاج ہو اور بدون فصد کے خوف ضرر زیادہ ہو اس حالت مین فصد کرنا چاہیے پس جو خطا بسبب اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہی بہ نسبت اوس خطا کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی - اور بروز نوبت واجب ہی کہ مرض مین کسیطرح کی تحریک نہ کیجاے مگر کسی ضرورت سے اور غذا نہ دیجاے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور ادرار بول کا تیز جات تخمہاے مبردہ سے کیا جاے سادہ اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت آنے کے مریض گرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شی بے ہضم یافتہ بھی نہو بلکہ واجب ہی کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دو گھنٹے بعد آب جو - مگر یہ تدبیر اوس دن کی ہی جو روز نوبت نہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہی اسیطرح پانون کا گرم پانی مین رکھنا مناسب ہی بعد نوبت کے تاکہ بقایاے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لاے - مجھے پسند ہی کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات اون بزور بارد کے جو مدر ہین بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گھنٹے سکنجبین پلائی جاے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جاے - اگر تدبیر لطیف کی ضرورت ہو آب انار آب تربوز وغیرہ پلانا چاہیے پیاے غذا کے رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیے اور جسقدر منتہے قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام اوایل مین آش جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکڑے بھگو کر مسلم ٹکڑے کھلائین خواہ اوسکو چھانکر رقیق کرکے کھلائین - اور کبھی مونگ خواہ مسور کا شوربا بنایا جاتا ہی - اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہو جاتی ہو تو اوسوقت دوسری قسم آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی دینا چاہیے - پھر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اوسمین جوش کرکے ڈالین کہ قوی ہو جائے گی اور اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض نہو بموجب تجویز حاجب بقراط کے تھوڑی سی مرچ سیاہ آش جو مین شریک کردین - اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہو جائے کہ بحران قریب ہی فقط آش جو اور آب انار سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے - فواکہ جو لائق ایسے محموم کے ہین آنار شیرین اور سیخوش اور آلو بخارا پختہ اور خام اور ترلوز اگر بہم پہونچے تو نہایت نافع ہی اور لذیذ بھی ہی طبیعت کو نرم کرتا ہی اور مدر بھی ہوتا ہی اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہی اور پسینا بھی نکالتا ہی - اور کبھی کچری جسے اہل دیہات پھٹو کہتے ہین ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی - ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہو مناسب ہی - یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غب مین غذا ایسے

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ میں پاتے تیہو اور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنے بھیڑ کا بچہ اور لبلبیہ مثلی ہو خواہ زندی
بفیہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزوں سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونوں ہوتی ہیں جسطرح کشکاب
شعیر دیتے ہیں مگر تبرید میں بیش از اندازہ افراط جائز نہیں ہے خصوصًا ابتدا غب میں مگر اسکا التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ
کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہو جانے کا خوف ہو۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہو جاے اور بول میں نضج معلوم ہو
یعنے رسوب محمود پیدا ہوں جیسا ان کلیات میں بیان ہو چکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت اسقدر غالب آچکی ہے کہ جسطرح اسکا نضج
کیا ہے خود بحران بذریعہ ادرار خواہ کسی اور طرح کرکے اور مستعد کیکی اور زوال مرض کا ہو جائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر
ما جی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ ادرار خواہ اسہال یا قے اور عرق پیدا ہو وجود اختلاف توجہ طبیعت ہو اوسے ہرگز
دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر ہو تو طبیب کو اجزاے اسہال دینے مناسب ہیں مثلاً سقمونیا
بقدر کیا انگ جاب میں شریک کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمرہندی اور ترنجبین اور زبیب مع تخم کاسنی اور رازیانہ المناسس کے
ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرنا چاہیے۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے۔
قرص طباشیر مسہل بھی ایسے امراض کے مناسب علاج ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ہلیلہ زرد خستہ برآوردہ چار درم شکر طبرزد بیس درم
سقمونیا ایک دانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے۔ بعد از مسہل مبردات کا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر التہاب شدید
ہے اور استفراغ ہو چکا ہے تو مسقیات قوی کا پلانا مضر نہیں ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر میں بیان ہو چکا اور کبھی یہ التہاب نقطہ وار بارد
بار بار گرنے سے دفع ہو جاتا ہے۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہیں اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصًا جو عادت
غسل حمام کی رکھتا ہو۔ علاوہ یہ ہے کہ غب میں قبل از نضج کے حمام میں غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہیں ہے جیسے اور حمیات عفنہ میں خطا
ہے۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اوسمیں بآسانی عرق برآمد ہو اور تحلیل میں حرارت حمام سے
التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی میں ملاکر بدن میں بخوبی مالش کیجاے۔ دیر تک حمام میں نٹھہریں بلکہ بہت جلد
نکل آئیں دیر تک ٹھہرنے سے تو جلد باہر جانا بہتر ہے۔ نکلتے وقت نیم گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اوسمیں غوطہ لگانا اور اتنا ٹھہرنا جب تک
ناگواری پیدا نہو بہتر ہے۔ جب حمام سے باہر آئیں شراب سپید تنگ پلانا چاہیے جسمیں پانی کی آمیزش زیادہ ہو اور کمبل وغیرہ اوڑھکر
بیٹھیں کہ خوب سا پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پائیگا۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کے کھانا ممکن
۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے میں کچھ خوف نکرنا چاہیے اسلیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہو جاے یا ثوت
ہو سے باقیماندہ کیفیت سکر کی تو خفیف ہوتی ہے مگر محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمیں سرایت
کرکے نافذ ہوتی ہے تھوڑی سی تسخین باقیماندہ کی تمام رگوں میں بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے۔
اگر اعراض شدیدہ مثل پیاس اور صداع اور سہر اور بیخوابی وغیرہ کے ہوں اونکا علاج تو فردًا فردًا بیان ہو چکا۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر
حرارت باقی رہجاے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مبردہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمیں تمر ہندی جوش کرکے داخل
کریں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا یعنے علاج غب دائرہ کا ہی فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق میں ہوتا ہے۔
اسلیے نزاعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری جسمیں تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصًا

دونونکو ہمکوب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے - اور تلطیف غذا کا خیال غب لازم مین زیادہ ہو اور نرم عقنہ آیندہ مین استعمال کیے جائین اور ادرار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر مین نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا مین تجویز نکیے جائین خواہ جو اوسیہ قریب بمسہل ہین اونسے بھی احتراز واجب ہے ہان البتہ شربت بنفشہ مضائقہ نہین اور آب فواکہ جو مسہل خواہ ملین ہین اور سوا حقنہ ملینہ کے اور کسی طرح کی تلئین خواہ مسہل کا استعمال درست نہین ہے —

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہین جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص مین فرق ہے وہ ایسے امور ہین کہ جمیع حمیات باردہ اوسمین شریک ہین - اونہین امور مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزونکی اجازت غب غیر خالص مین نہین دی جاتی ہے اور غب خالص مین اونکی اجازت دیسکتے ہین - مثلاً غب خالص مین بلا انتظار نضیج مادہ استفراغ کی اجازت ہے - خواہ اگر کسیقدر انتظار نضیج کا غب خالص مین کرین تو انتظار انحطاط کا اکثر نہین کرتے - اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص مین جائز ہے اور غیر خالص مین بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ مادہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم ناپختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ گر کے رہی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور البقدر لطیف متحلل ہو جاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے - یہ بھی فرق ہے کہ غب خالص مین غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص مین غذا خواہ وہ چیزین جو قریب بغذا ہین جیسے آب جو جو پتلا ہو ایکدن چاہیے اور ایکدن نچاہیے جو روز نوبت ہو - غیر خالص مین غذا ایسی جو اندک شیرین ہو اور کسیقدر سخونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتداے مرض مین غذاے غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین اسقدر تغلیظ جائز نہین ہے - پھر جب تلطیف غذا کیجاے تو بڑھتے بڑھتے اسقدر تلطیف ہو سکتی ہے کہ اوتنی غب خالص مین درست نہین ہے - اور غب غیر خالص مین اگر اوائل مین غذاے غلیظ کا موقع ہو اور تلطیف کرین تو غذاے لطیف دینے سے بھوکا رہنا بھی - کا انسب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہین - تبرید بھی غب غیر خالص مین بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے - اور ابتدا مین تیز حقنہ سے احتقان بھی غیر خالص مین جائز ہے - اسہال قوی مین انتظار نضیج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے - اور آب جو مین ادویہ منضجہ مثلاً مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیساکہ اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالص مین جائز ہے جسطرح کسی معدہ مین غذا ترش ہونے کے سبب سے آمیزش کا جواز اوپر مذکور ہو چکا ہے - بلکہ غب غیر خالص مین اس سے بھی قوی تر چیزین آب جو مین پڑسکتی ہین تا اینکہ بیشتر زوفاے خشک اور سعتر اور فوتنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بحسب مزاج ضرورت ہوتی ہے جقندر اونکو بہت سودمند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاے - اور آب نخود آب جو مین ملا کر بھی مفید ہے اور آخر مین فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے - اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسیقدر قریب اور بعید ہے یعنے آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ بر طبق اوسکے علاج مین اختلاف کیا جاے - اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ مین تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص مین غلیظ ہو جاے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہین ہے - غب غیر خالص مین بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہین ہے - جو مسہل اول مین اس تپ کے دیا جاے اور مزاج اوسکا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانی مین پکائین اور سکنجبین اوس مین داخل کرین اور شیرہ گلقند اور سکنجبین مین املتاس بھی

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تربد داخل کیا جائے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ایسے امین حقنہ کا استعمال
مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کے اجزا حقنہ کے یہ ہیں۔ گوکھرو بابونہ بیخ۔ تخم خطمی ہر ایک ... سپستان انجیر ...
تربد اور ان اجزا میں املتاس اور روغن گنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کریں اور کبھی ان مذکورات میں سے ایک ہی چیز کی حاجت
ہوتی ہے جب کمی بدہضمی ہو کے غب خالص سے بسبب جستقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اوسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ
ہوگی۔ تنقیح کی ہرگاہ ضرورت ہو چاہیے کہ سکنجبین جسمین کسیقدر گلقند بھی شامل کریں خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روزمنضج تر کے طبیخ
افسنتین دینا چاہیے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرفس ہمراہ سکنجبین
کے بھی نافع ہے۔ اگر جو ہمدون سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پھر قرص وردسغیر جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے اوسکا استعمال کچھ مضر نہین اور
اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جائے پھر بلانا استعمال قرص غافث کے کیا جائیگا اور جو شاندہ غافث کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ اب
زیادہ تنقیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہے اور اطراف شراسیف کی تسخین کہ بدیہی سنیک کے ذریعہ سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین
کریں ہو سکتا ہے۔ ایسی ہدایت پیدا ہونگے ضماد نضیج اور مرہم لگائیں اگر اس مقام پر تمدد خواہ کسی جگہ کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیرات
کے بعد جب تیان کامل ہو کہ نضج ہو چکا پھر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شکم یا سینہ
مین دہنے طرف پائی جائے اوس سے خفت کی امید ہے۔ اور یہ مستفرغ جنید۔ ایسے وقت مین یہ ہین ایارج پانچ درم تربد سات درم آب برگ کاہو
یا کاسنی اور غافث تین درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی شیر پانچ درم کوٹ ہیکا آب کرفس مین گولی باندھکر خشک کرین اور دو درم مقدار شربت
مقرر کرین۔ از این قبیل یہ جوشاندہ مجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافث اور افسنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک پانچ درم تخم خربزہ تخم خیار
تخم کرفس اور شکاعی ہر ایک وزن دو درم تربد ایک درم املتاس چار درم زبیب منقہ بیس عدد سپستان بیس عدد انجیر زرد
دس عدد گلقند جولاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم ہر سم معمول سب کو جوش دیں اسقدر پانی میں جو ان اوزان کو مناسب ہو اور
ایک بڑا پیالہ لبریز کریں اور اوسمین سقمونیا بقدر ربع دانگ کے اضافہ کریں اور پلائیں۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے اور ایک
وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اوسکی اس مراد سے ورکار ہوتی ہے کہ غلظ اور جبت جو چپکتی ہوئی کو بقوت نکالے
اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعتہً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دوائین جب مقدار کم کرکے استعمال کریں پیدا
ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ مین نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال
کے ضعف عارض نہین ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال مین
آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جائے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئینگے۔ سقمونیات جیسے جو نہ وائین عصارہ ایلوا
کسی چیز کی مین اونکی مقدار قلیل سے بیشتر کچھ پر آمکار نہین ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل تربد
کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جائے بقدر حاجت کے خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لین یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال
کرین اسطرح کہ گلقند مین ملا کر پلائین۔ خواہ ماء البقول اور سقمونیا دونون بقدر مناسب شریک کرین اور گلقند موصوف کے ہمراہ
پلائین خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد مین یہ دوائین داخل کرین حمی غب محرقہ جسکا نام قاوسوس
ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم مین ایک غب محرقہ صفراوی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے

خواہ اون رگون مین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وہ رگین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہی - دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہی جسکی عفونت نواحی قلب کے عروق مین ہوتی ہی بنابر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہی - بلغم شور کی پیدایش جیسے کلیات مین بیان ہو چکی ماہیت بلغم سے آمیزش صفرا کے حادہ کی ہوتی ہی پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہی اوسکی رمادیت بلغم کی ماہیت سے ملکر شوریت پیدا کرتی اسلیے کہ نمک کی پیدایش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہی **مترجم** کہتا ہی غرض اس بیان سے یہ ہی کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہی اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہی کہ یہ بلغم بمنزلہ صفرا ردی کے ہی اور جسطرح غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفرا ردی سے ہوتی ہی یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم سے ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہی اوسی سے پیدا ہوتی ہی **متن** چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہی غب کی مدت سے مشائخ کو باوصف باقی ہونے مزاج شیخوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہی اگر شاذ و نادر کبھی عارض ہوے تو ہلاک ہو جاتا ہی اسلیے کہ یہ تپ اونکے بدن مین بدون وجود سبب قوی کے جو دفعۃً اونکی مائیت کو فنا کر دے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید کے متحمل نہین ہو سکتے باین وجہ ہلاک ہو جاتے ہین **مترجم** نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہی کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہی اور اشتہاے طعام اور استمرا بھی اوسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ کا سہری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیدھیون پر بلا اعانت خود چڑھ کر آیا تھا اور خلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا - اسی وجہ سے قید بقاے مزاج شیخوخت ہم نے زیادہ کی ہی **متن** جوانان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہی مگر لڑکون مین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہی اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہی کبھی لڑکون مین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہی تو اسکی کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہی یعنے بخوبی اوٹھتے ہوے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاے **بقراط** نے فصول مین بیان کیا ہی جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاے تو اوسکی بیہوشی اور اختلاط جو اس تپ کی وجہ سے ہوتی ہی بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین - شاید مراد بقراط کی یہ ہی کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہی اور جب بھی زیادہ وگرم ہو جاتا ہی اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہی کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہوتا ہی کہ مواد حارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہی - اکثر تپ محرقہ کا زوال قی خواہ روانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہی **علامات** اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہی اور اعراض مین شدت ہوتی ہی کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہی بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہی - پسینا سواے بوقت بحران بر آمد نہین ہوتا - پیاس بہت ہی بیتابی کی ہوتی ہی بقراط کہتا ہی کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی سی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اس تپ مین پیاس جو ہوتی بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہی جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوی نرم گوشت مثل لغالغ اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہی اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہی اور پیاس بھی زائل ہو جاتی ہی - حرارت تپ محرقہ کی اگرچہ جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہی اوتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور خشکی اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم ہوتی ہی - محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور اختلاط یعنے سرسام اور رعاف اور درد سر اور کنپٹیون کا دھمکنا آنکھون کا اندر بیٹھ جانا اور براز مین صفراے خالص کا بر آمد ہونا بھوک بالکل نہوتی اور لڑکون کو جب یہ تپ عارض ہوتی ہی

دودھ مونھ میں نہیں لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے مونھ پھیر لیتے ہیں اور جسقدر دودھ پھیر پلایا جاوے فاسد اور ترش ہو جاتا ہے
علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو تو پھر جلدی مناسب ہے
اسلیے کہ مہلت اس تپ میں کم ہے مگر بہ ہوا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے - فصد سے کبھی محرقہ میں بھڑک زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر فصد
بمقدار کثیر برامد نہو اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ میں کدورت اور حمرت زائد ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے - مگر تپ محرقہ لطیف تدبیر
کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کھلائی پلائی جاوے برف وغیرہ میں خوب سرد کر کے دینی چاہیے - اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر حافظ بھی
درکار ہوتی ہے پھر اچھی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو خصوصاً جس
شخص کے بدن سے اجزا کثیر گھلتے جاتے ہوں اسلیے کہ اکثر اس تپ میں بولیموس یعنے سقوط اشتہاے طعام بھی عارض ہو جاتا ہے - اور ابتدا میں
اس تپ کے تلئین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اونکے جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی
ہے - کبھی یہ تدبیر اچھی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کے اعراض میں کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ تھوڑا آب
زلال تمر ہندی اوسمیں قند سے کافور داخل کر کے پلاویں اور پھر وہ سو رہے - میں ایسونکو اسوقت تبرید قوی کیواسطے سکنجبین یا شیرۂ تخم
خرفہ خواہ شیرۂ تخم کاسنی اور آب تربوز انکے واسطے بہت سودمند ہے - اور سرد پانی پلانے کے جو شروط اوپر بیان ہو چکے ہیں اونکا لحاظ کر کے
پلانا چاہیے پھر اگر مانع نہو یہانتک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہو جاوے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود
نہایت تشنگی کے پانی طلب نہیں کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گھونٹ گھونٹ ہر وقت کثرت سے پلایا جاوے جب اونکی زبان سوکھی ہوئی نظر آوے
- جو اعراض اس تپ کے شدید ہیں اونکا معالجہ جیسا جہاں مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے - افراط رعاف سے ایسے بیماروں کو بچانا ضرور ہے کہ
محرقہ میں رعاف سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے - سیم سانس چلنی بھی اس مرض میں بہت بد ہے فوراً لخالخہ وغیرہ سے اسکی تدبیر
کرنی چاہیے اور اطراف سینہ میں اسکے کسی طرح تشنج پیدا نہونے پائے - انکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب و کافور وغیرہ لگا
ملا جاوے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاوے - اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرۂ تخم کوکنار و تخم کدو سے علاج کرنا
چاہیے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسے وقت دینا کچھ مضر نہیں ہے اور اخیر تپ میں جو قرص منوم ہیں وہ بھی مستعمل ہو سکتے ہیں جیسے قرص
کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرۂ تخم ککڑی اور تخم کاسنی اور تخم خرفہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے
پچیس درم تک - اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیے - قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گل سرخ ہر ایک اڑھائی
درم زعفران دو دانگ تخم خرفہ سیاہ تخم کاسنی ہر ایک تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کافور
ڈیڑھ دانگ ان دواؤنکو پیسکر یانمین قرص بنائیں - دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربوز و ککڑی اور خرفہ ہر ایک
دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک ایکدرم بذریعہ پانی اور گوندھ کے قرص
بناویں مقدار شربت دو درم - جب تپ محرقہ میں انحطاط صریح پیدا ہو اور بخوبی خفت ہو جاوے پھر حمام مائل بہ برودت کرانا کچھ مضر نہیں حمی
محرقہ کی دوسری قسم جو بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوسمیں جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اتنا دوسری قسم میں نہیں بلکہ اوسی قسم
میں حمام کی اجازت بھی ہے **حمی دموی کا بیان** - جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہیں ہوتی ہے
اسلیے کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا بنجاتا ہے اور خون نہیں رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خون کا

یہ آیا ہے بہ سکتا ہے بس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہیں واقع میں وہ تپ صفراوی ہے دموی نہیں ہے یا وہ تپ تپ محرقہ میں داخل ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم میں یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے یعنے درست نہیں ہے زیادہ تر وجہ بطلان کا اس مذہب میں یہ قول منشا ہے جو وہ کہتے ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو صفرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھ میں آسکتے ہیں — ایک معنی تو یہ ہیں کہ خون میں اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہو جاوے جیسے کہتے ہیں کہ لکڑی جس وقت مستعمل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہو جاوے راکھ ہو جاتی ہے — دوسرے معنی یہ ہیں کہ خون جس وقت متعفن ہو اوسے حال میں صفرا ہو جاتا ہے جیسے کہیں کہ لکڑی عین جلتے وقت راکھ ہو جاتی ہے — اب دیکھنا چاہیے ان دونوں معنوں میں کونسے درست ہیں پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد الماخذ ہیں — اول تو یہ ہے کہ خون جس وقت متعفن ہوتا ہے جز رقیق مائی اوسکا مستحیل صفرا بعد دی کیطرف ہوتا ہے اور جز کثیف کا استحالہ سوداء کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزا خون کے مستحیل بصفرا نہیں ہو جاتے اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھ میں آتا ہے کہ جمیع اجزا خون کے متعفن ہو کر صفرا ہو جاتے ہیں مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خون کی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہیں تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے — علت دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہو جانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہیں کہ عین وقت عفونت میں خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر تعریف میں تپ کے بیان ہو چکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط میں اثر کرکے اوسی حالت نامناسب پیدا کرے مگر وہ خلط اپنے نوع اور قسم پر باقی رہے یعنے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاوے اور پھر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو — پس اگر اسقدر تغیر ہو جاوے کہ خون کا صفرا بنجاوے اوسے عفونت نکہینگے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہو گیا اسلیے موضوع بحث سے خارج ہوا — تیسرا فساد قول جالینوس میں یہ ہے کہ فرض کیا ہے کہ خون کی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفرا متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزیں اسطرح متعفن ہوتی ہیں کہ اونکے اجزا رقیق اور کثیف بعد عفونت تمیز ہو جاتی ہیں مگر یہ جز رقیق سے جو نئی چیز پیدا ہوتی ہے متعفن ہوتی ہے اور نہ جز کثیف سے یعنے متعفن سے کسی اور چیز کا پیدا ہونا وجوبا اسکا مستدعی نہیں ہے کہ نئی چیز جو پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ شئ عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خون کی عفونت سے جو شئ کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے — یہ تین مفسدے اوسوقت پیدا ہوتے ہیں کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے — اور اگر یہ معنی کہیں کہ خون بروقت عفونت کے صفرا ہو جاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہیں اسلیے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہیں اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع نہیں ہوتی اور استحالہ کیفی زمانی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلا استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے زمانی نہیں ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت میں خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہیں ہوتا ہے اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر دفعۃ خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو — بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہے کہ خون کی عفونت سے کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست نکر اب ہم کہتے ہیں کہ حمی دموی کی دو قسمیں ہیں ایک حمی عفونت اور دوسری حمی سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنے مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہیں کہتا ہے

اور اکثر غلیان اس تپ کے مادہ کا بوجہ وقوع سددون کے باطنی عروق مین ہوتا ہی کہ حرارت غریزی بوجہ اون سددون کے محتقن ہوتی ہی اور گھٹتی ہی - اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہین جو اسباب حمیات یوم کے اشتداد سے زائد ہون اور سونوخس کا نام کبھی باعتبار اپنے شائبہ قریبہ بھی رکھتا ہی یعنے بنسبت حمی یوم کے قوی تر ہی اور یہ شائبہ تو وہی تپ ہی کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہی حمیات یومیہ سے اوسکو فرق ہی کہ اسمین اشتعال اولی خلط کو ہوتا ہی اور حمیات یومیہ مین جیسا بیان ہوچکا اشتعال اولی روح کو ہوتا ہی - اور حمیات عفونت سے اسمین فرق یہ ہی کہ عفونت خلط کی اس تپ مین نہین ہی فقط غلیان اور جوش خون مین ہوگیا ہی - اور یہ تپ بلنسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہی نہ حمی یومی ہی اور نہ حمی دق ہی اور نہ حمی عفونت ہی لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہ حمی دقیہ کے منتقل ہوجاتی ہی جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہی اور اوسکی یہ بھی رائے ہی کہ حمی دموی اور حمیات کے ہمراہ مرکب نہین ہوتی کسواسطے کہ عفونت اگر خون مین پیدا ہوے تو جمیع اخلاط متعفن ہوجائینگے پھر ترکیب کیونکر ہوگی - اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے متناقض ہی کہ ہم طول کلام اوسکی ذکر سے نہین چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہین ہی طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہی جو اس تپ کے معالجہ مین بکار آمد ہو - سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہی اور اکثر یہ سبب ریاضت خصوصاً ریاضت سبلے عادت سے پیدا ہوتا ہی اور ریاضت کرے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین اور تارک استفراغ جب ریاضت سخت کرتا ہی زیادہ سخونت اخلاط پیدا ہوتی ہی - کبھی موجب عفونت بیمار بھی ہوتا ہی کہ بکثرت غواکہ شاداب اور تر کھائے جائین کہ مستحیل بطرف عفونت ہوجائین - خواہ خلط خام یعنے بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت پر کردے جسطرح ککڑی اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدائش مائیت کی خون مین خواہ پیدائش خلط بلغم کی ہوتی ہی - یہ تپ لازم ہوتی ہی کہ اسمین زمانہ قوت اور خفت کا نہین ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہی - اقسام اس تپ کے تین ہین اسلم اقسام متناقصہ ہی جو شروع مین بہت شدید ہوتی ہی اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہی اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی اس قسم مین واضح ہی کہ تحلل اور فنا اخلاط سوزی اور متعفن کا اسمین زیادہ ہی اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہی - اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہی جو تا زوال حال ایکحد پر باقی رہی اور بیشتر سات دن تک یکسان اعراض مین رہتی ہی اور سب سے بدتر وہ قسم ہی جو ہر روز اعراض مین زیادہ ہوتی جاوے اور اسکو متزایدہ کہتے ہین اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمین ہی اور تعفن روز بروز بڑھتا ہی - بحران اس تپ کا بروز ہفتم اکثر ہوتا ہی اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہی کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہی اور کبھی سرسام بھی اس سے پیدا ہوجاتا ہی - کبھی جب زیادہ تر بدیکے تعفن بلغمی کیطرف منتقل ہوجاتی ہی کبھی حصبہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہی - جسوقت اس تپ مین سبات پیدا ہوا اور پیٹ اسقدر پھولے کہ بجانے سے آواز طبل کی پیدا ہو باوجود اسہال کے پیٹ بھی نہ پچکے اور نفخ بہم رہا اور اوسکے ساتھ تمایل عارض اور اسہال کسی قسم کا ناملہ نہ بخشے بعد اوسکے چہرے کا رنگ سبز یا سیاہ ہوجاوے تو یہ امور علامات موت کے ہین علامت حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور انکو نکا سرخ ہوجانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہوجانا اور اندیدہ یعنے ساکن رگونکا پھول جانا اور کنپٹی کا پھولنا اور ظاہر کی امتلا ہوتی اور لرزہ کا نہ آنا اور پسینہ کا برآمد نہونا سواے بہ بحران کے اور اکثر رنگ ہمراہ اونکے مین جلن ہوتی ہی اور مبادا جز یعنے حدقہ چشم مین حکاک پیدا ہوتا ہی اور سانس رک جاتی ہی اور اکثر اونکو سبات اور بدشواری کلام کرنا

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے اسی طرح اکثر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتے ہیں اور لہاۃ یعنے کوّے میں ورم ہوتا ہے - اور آنسو روان ہوتے ہیں - اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہیں ہوتی - نبض اس تپ میں عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور باہم مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہیں ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت میں کم ہوتی ہے - اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور غب کے حد تک نہیں پہنچتی ہے - یہ علامات اوس تپ دموی کے ہیں جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون میں عفونت آجانے سے پیدا ہوئی ہو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ محرقہ سے ہے - خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونھیں چیزوں سے ہوتی ہے جو چیزیں اس تپ میں برآمد ہوں ہمراہ بول اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے - سونوخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا میں نہایت مشابہ حمی یومی کے ہوتی ہے مگر حرارت میں اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور لہب اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور زیادہ اثر اس تپ کا نزدیک دل کے ہوتا ہے - حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن میں برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر کے ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہہ کمی اور بیشی ہوتی ہے وہ اختلاف بدقت محسوس ہوتا ہے - علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہیں جو ان امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہیں اور انکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کے ہیں اور علامات جدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور درد سر اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ میں اور نیز اوپر کے مباحث میں بیان ہو چکے - اس تپ کی طولانی ہونے کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ علامت نضج کی دیر سے پیدا ہو اور چہرہ دبلا ہو جاوے اور مدت میں زیادتی اور کمی اور وقوف کے اختلاف پیدا ہو اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو مفترہ کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن میں خلط خام بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے اوقات میں انتظام پیدا کرتی - اس تپ کے بحران کے علامات یہ علامات نضج دلالت کرتے ہیں کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج نہوا پھر بحران بروز ہفتم نہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے **علاج حمی دموی کا** اس تپ کے معالجہ میں غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ بہقدر خون نکالا جاوے کہ غشی پیدا ہو اور قوام میں خون کی تغلیظ پیدا ہو جاوے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کر لی جاوے اور اوسکا تنقیہ کر کے رقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزونکی جن سے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوئی ہے - اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے - استفراغ اس مادہ کا مانند کی فصد سے بڑھکر کوئی نہیں ہے جس فصل میں یہ تپ کیوں نہ عارض ہو اور فصد کے استفراغ میں کچھ انتظار نضج کا نہیں اور نہ فصد میں انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اوسوقت اوسکے خوف سے تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پھر فصد کرانی چاہیے - پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرانی چاہیے اور پیہم فصد کیجاوے یہانتک کہ مریض قریب بغشی ہو جاوے خواہ غش میں پڑجاوے بشرطیکہ بدن میں طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی میں برودت پیدا ہوتی ہے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال میں کبھی کافی ہو جاتے ہیں اور دوسرے معالجہ اور تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی مگر فصد چندمرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ایکہی مرتبہ

واجب کردے اسلیے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے مین تپ کا زوال ہوجاتا ہی اور قریب بحد غشی مریض نہین پہونچنے پاتا کبھی جب پوری
فصد ہوچکی ہی اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہی اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہی اس عرق کو پونچھنا چاہیے تاکہ ہیضہ نکلے اور
تک نہ جاے اور کبھی جب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہی خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض
ہوتی ہی اوسکا تدارک غذاے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہی طبیعت کو مطمین رکھنا ہر وقت ضرور ہی
اون اجزا سے جو معروف ہین مثل آب انار ترش خواہ میٹھی اور میخوش انار کا پانی اور زیادہ تلطین کی حد شیرخشت اور تمر ہندی تک ہی
اور تقویت شیاف جو ابھی مذکور ہوچکے ہین اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس
وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہو سکے مثلاً لڑکا ہو تو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیے خواہ
دونون شانون کے نیچے پچھنے لگانے چاہئین۔ اگر یہ بھی ممکن نہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پھر ذریعہ
اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرقہ مین بیان ہوچکا۔ تبرید اس تپ مین ایسے اجزا سے کرنی چاہیے جو تفتیح کرین اور صفرا
قطع ہوجاے اور خون کے جوش مین تسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو رہی آب انگور کے
ساتھ کھلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہو اوسکا بند کرنا مناسب نہین ہی مگر جب قریب بغشی پہونچے۔ خون کی تغلیظ رب عناب سے
خوب ہوسکتی ہی۔ اور رب عناب اسطرح بناتے ہین کہ سو دانہ عناب کے پانچ رطل پانی مین پکاے جائین اسقدر کہ ایک ثلث پانی
یعنے ۱⅔ رطل باقی رہجاے اور شکر سے قوام کیا جاے اور شکر جسقدر کم ہو اوتنی ہی اچھی بات ہی۔ اور مسور بھی تغلیظ مین خون کی
بہت مفید ہی خصوصاً سرکہ تند مین اگر مسور کو پکائین جو خوب کھٹا ہو۔ اور اگر مادہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال
نکرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کرین کہ مسور کو پانی مین بھگو کر اوسکا نقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ آب برگ
کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہی بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا
جاتا ہی کہ جوڑ ہلنے لگتے ہین اور رنگ بدنکا سبز ہوجاتا ہی اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہی اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کیطرف
ہوجاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو دوسری بلغمی کے ہین اونسے علاج کیا جاتا ہی۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا کیا کرتے
تھے پینے پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعضے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا یہ بھی علاج
اس تپ مین نافع ہی بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور جسوقت
اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہورہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال کا ترک
کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہی اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہی اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ پھر بڑھ جاتی ہی۔ تنقیہ
اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی ہو اور ضعیف اجزا مسہل کے ہون۔ اور منضجات
ایسے دینے چاہئین کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہین اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہی۔ اور آخر مین اس تپ کے قرص
طباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہی۔ طباشیر تین جزو تخم خرفہ پانچ جزو تخم خیار چار جزو تخم کدو چھ جزو صمغ عربی کتیرا نشاستہ
ہر واحد تین جزو رب السوس ساڑھے جزو کوٹ پیسکر قرص بنایا کرین دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہی گل سرخ تین درم
عصارہ زرشک دو درم تخم خیارین دو درم تخم خرپزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کتیرا نصف درم

ریوند چینی زعفران کافور ہر ایک ربع درم انکا قرص بنائین - غذا اس تپ مین مزورات غنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہون اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہین اور اگر ان غذاون سے کسی غذا کے استعمال مین خوف تقبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اوس غذا جو کہ دوسے اور حماض سے طیار کیجاے -- اور فواکہ اس تپ مین امرود اور انار اور سیب مناسب ہین -- اور ترکاری کدو ککڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا اور حماض پینے چوکا اور کشنیز اور امثال اسکی جو بقولات ابرد اور مسکن غلیان خون ہون - اگر درد سر خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف پیدا ہو جو قوت کو فنا کر دے خواہ اور اعراض ردی عارض ہون اور سخت ہون ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق مین مذکور بیان کیا گیا **حمی بلغمیہ کا بیان** اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہی اور لازمہ بھی ہوتی ہی اور نوبت لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عروق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہی اور خارج عروق کی عفونت سے نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ مین بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہین - کم سے کم وقت ابتدا حمی کا اکثر بجاے ونکی اٹھارہ دن ہوتے ہین اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور ساٹھ دن کے ہوتا ہی -- اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہی کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون مین بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق برامد ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بذریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہی -- اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہی علاوہ یہ ہی کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہی بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط مین محسوس ہوتا ہی -- بلغم مین جو عفونت آتی ہی کبھی زجاجی ہوتا ہی اور کبھی ترش ہوتا ہی اور کبھی شیرین ہوتا ہی اور کبھی نمکین ہوتا ہی اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کسطرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہی -- اور اکثر تپ بلغمی اوشخصین کو عارض ہوتی ہی جنکا مزاج مرطوب ہی خواہ جو لوگ تارک ریاضت کے ہوتے ہین خواہ مشایخ کو اور لڑکونکو اور ارباب تخمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا مین کرین اور جن لوگونکو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکے معدہ مین بوجہ امتلا کے نزلہ اوترے اور متعفن ہو جاوے اور اونکے فم معدہ مین اکثر الم محسوس ہوا کرے - یہ بھی جاننا ضرور ہی اگر تپ کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض مین ضعف اور صغر پیدا ہوتا ہی **علامات بلغمیہ دائرہ** کے اس تپ کو زبان یونانی مین امفیمروس کہتے ہین جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوسمین برد بہت زیادہ ہوتا ہی اور لرزہ زجاجی بلغم کی تپ مین زیادہ ہوتا ہی مگر برد اس تپ مین دفعۃً نہین شروع ہوتا ہی بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف مین پیدا ہو کر آہستہ بڑھتا ہی کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہین بہت دشواری سے گرم ہوتا ہی اور اگر گرم بھی ہوتا ہی تو دفعۃً گرم نہین ہوتا ہی اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہی بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہی اور پھر گرم ہوتا ہی اور کبھی برد اس تپ کا قشعریرہ سے ملا ہوا ہوتا ہی اوسوقت برد تو اس حصہ سے خلاف پیدا ہوتا ہی جسمین تعفن نہین ہوا اور قشعریرہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہی -- زیادہ تر برودت خواہ لرزہ منتہی کے دور و نہین ہوتے ہین اور یہ تپ اوس مادہ سے نہین ہی جو بجہت حدت کے تخس پیدا کرے تاکہ بطریق باہر نکالنے مادہ کے لرزہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چھین پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت شی نرم کی ہی اور یہ تپ بدون گرانی پیدا کرکے شروع ہوتی ہی اور سبات بھی ابتدا مین عارض ہوتا ہی اور بیشتر اوائل مین جو تو چھین ہوتی ہین اون مین برد نہین ہوتا اور نہ لرزہ ہوتا ہی بلکہ ایک مدت کے بعد برد اور لرزہ پیدا

بھاتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا بھی ہوتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرزہ نہین ہوتا ہے — اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہے — مگر اس بیماری مین غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی نہین ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزو بدن ہوکر قوت پیدا کرے — جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے بیشتر قشعریری ہوتی ہے اور برد اوسمین شدید نہین ہوتا — اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمین بہت سی نوبتین اوائل کی ایسی ہوتی ہین جنمین قشعریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو — اکثر دورے بلغمی تپ کے غشی عارض ہوکر ابتدا کرتے ہین اور کبھی اوائل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر مین کم ہوتی ہے — سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور شور رقیق مین پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین تعفن پیدا ہوتا ہے — مریض کے لمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے جب دیر تک ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے مگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ برابر اور یکسان گرمی نہین ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے جو چھلنے وغیرہ مین چھنتی ہے صاف ہوکر آتی ہے اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزونکا بھی دستور ہے کہ حرارت اونمین اسیطرح اثر کرتی ہے کہ کہین کوئی جز گرم ہو جاتا ہے اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز پھٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہین پھٹتی ہے — پھر ہو گرمی حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹھنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پھاڑے اور بستر پہ پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر بوجہ کرب کے آرام نکر سکے اور بڑی بڑی سانس سے اور پنکھے ہلانے کی زیادہ ضرورت ہو — اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ مین کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ بجھ جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہوگئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہوکر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر جب شروع کرتی ہے تزید شروع کرتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے اگر اسکا دفعۃً انتہائی ہوتا تو بعد وقفہ کے زیادہ نہوتی — اسیطرح اس تپ کے زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین — کل بلغمی حمیات مین نداوت اور تری زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی مین رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے پسینے کیطرف بہت کم دفع ہوتے ہین اسلیے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا برآمد بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن مین شائع نہین ہوتا ہے — کمی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل مفقود ہونا خاص دلائل سے اس تپ کے ہے — پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہے ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہوکر گرمی زیادہ پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھول جانا اس تپ کے بیمارونکو زیادہ ہوتا ہے — اور پہلو کی جلد مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہو جاتی ہے اور تمدد پیدا ہوتا ہے رنگ بیمار کا حمی بلغمی مین مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونون رنگ سپیدی سے بلغم کے ملکر پھیکے پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور شفتین لبون کے یہی کیفیت رہتی ہے اور کمتر سرخی رنگ مین بوقت نفضے پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور حمیات مین بوقت نفض کے رنگ مین سرخی پیدا ہوتی ہے — نبض بلغمی تپ مین ضعیف اور منخفض یعنے پست اور صغیر

جیدہ کھتی ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہو اور غلیظ مادہ کی کثرت اور ضمادہ میں زیادتی پیدا کرے ۔ نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خربق اور تخم ترب جسمین خربق داخل ہو اور حجر ارمنی اور بجھوے کے بیچ سے قے کرائین اور استفراغ مسہل مین ایارج کا استعمال کرین اوسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے۔ بروقت اس استفراغ کے تعریق بند لیجاوے کیونکہ حمام گرم مین منع کرتی ہے مگر آب حمام کا استعمال کیا جاوے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو **حمی دق کا علاج** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ اعضائے بدنی مین مختلف قسم کی رطوبتین ہین اونمین سے بعض رطوبتین ایسی ہین جو واسطے اغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہین اور اخلاط اربعین کا نام ہے۔ ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہین جو رگون مین مخزون رہتی ہین۔ اونمین سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضائے اصلیہ مین پراگندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونون قسمین یعنی جو عروق مین مخزون ہے اور جو اعضا مین پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا مین حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسقدر بدن مین حاصل ہوتی ہے صرف نہین ہو جاتی بلکہ اوسمین سے ایک حصہ بعد تغذیہ اعضا مین کر نیکے واسطے باقی رہتا ہے۔ بعض رطوبتین ایسی ہین جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتین ہین جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہین یعنے اوس مقام تک کھنچ جاتی ہین اور اوس عضو تک پہونچ جاتی ہین جسکی جز متحلل کا یہ بدل ہونگی اور اوسکے قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو مین زیادتی پیدا کر کے اوسکے مشابہ ہو نگے اگر زمانہ انکے سیلان کا قریب ہے اور ابھی یہ بستہ نہین ہوئین ۳ اونمین سے کچھ رطوبتین ایسی ہین جنکے ذریعہ سے اعضاء متشابہۃ الاجزا اول خلقت سے اپنے اجزا مین اتصال بہم پہونچاتے ہین اگر یہ رطوبت باقی نرہی تو اون اجزا مین تفرق ہو جاوے اور تفتت یعنے ریزہ ریزہ ہونا اور تشرب یعنے خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاوے مثال رطوبت اولی کی یعنے اوس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پھیلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ مین بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر مین شراح قانون اختلاف کرتے ہین ہمنے بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالثہ کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کر کے ترجمہ کیا ہے **متن** مثال رطوبت ثانی کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہو ایسی ہے جس تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو ۔ اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزا روئی کے آپسمین متصل ہین جس سے بتی بنائی گئی ہے ۔ جسوقت اعضائے اصلی حرارت سے پیدا ہوتے ہین خصوصا قلب مین اشتعال اولی پیدا ہو اس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات مین اسکا بیان ہو چکا ہے ۔ حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن محض حرارت جگر کو دق نہین کہتے بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہین ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال اولی جو قلب مین پیدا ہوتا ہے اگر پہلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصا قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کے تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا جو اسم جنس ہے کیا جاتا ہے اور زبان یونانی مین اسکو افطیقوس کہتے ہین اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہین ہے ۔ جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کرکے دوسرے قسم کی رطوبت کی تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کے فنا کرنے مین مصروف ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی مین فاریموس کہتے ہین اس درجہ کے واسطے امتداد ہے اور تمکن زمانہ نے اسکے ابتدا اور وسط اور انتہا کے

سبب ہو سکتا ہے پھر جو شخص انتہاے ذبول کو پہونچ جاے جان بحق ہوتا ہے کیونکہ اس زمانہ میں قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی ہے اگرچہ شیخ نے ذبول ہر خصوصاً اس آخر درجہ کو پہونچے کہ اوسکا وقت باریک ہو کیونکہ جب دوسری رطوبت فنا ہو چکتی ہے اور تیسری کی رطوبت میں اشتعال پیدا ہو جیسے بتی چراغ کی جلتی ہے کہ جرم کو اوسکے رطوبت جو روغن کے اصلی اجزا میں اشتعال پیدا کرتی ہے دیلا ہے تب اوس درجہ دق کا ہوا اوسکو مفتت و مفتت کہتے ہیں اور یونانی میں تجفیف کا نام ہے دق ایسا مرض ہے کہ اسکے واسطے نوبت نہیں ہوتی الا نوبت کے اوقات متعدد ہیں۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا بابت رطوبات سے ہو جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہے اور اوسکا استعمال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق ہوا ہے اعضاے اصلی جو سخت ہیں مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہوا یہ قول ہے اگر یہ معنی سمجھے جاویں کہ تعلق دق اسطرح پر ہو کہ فنا اوسکی ہوتی کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنی عضو خاص میں موجود ہے پھر ہماری تفسیر اور اس قول میں کچھ فرق نہو گا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی بستگی کا زمانہ قریب ہے اور سوقت یہ قول صحیح نہو گا کیونکہ فنا رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اور اوس رطوبت قریب الانعقاد کا فنا ہونا بعید از قیاس ہے۔ کبھی دق ابتدا میں بطور خود واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور اوسکا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دق ابتدا ہی عارض ہو اسطرح پر کہ اعضاے اصلیہ میں پہلے پہل اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح میں اس سے پہلے اشتعال نہو گا۔ جب حرارت کبھی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح میں سخونت عارض ہوے اور اسکے سبب دونوں کے بعد اعضاے اصلی میں سخونت پیدا ہوتی ہے یہاں اکلی البتہ سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتدا ہی اعضاے اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہو تو دق پیدا ہو گی اور اگر ضعیف ہوا تو حمی یوم پیدا ہو گی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی اوسمین گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمین دھوان اوٹھتا ہے اور کبھی لکڑی میں آگ بھڑک جاتی ہے۔ حمی عفونت اور حمی اورام اکثر دق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اسلیے کہ عفونت میں شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت تلطیف غذا کی اوسمین حاجت ہوتی ہے اور بسبب بیماری کی قطعی ممانعت ہوتی ہے اور درازی مدت جانب مخالف کی طلا اور ضماد سے کم ہوجاتی ہے خصوصاً ان اعضا کی بیماریوں میں جو گرد قلب کے ہیں جیسے حجاب اکثر اضطرار طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور ماء اللحم پلانے اور دواء المسک وغیرہ کھلانے کی اجازت دیتا ہے یہ بہ انجام کار مین دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہو جاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ بہچاننا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر میں یعنی دوسرے درجہ میں شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ سوم یعنے ذبول میں یقیناً قابلیت علاج کی باقی نہیں رہتی ہے پھر تیسرے درجہ کا کیا ذکر ہے **علامات دق کے** نبض دقیق صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے لمس مدقوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا میں جو ہاتھ بدن پر رکھا جاے تو حرارت سو لمس سے کم گرمی محسوس ہوتی ہے خواہ وہ کوئی حرارت جو کہ اخلاط میں مشتعل ہو اور اسی سے مدقوق کے بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہے حرارت کا ظہور بقوت اور بلند ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑھتی جاتی ہے سب مسام سے زیادہ گرمی اس تپ مین جہاں عروق اور شرایین میں ہوتی ہے اور اون بیماروں کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جس وقت معدہ میں وارد ہو حرارت مین ترقی اور بالیدگی پیدا ہو کر شدت ہو جاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہو جاتی ہے ایسے خوف سے بعض جاہل اطبا مدقوق کو غذا سے منع کرتے ہیں اور بہت بیمار انکو ہلاکت میں ڈالتے ہیں دق کی حرارت بڑھنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑھ جاتی ہے اور دیگ کی گرمی پانی جھڑکنے سے زیادہ ہوا اور یہ علامت یعنے شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونے کی

علامات قویہ مین سے ہی۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصًا النقہ مین یہ تحرک پیدا ہوتی ہی مگر واجب نہین ہی کہ یہ تحرک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکت کا واسطے طبیعت کے ضرور ہی۔ دق مین یہ تحرک ایسے مین ہی جو اور حمیات مین بعد تغذی کے پیدا ہوتی ہی اور نہ ابطور دورہ حیینہ کے یہ اشتعال دق مین ہوتا ہی بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہو اوسیوقت یہ تحرک پیدا ہوتی ہی۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہی اوسے آگاہ نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہی کہ اوسکا خوگر ہو جاتا ہی اور گویا عضو کا مزاج اصلی وہی ہو جاتا ہی۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہو چکا ہی کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہو جاے اوسکا کیا حال ہی۔ اور ایس مریض کو نقد بر وقت کھانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہی۔ حمی یوم کا منتقل ہونا طرف دق کے اوسکی یہ بھی ایک دلیل ہی کہ تیسرے دن حرارت زیادہ اور اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تپ اوتر جاے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پھر اوسکے بعد دق جاننا چاہیے۔ دق کا مرکب ہونا حمیات کے ساتھ اوسکی علامت یہ ہی کہ جب تپ اوتر جاے اوسکے بعد حرارت یا بعد آخر انحطاط کے باقی رہی اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا نام ہی۔ اور کبھی از اور ذبول مین دھنیت پیدا ہو۔ اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہی کہ نبض مین بوقت ابتدا نوبت کے تضاغط واقع ہو جسکے معنی اوپر بیان ہو چکے اسلیے کہ تضاغط حمی دق مین نہین ہوتا۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر جب تپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہی یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبھی فاسد ہو جاتا ہی بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم و منہ پر بھی پیدا ہوتا ہی **علامات ذبول** کے جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑھ جاتا ہی خصوصًا اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہون جو تحلل نہو سکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہی اور اسی طرح سرعت بھی بڑھ جاتی ہی اور بعض کی وہ قسم ہو جاتی ہی جسے ذنب الفار کہتے ہین۔ اگر بسبب پینے شراب حار کے درجہ ذبول مع ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم بجاے ذنب الفار کی مستوی ہو جاے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر عجلت نہین ہوئی اور پیشاب مین چکنی اور چھلکے چھلکے سے پیدا ہونگے اور آنکھہ اندر کو بیٹھنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے آنکھین بالکل بیٹھ جائین گی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہو جائین گے خصوصًا چہرے کی ہڈیان بالکل نمودار ہو جائین گی اور دونون کنپٹیان بیٹھ جائین گی اور کھال پیشانی کی کھچ جاے گی رونق جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہو گا کہ چہرہ غبار آلودہ ہی اور آفتاب نے جلا کر خشک کردیا ہی پلکون پر ایسا بوجھ ہو جائیگا کہ اوٹھ نہ سکین گی آنکھ ایسی ہو جائیگی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہے گی حال آنکہ نیند نہ آئیگی ناک کی ہڈی پتلی ہو جائیگی اور بال جھڑ جائین گے جون بہت پڑین گے پیٹ ایسا دبلا ہو گا کہ پیٹھ سے ملجائیگا گویا ایک خشک جلد بھی دونون جلدین ایک ہو جائین گی اور اونکے ساتھ سینہ کی بھی جلد کھچ جائیگی پھر جسوقت ناخن ترچھے ہو کر مثل قوس کے ہو جائین مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پگھلنے لگتے ہین پھر اوسکے اچھے ہونے کی امید نہین ہی **علاج** دق کا تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہی منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے تمام ہوتا ہی اور اپنے ضد کے اسباب کے دور ہونے سے کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے فائدے کے ضد ہوتا ہی مثلًا سبب تبرید کا کہ وہ سبب

تجفیف کا بھی ہے اور تجفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ عنایت تبرید کی ہے جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوسکے معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہ ہو جو خالی از یبوست ہو اوس کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز دینی چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو یا اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء الشعیر یا شراب لیمون تو چاہیے کہ اوسکے ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیزین جسمین قوت تبرید کی ہو بھی دینی چاہیئین۔ اگر سبب ورم کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاج کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال محموم کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح کرے کہ ترکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے پلائے اور بعد طلوع آفتاب کے آش جو کو مع مرطبات یعنی کونگلے کی کھلائے اگر مریض سرطان کا استعمال نا پسند کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسبغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کے نہو۔ تدبیر بارد کا بیان حمی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ٹھنڈی ترکاریون کا بھی استعمال کرانا چاہیے قرص کافور کا بھی استعمال مناسب ہے اور ضمادات باردہ اور ملنے کی چیزین سرد مزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جاتی ہین اور ہوائے مکان کی تبرید جتنی کہ بیان ہو چکی ہین بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف کے متحمل ہوائے سرد کا نہو تو ایک چادر اوڑھا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید دقوق کیواسطے بہت افضل ہے صندل مین رنگے ہوئے کپڑے خواہ کافور مین اوسکو بچھانے چاہیئین تخلخلہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہوا ہو اور خواہ کہ سرد اور شاہسفرم یعنی تکیہ جسپر گلاب چھڑکا ہو استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیے کہ بوقت برآمد ہونے عرق کے حمام مین بیٹھین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا اون اعضا پر جو قریب اعضائے تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تبرید کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔ واجب ہے کہ میل خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کے رہے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے بھوک اور پیاس سے بچانا چاہیے۔ ضماد مبرد جس کا استعمال دقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے خصوصاً سینہ پر اور متصل سینے کے اور اوسکا سرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اوسمین اجزا قابضہ شریک نہون اسلیے کہ قبض جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کے مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک نہ باقی رہے کہ اوسمین گرمی آجائے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہوے۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو اسلیے کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا تو ڈر ہے کہ عضو مین ضعف آجائے یا اگر قریب اعضائے تنفس کے ہوگا تو ڈر ہے کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کرکے آسانی سے تنفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذائے لطیف سے بھی ہوتی ہے اور فواکہ سے بھی اور آبزن اور مروخات یعنی ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنی سونگھنے کی چیزین اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے۔ **ادویہ مبردہ کا بیان** ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونپر غذائیت غالب ہو جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بجنسہ شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ ادہر کھا ہو قالنا ضرور ہے اور سرد پانی اور نمک شیرین اور خاکستر سے اونکو خوب دہونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تا کہ خوب صاف

ہو جائیں اور نہ پوست جیسے لوبیا اخروٹ فندق تخم وغیرہ جو کچھ سب تیار ہو جائے بعد ازاں آب شعیر میں پکانا چاہیے — خواہ مادہ
گاو کے دودھ کی چھاچھ میں جیسے پہلے کہہ چکے ہیں — خواہ حساء ابقولات مشہورہ کے حساء یا اور حسیات کے بیان میں مذکور ہو چکے — خواہ
لعاب اسپغول کہ یہ بھی مرطب ہے — سرکہ میں تحمض بڑا ہوا اور قوت تحامل کی بھی زیادہ ہے اسلیئے استعمال ذرا لون مانع ہے
اسکے حدوث ہونا تو بہت ستانی … اور مرطبات لینہ ملا کر پلانا چاہیے — گدہی کا دودھ گمان غالب یہ ہے کہ باوجود ترطیب کے
تبرید بھی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ اطباء نے … اسکی جسامت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودھ موافق ہوتا ہے
کہ سوائے تپ دق کے کوئی اور سینہ مرض میں مبتلا نہو اور نہ کوئی ایسا مادہ یا خلط اوسکے معدہ میں ہو جو عفونت پر آمادہ ہو — پھر اگر دودھ
پلانے کی برائی مسام ہو یا اسکے بعد جاسند او معدہ میں دہی بن جانے کا خیال ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو
دفع کرتا ہے — اگر دودھ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو یہ نہیں اوسکا استعمال کردیا چاہیے اور اجزائے مسہلہ سے اگر خوف زیادہ
ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹھہرنا مناسب ہے — اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور پھر اوسکا بھی
استعمال جاری رہے بعد ازاں پھر از سر نو وہی حالت جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تھا اور اب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے —
جو دوائیں تبرید محض کرتی ہیں اونمیں ترطیب مطلق نہیں ہے جیسے قرص کافور یا قرص لیسعد علاوہ اونکے یہ قرص بھی بکار آمد
ہے طباشیر گل ارمنی ہر ایک چار درم گل سرخ چھ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہربا ہر چہار تین درم ان اجزا سے قرص طیار ہوں مقدار شربت
دو درم ہے اور یہ قرص بھی جو اسی قسم کا ہے … اول بارتنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد تین درم گل ارمنی طباشیر ہر ایک چار
درم روغن خشخاش پانچ درم گل سرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد چھ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد ساڑھے تین درم اسپغول
ایک درم لعاب بہدانہ میں گوندہ کر قرص طیار کریں — مروحات اور طلا اور ضمادات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ اونکا
بیان کتاب ثالث میں ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروحات ہیں جنمیں روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ پڑا ہو —
بچھاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئیں کہ پھسلتے ہوں اور بدن اونپر ٹھہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جائیں
کہ جسمیں گلاب خواہ کتان یعنے السی چھڑکی ہو جیسے طبرستان میں بنائے جاتے ہیں اور اوسکے اندر بجائے روئی کے ریشہ کتان خلوج
لیے دھنی ہوئی بھرے جائیں اور ہر روز بدل جایا کریں خواہ بچھاون چمڑے کے ہوں کہ اونکے اندر پانی بھرا رہے جیسے مشک اور چھال
وغیرہ مگر اونکی ساخت ایسی ہو کہ پانی پھیلا رہے اور یکجا نہ ہو سکے جیسے لحاف وغیرہ میں ایسے ڈورے ڈالتے ہیں کہ روئی سمٹنے نہ پائے
اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشمہ کی ہوا اور بیچھے بچھونے کے سرد تر خوشبو کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی ترچیزیں
اور بوئیں سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور بیری تلی … ککڑی اور مثل اوسکے بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے
مزاج میں ترطیب پیدا ہو جن دواؤں سے ترطیب اور تبرید دونوں پیدا ہوتی ہیں اونکا بیان تو اوپر ہو چکا —
اسیطریقے استعمال دودھ اور چھاچھ جسکا مکھن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات
اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر میں کام آتی ہے — دودھ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور پیس معدہ میں اوپر بیان
ہو چکا اور قانون کلی سمجھکر اوسمیں یہ کار بند ہونا چاہیے کہ کوئی دودھ بعد عورت کے دودھ کے مقابلہ گدہی کے دودھ کا نہیں
ہو سکتا ہے اور اوسکے بعد دودھ بکری کا ہے لیکن اوسکی چربی کے واسطے سرد تر گھاس اور ترکاری ہی ایسے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزین توڑی جائین ویسی ہی تازہ اور تر کھلائی جائین - یہ سب چیزین دودہ کی خصوصًا شیر مادہ خر دق کو زائل کر دیتی
ہین اور دودہ پر اور کوئی چیز مقدم نہین کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجود نہو خواہ عفونت متوقع بہ نسبت کسی مادہ کے احتمال ہین
دودہ کے پینے سے دق سے انتہا تک برابر فائدہ مترتب ہوتا ہے - اور عورتون کا دودہ بطور ارضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اوسیطرح پلانا
چاہیے اور اچھا پہلا یہ طریقہ بھی دودہ کے پلانے کے قریب ہے - مناسب یہ ہے کہ دس درم سے شروع کرکے تیس درم خواہ اوس سے زیادہ
تک بڑہادین اگر قوت ہضم کی ہو - اور قرص جنسے تبرید حاصل ہوتی ہے اونکا بھی دودہ خواہ چھاچھ مین شریک کردینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی
دس درم کا مذکور ہے خواہ تیس درم کا انتہائے وزن لکھا ہے اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض مین باقی ہو اور ہضم بھی
ہو سکے - اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور بابونہ اوسمین اثر البقول اور حشائش بارد رطب کا ہو اور
اوسکے استعمال سے بدن مین اسقدر خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جائیکہ پسینا برآمد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آبزن سے بخار گرم ہو اور اگر آبزن
ٹھنڈا کرنے کا کوئی مانع ہو تو اوسپر گرم کو اختیار کرنا جائز نہین ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے - اور ابتدائے
دق مین فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی برودت
مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہو سکتی ہے اور اگر ضعف بدن مین زیادہ ہو اور ابتدائے دق مین بھی خوف اس بات کا
ہوتا ہے کہ سرد آبزن سے دق شیخوخت مین نہ پڑ جائے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جائے تب بھی بہ نسبت دق
کے مدت اوسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے - اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین کہ انجام مین اوسکو
دق شیخوخت عارض ہو - آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی سو اب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آبزن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ اتنا
بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہو سکے کہ اس آہستگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداشت کا ہو جاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف
اور الم اوسوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو - ایضًا چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس
توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہو جاتا ہے - اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جائے بہتر ہووے - استعمال آبزن کا بآسانی کرنا چاہیے تاکہ
قوت ساقط نہو جائے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودہ دینے کے بعد پہلے آبزن
کرین اور پھر آب جو وغیرہ پلائین بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدن مین پھیل جائے یہ طریقہ بہت اچھا ہے
اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو تبرید اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصًا اگر روغن بنفشہ روغن
کدو مین بنایا جائے اسی طرح روغن کدو اور نیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کرین جو مائل باندک برودت ہو اور
اس برودت کا تحمل بھی ہو سکے بعد اوسکے مالش تیل کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرلین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال
کرین جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداشت کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ مضر نہین ہے - اس تدبیر کا
عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو - اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آبزن کرنے کے دفعۃً آب سرد مین غوطہ لگائین علاج کی راہ سے
یہ طریقہ بہت کامل تر ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم
ہے گو منفعت بھی اوسمین کم ہے - جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جائے اوسکی برودت ایسی ہو جیسے کہ سوئیکا پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی سردی
شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہے - اگر خالص دودہ کا دوہنا اوسکے بدن پر لپیٹ بلکہ ضعیف ہو خواہ گرم پانی ملا کر دودہ مین اگر

نحیف ہو مقدم کرکے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاوے یہ بھی بہتر ہے اسلیے کہ دودھ دُہنا بدن پر ترطیب مادہ پیدا کرتا ہے دودھ ما
جو قابل ہضم کے بعد پیئین وہی تینون دودھ ہین جو اوپر لکھے گئے ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جائین۔ مناسب یہ ہے کہ سرد تیلونکی مالش
بعد کل بدن اور مفاصل پر کیجاے رات اوسی طرح بسر کیا کرین۔ حمام مین اس مریض کے داخل ہونیکی اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی
گرمی نہو کہ پسینا آجاے خواہ اور کسی طرح کی گرمی بدن مین پیدا کرے اور تنفس ہی سانس کو گرم سانس کیطرف بدل نہ دے اوس حمام مین جا بیٹھنے
مین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم ہو اور مسامات مین نفوذ
کر جاے ایذا نہ دے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادہ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہو اور ہضم طعام
نہوا ہو جب بھی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذاے ہضم شدہ کا بدن مین پھیلنے کا وقت ہو۔ اور پھر حمام مین
جا کر زیادہ ٹھہرنا اچھا ہے بلکہ جلد اوس سے نکل آوے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنیوالی تیلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے
کھاے جلد اوسکو ہضم کرے جیسے وہ چیزین کہ جو اور دودھ سے بنائین جاتی ہین۔ اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی کے
توڑ خواہ گدہی کے دودھ پینے سے کرے۔ ان بیمارونکا حمام مین داخل کرنا اور پھر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ اونکو آنے جانے مین
سیڑہی کی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہو چنانچہ اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کر دیا ہے اور کچھ دوبارہ یہان بھی بیان کرتے ہین —
واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری دار سواری پر بٹھا دین جسمین بچھونے نرم بچھے ہون اور بے تکان لیجائین تا اونکے سامنے بیت اول
حمام کے بچھونا اور اسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اور سیراب تار لین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہون بیت اول خواہ بیت اوسط مین
اوسکے کپڑے اوتار لین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہ اس زیادہ نہ ٹھہرائین جو
زمانہ عماری سے اوتارنے مین نرم بچھونے تک درکار ہے اور اوسکے بعد چند نفس اور ٹھہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اوتارنے مین درکار
ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹھہرائین جتنی دیر
مین آب زن کا تحمل کر سکتا ہے یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے مگر مجھے پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جاوے
اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدید سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ملے ایک رومال اوسکے بدن پر رکھین یا ایسا کپڑا جسکے
رونگٹے ہون بدن پر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پھر عماری مین سوار کرین اور پسینے کو رومال وغیرہ سے پونچھین پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی
مالش کرے۔ غذا دین۔ **تغذیہ اصحاب دق کا** غذا اون لوگونکو منفعات دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھر کے نہ کھلانا چاہیے ۔۔
غذا آب جو خواہ چھنے گیہون کی روٹی جو سیر پانی مین بھگوئی ہوئی ہون یا دودھ جو اوپر مذکور ہو چکا بشرطیکہ بالفعل مذکور موجود نہو اور چھاچھ گاے
کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہے۔ اگر توجہ اور رغبت
طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کھلانا خیر کا کچھ مضر نہین ہے مگر اوسمین نمک نہ ڈالین۔ اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا زیرباجہ جو بشرکت
سرکہ کے پختہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پکتے وقت اوسمین ڈالدین اور شوربا دراج اور تیہو کے گوشت کا بنائین
اور کبھی شراب رقیق پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو۔ اور کبھی مصوصات یعنے شوربے ترش جو گوشت سے
دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہاے مرغ کے پختہ کرین مصوصات ملاکر اور ملائم ترین یعنے گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جاوے خواہ ترش یعنے
گوشت جو خالص سرکہ مین پختہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے اسیوقت اور کبھی بدون استعمال ماء اللحم کی شراب نوا کرکے

ہمراہ چارہ نہیں ہوتا مگر فوراً کہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئیں خواہ زردی بیضہ نیم برشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر
جاوے اور سستی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماء اللحم جو مرغ کی پسلیوں سے طیار ہو دینا چاہئے کہ بہت جلد قوت پالیگا اور ماء اللحم اس طرح
بنائیں کہ اوسکی پسلیوں کو قدرے نمک سے صاف کرکے چھوڑ دیں اوسکے آب سیب ملائیں اور روسان حسبہ شراب ریحانی داخل کرکے
گرم پلائیں۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ ہو اوسکے پینے میں کچھ خوف نہیں ہے مگر اسلئے کہ دق کا مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو شراسیف
کے نیچے کسی جگہ ہو۔ خواہ پٹھین کیموسات ردی متعفن ہون یا کیموسات خام اور جوکہ دونون قسم کے کیموسات محتاج نضج کے ہین
اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہ ہون اور بعد ظہور علامات
نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہے اسی طرح استعمال آب سرد کا نا جائز ہے اگر سدہ سام سے انتقال بطرف دق کے
ہو اور اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض ضعف قوت کے … قوت کی مرضی اور سست
کرنے والے امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کے لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف سست بدن
قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا دورہ زمانہ ضعف مین ہوا اور اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو تو دوسری قسم دق کی یعنے
دق شیخوخت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ قسم بسبب یا خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسکا
نام دق الہرم بھی رکھتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت غریزی کا بالکل بطلان ہوتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت
شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جاوے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اونکے اعضا کی قوت غریزی باطل کر دیتا ہے اور بیشتر موت انکی بہت
جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی تذکرہ ہوا ہے ڈال دیتا ہے **تدارک**
اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین منجملہ اون چیزون کے غشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اوپر بیان کی گئی
از انجملہ اسہال بھی ہے اوسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ بڑا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سویق
حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین بھنا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوندنا سمو نیم برشتہ جسکا طبخ مکرر ہو کھلانا
چاہیے خواہ وہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ ارہری کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی
رہی ہو خصوصاً ماء جبن کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی پانچ درم نشاستہ و طباشیر بریان گل سرخ ہر واحد چار درم طباشیر کہربا
ہر واحد تین درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک چھ درم آب بہی مین قرص بنائیں اور ایک مثقال پانی … اسکے ساتھ ملین اور
سوتے وقت اسبغول بھنا ہوا پھکانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شرکت ہو بہت نافع ہے۔ اگر استطلاق
منجر بہ سحج یعنے خراش امعا ہو جاوے جو حقنا اول کتاب ثالث مین مذکور ہوے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے **دق شیخوخت**
عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتے ہین ہم بھی اوسی طریقہ مشہور پر چلتے ہین۔ دق شیخوخت کی معنے
یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاوے اور تپ نہ ہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب
آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم ہے اسواسطے کہ یہ تین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اوسوقت عارض ہوتا ہے
جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین
گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہو جو بدن پر غالب آجائے یہ وقت ضعف بدن سے کہ جس میں قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر میں خود بخود پیدا ہوتی
ہی - اور منجملہ اسباب مبرودت کے سرد پانی غیر وقت میں پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ جو اوس وقت بھی ہو
جسوقت غذا ہنوز ہضم نہو جائے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو آب سرد کے کھینچنے پر
آمادہ کیا ہو ایسے اوقات میں سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سر قلب کیطرف صعود کرکے اوسکے مزاج
کو سرد کردیں یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے گلا دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد برودت اور خشکی غالب ہو کر اوس وقت
بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی اگر زیادہ تبرید اصحاب حمیات کی کیجائے اور بارد مشروب
خواہ ضماد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے یہ مرض جسوقت محکم ہوجاتا ہے اور دیر تک ٹھہرے علاج پذیر نہیں ہوتا اور اگر
بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہوتا تو ہر آئینہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہوتا علامات اس مرض کے بیماروں میں
علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتے ہیں اور اشتعال حرارت اور التہاب انکے بدن میں نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر انکا ملمس سرد
پائے جاتے ہیں اور انکی نبض مثل مدقوق کے نہیں ہوتی ہاں انکی نبض صلابت طبعی متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہوجاتا ہے
نبض میں تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصًا جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات میں یہ لوگ مشابہ مشایخ کے
ہوگئے ہیں علاج دق شیخوخت کا طبیب حاذق اس مرض کا علاج جبتک مستحکم نہ ہوا ہو اس امید کرتا ہے کہ اسمیں استحکام نہو جائے
اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال میں نہیں ہوتی - قاعدہ انکی معالجہ
میں یہی ہے کہ تسخین اور ترطیب پیدا کیجائے - حمام ایک ذریعہ ترطیب کا ہے جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نکرنا چاہیے کہ اگر
بعد غذا کے استعمال حمام کا ہو گا قوت بہت جلد ساقط ہوجائیگی حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے
کہ پائے اور سر جیسے گیہوں جو بطور حریرہ کے پکائے گئے ہوں اور انجیر خشک وگاؤزبان وبابونہ اجزائے حقنہ میں داخل ہوں نصف رطل یہ اجزا
اور دو اوقیہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملاکر استعمال کریں - ایک غذا اسکا اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے
پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے - شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے ممی انکے ہیں نہایت مضر ہے - اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور
آبیاں نافذ ہوجاوے اور بہت پیٹ معدہ سے اوتر جائے اور انمیں لذت نہو جیسے ماء اللحم یا زردی بیضہ نیم برشت کی خواہ شراب
رقیق خوشبو تھوڑی سی ایسی چیزیں بہت نافع ہیں - واسطے ترطیب کے جو تدبیریں کہ آزین بغیرہ کے کتب دق میں بیان ہوئی اوسکی
یہاں بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملاکر جو گرمی پیدا کریں اور خوشبو ہوں اور ضمادات اور مرہمات اور غذا اکمیں وغیرہ جنسے
دونوں فائدے حاصل ہوں استعمال کرنی چاہییں حمیات وبا اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہیں جیسے حمی جدری الحصبہ حمی
وبا ہوا میں ایسا تغیر جسکا بیان کلیات میں ہم کرچکے ہیں عارض ہوتا ہے جیسا پانی میں ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور
برودت کیطرف ہوجاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی مستحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر اور
بدبو اور متعفن ہوجاتا ہے اور یہ تغیر جسطرح پانی کو حالت بساطت میں نہیں ہوتا بلکہ بجہت ملنے چند اجسام ارضی کے خبیث ہوتے ہیں
اور پانی سے ملجاتے ہیں اور مجموع کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہیں - بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جب کیطرف ہوا میں
بخارات ردی کو روانہ کرتے ہیں اون مقامات بعیدہ سے جنکے تالاب کا پانی کہنہ درختوں کے سایہ میں سڑ رہا ہو اور اجسام گندہ

جنکا بیان ہو چکا ہے پیدا ہوتی ہیں اور ان مقامات سے جہان مردے ہون جیسے وبائے قتال کے خواہ لاشے کشتون کے بغیر دفن پڑے ہون یا دریا میں
ہوتے ہیں اور یہ ایسی بلا ہے کہ جہان وہ لگی ہوا اگر اس مقام جنگ کی ہوا کو خراب کر دیتی ہے کبھی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے
جہان وبا جاری ہوا ہو بیشتر عفونت اندر زمین کے ایسے اسباب سے پیدا ہوجاتی ہے کہ تمام آبادی اونکے جزئیات پر نہین ہوتی ہے آپ سے وبا
تک عفونت کو پہونچاتے ہین جو حمیات جنوبی ہوائے خشک کے جسقدر پیدا ہوتے ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوائے
مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر غلط صفراوی ہوائے یابس مین زیادہ پیدا ہوتی ہے اور اس غلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین۔ اور
حمیات وبائیہ کی پیدایش ہوائے بکثرت مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب مین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر اون مین حدت کم ہوتی ہے اور مدت
اونکی ابتدا کی زیادہ ہے۔ اور صیف یابس جسمین پانی کم ہے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اون مین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فیصلا اونکا بطرف
صحت خواہ ہلاک کی جلد تر ہوتا ہے۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور مدار جمیع تغیرات کا جسمے استحالہ
کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہوجائے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے گو اوسکو تخصیص ساتھ ہم نہین جانتے کہ وہ کیونکر موجب اس تغیر کی
ہے اگرچہ ایک قسم ہیئے منجمین اوسکے ہونیکا حکم کرتے ہین اور اوسکی دلیل خوا طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد پر
احوال معلومہ کے معتبر بیان کرتے ہین۔ بلکہ واجب ہے یہ بات معلوم ہو کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے
ہوتے ہین اور جب قوی منفعلہ ارضی ترطیب شدید ہوا مین اسطرح کی پیدا کرتے ہین کہ بخارات ایرا و خنہ او ٹھکر ہوا
مین مل جاتے ہین اور ہوا مین پھیل کر حرارت ضعیف النحو کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر تا گوار ہو کر
بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جوہر طوبت گرد قلب کے ہے اوسکو متعفن کر دیتی ہے پھر اوسوقت ایسی حرارت
جو خلاف اعتدال طبعی ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرائین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیدایش حمی
وبائی کی ہے اور خلق کثیر جسمین یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی تغیر کی موجود ہو۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل
قبول فعل پر مستعد ہو کافی حصول فعل اور انفعال مین ہے اور ہوائے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی
بدن مین کثرت ہو اسلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہے اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ
ایسی اور چیز کے ضعیف ہوتے بھی مستعد ایسے حمیات کے ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہوجاتے ہین اور بکثرت
حمام کا استعمال ہوا ہو وہی اس تپ کے قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی
ہے باطن مین اوسکی اذیت زیادہ ہوتی اور اکثر مہلک ہوتی ہے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ
مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور ابتدا متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے پیاس بہت
غالب ہوتی ہے اور زبان پر خشکی رہتی کبھی متلی اور بیقراری اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بھوک پر صبر کرے بمقابلہ اوس ضعف کی جو بوجہ
بقلت اشتہا کے ہوتا ہے بیمار کا دل غذا سے نکمر ہین او بارہ سکا بیمار کی تاریکی اور دیر لاک ہوجائے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور
بہت شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور تحلل یعنے بے چینی اور کرب عارض ہوتا ہے۔ کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت
ساقط ہوکر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور بیچ شراسیف یعنے پسلیون کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور
دل کا دھڑکنا ہوتا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پھنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برآمد ہوتی ہین اور کبھی یہ بثور ظاہر ہو

بہت جلد پھیلتے ہیں اور مشتہ دیر میں ہیں اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہیں۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ کثرت شدید
ہو جاتی ہے کبھی انکو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے میں پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہیں اور بلغمی خلط بھی
برآمد ہوتی ہیں اور براز نرم اور خراب ہوتا ہے قوام اور لون اور بعض اوقات براز طبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اور بہت اور بدبو اور ان میں
کیفیت ایسی چیز ہوتی ہے جو اعضا اور احشا کو گھول کر برآمد ہوتی ہے۔ بول مائی اور مرد سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تو سوداوی بھی
عارض ہوتی ہے اور صفراوی تو بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہے۔ یہ سب اعراض مذکورہ
بلا سے ابتدا کرتی ہے اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر میں غشی اور برد اطراف کی نوبت پہنچتی ہے اور لثیر غسل و تشنج اور کثرت از پیلے ہوتا ہے۔
کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خوار جو اوسکے قریب بیٹھ کر احساس کرنا چاہیے زیادہ محسوس نہیں ہوتی اور نبض اور بول میں
بھی زیادہ تغیر پیدا نہیں ہوتا اور باینہمہ بہت جلد ہلاکت ہوتی ہے کہ طبیب کو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض و قارورہ
وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہے اکثر اونمیں سے جسکی سانس میں بدبو پیدا ہو گو تپ میں خفت ہو یا کہ بدبوے
نفس ہمراہ اور اعراض شدید کے ہو مرجاتا ہے اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ قلب تک عفونت مستحکم ہوگی۔ علامات
وبائی وبا پر دلالت کرنے والی ایسی خبریں جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہوں ستارونکا زیادہ ٹوٹنا اوائل خریف میں اوائل کے مہینے میں اگر اس ماہ
میں ستارے زیادہ ٹوٹیں تو منذر وبا کے ہوتے ہیں یعنے آگاہی دیتے ہیں وقوع وبا پر آئندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے
ہیں اگر ہواے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر میں چلے یعنے فصل شتا میں بلکہ مد و تر ہری چلا کرے۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر
ہوتی ہیں اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہوا میں غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار
آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہو گیا ہے۔ جو وبا فصل گرما میں پیدا ہوتی ہے اور
اوسکی علامت اور روایت بہت زیادہ ہے اوسپر دلیل یہ ہے کہ ربیع میں پانی کم برسا ہو اور برودت رہے پھر جب ہواے جنوبی صیف میں بکثرت
چلے اور ہوا میں کدورت آجائے اور چند روز تک رہے بعد اوسکے صاف ہو اور ایک ہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور انکو سرخی
ہمینگے اور بدنگ کرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے میں کچھ دیر نہیں ہوتی اور حمیات وبا اور جدری
وغیرہ کی امید بھی ہوتی ہے۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف میں بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختوں کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جائیں
اور اس سے پیلے فصل خریف میں شہب یعنے تارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں اور نیازک یعنے ہوا میں آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہو چکے
ہوں تو بھی علامت وبائی ہے اسیطرح اگر ہوا ان پھر میں چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہو اور آفتاب صاف برآمد ہو دوسرے روز
مکدر ہو اور آفتاب پردہ غبار میں طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقیناً کرنا چاہیے۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہیں جیسے مینڈک
بہت پیدا ہوں اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہوں از انجملہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین
میں سوراخ کر کے گھر بناتے ہیں وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئیں اور اندر کا رہنا چھوڑ دیں اور تاریکی اونکے ابر میں پیدا ہو کہ اپنے سوراخ
کو شناخت نہ کر سکیں اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الحس ہے جیسے لقلق یعنے لگ لگ وغیرہ اپنے اشیانہ کو چھوڑ دیں اور کبھی بیضہ وغیرہ
اوسی طرح اشیانہ میں چھوڑ کر چلے جائیں اور اکثر ایسے مقام پر جہاں وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات الطبع گوشت مردار کے جمع ہو جاتے ہیں
علاج حمی وبائی کا تمام علاج اس شے کا ہے کہ سیلان خلط میں کمی پیدا کیجاے اور تجفیف بذریعہ فصد و اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ ہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا ہو جاے پھر اگر فاسد خون ہو فصد کرنی چاہیے
اور اگر سواے خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جاے اور ہواے
مکان کی بخوبی اصلاح کیجاے - مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہو کہ اوس مکان کے گرد نواح کے پھول خوشبو سبز درخت کے رکھے جائین اور کونپل درخت
کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جائین اور تھلیہ اور خوشبو جو فواکہ سرد کی انواع قسم کا فوا او صندل و گلاب وغیرہ سے تیار ہو
مہیا کیا جاے اور تمام دن مین چند مرتبہ مکان مین چھڑکاو کیا جاے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری
ہون اور نہرون کے ذریعہ سے چھڑکاو کیا جاے تو بہتر ہو ہوا کے اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ مین بیان کیا جاتا ہے - قرص کافور اور
ربوب بارد اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمین صندل ملا ہو یعنی جو ایک قسم کا مصنوعی دوغ نمکین ہو اور سرکہ اور پانی بھی جو
بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو وغیرہ پلایا جاے بہت نافع ہوتا ہے - اور تھوڑا سرکہ پید بلے پانے سے ہیجان حرارت کا ہوتا ہے اگر بیماری تک
نوبت پہنچے کہ شراسیف مین تمدد پیدا ہو اور بینا اطراف اور بیداری طویل اور اختلاط ذہن عارض ہو اور سینہ اور اوسکے اوپر کے کپڑے مثل
صندلی وغیرہ اوپر کا اوٹھین اور چھپٹے کیطرف کھینچین اوس وقت ایسی بادر جو حرارت کو اطراف خارج کے جذب کرے ضرور لوٹھانی چاہیے - اگر اشتہاے
طعام مین سقوط پیدا ہو پھر کھانا کھانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ اسیطرح ہوا ہے کہ اس حالت مین حیات ایسے اگر غذا دیتی ہے اور بکراہ کھلائی
گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کرلیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اوسپر جبر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اونکی ترش اور خفیف تجویز کرنی چاہیے اور
مقدار مین تھوڑی اسلیے کہ غذا بھی اونکے بدن مین جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی ایذا بکثرت مضر ہوگی اور امتلا
بھی غذاے کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے - ہواے وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کے بھی ہوتی ہے اور بیمارونکی نسبت بھی ہوتی ہے
صحیح لوگون کے واسطے اصلاح اس ہوا کی یہی مراد ہوتی ہے کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح
پیدا ہو یعنے اگرچہ استعمال سخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہین ہے - مصلحات ہوا کے یہ اجزا ہین عود خام عنبر کندر مشک قسط شیرین
میعہ سائلہ سندروس حلتیت علک ترفل علک البطم لادن شہد زعفران سک مر عود عشنہ فاسعد لوز خراعلی وج ترکی شاہ بلوط بادام
تلخ اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کر کے استعمال کرتے ہین اور مکان کو سرکے اور ہینگ سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوا جو بیمار
اور صحیح دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب ورآس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جھاؤ اور ریباس خشک
کا دھونی دیجاے اور دھوئین کا دور سے لینا ضرور ہے کہ دماغ کو گزند نہ پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے جسکو وبا کی ضرر سے حفاظت
منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمیشہ ایسی تدبیر کرے کہ بدن مین خشکی پیدا ہو
خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن مین پیدا کرے - مگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن مین پیدا نکرے بلکہ ہرگز استعمال ریاضت کا نکرے اور
حمام کا استعمال کرے اور نہ شربتونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی کرے اور ہوا کو اونھین دواؤن سے اصلاح کرے جو اوپر ذکر ہو چکین
اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرے تبرید کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمین بہت سی کھٹائی ملا کر
پکایا جاے اور سماق اور ترلیص اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ مین بنایا جاے خواہ اور کسی ترشی مین مثل سماق اور آب انگور ترش
خواہ آب لیموں آب انار وغیرہ مین - سرکہ مین پڑی ہوئی چیزین اوسکو بہت نافع ہین خصوصاً کبر جو سرکہ مین پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ مین ڈالکر
کیا ہوا کہ بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے - وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرتا ہے اور مثرودیطوس بھی

اسیطرح ہی بشرطیکہ قبل از تاثیر ہواے وبائی کے استعمال کیا جاے اور باقی تدابیر جو اسکے قبل مین آتی ہین اور وہ دوا جو صبر و زعفران اور مر کی سے بنائی جاے - ہر روز قریب ایک درہم کے استعمال اوسکا مناسب ہی کہ بہت نافع ہی **چیچک کا بیان** کبھی خونمین ایک قسم کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہی از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ مین پیدا ہو کہ بسبب غلیان اور جوش مین اجزا خون کے آپسمین جدا ہوتے ہین اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہی کہ خونمین جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذاے طمثی خواہ حیض کے خون سے اس خونمین ملا ہوا ہی اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہی اس خون سے کم کر دیتا ہی خواہ جو چیز ناقص اس خونمین بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہی بوجہ استعمال غذاے ردی الجوہر کے جسمین حرارت و فضول زیادہ پیدا ہوا اور رداوت ایسی ہو کہ قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوشمین لائے تا اینکہ اس خونکا نیا قوام بہ نسبت قوام اول کے اقوی اور اطہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ انگور مین فعل کرتی ہی کہ اوسمین جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہی کہ جوہر اوسکا یکرنگ ہو جاتا ہی اور جوشش بمنزلہ رغوہ اور کف کی اجزاے ہوائی سے ہوتی ہی اور جو شے ثقیل اجزاے ارضی کی ہی اوس شراب سے کم ہو جاتی ہی - کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہی کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون مین پیدا کرتا ہی اور آواز جاکر کھانے اور بیج بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اوٹھتی ہی پیدا ہوتی ہی جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصًا بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی بتبدیل کر دے - جدری اور حصبہ ایسے امراض مین سے ہین کہ انکے مواد دور دراز سے پہونچتے ہین اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچاے اوسیطرح جدری اور حصبہ کے حالات ہین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہین - جنوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہی اوسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہی - جو بدن گرم تر ہی اوسمین استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہی خواہ جس بدنکی رطوبت مین کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو - غذاؤنمین بھی ایسی چیزین ہین جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہی خصوصًا اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور ان غذاؤن کے اوپر دوائین یا غذائین گرم کھائی جائین جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصًا اونٹنی اور گھوڑی کا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جاے اور حرارت اسکے کھانے کی نہو بعدہ شراب بکثرت پی جاے یا اور گرم دواؤنکا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی - چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکونکو عارض ہوتی ہی اور اسکے بعد جوانونکو اور بڈہون کے بدن مین چیچک کم نکلتی ہی مگر ایسے ہی اسباب قوی ہون یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدنمین رطوبت زیادہ ہی اوسمین نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہی - فصل ربیع مین جدری بہ نسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہی اور ربیع سے کم آخر مین خریف کے خصوصًا جب خریف سے پیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو - جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہی نہین ہوتا بلکہ جتنے اعضا متشابہۃ الاجزا ہین ظاہر مین ہون خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پھیپھڑے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہی - جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہی پہلے بدنمین کھجلی سی اوٹھتی ہی پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سرے اور گول مثل باجرے کے اوسکے بعد سب دانے نکل آتے ہین اور پیپ سے بھر جاتی ہین بعد اوسکے پھوٹ کر مواد نکل جاتا ہی اور خشک ایسے رنگ برنگ کے ہو جاتے ہین اوسکے بعد پپڑی گر جاتی ہی اور صحت حاصل ہوتی ہی - کبھی جدری کا انتقال بلغمونی اور شرہ کیطرف ہوتا ہی اور کبھی اسکا انجام بیلیکیطرف ہوتا ہی اوسمین مدہ جمع ہوتا ہی

اکثر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ غلمونی کی سرخی مائل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مثانہ مثل خاکستری اور بنفشی
اور سیاہ بھی ہوتی ہے اسلیے کہ جدری کی بہت سے اقسام اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ
ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری غایت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی مائل
ہوجاتی ہے اوسکی بدی بڑھ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو بدی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصًا اگر جلد دانہ نکلین
کم مین بڑے ہون نکلنے مین آنکے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا تیسرا
دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کے ہو۔ ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جھرا کہتے ہین اور سپید
اور صاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کے بعد لکھا ہے مدام آتے ہین۔ بعد ان سپید ہے مانند انکے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانے
چھوٹے ہون اور جلد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانے آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانے مل جاتے ہین سطح جلد پر بہت
سے گوشت کو گھیر لیتے ہین اور انکے اجتماع سے ایک شکل مختلف یعنی پھیلا ہوا گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت برے ہوتے ہین اسطرح وہ بڑے
دانے دوسرے کہ ایک پر دوسرا انکا وہ بھی ناقص ہین۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتدائے مرض مین
گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن آخر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانونکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری
ہوجائے گی اور نوبت ہلاکت کی پہونچے گی اسلیے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین
ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہے کہ اوسکے حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہوجائین اور کبھی اندر چھپ جائین خصوصًا اگر بنفشی
رنگ کی چیچک ہو اور بحران ہونے بلا سکون اور پیچونی نہ اوبھرے اور نہ اوسکے بخوبی اوبھرنے کی امید ہو بسبب ضعف قوت کے اور کسی
عضو کے سبز ہوجانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے۔ اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا بعد اوبھرنے دانون کے ہوا ہو قوت
ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑھتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین۔ پہلی تپ ہو کر چیچک کا نکلنا آمین سلامت
زیادہ ہے بنسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل آئے تب تپ عارض ہو۔ جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آوازکا بہت
خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مریض مین سلامت ہے اور اگر جدری کے مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے
مریض کی سانس کا حال ہو تو یقینًا جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہوچکی یا حجاب مین ورم پیدا ہوگیا ہے۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑھتی
جائے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہوجائے اور جدری یا حصبہ سرد ہونے لگے اوسوقت مریض قریب
بہلاکت ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر تائید اس سے ہوتی ہے کہ جدری ایسے قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو۔ اکثر بچہ کا بیمار
اختناق یا بے ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہے اور کبھی بسقوط قوت ہو کر یا بیچ لینے خراش رودہ یا اسہال مین مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔ اگر
بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر چھپ جائے معلوم کرنا چاہیے کہ بیمار کی غشی قریب ہے۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکے بعد سیاہ
پیشاب ہو تو فورًا ہلاکت ہوجائے کی خصوصًا اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کے یا اسہال یعنی جیسے گوشت کا پانی اس رنگ
کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جائے پھر موت مین کچھ شک نہین حصبہ ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور وہ
لال دونون سے اسلم ہے جیسے سلامتی زیادہ ہوتی ہے۔ اکثر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جس وقت اور دو بارہ جمع ہو
اور یا دو دفع کا ہو۔ او غوم اور عصامی ایک قسم جدری کی ہے کہ جسکے دانے چہرے اور سینہ اور پیٹ پر کے بنسبت پنڈلی اور قدم کے زیادہ نکلتے

ہین اور یہ قسم ردی ہی اور مادہ غلیظ پر دلالت کرتی ہی جو اطراف مین دفع نہین ہوتا **علامات ظہور جدری کے** کبھی جدری کے ظہور سے پیشتر پشت مین درد اور ناک مین کھجلی ہوتی ہی اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہی اور بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین تمام بدن مین بوجھ پیدا ہوتا ہی رنگ چہرہ کا اور آنکھ کا سرخ ہوجاتا ہی آنسو بہنے لگتے ہین حرارت تمام بدن مین مشتعل ہوتی ہی انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہی سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہی آواز بیٹھ جاتی ہی تھوک گاڑھا ہوجاتا ہی سر مین بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہی مونھ خشک ہوجاتا ہی کرب اور درد گلے مین اور سینہ مین پیدا ہوتا ہی پاؤن کھینچنے لگتے ہین جسوقت چت لیٹے اور چت لیٹنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہی ان سب باتون کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہی۔ حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہی ہندی مین اسکو کھسرا کہتے ہین۔ جدری اور حصبہ مین اکثر احوال کا کچھ فرق نہین ہی اتنا فرق ہی کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہی اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہین نکلتے اور جلد مین ایسی بلندی نہین ہوتی جسکا کچھ خیال کیا جاے خصوصاً ابتدا مین حصبہ بہت کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہی۔ ابتدا مین جدری کے دانہ اونچے ہوجاتے ہین۔ حصبہ کے دانہ جدری سے شمار مین کم ہوتے ہین اور آنکھ مین حصبہ بہ نسبت جدری کے کم نکلتی ہی علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہین مگر تہوع یعنے اوبکائی آنا حصبہ مین زیادہ ہوتی ہی اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہی اسلیے کہ یہ باتین جدری مین بجہت امتلاے خون خاص کر کے ہوتی ہین جو کثیر ہوتا ہی اور حصبہ مین خون کے حرارت شدید ہوتی ہی مگر کثرت اسقدر نہین ہوتی ہی جسقدر جدری مین ہوتی ہی حصبہ اکثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہی اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہی۔ جو جو علامات سلامت مریض کے جدری مین ہین وہی حصبہ مین ہین کہ جو قسم حصبہ کی سریع الظہور اور بروز ہو اور اوسمین نضج جلد ہو وہ سلیم ہی اور سخت اور سبز اور بنفشئی گون حصبہ بھی ردی ہی اور جس قسم کی حصبہ مین نضج بدیر ہو غشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہی اور اگر دفعۃً نکلکر غایب ہوجاے وہ بھی ردی اور غشی آور ہی۔ جدری کے علاج مین مبادرت کر کے اخراج خون کا بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرایط اخراج خون کے جمع ہوجائین اور اسیطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاے خون کے ہو۔ زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہی جب دانہ جدری کے نکل آئین پھر فصد نہ لینی چاہیے ہان اگر امتلا شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہوجاے پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف تلیین مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض مین بہت ہی موافق ہی اور اگر ناک کی رگ کھولی جاے فائدہ رعاف کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنے اوپر کی جانب کے اعضا کی مضرت جدری سے حفاظت ہوجائیگی اور اوسکے واسطے اسمین آسانی ہوتی ہی۔ اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکیا جاے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہی اسیطرح جو شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ سرد اشیاء کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہوجانے کا خوف ہی اول مرض جدری اور حصبہ مین ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاے حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت مین قبض پیدا نکرے اور خون کو غلیظ نکردے جیسے نان خورش عنابی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شگوفہ خرما اور مسور کا شوربا اسیطرح جس غذا مین تلیین طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہی کہ ان غذاؤن مین تمر ہندی شریک رہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہی۔ اور کدو سے جو غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہی اور تربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہی۔ بلکہ ابتداے مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہی اور جمیع ملینات سے تمر ہندی افضل ہی اور اگر فقط تمر ہندی لیے اجابت نہو شیر خشت بھی زیادہ کرین مگر یہ کہ نرمی طبیعت باسانی ہوجاے اور زیادہ اسہال سے احتراز واجب ہی خواہ کسیقدر ترنجبین خواہ آلو شریک کرین۔ کبھی اول ظہور مین جدری کے تین درہم رب گذر لیے یعنے گیہون کا رب ہمراہ قرص کافور اور شراب شگوفہ خرما کے بہت مفید ہوتا ہی۔ اگر دریافت ہوجاے کہ مرض مین طول ہوگا اور دوسرا دن گذرجاے اور جدری کا ظہور شروع ہو

اوسوقت تبرید کا استعمال بیشتر سبب خطائے عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک دیتا ہے اور اعضائے رئیسہ
پر لیجاتا اوس چیز کا جسے گنجائش بروز اور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے۔ بلکہ ایسے وقت
مین اعانت مادہ کی ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے جو نلیان کو زیادہ کرین اور سدے مواد پستی کی کھولدین جیسے رازیانہ کرفس ہمراہ شکر کے
یا طبیخ عصارہ کے یعنی انہدون کے پتون کا عرق نچوڑ کے شکر سے شیرین کرکے پلائین یا جوشاندہ اصول کا جن بیونکا جنمین زیادہ حرارت نہو کبھی
ان دواؤن مین بقدر خوشبو آجانے کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے کی بہت
ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین۔ ایسے وقت مین یہ بھی ایک شے نہایت نافع ہے کہ مغسول پانچ درم
عدس مقشر سات درم کثیرا تین درم نصف رطل یعنی ستر تولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلائین۔ اس سے بھی مادہ جلد باہر
نکلتا ہے مدنگا یہ دوا ہے انجیر زرد سات عدد عدس مقشر تین درم کثیرا تخم رازیانہ ہر واحد ... درم اڑھائی پاؤ پانی مین جوش دین جب ایک ثلث
باقی رہے صاف کرکے پلائین حرارت قلب کے گردے باہر نکالدیے گی اور خفقان کو منع کریگی۔ ایسے وقت مین تیل بیمار کے پاس ہی نہ لیجانا چاہیے اور
کپڑے اوڑھانا واجب ہے تاکہ تفتیح مسام ہو اور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معاملہ ہر وقت جاری رہے جو
تدبیر پینا نکالنے کیواسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہوجاتے ہین اور جو مواد کہ مادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتے
مین بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا یا خیش مین داخل کرنا چاہیے اور ایسے مکان مین جسکی ہوا تبرید کے واسطے بڑے کمان کے
چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے کبھی فصد کی مضرت اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ مستعد
بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچائین۔ اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ اندر یا سلنے
وغیرہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ
تک پہنچتی ہے اور تخمیس کرنی چاہیے اور خوشبو کافور اور صندل کی سونگھانی چاہیے۔ اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور خیش یا ہوا
اندر کے بار مین سے داخل کیے ہوے کے نہ بن پڑے تو پھر کچھ مضایقہ نہین اسیطرح اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلدی
نکلنے جدری کی کیجائے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرح کی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا اشتعال بڑھتا جائے اور زبان کی سیاہی ساعت
بساعت زیادہ ہوتی جائے اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کر دینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے۔ جدری اندر
بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہو جائیگی اور
اسہال ردی اور بول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کے اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے۔ حوض عدس مسلم
کے بھنی ہوئی مسور چند پانی مین بدل بدل جوش دے کرکے کھاتے ہین اور بدلے اوس مسور کے جو تخم مہندی سے ترش کیجائے اور آب انار خواہ
آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کرکے کھلاتے ہین۔ دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین ابتدائے
مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب فواکہ سرد شربت گدر خصوصاً اور شراب شگوفہ خرما خواہ
خود شگوفہ خرما یا خشت خرما کا دودھ۔ شربت کیوڑے کے بہت سے نسخے ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور
قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت ہی کے توڑے سے جو ترش اور مکدر ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتدائے
مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کدو دو حصہ اور اگر رب کدو نہ میسر آسکے تو خود کدو کو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

ایک چینی میں بقدر نصف سیر کے صندل لیکر سرکہ مقطر یا آب انگور خالص میں چند روز تک بھگوئیں بعد اسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک
پکائیں کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اسکے بعد نچوڑ لیں اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لیں اور جسقدر سرکہ آب انگور زیادہ
ہو تو بہتر ہی بعد اسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو ٹپکانے کے ذریعے آلائش دہی اس سے پاک کریں بانتل ماء الجبن کے اسطرح
پکائیں کہ اس سے ایت دہی کی یعنے تو ز جدا ہو جائے بعد اسکے آرد جو کو اس پانی میں ملا کر فقاع یعنے در بجز اطیار کریں اور
ترش کریں بعد اسکے پھر اس درمیشے کو ذریعہ ٹپکانے وغیرہ کے صاف کریں اور پھر آرد جو ملا کے اسی سے فقاع بنائیں اور دھوپ
کی گرمی سے ترش کریں جسقدر مکرر اس عمل کو کیجئے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود آب سفرجل ترش جسمیں اجزاے
مائی زیادہ ہوں اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمیں رطوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو بموجب تصریح خود شیخ کی تفاح بری یعنے جنگلی
سیب ہی) آب لیمو آب الوبخارا جو ترش ہو آب شگوفہ خرما جو نچوڑا گیا ہو اور آب کندش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ ہو آب خوبانی جسکا مزہ
ترش عصارہ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاہتلاے باریک انگور عصارہ دردفارسی عصارہ نیلوفر عصارہ نعناع ہر ایک سے
تین حصے عصارہ اترج عصارہ ترشاوہ تارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کے عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز یعنے
برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سے ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب اور برگ امرود برگ زعرور برگ گل عصارہ برگ
[illegible] یعنے لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم
نیلوفر تخم گل ہر ایک سے مساوی حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ تر چھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا سب ادویہ
اور اجزا جمع کر کے آگ پر چڑھائیں اور مسور چہار جز اور جو مقشر دو جز اور سماق تین جز دانہ انار ترش جز داخل کر کے پکائیں تا کہ نصف
باقی رہ جائے بعد ازان اتار کے خوب ملیں اور چھان کر وزن کریں اور تین سو درہم یعنے قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ ۴۰ ماشہ
کافور خوب پیسکر ظرف کے ہنڈی میں پھر کریں اور اسکے اوپر دوائے مذکور باہستگی ڈالیں اور اسکا منھ خوب تنگ سرپوش سے بند کر دیں
کہ بخارات باہر نکل نہ سکیں اور پھر آگ پر چڑھائیں جب گمان ہو کہ آب جوش اگیا ہی اوتار کر خوب ہلائیں اور بدستور قدیم جس برتن میں
اچار وغیرہ رکھا جاتا ہی جیسے مرتبان وغیرہ اسمیں رکھکر خوب وصل کریں کہ اس سے کافور کے اڑ جانے سے اطمینان ہو اور مقدار
شربت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولے کے ہی بعض لوگ اس دوا میں کسیقدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل اور سعد کوفی
شریک کرتے ہیں جسقدر مناسب معلوم ہو جب اخراج مدہ ریکا تمام اور کمال ہو جائے اور دانے سب پختہ ہو جائیں اور ساتوان دن
گذر جائے تو یہ مناسب ہی کہ سونے کی سوئی سے چھید کر رطوبت دانوں کی نکال ڈالے اور روئی سے پونچھ لیں اور نمک ملنا بہت ضروری
ہی لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کے نمک ملنے میں کسیقدر تاخیر کرنی مناسب ہی اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا ایذا اور
الم پہونچاتا ہی مگر بڑے دانے کے سوا اور دانے توڑتے ہوں یا نہوں انپر نمک ملنا ضروری ہی اور بڑے دانوں کو بحال خود چھوڑ دینا چاہیے
کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جائے پھر اسکے بعد تملیح کی جائے ۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نکرنی چاہیے کہ ورم پیدا
ہو جائیگا اور درد شدید عارض ہوتا ہی ۔ مگر بعد نضج کے تملیح ضروری ہی ۔ اور تملیح کا طریقہ یہ ہی کہ پانی میں نمک گھول کر اور تھوڑی زعفران بھی داخل
کریں اور گلاب میں اگر نمک گھولیں تو بہت بہتر ہی اور اگر پانی میں جھاؤ اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولیں یہ بہت عمدہ
ہی خصوصا اگر اسمیں صندل کافور بھی شریک کریں تملیح سے نضج بخوبی پیدا ہوتا ہی اور خشکی دانوں میں بہت جلد آجاتی ہی اور

پھنسی جلد گر جاتی ہے - جھاؤ کی لکڑی کا دھواں پہونچانا بھی نافع ہے - اور جاڑوں میں جو لکڑی آگ کو اسطے جلتی رہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے - اور اگر جدری میں رطوبت شدید ہو اسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جبید تدبیر بروقت تفتیح کے اور بروقت اہتمام اسکے خشک کرنے کے مریض کے سلانے میں اہتمام زائد کرنا ہے اور آرد گندم اور جوار اور جو باقلا چھونے بردان چاہیے اور بہتر طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی تو شک کے اندر بھریں جسکا کپڑا عموماً جھر جھرا ہو اور نگین ہو اور اسکے اندر سے اثر ان دواؤں کا بقوت پہونچے اور برگ مورسن سے بننے تمی تجفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے - جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائیں طلا کریں جو خشکی پہونچاتی ہوں اور کسیقدر ایسی دوائیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں انمیں تھوڑی سی زعفران شریک کریں - اور اگر جدری زخم پڑ جائیں مرہم ابیض خصوصاً اسمیں تھوڑے سے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا تراشہ پیخ سر گندہ کا خواہ بید سادہ کی تیلی جڑ کا خواہ زعفرور کا مرہم ابیض میں ملائیں اور قیسر بید کا شعری اور مردار سنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے - اگر ناک میں خشک ریشہ پڑ جائے پیغور طلی نافع ہے روغن گل خالص اسمیں تھوڑا سا موم اور قلیا ملا کر استعمال کریں - اور بعد خشکی کے یا جب زخم پڑنے لگے استعمال روغن کا ایسے زمانہ میں جبکہ پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے - اور بروقت قرحہ پڑ جانے کے چونکہ روغن بادام اور اصل جسم پر لگی ہے اسکا استعمال ضرور ہوا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے

بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے

جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ یہ ہیں آنکھ اور حلق تھنے پھیپھڑا انثریان بھی اعضا ایسے ہیں کہ جدری کے مرض میں انمیں قرحہ پڑ جاتا ہے - آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اُسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہے اور حلق میں خفیف خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہیں کہ بلع یعنے نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکلۃ الفم پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے - اور تھنوں میں کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے میں جدری کے دانے ایسے پڑ جاتے ہیں کہ ضیق نفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان شش میں قرحہ پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے - امعا میں کبھی بوجہ جدری کے سحج یعنے خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اسکی تلافی اور مداوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے - آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشنیز سے جسمیں سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہو اکتحال کریں بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے سیاہ جو فقط سرمہ سیاہ جو آب کشنیز میں پرورد کیا جائے اور آب سماق جسمیں کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ تخم رمان سے مفید ہے جو انڈے سے انار کے زرد زرد برآمد ہوتے ہیں وہ بھی جبید ہے خصوصاً اوائل میں اور اگر جدری ظاہر ہو جائے پھر اسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہے - یہ بھی کہتے ہیں کہ سپید رال سے اکتحال بہت مفید ہے - آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن پستہ (جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ میں کوئی آفت آ جانے کے استعمال کرتی ہیں) غشا جسم یعنے پردہ ساج پڑ جاتا ہے اسے دور کر دیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہے اور شیاف ابیض بعد دانے اُبھر آنے کے آنکھ میں بہت مفید ہے - منہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کریں کہ انار چوسیں اور دانہ انار کو ابتدا میں چبائیں خواہ توت شامی چوسیں اور توت کے رب کا غرغرہ کریں خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کا چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا مفید ہے تھنوں کی حفاظت کیواسطے ماثیا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کریں اور فقط سرکہ سونگھنا بھی کافی ہے - اور پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز لوق عدس سے اچھی

نہین ہی کہ اُسمین تخم خشخاش شریک کرین - اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجیر اور مسورجو قبل اس فصل کے بیان ہو چکا ہی کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہی - اور اسکی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہی کہ اسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہی واجب ہی کہ استعمال قوابض کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص تخم حماض سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا بیان** عتیر اس مقدمہ کا بیان ہم آگے جہان زینت کا ذکر ہوگا بتفصیل کرینگے اور بیان پر مخصوص دوا جو مناسب مرض کے بھی ہی اور نشان چیچک کا بھی مٹاوتی ہی لکھی جاتی ہی منجملہ اُن ادویہ کے جنسے نشان چیچک کے برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ ریاس کی اور آرد باقلا اور تراشہ چوب بید اور تراشہ چوب عنزروت اور تخم خربزہ کے چھلکے خشک کیے ہوے اور چاول دھوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدی بیضہ مرغ اور مٹی پھولی ہوئی بذریعہ مٹرانے کے اور مرداسنگ شکر طبرزد اور نشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن اور ادھان کی قسم سے روغن سوسن روغن پستہ چربی گدھے کی مع روغن گل اور جو مزاج مین قریب اسکے ہو اور وہ پانی جو اونٹ کے منہ سے نکلتا ہی جسوقت تم کو بھونین اور جلائین کہ نہایت مفید ہی اور اس سے زیادہ قوی سمندر کف اور عصارہ فلفل یعنے وہ سنگریزے گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر انمین سرایت کرجاتی ہی اور قسط اور اشق کند صابون بورہ ارمنی استخوان سوختہ پرانی ہڈیان جو کہ چورا ہو جائین تخم ترب آرد ترب سوکھا یا ہوا ازاں جملہ ترمس کھانے کی چیزین بہتر جنسے رنگ کی خوبی پیدا ہوا ماہی شور شس اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربا مرغ اور کبک اور دراج اور تدرو جو فربہ ہو - استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہی - مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اور سیگی بھیسنکی پرانی ہون اور نئی اینٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی بیس درم اس مجموعہ سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی مین اور آب جو خواہ آب باقلا مین میکر عضو وغیرہ پر رات کو لگاکر صبح کو بنفشہ پانی مین جوش دیکر دھو ڈالین اقریطین نامی حکیم کا نسخہ ہی خشت جدید پرانی ہری اصل قصب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ برنج سانھی شستہ حب البان قسط اجزا موزون لیکر اونبہ طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو پیس کر مالش کرین **حمیات ورمی کا بیان** اوپر باب حمیات یومیہ مین بیان ہو چکا ہی کہ جو حمیات تابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری بیشتر انکے سخونت قلب تک پہونچتی ہی اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب بادیہ یعنے غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اسوقت از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہو جاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کی طرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہی اور امتلاے اخلاط جو بدن مین ہو رہا ہی وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہی اور کبھی بوجہ ایسے قروح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہو کر محتبس ہو جاتے گوشت نرم مین - مگر جو حمیات تابع اورام باطنی کے ہین انکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہی - بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہون وہی ہین جو ورم حمرہ سے جو بعض احشا مین ہو جاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہی اور اس ورم کا باعث اخلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین - اور اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنے کان کا ورم جسکے ذریعہ سے سماعت ہوتی ہی اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور ردموی ہو اور اس حجاب کا ورم جو متصل سینے کے ہی اور ورم جگر اور گردہ اور مثانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ انکے ہی - کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہی

اسیطرح اگر ورم اعضائے لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضائے غشائی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوگی
خواہ جو ورم قریب بہ شریانین ہو اسکی تپ شدید ہوتی ہی اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اسکی تپ ضعیف ہوتی ہی اور یہ سب حمیات
بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہی اسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہی اور جسقدر پیدائش مواد کی ہوتی ہی اسیقدر
ان مواد کو حرکت ہوتی ہی اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یہ اورام کرتے ہین اسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہی بس ہر خلط کے لائق
جیسا دورہ لائق ہی ویسا ہی ہوتا ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہوجاتا ہی اور تپ باقی رہجاتی ہی یہ دلیل
اسکی ہی کہ ابھی تقیح تام نہین ہوا ہی — یہ حمیات اور اورام اگر دیرپا ہون انجام مین دق پیدا ہوتی ہی خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور
عجابی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہوجاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون **ذکر علامات اور احکام حمیات**
اورام کا حمیات اورام جو اعضائے باطنی کے ورم سے پیدا ہون انکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین کچھ علامات اور
اعراض ایسے ہوتے ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہی اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین اور بعض علامات
مریض کے حال پر دلیل ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے — قسم اول کی مثال جیسے نبض منشاری اور درد چبھتا ہوا اطراف سینہ اور امس
پر دلالت کرتا ہی اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے وہ اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل
ہین جیسی سرخی قارورہ اور ضیق نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہی کہ درد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہی اور جمیع اعضا سے گرمی عضو ماؤف
کی زیادہ ہوتی ہی اور گرمی خلاف عادت اس عضو مین ہوتی ہی اور جیسے تشنج کہ اعضا عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہی — اور مثال دوسری
قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ مادہ مرض کا صفراوی ہی — اور تیسری قسم کے وہ اعراض
ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین — کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی ہی
اور اسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اسکے منفرد ہونین مختلف ہوتے ہین بسبب اختلاف اعضا کے عظیم اور بزرگی مین اور انکی
رگوں کے بڑے ہونین خواہ بایں وجہ کہ بعض اعضائے باطنی قریب بقلب ہین اور انکو قلب سے شرکت زیادہ ہوتی ہی جیسے جگر اور ریہ خواہ قلب
سے دور ہون انکو شرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضا
کے اورام سے حمیات منفرد پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ مثل غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور انکی حمیات
کے ہمراہ نفض اور لرزہ بھی ہوتا ہی اور پھر ہرتی بھی موجود ہوتی ہی اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہی کہ یہ حمیات اورام
ہین یا حمیات عفونت — خاص علامات انکے حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص
زیادتی حرارت کا زائد حرارت معتاد پر عضو متورم مین اگر کسی مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کے قریب ہو یا اس سے مشارکت قوی
رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور باایں ہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو بس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اس تپ کے جو تابع ورم اس عضو کے
ہوتی ہی قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہی اور بنظر تبعیت اس ورم کے اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا
کہ اسکے ہمراہ درد سر اور درد گردن کا بھی پیدا ہوتا ہی — حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے
تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہی سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہو اسوقت حدت بھی ہوجاتی ہی — حدت نہونے کا سبب یہ ہی کہ عفونت
اس تپ کی داخل مین فرو رفتہ ایسی نہین ہی جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہی اور نہ اسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہی فقط

عضو یا ورم میں عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اسی مقام پر کھنچ جاتا ہے — بعض حمیات ورم باطنی کی مثل بعض حمیات عفونت کے ہوتی ہیں کہ ابتدا میں صغیر اور بروقت فترتی کے سریع الانقباض اور بعد ازاں عظیم ہوجاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب اقتضائے عضو ومادہ کے جیسا کلیات میں بیان ہوچکا بعد اسکے فشاری خواہ موجی ہوتی ہے بہ طبق عضو کے لحمی او عصبی ہونے کے — اور بول اکثر حمیات اورام میں بطرف باطن کے مائل ہوتا ہے اور رنگ میں کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رجوع کو انکے مقام میں جذب مادہ کا لازم ہے **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا** علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازانکہ اصل ورم کا علاج ہو جسکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اسمیں رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کے ضروری ہے — حمیات اورام کے علاج میں بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہوں یہ فرق ہے کہ ورمی تپ میں اجازت سرد پانی پینے کی نہیں ہے اور نہ حمام میں داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم حمرہ ہو سرد چیزوں کا رکھنا مقام ورم پر جن میں برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کسیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ یخ میں سرد کرکے اور جب گرم ہوجاوے بدل دیں اور کبھی زیت الانفاق جو بحالت خامی نچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہیں اور اگر کاہو کو دھوکے یخ میں سرد کرکے کھلائیں جائز ہے اور نافع بھی ہے **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کے ساتھ چند صورتوں سے ہوتی ہے — کبھی اصناف بعیدہ کی آپس میں ترکیب ہوجاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے ساتھ — اور کبھی ترکیب ایسے حمیات میں ہوتی ہے جو کہ جنس قریب میں متحد ہوں جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے ساتھ مرکب ہو — ایسے ہی مرکبات نائبہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے — اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہوجاتی ہے — اور کبھی نوع واحد کی حمیات میں ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہوں خواہ دو ربع میں ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہوں — دو غب کی ترکیب میں کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر میں نائبہ کا ایسا حال ہوگا — اور یہی حال ترکیب میں ربع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تخیل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس مشابہ بلغمیہ لازمہ کے ہوجائیگی — اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہیں اگر ترطیب بر سبیل مساوات ہو اور تداخل کسی غب کا دوسری غب میں ہوا ہو تیسرے روز کی نوبت میں شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتداء غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچواں روز شدت میں زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے مشابہ ہے جیسے دو غب سے مرکب ہونا بلغمیہ نائبہ کے مشابہ ہے — مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ متصور نہیں اور نوائب کے حال سے اشتغال میں چنداں ثمرہ نہیں ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہوکر ملاحظہ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت میں سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور وہ تپ اعراض میں ضعیف ہے پہلے زائل ہوجائیگی — کبھی تپ کے مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر بحری پیدا ہوکر سکون اور آرام ہوجاوے اور پھر از سر نو قشعریرہ طاری ہو — جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہوا اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اسکے اعراض کے پہچانا ہو انکی نسبت نہایت صحیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کرسکے خواہ دوسرے دن ترکیب

تپ دق کے ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی نفقہ کے جسکا مادہ بلغم بالحم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہی اسلیے کہ معالج اس حمی مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا انفض اور قشعریرہ کی بار بار برآمد ہونے عرق کو بشرطیکہ تپ کے اوقات تجربے ہون ملاحظہ کرتا ہی اور اگر مفترہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اسوقت ظن بلکہ یقین بھی ہوتا ہی کہ فقط حمیات عفونت سے بیان ترکیب ہی خواہ وہ حمیات لازم ہون یا منفرد اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی سانوچ کا فقط وہم وگمان نہین ہوتا۔ اور کبھی ترکیب متوالی پی درپی ہوجاتی ہی اسطرح کہ جب نوبت ایک تپ کے فوراً دوسری شروع ہوجاتی ہی جیسے کہ زمانہ ابتدا جزی تپ دوم کا جسین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہی زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہی اسوقت یہ تپ مرکب متشابہ ہوکر سونوخس کے جو غلیان خون سے خارج عروق مین پیدا ہوتی ہی مشابہ ہوجاتی ہی پھر ایسے وقت بدون رجوع کرنے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہین ہوتا ہی اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اُنکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہی۔ اور اگر نوائب قصیر المدت ہون اسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ درمیان دونون کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہی وہی فارق ہی مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہی اُنکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاحق کے نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب اسصورت مین حادہ پہلے دفع ہوجاتی ہی اور مزمنہ باقی رہتی ہی یہ دونون تپ مفترہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترہ اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ اور ایک غب مرکب ہوتی ہی خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہی۔ اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو سب پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہی اور فقط شطر الغب باقی رہجاتی ہی اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کے ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہی اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہی۔ کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب اور طرح سے پیدا ہوتی ہی مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جنکی جنس مین اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون لانسے تپ کی ترکیب ہوتی ہی جیسے غب دائرہ ہمراہ غب لازم کے مرکب ہو اور جیسے دو مفترہ مرکب ہوجاتے ہین اسی طرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ دو لازمہ مین ترکیب نہین ہوتی وہ غب مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق ہین ہوا اسمین ممکن نہین ہی کہ جس شے مین عفونت واقع ہون مختلف ہو بلکہ جسیع مادہ جو اندر عروق کے ہی یکسان متعفن ہوگا اور تعفن اُسکا ہر جگہ ظاہر رہیگا۔ یہ رای ہمارے نزدیک واجب التسلیم نہین ہی اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہی ضرور اُسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہی اور بعد ابتدا کے تعفن پھیلتا ہی اور اسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اُسپر جاری ہوتے ہین بنا بر تاریخ عفونت اول کے اور اس عفونت کو حرکات بنا بر اسی روز کے اور اسی حساب سے ہوتے ہین تپس کیا بعید ہی اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کہ اُسکو غلبہ ہو اور بالاصالۃ متعفن ہو اور دوسرا جزو اسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو اسے اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ بہ اتباع اسی جزو کے وہی ذاتی عفونت کو جو غالب نہتی پڑھائی اور اتفاقاً اُسکی عفونت کا اصالۃً بھی ہو اور وہ اتباع بھی ہو بہرحال اُسکے واسطے زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جدا گانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین متداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ۔ متداخلہ وہ ہی کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہوجائے۔ اور مبادلہ وہ صورت ہی کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کے دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہی کہ دونون ساتھہ ہی شروع ہون - اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق آئے خواہ چندبار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برآمد ہو اسوقت ترکیب مین گمان قوی کرنا چاہیے اسیطرح اگر مطبقہ مین افراط برد اطراف و تقبض یعنے سکڑا ہوا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہی ذکر شطر الغب کا شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہی ایک حمی غب ہوتی ہی دوسری بلغمی اور اسدن چونکہ بلغمی اور غب دونون کی نوبت یکبارگی ہوتی ہی اسلیے اس روز شدت اعراض مین زیادہ ہوتی ہی اور دونون کی ترکیب برسبیل مشابکت ہو یعنے دونون ساتھہ ہی شروع ہون خواہ برسبیل مباداخلہ کہ ایک کے اُترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ برسبیل مداخلت یعنے ابھی ایک تپ اترنے نپائے کہ دوسری شروع ہو جاوے - سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہی جسمین دونون ہمراہ شروع نوبت کرتی ہین اسکے بعد دوسری قسم کی شناخت کہ اسکی ایک صورت یہی ہی کہ فوراً بعد اترنے پہلی تپ کے دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہی کبھی دونون تپ لازمہ ہوتی ہین اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونون پیدا ہوئی ہین اور کبھی دونون دائرہ ہو کہ زمانہ اقلاع کا پیدا ہو جاتا ہی جسوقت کہ دونون کی عفونت خارج عروق ہو - اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہی اسلیے کہ اسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہی اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہی اور کبھی دونون برعکس اسکے ہوتی ہین - بعضے شطر الغب خالصہ اس حمی کو بھی جو مرکب ہے غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو کہتے ہین اور سوا اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہین مگر اس بحث سے چندان فائدہ نہین اسلیے کہ مجرد امر اصطلاحی ہی - کبھی مقدم عفونت مین حمی صفراوی ہوتی ہی اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہی بعد اسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتی ہی اور کبھی دونون مادہ مین ساتھہ ہی عفونت پیدا ہوتی ہی اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہی اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت مین شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہی اور بحران اسکا بدیر ہوتا ہی اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال برعکس کر دیتا ہی یعنے اسکی مدت مین کمی ہو جاتی ہی اور بحران اسکا بہ نسبت بلغم سازج کے جلد تر ہوتا ہی - کبھی شطر الغب کا زمانہ بطول ہوتا ہی حتی کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حادہ پیدا ہوتا ہی اور کبھی شطر الغب بہ نسبت و حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہی اسلیے کہ انجام اسکا طرف دق کے خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہی علامات شطر الغب کے خاص تر علامات اور اولی شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قرائن بھی ہوتے ہین یہ ہی کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت مین سکون لیے ہوئے ہو بہ نسبت غب مفردہ کے بعد اسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض مین کم ہو اور قشعریرہ کبھی اس تپ مین مکرر واقع ہوتا ہی یعنے چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہی اسلیے کہ دونون مادون مین تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہی اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہون - کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہی یعنے قشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہی - اور کبھی بعض اعضا مین گرمی آجاتی ہی اور ہنوز قشعریرہ باقی ہوتا ہی اور یہی تپ شطر الغب ہی اسلیے کہ بہ تحکانقاء و تنقص ہونا تمام اور کامل اس تپ مین نہین ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ مین زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہی خصوصاً اگر ترکیب مین صنف مشابکت سے ہو خواہ از قسم تشابک نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہی اسوقت اضطراب عارض ہوتا ہی اسوقت پھریری بار بار ہوتی ہی اور منتہی مین طول ہوتا ہی اور جسوقت گمان ہو کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہی اور اب قریب ہی کہ تپ اتر جاوے کہ یکایک پھر قشعریرہ عود کرتا ہی اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ متضادہ کے ہوتا ہی - اور منتہی اس مرض کا اوقات جزوی اور کلی دونون مین قبل منتہی

بلغمی سے کم ہوتا ہی اور بہ نسبت اسکے جلد تر ہوتا ہی اور بہ نسبت صفراوی کے دیر مین آتا ہی اسلیئے کہ حرارت کا پھیلاو شطر الغب مین بڑی دقت سے ہوتا ہی خصوص
اول مرض مین اور انکی حدت بروقت غشی کے شدید ہوتی ہی اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہی اسلیئے کہ دست تھنے ہیم بحسب نزاع دونون
مادون کے واقع ہوتے ہین اور عرق برآمد ہوکر یہ تپ بہت کم اترتی ہی — اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہی اور چوتھا دن
دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہی — شطر الغب کے وجود پر استدلال چند وجوہ مختلفہ سے ہوسکتا ہی کبھی بتغیر عادات کے اور کبھی بذریعہ اعراض کے
عادات کے راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدن مین خلط صفراوی کی کثرت تھی اور عفونت بھی اسمین آگئی تھی اسکے بعد مرفہ الحال ہوا اور ریاضات
کو ترک کرکے اچھی اچھی غذا اور گوناگون تدبیرین ایسی کین کہ انسے بلغم پیدا ہوگیا خواہ کسی شخص کے بدن مین بلغم کی کثرت تھی اور بلغم مین عفونت
بھی ہوگئی تھی بعد ازان اُسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزون کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہوگیا خواہ اُسکے سن کے بدلنے کی وجہ سے
اسمین یہ بات پیدا ہوگئی مثلاً لڑکے سے جوان ہوگیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہوگیا خواہ سن کہولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت
مزاج تبدیل سن سے برطرف ہوگی — اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی ہی کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ قے
کیطرف سے نکلتا ہی انکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال نضج کا اور اُسکے علامات بھی دریافت کرین اور
پیاس اور کیفیت لمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ کر لرزہ آتا ہی یا نہین اور حالات اوقات اور نوبت کے معلوم
کرین — نبض کا حال تو یہ ہی کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کے عظم مین کمتر ہوتی ہی اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت
مین زیادہ ہوتی ہی — بول اس تپ مین دیر بر نضج پاتا ہی اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہی — اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی
ہی — اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات اربعہ اور نہ ہونا انتظام ہونا نوائب کا جسکا
مذکور تھا اور بیان ہوگیا البتہ جو خلط غالب دونون خلطون مین سے ہو اُسپر انکی امید ہو دلائل غالب ہون اسنے ہوسکتی ہی — اگر
بلغم کا غلبہ ہوگا نوبت مین طول ہوگا اور پھریری کم ہوگی اور قبض اغراض یعنے تنگی اعضا مین خصوصاً نبض مین قوی تر ہوگی اور اطراف
سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدائے مرض اور برودت اطراف کی دیر تک باقی رہیگی پیاس کم ہوگی اور قے صفراوی بھی نہ
اور بول مین سپیدی اور خامی اور پسینا بھی کم برآمد ہوگا — سن لڑکپن خواہ بڑھاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہی گو سن مین
حرارت ہو اسی طرح عادت خواہ فصل اور بلد اور صناعت دلیل ہوسکتی ہی اگر بارد ہو — صفراوی خلط اگر غالب ہوگی نوبت
کا زمانہ قصیر اور اطراف جلد جلد گرم ہوجاینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسینا بے انداز کبھی بوجہ مخالطت صفرا کے
پھریری لرزہ کیطرف مائل ہوگی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بھی غلبہ صفرا پر دلیل ہی
اسی طرح عادت وغیرہ اگر حار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہی — اگر دونون خلط برآمد ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین
اور فقط قشعریرہ پیدا ہوگا لرزہ واقع نہوگا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہوگا اسلیئے کہ اسمین برد اور لذع
دونون مفقود ہین — اگر ترکیب اس تپ مین دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب غیر المقدم کہتے ہین اور
اور لازم تپ بلغمی ہو اُس صورت مین لرزہ اور نفضت بھی ہوگا اسلیئے کہ مادہ صفراوی خارج عروق ہی اور خارج بدن مین کوئی شی
مقابل مادہ صفراوی کے نہین ہی از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہوگا گر لرزہ ضعیف
ہوگا اور بیشتر برد اور قشعریرہ کر دواقع ہوگا تا اینکہ غشی مین مادہ غلیظ ہوجائے جیسا اوپر بیان ہوچکا اور حرارت اشتعال اور تشنگی زیادہ ہوگی

وجود کہ اطراف مین برد موجود ہی اور نبض مین صغر او تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی اور لرزہ ہوگا اور نہ زیادہ بھر بری ہوئی
اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونون تپ دائمی ہون لرزہ یقینا ہوگا - غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہی کہ اسمین خفت قبل
خفت ثانی کے پیدا ہو اگرچہ اس تپ صفراوی کا رجوع بطرف شدت کے قبل از اشتداد بلغمی کے ہو

شطر الغب کے علاج کا بیان

واجب او ضروری امر علاج مین شطر الغب کے یہ ہی کہ توجہ تمام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے - اسہال اور فصد اور ادرار
تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفاے حدت صفراوی کی اس سے ہوتی ہی - اور مسہل کے استعمال مین انتظار نضج کا ضرور
ہی مگر ملین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہو سکتا ہی کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ارباب ہمراہ
گلقند کے اگر خلط غالب بلغم ہو اور ترنجبین اور شیرخشت زلال تمر ہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونون قسم کی دوا مرکب کرکے اگر
دونون خلط برابر ہون اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جاے پھر اگر استفراغ دوا سے قوی سے کیا جاے ہو سکتا ہی اور کچھ خطر نہین - اور قی کرانے مین بھی
خلط غالب کی رعایت ضرور ہی مثلا آب ترب ہمراہ سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور ادرار ایسی دوا سے کہ لا جاے
جسمین اعتدال ہو - اگر جوشاندہ مسہل قبل از نضج کے جلدی کرکے پلاے جائین خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوا از زمانہ نزدیک سے زمانہ فنی تمکنا ہی ز
کو اصلاح مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہو جاے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے - مفردات مین مثل افسنتین و مثل
ہی مگر بعد روز ہفتم کے اور بشرط ظہور آثار نضج کے اور قسم جید رومی سے ہو اور اگر ساتوین روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کی جا بجا بھی حاجت ہو
تحریک کریگی مگر استفراغ نکر سکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور قلق پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے لینے جزء مراری اور تلخ کے ماد
کو خشک کردیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھے گی - اور جالینوس اور اس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج
اسے وقت مین آب جو مین تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیزش سے کرلیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فلفل کی آجاے
اور بعضے پیشتر زمانہ کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہین اس تدبیر کو نا روا سمجھ کر کہتے ہین کہ اس تدبیر مین جالینوس نے بہت دھوکا کھایا کہ اگر
شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہی مگر اس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہی اور اسکا کچھ خیال
نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہی اور اسقدر گرمی اسمین باقی نہین رہتی کہ تپ کی حرارت مین التہاب پیدا کرے
ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہی کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہین ہوتی اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض مین اعتراض
کرنا اس عام قاعدہ کو توڑتا ہی جسکی رو سے یہ لازم ہی کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اسوقت اعانت طبیعت
کی او دیہ مرکبہ سے جسمین مسخنات اور مبردات دونون شامل ہون کرنی چاہیے کہ طبیعت دونون قوت مین دوا کی تیز کرکے دوا
مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفا کرے اور دوا گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے - وہ کون شخص ہی
جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دوا حار اور بارد کے کرسکتا ہی ہان اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اسمین قوت تمیز حار اور بارد کی باقی رہی
اسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہین ہی اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہی - اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہی ہم اپنی کتاب کے
انکے ذکر تفصیل سے طولانی نہین کرتے بلکہ باختصار انکو بیان کرتے ہین - ایک یہ بھی انکی خطا ہی جو کہتا ہی کہ جالینوس کو واجب تھا
کہ اپنے وقت استعمال ان ملطفات کا کرتا جنمین قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کرفس اور شبت نہ لینے سویا اور اس معترض کو یہ معلوم
نہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہی اسطرح سے کہ انکی مقدار قلیل بہت سی دوا بارد کی آمیزش سے ایسی ہو جاتی ہی کہ انکی حرارت

ٹوٹ جاتے اور قوت لطیف اسکی باقی رہتی ہی اور جسقدر کہ لطیف اسکی باقی رہتی ہی باوجود قلت مقدار کے کہ فن کی تلطیف سے گو بمقدار زائد ہو کم
ہمین ہوتی ہی اور پھر آب جو کہ خود اسمین جلا اور سیلان ہی اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہی کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہنچا
ہی اور افراط حرارت کو فلفل سے دفع کر دیتا ہی اور مادہ مرض کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہی نہ کہ قوت ملطف فلفل کی اسمین نفوذ
نفوذ کرے بعد ان سب افعال کے نہایت تعجب مجھ سے یہ امر واقع ہوا کہ یہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہی کہ شنل
تپ میں التہاب پیدا کرتی ہی جالینوس کا شمار ان لوگوں میں کرتا ہی جو فلفل کی اس تاثیر کے قائل ہوں بوجہ ملنے کے کہ اس نے فلفل کی
آمیزش آتش جو میں تجویز کی ہی - ادویہ مرکبہ جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہی مثل قرص افسنتین اور قرص
ورد کے ہیں **اقراص جیدہ** جنبفشہ جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ ہیں نسخہ گل سرخ اصل السوس ہر ایک چار درم
ترنجبین تین درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤں سے قرص طیار کریں **نسخہ دیگر** جو شطر الغب التہاب شدید
کے ساتھ ہو اسکو مفید ہی گل سرخ چھ درم تخم خماض صمغ عربی ہر واحد چار درم نشاستہ تین درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کتیرا زعفران
سنبل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کافور کسیقدر ہمگ اسسے قرص طیار کریں **قرص دیگر** بہت عمدہ ہی واسطے شطر الغب کے مریض کے
خصوصاً اگر باوجود التہاب اور سوزش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کہانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد
تین درم ریوند چار درم طباشیر گل سرخ مع بوتری کے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد پانچ درم تخم خماض برشتہ چھ درم طین رومی ہشت درم قرص طیار کریں
قرص نسخہ دیگر گل سرخ تین درم زرشک صمغ عربی تخم خماض ہر واحد چار درم سنبل الطیب نانخواہ طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار
ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد ڈیڑھ درم رب السوس ایکدرم لک ریوند ہر واحد نصف درم سب دواؤں کو ملا کر
قرص طیار کریں **حبوب** واسطے شطر الغب اور تسبیح حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دیں خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی
ہلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گلسرخ سب اجزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دوا کے آب کاسنی میں گولی باندھیں مقدار شربت
دو درم ہمراہ سکنجبین کے **نسخہ جید** کہ بہت عمدہ ہی اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بھی ہی صبر مصطگی عصارہ
غافث عصارہ افسنتین گلسرخ ہموزن اور زعفران نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی میں گولی طیار کریں مقدار شربت
دو درم ہمراہ سکنجبین **مترجم** کہتا ہی اوقات اربعہ میں اس تپ کے مجرب خاکسار کا یہ ہی کہ برگ سدر ابلی دو درم سے تین درم تک
اور اسیقدر چنیا جو ایک بی کمی ہوتی ہی ملا کر استعمال کریں شادی میں دونوں مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا
وزن زیادہ کریں اور اگر صفرا زیادہ ہو چنیا زیادہ کریں بعون اللہ برء الساعت حاصل ہو - **متن نکس** کے یہ معنے ہیں کہ مرض اول کسی
بے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو - اصل مرض سے دوبارہ اقسام مرض کا بہت
ہی تجویز مناسب نکس کے معالجہ میں یہ ہی کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج میں عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً ملینات وغیرہ
اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہی اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہی مقابلہ مرض کا بخوبی نہیں کر سکتی اس جہت سے اوّل
ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہی

فن ثانی پیشین بینی اور پیشین گوئی شناخت احوال و امراض کے اور احکام بحران کے بیان میں

اس فن میں دو مقالہ ہیں ہم اس فن میں احوال بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزیں ایک سے دوسرے کی طرف
ہیں از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جید اور غیر جید کا بھی ذکر کرینگے علامات وہی باتیں ہیں جن سے خبردار پیشین بینی معرفت کا ہو

بیشین بینی اس سے یہ مراد ہی کہ دلائل موجودہ سے ایک امر جو آیندہ ہونے والا ہی اور جس طرح مآل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے
ہونے والا ہو اسپر پہلے سے حکم لگا دے بسبب پہچاننے قوت کے اسطرحپر کہ ثابت رہیگی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے
کہ وقت صحت یا ہلاکت رات کو ہی یا دنکو اور کس طریقے سے ہوگا یا نہوگا **مقالہ اولی** بحران کا بیان اور طریقے استدلال سے بحران
پر اور اسکی خیر اور شر ہونے پر اور اسکی ماہیت اور احکام و اقسام — بحران کے معنے لغت میں قول فیصل کے ہیں اور اصطلاح مین
طب کے جو تغیر مرض میں دفعۃً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض و ہلاکت اسکو بحران کہتے ہیں — بحران کے دلائل ایسے
ہیں کہ انکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہوجاتا ہی کہ آیندہ کیا ہونے والا ہی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے
مثل دشمن بیرونی کے واسطے شہر کے اور طبیعت مانند مثل سلطان محافظ کے ہی بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی
و سلطان حافظ کی ایسی خفیف لڑائیاں ہوتی ہیں کہ انکا شمار نہیں کیا جاتا ہی اور کبھی ان دونوں میں جدال و قتال بشدت ہوتا ہی
اسوقت ایسے احوال و اسباب پائے جاتے ہیں جیسے سواروں کے دوڑنے سے زیادہ شور و غل مچے اور غبار اٹھے اور شہر
آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی ندیاں جاری ہوں بعد اس معرکے کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہی کہ گویا آن واحد
میں ہوجاتا ہی جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہی یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہی کہ ایک جانب سے
لوگ بالکل شکست پاجائیں اور لڑنے شہر بالکل خالی ہوجائے یا غلبہ ناقص ہوتا ہی کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی
امیدواری ہوتی ہی ایک مرتبہ خواہ چند مرتبہ ایسی ہزیمت میں انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہی اور جس طرح
بادشاہ بروقت غلبے کے دشمن باغی پر اسکو دفع کردیتا ہی اور کبھی اسکا دفع کرنا قرار واقعی ہوتا ہی کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف
متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجائیں یا اسے اسقدر دفع کرتا ہی کہ اطراف شہر کے قریب میں دشمن باقی رہجائے اسی طرح
یہ حال قوت بدنی کا ہی کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضاے رئیسہ اور انکے اطراف سے بالکل دور
کردیتی ہی یا اعضاے رئیسہ سے تو دور کردیتی ہی مگر اطراف سے اعضاے رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہیں ہوتی ہی بلکہ اس طبیعت کا عمل ۱۰
اسیقدر ہوتا ہی کہ مادہ مرض کو اعضاے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹادے اسکا نام بحران انتقال ہی اور جو مرض زائل ہوتا ہی
اسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہی جیسا بیان ہوا یا بر سبیل تحلل ہوتا ہی یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا متحلل ہو کر بتدریج فانی ہوجاے — زوال
مرض بطور تحلل امراض مزمنہ میں ہوتا ہی یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہوں اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت
واقع نہیں ہوتے — اسی طرح جو مرض مہلک ہی اسکا اہلاک یا بر سبیل بحران ہوتا ہی یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہیں کہ قوت
تھوڑی تھوڑی تحلیل ہو کر فانی ہوجاے — افضل وہی بحران ہی جو تام ہو اور طبیب اسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور
واضح ہو اور ظاہر اور سالم ہو ان اعراض سے جنکا اندار یعنے خوف وہی کسیدن قبل اس روز بحران کے ہوچکی ہی اور وقوع اس
بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو — جو بحران ہی یا جید ہی یا ردی اور ہر ایک ان میں کا یا تام ہی یا ناقص — بحران تام جید یا اسطرحپر ہو
کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے — کبھی ناقص کو انتقال
بھی متصل و مشابہ بحران تام کے ہوتا ہی تام جید کی مشابہت تحلل میں ہوتی ہی اور ردی کی مشابہت ذبول میں ہوتی ہی —
بحران ناقص کا دن بحران تام کا منذر یا مخبر ہوتا ہی اگر انداز اس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران و ایام انذار کے بیان آینده

ذکر کرین گے اور یہ لذا رحبہ اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہی ۔ جب شدت ان بحران کی جو دفع تام کرے ان امراض مین
کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید ان امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو
۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہی کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور اگر رقت اس سے کم ہو
مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ ادرار ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ
اسہال وقی کے بحران ہوگا ۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاطات یعنے رینٹ اور کان کا میل اور آنکھ کا کیچڑ اور آنسو سر کے بیماریون کا بحران
ان چیزون سے ہوتا ہی اور نفث یعنے خون یا ریم کھنکار اور تھوک مین نکلنے سے امراض بحران سینہ کا ہوتا ہی کھل جانا اور جاری
ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہی لیکن یہ بات اکثر انھین لوگون کو ہوتی ہی جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد
ہو ۔ جمیع بحرانات مین افضل وعمدہ اور قریب انفصال مرض کے وہ بحران ہی جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو ایکہی
مرتبہ مین پریشان کردیتا ہی اسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہی اسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قی کے ہو اسکے بعد وہ بحران ہی جو
بذریعہ ادرار بول کے ہو اسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑے دنبل وغیرہ پیدا ہوتے
ہین اور خراجات از قبیل بحران انتقالی ہین ۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہی اور اکثر
بذریعہ خراجات کے امراض دفعۃً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوتے ہین
انکی موت واقع ہوجاتی ہی اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہی چند اقسام کے ہوتے ہین دمل دبیلہ طاعون نملہ
حمرہ ونار فارسی اکلہ جدری خوانیق قروح جو بدن مین بکثرت ہون ۔ کبھی بحران تام یا ناقص بستگی عضل اور عصب سے ہوتا ہی اور کبھی
بذریعہ خارش اور اسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہی ۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تمدد اور داء الفیل دوالی انتفاخ
اطراف وغیرہ کے ہوتا ہی ۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہی جسمین خراج تک نوبت نہین پہونچتی بلکہ مثل لقوہ وتشنج
واسترخا ووجع الورک درد پشت وزانو وداء الفیل ودوالی پیدا ہوجاتے ہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو بحران
بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہولے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہی عافیت مریض
کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہوجانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہوجاے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص منحصر
ہوجانا بعد عافیت کے بھی ہوتا ہی ۔ انتقالات کے اقسامات مین بہتر وہی قسم ہی جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور انتقال
مین عمدہ یہی بات ہی کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دور اعضاے شریفہ سے ہو ۔ جس طرح مستدل یا منجم کو ممکن ہی کہ لڑائی
کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دے یا مثل خود بتجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب
کو بھی ممکن ہی کہ بذریعہ شاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے
قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار وگیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ وآشوب برپا ہو اور علامات
محاربہ شدید کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ وجدل کا درست نکر چکا ہو اور نہ آلات حرب ضرب کے استعمال پر
تیار ہو اسوقت علامات شاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کے کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہو اور دشمن باغی کا
سازوسامان نادرست ہو اسوقت حال بالعکس ہوگا اسی طرح اگر مرض ان علامات بحران کو حرکت دے جنکو ہم آیندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بین ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہوچکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران ناقص کے ہوگی اور اگر نضج تام ہوچکا ہو اس حرکت کو دلالت اوپر بحران جید تام کے ہوگی - بحران تام بر وقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہی اور کبھی شروع انحطاط مین اور اسی وجہ سے بہت سرد زمانہ مین بحران تام کی تعویق ہوجاتی ہی اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہی چہ جاکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے - اکثر ایسے وقت طبیب پر واجب ہوتا ہی کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس ہاتھ پانو کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے تا اینکہ پسینا شروع ہو اسکے بعد روغن گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی مین معتدل رہنے دے - یہ بھی جاننا ضروری کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہی کہ اگر اسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت و اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کے واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہی اور اگر قائم ہوا طبیعت کا مقابلہ مرض پر قبل اسوقت کے جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہی اور ثقل مادہ کا بحدی ہی جیسی طبیعت قائم ہوتی ہی بر وقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قے کی پیدا ہوتی ہی یا اگر کوئی چیز قعر معدہ کو ایذا دے تو اس شی کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہی اور یہی حال ہی طبیعت کا کھانسی اور چھینک کے پیدا کرنے مین - اسی طرح اگر دلائل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اس سے پہلے ہی واقع ہوجاے کہ مبادی بحران کے قبل چودھوین دن کے کسیدن اگرچہ وہ یوم باحوری ہو مثل گیارھوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہی گو جید ہوجاے اسلیے کہ طبیعت کو قبل از وقت مناسب کے اضطرار سے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہی تو بحران تام نہوگا - خلاصہ یہ ہی کہ حرکات بحرانی قبل اس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہی یا بوجہ قوت مرض کے ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کے یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کرے - مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہو اسلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہی اور بحران کی جہت بھی بوجہ عوارض نفسانی کے متغیر ہوجاتی ہی کہ خوف کے عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہوجاتا ہی اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے سرور مین اتم ہوتا ہی - اگر مقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہو سکے یہ نشانی موت کی ہی اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہی یہ بھی جاننا ضروری کہ بحران کسی مرض مین بر وقت راحت خواہ رہا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بر وقت راحت کے بہت کم واقع ہوتا ہی ارکاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات مین دو مرتبہ اور جالینوس نے ایک مرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا - افضل بحران وہی ہی جو بر وقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اسوقت کے منتہی ہونے مین طبیب کو کسی طرحکا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہوا سپر اعتماد نہین ہی - بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور ازعاجی یعنے اضطراری ہوگا اور زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہی - اور حاصل یہ ہی کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض مین ہلاکت مریض پر دلیل ہوتے

ہین اور زمانہ تزید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامات بحران ناقص کے ہونگے اور زمانہ انحطاط مرض مین ہرگز بحران نہین ہوتا رہی یہ بات کہ موت کس طرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی ہی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہو جو مشابہ بحران جید کے ہو اسکا حال ہم آیندہ اوراق مین لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بحران سلیم امراض کا اکثر بریہ ہوتا ہی اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت مضطر نہین ہوتی پھر اسکو ممکن ہوتا ہی کہ مقابلہ مرض پر نا وقت اتمام نضج کے کبیر کرے اور امراض قاتلہ اور مہلکہ مین بحران متقدم ہوجاتا ہی اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلیل مادہ بتدریج ہو اور دفعۃً نجات مرض سے ہوجاے اگر اسکا استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہی اور تحلیل تدریجی کی ضرورت نہین ہوتی — جس تحلیل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہی یا جس ذبول کی وجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہی اُسنے پہلے اعراض خوفناک پیدا نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعض امراض زمانہ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور انہین سکون عارض ہوتا ہی اور بعض امراض انکے برعکس ہوتے ہین کہ ابتدا مین سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلائل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرنا چاہتی مادہ کے دفع ہونے سے ضرر ہی اسوقت طبیب پر واجب ہوتا ہی کہ اس جانب کو قوی کرے خواہ اس عضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ کا انصباب و مرور نہ پائے اور کسی اور طرف آوے کو پر خلاف خواہش طبیعت کے رجوع کرے — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر بحران جید واقع ہوتا ہی اور طبیب بونا واقفی کے اسکو یوم ششم تجویز کرتا ہی حالانکہ واقع مین وہ دن ساتوان ہوتا ہی اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہی کہ مریض پر جو اول مرض چونکہ صبح تھا اسلیے طبیب اسدن کو مرض کے ایام مین شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہی اور یہ غلطی تجویز کی بڑی ہی اسلیے کہ بحران جید چھٹے دن کم ہوتا ہی — اقسام تغیرات مرض کے چھ ہین پہلی قسم یہ ہی کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو دوسری قسم یہ ہی کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو تیسری قسم یہ ہی کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو چوتھی قسم یہ ہی کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو پانچوین قسم یہ ہی کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کے متغیر ہو کر تحلیل ہوجاے اور پھر رفتہ رفتہ صحت حاصل ہو چھٹی قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ لفظ بحران کی بنا پر قول اس شخص کے جسکا قول مستند اور معتبر ہی زبان یونانی مین مشتق ہی فصل خطاب سے یعنی وہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کے درمیان صادر کرے گویا اسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہو جاے اور بعد اسی حکم کے مقدمہ اوقات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی اسکی سماعت سے برطرف ہو **قول کلی علامات بحران کے ذکر مین** بحران سے بیشتر انکو اگر رات کو بحران ہوگا خواہ انکو اگر دنکو ہونا ہی (ابتدا بحران ہی) چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونے پر پیش از وقوع دلائل ہوتے ہین جیسے قلق اور کرب اور بستر خواب پر بےچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ذہن مین اختلاط پیدا ہونا درد سر اور گردن اور درد ران اور خیالات آنکھون مین اور طنین اور دوی سننے کان کا گونجنا اور پھڑ پھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعتہً بدل جانا بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہوتی تشنگی اور پیاس اور خفقان درد فم معدہ مین اور جگر مین اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہی اور شراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہی اور پشت مین درد اور عضل بطن مین اختلاج اور مروڑ پیدا ہوتا ہی اور کبھی ناقص پیدا ہوتا ہی کہ اسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہی اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہو پیدا

ہوتا ہی اور کبھی نبض اپنی حالت سے متغیر ہو جاتی ہی اور بحران پر دلالت کرتی ہی اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا ایسی چیزون کا بند
ہو جاتا ہی جنکا نکلنا مناسب خواہ معین ہی جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری پس دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف
دفع کیا ہی سیوم علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہین وہ نہایت شدید ہوتے ہین اور اسکا سبب یعنے تقدم علامات کا یاک
کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہی وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہی کہ انکی دلالت بسبب حرکت اُسی مادہ کے ہوتی
ہی اور اُن دلائل مین اختلاف پیدا ہوتا ہی خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے ۔ جو اختلاف بسبب مادہ کے
ہوتا ہی اسکی مثال یہ ہی کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کے اسپر دلالت کرین
کہ مادہ دموی ہی طبیب کو اسوقت امید یہ ہوتی ہی کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت ان دلائل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہی ۔
اُسوقت اکثر یہ ہی کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قی کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہون کہ اُس بحران کو رعاف سے خاص کرین
اور اکثر جب صفرا دموی ہوتا ہی اسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی اور اس سے پہلے خیالات عین یعنے انکھون مین چنگے سے
زرد و زرد خواہ نا ہے اڑنے لگتے ہین اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کے مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہی کہ فوراً
صحت حاصل ہو جاتی ہی جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل مین اسطرح ہوتا ہی کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاے
رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہین اُنکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف اخشاء کے اور اس وجہ سے افعال مین
اعضاء مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ضرر ان اعضا کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط
ذہن اور درد سر پیدا ہو اور جو چیزین کہ ہمنے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے
متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ او ضیق نفس وغیرہ عارض ہونگے ۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اُسکے دفع کی
دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سے اور ہر پہلو سے ابعاد ثلثہ کی دفع ہو اسوقت تمام اعضاے ظاہری مین دفع مادہ کا ہوگا اور یہ
صورت عروق اور پسینا بر آمد ہونے مین پیدا ہوتی ہی یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہو اور پھر جب اُس جانب کو خطبا
کرے جدھر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہی اسوقت بدون اسکے کہ اعضاے رئیسہ سے ہو کر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے
کہ بعض اعضاے رئیسہ اس راہ مین واقع ہین جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاے نفس ہی مین ہو کر ضرور گذریگا
اور اعضاے دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسے ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بر وقت
گرنے مادہ کے فقط اعضاے رئیسہ پر پیدا ہونے اور کبھی جہت مرور مواد کی اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہی جیسے فم معدہ جسوقت
کہ راہ مادہ کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع ہی یہ ہو کہ قی کیطرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاے رئیسہ مین سے ہو مگر متحمل ایسی مشقت کا
ہو سکتا ہی کہ اسمین فساد دیر مین پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے ہر طرف
یہ تین راہ دفع بحرانی کی ہی جیسے معدہ مین راہ قریب اُسکے مادہ کے واسطے یہ ہی کہ قی سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے
رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعا کی واسطے اسہال کے ۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک
راہ جداگانہ ہی پھر کچھ دور نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس قسم
کا بحران جو متوقع ہی وہ خاص فلان جہت مین ہونے والا ہی اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ایذا اور میلان ضرر

اس ردی مادہ کے اٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچے گا اگر بحران ردی ہو ۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہی کہ اسکو صلاحیت دلالت کے جہات کثیرہ پر ہوتی ہی جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہی کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑنے گا ۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک ہی امر کلی پر جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات مین ہو دلالت کرتی ہی اور اسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہی جس سے خصوصیت اس جہت کی واضح ہوتی ہی جیسے دردسر اور ضیق نفس اور تمدد شراسیف مین اوپر کیطرف یہ باتین دلالت کرتی ہین کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہی لیکن اسکی تمیز نہین ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف قے کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائین ۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اس چیز کا دلالت کرتا ہی جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف مین اُس جہت کے جسطرف بحران واقع ہونے والا ہی مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہی اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہی تحتانی نہین ہی یا بحران بادرار ہوگا یا بعرق یا قی یا رعاف ۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہی مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب مین ہو اُسکا بحران بادلنے تھنے سے بذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے ۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر مین ہو بحران باسہال یا قی یا عرق کے ہوگا ۔ یا مثلاً محرقہ کہ اکثر اسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہی اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہی ۔ اور کبھی بذریعہ قی اور اسہال کے بھی ہوتا ہی غب خالص کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہی جو اورام سرکی وجہ سے پیدا ہو کہ اُسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہی اور حمیات باردہ اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور ذات الریہ اور لیثرغس کا بحران رعاف سے ہوتا ہی ۔ مگر ذات الجنب کا حال یہ ہی کہ نفث مدہ اور رعاف دونون طرح سے بحران اس مرض کا ہوتا ہی اکثر امراض چند قسم کے بحران تام سے بحران کرتے ہین کہ مجموع کے اجتماع سے اُنکا بحران تمام ہوتا ہی مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اُسکا شروع ہو کر اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہی ۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہی ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جب علامات بحران کے پیدا ہو جائین پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہین بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہین ہوتا ہی اسوقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چار دن یعنے اس دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا بس یہ بات واجب نہین ہی کہ جب عرق برآمد ہو یا قی خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہون اُنکے بعد بسبب الاتصال بحران ضرور ہو جاے گو اکثر یہی ہی کہ بحران ہوتا ہی ۔ بعض ان دلائل کے فقط علامات بحران پر ہوتی ہین اور بعض امور علامت بھی ہین اور جہت بھی راہ بحران پر بھی دلالت کرتے ہین ۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہون اور بحران واقع نہو بابت بنابر قول بقراط کے یا علامت موت پر ہوگی یا انکے بحران کے تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا ۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہین کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہین سواے قرب زمانہ بحران کے اگرچہ اُنکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران ہی ہوتا ہی جیسے غب متطاول یعنے غیر خالص مین قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہی اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہی اور اُسکو کچھ دلالت بحران پر نہین ہوتی اور غب خالص مین اسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہی ۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض بسلامت جان بر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہی کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ کرے

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض مین مصارعت اور لڑائی قوی ہوگی یا وہ مصارعت قوی سے باز رہیگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خوبی بحران کے وہی دلائل ہین جو مرض پر غلبہ طبیعت کے دلیل ہون اور اُن دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہین ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہین جنکا منشا یہ ہو کہ جس مادہ اور طبیعت مین مقابلہ ہی بدشواری طبیعت اسکے زور کو روک سکتی ہی مگر یہ ضرور نہین ہی کہ ایسے وقت طبیعت کے مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاے مگر اینکہ ایسی ہی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہی کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوے کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور جسم ٹھنڈے تک ایسی کیفیت طاری رہے کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تمام جسد کے نمودار ہوئے اور وجہ اسکی یہی ہوتی ہی کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہی اور بتمام وکمال دفع مرض پر متوجہ ہوتی ہی پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کرتی ہی اسکو گرادیتی ہی اور پچھاڑ ڈالتی ہی اور دفع کردیتی ہی۔ کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر پھر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو مرض سے نہین ہوتا ہی اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سواے امر عظیم کے وقوع کے بآسانی نہین ہوسکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہین کہ طبیعت عاجز ہوجاے اسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ فوراً ان علامات بحران کا بالاتصال دو یا دو دن مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہی اُسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی ہو جب اُن قرائن سے جنکو ہم لکھ چکے ہین حکم کرینگے خصوصاً اگر نوبت شب کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جسوقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہوجاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض مین عظم پیدا ہو اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیے اور سلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خشکی اور گھبراہٹ کا ہونا بدن کا ایام مرض مین بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہی اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال ہوتے ہین یا انکا بحران ردیہ مین ہوتا ہی۔ کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیماروں کے دلیل ہوتی ہین مثلاً اکثر بیمارونکی یہ کیفیت ہوتی ہی کہ کسی فصل خاص مین اُنکے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا کرتے ہین کہ اکثر انکے بحران رعاف سے ہوتے ہین پس اُنکے عادات خواہ مقتضاے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہی مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر انکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ نبض مشرف اور بلند گویا دلیل شکر ہی واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ کے مگر نبض کی دلالت یہ ہی کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا۔ اور سواے عظیم کے اور بھی سواے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہی کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اسی کی دلالت یہ بھی ہی کہ بحران بذریعہ قی خواہ اسہال کے ہوگا۔ خلاصہ یہ ہی کہ جسوقت شوق یا عزم حزم طبیب کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرح کا ہو اور طبیعت قوی ہوجاے اسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین مین میل پیدا نہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہوجاے بالضرور انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور جبکہ دونون علامات یکجا ہوتے ہین اسوقت دونون باتین پیدا ہوجاتی ہین جیسے قی اور عرق خواہ رعاف اور قی۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوچکے شروع تفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آیندہ کے باب مین کیجائیگی علامات حرکت مادہ کے اوپر کی طرف بحران مین اسکی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور یہی جب علامات قی کے پیدا ہون اور درد سر عارض ہوجاے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہی۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل

کپٹیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا دفعۃً اور اسکے قریب خواہ اُسکے اُس سے مقدم ضیق نفس اور درد گردن اور تمدد مراق اور شراسیف مین اوپر کیطرف کو درد اور سر مین اشتعال پیدا ہوتا ہی — یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین شدت ہوتی ہی اسلیے کہ شب کو طبیعت نضج مادہ کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا بہ طرف ہوجاتا ہی تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بصر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاسے اور باریک رنگ کے ساتھ نون سے تھنے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اُٹھتی ہوئی معلوم ہون اور منہ مین تلخی اور ہونٹھ پھرکنے لگے سے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ تلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے کلی بھر آئین اور خفقان سدی اور انضغاط اور انخفاض نبض مین پیدا ہو پھر اُسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر مؤکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی سے پہلے تھی اُمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو مگر یہ تپ صفراوی محرقہ ہو اور بالنہیہ رنگ چہرہ کا اُسوقت زرد ہوجاسے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو — اکثر جوقے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے لڑکون کو ہوتی ہی بہت ضعف عصب تشنج پیدا کرتی ہی اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہی اور مشائخ مین چونکہ اُنکے قوے مین ضعف ہوتا ہی مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہی — اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور کشش کے جہت جگر جو پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ عروق کے (جو طحال مین ہین اور قریب بجہت بینی کے ہین) مشارکت ہی اور جو عروق کہ بجانب بینی کے ہین انکے وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال بینی سے نہین ہی — اور مریض کو سرخ ذرے چمکتے ہوئے اور باریک نظر آئین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاسے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہوجائے اور دفعۃً خون رواں ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجاسے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اُٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجاسے اُسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی و نیز جملہ دلائل سے ظاہر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہی اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی مگر اسکا انداز یعنے خبر دہی بتاریکی اور خیالات جنطی سے ہوتا ہی جو بہ شکل و رنگ و آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہی اور ساتھ آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہی — اور کبھی جانب جھکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اُٹھنے کے ناک مین دلالت کرتی ہی کہ رعاف داہنے خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلائل کی اعانت یہ کیفیت کرتی ہی کہ بروز بحران سردی بدن مین پیدا ہوجاتی ہی اور خشکی شکم مین و یا قبض پیدا ہوتا ہی اور جلد مین یبوست پیدا ہوجاتی ہی اور کبھی سن کیوجہ سے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہی اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اُسی شخص کو عارض ہوتا ہی جسکا سن تیس برس سے کم ہی کبھی زیادتی درد سر کی بھی اسقدر کہ بحران قے مین جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہی اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے آلام مثل درد گردن اور خبر گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر معین استدلال ہوتی ہی اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہی ہمکو علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترکہ سے جنکا ذکر ہوچکا کچھ تو ایسے ہین کہ

انمیں رعاف پر دلالت کرنے کی اولویت ہی جیسے آنسو اور طنین گوش اور گرمی اور تمدد۔ اسیطرح کسی جانب مین دو جانبون جگر
خواہ طحال سے با وجع اور استعمال سرکا۔ اور بعض علامات خاص قے سے ہین مثلاً ضیق نفس اور تمدد شراسیف ولینے خواہ انمین
گرمی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہی۔ یہ بھی **جاننا ضرور** ہی کہ ضیق نفس علامات
رعاف مین داخل ہی انکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کے واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہی اس سبب سے کہ رگ جو
جو پشت پر ہی مادہ سے بھر جاتی ہی اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہی اسوقت اعضائے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہی اور
ضیق نفس عارض ہوتا ہی۔ بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کے ایسے ہین کہ انمین تقابل ہی یعنے اگر ایک علامات قے مین ہی
اسکے مقابل دوسرے مین رعاف پائی جاتی ہی جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشاوے
کا علامات قے مین ہوتا ہی خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہی اسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات
قے مین ہی اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ انمین تقابل نہین مثلاً اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہی اور اسکے
مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہی اسکے مقابل کوئی علامت قے مین نہین ہی **علامات
میل مادہ کے پسینے کی طرف** اگر نبض مین بشدت موجیت پیدا ہو جاے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے
نیچے تری سی معلوم ہو۔ اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخ رنگ ہو جاے۔ اور بالنیہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بہ نسبت
اس گرمی کے جو اور ایام مین تھی۔ اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بہ نسبت ایام گذشتہ کے اسوقت زیادہ ہو۔ اور بول دقت
مائل بہ غلاظت ہو خصوصاً اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز تو بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے۔
اسیطرح اگر کسی مرض حاد مین لرزہ قوی عارض ہو اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہو اور قوت قوی ہو اور سب علامات
جید موجود ہون اسوقت بھی امید وقوع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصاً اگر براز خواہ ادرار بول مین کمی واقع ہو اور
اسیطور پر استمرار علامات کا رہے۔ خلاصہ یہ ہی کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہی اور عرق
سے پہلے لرزہ آتا ہی۔ اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور ایسے ایسا معلوم ہو کہ گویا آنا دو غسل پر خواہ
یا آبزن کرانے پر مستعد ہی یہ بھی دلیل ہی کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ رنگین ہو جانا بول کا بہ دلالت اولی اسبات پر دلیل ہی
کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق منحصر اسی مین ہی کہ یا عرق برآمد ہو یا ادرار بول کا ہو۔ بعد ازان خاص دلائل
سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز طلیق ہوتا ہی اور نرمی غالب ہی اسوقت توقع بحران
عرق کی نکرنی چاہیے۔ اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اسی وقت متوقع ہوتا ہی کہ حرارت مین تزید اور انتشار ہو اور بدنکی
حرارت کی فعل قوت پر مظنون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو **علامات میلان مادہ کے اعضائے بول کیطرف**
اس بحران کی نو علامتین ہین ثقل مثانہ اور احتباس براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسی طرح
فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہی۔ یہ بھی **جاننا ضرور** ہی کہ نائرہ مین سوزش پیدا
ہونی اور مثانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہی کہ بحران مادہ کا بذریعہ ادرار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین
ہوش پیدا ہونا اور اسکا قوام ہر روز غلیظ ہونا اور اسمین رسوب کا موجود ہونا۔ بشیرہ دلائل براز کے وجود سے ادرار بول عارض ہوگا

جیسے انتنے بیان مین براز کے ذکر کیا ہی — یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ جس وقت احتباس بول کا زمانہ مین زیادہ ہو جاوے اور روانی شکم مین کمی اور پسینا بھی اُسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جلد ظاہری بدن کے سخت ہو اسی جگہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جب اُن دنون مین **علامات سیلان مادہ بطرف براز** کے بتدریج جاتے رہین — پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہی جب یہ جانا جاوے کہ فضلہ دموی سین ہی اور اسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہی اور اسکی تاکید تعیین کرتا ہی کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم مین بوجھ معلوم ہو اور علامات قی کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہوا اور حالب مین یعنے اسفل شکم مین نفخ پیدا ہوا اور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہو جاوے اور مقدار معتاد سے زائد ہو اور نیچے شراسیف کے یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہستے ہوئے رو پشت پیدا ہو مگر بیشتر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہی اور اکثر ادرار بول ہو جاتا ہی پس علامات بحران براز کا حصر کرتا ہی خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز مین ہوتی ہو اور تنگی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سرد چلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو — کبھی بحران اسہالی کا عادت قلت رعاف اور قلت برآمد ہونے عرق کی اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص جوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہی اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی اچھی مین بول سپید رنگ اور رقیق ہو جاوے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہی کہ جو اسعا مین بڑھ جاوے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برآمد ہوگا — بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق و ادرار بول کے بہت کم ہوتا ہی **علامات اُس بحران کے جو بطریق رحم** ہو اگر تمامی علامات مذکورہ بالا پائے جاوین اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہوا اور قطن یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور وہان درد بھی معلوم ہو اور مدت ذکی پیدا ہو اُسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کے** — جملہ علامات مذکورہ بالا کا موجود ہونا و عادت مریض کی بطور رسم ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہی اور رہا نبض کا عظیم مائل بقوت ہونا اور نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہی **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً باوجود صحت قوت اور درستی نبض کے خصوصاً امراض سلیمہ مین جو دیر پا ہین اور جنمین نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہی — اور تعیین جہت انتقال کی اسپر دلیل درد موضوع خاص کا ہی اور پھول جانا رگون کا اُن مقامات کی جو خالی ہین اور متصل اسی جہت کی ہین جیسے آبط اور حالب اور تحلت اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے — ایضاً وجہت خود دلیل انتقال بسمت ہوتی ہی جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہی — یا درد مفاصل مین ہونا — خواہ ایسا درد اُٹھے جس سے تعب ہو یا کسی عضو مین پیدا ہو — شراسیف مین اگر تمدد ہو اور درد کرین اس سے خاص کسی مقام کو انتقال کا استدلال یقین ہو سکتا ہی اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہو سکتا ہی اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہی اکثر جہت مین سیلان مادہ کے — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی مین ہوتے ہین اور فصل بارد مین اور سن اکتہال مین کثیر ہوتا ہی سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ حبس اور امساک پیدا ہوتا ہی اور حق

کہولت مین سبب خراج کا یہ ہی کہ سن کہولت مین قوت دفع تام بحرانی سے عاجز ہوتی ہی۔ بعض اطبا کا قول یہ ہی کہ جس کا سن پچاس برس یا کہ تیس برس سے تجاوز ہوجاے اُسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہی اور یہ قول معتمد نہین بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کے اکثر ایام مین اور بوجہ کثرت کے کثر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی و تیدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاے رئیسہ سے دفع مواد مین عاجز ہو اور جو چیزین ان اسباب سے ہین یعنے غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کے مناسب ہین نہ یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کے قائم ہوتے ہین اسکے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہی خصوصا استفراغ بذریعہ بول کثیر جو بعید ہوتا ہی اسوجہ سے انتقال نہین ہوتا ہی **علامات انتقال کے بطرف اسافل جسم کے** درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین سے یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہی اور دونون ورک یعنے کولون مین پیدا ہونا علامت اسبات کی ہی کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال اعلے کی طرف** اعلے کی طرف کے انتقال پر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصا گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کری گوش تک نوبت پہونچتی ہی بعد ازان تنگی نفس اور تغیر نظام این طرح اودھا ہوا اور بہرہ ہٹ گیا اور نیند اطاہر ہونا اور مٹ جانا دفعتہ ہوا اور اختلال عظیم سر مین پیدا ہوا سیطرح اگر سبات پیدا ہوا اور اکثر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہی جو کان کی جڑ مین پڑتا ہی۔ اسی طرح ہوا اور اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین دھمک رہے اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے علامات **انتقال دوسرے مرض کی طرف** اگر کوئی مرض حاد زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہی کہ انتقال اُسکا کسی مرض مزمن کی طرف ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جید اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات کو انذار خراج پر ہی اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہوا ہو بلکہ سیلان سہل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کے زیادہ انبساط مین آئین اور شریان خواہ تپک اٹھین بعد ہوا ایسا کہ سکون انکی حرکت مین نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہوجاے اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اٹھے جسے یہ علامات مجموعا عارض ہون تو ایسے علامات سے یہ ہی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہی اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا ہو اکثر اسی مین خراج واقع ہوگا۔ فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلایل خراج سے ہی جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہی۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کے نضج کو بدیر قبول کرتے ہین گر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑون اور سن شیخوخت مین کم ہوتا ہی اسلیے کہ برودت سن اور فصل کی سکون مادہ کے موجب ہوتی ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ بعض آدمی خلاف اس جہت سے کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا۔ اگر زمانہ صعود مین تپ کے بول اکثر نائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی ہی اور مرض حار کا زمانہ بیس دن سے بڑھ جانا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعتہ جابجا درد پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہی اور حمیات ابحائی یعنے جو تپ بوجہ ماندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب ادرار بول غلیظ اور نجین کا نہوا اور نہ رعاف اور اسہال عارض ہوا امید خراج کی مفاصل مین ہوتی ہی خصوصا بروز بحران کے۔ منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہی کہ جو بحران دیر مین واقع ہوا ہی بحران تام نہوا اور جو بحران دیر مین ہوا معاودت اور علامات کی نوبت یعنے ایسے علامات دیگر اُسکے ہمراہ ہون کہ آئین اور کوئی بحران بھی ہوگا۔ حمیات ابحائی کا بحران اگر چوتھے دن بول غلیظ سے نہوا امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو اُن مفاصل مین خراج

ئی ایسا ہو کہ جن میں تپ پیدا ہوا ہو خواہ مجنبیہ کے سبب سے بحران واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط ریاضت کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو گر بحران تجنبین میں واقع ہو وہ ماعلے تر ہی میں اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چندان شدید نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے ان حیات میں مفاصل زیادہ جذب مادہ نہیں کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے تجنبین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا اس وجہ سے خراج اسی مقام پر پیدا ہوتا ہے — اور جو اعیا اور تپ بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اسکا اثر مفاصل میں زیادہ ہوتا ہے — اکثر بعد خراج کی ہوتی ہے اور جو علامات خراج پر دلیل بھی ہوتے ہیں کہ یکایک مریض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا بول دفع ہوجاتا ہے — اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق آکر اتر جاتی ہو ایسی تپ میں خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے حمی ربع کہ اسکا مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو — خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاودہ بوجہ ردیہ مبادرت مادہ کے ہر روز استفراغ کرتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو — یہ بات اسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا اسوقت مادہ کہاں باقی رہے گا کہ اس سے خراج کی توقع کیجائے — اور ادرار بول اگر بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے — جو خراجات امراض مزمنہ طویلہ میں واقع ہوتے ہیں وہ اکثر اعضائے زیرین میں واقع ہوتے ہیں اور جو امراض حادہ ہیں انکے خراجات اعضائے فوقانی میں اور جو امراض مدت اور ازمان میں متوسط ہیں انمیں خراجات اوپر اور نیچے دونوں جانب کے اعضا میں واقع ہوتے ہیں اور لیثرغس میں خراجات بیخ گوش میں واقع ہوتے ہیں اور ان خراجات بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ میں اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے

بیان احکام خراجات کا جو خراج اقسام سے پیدا ہو اور غائب ہوجائے بدون انفتاح اور منہ کھلنے کے اسکا حال دو امر جدید سے خالی نہیں ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اس سے بڑا ہو کر کسی دوسری جگہ خواہ اسی جگہ بر آمد ہو (یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہیں ہے اسی واسطے ایکو جدید کا شمار میں کرتے) یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضائے دردناک و تعب یافتہ اور ضعیف کے دفع ہو — ان خراجات میں بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے مرض میں خفت پیدا ہو اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم اور باہر کے جلنے سے بزم جلے اسکا گزند کم ہوگا بہ نسبت اس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر میں ہوتا ہے لیکن اسکا بدی اور ضرر اسمیں اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اسمیں درد شدید نہیں ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہ ہو تو انکی بھی ساٹھ روز میں ہوتی ہے اور جو ورم برودت میں اس سے کم ہو درمیان ساٹھ دن اور بیس دن کے اسکا مادہ جمع ہوتا ہے — خراجات میں سے کم ضرر اسی خراج کا ہے کہ جس طرف اسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا میں بھی عضو خسیس ہو جس ہو اور گنجایش اس عضو میں زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہ دے اور گنجایش میں کمی نہو اگر مادہ اسکو پوری گنجایش نہ پاوے گا جہاں سے آیا ہے جسوقت طبیب جاہل استعمال رادعات کا کرے گا اور یہ مبردہ سے اسی طرف پلٹ جائیگا اور بعد رجوع کے مقام سابق میں پہنچنے جہاں سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اسکی عفونت زیادہ ہو چکی اور آنے میں جو حرکات سے اسمیں حرارت اور حدت زائد پیدا ہو چکی اس جہت سے پلٹ کر قتل کر دیتا — بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہیں جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہوں اور مناسب تر مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی عضو ہو ضعیف ہو اور اسمیں کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہو اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جو

خصوصیت سیلان عرق کی ہو۔ افضل ترین خراجات جنمیں نکس مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہی وہی خراج ہی جسکا منھ کھلجاسے جیسا کہ اگر منھ نہ کھلے تو اُس سے زیادہ دلیل نکس پر کوئی اور خراج نہیں ہی **علامات وقوع تشنج کے** لڑکون کو جب بحالت مرض خوف نیند مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر رو یا کرین اور انکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہی اور یہ حکم نو برس کے سن تک ہی اور جتنا لڑکا چھوٹا ہی بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہی۔ جوان لوگ جسوقت انکی آنکھون مین حول پیدا ہوا اور حمی حادہ ہو اور ڈھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور پلکین جھپکا کرین اور گردن اور منھ کج ہوجاے دانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اُسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اکثر گردن مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہی اگر باینہمہ ورم گرم خصوصًا سر و گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامت سلامت اور بحران جید پیدا ہون اور بول مین کمی ہوجاے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہی کہ اُس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اینکہ اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہی اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہی **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید یہ ہین کہ نضج تام ہوجاے لیکن بعد وہ دن جنمین بحران ہو ان ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنے خبر دہی پیش از وقوع ایسے دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہی اور بحران استفراغی ہو انتقالی او خراجی نہو استفراغ بھی انھی اخلاط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہی اور ایسی جہت مین ہو جدھر سے اُس مادہ کا نکلنا مناسب ہی اور اُسکا تحمل طبیعت پر آسان ہو۔ کبھی خوبی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہی مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب پائے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران کیاجاتا ہی جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور استوار ہو خصوصًا قوت نبض کی بڑھتی جاے اور اختلاف کم ہو اور استوائے حال پیدا ہو یہ علامت بحران جید کی ہی کہ اُسپر اعتماد کیا جائے اور اگر باینہمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تام ہونے مین کچھ شک نہین ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علامات ردی جسوقت یوم باحوری مین پیچا جاویگی امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہی بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہی پس واجب ہی کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم باحوری پر کرنا مناسب ہی نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ انکے ہمراہ نبض کی صحت اور استوائے حال اور قوت بڑھتی جاتی ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون وہ بیمار ہوجاے پس اگر نضج اسکے بول مین ابتدائے مرض مین ظاہر ہو اُسکی ہلاکت سے بیخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پر خطر ظاہر ہون اُنکی سلامتی پر خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہی **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی پر** اصلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہی کہ مخالف علامات بحران جید کے پاے جائین جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق المستعجل رکھتا ہی۔ ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہوچکا ہی ایک علامت ردائت بحران کی

ہی کہ روز باحوری میں واقع ہوا اور نبض اُسدن سقوط اور صغر کی طرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہوں اور اُنکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہو اسپر نسبتہً رہو کر مطمئن نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہی کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہی نہ اسلئے کہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہو اسی قسم کی ہی کہ اُسپر بھی مغتر نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بجہت خود بخود مائل ہونے مادے کے ہوتی ہی نہ اسلئے کہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہی اور بوجہ اپنے ضعف اُس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہی **احکام اُن علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہیں** جسوقت علامات ردی جمع ہوں کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہو جائے خواہ اور قسم کے علامات ردی پیدا ہوں ہلاکی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کے واقع ہونے میں حکم کرنا موقوف ہی معرفت پر حالات ان اسباب کے جو بحران کے مقدم ہیں جیسے ہم اوپر ذکر کر چکے کہ مثلاً حرکت بحران کی قبل از منتہی وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے کہ علامات ردی نبض اور قارورہ کے پائی جائیں اور رسوب سیاہ ہو خواہ کوئی اور علامت ردی ہو اور یہ امور بعد چوتھے دن مرض کے واقع ہوں پس موت ساتویں یا چھٹے روز ہوگی بشرطیکہ اسباب مذکورہ تقدم بحران کو واجب کریں قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہی اور اسکا بیان کلیات کی بحث بول میں ہو چکا ہی واجب ہی کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بسبب کثرت صفرا کے ہوتا ہی قوام میں نضج نہونا بہ نسبت لون میں نضج نہونے کی زیادہ مضر ہی اسلیے کہ قوام میں نضج نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہی جسوقت علامات نضج کی ابتدا مرض سے ظاہر ہوں اُس مرض کے سلیم ہونے میں کچھ شک نہیں اور اگر علامات نضج کے ابتدا میں نہوں اُس مرض کا پرخطر ہونا کچھ ضرور نہیں اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہی اور پرخطر نہیں ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہی کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہی نضج ضرور ہوتا ہی اور جسوقت نضج ہو ضرور نہیں کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہو جاتا ہی اور بحران نہیں ہوتا یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ تپ میں بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہیں ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہیں اگر نضج میں تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہوں اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بر سبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعتہً لون خواہ لمس میں واقع ہو ردی نہیں ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہی اور بحران سودمند پر بھی دلالت کرتا ہی بلکہ اعتبار حال پر انکا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات ذبول کے سخنہ اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہوں بجہت بیداری اور ریاضت اور تعب اور اسہال کی وہ سب سلیم ہیں اور حال مریض کا بسبب ان علامات کے بطئ درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ دو دن اور اگر یہی علامات بجہت احتراق اور سقوط قوت کے ہوں نہایت ردی ہیں **ذکر علامات جید کا** علامت جید وہ ہیں کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کر سکے اور قوت ثابت رہے اور سخنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہوں اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہوں اور بحران بروقت لائق ایسا واقع ہو کہ اُس سے مطلب بر آری ہو سکے اور علامات بحران کے جید ہوں اور بعد استفراغ بحرانی کے خفت مرض میں حاصل ہو اور نبض ہر وقت درستی پر آتی جائے پھر ہی جو بعد استفراغ کے عارض ہو علامات جیدہ سے ہی اسلیے کہ قشعریرہ کو بعد

استفراغ کی دلالت اسپر ہوتی ہو کہ عفونت مادہ کی رفع ہوئی اور بعد رفع ہونے مادہ کے برودت کا محسوس ہونا ضرر دیتا اور افضل احوال
یہ ہو کہ استفراغ خلط موذی کا بآسانی ہوا اور بہ ہمراہی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو ـــ
واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امیدوار صحت مریض پر کرتا ہی اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور بآسانی تحمل ہونا
ان احوال خوف دہندہ کا عجیب اور غریب ہین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا منجملہ علامات جیدہ کے اشتہاے طعام باعتدال ہونی
اور غذا کو بخوبی قبول کرنا اور غذا سے منفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بہو کہا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب
پر لیٹنا اور نیند کا مطابق اقتضاے طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی ـــ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علامت جید
باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والے پر دلیل ہی اور اگر قوتوں مین ضعف ہو اسوقت علامت جید اسپر دلیل ہی کہ عافیت
دیر مین ہوگی احکام علامات ردیہ کے جو علامات نہایت ردی ہین موت کی خبر دیتے ہین ـــ پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی
ہو مرض طولانی ہو کر ہلاک کرتا ہی اور اگر باوجود علامات مہلکہ کے قوت مین بھی ضعف ہو فورا موت واقع ہوگی ـــ اکثر علامات مہلکہ کے ایام
ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہی اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہی اسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہی ـــ علامات
جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہون اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہی اور جو علامات اپنی فرصت سے پہلے ظاہر ہون اون سے خوف ہلاکت کرنا چاہیے
مگر حکم ہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہی کہ سقوط قوت ظاہر ہو اور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہی جب جا کر اوسکے ہمراہ اور علامات بھی دلالت ہلاکت
پر کرین ـــ بعد ازان ضرور ہی کہ امراض مادہ مین جو ایسے ہین کہ انکا مبدا ایک عضو مین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب اور اوسی عضو مین
کی رعایت کرین یعنے لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہی اور اوسکا کیا حال ہی کیونکہ اسکے حال کی دلالت اس مرض مین زیادہ مفید ہی بہ نسبت دوسرے
عضو کے پس تنفس اور بحنگی نفث کی ذات الجنب مین بہ نسبت نضج بول کے زیادہ سلامتی پر دلیل ہوتی ہی طبیب متفرس اور ذکی ہوشیار
پر واجب ہی کہ جب بیمار کے چہرہ اور آنکھ کی صورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر مریض کی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ
صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہی یا نہین اور اگر ہو پھر بھی جزما حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ نبض اگر ردی ہو جاے جبکہ بھی
حکم جزمی فورا نکرنا چاہیے ـــ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہی کہ یہ علامات بدبوجہ خاص مرض کے پیدا ہوئے ہین یا کسی سبب
خارجی سے مثلا اکثر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شی کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شی ماکول کا ہی نہ کہ مرض کا فعل ہی پس
حکم ہلاکت کا بمجرد وجود اوسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے ذکر علامات ردیہ کا علامات ردی مین بھی بسبب ایک ایک فعل اور
ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہی لہذا مناسب ہی کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کرین ذکر اون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ
سے متعلق ہین جسوقت صحیح زندہ آدمی کا مثل چہرہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوک کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے
پس یہ علامت ردی ہی ـــ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح اور سیدھی کے ہو وہی ہی کہ آنکھین بیٹھ جائین اور ناک پتلی ہو جاے
اور کنپٹی مین گڑھا پڑجاے اور سمٹ جائین اور کان ٹھنڈے ہو جائین اور کانون کی لو سمٹ کر پلٹ جاے اور چہرہ کی جلد کھچ جاے اور رنگ
چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جاے خصوصا اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوئی روئی کے ہو کیونکہ یہ سب علامات
وقوع موت کے بعجلت ہین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہی اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی اور اگر یہ تغیرات مذکورہ چہرہ
کی کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہی نا بلکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہو جاتا ہی اور جسکے

بدتر ہیں یہ علامات ردی بوجہ مرض کے پیدا ہوئے ہوں اسکا حال بطرف صلاح کے بآسانی عود نہیں کرتا۔ علاوہ بریں قسم اول میں جبکہ علامات ردی بوجہ مرض کے نہ ہوں بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات پیدا ہوئے ہوں خواہ بسبب اُن چیزوں کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم میں مذکور ہو چکے ہیں از قسم لغث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی اچھے نہیں مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہوں وہ شخص بلیتے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ میں نمودار ہوں بہت ردی ہیں اور یہ اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر قریب ہے کہ غالب ہوا چاہتا پھر بھی ابتداے امراض حادہ میں ظہور ان علامات کا بوجہ نقص مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ انتہے میں خود مرض کیوجہ سے بلا معاونت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہوں اسیطرح ضرور ہے شناخت بحران اور لاغری اور تغیرون کی اسطرح سے بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے اسوقت زیادہ خوف نہیں ہوتا اسیطرح آنکھ کے علامات بد اگر بوجہ مرض کے ہوں آنکھ کا بیٹھ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو لیکن بوجھل ہونگی اور میان خالی ہوت سباتت اور بیہوشی کے رہیگا اور نبض میں تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہو چکی ہوگی اور اگر بسبب اسہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوگا اور بافراط آنے کے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہوں رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃً نہونگے ۔ مرض کی روسے ان علامات کے وجود پر بتاکید یہ بات دلالت کریگی کہ جو امور جو ابھی مذکور ہوئے مثل بھوک و سہر وغیرہ کے مفقود ہوں اور تیزی تپ کی شدید ہوگی ہو اور بہت بہت سی چیزیں مثل شرارہ کی محسوس ہوں حسبوقت بدن مس کیا جاے ۔ رنگ کا دفعۃً تیرہ ہو جانا بری علامت ہے اور سیاہ ہو جانا بجا یکبھی علامت بہت بہت زیادہ سیاہ ہو جانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کے بعد نوبت سیاہ رنگ ہو جانیکے ہوتی ہے اور تیرہ ہو جانا قریب سیاہ ہو جانے کے ہے ۔ اور زرد ہو جانا اچھا تو نہیں ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے کہ کبھی بہت حرارت سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے جیسے یرقان میں اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب موت نہیں ہوتی ۔ اور بیشتر بحالت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہو جاتا ہے اسمیں امید سلامت زیادہ ہوتی ہے ۔ اگر پیشانی یا ناک میں شکن پیدا ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے علامات ردی جو باعتبار درد سر کے ماخوذ میں اگر درد سر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض میں تیزی ہو اور علامات ردی بھی اسکے ساتھ پائے جاتے ہیں وہ مرض قتال ہے مگر قتال نہوسے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایکمقدار رطوبت جاری ہوگی پھر اگر درد سر سوین لاحق اسکے ہے اور ساتوین دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا بذ تھنیے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصا دماغ کے پیچھے ۔ اگر جس شخص کو ابتداے مرض سے درد سر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اسکو بہت اذیت ہوتی ہے اور ساتوین دن درد سر زائل ہو جاتا ہے ۔ بیشتر ابتداء درد سر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہو جاتا ہے یا گیارہوین دن ۔ اطبا کہتے ہیں کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ درد سر دسوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسواں دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتواں ہے لیکن چونکہ ساتواں دن یوم بحران نہیں ہے بلکہ آٹھواں دن یوم بحران ہے اسلیے گیارہوین دن یہ درد سر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوین دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھواں دن ہے یہ قول طبیبوں کا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدے نہیں بلکہ اپنے مزاج کا ایام بحران ہونا ضرور نہیں ہے ۔ اگر درد سر پانچوین دن شروع ہو چودھوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض

طلیع ہوا اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے ۔ اکثر بلد وسرحی غب مین عارض ہوتا ہی **علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق مین**
مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہوجانی اور کانون سے نہ سننا علامت ردی ہی آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ
کے دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہی کہ دلالت کرتی ہی سوء نفسانی کے **منجملہ علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جائین**
دونون آنکھون کا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کے علامت اچھی نہین ہی اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ
ہوجانا اسکا مائل بہ زردیت کے یعنے ارغوانی سے نفشی ہوجانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھ مین پیدا ہوجانا یہ بھی علامت بری ہی
ایک آنکھ کا چھوٹا ہوجانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہی مریض کی آنکھ سے کچھ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہی التواے چشم
یعنے بھینگی اور حول یعنے ڈھیرا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہی اگر یہ حول بوجہ تشنج خاص کے جو عضل چشم مین واقع ہوا اور دماغ
مین کچھ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہوا اسکی پہچان یہ ہی کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوتے تو وہ علامات ردی ہو باعتبار بصر آتے
خواہ دیکھنے والی یا اجنبی چیزون کے ہوتے ہین انکی تفصیل یہ ہی سیاہ ٹکڑے چمکتے ہوئے دیکھتے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ چیزے برق
آنکھون کے سامنے نظر آنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہی اور بعد اسکے
دلائل خاص قے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہوچکے انکی رعایت کیجاتی ہی آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری ہونا علامت ردی ہی خصوصا اگر
ایک آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف
کے بھی بشرطیکہ سالم ہوئے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوئے ہین آنسوؤن کی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی
خیال ہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے ۔ روشنی سے مریض کو نفرت
پیدا ہونی علامت ردی ہی اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے
اور اگر بیدار ہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کے ہوتی ہی نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی
شی کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرالی ہون ردی ہی اسے آنکھون کا پتھرانا کہتے ہین ۔ زیادہ چرک آنکھ مین جمع ہونا اسطرح
کہ پونچھا جاے اور پھر نکلتا چلا آئے بہت ہی زبون ہی اور خشک کیچڑ آنکھون سے برآمد ہونا ردی ہی ایسا چرک آنکھ مین بوجہ عجز قوت
غریزی کے انضاج اور پختہ کرنے مادہ سے پیدا ہوتا ہی اور اسی جہت سے بوقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز زور
گھسی جاتی ہی اور چبھتی ہی اور اسکا قصد آنکھ سے باہر نکلنے کا ہی یہ امر ممکن نہین ہی اگر تجویز کیا جاے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ
کیطرف آتی ہی پیدا ہوتا ہی بوجہ اسکے کہ طبیعت اس رطوبت کے انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہی اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے
اس چرک کے خشک اور اندر گھسی ہوتی ہی اور علامت یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہی اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہوجاتا ہی
منجملہ ایسے علامات کے جو مناسب علامات ردیہ کے ہین ایک یہ بھی علامت ہی کہ حدقہ چشم پر بوقت کھلی ہونے آنکھ کے
ایک چیز مثل مکڑی کے جالے کے پڑے اور آنکھون کے کوئے مین جاکر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہوجاے اور اسیطرح بار بار جالہ
پیدا کرتے اور کنارے پر پہونچنے کے جاجاکر چرک ہوجایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہی ۔ آنکھ کا سرخ شدید
ہوجانا اور سرخ باقی رہنا تپ کی حدت مین علامت ردی ہی اور دلالت کرتا ہی کہ دماغ مین ورم گرم یا فم معدہ مین واقع ہی
اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہی آنکھ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھ کا

بڑا ہو جانا اور تاریکی کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل ہے اور اکثر تاریکی یعنے چمکتے ہوئے پتنگے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف
دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہیں سیلکوں کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور ذبول ہے
پلکوں کا خشک ہونا علامت ردی ہے اور حالت بیداری میں آنکھ کھلی ہو اور آنکھ کے قریب انگلی لیجائیں اور ہلائیں مگر مریض
کو خبر ہو اور آنکھ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے آنکھ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ ہذیان اور ضعف کے قاتل ہے بعض
اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونوں آنکھ کے نیچے پھنسی سور برابر سپید رنگ پڑے دسویں دن پھنسی پڑنے سے مرجائیگا
اور تیسری کی خواہش اسے زیادہ ہوتی ہے وہ **علامات جو ناک سے ماخوذ ہیں** ناک کا پیچیدہ ہونا اور اسمیں
زخم پڑجانا علامت ردی ہے ناک کا بیٹھ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نتھنوں میں لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے
ملائے سونگھ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات ردیون ہیں خود بخود ناک میں بوے مشک یا گھی اور مکھن خواہ سوندھی
مٹی کی آنی علامت بد ہے زرد پانی حمیات حادہ میں ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے عطسہ اور چیزوں سے
مثل ہچکی وغیرہ کے چھینک نہ آنی دلیل موت اور بطلان حس شامہ کی ہے ناک کے زخمی ہونے خواہ بشدت غسل
ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہے ناک کا کھجلانا اور بار بار انگلی ناک میں ڈالنی خواہ رکھنی جیسے
اسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پیڑی وغیرہ نہ پڑی ہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برآمد ہونا علامت ردی ہے
علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہیں کان کی لو خشک ہوتی اور اسکا منقلب ہوجانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا
یعنے اینٹھ کر خواہ بار [illegible] پوست جائے ردی ہے کان کا میل جب گرد انار ہے اور میٹھا ہوجائے **جالینوس** کے نزدیک
علامت ردی ہے اور قدمائے اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے تھے انکے نزدیک مہلک ہے کسی قسم کا الم کان میں ہمراہ
حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہے اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم میں سکون ہوجائے اور تپ
ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے مشائخ کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور قیح کے
مرجاتے ہیں **علامات جو دانتوں کے اعتبار سے ماخوذ ہیں** دانت پر دانت بجنا حمیات حادہ میں یا خالی منھ
دانت پیسنا جیسے کچھ کھاتا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کے دانتوں پر رطوبت لزج بکثرت جم جائے
اور وہ مبتلائے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اسکی تپ میں شدت ہوگی اسلئے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت
شدید ہے اور مادہ لزج جو بدن میں متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے ہروقت دانتوں کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بشرطیکہ اسکے
عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہوں علامت اچھی نہیں ہے دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا
ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بیشتر منذر بجنون ہے اور اگر جنون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری
ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہاں اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک یعنے جبڑے کے تھوڑے سے سبب دانت
پیسا کرے اور اسکی عادت بھی ہو اسکی نسبت یہ حکم نہیں ہے دانت کا رنگ سبز ہوجانا علامت بد ہے خصوصا وہ دانت
جنکو ٹوٹا یا گھستے ہیں **علامات جو زبان اور منھ وغیرہ سے ماخوذ ہیں** زبان کا سیاہ ہوجانا امراض حادہ میں زبون حالی
کی نشانی ہے منھ کا خشک ہوجانا اور لعاب دہن سوکھ جانا علامت جید نہیں اگر ابتدا سے مرض میں منھ خشک ہو اور

اور زبان مین خشونت پیدا ہو بعد اسکے سیاہ ہو جائے تو قاتل ہی خصوصًا چودھوین روز - یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ بہت بری بو آنی
منھ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہی اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہی فساد کل اخلاط پر - اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر بشرطیکہ
خلقی نہو علامت ردی ہی پیچیدہ ہونا ہونٹھ کا حمیات حادہ مین زبون ہی - دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا حمیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت
کرتا ہی طول و سمت جانا اور دونون کا سرد ہو جانا علامت بد ہی - بعض اطبا نے کہا ہی کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ
چنے کے ابھر آئے خواہ مثل دانہ رینڈی کے پس موت قریب ہی اور اسوقت خواہش تیز چیز و نکی خورش کی زیادہ ہوتی ہی خشونت
و جرب زبان دلیل برسام کی ہی مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہی شاید اسکا سبب استعمال کسی شی صابغ کا ہو - یہ بھی جاننا
ضرور رہی کہ زبان کا خلط غالب سے ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہی جب تک جوہر اس خلط کا خواہ اسکا جزو بخاری بعض اعضاے
نشار کرنے والا نہو علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین اختناق یعنے بند ہو جانا نفوذ ہوا کا
یکایک دفعۃً بغیر روز بحران کے ردی ہی اختناق بدون بر آمد ہونے کف کے خفیف ہی اسلیے کہ از یاد یعنے کف بر آمد ہونا اسوقت
ہوتا ہی کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر ہو جیسے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہو جائین اور سانس کا پھینا
یا ستوا و انتظام ممکن نہو اور ریہ از باد بر وقت نہونے ورم کے حلق مین مدبون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر ورم
سبب دماغ کے ہوتا ہی - بالجملہ اگر حمی قوی مین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب ہو چکی ہی اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے
ہوا سے بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہی اور اختناق اسکی جانبی تراو بند کر دیتا ہی پس التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہی اور سوء مزاج قلب کا مفرط ہوتا ہی
یا بوجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا - اسیطرح گردن خم ہو جانا کہ اسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال فقرات گردن کے
پیدا ہوا ہو بوجہ شدت تمدد کے بہر حال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین - اسیطرح اترنا لقمہ کا بدشواری دلیل نہونا جالی کی ہی
اسیطرح اچھو آنے کہ پانی ناک کیطرف چڑھ کر نکل آئے اور ہر وقت تھوک کا منہ سے بہا کرے یہ بھی دلیل ردی ہی اور یہ ہی علامات
جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین ہچکی امراض حادہ مین ردی ہی خصوصًا بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہی
اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہی علامات جو اعضاے تنفس
سے ماخوذ ہین ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہی کہ اسکو دلالت موت پر حرارت عزیزی کے ہی - اسیطرح مختلف سانس بھی
ردی ہی - اور جو سانس مشابہ رونے والے کی سانس کے ہو کہ رک جاے اور اختناق ہوا کرے وہ بھی ردی ہی - اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط
عقل کے پیدا ہو ردی ہی مگر وہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہی - جو لوگ کہ انکی موت کا وقت
حاضر ہوتا ہی اسوقت انکا پیٹ پھول جاتا ہی کہ سانس انکی بہم ملی جاتی ہی اور سرد اور دراز ہو جاتی ہی علامات جو رنگ کی صورت
اور رنگ سے ماخوذ ہین - بقراط نے کہا ہی جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چشم گردنکی کھڑی ہو جائین علامت
ردی ہی - جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین انکا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بنفشی ہو جانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار
تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہو جاے نہایت ردی ہی علامات ردیہ جو استرخاے بدن اور بری طرح
لیٹنے سے ماخوذ ہین بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہوتی او ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غیظہ کے ہوتے ہین جو جسد
مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کے اور شدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل کرشت

میں عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کی وجہ سے جو یہ امور پیدا ہوں انکا نشان قوہ بدن کی غلاظت اور نحافت سے
نہیں ہو سکتا ہے جیسے بعض لوگوں کو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہیں ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اخلاط سے
مملو اور پر ہوتے ہیں اور اکثر ضعف قوی میں ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامات تمام کمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب میں
مذکور ہو چکی - **علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہیں** بستر فرش خواب بر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کے
جمع اور مخروط مادت میں آمیزش کرکے علامت ردی ہے خصوصا اگر بار فرش سے قدرے تکیے سے نیچے آوے اور سبب سے اچھی طرح
سانس خواہ حمد طور سے ہوتا ہیں منہ کے بھل لیٹ جاوے اور اطراف کے کھولنے کو پسند کرے اور اطراف کو بے ترتیبی اور نامناسب وضع
پر رکھے اگر حرارت ظاہری زیادہ ہو اور سبب کرب عظیم کے خواہ بسبب معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچا ہو یہ حالت اُسکی ہو - مگر اس بارہ میں ایک بات کا
لحاظ بہت ضروری ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن انکا بھاری ہوتا ہے اور انکے جسم میں استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی
یہی پسند ہوتا ہے کہ ہر وقت اسی طرح سے پڑا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اُسکی صحت سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کے چت لیٹنے کو
علامت ردی سمجھنا نہ چاہیے - خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوائے چت لیٹنے کے اور کسی پہلو آرام نہ ملے اور کل بڑھے تو اس شخص کی بھی علامت
خوف عظیم نہیں ہے - جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ میں ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اُسکی عادت زمانہ صحت کے مخالف ہو
نہایت ردی ہے - یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض میں کرتا ہے یا اُسکے احشا میں اخلاط کی کثرت
ہوتی ہے خواہ نہیں اور تحلیل اخلاط کی وجہ سے ضعف اسکے عضل حرکت میں پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اسکے ضعیف
ہوتے ہیں - اگر کوئی مریض حاد استلقا خواہ چت اور پٹ لیٹنے پر خوب بلکہ اسمیں ہر وقت سمٹے رہنے کی خواہش پیدا ہو یعنی دبکی
ور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت میں سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضا
تنفس میں پیدا ہوتے ہیں جنکی تفصیل کتاب سوم میں بخوبی بیان ہو چکی ہے - آدمیوں کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار
کی طرف منہ پھیر کے چپ رہنا علامت ردی ہیں - پیٹ کے بھل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ
جنون یا عضل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ میں کوئی ایذا ہو - چنانچہ ابقراط نے علامت محمودہ ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ جو زبر بند مریض کے آ جاتی ہے
اور حرکت میں تکلیف نہ ہو **علامات جو جلد سے ماخوذ ہیں** اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہو جاوے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر رکوت
پیدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اُسی طرح الگ رہے یہ علامت ردی ہے - اگر جلد سے بخار گرم بر وقت تنفس بارد کے برآمد ہو یعنی
پسینہ بھی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برآمد ہوں دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اسوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل
... **علامات ماخوذ از شکم اور نواحی شراسیف** - پیٹ کا پھولنا امراض حادہ میں اور اسیطرح پیٹ کا نیچا ہو جانا دلیل
... بابت موت کی ہے خصوصا اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ برآمد ہو - شراسیف میں تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا
... ہو جانا بھی ردی ہے - ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنے جسقدر مثل ایسی جانب کو اونچا ہونا چاہیے
... اس سے زیادہ نیچی ہو جانا بھی علامت ردی ہے - اسیطرح لمس ہر شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد ...
... مراق کا پھولنا اگر ورم نہ ہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندر ...
... مراق کے ورم نہیں ہے بلکہ جو اعضا اندر اُس پردہ کے ہیں وہ متورم ہو گئے ہیں اسلیے کہ ...

مراق میں ورم ہو تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس مادہ مائل بطرف اسفل بدن ہی اور اگر بدون
درد کے تمدد شراسیف میں تمدد پیدا ہو مادہ کا میلان بجانب فوق ہوگا علامات جو باعتبار منفعت کے ماخوذ ہیں منجملہ ان کے امراض حادہ
میں خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہی علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کے حال سے معلوم ہوتے ہیں
انثیین کا ورم ہو جانا دلیل ردی ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انکا بسبب مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی
فنا اور موت پر دلیل ہی۔ اول مرض میں احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہی اور آخر مرض میں بہت اچھا ہی اگر حاجت نہانے
کی ہو علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہیں رحم اور فرج عورت کا امراض حادہ میں باہر نکل آنا
دلیل ردی ہی علامات جو اطراف سے بدن کے ماخوذ ہیں اطراف میں علامات ردی چند قسم کے ہوتے ہیں
بعض بنظر کیفیت اطراف کے جیسے اطراف کا سرد ہو جانا حرارت حمی حادہ سے باوجودیکہ اطراف سرد ہوں اور تپ بدستور ثابت رہے
اور یہ اثر بے علامت ردی ہی مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ میں برد اطراف چنداں بد نہیں حمیات حادہ میں سبب برد اطراف یا ورم عظیم
جوف کا ہوتا ہی یا فرو ہو جانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ اختلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت قوی تر
بعض اوقات ہوتی ہی کہ اوائل مرض میں برد اطراف پیدا ہو۔ اسی طرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر سے ممکن نہ ہو جائے اور گرمی
عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہیں کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کی طرف چلا گیا ہی بوجہ ایسے ورم اندرونی
جسم کے موجود ہی۔ تیرہ رنگ ہونا ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہی۔ سرخ رنگ ہونا اطراف
کا خواہ بنفشی رنگ دفعتہً زیادہ مہلک ہی بہ نسبت تیرہ رنگ ہو جانے کے پر اگر بعد سرخ ہو جانے خواہ بنفشی ہونے کے تشنج
اطراف خواہ تمام جسم میں پایا جاوے پس موت قریب ہی اور نزدیک آ پہونچی ہی اسلیے کہ تشنج دلالت کرتا ہی ضعف قوت نفسانی پر اور
کمی قوت طبیعت حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہی سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کبودی کے
اور نیز بہ نسبت سرخی کے بدتر ہی۔ اور بایں ہمہ اگر چند اور قسم کے علامات پیدا ہوں مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہ ہوگا اور جو
اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوتے ہیں بہ اثر غیبت کے وہ ساقط ہو جائیں گے۔ احتراق اطراف و جلد کا مع برودت باطن کے
دلیل موت ہی۔ منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع و شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہیں جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد
اسہال کے تشنج ہو کر وہ ضرور قتل کرتا ہی۔ کزاز ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہی علامات جو سونے اور جاگنے
سے ماخوذ ہیں دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہیں ہی۔ اور رات دن کسی وقت نہ آنے شب و روز کے
جاگتے رہنے سے بہت بری ہی اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہی کسی قسم کا فساد کیوں نہو دن میں اول بروز سونا اسلم ہی اور
سبب اس کا منتہی نوائب حمیات میں بد ہیں مگر ابتدا میں اکثر ہوتے ہیں اور مضر نہیں ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ بسبب
ضعف ہو ردی ہی اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہی نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات
کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ عفونت خلط بارد کے ہوتا ہی۔ زیادہ خطرناک اس مرض میں جسکے نتیجے اختلاط عقل
پیدا ہوتا ہی اور دل کے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہی ردی ہی جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض میں پیدا ہو جیسا کہ
علامات جو ہاتھوں کے کام سے دریافت ہوں کرشے کے جنا خواہ بدن سے تمیز کرنا یا ہر وقت ایسے افعال کرے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی تنکا چنتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھیڑتا ہی علامت زبون ہی اور اسکا سبب صعود بخارات
ردی کا بطرف دماغ کے ہی کہ اس وجہ سے ناموجود شی نظر آتی ہی جب وہ بخارات آنکھ خواہ رطوبت بیضیہ کیطرف اترتی ہین

علامات جو درد کے اعتبار سے دریافت ہون وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہی کہ
احتراق شدید اور ورم عظیم پر جو احشا پر کرتی ہی۔ اگر کسی عضو کا درد شدید خود بخود دفعۃً تھم جاے اور کسی طرح کا اثر درد کا
باقی نہ رہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بھی ردی ہی

علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین صوت قوی بہت جید علامت ہی اور کلام مسلسل اور منتظم بھی علامت جید ہی اور خلاف اسکا ردی ہی۔ سکوت جو
طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہی اور عضل زبان کی استرخا اور عضل حنجرہ کی استرخا پر دلیل ہی اور تشنج حنجرہ پر دلیل ہی جو
اسپر دلیل ہی کہ تخیل جو مبدء کلام ہی وہ جاتا رہا ہی۔ مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہی۔ خلاصہ یہ کہ
مرد گویا کا چپ رہنا ابتداے سبات وسواس پر خواہ کسی چیز پر جو اوپر ذکر ہو چکی ہین دلالت کرتا ہی۔ اور کثرت کلام مرد کم گو کی دلیل ابتداے
ہذیان اور اختلاط عقل پر ہوتی ہی

علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین ہذیان کے ہمراہ اگر کثرت
حرکت اور سر مین دھمک اور ہذیان خواہ تھمنے مین دھمک ہو بہتر ہی اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہی

علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہی اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہی جو
مریض کے سر کی طرف اٹھتا ہی۔ کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور پھر بیٹھ جانا ہر ساعت کا علامت بد ہی کہ بوجہ کرب اور اختلاط
عقل اور ضیق نفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہی گر ذات الریہ مین اچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہی اسلیے کہ
اس مرض مین اکثر خناق اور ضیق نفس پیدا ہو اسوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی ہو جاتے
ہوتے ہین۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کر بہ تکلف متحرک ہون اور توثب اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی
ہی۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہی۔ اگر غشی بحرانی نہو علامت ردی ہی اور اگر بوجہ بحران جسکے ہو تو بہتر ہی
یہ بھی جاننا ضرور رہی کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر خالی از خطر نہین ہی

علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح ہوتی ہی کہ طبیعت اعضاے عضلانی کو واسطے دفع فضول کے
حرکت دیتی ہی پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین نحیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور مجیب ہو اس دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر
عضو کو نحیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہی پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت
ہو اسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہی اسحیقت وقوع تشاوب وغیرہ کا ردی نہین ہی کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہی کہ
طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین ہوتی معونت کمی کے بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت نکے اور یہ امر سہل ہی چندان دشوار نہین ہی

علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین اکثر خواب مین بیمار وہی اشیا دیکھتا ہی جو اسکے بحران کے
مناسب ہوتی ہین مثلا جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہی وہ خواب مین یہی دیکھتا ہی کہ حمام مین داخل ہوا ہی خواہ آمادہ
دخول بر حمام کے ہی

علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے اشتہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ مین ردی ہی
اور امراض حادہ مین بھی ردی ہی مگر اتنا برا نہین ہی جیسے امراض مزمنہ مین۔ اور حاصل یہ ہی کہ بطلان شہوت فساد اخلاط

دلالت کرتا ہی خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر - اگر حمیات محرقہ مین بول باطل ہو جاوے دلیل بد ہی خصوصاً اگر زبان
سیاہ ہو جاوے اور بول باطل ہو **ذکر اُن احکام کا جو یرقانی استدلال پر محمول ہین** یرقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز
تپ سے پہلے بُرا ہی اور سابع قبل از نضج مادہ کے اگر یرقان ہو ہان اگر تدارک اس فساد یرقانی کا اسہال سے ہو جاوے جیسا جالینوس نے
گمان کیا ہی اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہی یعنے کثرت مادہ کی دفع ہو جاویگی - اور مجملاً یہ حکم ہی کہ بحران قبل ساتوین روز کے چونکہ
محمود نہین ہوتا اوسوجہ سے یرقان بھی ردی ہی اگر یرقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہی اسواسطے خود ایک مرض مستقل پرخطر ہی
بشرطیکہ اُسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون - اگر یرقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے ہو
ہو اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہی اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہی اور اس بحران کی علامت
یہ خفت ہو اعراض مین مرض کے پیدا ہوتی ہی دلالت کرتی ہی اور بُرائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ اعراض مین زیادتی دلیل ہوتی
ہی - منجملہ علامات رداءت یرقان کی یہ ہی کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط براز مین برآمد ہون اوس
ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہی پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہو جاوے خواہ پسینا ایسے اندام
تمام جسم سے برآمد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہو جاتی ہی **علامات جو ورمون سے ماخوذ
ہین** جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مثانہ مین یعنے بن ران اور ورم اطراف پیدا ہو اسمین رداءت زیادہ ہی بہ نسبت اسکے کہ پہلے ورم
پیدا ہو کر تپ بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہی - جو اورام بیخ گوش مین پیدا ہون اور پختگی انکی قیح اور ریم سے نہو وہ بھی
ردی ہوتے ہین اگرچہ کو بعد ظاہر ہونے ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کرے اور اگر یہ امور نہون اور نہ پختہ ہو اور اُنکے ظہور کے
بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی رداءت یقینی ہی اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا
میلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہو سکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوئی
ہی اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہی اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہی - جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاوے
وہ بھی ردی ہی مگر پھر دوبارا برآمد ہو کہ وہ علامت بہتر ہی اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات سے خوگر ہوتے
ہین کہ ورم خواہ پھنسی اُنکے برآمد ہو ہو کر بیٹھ جاتی ہین اُنکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین **علامات جو پھوڑون
پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین** اگر نخود سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برآمد ہون بہت بد علامت ہی اور اگر یہی
نمود ہو کر پھر جاوین خواہ جوشش اور ثوران اُنکے مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجاویگا - بدن کے زخمون کا رنگ مائل بسبزی
خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا بُرا ہی مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہی - بعض اطبا نے کہا ہی کہ اگر مریض کے زانو پر
کوئی شی مثل نکوے سیاہ کے برآمد ہو اور اسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجاویگا اور اگر بعد برآمد ہونے اس دانہ کے پچاس روز
تک زندہ رہے گا اُسکی موت کی علامت یہ ہی کہ عرق سرد بدن سے نکلے - یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو اجین پر کسی ایک طرف گردنی
کوئی شی مثل تخم بیدانجیر کے نکلے اور اسکے ساتھ تمام بدن مین ضعف ابیض یعنے سپیدی آنے بوجہ غلبہ صفرا کے ترجائین پس مریض کو خواہش
گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مرجاتا ہی - زبان پر جو ثبور مہلک پیدا ہوتے ہین انکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہو چکا
- یہ بھی کہا ہی کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کھون نہوگل انگلیون مین دونون ہاتھ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہو اور اُس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جیسے روزمرہ جاڑے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت قوی سالم بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس ورم میں مواد امعا میں اسقدر رستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعض اسہال کی ہوتا ہے **علامات جو لرزہ لاحق ہونے سے ماخوذ ہیں** لرزہ جو مکرر بار بار کسی تپ شدید میں آئے اور قوت ضعیف ہو مہلک ہے اور بحال ثبات قوت بھی بہم لرزے کا آنا بشرطیکہ بوجہ لرزے کے تپ زائل نہو اچھا نہیں اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود ضعف قوت اور بہم آنے کے اسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اُسکے تپ میں سکون پیدا نہو اور اگر استفراغ لرزے میں باوجود ثبات قوت کے عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط متحرک ہے مگر غالب اسقدر رہی کہ طبیعت اسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہے — اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہے اُسکی نسبت قول فیصل اور حکم جزمی یہ نہیں ہو سکتا کہ بوجہ صنعت زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا** جو استفراغ نافع اور مفید ہے اسہال یا قے وغیرہ سے اسکی علامت یہ ہے کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہے اسکو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اُسکے بعد خفت پیدا ہو — خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوائی خواہ طبیعی یہ شناخت ہے کہ وہ خلط فارغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہوں اور استفراغ ردی وہ ہے کہ ظہور استفراغ سے جرد اور خراطہ اور خون سیاہ یا خلط بدبو برآمد ہو خواہ مختلف خلط ہوں اور فضول کے دفع ہوا ور یہی حکم قے کا بھی ہے — اگر استفراغ شروع ہو کر کمی کرے واجب ہے کہ اُسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجائے — اگر افراط استفراغ میں ہوا در ہنوز نضج مادہ نہیں ہوا ہے اُسکے فائدہ کا گمان نہیں ہو سکتا — استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو خواہ رعاف وغیرہ سے دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات ردی ہوں تو موت پر دلالت کریں گے اور اگر علامات ردی نہوں طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برآمد ہونا اچھا بحران ہے اگر مادہ اور مرض میں جو بلغمی ہوں اور آورام حارہ میں اور اورام احشا میں **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزائش یا بسبب کثرت اور رقت یا بسبب قوت اشتداد دافعہ کے اور استرخائے قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا بسبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہو جائیں کسی سبب انفتاح ہونے کی وجہ سے اور کمی عرق میں بوجہ حدوث اضداد ان امور کے ہوتی ہے — عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر بوچھا جائے خوب درلرزتا ہے اور اگر بحال خود چھوڑ دیا جائے بند ہوتا ہے **بیان اُن اعضا کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اور جنمیں کم** جس عضو میں مادہ مرض ہوتا ہے اُسی میں عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو میں مادہ مرض نہیں ہوتا اُسمیں عرق بھی کم برآمد ہوتا ہے اور اسیطرح جسمیں اسباب ضیق مسام پیدا ہوں اُنمیں بھی عرق کم نکلتا ہے اسیطرح جس پہلو پر مریض سوتا ہے اُس جانب بھی عرق کم برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ اتصال زمین خواہ فرش کے اُدھر انضغاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور مجاری اُدھر کی خشک ہوتے ہیں کہ رطوبت کی روانی اُدھر نہیں ہوتی ہے اور نہ اُس طرف سے پسینا نکلتا ہے — بیشتر پیچھے کی طرف جو اعضا ہیں جیسے پیٹھ وغیرہ اُنمیں عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے بہ نسبت اعضائے اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی سے یعنی سر و گردن سے زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً سر میں زیادہ پسینا نکلتا ہے **بیان اُن وقتوں کا جنمیں عرق زیادہ برآمد ہو یا کم** نوم اور خواب میں بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برآمد ہوتا ہے اسلیے کہ تصرف حرارت غریزی کا رطوبات بدنی میں بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اذیت تفتیش کی نوم میں سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک مواد کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم میں بدون وجود کسی ایسے سبب کے جو مستلزم برآمد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اُسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار تحلل سے زیادہ ہو۔ پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برآمد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہے
اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ میں کثرت ہو اور وہ مادہ سزاوار دفع طبعی کے ہو نہیں نکلتا
اور یہ کثرت یا سبب قریب سے ہوتی ہے جیسے امتلائے قریب العہد یعنے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلا اسوقت پیدا ہو ایسی امتلا کو بھوک
اور ریاضت دفع کردیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود محض بفعل طبیعت برآمد ہو وہ بھی اس امتلا کو دفع کردیتا ہے یا امتلا سبب بعید کے ہوتے یعنے
فضول غذائی سے جمع ہوتے ہوتے موجب امتلائے ہوئے ہوں اور اس امتلا میں جب تک ایسا استفراغ جو بدن کو خوب پاک کردے
نکیا جاوے کوئی اور تدبیر کافی نہیں ہوتی اور پسینا ایسے امتلا میں فقط رقیق اجزا فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اجزا لطیف اور
قلیل بھی ہوتے ہیں اور جو شی فاسد ہوتی ہے اور اخراج میں اسکے دشواری ہے وہ بذریعہ عرق کے دفع نہیں ہوتی اور بعد خروج
عرق کے ایسی امتلا میں طبیعت زیر بار خلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت عزیزی قوی
ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہیں پہنچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت تحلل ہوتا رہتا ہے
پس بروقت قوت حرارت عزیزی عرق برآمد نہوگا مگر اینکہ اور اسباب مخالف قوت کے جمع ہوں اسواسطے عرق کو اعتدال
طبیعت سے خارج کہتے ہیں کیونکہ برآمد عرق کی یا بوجہ امتلا کے ہوتی ہے یا مسام میں زیادہ وسعت پیدا ہو یا قوت ہضم جید سے عاجز ہو
خواہ حرکت شدیدہ رطوبات کو رقیق کردے **ذکر ان ایام کا جنمیں عرق زیادہ یا کم برآمد ہو** اکثر امراض حادہ میں عرق تیسرے خواہ پانچوین
روز برآمد ہوتا ہے اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہیں مگر شاذ و نادر اور بموجب تجربہ مجربین کے ستائیسوین
خواہ اکتیسوین یا چوتیسوین روز بہت کم عرق برآمد ہوتا ہے **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق کے** وجوہ استدلال عرق کے
یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم
ہوسکتا ہے اور چکھنے سے اسکا شیرین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ذلک
اور قوام اسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلا پیشانی اور پشت
اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکل کر موقوف ہوجائیگا اور جس عضو سے زیادہ برآمد ہو مرض اسی عضو میں ہے۔ اور وقت
برآمد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتدا سے مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد
پسینا برآمد ہونے کے مرض میں خفت ہوتی ہے یا نہیں بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے **علامات جو کیفیت
عرق سے ماخوذ ہیں** سرد پسینا بروقت حرارت حمی کے ہو بہت ردی ہے خصوصا اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ
عرق منذر بغشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہو وہ بھی منذر بغشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پوچھنا وہ بدترین اقسام عرق ہے کہ موجودہ
غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آیندہ پر دلالت کرے۔ پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برآمد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدون
سقوط حرارت غریزی کے نہیں پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہوجاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہیں کرسکتی بلکہ
رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کردیتی ہے اور حرارت غریبہ کیوجہ سے ان رطوبات میں تبخیر پیدا ہوتی ہے
پھر جب حرارت غریبہ بخارات سے جدا ہوجاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر آکر سرد ہوجاتے ہیں۔ عرق جو رگ رگ
کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہین ہی بلکہ حقنہ نرم البتہ مفید ہی — بعد برآمد ہونے عرق کے اگر خفت مرض مین ہو تو علامت جید نہین ہی پھر اگر بعد خروج عرق کے
مرض کی اذیت زیادہ ہو تو بس علامت ردی ہی اگرچہ تمام بدن مین عرق برآمد ہو تو عرق شائع جو منتشر ہو تمام بدن مین اگر ابتدا ے مرض مین برآمد ہو
ردی ہی کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہی — مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہی — اسوقت عرق مین اچھا
روات کے اسکی ردارت بہ نسبت اس عرق کے روارت کی جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط سے پیدا ہو بہت کم ہی اگر ابتدا
عرق کی ہو گر بعد ازان تپ پیدا ہوتی ہی اور تپ مین طول ہوتا ہی اگر بوجہ عرق کے پھر ہری عارض ہو بہتر نہین ہی بلکہ ردی ہی اسواسطے
کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہی جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا برآمد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہی کہ بوجہ عرق کے
تنقیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شی تھی کہ اسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے
وہ شی نکل گئی اور اسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور وہ عرق با قشعریرہ اسپر دلالت کرتا ہی کہ مادہ کثیرہ ایسا نہین ہی کہ محض استفراغ
عرق سے اسکا تحلل ہوجاے — جبوقت قوت اور نبض مین ضعف پیدا ہو اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برآمد ہو یہ علامت زوال
پھر اگر نبض ساقط ہوجاے موت واقع ہوگی — عرق بہتر جس کے ذریعے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہی وہی عرق ہے
جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن مین برآمد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برآمد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اسکے
ہووت اور خوبی مین وہ عرق ہی کہ اگرچہ تمام بدن مین برآمد نہو گر اسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو — خلاصہ یہ کہ عرق کی حرارت
اور برودت کی کیفیت اور اسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہی یا انتہا اور اخلاط ہی
جو جو ہمراہ عرق کے تپ وغیرہ سے ہو اسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برآمد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب
امور کا لحاظ کرنا ضرور ہی اور انہین امور پر مدار حکم کا ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہی اسکے بدن سے
عرق بکثرت نکلتا ہی بہت بقایاے مواد کے اور اگر فصد خفیف اسکی کیجاے کچھ قباحت نہین علامات جو نبض کی جہت
سے ماخوذ ہین نبض مطرقی اور نملی اور منشاری جو شدید ہو منشاریت مین خواہ جس نبض کی موجیت زیادہ ہو ردی ہی اور غزالی
ہر وقت ضعف کے ردی ہی — اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک
نبض واحد سے جو نہایت قوی ہو اس طرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور ضعیفہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعید مین یہ تدارک پیدا ہو اور
اختلاف بدی اور ردی ہی — کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعف بھی ہو دلیل ردی
ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر آدمیون کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی ہی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتے لہذا اسکی شناخت
بھی واجب ہی ورنہ غلط واقع ہوگا احکام نکسیر پھوٹنے کے سرسام دموی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمین حرارت غالب
ہو اور اورام جو بزیر شراسیف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی — سرسام کے رعاف مین کسی نتھنے کی تخصیص
کی ضرورت نہین ہی ہان اور جو ورم ہی اسمین رعاف اسی نتھنے سے ہوتا ہی جو عضو متورم کے سیدہ مین اور قریب پڑے
اور حمیات محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہی مگر کسی نتھنے کی تخصیص نہین ہی — اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا
اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہی کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہی — اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہی
اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہی جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کثرت چوتھے روز واقع ہوتا ہی

اگر تیسرے اور پانچویں اور ساتویں اور نویں روز چھینک ہوتا ہے۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بحران محمودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہوجاے کہ رعاف شدید ہوگا لاکن ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف کی کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سر پر ڈالین اور کمید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعے سے روکنا مناسب ہے خواہ محجمہ شیر اسپٹ پر اُس طرف جس سمت سے رعاف ہو رہا ہے لگا وین گے تاکہ اثر قریب حاصل ہو۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب ماوف کے واقع ہوا اور جانب مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہیں ہے۔ مناسب اور لائق تر اور رام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو ناف سے اوپر ہون خواہ سینہ ورسر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو درم صلب اور سخت کہ قریب تحجر کے پہونچا ہو اور سبب دنون کا ہو گیا ہو اُسمین امید رعاف پھیلنے اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اُسکا بہین ہوتا اور کسی قسم کا بحران ہے۔ ایضاً جو درم بارد کہ دماغ مین ہو اور ذات الریہ بحران بذریعہ رعاف کے بہین ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** رعاف قلیل برا ہے اور اگر شہر روی رعاف وہی ہے کہ جسمین خون سیاہ برآمد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی مین چمک ہو۔ جو رعاف چوتھے روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون مین واقع ہو **دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین** چھینک اگر زمانہ منتہی مین آئے بہتر ہے اور اوائل مرض مین چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط اندراج پر **احکام براز** کے کتاب اول سے تین کلیات مین گفتار تمام بنسبت براز کے باختصار ہو چکی ہے اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب براز کے کرنا ضرور ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برآمد ہوتا ہے اُسکا بحران تام بذریعہ اسہال کے ممکن ہوتا **علامات ماخوذہ براز سے** اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو وقت بہتر ہے۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضج کے بروز بحران جید واقع ہو اور اسمین علامات محمودہ بھی پائی جائین۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید کیجاتی ہے۔ سوا ان دونون وقت کے اور سب اوقات مین اختلاف لون براز احتراق اور ذوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے۔ براز متعفن جو مشابہ براز لڑکون کے اور بصورت اُس براز کے جو بوقت ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنے فضول برازی دفع کرتے ہین الغرض ایسا براز ردی ہے۔ زرد براز جس پر صفراویت غالب ہو اول مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہو رہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلجاوے اور مرض مین خفت حاصل نہو علامت ردی ہے لیکن اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشرطیکہ اُس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگرچہ حمی غلیظہ بھی ہو لیکن ایسے براز کی روارت مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہے۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چربی جیسی کا استعمال نہوا ہو ذوبان اور اعضا ئے اصلی کے گھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے مگر مہلک نہین ہے اسلیے کہ دمویت کی پگھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز مین کوئی شی مثل صدید یعنی پیپ کے ظاہر ہو اور زردی براز گندہ ہوجانے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور حمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہے جس اسہال کے براز مین گرد براز کے

ایک شی رقیق بہ جاے دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہی اور اسکا خاصہ ہی کہ لذع اسمین ہوتا ہی اور براز بہت جلد برآمد ہوتا ہی اور کبھی
ساہی صدید دونون آمیزش براز کے ہوتا ہی اور یہ صدید بجالت زردی ہوتا ہی جسوقت براز مین جھلکے ترس کے ایسے برآمد ہون جن
امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہی

بیان احکام جو قے سے متعلق ہین قے کا بیان بھی کتاب اول یعنے فن کلیات مین ہو چکا
مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہو چکے خواہ احکام جدید کا ذکر ضرور ہی بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون - قے فائدہ مند
وہی ہی جو مرکب خلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلیظ القوام نہو اور جسقدر رقے صرف یعنے ایکسی
خلط کی ہو اسیقدر زبون ہی اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہی اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو**
قے سے ماخوذ ہین جسکا رنگ مخالف مادی قے کے رنگ کے مثلاً رنگ قے کا سپیدمائی ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہی اور
خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کراثی خصوصاً اگر منتن ہو یعنے بدبو ہو خواہ جسقدر رکا رنگ ہو خواہ احمر قانی ہو خواہ اور تیرہ
رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص - اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہی مگر جبکہ
قوت مریض کی قوی ہو کر دو دن تک بقاے حیات کی امید ہو سکتی ہی - لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہی کہ رنگ قے کا کبھی
اکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ ہوا ہو - اگر اکثر بار قے کرنے مین یہ سب الوان مختلف برآمد ہون وہ قے نہایت ردی ہی -
بدبو قے ہر طرح کی ردی ہی - اور خالص ایک خلط کی قے بھی ردی ہی جیسا اوپر مذکور ہوا

بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین یعنے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہی بیان کر دیے ہین اور اب
اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ انکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور ہوتے ہین - پہلے ہم یہ کہتے
ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے بائے جائین خواہ نضیج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہی
اسلیے کہ اکثر ایسی صورت مین مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو ہو جاتا ہی کہ اس استفراغ سے
اخلاط پختہ اور خام سب تحلیل جاتے ہین اور کبھی تحلل خلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہی اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہی
خصوصاً اگر اس خلط مین حرارت شدید نہو مگر باینہمہ ظاہر نہونا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہی اور دلالت کرتا ہی قوت بد مرض کے اور
اکثر دلالت اسکی یہ ہی کہ مرض مین طول ضرور ہوگا - اسی طرح جو بول برنگ صحیح آدمی کے حالت مرض مین باقی رہے اور چارون
زمانہ از ابتدا تا انحطاط اسی حالت مین گزر جائین - جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہو جائے اور تغیر اسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت
اسلم ہی - کبھی بول امراض وبائی مین جیدوت اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہی اور مریض قریب ہلاکت پہونچ جاتا ہی -
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین و نیز دیگر علامات ردایت بول
سے ظاہر ہوتے ہین مگر سبب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہی خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور نواحی بول کے پیدا ہون

علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہین جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور اکثر
مرتبہ حبس بول اسکے عارض ہو یہ علامت بدی اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہی کہ طبیعت کو ساتھ مرض کے
مجاہدہ شدید واقع ہی کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہی اور فضول محتبس ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج فضول بذریعہ
بول کے کرتی ہی - اسی طرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین غلاظت مادہ پر دلیل ہی اور یہ کہ مادہ بدا ور دشواری نضج کو قبول

کریگا — پس اگر حمیات حادہ نہوں بلکہ خفیف حمیات ہوں ایسی کیفیت بول کی منذر بطول مرض ہوتی ہی۔ **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی علت مرض ذیابیطس کے ہوتی ہی اور اسوقت پیاس ہر وقت معلوم ہوا کرتی ہی اور لحظہ بلحظہ پیشاب ہوا کرتا ہی اور پیاس اسی دفع ہوتا ہی اور رقت بول کی بوجہ خامی اور دقوع سدہ کے ہوتی ہی جو خروج مادہ کو مانع ہی اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور رقت مین خرابی بنسبت ذیابیطس کے کم ہی اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز برابر آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہے موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جلد آور دماغ پر ہوتے ہین پس اپنے افعال سے معطل ہوجاتا ہی — اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض نہو اکثر یہ غلظ بوجہ پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپیدمائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزید بھی ہین یعنے زمانہ صعود کلی مین نہ صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول آور ورم اعضاے زیرین پر دلالت کریگا قوام بول کی بحث بول آیندہ مین کیجاتی ہی اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو وہ موت سے خالی نہوگا یا کوئی شئی مسموم اور شرب سبب اس رنگ کی ہی خواہ جو خلط کہ اسکا رنگ بول مین ہی استدر قوی ہی کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہی اسلیے کہ اگر اسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام وکدر ہونے سے ماخوذ ہین** جو بول رقیق ہی لازم ہین غلیظ ہو جاے اور علامات جیدہ موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جیدہ نہون اور تپ مین احتراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہی — بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جیدہ نہین ہی اسلیے کہ یہ امر جنس مادہ پر دلیل ہی و نیز اس بات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہی — بول غلیظ یا کدورت جسمین کوئی شئی تہ نشین نہو اور اسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو جوشش اخلاط پر بوجہ شدت حرارت غریب کے اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہوتا ہی یعنے حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامت ردی ہی — بول غلیظ سے خصوصًا بروز چہارم بیشتر بحران حمیات ایمائی یعنے تپ وغیرہ کا ہوتا ہی خصوصًا اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید امراض حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہی — پس اکثر مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہی اسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہی اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہی اسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہی پھر اگر علامت سلامت کی موجود ہو تو اکثر اسکا اخراج بذریعہ قی پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہی خصوصًا اگر علامت قی کی نہو اور اسوقت تشنج اور خراشش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور غلاظت پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہی **علامات جو ماخوذ ہین بروقت سیاہ ہونے بول کے** حمیات مین ہر وقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم ہلاکت مریض کا صحیح نہین ہی اگرچہ بول سیاہ بذات خود علامت ردی ہی اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کے دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ جسمین سے مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض ہو جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے ساتھ اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بول

سیاہ جسقدر مقدار میں کم ہو اُسیقدر بُرا ہی کہ دلالت فنائے رطوبت پر کرتا ہی ایضاً جسقدر بول سیاہ امراض میں غلیظ ہو بُرا ہی اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اسمین ثفل معلق ہو یعنے وسط میں ٹھہرا ہے اور ہوا اُسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول میں امراض حادہ کے ہو دردسر اور اختلاط عقل کی خبر دے گا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہی کہ رعاف خون سیاہ پر دلالت کرتا ہی اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہی اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی بوجہ حرارت کے برآمد ہوتا ہی بشرطیکہ حرارت نہایت کم ہو اور جب بافراط ہو اور بطرف مقعد اور مسام کے دفع اور عرق سے نجات بنفسہ پیدا ہوتا ہی اگر اس بول سیاہ کے ہمراہ (جسمین کوئی شی معلق گول اور مدوری) عدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور تمدد جبین میں اور ورم شراسیف کے نیچے اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہی اور اسی طرح کا تمدد شراسیف میں تشنج ہے اور اس طرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہی۔ بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے برودت پر دلالت کرتا ہی۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کے ہمراہ ہو اور اُسے خواہش طعام کی ہو فوراً مر جائیگا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل یا متغیر ہو جائے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور با اینہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اور استحالہ جو رقت سے بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرت کے ہوا ہی نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہی اور نقصان حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ خود اُنکے بخفت اعراض کی واجب ہی اور یہاں مفروض ہی کہ خفت نہیں ہوتی اسلیے کوئی مادہ جگر میں ضرور ایسا جاے گیر ہوا ہی کہ اسکا تنقیہ نہیں ہو سکتا اور بوجہ اسکے سدہ واقع ہوے ہیں بلکہ اگر یہ مادہ باحدت ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ میں تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل میں خارج ہو اور اسکے ہمراہ دردسر اور درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہی مگر عورات میں یہ بول بنسبت مردوں کے اسلم ہوتا ہی **علامات ماخوذہ حمرت بول سے امراض حادہ میں** جسوقت بول سرخ میں رقت ہو اور دیگر علامات اچھے اُسکے ساتھ پائے جائیں بحران کے جلد ہونے پر دلالت کرتا ہی اور علامات ردی ہوں تو سرعت موت پر دلیل ہی۔ مگر ہر حال میں التہاب شدید پر دلالت اسکی ضروری ہی۔ رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ میں دردسر اور اختلاط عقل پر دلیل ہی۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ میں اگر تھوڑا تھوڑا اور بتواتر ابوی بعد برآمد ہو خطرناک ہی اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہی۔ لیکن اگر بکثرت برآمد ہو اور ثفل زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات مختلطہ میں۔ محض خون کا پیشاب امراض حادہ میں قاتل ہی اسواسطے کہ انتہاے شدید خون پر دلالت کرتا ہی کہ جسمین تیزی اور غلیان ہی اور ایسے ہی بول سے خوف اُس اختناق کا ہوتا ہی جو بسبب امتلاے تجاویف قلب کے پیدا ہوتا ہی اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہو اور سکتہ کا خوف ہوتا ہی اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو۔ بول نہایت سرخ نہو اور حمیات اعیائی جو ان میں اگر غلظ پیدا ہو جائے بعد اسکے ثفل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تہ نشین نہو سکے اور دردسر بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ عاصی ہی قبول نضج نہیں کرتا اسی جہت سے ابتدا میں غلیظ نہ تھا اور جب غلیظ ہوا تو رسوب بسرعت پیدا ہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہی اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کے ہوتا ہی فرق اسمین اور بول یرقانی میں یہ ہی کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہیں کرتا خلاصہ یہ ہی کہ بول سرخ جسکا ثفل بھی سرخ ہو عدم خام اور خامی پر دلالت کرتا ہی اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہی خصوصاً سرخی جسوقت شدید ہو اور مائل بکدورت ہو۔ بول اشقر بھی حادہ میں

سوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہوجاے ردی ہی اسلیے کہ سپید ہونا اشتر کا سرکیطرف صود مادہ پر دلالت کرتا ہی اور سیاہ ہونا اسکا
تیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین جو رسوب کہ اسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ
پر دلالت کرے ردی ہی اور نہایت ردی وہ رسوب ہی جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ طبیعت
نے مادہ پر جب تک درمونی کہ اجزا چھوٹے ہوے سلامت یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خونی حال پر دلالت کرتی ہی بہ نسبت بیاض کے بیرانی
جسکے بول مین ثفل چکنا ہو زمن رہتا ہی اور جسکا ثفل سپید ہو مرجاتا ہی بشرطیکہ ثفل بعض مختلف ہو اور اجزا اسکے پراگندہ ہون اسلیے
کہ قوام کی درستی سے قابلیت نضج کی زیادہ پیدا ہوتی ہی بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً علامات ثفل دلالت کرتی ہی کہ اخلاط مرض سے
زیادہ متاثر نہین ہوئے جیسے کہ رسوب جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجاتے ہین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا
اور مرض نے انمین کچھ فعل نہین کیا۔ رسوب جو بطور رکف اور جھاگ کے ہو کہ اسکی سپیدی مین اجزاے ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہی اور
خارج حد طبیعت سے ہی۔ رسوب خام بھی ردی ہی۔ جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہو افضل ہی اس رسوب سے
جسکی اوپر کی جانب مسطح اور بستہ ہو اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہی کہ مرض کا منتہی قریب ہی اور مرض حاد ہی جس
رسوب سے پہلے رقت بول نہ ہو اور ثفل مفقود نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہی اس بات پر کہ اخلاط مین کثرت ہی مگر اسپر دلالت
نہین ہی کہ اخلاط مین تفتیح بھی ہی بلکہ نضج اسوقت دریافت ہوتا ہی کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آوے اور ابتدا مین بول رقیق ہو اور پہلے
رسوب کم ہوتا ہو اور بعد نضج کے زیادہ ہوا ہو اور جب تک یہ باتین نہون دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہی اور مرض بھی ثقیل
ہی۔ اسیطرح رنگ مین زیادتی بدون رسوب کے خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت
حرارت اور گرسنگی کے پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑھ جاتا ہی اور ثفل کم ہوجاتا ہی۔ رسوب سرخ
کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہی اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہی اگر رسوب سرخ
چالیس دن برابر پایا جاوے مرض بہت طول کھینچیگا اور بحران کی امید سائھ دن تک نہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہو اور اسکو میلان اوپر کیجانب ہو
جسوقت لطیف بول مین پایا جاوے امراض حادہ مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہی پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہی
اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہو اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہوتا جاوے سلامت مریض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب
بشکل پارہ گوشت ہے کے حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہی کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہی اور گردہ سے نہین
اور اگر اسوقت نضج موجود ہو اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گھلا دے حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب
شابہ چھلکے کے چھلکون سے سفید اور سخت ہو اور علامت نضج کی نہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تن نے پٹھے اور ہڈی
اور رگون کو چھیلا ہی۔ اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب نخالی جو بشکل بھوسی کے ہی مثانہ کے
چھلنے پر دلالت کرتا ہی اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہی۔ اور فرق درمیان اس رسوب کے جو شبیہ پوست
ماہی کی ہو اور درمیان رسوب نخالی کے یہ ہی کہ نخالی مین باوجود علامات الم مثانہ کے نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہی علامات
جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے لون اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہی
اول ان علامات کا چکنی بول سے مذکور ہوتا ہی۔ بول دہنی وہ بول ہی جسکا رنگ اور قوام مشابہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ

ردی ہی لیکن جسوقت اور دلائل سلامت پر دلیل کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین — ہان اگر رسوب زیتی ہو تو نہایت ردی ہی
— خلاصہ یہ ہی کہ رسوب خالص زیتی ردی ہی اور وہ ایسا ہوتا ہی کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آے
— جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہی جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہی زیتی مین سب سے بدتر یہ ہی کہ ابتداے
مرض مین ہو اور جسوقت دلائل ردارت کے موجود ہون اور چوتھے دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مرجانے کی
خبر دیتا ہی اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعةً محو ہوے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین
موت پر دلیل ہی اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہی جو دفعةً بوجہ صعوبت امراض کے پیدا ہو — بول دہنی بشرط اختلاط کے
بد دلیل ہوتا ہی اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہی — جس بول مین خون کے خشک ٹکڑے حمی حادہ مین برآمد ہون
اگر انکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہی پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہی — خون کا پیشاب حمی حادہ مین بدون
شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور ان رگوں کے جو بنام جداول ملقب مین نہین ہوتا اور خون کا البتہ جو نا بوجہ شدت
حرارت کے ہوتا ہی — بول سپید اور رقیق جسمین تہ نہ بیٹھے یہین اور سحابہ بنے لگے ابر سا ہو اور اسکا رنگ زرد ہو خطر عظیم پر دلالت
کرتا ہی اسلیے کہ اسسے دلالت اضطراب اور بشدت تیزی مادہ پر ہوتی ہی — بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین بتب
کفایت بیان ہو چکے — بول رقیق اشقر ابتداے حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظت ہو جانے بعد اسکے
متغیر باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول حمیر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہو اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کے تشنج پر
دلیل ہوتا ہی کہ اسکے بعد موت واقع ہوتی ہی بشرطیکہ علامات جید ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت
بدون غلبہ اخلاط صفراوی اور حرارت کے نہین ہوتی اور اسمین غلظت اور تیرگی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون اسکے
کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو — بعض اطبا کا قول ہی کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہی خصوصاً اگر محموم کو
مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلا حمی
حادہ مین ہی دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکر سکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر ورم خواہ ورم آلات
بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو بس علامت ردی ہی اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاے اور درد سر کی
شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہی — جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین انکے اعراض مین سکون ہی آئے تو
وہ دلالت رعاف پر کریگا — پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو دماغ پر طاری ہوئی ہی اور تپ خفیف اور سبک ہو
کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہوگی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اسکا
ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہی اور یہ کیفیت پیدا نہوگی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے
اور اسکی اذیت مین اعضاے عضلی بھی شریک ہون مثل مثانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین ہوتے ہین بول [illegible]
اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہی اور جو بول کہ جسکے نیچے اور تہ مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہی [illegible]
کہ انکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اسپر غالب ہو قتال ہی علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ انمین سے کون
قتال ہی جسوقت قے اور مغص یکے بعد دیگرے اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہی جسوقت تشنج [illegible] ملمس مین ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاوے اور قے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہو واضح ہوگا کہ طبیعت مبتلا ہے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہی کہ ان سب کی مقاومت کی محتاج ہی اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کرے گی جسوقت حمی لازم میں برودت ظاہر جسم کی اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی یکجا ہو بس مرض قاتل ہی جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض قریب ہلاک ہوگا۔ اگر بیمار کو دفعۃً اسہال سوداوی عارض ہو اور شکم میں سوزش اور لذع اور الم ہو سوزش پیدا کرتا ہی پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو بس یہ علامت موت مریض کی ہی جسوقت پیشانی سے عرق سرد برآمد ہو اور ناخن زرد ہو جائیں خواہ سبز اور صورت میں ناخن کے تغیر پیدا ہو اور زبان میں ورم ہو جاوے اور زبان پر خواہ بدن میں کسی اور جگہ غور عرب سے نئے نئے طرح کے دانے پیدا ہوں بس موت قریب ہی جسوقت اطراف شراسیف میں وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور بائیں آنکھ کی حرکت بڑی ہو جسکی اور ربوں حالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہی اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہی عرق کثیر اور نبض جسمیں ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ جنون مرض کے ہوتی ہی سمجھی تامل کرنا ضرور ہی کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہیں پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق میں ہوتا ہی اور یہ ضربان خطر نہیں ہی اگرچہ ورم بھی اسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم بافراط عظیم ہو البتہ اسوقت ضربان مضر ہی۔ اگر یہی حال ضربان وغیرہ کا بیس روز تک برابر رہے اور ورم اور تپ میں تسکین پیدا نہ ہو ظاہرا یہ ورم پھٹ کر خون جاری ہوگا اور بیشتر اس اذیت سے مریض کو نجات اس طرح ہوتی ہی کہ بول بکثرت برآمد ہوتا ہی اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہی اور انتقال مادہ کا بجانب اطراف خصوصا پاؤں کیطرف دفع ہوتا ہی۔ جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گیے ہیں جسوقت ان مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض ہو پس قریب بموت پہونچتے ہیں اور چار گھنٹے سے زیادہ نہیں رہ سکتے۔ جسوقت کوئی شخص جو حمی محرقہ میں گرفتار ہو اور دفعۃً خفت اور سکون حرارت میں بدون آثار بحران کے پیدا ہو کہ نہ کسیطرح کا استفراغ ظاہر ہو اور نہ انتقال مادہ کا اور نہ فرو ہونا بخوبی حرارت کا ظاہر ہو اور نہ ہوا بدلے گرم سے اسطرف ہوا سرد کے ایک شہر خواہ دوسرے شہر میں گیا ہو اور بائیں نبض کی سرعت فوراً ساقط اور سکون پیدا ہو جاوے حکم اسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ میں مبتلا ہو اور دفعۃً اسکا قلب پھڑکنے لگے اور قبض شکم بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو عنقریب مرجائیگا۔ جو کوئی مرض گرم میں مبتلا ہی اور پہلے اسکا بول مستقر لطیف ہوتا ہو بعد ازاں غلیظ ہو جاوے اور اجزا میں پراگندگی بوجہ جوشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدھے کا پیشاب ہی اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی زیادتی ہو پہلے اسکے بدن کی دونوں جانب میں تمدد ظاہر ہوگا بعد ازاں مرجائیگا۔ کہتے ہیں کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری تیخ کا مجود وامر کب ہی اسکے مانند ہو جاوے اور اسپر کف بھی نمودار ہو بعد ازاں ناک سے دونوں طرف خون سیاہ رواں ہو یہ علامت بدی اور ردی ہی بعض لوگوں نے علامات ردیہ ہو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے انکا اثبات بہت دشواری ہو سکتا ہی از آنجملہ یہ کہ جب کسی آدمی کی وریدشریانی پر جو گردن میں ہی ایک دانہ مشابہ کرودانہ کے برآمد ہو اور اسکے ہمراہ سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہوں اور تیز چیزوں کے کھانے کی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مرجائیگا اسیطرح بھی کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہو اور اسکی آنکھوں میں خارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مرجائیگا۔ نہایت

جس شخص کے جسم میں دانے مثل مسور کے اسکی انگلی کے نیچے برآمد ہوں دسوین روز مرجائیگا — اور یہ مریض شیرینی کو بہت دوست رکھے گا
اور خصوص حلوائے شیرین کو — کہتے ہیں کہ مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعۃً عارض ہو اور اسکے تبدق یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے
کہتے ہیں جسوقت محموم خواہ اور کسی مریض کو اورام یا قروح نرم عارض ہون بعد ازان اسکی عقل زائل ہوجائے مرجائیگا —
کہتے ہیں جب کسی آدمی کے بدن خواہ چہرہ میں زلل سے بنے ڈھیلا پن عارض ہو اور آنکھین درد نہو اور اوائل مین اس مرض کے
ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مرجائے گا خواہ تیسرے روز — کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل کوکے دانیکے گول اور
سیاہ پیدا ہو اور اسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجائیگا پچاس روز اسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اسکے
موت کی یہ ہی کہ سرد پسینا نکلے **علامات طول مرض** کے طول مرض یا بوجہ غلاظت احشاکے ہوتا ہی خواہ تدبیر غلط
اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہرحال طول مرض مین قم معدہ ضعیف ہوجاتا ہی اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی قم معدہ
مین آجاتی ہی علامات طول مرض کے نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اُس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہی
یا رسوب اور تہ نشین ہونے مین ثقل مین تاخیر ہو جو معلق رہتا ہو خواہ ہمیشہ رسوب احمر برآمد ہو — ایضاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرہ
کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہی — اسی طرح اگر مرض حادہ مین نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور شراسیف منتفخ ہون اسلیے
کہ دبلے نہو سکین دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل مواد کم ہوتا ہی اور مرض مین طول ہوگا — اگر بحران کے علامات قبل نضج مادہ کے
پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کے پیدا ہون — مرض مین طول ہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ خوف
دلانے والی چیزین اور آلام جو بروز بحران واقع ہون اور لگنے ہونے سے نہ کوئی ضرر پیدا ہو نہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض کو
طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتدائے مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات بالکل کا اچھا ہی اور کثرت
سے برآمد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہی — جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہی کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کے
لیے حرکت کی ہی اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہی خواہ یہ استفراغ عرق ہو
خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہی کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ
ان استفراغات کے موجود نہون طول مرض پر دلیل ہونگے — اگر رسوب سرخ چالیس روز تک برابر باقی رہے اور سپید نہو خبر طول
کی دیگا آئندہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی — ابتدائے مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہی — اگر علامات طول
مرض کے اواخر مرض مین پائے جائین انکی دلالت قوی نہین بمثل ان علامات کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائین اور طول مرض کی
دلیل ہون — اگر ایسے علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور انکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین ہو
اسوقت حکم انذار مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن سے تھے اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہی اور جو شرط
ایام انذار کے ذکر مین انکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور
ہیئت اور تقدم و تاخر مین اور انکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور ان حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور از قسم
حرکت ہین خواہ از قسم سکون تو جیسا مناسب بحالی علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کے** کہ مرض کا بعد
بحران منقضی ہوگا یا بطریق **تحلل** اگر قوت قوی ہو اور مرض مین حدت ہو اور نوبتہائے مرض مین تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث ہوا اور سطح نضج خواہ عدم نضج کے علامات ہائلہ اور خوف دلانے والے موجود ہوں اور انکے ذریعے سے عجلت انقضاے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہو وہ مرض بذریعہ بحران کے دفع ہوگا اور اگر ایسے مذکورہ اقسام تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف میں برعکس سابق ہوں اور علامات بطور کے موجود ہوں مرض میں طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جائیگا اور اگر بعض امور مقتضی طول کے ہوں اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاے ایسی صورت میں بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات میں تاخیر اور قسم انکی انتقالی ہوگی۔ موت او حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کے کیا جاتا ہی احکام نکس کے نکس اور رد دبارہ واپس آنا مرض اول کا سب سے بڑا وہ ہی جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کے ہوتے ہین۔ اگر سوء تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہی بہ نسبت اس نکس کے جو خود بخود با وصف صواب تدبیر کے پیدا ہو۔ منجملہ ان خطاؤن کے جو موجب نکس ہوتی ہین مسخنات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہاے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہوجاے جیسے گلقند عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین تسخین زیادہ ہی جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہی اور اسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ صناعت سے ہو نکس پیدا کرتا ہی **علامات نکس** کے جس شخص کی تپ بعد بحران کے بشرطیکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر جاے خصوصاً اگر بحران بذریعہ جدری یا یرقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہی کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا۔ کبھی نکس پر استدلال بوجہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہی اور خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اس طرح کہ غذا ترش ہوجاے خواہ بطرف دخانیت کے مائل ہو اور ثقل پیٹ مین اور نواحی جگر اور طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری دیر تک رہے اور پاؤں مین شدت ہو اور چہرہ پر تہبج زیادہ پیدا ہو کیونکہ یہ علامت نکس کی بہت بڑی ہی اور خصوصاً تہبج اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اور اسطرح اسکا باقی رہنا اگرچہ تہبج چہرہ کا زائل ہوجاے منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہی کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تغلیظ تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر اسکے اعراض روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اس مرض کے جو پہلے تھا ہوا کرے۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہی اگر نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہ جاے اور خراجات بحرانی جو برآمد ہو کر اندر کیطرف غائب ہوجائین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہی اگر اسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شقرت یا حمرت سے باقی رہ جاے یا خام ہو کہ نہ اسمین تعلق ہی اور نہ رسوب۔ ایضاً استدلال بذریعہ بول اسوقت بھی کیا جاتا ہی کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہی بہ نسبت بعض فصول کے جیسے خریف کہ اسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہی بہ نسبت اور فصلون کے۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہین اور انمین اعانت زیادہ ہی نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور اورام اگر بعد انکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاے احشا مین خواہ صرع اور سدر اور دوار دگردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جو امراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل رمد چشم وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت** کے موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہی جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہی خواہ ایسا سبب جو قوی کو متحلل کرتا ہی پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہی۔ فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہی یا الم شدید کی یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چارگانہ سے پیدا ہوجاے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی ضرر کی پیدا ہو خواہ احتباس مادہ نفس کا

بوحرق اور اختناق کے پیدا ہونے سے بیمار کے مریض اکثر بوجہ عدم نبض کے مرجاتے ہین اسواسطے واجب ہی خیال اس امر کا کرنا
جسنے لیتے لیکن ادوئیہ کے حلق خشک رہنے پائیں اقسام موت کے جو حمیات مین واقع ہوتے ہین اور علامات کیفیت
موت مریضون کے ازین قبیل وہ موت ہی جو ابتداے نوبت مین تپ کے بوقت تزید اور دورہ کے عارض ہوتی ہی اور یہ موت اکثر حمیات
اورام باطنہ مین جو وقت انصباب فضول کا طرف باطن کے دفعۃً ہوتا ہی اور ایسے حمیات امراض مین جنمین طبیعت بوجہ حمیات کے گرم
کرتی ہی بوقت حرکت اولی امراض کے کہ اسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہی خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ گرم کرتی ہی
اور حاصل یہ ہی کہ اس کیفیت کی تمثیل مثل خنق کے ہی جاوے جیسے جبت سی لکڑی اگ کو بجھا دیے ۔ اور یہ قبیل وہ موت ہی جو غشی کی
حمی مین ہو شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہی ۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہوتی ہی جو زمانہ انحطاط مین پیدا ہوتی ہی
اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہی اور اگر ہوتی ہی تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہی نہ زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب یہ ہی کہ جب
زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بجوفی تحجات مین ہوتی ہی اور حرارت قسمہ متفرق ہو کر بوجہ اطمینان جانب مادہ مرض کے ساتھ
قلب یعنے روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہی (اور اسکی حاجت اس سے پہلے کل جمیع اوقات مین تھی) اس سے جدا ہوتی ہی
اور اسی غفلت سے موت عارض ہوتی ہی ۔ اکثر یہ بیمار بوجہ غشی کے دفعۃً مرجاتے ہین اور بعض لوگ بتدریج آہستہ آہستہ مرتے
ہین اور کبھی انحطاط مین وہ راہ قریب کبھی ہو جاتا ہی کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت غریزی کا ہوتا ہی اسوجہ سے گمان انحطاط
حقیقی کا ہوتا ہی مگر ان دونوں انحطاط کی الگ الگ ہی انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہی اور انحطاط کاذب کی نبض حقیر
اور ذلیل ہوتی ہی انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہی اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہی اور
انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور دہشت کے جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا ضعیف
ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کے ضرور ہی جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے
زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برآمد ہوتا ہی بعد ازین آدمی کہ
زمانہ انحطاط مین مرتا ہی اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ برودت پیدا ہوتا ہی اور یہ عرق تنہا سر اور گردن مین برآمد ہوتا ہی یا منقطع
ہین اور اگر جلد حال نزع مین خشک ہو اسوقت موت بعد عرق کے ہوگی اور اگر جلد اسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی
اکثر موت جو امراض قتالہ مین ہوتی ہی اسیوقت ہوتی ہی جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہی مثلاً اگر بحران مرض کا ازواج
مین تھا تو موت بھی ازواج سے جفت مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق دنون مین ہی تو موت بھی افراد مین ہوگی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علامات
لازم لعین موت بروقت منتہی نوبت کی ہوتی ہی اور اسوقت ہمراہ مرض کے اعراض ردی پیدا ہوتے ہین جیسے اختلاط عقل اور شدت کرب اور سبات
اور ضعف تحمل تپ کا بعد اسکے پیدا ہوتا ہی اور آنکھوں مین تاریکی اور درد ہو اور قلق نفسی تپ کے اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہی کہ بدن مین گرمی پیدا
ہوتی اور حس متغیر زیادہ ہوتی ہی اور کیفیت نبض کی ردی اور سبات اور کسل مین اشتداد ۔ خلاصہ یہ ہی کہ اس تپ مین جب شدت
ان اعراض کی ہوتی ہی موت واقع ہوتی ہی خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزید کا یا منتہی کا ۔ اور موت زمانہ تزید مین جو ظاہر ہی
اور محقق امر یہی منتہی نہین ہوتی ہی کبھی کبھی واقع ہوتی ہی ۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت ظہور اور دلائل دستکے جانبر
ہونے و دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور پائے جائین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جائین حکم

پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات ردی بھی پائے جائیں موت کے اسباب سے پرہیز کی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے
کہ وہ علامات اس حکم ظنی کے تقویت کرنیوالے ہیں اگر نوائب افرادی ہوں ساتویں روز مرجائیگا اور نوائب ازواج ہوں تو چھٹے دن خصوصاً اگر نبض
کی حرکت سریع ہو علامات موت کے بغیر بحران کے ضعف قوت میں پیدا ہوا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہو
اور علامات نضج میں تاخیر ہوئی ہو خواہ مرض قوی ہو جس حرکت اسکی بطی ہو کہ ہر واحد ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون بحران کے واقع
ہوگی اور اگر یہ سب جمع ہوں دلالت زیادہ ہوگی بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہوں تاکہ جن
وہ لوگ جو بیماری سے صحیح ہوں مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ان لوگوں کو نکس مرض خیز ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ نکس
پائے جائیں اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہو جاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال انکے جیسے ہم آئیں ذکر کرتے ہیں کیجاے
اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہیں پہونچتا اور نہ انکے بدن میں طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور
خراجات انکے بدن میں اکثر پیدا ہوتے ہیں اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہو ان اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کے
بعض اعضا میں فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہیں جو بہ نسبت امراض سابق
کے اشد اور صعوبت ہوتے ہیں اگر تدبیر ما بعد بہ نسبت امراض سابقہ کے بافراط کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور کثرت
اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب میں مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور
اکثر خارش انکے بدن میں پیدا ہوتی ہے اور نیم گرم پانی میں نہانے سے زائل ہوجاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہوجاتے ہیں
اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آز کے غذا کا شعور انمیں باقی نہیں رہتا اور رطوبت غریزی جو بالوں کو سیاہ باقی رکھتی ہے وہ دیند ہوجاتی
ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہوجاتی ہے پھر جب انکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہوجاتے ہیں جیسے کھیتی خشک
ہونے کے بعد پھر ہری ہوتی ہے تدبیر ضعیف لوگوں کے واسطے ناقہ کی تدبیر میں نرمی کرنی ضروری ہے اور نرم شی کا
استعمال بہ نرمی کیا جائے اور کوئی غذا ایسے ثقیل انکے بدن پر وارد نہ کیجائے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اسکی
تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہیں حتی کہ سخت آوازیں وغیرہ سے بھی اسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت
معتدل تک اسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سے ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اسکو نافع ہے اور بہت سودمند ہے
اور ایسی تدبیر میں مشغول ہوں کہ خون انکے بدن میں زیادہ پیدا ہو اور ضروری ہے کہ انکے لیے حال پر چھوڑیں کہ فرحت اور سرور
میں بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھیں شراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور رقیق
ہو سب سے زیادہ وہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کے ہے توسیع غذا میں جسکا بحران پوشیدہ ہوا تھا یعنے حالت مرض میں جو بحرانات
واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے انکو باز
رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت میں ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے
مادہ کا اخراج کریں خصوصاً اگر براز میں غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کیطرف مائل ہو جس خلط سے تپ
اسکے بدن میں پیدا ہوئی تھی اور اشتہائے طعام میں خلل پیدا ہوا اگر ایسی کیفیت پیدا ہو ناقہ کو ہر ایک تعب سے راحت دینی چاہیے
اور انکی قوت بڑھانی چاہیے مگر بہ نرمی بعد ازاں استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی محتاج مسہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہی بلکہ غذا ایسے دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے
کیجاتی ہی یا اسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بہت بیک کرین جو مسہل ہون او غذا و دوائی کے مزاج کے موافق او مخالف مزاج مریض
کے ہون جیسے آلوے بخارا اور تمر ہندی شیرخشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی ادرار بول سے تنقیہ
ہوتے ہین کہ فقط ادرار سے انکے عروق کا تنقیہ ہوجاتا ہی اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہی جیسے خیارین کوکڑی
وغیرہ۔ فصد کی حاجت نادر بہت کم ہوتی ہی اور خون کے اخراج سے بے پروائی ہی مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہی اور یہ
انتفاخ سرخ اور سپول نارکو انکا دلیل ہوتا ہی اور دیگر علامات غلبۂ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ گویا
اسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہی اور ہونٹھ مین چھالے برآمد ہون۔ کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہی بنظر رداءت خون کے
کہ اسمین کسیقدر خاکستر جلا ہوگی باقی رہ جاتی ہی اسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہی اور تولید خون صالح کی تدبیر
ازبس تو واجب ہوتی ہی۔ مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہی کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاے اسمین رفق
اور نرمی ملحوظ رہے اور دفعۃً کوئی تحریک نکیجاے۔ دن کو سونا جسم ناقہ کو مضر ہوتا ہی کہ انکے بدن کو ڈھیلا کردیتا ہی اور کبھی سودمند
بھی ہوتا ہی کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور خبرداری پیدا کرتی ہی اور جس ناقہ کو نیند مفید نہین ہوتی اکثر اسکے
بدن مین تپ ہوتی ہی اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہی اور حرارت غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہی۔ مقتضاے تدبیر
جمیع ناقہین مین خواہ انکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہی کہ جو تدبیر غذائی نسبت انکی حالت مرض مین جاری
رہی ہی مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑے دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہی کہ بعد صحت کے بھی
بحران حالت نقاہت مین آنے والا ہی اس دن تک تدبیر غذائی وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اس
روز کے افزائش غذا مین ایسی کیجاے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو۔ اور جو ناقہ کہ اسکا بدن بخوبی اخلاط سے پاک ہو اور نیز وہ شخص
کہ جسکی تپ سلیم تھی اور ردی نتھی اسکے حق مین یہی بہتر ہی کہ تلطیف تدبیر نکیجاے ورنہ اسکے بدن مین کمی غذا سے گرمی پیدا ہوگی
اور اسکا حال ابتر ہوجائیگا۔ اور جو شخص لاغر اور نحیف ہوگیا ہو بہت جلد اسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت
اسکی باقی ہی اور جسکا بدن پاک نہو اسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا ناقہ کی بعد صحت کے زیادہ ہو تو اسکے معدہ مین
بتلا موجود ہی اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہی اور جسقدر اسکی طبیعت قابل قبول
غذا کی ہی اس سے زیادہ کھا کر قادر اسکے ہضم پر نہین ہوتا ہی اور وہ غذا بعد ہضم کے اسکے بدن مین پھیلتی ہی یا اسکے بدن مین
اخلاط کثیرہ موجود ہین کہ طبیعت انکی تدبیر مین مصروف ہی اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہی یا اسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی ہو
تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی کہ جس سے طبیعت اسمین امتیاز کرسکے
اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر آخر انکا حال یہ ہوتا ہی کہ انکی اشتہا ساقط ہوجاتی ہی اسواسطے
کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کی روز بروز بڑھتی جاتی ہی۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاے
تو یہ بات بہت خوب ہی اس سے کہ پہلے اشتہا زائد ہو اور پھر کم ہوجاے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تغذیہ کے
بدن مین تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہو بس قوت اشتہائی اور قوت آلہ اشتہا یعنے عصب کی جو کہ بدن حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہی

ساقط نہیں ہی بلکہ صحیح ہی گر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے فم قعر معدہ کی ساقط ہی او ضعیف ہی — مناسب یہ ہی کہ ناقہ کو بتدریج گوشت شوربا اور
جوزہ ہاے مرغ سے گوشت جدی یعنے بچہ گاؤ کا کھلائیں اور عادت بر اس شخص کو بمقدار مرغوب غذا مین نہ آنے دین جب تک کہ عرق
مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی حبس عروق کا باقی ہو سکنجبین سے کبھی سحج امعا پیدا ہوتا ہی بجہت ضعف امعا کے اسیطرح
ور ترش چیزون کے استعمال سے — منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہ بھی ہی کہ انکو ہواے مخالف مرض کیطرف لیجائین بہ نسبت اس ہوا کے
جہان انکو مرض لاحق ہوا تھا — منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اس چیز کے ہر وقت رکھنی ہی جسکا خوف عروض اس مرض سے ہوا تھا کہ جنمین جسکے
مان کی ضرورت ہی اُسکا مقابلہ ناقہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب یہ ہی کہ بعد زوال مرض
کے بھی خیال رکھین کہ اسکے سینہ مین خشونت پیدا نہو — حمام مین ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اُسکا لحم ضعیف بھی
تحلل ہو جاے اگر حمام مین جا کر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت بر آمد ہو بیشک اُسکے بدن مین کثرت فضول کی ہی استرہ سے بال مونڈنا
زمانہ نقاہت مین بھی مضر ہی جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہی تغذیہ ناقہ کا واجب ہی کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اسکا کیموس جید
بنے اور بسہولت ہضم ہو جاے اور بھوک پر اُسکو صبر کرانا ضرور ہی اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے — اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہی کہ غذا کا
مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تا کہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی
کہ تر اور پتلی غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہی اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہی اور غذاے غلیظ او کثیف اسکے مخالف مین طعام کی
قسم سے ہون خواہ شراب کے اقسام سے — سرد چیزین نقیہ کو ہرگز نہ دینی چاہئین جب بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ اُسکی تدبیر
حرارت اور برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہی جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کے ہو او تحویل اسکا معدہ پر آسان ہو از روے
ہضم کے اور مقدار مین اُسکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور امعا سے اسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار
کی ہوتی رہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہو اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر ان مین سے کوئی چیز زبون اور ناپسند
معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہیے — اگر دفعتاً امتلاے معدہ پیدا ہو اور معدہ مین تمدد او کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہی
اسیطرح یہ بھی واجب ہی کہ دفعتہ کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہی — ناقہ کی غذا دینے کا وقت وہ ہی کہ ہوا اُسوقت
حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑون مین دو پہر دن چڑھے — لیکن اگر ضرورت بعجلت داعی ہو
یعنے مثلاً بھوک سے نہ بے طاقت ہو اُسوقت واجب ہی کہ اسکی غذا کے دو حصہ کرین اور تھوڑی تھوڑی کھلائین جس سے شکم سیر نہو
بہت سرد پانی سے نقیہ کو بچانا ضرور ہی اسلیے کہ اکثر بعض اعضا کی حرارت پر گرانباری پیدا کرتا ہی اور اکثر موجب تشنج ہو جاتا ہی اور
ہمنے ایسا دیکھا ہی کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مر گیا ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف
معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہی او دل کے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہی اور کبھی بوجہ ضعف
جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہی اور لون بدن اور براز مین جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہی اور اشتہا کم ہو جاتی
ہی — کبھی بسبب امتلاے اخلاط کے تمام بدن اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہی — کبھی بجہت ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی
کے خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہی ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہی کرنی چاہیے مگر قوت
اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کے واسطے ہی خصوصاً جب کہ انکی

اشتہا ساقط ہو بوجہ منفعت مس کے اور چونکہ سکنجبین مقوی معدہ ہی ضرر ہیچ کا جو سرکہ مین ہی اُس سے امان ہوتی ہی اور ادویہ مقوی معدہ جیسے بسبب سکنجبین و جبلی کے گرم ہین جیسے قرص ورد وغیرہ انسے اکثر عکس کا خوف ہوتا ہی **حرکات مرض کا بیان** اوقات ابتداے مرض کی ابتدا حمیات مین مفصل بیان ہو چکی۔ اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کے کبھی درشتی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات اہتمام مرض پر دلالت کرتی ہی اور کبھی درد کی حرکت بطرف نقصان کے ہوتی ہی یہ دلیل ہی انحطاط مرض کی اور رات کو حرکت امراض ادوار مزمن کے امراض مین شدت زیادہ ہوتی ہی اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کے زیادہ ہوتا ہی اور ہر طرف سے فارغ ہو کر جو بمقابلہ مرض کی ہوتی ہی **مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دوسرے بحران کے ابتداے مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان** بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہی وہ زمانہ ہی کہ مریض اسوقت آثار مرض جیسے تکسر اعضا اور بطلیہ حمیات مین دریافت کرتا ہی اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت مریض صاحب فراش ہوتا ہی اور بستر پر بمجبوری گرتا ہی اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہی اسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے۔ مگر اس نزاع اور اختلاف کا اثر انہین حمیات مین ظاہر ہوتا ہی جو دفعۃً عارض نہون اور جو حمیات کہ دفعۃً عارض ہوتے ہین انہین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہی جیسے بعض محمومین کی تپ دفعۃً شروع ہو جاتی ہی اور ابتداے تپ کی خوب ظاہر ہوتی ہی اور تپ سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ ورزش کی قسم کا تعب پہنچا اور یکایک تپ آگئی لیکن جن تپون مین ہاتھ پانون ٹوٹنا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہی خواہ اور قسم کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد ازان تپ شروع ہوتی ہی ایسے حمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہی ہمارے نزدیک راے صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہی کہ خاص تپ کے وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہی جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبیعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہی اور ابتدا تکسر خواہ درد سر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہی جیسا فریق اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تپ موجود بھی ہوتی ہی۔ اگر حاملہ کو بعد ولادت تپ عارض ہو از روز ولادت حساب کرنا چاہیے کہ محض خطا ہی گو اسکے قائل ایک قوم ہین۔ اور اکثر زنان حاملہ کو تپ بعد دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہی **بیان سبب ایام بحران اور اُسکے دورون کا** اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی مخلوقات عالم مین پھیلی ہوئی ہی کہ بذریعہ اسی قوت کے اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج ثمرات اور اغذیہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہی خواہ عدم نضج اور عدم ہضم جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا جذر اور مد ہر مہینے مین بسبب اختلاف زیادتی نور قمر کے ہوتا ہی اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہی کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھتا جاتا ہی دریا پانی مین زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنے بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہی اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہی اُسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہی تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاے اُسوقت انتہاے مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہی جب ماہتاب پندرھوین تاریخ قمر ہر مہینے کے گھٹتا ہی یعنے کشش اور کمی پھیلاؤ مین شروع ہوتی ہی پھر جب چاند چھپ جاتا ہی آخر مہینہ کے ایام محاق مین اُسوقت انتہا کو پانی پہونچ جاتا نے در شروع ہوا تھا اسیقدر کم ہو جاتا ہی اور پھر جب ماہ محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہی دوسرا مد

شروع ہوتا ہے اور یہی سلسلہ جذر اور مد کا ہمیشہ پایا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بخوبی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ
بحر اعظم کے ہین انکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور مد روزانہ جذر اور مد کا طریقہ اور یہ جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہے — دوسرا
تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کے سرون کا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودھوین تاریخ قمری اعظم بلاد موجود
ہین جسقدر بھیجا اور دماغ سرمین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے
بخوبی آگاہ ہین — تیسرا تجربہ بہ نسبت سرعت نضج اور پختگی پھل درخت ہاے باردار کی خواہ زیادتی ترکاری اور بقولات کی نما
بدر ہونے مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان
کے احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کے رطوبات کے
حالات اختلاف بھی زیادہ ظاہر ہونگے بسبب شدید زمانہ ظہور اختلاف احوال مرض کا وہی وقت ہوگا جبوقت قمر مقابلہ پر اُس وضع کے
پہونچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہے یعنے ایک سو اسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض
جسم انسان مین پیدا ہو پھر آخر سنبلہ مین ماہتاب ہو اُس دن نہایت تغیر کذائی کا ظہور ہوگا اور اس سے کم ظہور اشتداد کا وہ دن کہ
قمر وضع تربیع پر اس نقطہ کے پہونچے یعنے نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا تغیر کے اور مقام قمر کے ہو جیسے مثال مفروض مین
آخر درجہ ثور کا ٹھہرے گا اور یہ خیال اطبا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف ہو پھر تنصیف کی تنصیف یعنے تربیع ہو جاے جیسا مثال
مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین — یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا $29\frac{1}{2}$ روز یعنے انتیس روز اور نصف ایکدن کی جو ساعتین وہی
آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اسمین سے ایام اجتماع یعنے محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام انمحاق مین کچھ تاثیر نہین
ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور ثلث ایکدن کا ہوتا ہے جو برابر $2\frac{5}{6}$ دن کے ہے یعنے دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمیناً ہوتا ہے
بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنے $26\frac{1}{2}$ اور اسکا نصف $13\frac{1}{4}$ یعنے سوا تیرہ روز جس سے چودھوان روز بحران کا
اور اسکا نصف $6\frac{5}{8}$ یعنے چھ دن اور پانچ ثمن ایک دن کے یعنے ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف $3\frac{5}{16}$ یعنے تین دن اور پانچ
سولہوین ایکدن کی یعنے چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز پیمانہ ساتوین روز کا ہے — اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ
ہین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہے یعنے وہ لوگ دو دن اور آٹھ گھنٹے یعنے تخمیناً ثلث ایکدن کو ایام محاق کے نکال کر ستائیس دن سے
تنصیف شروع کرتے ہین پس انکی تنصیف اسطرح پر ہے ستائیس کا نصف $13\frac{1}{2}$ اور اسکا نصف $6\frac{3}{4}$ اور اسکا نصف $3\frac{3}{8}$ ہے پس حساب
اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف $3\frac{5}{16}$ ہے اور
حساب دوم $3\frac{3}{8}$ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ $\frac{3}{8} = \frac{6}{16}$ اور $\frac{6}{16} - \frac{5}{16} = \frac{1}{16}$ یعنے سولہوان حساب دوم مین زیادہ ہے
لیکن اس دوسری راے مین کسیقدر تعصب اور اصرار بیجا ہے اسلیے کہ اکثر تیرھوین روز بھی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز
تنصیف اول ٹھہرین تیرھوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آئندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے — اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ ازمنہ
اور اوقات ہین کہ انمین اختلاف عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی ادوار صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انھین کا نام ہے اور
ادوار کبرے خواہ ادوار اربعینات کہلاتے ہین — جبوقت کوئی مدت ان ایام مذکورہ کے مثلاً چوتھے خواہ ساتوین روز کی تمام
ہو یعنے روز بحران کا آوے اور مادہ صالح ہو اور عاصی نہو بروقت انتہا اُس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہو اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہون اور زیادہ اور دیگر احوال فاسد ہون جو تغیر بروقت
اختتام اس مدت یعنے زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اس سے فساد اور زبون حالی مریض کی واضح ہوگی سچ امراض خواہ اعراض
مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہین اُنکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہی اگرچہ امراز و عقدا
کرنا بحران کا ان اوقات مخصوصہ مین ایک مشکوک امر ہی اور اس تجربہ مین گنجائش بحث اور منع کی زیادہ ہی اور کوئی دلیل برہانی
اسکے ثبوت پر کما ینبغی قائم نہین ہو سکتی ہی لیکن طبیب کو مناسب ہی کہ جو شی کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا ہی
مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اسکی علت واقعی کی شناخت کے درپی نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے
علم تک پہونچاتا ہی اور طبیعات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہی بلکہ واجب ہی کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قائل اور معتقد بر سبیل تجربہ
ہوجاے خواہ اسنا بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اسکے دلین شک باقی رہے پر
بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کرین — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اکثر اطبا دور اس زمانہ کا نام رکھتے ہین
کہ اگر اسکو دونا کرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہو اور پھر حسب قدر اسکی تضعیف کرتے جائین حاصل تضعیف
یوم بحرانی ہوتا جاے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر مین تضعیف کا حاصل مساوی ساڑھے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور قمر
بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہی — مثال اس دور کی رابوع اور سابوع سے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون ان ایسے
ہین کہ انکے تضعیف سے (بموجب اعتبار ایام بحران ان امراض کے جسکے لائق رابوع اور سابوع ہی) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہی
اسلیے کہ رابوع جن امراض کے واسطے لائق ہی جب اُسے دو چند کرین ساتوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چوتھے
دن ہوتا ہی اور اسکا ساتوین بھی ہوتا ہی اور دوسری تضعیف مین چودھوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہی اور تیسری تضعیف
مین ستائیسوان روز پیدا ہوتا ہی وہ بھی یوم بحران ہی مگر عشرینیات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہی کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے
ہی برابر بحران کا دن ہی اور دونون دورہ جو رابع اور اسابیع کے ہین عشرینیات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف
ہر ایک دورے کی بحران سے کسر ہو اسلیے کہ جو کسر اور جزر صحیح $\frac{1}{2}$ ۲۷ مین واقع ہوا ہی اسکی رعایت کرنی پڑتی ہی اور اسی جہت
سے تین ہفتہ بیس یوم مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتے کے شمار نہین ہوتے پس رابوع پہلا پورے چار دون کا
معدود ہوتا ہی اگرچہ فی الواقع $\frac{1}{4}$ ۳ خواہ $\frac{1}{4}$ ۳ ہی مگر اسکی کسر دوسرے دورہ مین نکل جاتی ہی کہ وہ ساتوان دن قرار
دیا جاتا ہی کیونکہ دو چند $\frac{1}{4}$ ۳ کا $\frac{1}{2}$ ۶ $\frac{3}{4}$ ۶ یا چھ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہی اور تیسرا بحران گیارھوین دن ہوتا ہی کیونکہ $\frac{1}{2}$ ۳
+ ۷ = ۱۰ $\frac{1}{6}$ یعنے دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران مین دوسرے دور کی رہی سہی کسر نکل جاتی
ہی اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابوع سوم اور چہارم مین شمار کرتے ہین پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہی اور اسوقت بوجہ
مذکور سے آخر رابوع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کرتے ہین جسمین سابوع دوم کا آخر اور رابوع چہارم کا متحد ہوجاے اور چودھوان
بحساب رابوع اور سابوع کے ہر طرح سے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہین پانچوین بحران
بیسوین روز پڑتا ہی اسلیے کہ چوتھا اور گیارھوان روز مشترک شمار کیا گیا ہی اسکے لحاظ سے دو دن ادھر بڑھائے جاتے ہین ورنہ
شمار بروین روز پانچوان ہونا چاہیے توضیح شمار ایام بحران کی یہ ہی ۱ + ۲ + ۳ + ۴ یہ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران ہی

یہ بحران موصول ہے اسلیے کہ آخر روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازاں ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے
اور یہ بحران منفصل ہے یعنے اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ + چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے
کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران میں مشترک ہے پھر چونکہ اب دو دن مشترک لیے گئے یعنے چوتھا اور گیارھوان لہذا یہ دونوں پانچویں بحران
اضافہ کیے گئے اس وجہ سے بحران بیسوین روز پڑتا ہے اور یہ دورہ پنجم بھی منفصل ہے موصول نہیں ہے رابوعات میں بالاتفاق یہی طرح
جاری ہوا ہے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونوں میں مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا
موصول ہے اسلیے کہ ساتوان روز دونوں میں شمار کیا جاتا ہے پھر جب چودھوین روز سے بڑھکر پانچوان دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہے تو آپس میں
اطباء کے اختلاف واقع ہے افاضل اطباء مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بنظر قوت نسبت مقابلہ کے ابتدا میں پانچوین دورہ
کے چودھوان روز موصول قرار دیتے ہیں پس ترتیب اسطرح پر ہوئی ہے کہ سترھوان روز دو رابوعات یعنے پنجم اور ششم میں موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ
بیس تک شمار کرتے ہیں ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ رابوع پنجم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ یہ ہے کہ چودھوین روز کو منفصل کرنا چاہیے
اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول کے بعد رابوع منفصل پڑتا چلا آیا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع متصل
ٹھہرایا جاوے اور اگر دوسرا سابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر سابوع سوم پڑیگا اور دونوں دورے رابوع اور سابوع
کے حساب سے بیسوان روز بحران قرار دیا جاوے گا پس رابوع ششم اور سابوع سوم کا آخر بیسوان روز ہوگا اسطرح پر کہ سابوع اول
اور دوم منفصل شمار کرین اور سابوع سوم موصول ٹھہرائین اور اکیسوان روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینوں سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس
قاعدے کی رعایت کرین کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا — پھر بیسوین دن
کے بعد دورہ ربوعات کا اس طرح پر ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتدا ے
مرض کے رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اسکے بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہے اور سابوع چہارم منفصل ہے اسکے
بعد اٹھائیسوان روز رابوع نہم منفصل ہے بعد اسکے چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اسکے بعد چالیسوان روز سابوع
پنجم موصول پڑیگا اور وہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز میں ابتدا ے روز بستم
بنایت یوم چہلم کے بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہا ے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دورے بیس بیس کے دو
تمام ہو جائین عمل بحران خواہ از مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہو جائیگا بجاے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحرانکا
شمار کیا جاتا ہے اور بعد اسکے تین ہفتے یعنے بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرینگے پس علی الاتصال روز شصتم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم
ایام بحران قرار دیے جائینگے اور انکے درمیان جو عشرات پڑتے ہیں جیسے پچاس اور ستر وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران بموجب قاعدہ مذکورہ
بالا ہیں مگر اب کہ مرض مزمن ہو چکا بوجہ ضعف تاثیر کے انکی طرف چندان التفات نہیں ہے — اور اطبا سواے بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغانیس
وغیرہ اسکے قائل ہیں کہ رابوعات میں بعد چہار دہم کے اٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر منفصل ہے اسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل
اور موصول ہے اسکے بعد چبیسوان منفصل ہو کر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اسکے بعد تیسوان روز منفصل اسکے بعد از تیسوان
منفصل پڑتا ہے چونتیسوان سے جو متصل ہے تیسوین سے اور یہ ملکر اسبوع تمام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسوین اور چہل و پنجم
کو ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ انھون نے دو رابوع بعد بیالیسوین روز کے جو یوم بحران ہے متصل قرار دیے ہیں مگر اس شمار میں انھون

نے ناحق بہت کوشش کی ہی اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار رابوع کا ساقط ہی جیسا اوپر بیان ہوچکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان
مؤرخین نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی حماقت کی ہی اور کیسے خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ
معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ و تاثیرات قمری کی ہی فصل اور وصل مین اُسنے قطعًا ساقط کر دیا ہی — چوتھے روز کے بحران جسقدر ہین انکی قوت
بیس روز تک ابتدائے مرض سے قوی رہتی ہی اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہی جو بیسوین روز تک ہی پس جب مریض کو بیس روز
مرض مین گذر جائین اُسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات بموجب بیان بالا کرنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہوجاتا ہی اور ارکاغانیس
کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہی بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز ہفتم سترہوین روز کی فضیلت پر اور یہ اٹھارہوین
کے گواہی دیتا ہی بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہی مراد یہ ہی کہ بیسوان روز سترہوین روز کے افضل ہونے پر گواہ ہی بحساب
سابوع کے اسلیے کہ تیسرا اسابوع اپنے ماقبل سے متصل ضرور ہوتا ہی چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا اسابوع سوم کی چودہوین روز سے
ہی اور انتہا اسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہی اسی دن سے سابوعات کا شروع
ہی جسکے بعد روز چہاردہم کے سابوع شروع ہوگا اسی دن سے رابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز وہی روز چہاردہم ہی اسکا چوتھا روز سترہوین
روز ہوتا اٹھارہوان اس وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہی اسیطرح سترہوان روز بحساب رابوع کے
افضل ایام بحران ہی متن — بقراط اور جالینوس نے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرایا اسیطرح ستائیس اور اٹھائیسوین
روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہی کہ ارکاغانیس نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہی اور اسیطرح
اکتیسوین اور چونتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور چھتیسوین مین — اور چالیسوین اور چھیالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے
اختلاف واقع ہی اگر سلسلہ وار حساب کیا جائے تو غلط واقع ہوگا — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بعض امراض کا بحران
سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہی اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد ہوتا ہی — بعض اطبا نے ایسا
خیال کیا ہی کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہی اور واقع مین یہ رائے صحیح نہین ہی بلکہ معتبر لوگون
نے مشاہدہ کیا ہی کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی محتاج
اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت از سر نو پیدا ہووے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ کسی مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو
خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مزمن کے چند دنون بعد ایک اور مرض حاد پیدا ہوا اور دونون ملکر ایک ہوجائین
اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہو اسلیے کہ مرض مزمن مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے
کرتے بعد اربعین کے اسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز قادر ہو اور استفراغ قوی بحرانی اسی روز واقع ہو — اگرچہ وقوع ایسے
بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہی اور اکثر یہی ہوتا ہی کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ مزاج
کے جسکے مادہ کی حرکت مدبر ہوتی ہی بحران بعد اربعین ہوتا ہی سواہ مادہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوتا ہی — بقراط نے کہا ہی کہ ایام بحران
کے جفت بھی ہوتے ہین اور طاق بھی ہوتے ہین مگر افراد یعنے طاق دونون کی قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی
ایام افراد زیادہ ہین ایام ازواج سے مثل چوتھا چھٹا آٹھوان دسوان چودہوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین بقراط
اور ارکاغانیس دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہی — مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان

ستر ہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان ۔ جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط نے آٹھوان اور دسوان روز ایام ازواج مین شمار کیا ہے اُسے جائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہو نہین سکتے اور شاید اگر یہ قول بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبل اسکے بجز اُس اور باستحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو جب یہ کلام بقراط سے سادر ہوا ہے یا یہ کہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیجاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہو جاتا ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایکدن کے ہو جاتے ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد جس روز کے پیدا ہوتی ہے خواہ بحران استفراغ کا ہو یا خراج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروز بحران جید اگر علامات بد ظاہر ہون نہایت برا ہے اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی ساتوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبات ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا تضعیف سے پہلے کے حاصل ہو جیسے ساتوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے چوبیس گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ دن مین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین ۔ بہرحال ایام اجوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید انمین ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سب کی تفصیل ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ہم یہ کہتے ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کہ اسمین اکثر امید وقوع بحران کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے منذر ہے روز ہفتم کا یعنے اس مین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور ساتوان روز یوم بحران قوی ہے اسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور ساتوان بوجہ قوت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لائق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارھوان روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض صفراوی ہنگا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ اُن امراض مین گیارھوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھوین روز کے ۔ چودھوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دورہ قمر کا ہے اور منجملہ وجوہ قوت کے ایک وجہ اسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اُسے مناسبت روز چہاردہم سے ہو اسمین قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی کی نہین ہوتی جیسا کہ اُس دن بحران تام اور جید کی امید کیجاے سترھوان روز یوم بحران قوی ہے اور چونکہ اسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور سترھوین روز کو بیسوین روز سے وہی مناسبت ہے جو گیارھوین روز کو چودھوین روز سے ہے یعنے جیسے کہ روز ہشتدہم رابوع اول ہے تیسرے سابوع کا اسی طرح گیارھوان روز رابوع اول سابوع دوم کا ہے ۔ اٹھارھوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارھوین روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسوین روز کے چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اس سے کم سینتیسوین روز بلکہ سینتیسوین روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے ۔ چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور باوجود اسکے چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر مین رابوعات کے واقع ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جن امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب خواہ اور امراض حادہ اُن کا بحران جلد تر ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ بھی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارھوین روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر بقلت جیسے کہ اگر نوم مین تشدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگرچہ کبھی

غب کی ساتوین نوبت مین باختلاط ایسا ہوتا ہی کہ تیرہوین روز واقع ہوتی ہی پس بحران بھی تیرہوین روز ہو جاتا ہی — جن امراض کی نوبت ازدواج مین ہوتی ہی جیسے ربع وغیرہ انکا بحران بدیر ہوتا ہی اور اکثر ایام ازواج مین انکا بحران ہوتا ہی — اکثر ایام باحوری رابوعات کے جو طبقہ عالی مین شمار کئے گیے ہین کہ انمین بحران جید اکثر ہوتا ہی یہ ہین ساتوان اور گیارہوان اور چودہوان اور سترہوان — کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کے ہوتے ہین مثلا سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے ہو جاتے ہین یعنے ساتوین دورے غب مین سے نجات ہوتی ہی اور کبھی بقاے مرض مزمن مہینون اور برسوین موجب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہی بس ہی ربع سات مہینہ مین تمام ہوتی ہی جیسے محرقہ سات دنمین اور ان امراض کا انذار ماہانہ مثل انذار ایام امراض حادہ ہوتا ہی مثلا جو تھا مہینہ ربع مین بمنزلہ ساتوین کا ہو جاتا ہی اور تقدیم اور تاخیر بھی ان امراض مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہی اور عنقریب ہم بیان کرینگے **ایام جو وسط مین واقع ہین** جن ایام کا اوپر کی فصل مین بیان ہوا وہی ایام باحوری اصلی ہین اور بموجب اصول اور قواعد خواہ تجربات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا انھین ایام مین کرنا چاہیے — لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہون خواہ نفس مرض کے بوجہ سرعت حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ باردہ کے خواہ بوجہ موت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض کی جہت سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے مثلا مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلا خشکی دماغ وغیرہ خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافراط پیدا ہو الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر ہو جاتی ہی اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ اُنسے پیچھے بحران واقع ہوتا ہی اگرچہ یہ بحران عند وقت کا قائم مقام بحران واقع کے نہین ہوتا بلکہ اس سے کم ہوتا ہی اور اگر سبب قوی عارض ہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدم اور تاخر واقع ہوتا اگرچونکہ عارض قوی ہی اُسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کر کے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کیے ہین اور اگر یہ عارض ضعیف ہوتا اسکا اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام ہو سکتا الغرض جو ایام کہ انمین بسبب ایسے عوارض کے خلاف قاعدہ رابوع اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہی اُن ایام کو ایام واقعہ فی الوسط یعنے ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کے ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئی اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان — یا تیرھوان ہین — بس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنے روز چہارم کو گھیرے ہی اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارھوین کے واقع ہی — کبھی جو دن واقع وسط مین دو ایام بحران کے ہی دلی اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہی اور یہ دونون روز بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی بہ نسبت ساتوین اور گیارھوین روز بحرانی کے — اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لائق تر بہ نسبت دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہی جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹے اور آٹھوین روز کے واقع ہی — پہلی صورت کی دلیل یہ ہی کہ گیارھوین دن کا بحران نوین دن واقع ہو جانا اکثر ہی بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دن کا بحران نوین دن تک موخر ہو جاوے اگرچہ یہ دونون باتین یعنے تقدیم گیارھوین کے نوین دن اور تاخیر ساتوین کی نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین **قوت اور ضعف ایام واقع فی الوسط** — نوان دن جو یوم درمیانی ہی وہ یوم قوی ہی اور تمام ایام واقع فی الوسط مین وہی دن قوت مین

مقدم ہی اسکے بعد پانچوان دن بعد اسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن سے جو روز بحران اصلی ہی بہت کم نہین ہی اور
تیرھوان دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن تین کبھی بحران ہو جاتا ہی گو ردی ہوتا ہی مگر دی نو تو بحران بدشواری پوشیدہ
ناقص ہوتا ہی اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کے تین باتوں مین ضد ہی اول چھٹے دن مین بحران کم ہوتا ہی اور ساتوین
دن زیادہ ہوتا ہی دوسرے چھٹے دنکا بحران ردی ہوتا ہی اور ساتوین دنکا سلیم ہی تیسرے چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہی اور
ساتوین دن آسانی و سہولت سے چھٹے دن کے بحران کا انذار برائی مین چوتھا دن کرتا ہی اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ چوتھا دن منذر خیریت
چھٹے دنکا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن منذر چھٹے دنکے خطرہ کا ہوتا ہی اسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے
سکتات اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہو اور غشی بوجہ قے کے واقع ہوتی ہی اور قے سے سقوط قوت اور لرزنا شامل کا اور رعشہ اور بطلان نبض کا
پیدا ہوتا ہی اگر اسدن پسینا برآمد ہو تو عرق یکسان نہوگا اور جسقدر اسمین بحران استفراغی ہو نقصان ہوتا ہی کہ اس نقصان کا اتمام خراج ردی یا یرقان کر دیتا ہی
-بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہی رسوب بھی برے پیدا ہوتے ہین سے یہ باتین اسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کے
سلامت رہے اور اگر سلامت نرہے پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص رستگاری ہوتی ہی-اور سلامت اسکی بوجہ عارض ہونے
نکس کے ہوتی ہی اور جالینوس کا قول ہی کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کے ہی اور چھٹا دن مثل متغلب جابر کے اور آٹھوان دن
برائی مین چھٹے دن کے قریب ہی بیان اچھے اور برے دنونکا ترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار
مثل جمیع ایام مین ساتوان اور چودھوان دن ہی اور ان دونون کے بعد سترھوان اور بیسوان اور اسکے بعد پانچوان اور اسکے بعد چوتھا اور گیارھوان
اور بعد اسکے تیرھوان -یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ جو ایام قریب بابتدائے مرض اور مقدم نسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہین اُن
ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی اقوی اور صفت ایام آمدہ ہونیکی بخوبی ہوتی ہی اور جسقدر ابتدا مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہی
ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہی بیان ان دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنے بطریق انذار اور
نہ بقصد ثانی یعنے بطریق بحران روز اول اور دوم اور دہم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون
طرح سے ایام بحران نہین ہین اور پندرھوان دن بھی انھین مین داخل ہی اور تعجب یہ ہی کہ اکثر ایام انھین سے متصل یوم بحرانی کے واقع
اور پھر بھی نہ انمین بحران ہوتا ہی اور نہ انذار واقع ہوتا ہی ایام انذار کا بیان یہ دن وہ ہین جنمین آثار اُن چیزون کے جو دلیل تغیر مادے کے
ہین -یا دلیل غالب ہونے ایک دو متخاصمین مرض اور قوت کی ہی ظاہر ہوتی ہی یا ان دونون مین ابتدائے مقابلہ خفیف کا ہوتا ہی جو درمیان طبیعت
اور مرض کے پیدا ہوتا ہی اور غرض اُس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا بہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے جنبش دینے مادے کے اور
اسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہی تغیر مادے کے دلائل کی مثال جیسے دلائل نضج کے یا خامی مادہ کے- دلائل
نضج کے جیسے غمامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہونا- اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت
بول وغیرہ- مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت
مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا- اور ابتدا سے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہی کہ درد سر اور کرب اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل
اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسدن ظاہر ہون اسکے بعد جو یوم بحران ہین ان مین بحران
ضرور واقع ہوتا ہی پس چوتھا دن اگر اُس مین علامات جید پائے جائین منذر بحران ساتوین دن کا ہوتا ہی اور اگر علامات

بسبب پائے جانے منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ میں علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم میں کبھی بحران ساتویں دن ہوجاتا ہے اور کبھی نویں دن ہوتا ہے مگر غب میں اکثر بحران ساتویں دن چوتھے دن کے انذار کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب میں بحران ہوتا ہے اور نواں دن یا منذر گیارہویں دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھویں دن کا اور گیارھواں دن بھی چودھویں دن کا منذر ہوتا ہے — اور چودھواں یا سترھویں دن یا اٹھارھویں دن یا بیسویں دن یا اکیسویں دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھواں روز بھی بیسویں خواہ اکیسویں روز کا منذر ہے اور اٹھارھواں روز اکیسویں کا منذر ہے اور بیسویں دن انذار چالیسویں روز کا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہیں انہیں سے تیسرا دن پانچواں روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچواں دن منذر نویں دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھویں کا منذر ہوتا ہے — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلائل انذار کبھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہیں جسطرح دلائل بحران میں انحراف ہوجاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بے ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کے بیان ہونے میں ذکر کیا گیا خواہ سبب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل روز انذار کے واقع ہو تو اس مرض کے مادہ کی حرکت میں سرعت ہوگی جیسے چوتھے روز کے بعد پانچویں دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کے جلد واقع کرنیوالے خواہ بحران میں تاخیر کرنیوالے ہیں انھیں بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار میں غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوئے ہیں یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے** ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجوہ سے ہوتا ہے اسی واسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگرچہ دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اسکی اور طرح کی تدبیر کرے اور اگر بحران میں تاخیر ہو اسکے لائق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قریب یوم بحران ایک تدبیر خاص کرنی چاہیے کہ اسدن تحریک طبیعت کی زیادہ دینے سے مناسب نہیں ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر راست آئے طبیعت کی اعانت بیجا ہوکر استفراغ زائد اور بیجا افراد عارض ہوجاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور نیز اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہے دینے سے وہ استفراغ نہیں ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا میں بوجہ تضاد کے تعارض پیدا ہوکر دونوں قسم کا استفراغ باطل ہوجاتا ہے اور اسکا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہیں ہے شناخت میں ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران میں تغیر اور تبدیل کرتے ہیں انکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاوے اور وہ اوپر معلوم ہوچکے ہیں طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کسدن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کے دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہیں اسوقت یہ اشکال پیدا ہوتے ہیں کہ اب کونسا دن یوم بحران قرار دیا جاوے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور قوت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بیماری انتہا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اسمیں زیادہ حدت ہو اور ساتویں دن

اسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہوجائین امید بحران کی ساتوین روز ہوسکتی ہی اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہوچکے ہین معلوم ہوگا کہ اسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب بر واقع ہوا اور نہ آثار طول مرض کے نمودار ہون امید ہی کہ درمیان روز چہارم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہوجاے۔ مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہی کہ طاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولی ہی اور ایام ازواج مین حرکت امراض باردہ غیر حادہ کی ہوتی ہی تعیین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہی بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور موثر قوتین جو ہر ایک دن کی بین قیاس ادوار سے استدلال یہ ہی جفت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی وہ نوبت ہی اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہی زمانہ بحران سے استدلال اس طرح پر ہوتا ہی کہ جن دنوں مین آثار بحران پیدا ہوے انمین سے زیادہ تحمل شدید کس دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا بس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اس دلیل مین قوت زیادہ ہو اسوقت بناچاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاسات کم تھے مثلا جس دن شدت امراض بحران اور دیر تک ظہور آثار رہا اسکے بعد اور کسی دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہو اسوقت ہم بھی تجویز کرین گے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بر طبق زمانہ بحران ہوتا ہی حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلث کے کیا جاتا ہی بشرطیکہ روز آخر کا حکم بہ نسبت بحران کے قوی تر نہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کے اس طرح پر ہوتا ہی کہ مثلا ساتوین شب کو بر آمد ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا نہ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین دن محسوس ہو اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع ہوا اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاے گا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیریت مین نہین ہی اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولی ہی بوجہ علامات ہالکہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر وقوع موت کے اولی ہی۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کے اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر بر آمد عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہی استدلال بذریعہ ایام انذار کے اسطرح پر ہوتا ہی کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین انمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کے پائے جائین یقین کرنا چاہیے کہ بحران منسوب بروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین روز ہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار کے گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے یہ بات اوپر معلوم ہوچکی ہی کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین انکا بحران ساتوین روز تک ہوجاتا ہی اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین انکا بحران چودھوین روز خواہ بیسوین روز تک ہوجانا چاہیے اور ان امراض کے متصل جنکی حدت ہی انکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہی اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسی دن بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہی اگرچہ حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہی اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہی

اور اس قبل کا انذار جو تھے روز ہوتا ہی اور تحذیر ایسا جو تھے روز برآمد ہوتا ہی اور از ین قبیل اور علامات بھی ردی سرسام وغیرہ کے
پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہی اگرچہ حدت کے ساتھ پیدا ہوا ہو اسلیے کہ ابتدا اکثر انکا سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے
ہوتی ہی اُسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہی اور وہ روز یازدہم ٹھہرتا ہی بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا — فن تیسرا

اورام اور بثور کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین مقالہ پہلا اورام حادہ اور فاسدہ کے بیانمین کتاب اول فن کلی
مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہو چکا جو شخص اس مقام کو جو اب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہے اُسے
لازم ہی کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اُنکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جنکے باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم
بیان کرتے ہین بیان اورام اور بثور کا جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہی مادہ حار سے پیدا ہوگا یا غیر حار سے اور مادہ
حار سے جو ورم پیدا ہو یا وہ مادہ خون ہی خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب
مزاج صفراوی خلط کے ہو خونسے جو ورم پیدا ہو یا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہی یا غلیظ اگر ورم
خون صالح غلیظ سے پیدا ہوا اُسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونوں مین پیدا ہوتا ہی اور اسمین ضربان بھی ہوتا ہی اور جو ورم خون صالح
رقیق سے پیدا ہوتا ہی فلغمونی کی دو قسم ہی جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہی اور لحم تک اُسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو شری یعنے پتی کہتے
ہین اور اسمین ضربان نہین ہوتا ہی جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہو اُس سے اقسام جراحات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی
اور فاسد ہین ایسے خراج کی ردارت اور احتراق اگر شدید ہو جاے حمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک ریشہ حادث کریگا اسمین خراجات
اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہی جسے نار فارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہو اُس سے وہ قسم فلغمونی کی
عارض ہوتی ہی جو مائل بطرف حمرہ کے ہو اور اسمین ردارت اور خبث ہوتا ہی پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو حمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر
ردارت زیادہ ہو وہ حمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور نفاطات اور احتراق اور خشک ریشہ ہوتا ہی صفراوی ورم کا عروض ایسے صفرا
لطیف سے ہوتا ہی جو نہایت لطیف ہی کہ اُسکا احتباس اس مقام مین جو ظاہر جلد کے اندر ہی نہین ہوتا ہی اور باوجود لطافت کے اُسمین
حرافت بھی ہوتی ہی اور اس ورم مین نملہ بھی داخل ہی ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہی ساعیہ اکالہ صفرا
ردی سے پیدا ہوتا ہی جو صفرا اُس سے غلیظ ہو اور سوزش اُسمین کم ہو اور بہ نسبت صفرا مذکورہ کے کچھ اندر کیطرف بہت کم
محتبس ہو اور اسمین کسیقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہی کہ اسمین التہاب کم ہوتا ہی اور انحلال
خواہ تحلیل اسکی دیر مین ہوتی ہی اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت
مین خون کے قوام سے بڑھ جاے اور ردی بھی ہو حمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صورتوں مین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہی اور
بعد ازان کہ لطیف ہو اگر اسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اُسے اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہی اور سواے جلد کے اور
کسی جگہ ٹھہر نہین سکتا ہی یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعونیہ
ہنمالے سے ہوگا اور داخل اس قسم مین ہوگا جو بنام برا فیما معروف ہی جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوے جس سال وبا
پیدا ہوتی ہی اسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حار ردی مین اور ردی ہین جب تک زمانہ اختلاط کو نہین پہونچتی
ورم اور سینچے ہوتے ہین اور مدہ انمین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افنا دیر زیادہ مائل ہوتے ہین

اور یہ فساد جیسے بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہیں ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی یہ جاننا ضرور ہے اورام کثیر و اور جالس ایک ہی مادہ سے ہوتے ہیں اور اکثر مرکب چند مادوں سے ہوتے ہیں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اسمیں ضربان نہو اسمیں قیح اور ریم نہیں پڑتی اور جو باطن میں اسی طرح کا ہو انکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور صلابت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرائین کے ورم ہو اور اس عضو میں کوئی قسم اعصاب حس سے آیا ہو اور مثل اکثر اعضا کے جو اعصاب سے خالی ہیں اور انکا حال اوپر کے ابواب میں بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم میں شرائین زیادہ اور جسقدر اسکی عظم ہوگی اسی قدر ورم میں ضربان اور درد رسانی اسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اسکا جب ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس میں پیدا ہو اسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیوں نہو اور جسوقت رگیں چھوٹی چھوٹی رگیں اس عضو متورم کی ہونگی سب نمایاں اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگیں مخفی تھیں اور قابل ظہور کے نہ تھیں ۔ واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی میں بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کے اوپر علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازاں ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو صفات مذکورہ بالا سے متصف ہو اسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہیں ہوتا اسلیے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہوں کا ہو جاتا ہے فلغمونی اکثر بسیط اور مادہ واحد سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ حمرہ یا صلابت یا قیح ہوتا ہے اور اسکی پیدائش کے چند اسباب ہوتے ہیں کہ بعض اقسام انکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہیں از قسم امتلا و ردارت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلاے اخلاط اور ردارت نہو کبھی اسباب بادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو میں پیدا ہوں اور انکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہیں کہ مسام صحیت کو بند کر دیتے ہیں اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب مولم کے اورام عارض ہوتے ہیں مواضع جہاں ہیں اور زیادتی تلیین کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہاے تمدد انتہاے حجم پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ منتہی میں مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہے جسکا انحطاط نہو اور نہ اسکا مدہ جمع ہو اگرچہ ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور نبض وحرکت ہونا لازم کرتا ہے اور تعفن کبھی اسی عضو میں پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ اور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کے بھی عارض ہوتے ہیں اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہیں اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم پختہ ہو جاتا ہے اسوقت ضربان میں آرام تپ میں سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کے جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان میں زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاے اور پھر دونوں مقدار وبعد بھی ٹھہر جائیں تعفن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نبض میں دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور نہ کرے گی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد میں نہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بثور ردی جب بیش ازحد قریب پیدا ہوں خبر دینگے کہ ایک دمل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے ملکر واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو آب برگ کاسنی اور مکو ہمراہ انکاس کے پلایا جاے

علاج فلغمونی اگر فلغمونی کسی سبب بادی سے پیدا ہو اسوقت بدنکا حال دیکھو

نہیں کیا تو بدن اسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف تو بدن میں امتلاء مواد کا ہو اگر تمام بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کیا جاتا ہی کچھ ضرور نہیں ہوتا خاص مناسب ورم کا یہی ہی کہ اخراج اس مادہ کا کریں جو عضو میں ہی اور جس سے ورم پیدا کیا ہی اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ یا ادویہ محللہ جیسے یہ مناد ہی کیا جاتا ہی گیہون کو پانی اور روغن میں جوش دیں اور فقط کبھی پچھنے لگانے کفایت کرجاتے ہیں خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اسوقت پچھنے کی ضرورت شدید ہی پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بعض امتلاء سے اخلاط ہو اسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھوٹ جائیں ورنہ جذب مادہ کا بنسبت تحلیل ورم کے بہت زیادہ ہوگا پس پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہی اور بیشتر اسہال کے بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سے فراغت ملے اسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے پس اس ورم کا علاج قریب ہی اس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج میں بہ نسبت اس ورم کے جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہی کہ یہ ورم زیادہ رواداع کا محتاج نہیں ہی جیسے کہ اسکے احتیاج آ ہی بلکہ یہ ورم اس سے کم محتاج رادع کا ہی جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہی کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ سے کریں اور پورا استفراغ جیسا استحقاق ہی کریں خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کریں اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہی کہ بدن اخلاط سے پاک نہیں ہوتا اور کبھی بوجہ تعظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرور ہوتی ہی خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے واجب ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدن میں کثرت فضول کی نہو تاہم عضو میں کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہی جو ضعف کردیتا ہی اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کے اسی عضو کیطرف کھنچتے ہیں اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف میں جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہیں ان سب کی رعایت واجب ہی اور سستی اور بلد حاضر وغیرہ جو امور لائق لحاظ کے ہیں منجملہ اس امور کے جو فصل استفراغ میں فن کلیات کے درج ہیں انکا خیال کرنا ضرور ہی تمکو مناسب ہی کہ اس ورم کے علاج میں ابتدا رادع سے کریں سیلیے ان مقامات کے جنمیں کتاب اول میں ہمنے مستثنیٰ کیا ہی کہ وہان ابتداءً استعمال رواداع کا جائز نہیں ہی پھر جب زمانہ تزید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رواداع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزید بڑھتا جاوے مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائیں مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہیں اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا ہو پہنچے اور حجم ورم درجہ غایت کو پہنچ جاوے اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاوے اسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت رواداع کے اور انمیں تسرف اور تبدیل کا اہتمام کیا بھی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مجففات مرخیہ کے ایسے ہیں کہ زمانہ منتہی میں انکے استعمال سے صحت تام حاصل ہوتی ہی اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہیں کہ مسامات میں توسیع ہوجاوے اور درد میں آرام اور سکون پیدا ہو اور مجففہ ادویہ جس سے شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ ریم اور مدہ ہونے کے لائق ہی اسکے باقی نہیں رہنے دیتی ہی اگر حسب اتفاق پوری صحت حاصل ہو اور کسیقدر کسر باقی رہجاوے اسکی مقدار اسیقدر ہوتی ہی کہ جسکی تحلیل دو ولتے حاد کردیتی ہی کبھی بوجہ استعمال رواداع کے وجع شدید عارض ہوتا ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ اضافت مادہ میں پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم میں گویا یہ مادہ مرتکز ہوجاتا ہی ایضاً رواداع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہی کہ مادہ ورم بطرف اعضاے رئیسہ کے رجوع کرتا ہی اور کبھی رواداع سے ورم میں صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرور ہوتا ہی کہ عضو کا رنگ سبزی اور سیاہی مائل ہوجاتا ہی خصوصاً اگر رواداع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا میں کیا جاوے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سے اعضا،

ادویہ کی ہوتی ہی جو مرخی ہون اور جاذب نہون اور کبھی انھین ادویہ مین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہی مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی
رجوع کرانا ایسے مواد کا بطرف اعضائے رئیسہ کے ان سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہی ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اکثر
مواد خبیثہ کو اعضائے رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابط واسطے قلب کے اور اعضائے خسیسہ جو بطور مقرہ کے واسطے اعضائے
رئیسہ کے مخلوق ہوئے ہین کہ انکے مواد کا رجوع البتہ بنسبت اعضائے رئیسہ کے بہت مضر ہی اور ہرگز مناسب نہین ہی اور اسکو ہمنے مقالات
مناسب مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہی جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بصلابت ہوگیا ہی اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے
جنمین کسیقدر تسخین بھی ہو اور ترطیب قوی پیدا کرے اور یہ ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین انکی مثال یہ ہی جیسے عصارات بقول باردہ جنکا
اکثر ذکر کرچکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہوچکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصی الراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب
خاص کر اور انھین ادویہ کے ابرام کو مگر ضماد کے قابل ہین اور عصارہ اسبغول بھی ازین قبیل ہی اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج
مین فقط اسی قدر کافی ہوتا ہی کہ اسفنج کو سرکہ خواہ آب سرد مین ڈبوکر استعمال کرین کاکنج کا فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہی اسیطرح پوست
انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سرکہ خواہ ساق ملاکر طحلب یعنے کائی بھی بہت عمدہ ہی اگر اس سے زیادہ
قوی دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور رامثنا اور فوفل اور بھنگ اور روہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ
مین اسکا نام سیدوہ ہی) یہ گھاس بھی بہت مفید ہی مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تجفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت ہو سکتی ہی ابتدا کے
اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہی اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد ایسی خلط کی ہوتی ہی
جو ورم مین بھری ہوتی ہی اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زائد کے سبز اور سیاہ ہوجاتا ہی اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو
اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہوجاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو
چاک کردین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اسوقت کچھ ضرور نہین اور یہ تدبیر اسوقت مناسب ہی جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب
کر رہا ہی کہ اکثر یہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہی شرط کے بھی چند اقسام ہین ایک قسم اظہر ہوتی ہی یعنے ظاہر جلد مین اسکا اثر زیادہ ہوتا
اور کوئی قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہی الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اسی کا استعمال
کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب بحر یا خواہ شور سے کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر
حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین ردع قوی ہو
ابتدائے ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین ردی ہی بس تابامکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے
وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہوچکا ہی آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہی چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سوا
ورم حمرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہی اگر ابتدائے ورم مین
تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے ایسے ادہان سے
بنائے جاتے ہین ادویہ مسلوقہ سے ان سب سے احتراز کرنا ضرور ہی اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت معتاد ہین اس مادہ کے جسکا انصباب
ہورہا ہی ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگوکر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل
ہی جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جائے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہی خواہ مدس کو ہمراہ گل سرخ کے

پرورش کرکے استعمال کریں خواہ مرداسنگ، روغن گل کے ہمراہ استعمال کریں اگر ان ادویہ سے برآمد کا دشوار ہو خواہ از قبیل اور
دواؤں کے استعمال سے کچھ ترتیب اثر نہو لبلاب کا استعمال کریں کہ ابتدا میں بہت ہی مفید ہے اور انتہا میں بھی سود مند ہے اور سرخ
ستے یعنی تمبوا اور خشک اور کرفس اور بادروج بھی ازیں قبیل ہے اور اکثر شراب میں یا روغن گل میں ملا کر بلکہ شیرۂ انگور اور مکو اور
موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زوفا گرمیوں میں سرد کرکے اور جاڑوں میں گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض
خواہ سرکہ اور آب سرد میں ڈبو کر بھی مفید ہے زعفران کی کثرت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے
کہ اب پھوڑا ہوا چاہتا ہے اسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرلی جائے جس سے نضج اور تفتیح پیدا ہو جب ورم
زمانہ منتہا کو پہونچ جائے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم و اطلیون اور باسلیقون کا
استعمال ضروری ہے اور مرہم قلقطار تجفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تجفیف سے ورم میں شدت نہیں ہوتی اسی طرح اسکا
استعمال بروقت سکون لہب پھلغونی کے مناسب ہے اور جسوقت خوف جمع مواد کا نہو اسوقت بھی اسکا استعمال بہت نافع ہے
اور بہتر یہ ہے کہ اُس مرہم کو لگا کر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض میں ڈبو کر رکھیں اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت
موضع عصبانی کے حاجت تجفیف کی اس سے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کی طرف جو یابس ہے
تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تجفیف سے پھر جاتا ہے اور جس گوشت میں شریان کم ہیں انکو حاجت تجفیف کی
کم ہے اگر حاجت پھٹنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور بیشتر عضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اور ایسے
جواذب کے کرکے پھر اسکا علاج اور تنقیح کرتے ہیں جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو جاتا ہے کہ اسکے منہ پر ضماد اسپغول کا
کریں اور ادویہ ملطفہ کا ضماد گرد اگرد ورم کے کریں اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائیں چاہیے کہ پر وغیرہ کے
ذریعہ سے لگائیں اسلیے کہ انگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے حمرہ کا بیان اسباب حدوث حمرہ اور اصناف حمرہ کے کتاب اول فن کلیات میں
بخوبی بیان ہو چکے کہ اس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو پھلغونی اور حمرہ کے درمیان فارق ہوں یہ ہیں
کہ حمرہ بخوبی ظاہر اور احمر ناصع یعنی درخشندہ ہوتا ہے اور پھلغونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی
جلد میں پوشیدہ اور اندر کیطرف ہوتی ہے اور حمرہ کی سرخی موضع ورم کے مس کرنے سے ہٹ جاتی ہے اور انگلی جگہ بوجہ لطافت ماده
حمرہ کے سپید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور پھلغونی کی سرخی ایسی نہیں ہے یہ بھی ایک علامت
خاص ہے کہ سرخی حمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور پھلغونی کی سرخی میں یہ بات نہیں ہوتی اور حمرہ کا ورم فقط ظاہر
جلد میں ہوتا ہے اور پھلغونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے حمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور پھلغونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے حمرہ میں کبھی
میں آبلہ پڑتا ہے اور پھلغونی میں یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور حمرہ خالصہ میں بوجہ سختی کے تدافع نہیں ہوتا ہے اور پھلغونی میں ایسا
تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہیں دبتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے ورم اتنا ہی
زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے حمرہ میں تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت پھلغونی کے کبھی حرارت حمرہ
کی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور بشرہ سوختہ کردیتی ہے اور پھلغونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہیں ہوتی
پھلغونی میں تمدد اور درد پیدا کرنا اسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت حمرہ کے زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے

درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہی اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہی چہرہ پہ عارض ہوتا ہی اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہی اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہی۔ اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہی۔ حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ مین جو فرق ہی اسکا بیان فن کلیات مین ہو چکا ہی یہان اسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہی **علاج حمرہ** کا اس مرض مین پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ فصد کا اسوقت ہی کہ مادہ دونون جلد کے بیچ مین ہو اور اگر اندر کے جلد اور گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اسوقت کمتر ہی بلکہ بیشتر حدت مادہ کو جوشنے سے ضرر کا گمان ہوتا ہی۔ بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تنقیہ اسکا کرنا ضرور ہی کہ مادہ صفراوی اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہی اسی حساب سے اجزائے مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی بذریعہ مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین انکا استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہو جاوے۔ اگر حمرہ خالص ہی فقط اسی ہی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہو جائیگا کہ اسکا رنگ متغیر ہو جاوے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہی کہ تبرید حمرہ کی پر ضرور ہی اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہی اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی مین ہی کہ اسکا مادہ کثیر اور غلیظ ہوتا ہی۔ سب مبردات جو پہلے حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہی کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے تجربہ مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہی اور باانہمہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف توجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجاوے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہو جاوے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کرین پس اگر حمرہ جلد کو دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ چغندر کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو دوا کہ اسمین تحلیل ذرا خفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو ایسے استعمال کرین جیسے صوف کہنہ سوختہ ناشستہ ساڑھے بارہ درم انگشت ہیزم صنوبر یعنے اُس لکڑی کا کوئلہ جو صنوبر کے درخت کے بیچ مین نکلتی ہی ساڑھے بارہ درم موم پندرہ درم خبث رصاص نو درم پیہ کہنہ بز مغسول پانی سے پندرہ درم روغن آس پانچ اوقیہ۔ ایضاً ایک مرہم اُس سے بھی سبک تر ہی خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو یکجا کرکے مرہم طیار کرین **نملہ جاورسیہ کا بیان** نملہ ایکدانہ خواہ چند دانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہوکر ورم پیدا کرتے ہین مگر ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہی اور پھر جسامت اسکی بڑھ جاتی ہی اور دوڑتا پھرتا ہی بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہی اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہی اور ان سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہو چکے ہین رنگ نملہ کا مائل بصفرت ہوتا ہی اور التہاب اور قوام اسکا ثؤلولی یعنے سخت بطور مسے کے گول ہوتا ہی اور اکثر دانے نملہ کے چھوٹے اور چپٹے ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام اذن خورن ہی کہ وہ اصل مین باریک ہوتے ہین اور انکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے لگتے ہوئے اور جسمین نملہ کے ہر دانہ مین شہد کی مکھی کے کاٹنے کی سی ہوتی ہی۔ حاصل یہ ہی کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو اور اس ورم مین غوص کی قوت نہو اسے نملہ کہتے ہین جو کوئی نملہ جاورسیہ بشکل باجرے کے ہوتا ہی۔ اور ایک نملہ آکالہ ہوتا ہی جیسا اوپر مذکور ہو چکا اور جسوقت یہ بثور منتشر ہو جاتے ہین اور عفونت پیدا کرین نام تعفن موسوم ہونگے **علاج نملہ** کا نملہ وغیرہ جو ایسے اورام ہین اگر انمین ابتدا ہے معالجہ کی اسطرح ہو کہ استفراغ

خلط کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہوا اسی طرح کا کرین لیکہ پہلے علاج قروح کا کرکے انھین قروح کو اچھا کردین ایسے علاج
مین یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ بثور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین یا بعید اس مقام سے دوبارہ
پیدا ہوتے ہین اور جلد کو ستر ایا کرتے ہین — سار انجبین ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ نملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے
نملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ نملہ اکال کے علاج مین ان مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو حمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین
اسلیے کہ ترطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل حمرہ مین خل کا ہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طحلب اور جل یعنے خرفہ کے
استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو خل کو سرکے خصوصا خشک کو پیکر استعمال کرین کہ اسمین تجفیف ہے خواہ بارتنگ اور عسلیق
یعنے ورد — اور عدس بعد اسکے سویق شعیر پوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین — اور اگر سڑنے اور تقرح کا خوف ہو
ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسیقدر شہد وغیرہ خواہ دقاق کندر ہمراہ سرکے کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بوقت جلانے کے
ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے — بکری کی مینگنی — اور فضلہ گاو ہمراہ سرکے کے — اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص
خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا لخم مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون
پیشاب لڑکے کے جالینوس کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شے مثل انبوبہ کے برد وغیرہ کے کنارہ سے بنائین کہ اسکا سر تیز
اور نوک دار ہو اور ایسا ہو کہ نملہ کی پھنسی اسکے اندر سماجاے — پھر ایسی ہی شے کو اس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے
گھمائین کہ نملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اسے بے بنیاد کردے ثالون کا نملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ انھین حمام مین داخل کرین
یہ ہوا چونکہ انھین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغن گل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ** کا نملہ کے
اقسام مین جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین نملہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاے اسمین کسیقدر شرکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے
اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی
ہے — اسکے بعد مازو اور کزمازک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر ملائین
جو لزوجت پیدا کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین — دودھ تازہ دوہا اس غرض کے لیے
نہایت مناسب ہے جب زمانہ ابتدا کا گذر جاے چاہیے کہ سک ملیح کا سر جلا کر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال
کرین اور لیکن اگر احتیاج تجفیف شدید کی ہو ورق یا دروح کوٹ کر اسمین قلقدیس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے
کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس سے لطوخ بذریعہ شراب کے طیار کرین — خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بوقت جلانیکے
ٹپکتا ہے **حمرہ یا جمر اور نار فارسی کا بیان** یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکال ہو اور منفط یعنے آبلہ دار اور سوزان
اور خشک ریشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ
لگانے کی ہوتی ہے — اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اس بثرہ کو کہتے ہین جو از قسم نملہ اکال محرق منفط کے ہو جسمین سعی ہو یعنے
پھیلتی ہو اور بڑھتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور بعض اسمین کم ہو اور بہت سے دانے
چھوٹے چھوٹے اس مقام پر ابھر آئین جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھوڑا پیدا ہو اور جمرہ کا جسم
سوختہ کا اطلاق اسپر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کردے اور مثل کوئلہ کے سیاہ اور خشک کردے عضو خاص کو اور

اور رطوبت کسیقدر اُسمین ہو اور سوداویت اسکے اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اُبھار اسکا کم ہو جسم اُسکا تیرہ رنگ ترس یعنے
ناقلاسے مصری کے اور کبھی بثر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین حمرہ پیدا ہوتا ہی — اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور
ہوتی ہی — اور حمرہ بھیم موحدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہی اور حمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہی جیسے
کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برآمد ہو اور مقام ماؤف کا رنگ رمادی ہوتا ہی اور سیاہ زیادہ اور کبھی
رصاصی بھی ہوتا ہی اور سوزش اُسمین بشدت اور گرداگرد اُسکے سوزش بنی رہتی ہی اور اسپر حمرہ کا صدق نہین ہوتا ہی
بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہی خاص نام حمرہ کا اسی پر اطلاق کیا جاتا ہی جسکی جبہ ناری ہو اور اُسمین چمک اگ کی چنگاری
کی سی ہو — نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہی اور بسرعت حرکت کرتی ہی اور حمرہ بہ نسبت اسکے دیر مین
ظاہر ہوتا ہی اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہی — گویا کہ اسکا مادہ بثر اور قوبا یعنے داد کا مادہ ہوتا ہی لیکن یہ مادہ نار فارسی
مین زیادہ حدت رکھتا ہی — اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اسکے صفرے مین احتراق
پیدا ہو کر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہی — اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کی وجہ سے خشک ریشہ سیاہ پیدا
ہوتا ہی نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہی اور حمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہی یہ بھی ممکن ہی کہ ہر ایک نار فارسی اور حمرہ کو
اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً حمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون کو
نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب
صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہی — کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور حادو تر
ردی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی حرارت زیادہ ہوتی ہی اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی یہی نار فارسی خواہ
حمرہ بوجہ وبا کے پیدا ہوتی ہی اور اکثر شا بہ فلغمونی کے ہوتی ہی اور مائل بہ سوداوی ہی جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہی
خصوصاً جس سال وبا زیادہ ہو علاج نار فارسی اور حمرہ کا پہلے فصد کھولنی ضرور ہی تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاے
اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی حاجت ہوتی ہی
خصوصاً جسکے بن گہرے پچھنے لگانے کی تاکہ جو خون بستہ اور رکھتا ہو اسمین سے سب نکل جاے کہ اس خون کی طبیعت سم کی ہی مگر
یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہی — علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج حمرہ بجاے نملہ کے کرنا چاہیے
مگر لطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جس طرح حمرہ مین اور پر لکھ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہی اور اس
وجہ سے کہ اس مادہ کی تھوڑی مقدار بھی بطرف باطن کے نہین جا سکتی ہی اس وجہ سے کہ مادہ سمی ہی — اور زیادہ قابض کا استعمال
کرنا اس مرض مین جائز نہین ہی اسلیے کہ مادہ غلیظ ہی اور رد بر مین تحلل ہوتا ہی اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہی جب
ظہور مرض کا ہو اور نہ بروقت سکون انتہا کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین ادویہ محللہ زیادتی پیدا کرینگی ملکہ ایسے ادویہ مجففہ کا استعمال
کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر رفع مادہ کا بھی کرین جیسے بارتنگ اور عدس اور ذرہ
روی جسمین بھوسی زیادہ ہو ان اجزا سے ضماد طیار کرین اسلیے کہ جس روٹی مین بھوسی زیادہ ہوتی ہی وہ لطیف زیادہ ہی
بعینہٖ اسی قسم کے اور ضمادات جو قرابادین مین مذکور ہین — ایضاً مازو کو سرکہ انگوری خواہ بھیڑکی کو اُسکی

سرکہ میں داخل کرکے ضماد کریں۔ ولے جیدلیے وقت میں اور بعد اس وقت کے یہ ترکہ انار ترش کو پاک کرکے سرکہ میں اس قدر پختہ کریں کہ نرم ہو جاوے بعد ازاں خوب پیسکر کسی کپڑے پر لگاکر استعمال کریں یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے اور بعض اوقات مرض میں ازالہ مرض کر دیتی ہے کبھی ایسے وقت کی ادویہ میں جیسے ابتدائے ظہور خواہ سکون التہاب کے وقت ہو نرطری جیسے تازہ انجیر اور اسکے پتے ہی مع سویق اور زبیب اور انجیر اور شراب اور خشخاش سیاہ داخل کرتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ مجموعہ ادویہ مذکورہ سے ضماد تیار کریں۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو انکی استعمال اکثر اوقات کئے ہیں افیون اور اقاقیا اور وردِ زراع سبز سوری کہتے ہیں جیسے سرخ رنگ کی پیکری پوست انار کمدو دو درم زہرہ گاو اس ایکدرم تخم البنج دو درم لیکن ایسی دوائیں کسی وقت تک مستعمل ہوتی ہیں جب تک قرحہ پیدا نہو پھر جب قرحہ پیدا ہو جاوے اسوقت مختلف قوی کا استعمال ضرور ہے جیسے دوائے اندروں خواہ دوائے فراسیون یا انیسون یا بولو اندروس کے قرص یاد دوائے فیسور شراب حلو یا طبیخ میں ملاکر ضماد کریں اسیطرح جو دوائیں مرہم منتشرہ اور جملہ دوسرے کیسے علاج میں مذکور ہوئی ہیں انکا استعمال کریں ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات میں ہر روز دو مرتبہ کیا جاوے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائیں۔ جن دواؤں سے عفونت وغیرہ میں پیدا ہوتی ہے تا مقدور انکا استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اُنسے حرارت مرض میں زیادہ ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ گردا گرد مقام ماوف اور موضع احتراق کے بالالتزام گل ارمنی اور سرکہ اور روغن گلاب اور مکو وغیرہ جو مبرد اور رادع ہیں خواہ جنگلی ناشپاتی وغیرہ لگایا کریں جیسے صوف زوفا شراب میں ڈبوکر استعمال کریں جب التہاب میں سکون پیدا ہو اور قرحہ باقی رہجائیں انکا علاج مراہم راسنہ اور مراہم دیا خلوطالیں سے کریں خواہ مرہم قیروطی ساکر کے واسطے قرابادین میں مذکور ہیں انسے علاج کرین سبز زنگ جو روغن دار ہو سب علاج کے بعد سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لیے بہت مفید ہے

نفاطات اور نفاخات کا بیان

نفاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان خلط سے طرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اس طرح پر کہ دفع واحد میں مادہ اُس رطوبت کو لیکر طرف ماتحت جلد کے صعود کرتا ہے۔ اور چونکہ ماتحت جلد کثافت زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد میں بخوبی نہیں ہونے پاتا بلکہ نفاخہ بآب باقی رہجاتی ہے جیسے پانی بھر جانے سے جلد میں کسی طرحکا نفخ پیدا ہوتا ہے اسیطرح بیان کبھی کیفیت نمودار ہوتی ہے اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ دبلے مایئت کے خون کسی جگہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نفاطات اور نفاخات کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ سے جیسے معلوم ہو چکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر قرابادینی وغیرہ کے بھی جیسے اورامِ مناسب میں مندرج ہیں۔ وہی یہاں بھی جاری ہیں اور ابتدائے ظہور میں اس مرض کے مدرک کو پانی میں پختہ کرکے خواہ پوست انار خواہ شاخہائے درخت انار پانی میں جوش دیکر موضع مرض پر بعد طبخ اور تلیین کے بگرم ضماد کرنا چاہیے۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہو جائیں اور خاص معالجہ نفاخات کے بغیر زود تحلیل منظور ہو تو تدبیر یہ ہے کہ جلد سوئی یا اور ہاکر تو ڑتے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اسمیں سوراخ کریں اور جو رطوبت اس خراج میں ہو نکالڈالیں اور باریک جلد کا خراج کبھی خود بخود منفجر کرلاتا ہے تاہم اگر خود بخود منفجر نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کر بہ نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کے نکالنے کے دو حال سے خالی نہیں یا تو اچھا ہو جائیگا یا قرحہ پڑیگا اگر قرحہ پڑے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصًا جب ان مراہم مین ایرسا داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اسوقت کرین کہ جب پھیلنے لگے خواہ خشکریشہ کی نوبت پہونچے اور نملہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کے ذکور ہو چکے انکا استعمال کرینگے دوا مرکب مرداسنگ ایک رطل زیت کہنہ ڈیڑہ رطل زرنیخ ایک رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر رکھا مین کہ زیت کی چپک جاتی رہے اسکے بعد زرنیخ ملیکر ضماد کرین — ایضًا ایک دوا ایسی ہی جو مذاکیر یعنے خصیہ یعنے سپاری اور ہونٹھ پر لگانے کے لائق ہی خلاصہ یہ ہی کہ یہ دوا لائق ان اعضا کے ہی جنمین حاجت تجفیف کی زیادہ ہی سقلنطارا اور قلقدیس آٹھ جزو بورہ ارمنی دو جز باہمین ملیکر استعمال کرین اور اُکی مکئی شہد مین ملاکر بھی مفید ہی جب ان پھوڑون کی پپڑیان بھی گرجائین اور گوشت فاسد ہو جاے اور گوشت صحیح باقی رہجائے اسوقت خالص پھوڑون کا جو علاج ہی اسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے — اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو گرا دیتے ہین جسے سارالیاس کہتے ہین اور نیز نارخس و طرناکیس روغن اقحوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہی حاصل یہ ہی کہ خشکریشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انھین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہی دوا جو مجرب قدما کی ہی اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہی عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر بوزن مجموع کے گل ارمنی شامل کرین اور گولیان بناکر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانی مین گولی گھسکر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اسی پر دوبارہ دوا کو طلا کرین تاکہ اسمین خوب سا تنفس پیدا ہو جاے اور سخت کرخشک ریشہ پڑجاے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہوگی خود بخود گر پڑیگی نہ چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تا کہ سب مقام سے پپڑیان چھٹ کر گر پڑین

شری کا بیان

شری پتی کو کہتے ہین اسکی صورت یہ ہی چھوٹے چھوٹے دانے اور چپٹے مثل نشانات کے مائل بسرخی ہوتے ہین اور کھجلی انمین زیادہ ہوتی ہی اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعۃً تمام بدن مین پیدا ہو جاتے ہین اور کبھی انھین نچوڑ سے ایک قسم کی رطوبت بھی روان ہوتی ہی یہ شری دموی ہوتی ہی — اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہی اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہی — سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہی جو تمام بدن مین دفعۃً ثوران مین آتا ہی اور وجہ اسکی ثوران کی یا یہ ہی کہ خون صفراوی ہوتا ہی ہوتا ہی خواہ بلغم بورقی کی اسمین شرکت ہوتی ہی — صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہی اسمین سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہی اور ظہور اسکا بسرعت ہو جاتا ہی — اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہی مگر بلغمی کی شدت رات کو بہت بڑی کے زیادہ ہوتی ہی اگر شری کسی موضع وسیع مین برآمد ہوئی ہو اور فصد نہ کھولی جاے غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہی اور واجب ہی کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کے ہو — اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب دائمہ مین بروقت راحت کے نہ بروقت شدت حمی کے فصد کھولتے ہین اسی طرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کرین

علاج شری کا

اگر غلبہ خون کا ہی بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اسکے بعد متحمل ہو سکے تو مسہل صفرے کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ اور ایارج فیقرا ایک حصہ مقدار شربت مجموعہ کے تین درہم سکنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی تمرہندی اور آب انارین خواہ آب انار میخوش کا مع اسکے تخم چھلکے کے اور خیسانده کشمش اور ماء الرائب اور اقراص طباشیر جسمین کافور داخل ہی ہمراہ آب انار کے اور آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہی اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہی — منجملہ مسکنات کے خیسانده سماق مصفی کا بقدر تین اوقیہ کے — غذا انکے لائق طفشیل یعنے مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ

آب انگور اور زیت سے کرے اور بار بار ایسا ہی لیکن اگر خلط مرض کی بو رہتی ہو استفراغ مادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نفض اسکی تربد سے کریں مجروح کی مقدار تین درہم ہو استعمال کریں خواہ جوز السرو تر و تازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایک درہم کے دیں — یا عسفر کو پیکر سرکہ ترش میں آمیختہ کر کے پلائیں خواہ آب سفرہ یعنے گل مختوم اور آب آجرہ جدیدہ یعنے نئی اینٹ کا پانی پلائیں — اگر مرض میں بلغم کی شرکت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم شکر خواہ تین درہم تخم نخنکشت لیں جلب میں استعمال کریں — ہر قسم کی شربتیں از روئے تجربہ کے یہ دوا مفید ہوتی ہے فو دنج دو درہم جماکر ایک درہم گل سرخ نصف درہم کا فور ایک قیراط آب انار ترش میں پلائیں — خواہ نہار منہ ابہل کا استعمال کریں

اکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان غانغرایا اور سفاقلوس کے

ان امراض میں کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے — اب ہم کہتے ہیں کہ عضو جسمانی میں فساد اور تعفن یا کسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اس عضو کی روح حیوانی کو فاسد کردے خواہ روح حیوانی مذکور کو اس عضو خاص تک وصول سے منع کرے — خواہ وہ سبب مفسد روح بھی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور باردہ جو بنظر اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہیں — خولو اورام اور بثور اور قروح ردی جو پھیلتے ہوں اور مادہ اکالی ہو — یا وہ قروح جنکے معالجہ میں طبیب کے خطا کرنے سے کسی قسم کی نجاست پیدا ہو جائے — جیسے قروح غائرہ میں روغن ٹپکانے سے گوشت متعفن ہو جاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہو جاتا ہے — وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے — جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا اگر یہ کیفیت اکثر رہے کی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اس عضو تک نہیں ہو سکتا ہے جو قوت کہ قلب میں نفس سے روح حیوانی پر اس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اسے یہ بندش محتبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اسکا فاسد ہو جائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے — جیسے ورم گرم ردی اور ثابت اور عظیم [illegible] ہو کر منافذ اور مداخل نفس کو جس سے آمد و رفت حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج میں بھی پیدا ہوتا ہے جو انسداد و جامع فساد ہے اسکے زمانہ ابتدا میں جب تک عضو حساس ہے کہ حس میں فساد کا عارض نہیں ہوا ہے اسکو غانغرایا کہتے ہیں خصوصاً اگر ابتدا میں فلغمونی ہو پھر جب اس مرض میں ایسا استحکام ہو جائے کہ حس کی حس باطل ہو اور یہ کیفیت اسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اسکے قریب کی ہڈی ابتدائً خواہ ورم کے بعد فاسد ہو جائے اسوقت اسکا نام سفاقلوس ہے اور کبھی غانغرایا سے سفاقلوس پیدا ہوتا ہے — بلکہ غانغرایا ہو کر ہمیشہ سفاقلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب خرابیاں گوشت میں عارض ہوتی ہیں اور ہڈی وغیرہ میں بھی پیدا ہوتی ہیں — جب اس مرض کا درجہ یہ ہو جائے کہ عضو کے فساد میں ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جائے اور جو چیز گرد و نواح فاسد کے ہو اسمیں ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہو اسوقت میں مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حالت کیفیت عضو ماؤف پر طاری ہوتی ہے اسکا نام تعفن موت رکھتے ہیں — اور اگر یہ مادہ مفسد اور غلیظ نہوتا مقام خاص میں اسقدر گزیں کیوں ہوتا بلکہ کسی طرف مندفع ہو جاتا

معالجات غانغرایا کا علاج ابتدا میں ہو سکتا ہے — اور اس سے امید صحت بھی ہوتی ہے — جب گوشت میں فساد مستحکم ہو گیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اسوقت نکال ڈالیں — جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہو چلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن میں آگیا ہے اسوقت بہت جلد ایسے مطبوخ کا استعمال کریں جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ میں ملا کر استعمال کریں — اگر اس ولے سے کچھ فائدہ

نہ گھرے تیمنے کے بدون کچھ چارہ نہو گا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جونک لگائین
اور جو رگین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہین اور جو جو ڈی ہین انکی فصد کھولین تاکہ خون فاسد کا اخراج
ہوجائے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع ماؤف کے گرد کی بھی حفاظت ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہین جو مذکور ہوچکے ہین اور پچھنے
کے مقام پر ایسی چیزین رکھین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہون جیسے آرد کرسنہ ہمراہ سکنجبین
خواہ آرد باقلا خصوصاً صاحب دستمین نمک کی آمیزش ہو۔ منجملہ طلاؤن کے یہ ہی کہ حلتیت طلا کرین اور لحم تر یعنی گوشت رگہا
گرون کا دوا ئے عجیب ہی۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق کرنب ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ باہمین اسقدر پیسین کہ شہد کے مثل
گاڑھا ہوجائے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قرحہ کے بھی لگائین منجملہ اُن دواؤن کے جو مانع حدوث اکلہ کے ہین یہ دوا ہی کہ
زنگار اور پھٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بھی مانع عفونت خواہ مانع حدوث اکلہ کی ہی اور مقدار
متعفن کو ساقط کردیتی ہی اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہی۔ اگر نوبت ورم اور فساد ون کی گذر کے ترہل شروع ہوگیا ہو
تھوڑی سی ترطیب بھی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہی اسوقت واجب ہی کہ زراوند مدحرج اور زراوند طویل ہموزن پیسکر چھڑکین
تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسیطرح اسی طرح اگر زاج اور قلقطار کو استعمال کرین بہت مفید ہی خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے
اور اسی طرح قنار الحمار اور اسکا عصارہ اگر طلا کرین۔ پھر اگر تھوڑا سا گوشت سڑگیا ہی اُسے قطع کرڈالنا چاہیے۔ یا گرادیا جائے
بہ ربعہ قرص اندروت کے اور اس سے قوی تر یہ دوا ہی کہ فلدفیون کے ذریعے گرادین اور بعد گرادینے کے چربی سے اسکا
تدارک کرین یعنے چربی اسپر رکھین جب دہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہوجائے تب لحم کو جو ناقص
ہی اسے بھی ساقط کردین تاآنکہ صحیح گوشت باقی رہجائے زاج احمر کا چھڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہی اور
جب تعفن ظاہر ہوجائے اسقاط مین قدر متعفن کی تاخیر کرنی جائز ہی ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرد ورم کے
تعفن زائد پیدا ہوجائے اسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین۔ کہ سویق ہمراہ عصارہ بنج کے استعمال
کرین اور میری رائے مین یہ دوا جید نہین ہی بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور ردع مادہ کرے
جب کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہی کہ اُسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضائے حزم اور ہوشیاری یہی ہی۔ خواہ اُن دق
کا وے سے جو محرق ہین اُنکے ذریعے سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ
بوجہ قرب اور مجاورت ان فضول کے جو اعضائے مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکیر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر بیان
اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہونگی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق
ہین **طواعین کا بیان** قدمائے اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے
کہ زبان عربی مین اسکا ترجمہ یہ ہوسکتا ہی طاعون وہ ورم ہی کہ عصب کا غددی مین پیدا ہو خواہ جو عصب سے خالی ہی اسکا ورم جیسے
وہ لحم جو بیضہ مین خواہ پستان اور بیخ زبان مین ہی خواہ جو گوشت نحیس ہی اسکا ورم جیسے وہ لحم غددی جو زیر بغل ہی خواہ ایسے
یعنے بیرجو بیخ ران کے قریب ہی اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون
کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو موضع مذکورہ مین یہی ہو اور سعید اور ورم حار اور قتال بھی ہو کہ اسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل

ہو کر مفرد عضو وارم ہو اور قرب و جوار کے مقامات کے رنگ کو متغیر کرے اور بخیر اس ورم سے خون اور صدید وغیرہ مترشح ہو
اور اسکی کیفیت ردی قلب تک بذریعہ شرائین کے پہونچکر موجب قی اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح
بہ نسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہی ورم ہے جو اب بنام دراخس موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوماطار رکھتے تھے لیکن
یہ ضروری ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضائے ضعیفہ میں ہو جیسے ابط اور اربیہ خواہ بن گوش وغیرہ ہو اور اسکی نسبت ردی
وہی قسم ہے جو ابط یعنے زیر بغل اور اربیہ یعنے کش ران میں ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہیں ان اعضا کے جنکی ریاست کامل ہے
جیسے قلب اور دماغ - اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام و وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہونے کے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور جو مائل
مائل بسیاہی ہو اس کی وجہ سے کوئی ہلاک نہیں ہوتا اور دفعۃً نہیں مرتا ہے - طاعون اکثر انھیں بلاد میں پیدا ہوتا ہے جنمیں وبا
کی کثرت ہو زبان یونانی میں اکثر انا طلیسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہیں جو مشابہ طاعون کے ہیں جیسے طرفسیم
اور قوماطا اور قوماحلا ور یوتوس مگر ہماری زبان میں ان اسمار کی سمیات کی زیادہ تفصیل نہیں ہے علاج بذریعہ فصد کے
استفراغ کرنا کبھی بہ نظر وقت کے اسکا تحمل ممکن ہوتا ہے اور کبھی بنظر رداءت اس خلط کے جو برآمد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ فصد کے
واجب ہوتا ہے - بعد فصد کے واجب ہے کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہوں اور ایسی دوائیں کا استعمال کریں جنمیں عطریت
اور تبرید ہو مثل حماض اترج اور لیمو خواہ رب تفاح اور دیگر فواکہ کے خواہ بہی اور انار ترش اور سوکھائے کی چیزیں جیسے گشنیز
اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کریں اور غذا میں عدس جو سرکہ میں پکایا ہو خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہے اور بکری
کے گوشت سے پکتا ہے بیمار کے مکان کی نزاہت اور آراستگی برف کے ٹکڑوں اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے
پھولوں سے خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کریں اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو ادویہ اصحاب خفقان مذکور ہو چکے ہیں لگانا چاہیے
خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہیں خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وبا کی کرنی ضرور ہے - اور خاص ورم طاعون
خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اسکا علاج ادویہ مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے - ابتدا میں ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا
کرے - خواہ اسفنج کو سرکہ اور پانی میں خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن درخت مصطگی یا روغن آس میں ڈبو کر استعمال کریں
یہ تدبیر ابتدائے مرض کی ہے اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگائیں اور جو رطوبت وغیرہ اس سے بعد شرط کے نکلی ہو جاری رہنے دیں
اور بند نہ کریں اور منجمد ہونے دیں ورنہ سمیت زیادہ ہو جائے گی - پھر اگر ایسے محجمہ کی حاجت ہو جو مادہ لطیف کو چوس لے لگانا چاہیے
اور جو طاعون بطور پھوڑے کے ہو اسکی رفتار انتہی یا قریب انتہا میں تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ مزاج کے تپ
بھی ہو تبرید موضع میں درنگ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف غلظت کے پلٹے کے زیادہ حرارت پیدا کرے - تفتیح بذریعہ نطول
کے کرنی چاہیے اسطرح کہ بابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی میں جوش دیکر نطول کریں اور ایسے مفتحات کا ذکر خراجات
کے علاج میں آتا ہے - کہتے ہیں کہ قوماطا اور بریوس کو ضماد پرجادوشان اور سرمق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جس میں تھوڑی راتینج اور شہد
اور شراب ملی ہو خواہ دبق جیسے سونڈ کی عسلی مفید ہے اور قیروطی بابرگ اور میل شہد کی مکھی کے چھتا اور ترمس سرکہ میں بھگو کر
بیخ کرپلا اور علک البطم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ خمیر کے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے - فصل ان اورام کے
بیان میں جو غدد میں پیدا ہوں جو اورام غددی مثل طاعون کے نہوں کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہیں

اور کبھی بوجہ دفع حصہ اصلی کے ظاہر ہوتے ہین اور کبھی قروح اور اورام دوسرے قسم کے ایسے اطراف مین ایسے اورام کو پیدا کرتے ہین جنسے مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہین اور ان طرق اور راہونمین یہ لحوم غددی واقع ہوتے ہین اور اسی وجہ لحوم غددیہ مین یہ مواد کھنچ جاتے ہین جیسے اربیہ اور ابطہ کا یہی حال ہی کہ انکے ورم کا عروض اس شخص کے بدن مین ہوتا ہی کہ جسکے بدن مین کبھی بالا قروح ہاتھ پانون مین ہین - اور کبھی یہ اورام بروقت امتلاے بدن کے مادہ سے پیدا ہوتے ہین اور کبھی بدن مین زیادہ حمّیات ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہی جیسا معلوم ہو چکا یعنے کہ انکے علاج مین ابتدا دفع مادہ سے نہین کیجاتی ہی اور انمین عجلت دفع مواد کی ہوتی ہی - استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے اس مرض مین بہ ضرورت باقی اور اقسام کے علاجات کے استعمال مین جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے - مثلاً اگر یہ ورم بطور بحران خواہ بوجہ دفع طبعی کے کسی عضو شریف سے بطرف عضو خسیس کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہین بلکہ اعانت طبیعت کی کرے کہ اچھی طرح اسی عضو کیطرف جذب کر لینا چاہیے جس طرح پر جذب ممکن ہو - خواہ بذریعہ دوا یا محجمہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور امتلاے خلط موجب اسکا ہوا سوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہی اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضروری اور روادعات کا استعمال نکرنا چاہیے - بلکہ مرخیات کو استعمال کرین اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہین ورنہ اکثر عضو متورم بوجہ کثرت جذب مادہ کے گندہ ہو جاتا ہی لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرے کے بعد ازان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کرین - رادعات کے استعمال مین یہ ضرر متصور ہی کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضاے رئیسہ ہو جاے اور مرخیات کے استعمال مین بھی خطرہ ہی - کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہی اور استفراغ مادہ اور ازالۂ مادہ کا مرخیات کی مضرت سے امان دیتا ہی - اگر درد مین شدت ہو اسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اس طرح پر کہ صوف کو زیت گرم مین بھگو کر استعمال کرین اور آخر مین شور اسانک بھی شریک کرین تا اینکہ درد مین تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم مین تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہی - اوائل مین اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہی اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جاے - پھر تحلیل ورم کی بہ جلد کرنی چاہیے - کبھی تحلیل فقط آرد گندم کے استعمال سے حاصل ہوتی اُس سے بہتر ہی کہ آرد جو کا استعمال کرین اور کبھی جس دوا مین قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہی اسکے استعمال سے ورم مین زیادتی پیدا کرتی ہی لہذا اس قوی دوا کا استعمال نہ کرنا چاہیے - مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضاے رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جاے اور اگر جذب نکرین اعضاے رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو - اگر ابتداے ورم مین فقط زیت کو گرم کر کے ورم پر ٹپکانین مزیل ورم ہوتا ہی اگر ورم کسی لحم رخو یعنے نرم گوشت مین ہو اور عضو متورم شریف ہو جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرحکا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور ردع کرنا کچھ مضر نہین ہی اور اگر میان ہر ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے **خراجات حارہ کا بیان** خراج دبیلہ کی وہ قسم ہی جو اورام حارہ جمع مادہ پر شامل ہو - شاید لفظ دبیلہ کی ہر ایک ورم پر واقع ہوتی ہی جو وقتاً فوقتاً ابھر تا جاے اور باطن مین اس ورم کے ایک مقام ایسا ہو جہان انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد ازانکہ اس مقام مین انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہان پہونچے وہین ٹھہر جاے - ایسے ورم کو خراج جب کہین گے کہ مادہ اس ورم کا حار ہو اور اس مین اجتماع مدہ کا ہوتا ہو - کبھی ورم گرم کی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہی کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم مین بھی ہوتا ہی -- اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہین ہوتی بلکہ

سے پیدا ہوے ورم سار صحیح کی ہو کر آخر کار جن بوقت فتحی کے جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے — ہم ان دبیلات بارہ کو جو شامل دو دمخاطی و خناطیہ
حصی اور حسوی یعنے شل سنگریزے کے اور رملی یعنے مانند ریگ کے اور اخلاطیہ شعری یعنے بشکل بال کے نکلے ہین آئین سطور مین ذکر کرینگے
بعد ازان کو خراجات حارہ کا بیان کرین — علاوہ یہ ہے کہ بعض اطبا نے ایسے دبیلات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہون انہی نام و بیان مخصوص
کیا ہے — لیکن ابھی ہم انہین اورام اور خراجات کا ذکر کرتے ہین جسمین اجتماع مدہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے بوجہ کسی ایسے مادہ
کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہو اسکا نفوذ جلد مین ممکن نہین ہوتا اور نہ گوشت مین اسکا تشرب اور رچنا ممکن ہوتا ہے — بلکہ اس سے تفرق اتصال
ظاہری پیدا ہوتا ہے بوجہ غلاظت اسی مادہ کے اور اندر راہین شگاف اور سوراخون کے جنمین یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہو کر مجتمع ہوجاتا ہے
— اور اکثر اوقات ان اورام کے سر پر ایک نوک تیز اونچی بلند ہوجاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا منھ کھلاتی ہے خصوصاً
اگر مادہ خراج کا حاد ہو اسوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے — یہ خراجات شروع ہو کر اجتماع مدہ ان مین ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع
کے مدہ مین پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے — بعد ازان خودبخود پھوٹ جاتے ہین اور کبھی تقویت انضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے
استعمال ادویہ منضجہ کا اسی غرض سے کرتے ہین تاکہ طبیعت کو نضج مادہ مین مدد ملے اور شگافتہ ہونا اسکا آسانی ہو سکے اور کبھی
اس تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی ہے — جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہو اور نوک اسکی زیادہ باریک ہو اور اسمین سرخی زیادہ نمایان ہو
اسیقدر اسکے خلط مین حرارت زیادہ ہوگی اور نضج اور تحلیل اسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہوجاے گا خصوصاً وہ
پھوڑا البتہ جو بشکل صنوبری برآمد ہوا ہو اور جو پھوڑا اسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اسمین کم ہو اسکا مادہ غلیظ اور ردی اور
مائل بطرف باطن کے اور درد اسمین بہت کم حرکت مادہ کی ثقیل و گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر
کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ ریح وغیرہ اسمین ہو کر گذرتی ہے سب کو فاسد کرتا ہے — ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر
باہر دونون طرف پھوٹتا ہے — بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا وہی ہے جس سے اس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمین
پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس عضو اندرونی سے کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج بھی کشادہ اور اچھی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا
اندر کی طرف پھوٹے تو خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہے کیونکہ یون
ہی اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونون بطن مقدم سے کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیے
کہ دونون بطن مقدم دماغ کے رطوبات کی راہ بطرف خارج کے منھ اور ناک اور کان سے ہو کر بہت کشادہ ہے — اور اگر دماغ
کا پھوڑا بطرف اس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے منھ کرے اس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ
نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کرے گا — ہر ایک عضو اسکے لائق نہین ہے کہ اسمین پھوڑا نکلے مثلاً مفاصل مین پھوڑا اکثر نکلتا ہے اسلیے
مفاصل مین اخلاط مخاطی بکثرت ہوتے ہین اور جگہ ان اخلاط کی کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور تنگی مین پڑنے کی نوبت
نہین پہونچتی اور نہ کوئی حجاب پس ان مواد کے مفاصل مین ایسے پائے جاتے ہین کہ بوجہ حبس کے مادہ کو متعفن کردے
ایسی وسیع جگہ مین پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور پر خطر کیوجہ سے ہوگا — سب پھوڑون سے بدتر وہ پھوڑا ہے جو لطرلوں عضلات
مین پیدا ہو جسمین اعصاب کثیرہ موجود ہین اقسام خراجات کے پختہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے — بنظر لطافت اور غلاظت خلط کے
اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال مین اور بنظر فصل اور سن اور بجوہر عضو خاص کے جسمین پھوڑا نکلا ہے

پھوڑے کا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اُسکے مادہ کا قیح کی طرف مستحیل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہی کہ حارِ غریزی کی اُسمین قلت ہوتی ہی خواہ جوہر مادہ خراج کا غلیظ ہو اور اُنہین خرابیون کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہی کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہی اور باہر بذریعہ حس کے کچھ دریافت نہین ہوتا اسلیے کہ ریم اندر کی طرف ہوتی ہی اور خارج کی طرف مادہ غلیظ اُسے نمایان ہونے نہین دیتا — مدہ کا حال یہ ہی کہ کبھی اپنے نضیج پر بسرعت ٹھہرتا ہی اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اسیقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر تن مین نضیج بحال قوت پیدا ہو بہت جلد نرمی پیدا ہوتی ہی اور جسقدر اسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اسیقدر نرمی بھی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اُسمین مدہ کے پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہو اور ان تینون کے اسباب تخمہ اور ریاضت ردی اور ردّو امراض مین جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم جو مفسد خون کے ہین عارض ہون — ایک قسم خراج کی جسکا نام شبوش ہی وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہی کہ بعد پھوٹنے کے اُسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہی گوشت اچھا اور جیسے عنب نظر آتا ہی اُسکے بعد اُسی گوشت سے مدہ برآمد ہوتا ہی — ایک قسم پھوڑے کی وہ ہی جسکا نام تین ہی وہ گول پھوڑا احمر رنگ ہوتا ہی اور جسکے یہ پھوڑا نکلتا ہی تپ سے ضرور لاحق ہوتی ہی اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہی کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہی **دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر** جب ورم مین ضربان کثیر اور صلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا **دلائل نضج اور علامات نضج کے** جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا **احکام مدہ کے** مدہ بہتر وہی ہی کہ سپید اور چکنا ہو اور رایحہ کریہ اُسمین پیدا نہو اور سواے حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اُسمین تصرف نکیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریبہ سے چارہ نہین ہی لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور چکنے ہونیکی شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ خلط مذکور کو قوت ہاضمہ سے انفعال یکسان ہی اور یہ بات نہین ہی کہ تھوڑا مادہ مطیع ہی اور کسیقدر عاصی اور غیر مطیع اور بو مین شدت کراہت کی نہونی اسواسطے مشروط ہی تاکہ عفونت سے بعید ہو اور سپیدی رنگ کی اس غرض سے مطلوب ہی کہ رنگ عضو کے اصلی کا سپید ہی مدہ کو اس رنگ کیطرف ہمرنگ ایسے ہی وقت طبیعت کریگی جب اُسپر تصرف تام ہو — مدہ ردی وہ ہی جو بدبو ہو کیونکہ یہ دلالت عفونت پر ہی اور چونکہ عفونت نضج کی ضد ہی — اسی وجہ سے ردی ہوگا اور استیلا اور غلبہ حرارت غریبہ پر دلالت کریگا — جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہی — جو مدہ کسی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کے استحالہ سے خالی نہوگا **باطنی پھوڑے کے دلائل** جب کوئی ورم گرم احشا مین پیدا ہو اور اسکی جہت سے قشعریرہ اور حمیات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور اوائل مین طول ہو بعد مین پھر ہمیشہ اُسکی مدت لمبا اور ترک کی گھٹتی جاے اور ثقل ورم کا بڑھتا جاے اسوقت یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہو گیا اور اب اس ورم کا مادہ جمع ہوتا ہی — یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتے ہین اور جسقدر منتہی قریب ہوتا جاتا ہی شدت گھٹتی جاتی ہی کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہی اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہی اسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہی اور زیادہ وجع اور درد بروقت حصول تفرق اتصال کے پیدا ہوتا ہی اور جسوقت مادہ ورم مدہ بنتا ہی حرارت شدیدہ مین بھی تسکین ہوتی ہی اور التہاب بھی کم ہو جاتا ہی اسی وجہ سے تپ جو بشرکت قلب کے عارض ہوتی ہی اُسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہی — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پورا شاہد ہی ورم کے خراج ہونے پر — پھر اگر علامات خراج اور

وبیلہ کے احشا مین تنا بہ ہون اور نبض مین صلابت پیدا ہو تو حکم قطعی خراج باطنی پر کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیت ملنے باوجود ظہور
علامات ورم کے نبض مین صلابت پیدا ہو لی بھی بوجہ ورم صفاق کے ہے یعنی اس پردہ کے جو احشا پر محیط ہو کر پیدا ہوتی ہے
طبیب کو احساس اس جانب کا جدھر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اسی جانب کے اور بذریعہ وجع اور درد کے ہوسکتا ہے دلائل نضج
خراج باطنی کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض مین ہلکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے
کسیقدر سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور نضج ہو چکا ہے جو دلائل کہ قریب
پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتے ہین بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت
پیدا ہو اور نخس یعنے چبھنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور کپکپیان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے
پھر اگر کسی دن لرزہ و خشہ پیدا ہو کر ثقل اور وجع مین سکون پیدا ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا ٹوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ
بعض مجاری سے ہو اور جدھر سے یہ مدہ نکلے (خواہ بول یا براز یا کسی اور طرف سے) اور اس راہ مین جو جو اعضا کے اندرونی واقع ہین
لذع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بمنزلہ مشاہدہ کے ہو جائیگا اور قوت کا ذبول و ضعف یقینی ضرور ہوتا ہے۔ اگر اندرونی پھوڑا دفعۃ پھوٹ
جائے اور بہت سی ریم وغیرہ تن سے برآمد ہو اکثر کثرت اخراج مدہ سے خفقان اور غشی مہلک عارض ہوتی ہے اور نیز اگر سینہ پر مدہ پھوٹ کر
گرتا ہے اور مقدار اسکی زیادہ ہوتی ہے اختناق بھی پیدا ہوتی ہے ظاہری پھوڑونکا علاج جو غرض اور علاج ابتدا مین اورام کے تحلیل
اُن علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور ایسی تدبیر جو عوام اور جہال جراح کرتے ہین
یہ ترجیب خراج حار اور اورام حارہ مین ہو درجہ خراج تک پہونچی ہون مشترک ہے اور جو تدبیر خراج سے مختص ہے وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین
اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ایک طریقہ بہت استواری کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض حد متعارف سے زیادہ خارج نہو تدبیر یہ ہے
کہ انضاج مادہ کا تھوڑے دنون تک کرین اور اسکے بعد پھوڑے کا فتح کرنے اور توڑنے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگاہ بانی
مین اہتمام بلیغ کرتے رہین کہ اسکی حفاظت رہے اور کرب سے دور کی جو محلل ریح ہے خواہ کیا بڑی ہو پھوڑنے کے پھوٹنے سے
جو کہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جائے۔ اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور ذبول قوت کے مرجاتے ہین بلکہ واجب ہے کہ ہم
ہر وقت نگران رہے کہ تحفظ قوت ہو سکتا ہے اور جو تدابیر حفظ قوت کے مین انکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جیسے تمام مرضا کے
وبیلہ کو بتایا ہے ہان اگر پھوڑا اندرونی اعضا مین ہو کہ اسوقت لطیف تدبیر کی ضرورت ہے ۔ دوسری تدبیر طریقہ سداد اور راستی
سے خارج ہے اور انکا استعمال بنظر ضرورت وقت کے مضطر ہوا ہے وہ تدبیر اسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا
بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اور نضج کے انتظار مین ہلاکت اور زیادتی حرارت پر دفعۃ فوقتا یقین کامل ہو جائے
خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہوگی اور اگر قصد انضاج کا کیا جائے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہوگا اور
بخلاف نضج کی تاثیر ہوگی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہین اور چاک کرنے مین بچاو کا خیال کرتے ہین کہ اعضا
کریمہ جو قریب پھوڑے کے ہین انکو نشتر وغیرہ آلہ حدید مس نکرے کہ ان اعضا تک لوہے کے پہنچنے مین خطر عظیم ہے
اسی وجہ سے اگر یقینا معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نکریگا یا اسکا خوف ہو کہ حار غریزی عضو ماؤف مین اسقدر قوت نرکھے
کہ نضج ہوگا خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ مین تقصیر کرے گی اور یا مادہ کا بطرف نضج کے جو کہ حق نضج ہے کرنگی یا اکثر احتمال

قریب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضائے رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اسکے افساد کا خواہ لپٹ کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو - اور اگر انضاج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرخیہ اور منضجہ کے کرین کچھ دور نہین ہے کہ ادویہ مرخیہ کے استعمال سے یہ خرابی پیدا ہو گی کہ نسو و نسیم کو مجری نفس کی طرف سے مانع ہو اور ادویہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کرین کہ اس سے نضج کامل نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ انمین تعفن مادہ پر اعانت ہوتی ہے - اسی وجہ سے ایسی صورتون مین لگے سینگی لگانے چاہئین اور اگر چاک کرین وہ بھی عمیق ہو اور بعد نشتر اور ربط کے ادویہ ایسے مستعمل ہوتے ہین قوت تحلیل کی اور تجفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب ہے کہ چاک کرنا اور سینگی لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو - ہان اگر ارادہ ہو کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیے - اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہے - اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہے سوائے چند اعضا کے مخصوص کے اور اسی طرح اکثر لیف کا طول بدن مین موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے - مگر چند اعضا کے مخصوص کے جیسے جبہہ - جس عضو کو چاک کرین خواہ اوسمین سینگی لگاوین چاہیے کہ روغن خواہ چونی ایسی ہو کہ اسمین چربی کا لگاؤ قریب اس کے نہ جاے اور اگر اسکے دھونے سے چارہ نہو تو شہد اور پانی یا شراب اور سرکہ سے دھوئین - جب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے کے ندرت پیدا ہو تو حس کا ضماد کرین اور اگر اسنے حاجت ہو تو ادویہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین - یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ چاک کرنا پھوڑے کا مورث ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی مین منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سوائے چاک کرنے کے نہو تو مجبوری ہے اور مناسب اسمین بھی یہ ہے کہ جو مواضع کم ایسے ہین کہ انمین رگین اور پٹھے کم ہین انکا نضج ہو جاے - یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے بشکل صنوبری اور بلند ہون اور سر انکا باریک ہو انکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل نضج کے اور نہ بعد نضج

تدبیر نضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑون مین

ادویہ منضجہ کو ضروری ہے کہ انکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور ان مین تغریہ بھی کسیقدر ہو اور انمین ادویہ مین سے درجہ اول مین یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور ضماد آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون منہ سے چبا کر اگر ضماد کرین بہت عمدہ ہے اور روٹی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور السی کا استعمال کرین ایضاً ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسوخت اور سمین ہو تنہا یا دقیق شعیر اور آرد جو بھی خصوصاً اگر اسمین زوفا اور صعتری بھی شریک ہو خواہ اسمین تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ ہو ملا کے پانی مین جوش کرین اور کبھی اسمین چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین - ان سب سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف مع بالم ہمراہ حلک البطم کے استعمال کرین - اور جو ادویہ زیت اور میعہ مع شونیز کے مرکب ہون اور مر اور لاذن اور رانتج اور مسکہ اور مصطگی اور زوفائے رطب اور رنج قلیہ المحاریج وہم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن بیدانجیر ہون موم خصوصاً اگر اس مرہم کو زیت مین پگھلا مین اسیطرح مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دولے حجر مارقشیشا اور انق سے طلا کرکے اسپر رکھین شاید ابھی کردے

تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد نضج کے

اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو جانے کے بعد امید پھٹ جانے کی نہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اسوقت

واجب ہی کہ پھوڑے کو چاک کریں اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بھی چاک نہ کریں اور مدہ کو بحال خود باقی
رہنے دین خود فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کرکے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑادیگا اور فساد ایسے پھوڑے کو پیرے
اُسوقت مترتب ہوتا ہی کہ جب قریب نضج کامل کے ہو۔ چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان ورم کا
ابھار اور دکھائی دیتا ہی اسی جگہ کو چاک کردینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی اسطرف اسفل کے ہو نہ اسطرف جدھر کو نکلنا
مدہ کا دشوار ہو۔ اگر پھوڑیکا حجم کچھ زیادہ نہ ہو اور اس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کھولدینی چاہیے اسلیے کہ سکین کا قاعدہ یہی کہ
اپنے پیچھے پیٹنے سامنے کیجانب مقابل مین چیرہ نہین ہوتا ہی اور اگر مقدار مین پھوڑا کم اور ضعیف ہو تا رہے پھوڑے کو طولا
شق کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جس مقام مین مدہ ہو مس کرنے سے معلوم ہو جاتا ہی دشواری اگر پھوڑے
کو انگلی سے دبائین اور دوسری انگلی سے اسکو آتا ہوا دیکھین گو دوسرے ہاتھ کی انگلی ہو اور دیکھنے کے لائق یہ بات ہی
کہ انگلی کے جانے سے کیقدر ہٹتا اور پھیلتا ہی یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بھرا ہوا ہی وہ اپنے اصلی رنگ
آتا ہی یا نہین اور بطرف سپیدی کے اسکا رنگ مائل ہوتا ہی یا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین سرخی
باقی رہتی ہی اور مقام کبھی مدہ کا مائل بسبزی اور زردی بھی ہوتا ہی اگر مدہ اچھا نہو اور ردی ہو۔ معتمد اور تجربہ میں شناخت کا
چھونا اور دبانا ہی فقط آنکھ کے ذریعے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہی گو آنکھ کے سمجھنے کو بھی کسیقدر دخل
اور معین ہو سکتا ہی۔ واجب ہی کہ پھوڑے کے چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوتے ہین انھین خطوط
پر چاک کرین اور انھین خطوں پر چاک استرہ کا واقع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کے ریشہ اور
رگوں مین قریب ہو خواہ پورے ہون ان اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکھکر چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر پیشانی
کے پھوڑے کو سیدھی طور سے چاک کرین پیشانی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع ابرو کے چاک کرنا چاہیے
اور بیچ ناک کے بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین۔ جب پھوڑے کو چاک کر چکین اور جو آلائش اسمین ہی اُسے
نکالڈالین بعد ازان واجب ہی کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین سختی اور صلابت پیدا نہو کیونکہ
وجہ سے ایسی کیفیت ہوجانے کی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز متلی
ہو ہو کر پھر دوبارا پھوڑے کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی پھر بہت جلد سے آئے گا اور
درحقیقت بمنزلہ ناسور کے ہوجائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون بازمین چاک کی وصل ہوجائین انکا تنقیہ ضرور ہی اور اگر احتیاج ہو تو بتہا
کے حصے پر کپڑا سخت لگاکر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر کھولائے اور بعد صاف
کرنے کے دونون حصے آپسمین ملاکر ایسی بندش کرین جیسے ہم آیندہ سطور مین لکھتے ہین یعنے وہ بندش جو خار اور قروح کا
کے واسطے تجویز کرینگے اسکو یہان بھی استعمال کرنا بہت خوب ہی۔ اور جو شروط اوپر بیان ہو چکے ہین چاک کرنے کا
انکا لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہو چکا ہی اور بر گوشت سے یعنے گوشت کی زیادتی اسپر سبب مقام سے زیادہ ہی اور لہا
اور شرائین اور اوتار بھی اس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤف کے اسی مقام کو چاک کرنا چاہیے
انطیلس حکیم نے کہا ہی کہ پھوڑا اگر سر مین ہو بالے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیے اسطرح

کہ مریض خواہ طول مین واقع ہو تاکہ مسام شگاف کو بعد وصل اور پیوند کے بال چھپالین اور بعد صحت کے نشان چاک کرنے کا ظاہر
مین باقی نرہے اور اسی حکیم کا یہ بھی قول ہی کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہو اسکو عرض مین چاک کرتے مین اور
اگرچہ آنکھ مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر ناک لانبی ہی اسیقدر چاک کا زخم طولانی لگائین گے
اگر ناک کا پھوڑا قریب کمر کے ہوگا اسکو اس شکل سے چاک کرین گے جیسے چاند کا سرا ترچھا ہوتا ہی اور ترچھا اسکا نیچے کیطرف رہیگا
اور اگر ناک کے اطراف خواہ فک اسفل مین پھوڑا پیدا ہو اسے بھی سیدھا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب خلقی اس مقام کی سیدھی ہی اور شیوخ کے
اجباد کی شکل جھرونکی مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہی پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدھا چاک کرنا چاہیے ذراعین اور مرفقین اور دونون
ہاتھ اور انگلیان اور دونون کش ران جیسے بدن کے پھوڑے طول مین چاک کیے جاتے ہین ۔ اسی حکیم نے کہا ہی اگر قریب ران کے
پھوڑا نکلے تو اسے بشکل مستدیر چاک کرین گے اور ربط مستدیر سے مراد یہ ہی کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی کسیقدر واقع ہو ۔ اسی
حکیم نے کہا ہی کہ اگر اس مقام مین چاک مستدیر نہو کھٹکا اس بات کا رہیگا کہ پھر مواد مجتمع ہوکر ناصور پیدا کرے ۔ اور اسی شکل سے جو پھوڑا
مقعد کے قریب ہی اسے بھی مستدیر چاک کرینگے باین خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہی ردی رطوبت مستحیل مادہ خراج کی ہو جاتی
۔ اور پہلو اور پسلیون کا پھوڑا بشکل مورب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج ربط مستوی سے چاک کرو ۔ یہی حکم ہی کہ لٹکے ہوے
اجبات کی بہتر ہے کہ چاک شکل کیانی تابقدر ور واقع ہو دونون ساق اور دونون عضو کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور شکنجے
ضرر استرہ کا بھونچنے بارے یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ چاک کرنے کی صورتین مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف مقامات اور مواضع کے
اگر آنکھ کے قریب پھوڑا ہو اسکا چاک شبیہ اور ہمشکل آنکھ کی وضع کے ہونا چاہیے اور ناک کے پھوڑیکا چاک طول ناک مین اور ترچھے
اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہی اور شیوخ کے اجباد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی
ہی ۔ اور پس گوش اور ذراع اور ساق اور ران اور عضد ان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسیطرح عضل بطن کا
اور پشت کا پھوڑا بھی اسیطرح اور ادب سے یعنی کش ران کا اور بغل کے پھوڑیکا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین جو زخم ہے
اسیطرح جو پھوڑا مقعد کے قریب ہو اسکو عرض مین چاک کرو تاکہ جو ریم پیدا ہو کر ناصور نہ ڈالے ۔ انثیین اور قضیب مین ربط مستوی کرنا چاہیے
طول مین اور جنب اور اضلاع مین ہلالی تاکہ مقرن ہو یعنے بندش ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیونکی اسیطرح پر ہی اور جو گوشت پسلیون پر واقع
ہی وہ بھی ایسا ہی واقع ہی ۔ اسی حکیم انطیلس نے کہا ہی کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور لیف عضلہ کا بھی
خیال رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرتے مین احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹھہ عضل وغیرہ کٹجاے
اور چاہیے کہ موضع التیام اچھا ہو وحشی نہو کہ باسانی اسپر گوشت بھر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہمہ تن اسیطرف مصروف رہے
کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھہ اور لیف عضلہ کی کٹ نجاے ۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر ربط عظیم نہو
جو مادہ پھوڑیکا ہی اس شگاف سے بہتا ہو پھر اسکو اسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہی اسمین چاک اور شگاف
درمیانی لگانا چاہیے اسکے بعد انگشت شہادت بائین ہاتھ کی زخم کے اندر ڈالکر جہانتک انگلی کا سرا ہو پہنچے چاک کردینا چاہیے پھر دوبارہ
چاک کرنے کے واسطے پھر انگلی کو اندر ڈالکر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جائین تاکہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلائش نکل جاے
اگر پھوڑا ملسیے مقام متقل مین ہو کہ اسکی آلائش کا نکلنا اسی مقام سے ممکن ہو ۔ ہم اسی جگہ سے پھوڑیکو چاک کرینگے بشرطیکہ اسمقام کی شکل

متدبر ہو اور اگر ایسی شکل ہو کر ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلائش پھوڑے کی نکل نہ جاوے تو اس مقام سے پھوڑے کو
نیچے سے دوسری جگہ خواہ تین جگہ سے چاک کریں جیسی تجویز اُسکے آلائش نکلنے کے واسطے مناسب نظر آوے۔ اسی حکیم نے کہا ہی کہ اگر پھوڑا
کسی مفصل میں خواہ کسی عضو شریف میں ہو خواہ کسی ایسے مقام میں جو ہڈی سے قریب ہو خواہ غشا کے نزدیک واقع ہو اُسکے چاک کرنے میں
جلدی کرنی چاہیے۔ قبل ازانکہ نضج اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاوے تاکہ ریم پڑ نہ پیسے اعضا اور اسباب مذکورہ بالا میں کسی طرح کا فساد واقع
نہو۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوے اسوقت کی ہیں جب سواے چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر اسکی
امید ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جائیگا اور جتنا زمانہ اسکے پھوٹ جانے میں درکار ہی اسمیں کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا پھر ہرگز چاک کرنے
پر جسارت کرنی مناسب نہیں ہی۔ اسیطرح اگر ادویہ مفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جسارت
نکریں۔ کبھی بعض ادویہ مفجرہ ایسی ہوتی ہیں کہ اُنکا استعمال قائم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہی اور اکثر وہ دوائیں جلد کو مستعد چاک کرکے
پھر دوبارا جب انکا استعمال ہوتا ہی زیادہ گہرا اثر پیدا کرتا ہی اور اندر کی طرف خوب در آتی ہیں پھوڑوں کی شگافتہ کرنیوالی دوا
جو پھوڑے سلیم اور بے خطر ہوں اور زیادہ حرارت انمیں نہو آب گرم سے انکی تفتیح ہو جاتی ہی اور فقط گرم پانی سے انکا انفجار
بھی ہو جاتا ہی اور جنمیں عفونت ہوتی ہی انکو آب گرم سے ضرر شدید پہنچتا ہی اسلیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ انکی طرف کھنچتا ہی
اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آوے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاوے اس پھوڑے کے
چیدہ ہونے پر اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑا خبیث الفساد نہیں ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ بیخ نرجس کے ضماد کرنے
سے ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہی خصوصًا اگر پانی اور شہد کے ہمراہ روغن سوسن میں پختہ کریں بابونج نیز و تازہ ہمراہ شہد
اور زفت یابس اور ہمراہ چرک اور میل کے جو شہد کی مکھی کے چھتے میں ہوتا ہی۔ یا مرہم ادیلسوس خواہ موم اور روغن تنیح اور مسکہ ہمراہ
ایک رطل اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار تین اوقیہ اور زیت بقدر کفایت ملاکر استعمال کریں اور وہ ولے قوم بہت عمدہ اور
خوب مفید پایا کہ اشق چھ اوقیہ موم چار اوقیہ بطم چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کریں ہمارے
تجربہ میں یہ دوا آچکی ہی۔ سلب حب القطن اور جوز سنج جو مثل سیب ایک پھل ہی اور حمیت یعنی قفر الیہود اور کبریت مطبوخ جو دودھ وغیرہ میں
جوش دیا گیا ہو اور بصل مطبوخ اور خردل پنجال پھوڑے ان سب کا ضماد بنا کر استعمال کریں بہت جلد توڑ دیگا اضماد اخلیون کو لعاب خردل
اور صابون کو تیل میں ملاکر ضماد کریں۔ منجملہ ان ادویہ کے جو قائم مقام نشتر یعنے چاک کرنے کے ہیں ایک یہ دوا ہی کہ زفت رطب
اور عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائیں بعد ازان نصف یوم تک پھوڑے پر اسے لگا رہنے دیں یقین ہی کہ ٹوٹ جاوے۔
اس سے زیادہ قوی یہ ہی کہ بھی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو ان دونوں کو ڈیڑھ گونہ پانی میں بھگوئیں اور نتھاریں اور پھر مکرر چونا اور بھی
اسی پانی میں ڈالتے رہیں اور صاف کرتے جائیں تاکہ اثر شوربت کا اس پانی میں اچھی طرح پیدا ہو جاوے بعد ازان تانبے کے برتن میں آنچ
نرم پر اس پانی کو جلائیں کہ بستہ ہوکر نمک ہو جاوے۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب حلبہ میں گھولیں اور مستعد عسل
بلادر بھی اسمیں شریک کریں اور استعمال کریں۔ خواہ ذراریح کو پیسکر تھوڑا زیت کہنہ اسمیں داخل کرکے کوئلے کی آنچ پر جو نرم ہو رکھیں تاکہ
سب یکذات ہو جاوے بعد ازان مثل مرہم کے جبین اور ضماد طیار کریں خصوصًا اگر اسمیں بارزد کی ہیئت داخل ہو یا کبوتر یا گنجشک
کی بیٹ اور بعض اطبا نے کیکج یعنے لومڑی کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہی جو ولے محلل دن بھر میں کسی عضو پر دوسری

لگائی جاوے جبتک پہلے اس عضو کی تنقیہ اور تحلیل کی تدبیر ہو چکی ہو بذریعہ ایسے کمادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہیں اور انہیں سے علاوہ چارہ موجود ہی۔ الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال کرنے سے اثر ان ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلیل پیدا ہو باقی مانی کیواسطے جب تمیز دوا کا استعمال اور تجدید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کہ بنا اہین اودیہ لینہ کی شرکت ضرور رہے گی کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاوے اور ان صحت ہونے پائے پھر اگر وہ کا زوال ہو جاوے اور تحلیل ہو جاوے اور صلابت کسیقدر پھوڑے مین باقی ہو اسوقت فقط اودیہ لینہ کا استعمال او جب کہ اودیہ لینہ اور محلل مرکب ہین جیسے بورہ ارمنی خردل بجال کبوتر نورہ زرنیخ قردمانا اور آمیزش انکی کندر علک البطم مطگی اور دق لانے سی ہوتی ہی اور جمع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہی۔ جو دوا بذریعہ لہسن کے طیار ہوتی ہی خواہ اقوان سے بنائی جاتی ہو یا عاقرقرحا اور موئی اور بورق سے شہد ملا کر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سے پہلے موضع جراح کو آب گرم سے دھو کر پاک اور صاف کر نا ضروری اور دوائے اما قبسا اسکا نسخہ یہ ہی مارقیشیا پانچ درہم نمک پانچ درہم دقیق باقلا چھ درہم زرنیخ نانی ملا کر جلد مین لگائین اور جہان برص ہو وہان اتنی دیر تک رکھین کہ خود بخود سوکھ کر چھٹ جاوے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو فوراً استعمال کرین کہ بہت جلد سوکھ جاوے۔ ایک دوا نوشادر سے بناتے ہین اسکا نسخہ یہ ہی نوشادر ایک جزر بارزد ربع جزو نمک ایک جزر اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور موم ثلث ان سب اجزا سے بطوخ طیار کرین اور جب دواؤن سے کچھ فائدہ مرتب نہو بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانیکے تدبیر کرینگے اندرونی پھوڑون کی تدبیر باطنی و ثبلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براو براز خارج ہوتا ہو یا براو بول خروج مرار کا ہوتا ہو اسوقت تدبیر استفراغ کی ضرورت ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہی اس بات پر کہ سبب خون مین حرارت پیدا ہوئی ہی جب بول و براز کی اصلاح ہو جاوے و طبیب بحدس صناعی دریافت کرے کہ خون جید ہو چکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہو گئی اور اب فاسد خون اسیقدر باقی ہی جو بطرف خارج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سے آیا ہی۔ پس بعد استفراغ کے نضج مادہ خراج کا اودیہ منضجہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب رقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جاوے۔ اور زیادہ اعتماد نضج دینے پر اس مادہ کے جو اس سے نضج نہ پائے ایسی دوائین کہ ملطف اور مجفف ہون جیسے مر اور مر او رحینی اور تمام افادیہ کہ بعد شراب رقیق مائل باعفن کے استعمال کرنا چاہیے اور اودیہ مرکبہ مین ہی۔ تریاق اور مثرودیطوس اور امروسیا کا استعمال کرین

دمامیل کا بیان

دمامیل جمع دمل کی ہی۔ دمل بھی پھوڑے کی قسم ہی اور اکثر دمل کا پیدا ہونا حرارت ہضم سے ہی خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون۔ بدترین دمل وہی ہین جو اندر کیطرف زیادہ غار ہون

علاج دمامیل

کا جب دمل ظاہر ہو جاوے اسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج ورام حارہ کے ہی اور بعد تین دن کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی تحلیل ہو جاتا ہی مگر اکثر کثرت پیدا ہوتا ہی اور تمیز یہی ہی کہ اسمین نضج پیدا ہوتا ہی۔ مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر انجام کار ان سے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہی اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہی کہ استفراغ بقدر روا جب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلین۔ اور اگر دمل مین ضربان ہو اور جمع بھی کر چکا ہو اور بدون نضج کے چارہ نہو اسپر توجہ کرنی چاہیے سو کوئی کثرت خروج دمامیل مین مبتلا ہو بعد اسہال کے ان سے نجات پاتا ہی۔ اور حمام کے ذریعہ سے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سے بھی سخافت جلد کی پیدا کرین منجملہ منضجات دمامیل کے تخم مرو دانہ جن کوٹ کر باہم انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کرین۔ گیہون چبائے ہوئے انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

سفید مین اسیطخ زبیب کو پورہ اور انجیر مین گوندھ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملا کر استعمال کرین — اور دل کی جو دوائین
مشہور ہین ان مین سے ایک دوا یہ بھی مفید ہی کہ آسانی نضج پیدا کرتی ہی مسکہ ڈیرہ اوقیہ خمیر ترش دو اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزر قطونا ایک
ڈیرہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان ہر ایک پانچ درہم دودھ مین جوش دے کر استعمال کرین کہ دوائے معتدل ہی — اگر دل بہت سخت ہو کہ اسمین
ورم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اسکی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اسمین زیادہ ہو جاے ہیے کہ جس رگ سے اسمین مادہ آتا ہی اسکی فصد
کھولین بعد ازان مقام دل کی حجامت کرین اور یہ تدبیر ابتدائے ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدید نکل جائیگا اور خون غلیظ
باقی رہیگا اور اس مقام مین فوراً صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دل مین نضج پیدا ہو جاے اور از خود منہ نہ کرے چاک کرنا چاہیے
خواہ ادویہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعے سے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہی خراجات کے بیان مین — دل کی توڑنے والی بہت عمدہ دوا
ہی کہ تخم کتان اور نخیال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم قسم وحی ہی گوشت زائد سے ایسے گوشت مین جو بخیت
اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہی اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہی — کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہی اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہی **علاج**
توثہ کا بیان جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہولے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی توثہ
کہ اسکی جڑ باریک ہوتی ہی اسکی جڑ ریشم خواہ گھوڑے کے بال کے تنگ باندھنے سے کٹ جاتی ہی — اور کبھی دیگر بروک اور
علدفیون وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کے استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہی بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین

مقالہ دوسرا اورام باردہ کا بیان اخلاط باردہ خواہ اور چیزین جو بدن مین قائم مقام اخلاط باردہ کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو ریح ان
دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزون کا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا — بہرحال اورام باردہ بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی
خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اسکو ورم رخو یعنے ڈھیلا کہتے ہین — خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی
عضو مین بہت سا پانی جمع ہو جاے جیسے استسقاے مائی مین بھی کیفیت ہوتی ہین خواہ دملات لینہ پیدا ہون جیسے سلع یعنے تھوڑی جو نہایت
نرم ہو خواہ ایسے اورام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خنازیر اور سخت تھوڑی خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے
اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہی اسے ہم آیندہ ذکر کرینگے — یا اورام ریحی ہون انکی دو قسمین ہین نہیج اور نفخہ نہیج اسوقت پیدا
ہوتا ہی جب ریح منتشر ہو اور ریح بمخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدائش اس ریح سے ہوتی ہی جو مقام واحد مین مجتمع اور گاڑھی
ہوئی ہو کبھی یہ اقسام اورام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبھی انکی ترکیب اورام حارہ سے بھی ہوتی ہی ورم رخو بلغمی جسکا
نام اوذیما ہی یہ ورم سپید اور سست ہوتا ہی اور اسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہی اسیقدر
ڈھیلا ہوتا ہی اور اسیقدر انگلی سے زیادہ دبتا ہی اور باوجود دب جانے کے کسیقدر مدافعت اسمین اسوقت ہوتی ہی جو نہیج مین
نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہی اسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہی — اکثر یہ قسم اوذیما کی بخار اور بلغم
سے پیدا ہوتی ہی اسوقت یہ ورم از قبیل ترہیج ہوتا ہی — اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہی کہ اوذیما کی سختی اور کدورت بنسبت ترہل
کم ہوتی ہی اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہی سواے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کی طرف
اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہی اور اسی وجہ سے سواے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر تخلخل اور نرمی اور دے
[illegible]

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین اس ورم کا ردع ایسی دواؤن سے جنمین تجفیف اور تحلیل دونون ہون
واجب ہی اور ضروری ہی کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب بسختی مالش کرین لیکن بعد استعمال مجففات کا ترین اور بائکا
ہو جانا ابتدا مین ہرگز جائز نہین ہی اور عمدہ تدبیر یہ ہی کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ ماء بورق مین ڈبو کر ورم پر پھیرین اسلئے
کہ جو ہر اسفنج مین تجفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑھتا جاے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور
ترشی مین کمتر اختیار کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہو اور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے
استعمال کرینگے اور اسمین وہ روغن جو بقوت شدید محلل ہین ملا دین۔ اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین
ڈبو کر استعمال کرین اور ضروری ہی کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ نجاے تا ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین گرنا
کرنے۔ کبھی بروقت نکلنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے
ہین اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہو اکثر کافی ہوتا ہی۔ آب بک جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہی روغن گل
و سرکہ او نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہی اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہی اور نخود آب کبریت کے
ہمراہ بہت اچھا ہی اور نفع عجیب پیدا کرتا ہی۔ مانند ابتداے ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض مجففات کے حارہ جید ہی اور رباط کو
باندھنا بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہی اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور بطرف فوق کے ملتے
چلے آئین۔ عصارہ آس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہی اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ مین اور ادویہ ملا کر استعمال کرین
اگر یہ ورم کسی عضو عصبی کثیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر مین عارض ہو اسوقت دوا مین ایسی چیزین ملائی جائین کہ جنمین تقطیع کے
ہمراہ تلیین بھی ہو اور اگر بایں ہمہ کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو بوجوہات مذکورہ بالا اسمین درد بھی ہو پہلے تسکین وجع کی نرو بار
رطب اور بنفسج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جائین کرنی لازم ہی اور نطول شراب سیاہ قابض کا کرکے اسکے بعد استعمال
ماء الرماد وغیرہ کا کرین۔ بہت عمدہ ایک طلا وہ ہی کہ مرداسنگ اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ
در آب کرنب مین گوندھین۔ ایضاً برگ جھاؤ اور زیت او نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد طلا کرین۔ ایضاً آس ورم کہنہ مین دستہ
دونون سے ہو بچال کبوتر کو جوش دین اور چونہ مین قوام درست کرین نئے معنے اسقدر چونہ انمین ڈالین جیسے نرم خمیر کو گوندھتے
ہین اور بعد ازان طلا کرین۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو ملا کرین اور اسفنج خواہ صوف سرکہ مین بھگو کر باندھین دوا سے
خمیر بھی نافع ہی۔ زیادہ نافع یہ دوا ہی کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اسکی نچوڑ کر ورم پر رکھین کہ
عجیب النفع ہی۔ زیادہ نافع یہ دوا ہی دونون کو سرکہ مین پیسکر خواہ ماء الرماد مین پیسکر طلا کرین۔ منجملہ قوی طلاؤن کے یہ ہی کہ سرگین
گاؤ اور کندر اور میعہ اور دارشیشعان اور قصب الذریرہ اور سنبل اور اشنین یہ سب نافع ہین اور تمیع ادویہ جو اورام کے واسطے
مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین مذکور ہین انکا استعمال کرین اور کبھی زنان حوامل کے پاؤن پر جو ترہل عارض
ہوتا ہی اسے زیرہ سیاہ کا جسکی جھاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہی اور بہتر وہی زیرہ ہی جو کوٹنے
کے بعد برآمد ہو اور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری مین ملا کر بھی مفید ہی۔ نطولات مین آب کرنب در شبت اور طبیخ پوست اترج کا استعمال
کرین۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہی خواہ اور امراض کے تابع اسکا بطلان اور زوال اسی علاج سے مناسب ہی جو موافق

اس مرض کے ہی **سلع کا بیان** توڑی دنبلہ بلغمی کو کہتے ہین کہ اسمین اخلاط بھرے ہوے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہون
یا خواہ بلغم سے کوئی اور شی پیدا ہو کر توڑی مین بھر جاتی ہی جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا ہو خواہ کوئی شی غلیظ مثل
شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شی پیدا ہوتی ہی خصوصا وہ توڑی جو مفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہی خواہ کوئی چیز سخت ایسی
جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہین ہی مگر ہمنے اسے بلغمی اسیواسطے تجویز کیا ہی کہ اسکی اصل بلغم ہوتی ہی اور بوجہ خارجی
ہونے پوست کے غلیظ ہو گئی ہی اور کبھی پٹھہ کو بستہ کر کے مشابہ سلع کے کر دیتی ہی اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اسمین اور سلع
مین فقط اسیقدر فرق ہوتا ہی کہ ہر طرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہی بلکہ ہمین اور ایسا رہتی سرکتی ہی کہ اکثر بوجہ چوٹ لگنے
کے سلعہ پیدا ہوتی ہی اگر ابتدا مین غمز شد کے ذریعہ سے علاج کیا جاے زائل ہو جاے گی اور متحلل ہو جاتی ہی **سلع کا علاج**
جو سلع غددی ہو اسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خوشگوار صلاح اس توڑی کا جو سلع ہو یا مثل
اسکے اور اقسام کی توڑی جو مذکور ہو چکی ہین انطلس حکیم نے کہا ہی سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اس جلد کو کھینچین جو توڑی
کے اوپر ہی بائین ہاتھ سے اور جس طرح پر اسکا کھینچنا ممکن ہو اسی طرح اسے کھینچتے رہین اسلیے کہ اسمین احتیاج اس امر کی ضرور
ہی کہ توڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہی شق ہونے نہ پاوے کہ اگر پھٹ جائیگا تو نکلنے کی آسانی کو روکیگا جب جلد اوپر والی توڑی
کھینچتے کھینچتے جدا ہو جاے اسوقت توڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہ بھی ہوتا ہی کہ حجاب سلعہ کا اسکے
ہمراہ کھچ جاتا ہی لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ حجاب مذکور بخوبی ظاہر ہو جاے بعد ازان جلد کو دونون طرف سے کھینچین
اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کرین یعنے گوشت سے اسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہی اور اکثر بوجہ زیادہ حصول
کیسہ کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہی اسوقت اسکو قادین سے یعنے رائی وغیرہ سے اوچیلنا چاہیے تاکہ توڑی کی تھیلی مع جو
صحیح اور پوری نکل آوے پس نہایت استوار اور درست ہی جب اخراج اسکا ہو چکے اور جلد وہان کی زیادہ ہو موضع اخراج سے تو جو
چھوٹے ہونے مقدار سلعہ کے بس خون کو پونچھ کر زخم کو ماء العسل سے دھو ڈالین اور ٹانکے لگا کر ملا دین اور اگر جلد اسمقام کی
ہو یعنے بوجہ توڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑھ گئی ہی یعنی زیادہ ہو گئی ہو اسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر توڑی بچسپ خواہ
رگ سے تجاوز کر گئی ہی مگر چھل جانا اسکا آسان ہی اسکے چھیل ڈالنے مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج ہو چھیلنیکا ذریعہ قادین کے مواد بوجہ
شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سواے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جاے گی پس جسقدر نکل سکے اسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہ
جاے اسپر دواے حاد رکھکر اتنا انتظار کرین اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گر جاے اور جسقدر رگ کا بھی اس سے باقی رہ
گیا ہو کہ پھر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی توڑی نکال لینے سے گڑھا سا تمام سلع مین پڑ گیا ہی ابتدا مین اسمین روئی بھر دی جاے
اور ذریعہ دوا کے انشاء اللہ اسکا گڑھا بھر جائیگا اور اگر چاک کیا ہی اسوقت واجب ہی کہ سارا کیسہ جسمین توڑی ہی نکال لینا چاہیے
کو بتدریج ہو چنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر تھوڑی سی مقدار بھی باقی رہجاے گی پھر عود کریگی اور اگر اوجھڑا اسکا ممکن ہو اور توڑی
تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہی اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہجاے دواے حاد اسمین لگا کر باقیماندہ کو گرا دینا چاہیے
جو سلع موٹی اور مشکل عمل کی ہی اسکا حق علاج یہ ہی کہ کوشش کرین کہ اسکا کیسہ پھٹنے نہ پاے اور جو حیلہ ممکن ہو ایسا ہی کرنا
چاہیے کہ سلع مع کیسہ کے نکل آوے اسلیے کہ ایسی توڑی کا کیسہ اگر پھٹ جائیگا پھر اسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پھر ستا

ہو بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جاے اُسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہی کہ اُسمین جو باقیماندہ ہی اُس پر ستا نکے لگادین تاکہ بچہ اور مجتمع ہوجاے - اور مضبوط اور مستحکم ہوجاے اور اسی رباطات کے ذریعے باندہ دین اگر اسمین سے رطوبت زیادہ بہکر اور روان ہو - مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے - اور سوتے وقت اسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اسپر غشی طاری ہوجاتی ہی - واجب ہی کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اسکا علاج مناسب حال کیا جاے - اکثر لوگ نازک مزاج ہوتے ہین انمین تحمل سلخ اور ادویہ مشقّہ کا نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اُنکے مناسب ہوتا ہی اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کے بھی اُنکی یہی کیفیت ہوتی ہی کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی انمین مناسب نہین ہوتی اور سواے چاک کرنیکے اور کوئی تدبیر اُسکے حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہی کہ ایسے بیمارون کے پھوڑے چاک کرڈالین اور جو کچھ اُسمین سے نکل سکے اُسے خارج کرڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہوجاے اُسے نکال کر نیمگرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ متعفن ہوکر خود بخود گر پڑیگا - سلع عسلی اور شہدی کا علاج عمدہ یہ ہی کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اسکی شروع کرین بعد ازان زرنیخ سے برآوردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہی کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اُسکے اُسپر مرہم وغیرہ رکھین - کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی اچھی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہی اُسیقدر چھیل ڈالتے ہین - جیسے چونا اور صابون اور خاکستر نیزہ کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہی پھوڑے کی توڑنے والی دوا قوی ہین ایضاً چار حصہ چونہ اور دُرد شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایک درہم چند بار بار الرماد مین جوش دین اور سیپ کے ذرہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر ٹپکایا کرین تاکہ تر رہے خشک ہونے پاے - یہ دوا ثالیل یعنی مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہی - خرق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنے تانبے کا چھلکا جو خرادنے سے پیدا ہوتا ہی چار حصہ روغن گل مین ملا کر لطوخ طیار کرین یا تخم اذگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغن گل مین ملا کر طیار کرین سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہی اور سب پھوڑون اور اورام حارہ کو مفید ہی اور اسمین کوئی غلطی نہین ہی - لاذن قنبیل بہروزہ اشق مقل شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین - کھلائی ہوئی ادویہ ایک دوا ایسی ہی کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہی بورہ ارمنی اور اسکا نصف حصہ خربق لیکر روغن گل اور موم کے ذریعے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک حصہ قلقطار ایک جزو زرنیخ ایک جزو سب کو یکجا کرکے استعمال کرین - جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی تعقد اور پیچیدگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اُنکا اخراج ممکن ہو اور شل توڑنے کے نکل سکین اور اُنکے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اُنکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر غدد ہاتھ پانون مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کے قریب غدد سے ہون اُسکے نکالنے کے درپے نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام سے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہوجاتا ہی بلکہ اس غدہ کو پارہ پارہ کرنے کے کوئی ونتی شی اسپر باندہ دینی چاہیے کہ اُسکو ہضم کردے اور نابود ہوجاے ایسے غدہ کی علامت یہ ہی کہ اگر اُسے دبائین عضو مین جدا پیدا ہوتا ہی **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہی مدور جیسے رتھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہی اور اکثر یہ ورم غددی کف دست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہی اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہی کہ اگر دبائین جدا ہوجاتا ہی اور پھر مل جاتا ہی اور کبھی بعد متفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہی **علاج غدد کا** اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اسے توڑیں اور ریزہ ریزہ کر ڈالیں بعد ازاں اسقدر حرکت دیں کہ بخوبی سارا مادہ اسکا پھول جاوے اسکے بعد اسرب وزنی اور لنگر دار جیسے ہاون کا دستہ اونچا کریں یعنی اس شئے کو اسپر باندھ دیں تاکہ منہشم ہو جاوے خصوصاً اگر اسرب کے نیچے کوئی ٹھلا دے یا ضم لگا کر آمد جیسے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں اور بعد منہشم اور منتشر ہو جانے کے بھی کئی دنوں تک بندش اسپر چلی جاوے کہ اسکی وجہ سے دوبارا عود نہیں کرتا ہے بثور غددیہ کا بیان کبھی چھوٹے چھوٹے بثور غددی پیدا ہوتے ہیں علاج انکا سرا توڑ کر جو رطوبت ہے اسکو نکالڈالیں اور خوب سانچوڑیں اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اسپر کریں فوخیلا کا بیان فوخیلا بھی ایک ورم غددی ہے اور شاید جو ایسا ورم ہے گوشت ہو اسی کو فوخیلا کہتے ہیں ہمنے بیان عام ہو بست ایسے اورام کے کردیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہیں ہے علاج فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غددی کے ہے اور مثل علاج ان اورام کے جو بیچ گوشت پیدا ہوتے ہیں۔ اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان ہے یعنی سنکھ کی راکھ پرانی چربی جو نمک آلودہ نہو ملا کر استعمال کریں یہ دوا بے نظیر ہے۔ ایضاً نولے کی راکھ روغن سوسن میں ملا کر پرانی کریں یعنی رکھا ہوا رہنے دیں اور جب کہنہ ہو جاوے استعمال کریں خنازیر کا بیان خنازیر بھی سلع کے مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر گوشت اور جلد سے الگ اور جدا مثل توڑی کے نہیں ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم میں عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے۔ اور کمتر خنزیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدہ خنزیر سے بہت سے خنازیر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس بارہ میں خنازیر اور ثآلیل یکساں ہے ۔ اور کبھی گردن میں بہت سی بڑی مثل گردن بند خواہ گٹھلی کے ہو جاتی ہیں جیسے انگور کسی ڈورے میں گوندھے ہوئے ہوں خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد متقبر سی ہوتے ہیں اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہیں ہوتا ہے اسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج میں چاک کرنے کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہو چکا ہے ۔ اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہیں انہیں استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام حدوث خنازیر کا رقبہ اور زیر بغل ہے۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل میں خواہ شر اور فساد میں مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ بیماران خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے۔ خنازیر کی وہ قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکوں کو عارض ہوتی ہے۔ اور زیادہ شدید اور پر خطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانوں کو عارض ہوتی ہے علاج قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ میں استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ میں عمدہ طریقہ قے کا ہے۔ اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً جو حب بنام داصل معروف ہے۔ ایضاً تربد زنجبیل شکر ہموزن لیکر شربت دو درہم کے استعمال کریں یہ سفوف با وصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے فصد بھی خنازیر میں نافع ہوتی ہے لیکن قیفال کی فصد کھولنی چاہیے اور تدبیر تلطیف یہ ہے کہ غذا ہائے غلیظ سے اور انکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کریں اسی طرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تا امکان احتراز کریں اور جو چیزیں کہ انکے استعمال سے مادہ سر میں پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دیں اور جتنی حرکات ایسی ہیں کہ انکے سبب سے سر کیطرف میلان ہوتا ہے جیسے سجدہ میں دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع میں دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ نیچا تکیہ اور بچھونا جس سے سر بطرف

نہیں کے مائل ہو مسہر سرکہنا ان سب امور سے احتراز کریں خواہ ان افعال سے مواد بطرف سر کے منجذب ہوتے ہیں جیسے کلام
کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا انہیں بھی ترک کریں حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ حجامت
میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے ردی اور قوی ہو اسکا اخراج کرے بلکہ
مادہ کو جذب کر کے غلیظ کر دیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہو جاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور
جو خنازیر ذبول اور تحلیل خود بخود پیدا کر چکے ہوں اسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے
مشابہ سقیروس کے ہے — اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر جراح انکا علاج لوہے کے ذریعے سے خواہ دوائے حاد سے
نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں بایں نظر کہ ایسی تدابیر موجب
اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہیں — پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ پر اکتفا
کریں — منجملہ مرہم رسل جسکا موجد تملیخن حکیم ہے اور اسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے — خنازیر قادحہ متقرحہ میں بہت موثر اور نہایت
درجہ منفعت بخش ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے — جن مراہم سے تسخین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے جیسے
مرہم یاخیلون اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے
بیخ سوسن خصوصاً بنظر اس خاصیت کے جو بیخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور
زبیب کوہی اور جو انجیر قبل از پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہو جاوے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائیں
اس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں — ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ ہے اسکی صفت یہ ہے — آرد باقلا آرد جو بط کی چربی یکدیگر حنظل
شب یمانی اصل السوس زفت رطب بشنت جزو مجموع اجزا کو زیت کہنہ میں بطریقہ معلوم سحق کریں اور چربی اور زفت کو زیت میں گداختہ
کر لیں — ایک اور مرہم ہے — جو خنازیر سخت کو ایک ہفتہ خواہ ہفتے سے کم تین دن میں تحلیل کر دیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس
ہے کہ اسنے قاطاجانس میں تجویز کیا ہے رائی اور تخم انگن کبریت اور سمندر پھین زراوند مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ
مرہم درست کریں — منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہیں یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ عسل میں آمیختہ کر کے استعمال کریں خواہ
بیخ کرنب سحوق اور بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ شہد اور سرکہ کے خواہ سکنجبین کے خواہ سرگین گاؤ بکی یہ سب اجزا کر کے خواہ
سرکہ میں جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کر کے استعمال کریں — یہ دوا بھی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون
ایک جزو شہد میں یکجا کر کے استعمال کریں ایضاً بیخ کریلا ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خون دونوں کے خاکستر لیکر استعمال
کریں ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی لڑکے کے پیشاب میں پیکر مطبوخ طیار کریں — ایضاً یہ دوا ہے
مرکی دس جزو اشق سات جزو دقیق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بھی کہتے ہیں اور شہد مکھی کے چھتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو
کوٹ کر استعمال کریں — ایضاً کسی ہاون وغیرہ میں دبق ممضوغ یا مصنوع اور ریتانج ہر واحد ایک رطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کر کے
استعمال کریں یہ مطبوخ بہت نافع اور جید ہے — منجملہ ادویہ جیدہ کے شمع صنوبر شحم خنزیر جس میں نمک کی آمیزش نہ ہو فراسیون زنجار
سب اجزا ہموزن لیکر مطبوخ کریں ایضاً راتینج ایک جزو قشور نحاس دو جزو شب یمانی اور زرنیخ ہر واحد چار جزو ان ادویہ
مطبوخ طیار کریں — منجملہ ادویہ جیدہ کے دو نسخے قطران اور دوائے قثار الحمار اور دوائے کندش اور وہ دوا ہے جسکا نام مندروس ہے

جو دواجات مینے ساخت سے بنائی جاتی ہی انمین سے سادہ یہ دوا ہی کہ مرا ہو اسانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اسمین رکھکر
سر بند وصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہو جاوے سرکا اور نصف وزن اسکے شہد ملا کر استعمال کرین منجملہ ادویہ جیدہ کے
وہ دوا ہی جو قرد ماناسے اور حرف اور بنجال کبوتر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہی ۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتے ہین اسیطرح
آہک کرستہ ہمراہ ان ادویہ کے اور تمنا دقیق کرستہ ہمراہ سرکا اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضا زبیب جبلی اور نطرون اور
راتنج اور دقیق کرستہ شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین ۔ بیخ سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے
بنجال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملا کر استعمال کرنا چاہیے کہ اس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہی
پیشاب اونٹ کا اور اسکو بستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہو چکا ہی خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سوس کی جڑ
وغیرہ ملا کر استعمال کرین ۔ مناشیر یعنے بیدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنزیر کی جیسی دغیرہ کے مثل ہی ۔ حکیم کندی کا قول ہی کہ گوسپند
کے سینگ کے نرم نرم ٹکڑے جو انکے سر پر ہوتے ہین وہ بھی اسطرح پر مفید ہین کہ انکو سوختہ کر کے ہفتہ تک ہر روز دو درم
پلائین خالباً خنازیر بیخ و بن سے جاتا رہیگا ۔ واجب ہی کہ ہر مہینے مین ایک مرتبہ پلائین تا انکہ زائل ہو جاوے ۔ یہ بھی
جاننا ضرور ہی کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ انمین سرطانیت بھی ہوتی ہی ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب
ہی کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل مین ملا کر چند روز استعمال کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاوے اور جو خنازیر زیادہ گرم
مزاج ہین انکے علاج مین بالفعل استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین ۔ بلکہ فقط آرد کشک ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی
تر یہ ہی کہ مرکی ہمراہ وچند وزن اسکے حضض جو آب کشنیز مین ترکی ہو اسکا استعمال کرین ۔ اور آب کشنیز سبز و غالب رہے
خواہ کوئی اور سبزہ بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنے ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اسکی کمی بیشی مناسب ہو
سکا لحاظ رکھین جنتہ شفالو سوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہی ۔ اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ
جہت کے ہو جاوے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین انمین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعصاب
کے ہین انکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر انکے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب
ہو پہنچا ہو بچا کر چاک کرین ۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب راجع یعنے جو مجھ کو
بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہو چکا ہی اسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہو گئی ۔ کبھی باوجودیکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عصب تک
جراحت نہین پہونچی لیکن کسیقدر نمایان اور ظاہر ہو جاتا ہی بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اسکا مزاج نادرست ہو کر فعل خاص
عصب کو باطل کر دیتا ہی تا انکہ پھر جب اسکی تسخین کیا کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہی جب اسکا فعل پورا
اور درست ہوتا ہی ۔ کبھی جب جراح کی خطا سے نشتر ودج پر پہونچ جاتا ہی اور زیادہ برائی جب ہوتی ہی کہ ودج غائر تک نشتر کا صدمہ
پہونچے اسیواسطے ضرور ہی کہ جب ارادہ کسٹر او چھیلنے کا جانب سے کرین چاہیے کہ جو مقدار متصل خنزیر کے ہی اسکو
چھیلے اور باقی کو بذریعہ دواے حادہ کے ساقط کر دے اور جانب ماؤف کے چھیلنے پر متوجہ ہو مترجم کے مجربات مین
ایک نبات ہندی ہی جسے مچھیچھے کہتے ہین اور وہ بتی اکثر ٹیلے اور اونچی زمین پر ہوتی ہی اور جسکو چونا پالی کہتے ہین اسکے سوا ہی
اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہی حتی کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناسور کی نوبت پہونچے اور ناکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تجربہ کیا ہی اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہی **اورام صلبہ کا بیان** ورم صلب وہ ہی جسکا سقیروس نام ہی سقیروس خالص وہ ہی جسکے ہمراہ حس ہو اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی بھی حس باقی رہ جاے اسکو سقیروس خالص نہ کہنا چاہیے ورسقیروس غیر خالص اس ورم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس تھوڑا ہو ورنہ ہوگا۔ یہ ورم سقیروس کبھی سوداے غلیظ الدم پیدا ہوتا ہی یا سوداے اصلی سے پیدا ہوتا ہی اور اسکا رنگ آباری سینے خجل سرب سوختہ کے ہوتا ہی اور کبھی سقیروس کا حدوث سوداے مخلوط ببلغم سے ہوتا ہی اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہی اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہی یعنے جس بلغم مین کسیطرح کی صلابت عارض ہوئی ہو۔ سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کے ہوتا ہی اور اسمین تمدد شدید اور صلابت زیادہ ہوتی ہی۔ اور کبھی اسمین جھیتے سے بڑھتے ہین اور کھر کھرا ہوجاتا ہی اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین ہی۔ کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہی منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کی طرف ہوتا ہی اسکا نام فولوس رکھا جاتا ہی۔ اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہی نہ اسمین بلندی ہوتی ہی اور نہ کسی طرح منتقل ہوتا ہی۔ جو سقیروس ہی بابندی ہوتا ہی یا مستحیل سقیروس مبتدی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہی اور بڑھتا جاتا ہی اور سقیروس مستحیل فلغمونی و حمرہ سے پیدا ہوتا ہی خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہی۔ اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہی بعد ورم حار کے ہوتی ہی اور اگر سقیروس کا علاج مبردات یا لزوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہوجاتا ہی۔ سقیروس اور سرطان کا قرب اور بعد موجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفاے ضربان کے اور ظہور رگون کا گرد ورم کے یا رگونکا ظاہر نہونا اس سے دریافت ہوتا ہی **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اسمین حس ہو اسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہی کرلین اور اکثر تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین۔ اگر خون مین کثرت سودا کی ہو اسکے علاج مین اعتماد ایسی دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلیین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دوا تحلیل اور تجفیف پیدا کرے اس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تجفیف پیدا ہوتی ہی اور لطیف کی تحلیل ہوجاتی ہی۔ اور واجب ہی کہ اسکے علاج مین دو دورے کیے جائین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دواے جسمین زیادہ تجفیف کی قوت نہو اس واسطے کہ دواے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہی اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہی اس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہی اور دواے محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تجفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو۔ اور دوسرا دورہ معالجہ تلیین کا کرنا چاہیے اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا رہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اسکی غذاے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اس طرح پر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرین اور اسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذاے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہی اسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب دورہ تلیین کا آئے غذاے عضو متورم کو پر کرین اور اسکی تدبیر یہ ہی کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کرین اور زفت کا طلا کرین اور یہ محللات اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تخلخل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اسمین دونون قوتین مجتمع ہون۔ حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمارون کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہی اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہوکر

سختی زیادہ پیدا کرتا ہے اور ایسی قوت تمام منافذ مین نہین ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے – جن محللات مین کسیقدر تحلیل ہے وہ یہی ہین جیسے شحوم مرغابی اور بطخ کی چربی اور بچھڑے اور زرگاؤ اور رابابیل خصوصاً بچہ بابیل کی چربی اور بکرے کی چربی اور گدھے کی چربی بھی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانورون کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور ریچھ اور چیتا وغیرہ کی از قسم لومڑی اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائرون کی جیسے باز اور باشہ جسترد – واجب ہے کہ ان چربیون مین مثل شحم کے یعنے اشق اور مقل اور شورہ اور میعہ اور مصطگی کی بوقت آمادگی تحلیل کے ملائین اور تنہا یہ دوائین بوقت آمادگی تلیین کے مستعمل ہون – سب چربیون سے بہتر شحوم مذکورہ بالا مین شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور لعاب حلبہ اور کتان ہے کہ ان مین تحلیل اور تلیین دونون کی قوت ہے – واجب ہے کہ ان چربیون مین اور بھی دیگر ملینات مین نمک کی شرکت ہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ بڑھتی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کے اور دھوپ کے ہو کہ جس طرح دھوپ مین موم پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اسی طرح ان دواؤن مین بھی یہی قوت ہو کہ تلیین اور تذویب دونون پیدا کرین اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچین – منجملہ ان ادویہ محللہ کے جنمین تلیین بھی ہے مقل صقلبی اور زیت کہنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور میعہ سائلہ اور زوفا رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ خشکی مین زیادہ نہو اور رطوبت مین اشبہ مصطگی بھی قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن خیری روغن سوسن اور سانجیرابلی اور روغن بیدانجیر مین تحلیل اور تلیین ساتھ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے – منجملہ ملینات کے بلبھٹ روغن بزر اور بلبھٹ روغن کنجد غیر مقشر کے دونون کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے اہل الیہ اسپیز ڈالکر استعمال کرین دوائی جید جس سے تحلیل وغیرہ حاصل ہوتی ہے کہ قفر الیہود اور خطمی کی جڑ دونون کو پیسکر مشروخ طیار کرین اور دونون کے ہمراہ میعہ بھی شریک ہو بہت عمدہ ہے ایضاً جسوقت ورم مین نرمی ظاہر ہو جائے چاہیے کہ پہلے سرکہ مین اشق کو محلول کرلین بعد ازان نمک اور مطبوخ کی طور سے استعمال کرین اور پھر دوبارہ تلیین کی تدبیر کرین – خواہ شورہ اور جاؤشیر کو پگھلائین یا شورہ اور اشق اور مقل کو یکجا کرکے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملاکر اور تھوڑا سا لعاب حلبہ اور لعاب کتان داخل کرکے جب مثل مرہم کے ہو جائے اسوقت استعمال کرین چرک حمام بھی اس بارہ مین زیادہ نافع ہے اگر اورام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر چرک حمام دستیاب نہو اسکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین – ضمادہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو ضماد نرگس تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارسبس اور قوبادن بھی مفید ہے – اگر ورم مین زیادہ غلاظت ہو اسوقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو متورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ چھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیہ مادہ کا اس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ مین اثر کرنے والا ہے اسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کردیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال سرکہ کا اور شرکت اسکی ادویہ مذکورہ مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہے اور جس وقت تلیین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دوبارہ تلیین مین تحلیل کے قرات ہو چکے ہون اسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیے – اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نرہے گا ضرور سختی کو مشیر ہوگا اور تحجر پیدا کریگا – زیادہ تر جرأت طبیب کو استعمال مین سرکہ کے اسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال وغیرہ مین ورم سقیروس ہو – کبھی

کبھی محلل متورم پر سرکہ طلا کرتے ہیں اور تجزیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہیں بعد اسکے جاوشیر کو طلا کرتے ہیں بعد ازان اشق کو طلا کرتے
ہین - لیکن ابتدا ان بہت کم اور ناکالیب کرتے ہین اسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اسکے رفتہ رفتہ تلیین تک پہونچتے
ہین - واجب ہی کہ ورم پر ایسا روغن لگائین جسمین قوت قبض مطلق نہو ایسا روغن بہ نسبت پانی کے بہت مناسب ہی خصوصا روغن
شبت تر و تازہ سوئے سے طیار کیا جائے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوئی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقیرو ز
پیدا ہوا ہو اسکا علاج مقطعات سے کرنا چاہیے - ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہی کہ حجار رتنقین سے تجزیر کرین خصوصا حجارہ رحی سے یعنے
سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہی کہ سرکہ سے تجزیر کرین اس سے بہتر یہ ہی کہ مارقشیشا ہیں کر سرکہ مین ملا کر تجزیر کرین اور واجب ہی کہ
تجزیر اور تدخین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جائے اور تبزیر مارقشیشا بیکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین وہ
بھی نفع کرتی ہی - اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور ہی ایسا نہو کہ ترقیق مادہ لطیف کی اور تصلیب مادہ
کثیف کے پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جائے - اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہی لہذا مناسب
ہی کہ اسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین تلیین کی قوت ہو جب
منتہی کو پہونچے تجزیر عضو کی ایسی دوا سے کرین جو اوپر مذکور ہوئی اور طلا او وہ مناسب کرین اور یہ ترکیب عضو کی کے ورم
مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہی صلابت مفاصل کا بیان کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہی کہ انکی تحریک
کو منع کرتی ہی اور آسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہو سکتی ہی اور حس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی
ہوتی ہی اور کبھی لحمی ہوتی ہی اور علاج سب کا وہی ہی جو معلوم ہو چکا مسامیر کا بیان مسمار ایک گرہ گول اور سپید ایسی پیدا
ہوتی ہی جیسے کیل کے سر پر گرہ ہوتی ہی اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہی خواہ خراجات
کے علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہی بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہی اور اکثر اسکے حدوث کا مقام
پانون اور پانون کی انگلیان اور اسافل بدن ہی کہ چلنے پھرنے سے مانع ہوتے ہین - واجب ہی کہ اسے چاک کرکے
نکال لین خواہ ہاتھ سے ترجیح کرتے رہین اور اسرب کو جو ونی ہو لگائین ایسے مقام کے مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا
جب علاج نہین کرتے ہین بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہی سرطان کا بیان سرطان ورم سوداوی ہی اسکا تولد اس
سوداے احتراقی سے ہوتا ہی جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی
ملا ہوا ہو اور ملکر احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداے عکری سے یعنے جو سودا اکدم ہی - سقیروس مین اور سرطان مین فرق
کہ سرطان مین درد اور حدت اور ضربان ہوتا ہی اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہی بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اسمین زیادہ ہوتا ہی اسلیے
کہ اس مادہ مین جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہی جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہی - ایک فرق سرطان اور
سقیروس مین یہ بھی ہی کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہی جیسے کینکڑے کے پانون ہوں اور
یہ رگین ویسی سرخ نہین ہوتی ہین جس طرح فلغمونی مین پھیلتی ہین بلکہ سرطان کے پانون خواہ رگین مائل بہ سوداد
اور کدورت اور سبزی ہوتی ہین - کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہی کہ اکثر سرطان کا حدوث
ابتدائی ہوتا ہی اور ورم صلب سے یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال اسکے ورم حار سے ہوتا ہی اور سرطان

کے حارے سے ہوتا ہی۔ اور سرطان مین حس باطل نہین ہوتی اور سقیروس خالص مین حس باطل ہوتی ہی اکثر عروض سرطان کا اعضا
تخلخلہ مین ہوتا ہی اور اسی سبب سے عورات مین یہ مرض بکثرت ہوتا ہی اور اعضاے عصبیہ مین بھی اکثر پیدا ہوتا ہی۔ اول ظہور اسکا
خفی اور پوشیدہ ہوتا ہی اور جب ظہور سرطان کا ہوتا ہی پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہی اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہو لیتا ہی
اسکے بعد اسکے علامات نمودار ہوتے ہین ابتدا مین ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہی گول گول اور تیرہ گون اسمین
کسیقدر حرارت بھی ہوتی ہی۔ بعض اقسام مین سرطان کے درد شدید ہوتی ہی اور بعض اقسام مین درد کم اور ساکن بعض اقسام اسکے تا بہ
تقرح پہونچ جاتے ہین یہ وہی قسم ہی جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہی اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہی اور متقرح
نہین ہوتی ہی اور کبھی استعمال قسم متقرح کا بطرف غیر متقرح کے ہوتا ہی اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان مین تقرح پیدا کرتا ہی اور اسکے
بانچین ہوتی اور سخت بوجہ استعمال حدیدہ کے پیدا ہو جاتی ہین۔ اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہی اول یہ کہ عضو مین ہر
ورم کا تشبث اور دنگ کرنا مثل تشبث اور چپٹنے سرطان کے اس آلہ سے ہوتا ہی جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کرتے ہین جیسے
شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہی کہ اسکی صورت استدارت وغیرہ مین اور رنگ مین اور بانون وغیرہ مین جو گرد اس ورم کے
ہوتے ہین مثل سرطان کے ہوتی ہی **علاج** جو علاج کارگر اور جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا مین ہو سکتی ہی اور جس سے ورم
سرطانی زیادے کی روک اور ٹھہرا دینا اسکا جسقدر ابتدا مین نمودار ہو کہ اس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متقرح نہ ہونے یا
اور اکثر ایسے ادویہ اگر ابتدا مین استعمال کیجائین شاید صحت بھی ہو جاتی ہی۔ مگر جب مستحکم ہو جاے پھر امید صحت کی نہین ہوتی اور اکثر وہ
سرطان کا باطن مین پوشیدہ ہوتا ہی الغرض اسکے علاج مین درست تدبیر یہی ہی کہ قول بقراط پر عمل کرین اسنے کہا ہی کہ ہرگز اسکی تحریک
نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ تحریک اسکی کرینگے منجر بہلاکت ہوگا اور اگر بحال خود اسے چھوڑ دینگے اور کچھ علاج نہ کرین اکثر زمانہ دراز تک
سلامت جان مریض کی رہتی ہی خصوصا اگر غذاے صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور دودہ دیا ہو
یعنے جس مادہ مین نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے ماء الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیمبرشت
وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی مین حرارت بھی ہو محض بقدر جسطرح جمایا جاتا ہی یعنے اسکا مسکہ وغیرہ نکالا ہو۔ اور اسی طرح جو غذا بقول
مرطب اسنے بیان ہوتی ہی حتی کہ ترکاری کمدو کی بھی یہی فائدہ دیتی ہی۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہین کہ قطع کیے
جائین۔ اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ مٹ جاے اور کچھ اسکا اثر باقی نہ رہے اسکی تدبیر یہی ہی کہ جو سرطان
شدید الانفصال ہو اسکو ایسی طرح قطع کرین کہ جو چیزین گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق مین وہ بھی کٹ جائین اور جن چیزون نے
سرطان وغیرہ کو غدد اور مادہ وغیرہ کی ملتی ہی انکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان ہو جائے کہ مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ
سے ہو جاے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اس سے جاری ہو کر رہا سہا باقی مادہ تمام اس خون کے بہ جاے اور اس کاٹنے سے پہلے
تنقیہ مادہ کا بذریعہ اسہال اور فصد کے ہو چکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذاے جید کمیت اور کیفیت مین دینی چاہیے
اور تقویت عضو کی کرنی چاہیے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ کرتا ہی اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی حاجت ہوتی ہی
اور بیشتر داغ کرنے مین خطرہ عظیم ہوتا ہی جسوقت سرطان قریب اعضاے رئیسہ کے ہو۔ بعض اوائل نے حکایت کی ہی کہ ایک
طبیب نے ایک پستان جو متورم ہو رم سرطانی تھی جسکے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان مین پھر ورم سرطانی پیدا ہوئی

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان میں سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان میں پہلے سے مادہ منطلق
جمع ہوتا جاتا تھا اور جب استیناق اس مرض کا ہوا اس پستان میں اسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان میں کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن
ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پیدا ہو چنانچہ اظہر احتمال پستان کے ورم
سرطانی کا یہی ہے **تدبیر اسہال کی** ورم سرطان میں یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنوں تک تھوڑے دنوں کا فاصلہ دیکر اسہال
افتیمون ہمراہ ماء الجبن کے اور ماء الاصول کے یا ایسا خواہ طبیخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہیں انکے واسطے ایارج
خربق کا استعمال کریں **بیان ادویہ موضعیہ کا** خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤں سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتے
ہیں ابطال سرطان کا اصل سے اور بیخ اسکی نکالنی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے۔ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے نہ پاوے
تیسری یہ کہ منقرح ہونے نہ پاوے چوتھے اگر منقرح ہو گیا ہے اسکا علاج کرنا۔ جس دواسے ابطال سرطان کا کیا جاوے چاہیے
کہ اسمیں قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان میں حاصل ہو گیا ہے اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت اس مادہ
جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان میں حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا میں قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید
پیدا کرے اسلیے کہ قوی دوائیں جتنی ہیں سرطان میں شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہیں۔ اس وجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لذاعہ سے
اجتناب کریں اور نظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیاے مغسول کہ اسمیں روغنہاے معتدلہ بھی ملائے
جائیں جیسے روغن گل یا روغن خیری۔ جس دواسے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اسمیں قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذاے مریض خواہ عضو
خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اسی عضو کی بذریعہ ادویہ رائحہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ
کے جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المسن یعنے جس پتھر پر تلوار وغیرہ پر باڑ دھر رکھتے ہیں جسے سان کہتے ہیں اسکا استعمال
کریں خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ اور سرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلا روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کریں جیسے
صیقل گر کھرن وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہیں اور اسکا استعمال کریں۔ ایضاً انگور کو پیسکر ضماد کرنا بھی نہایت
درجہ نافع ہے جس دواسے منع تقرح مطلوب ہو اسکے واسطے وہی لطوخات مذکور کافی ہیں جو واسطے منع زیادتی مادہ کے
مذکور ہوئے اور جن لطوخ میں لذع نہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور بھی نافع ہونگے۔ خصوصاً اگر ایسے لطوخ میں کھرل
وغیرہ کا پہن اور کف بھی اوسمیں داخل کیا جاوے اور اگر ان سب دواؤں میں گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت انفاق اور آب
حی العالم اور سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کا جو لعاب اسبغول میں قلعی بھی داخل کریں یہ ترکیب بہت ہی جید ہے۔ منجملہ ان
دواؤں کے جو زیادہ نافع ہیں اور اسکا نفع عجیب ہے یہ ہے کہ سرطان نہری تازہ کا ضماد لگائیں خصوصاً اگر اسمیں قلقطار بھی شریک
کریں زیادہ مفید ہوگا۔ جو سرطان منقرح ہو گیا ہو اسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اسپر پارچہ کتان آب عنب الثعلب میں
ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اسپر ٹپکاتے رہیں خواہ آب قمح یعنے گندم اور لبان اور سپیدہ
قلعی ایک ایک درہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو دو درہم سب کو یکجا کرکے اگر سرطان میں رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کریں
اور خشکی سرطان میں ہو تو بطور مرہم کے استعمال کریں روغن گل کی شرکت سے انکا مرہم طیار کریں۔ کبھی خاکستر سرطان اور زنگار
کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اجود یہ ہے کہ ہموزن یا زیادہ سرطان کے قلیمیا بھی داخل کریں کبھی دوا

توتیا اور توتیائے مغسول آب خرفہ اور لعاب اسبغول ملا کر نافع ہوتی ہے مستعمل ہے جس کو بذریعہ بعض مجربین کے مرہم اکبر جسکا نسخہ آگے ذکر کیا ہوں ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ بیرمشتاد سالہ کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان مبالغہ سے خالی نہیں ہے فقط اسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ میں اسکا استعمال افعال اور آثار لائقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات کردہ سے یہ دریافت ہوا کہ اب اس ورم کی صحت میں کسی طرح کا تردد نہیں ہوتا والحمد للہ علی منہ وکرمہ

اورام ریحی اور نفاخات عضل کا بیان

بعض اورام ریحی بخار نرم سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اورام مشابہ تہیج اور قائم مقام تہیج کے ہوتے ہیں اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہیں اسکا نام نفخہ ہے اور اسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر انپر کی ضربت ان پر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ ہاتھ کا نہ پہونچے اور عضو متورم میں کسیقدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے معدہ اور امعا اور درمیانی جگہ ان جھلیون کی جو گرد ہڈیون کے ہین خواہ گرد ہڈی اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسیطرح جو پردہ اور جھلی گرد اوتار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا بلکہ اعضائے متصلہ کو بھاڑ کر اپنا جگہ پیدا کرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہو کر ان اعضائے متصلہ کو باہم علٰحدہ کر دیتا ہے ریح کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کے محتبس بھی ہو جاتی ہے اور غلاظت ریح مین بوجہ کثافت اس عضو کے ہوتی ہے جسے ریح محیط ہوتی ہے اور اس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین — کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب اسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی ریح نکل جاتی ہے اور سوا اسکے کچھ اثر باقی نہین رہتا ہے علاج جو ورم ریحی مشابہ تہیج کے ہو اسکا علاج مثل علاج تہیج کے ہے اور نفخہ کا علاج باحتیاج تخلخل جلد کا ہوتا ہے اور تحلیل اس شی کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ نہایت لطیف ہو تاکہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنے اجزا کے بخوبی غواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بانشرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت بعض نفخہ کی ہے — اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغن ہائے گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اسمین سداب اور کمون اور بزور لطیفہ مثل تخم کرفس اور انیسون اور نانخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیئین خصوصاً اگر یہ ورم ریحی اعضائے وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضائے عضلیہ مین — لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی ظرف مین رکھکر آگ آب نارسیدہ اسپر اسقدر ڈالین کہ اسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین — کبھی خمیرا اور بورہ سے مرہم طیار کر کے استعمال کرتے ہین ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ ہے جسکا تجربہ ہے لیے ورم کی نسبت ہوا ہے — زوفائے خشک پیسکر ایک قیروطی جو موم اور روغن سے بنائی ہو اسپر زوفائے سائیدہ کو چھڑکین اور اسکا مرہم طیار کرین خواہ لطوخ بنائین — جو ورم ریحی بوجہ نفوذ عضل مین کسی کو تنگی اور بستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اس ورم مین ادویہ حارہ اور حریفہ کے استعمال سے اجتناب کرین تاکہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہو اور نہ استمرار سے ایسے ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو بلکہ اگر ایسے ورم کا علاج بذریعہ محللات کے کرین اس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے موم زیت ملاکر صوف زوفا مین ڈبو کر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو روغن گل مین صوف زوفا ڈبو کر خواہ زوفائے تر کو روغن گل مین محلول کر کے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ گرم مثل سجحرارت مستعمل کرنی چاہیے اور انپر ہونیہ بانکے کہ وہ اسرد ہو جائے

اسلیے کہ برودت ایسے ورم کو منتہی اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ روغن مستعمل ہون جنمین تسکین
وجع کی قوت ہی اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جس مین کسیقدر روغن شبت
بھی شریک ہو جب کسیقدر رخنت پیدا ہو وے امین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اسکے بعد مارالزاد ملنے کے
بعد مراہم محلیہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے عرق مدنی کا بیان ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اسکے ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے
کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اُس
سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بسیاہی مثل کرم فوقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شی مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد
کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے شاید کہ نارو درحقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے اسیلئے
بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ ہے جو فاسد
ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور سینے دونون ہاتھ اور پہلو مین
بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدن مین اکثر جبین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نہ نکلے اور ٹوٹ کر
رہجاے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ اسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹے نہ جاے جالینوس
کہتا ہے کہ مجھے اب تک اسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور نہ کوئی ایسی واضح چیز دریافت ہوئی
کہ اسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہین دیکھا مین کہتا ہون کہ سبب
نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ بلغم محترق غیر جید مع شدت حس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہرون
کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اُسے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کے کھانے سے
نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتے ہین اور جسقدر یہ مادہ مولدہ نارو حاد اور تیز
ہوتا ہے اسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس اور پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے
ہین اور بالاخر مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین ان مین تولید نارو کا بہت کم ہوتا ہے
اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین
ان کے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور اکثر نارو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفا کے باشندون کے ابدان مین زیادہ نکلتا تھا
اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد
مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے مترجم کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی بروہ گجرات اور کوہ
آبو جودھپور ملک مارواڑ اور جو جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین وہانکے لوگونمین سنی جاتی ہے متن علاج اول تو
نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اُن بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین
کہ مخالفت سبب اور مادہ کی کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بذریعہ فصد باسلیق یا صافن کے جہان کی فصد مناسب ہو کرکے
و تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت ہلیلہ زرد اور سیاہ سے اور مطبوخ افتیمون خواہ استعمال حب نقایا نے سے بالخصوص در استعمال
اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاوے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ ادویہ

جو مقامات گذشتہ میں مفصل مذکور ہو چکے ہیں انکا استعمال کریں جب اثر نارو کا پہلے پہل ظاہر ہو تو تدبیر صائب یہ ہے کہ اس عضو کی تبرید ضمادات سرد و مرطب سے جیسے عصارات باردہ معروف مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایسا خاص موضع ماؤف پر جونک لگا کر بھی کسیقدر اخراج مادہ کر لیں منجملہ طلاہاے جیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مرو اور بزرقطونا شیر تازہ میں پیسکر لیپ کریں اگر مادہ پلٹ نہ جائے اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اکثر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیرنے والی مادہ کو دوسری طرف اور جہت کے اور موجب تخفیف ایذا و تحلیل کے یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پی دیوے تین روز برابر ایک درہم مشروبا صبر کو استعمال کرے خواہ ایک روز نصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے منھ پر مکوہ کے لعاب اور ازوجبت کو لگائے اور اسطرح ابتداء ظہور میں نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہو اور نارو نکل آئے اسوقت تدبیر صائب یہ ہے کہ اسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کے در پے ہو اور کسی چیز سے برفق اسے تھوڑا باندھے اور یہانتک صبر کرے کہ تمام و کمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نجائے سب سے اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جائے کہ اسی کی وجہ پر انحصار کریں اور وہی وزن اسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے میں کافی ہوگا اور بآسانی جذب کریگا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر میں نہ ہے اور بآسانی نکل آنے میں نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخین اور اسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ نطول آب گرم کے اور لعابات سردہ کے جو بارد ہوں اور ادہان کے اور حرارت لطیف بھی انہیں ہو خواہ اور تدبیرات ہوں انہیں قبیل سے ہوں کر لے کہ ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہوجائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہیں ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ روغن خیرو خواہ روغن نیق بلکہ روغن بان کی تلطیخ کریں اگرچہ کسی مرہم خواہ زفت کا استعمال کرنا پڑے یعنے اگرچہ بقدر زیادہ دشواری نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو اگر حدث طبیب مقتضی اسکا نہو کہ چاک کرنے سے تمام و کمال نارو کا اخراج ہوجائیگا اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نارو کو نکال لیں اور اگر اخراج نارو کا بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اسکا آسان نظر آئے اسوقت نارو کی تعفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کے باب میں مندرج ہو چکے کہ سڑنے کے بعد تمام و کمال نکل آئیگا ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مال کار اکثر اسطرف آکلہ کے ہوتا ہے اگر اوپر میں اسکی کوئی شاخ ہو نمک کی مالش بجانب خلقت کے کریں اور ہمیشہ بلطف اور نرمی اسیطرح ملا کریں تمام و کمال نکل آئیگا خصوصا اگر بجانب پشت کے تھوڑی دور اوسکو چاک کریں اور ایک سلائی کو اسی مقام پر داخل کریں اور اٹھائیں یعنے اونچا کریں اور ہمیشہ ملتے رہیں اور نمک لگا کر تھوڑا تھوڑا نکالیں کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہیں پورا نارو نکل آئیگا اگر ٹوٹ کر نارو اندر کیطرف رہجائے اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہوگا چاک کرکے اسکا پتا جب لگ جائے اور پھر از سر نو اسکا منھ نظر آئے پھر وہی تدبیر کریں گے اور اسطرح نکالینگے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جائے فقط تیسرا مقالہ جذام کے بیان میں **ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا** جذام ایک مرض ردی ہے اسکا حدوث بوجہ انتشار مرہ سوداء کے تمام بدن میں ہوتا ہے یعنے مرہ سوداء تمام بدن میں پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کردیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور پیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو بسبب خاص ہے وہ بھی باطل کردیتا ہے تا آنکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہیں اور قرحہ پڑ جاتا ہے

جذام کی مثل ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن میں پیدا ہوا ہے یعنی کبھی متقرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہیں بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی
کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سوداوی کبھی ایک ہی عضو خاص کی طرف دفع ہوتی ہے اُس وقت سلات
خواہ سقیروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف
جلد کے دفع ہوئے برص پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنی داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن میں منتشر ہوتی ہے
اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط میں پیدا ہو گئی سوداوی عارض ہوگی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جاوے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے
۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوء مزاج کبد کا یعنی جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون میں حرارت
پیدا ہو کر سودا بن جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوء مزاج خواہ دونوں مگر سبب جذام کے ہونے میں اس طرح پر
کہ خون بسبب ان دونوں سوء مزاج کے کثافت اور برودت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤں کا جو مولد سودا
ہیں اور جن اغذیہ سے بلغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام اسوقت ہوتی ہیں جب پے در پے بعد استعمال اُن اغذیہ کے پیدا
ہوں اور حرارت اُن میں عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسی طرح باوجود شکم سیر ہونے
کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ امتلا اور خورش بیجا بھی سبب مادی
جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہیں کہ مسامات کا انسداد ہو جاوے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت
غریزی اندرون جسم کے محتقن ہوتی ہے اسی وجہ سے خون میں برودت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصًا اگر طحال یعنی مرض طحال کا
بوجہ سدہ کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال میں ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نکر سکے اور نہ خون کا تنقیہ خلط سوداوی سے
اچھی طرح سے ہو سکے خواہ قوت دافعہ احشا میں ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ جو کچھ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اُسکا
دفع عروق مقعدہ اور رحم کی طرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کے بند ہوں۔ کبھی ان سب علتوں کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے
اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اُن سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متعدیہ کے
ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اس رحم کے جہاں اس نطفہ نے
قرار پایا ہے بھی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اس رحم کا یہ ہے کہ مثلًا انعقاد نطفہ کا ایام حیض میں ہو جسوقت حرارت
ہوا غذا کی برودت کے ہمراہ جمع ہو جاوے مثلًا غذا از قسم مچھلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور لحوم غلیظہ یا گوشت گدھے کا
ہو خواہ مسور سے غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہوگا جس طرح کہ اسکندریہ میں چونکہ استعمال ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام
بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سے ہو سے زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون میں
اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلظت پیدا ہوتی ہے اول تو وجہ یہ خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط میں
بوجہ برودت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اس خون کی
تجفیف بآسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کے خون کی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اُنکی کھولی جاوے خون کی
عوض ایک شے مثل زیت اور بادو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو داء الاسد بھی کہتے ہیں وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان
کرتے ہیں کہ اکثر یہ مرض شیر کو عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول ہے کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور شکل مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے

سخنہ چہرے کا مشابہ سخنہ اسد کے ہوتا ہے اس سے داء الاسد کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ سبب بیان کرتے ہیں کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اُسیر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اس وجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مرض ضعیف اور خفیف ہو علاج دفع رہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہیں ہے۔ جب یہ مرض شروع ہو اور زمانہ ابتدا میں ہو اسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہیں رہتا ہے۔ جو قسم جذام کی سوداے صفراوی سے پیدا ہو اس میں ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اسکے نہایت سخت اور سوزش میں حدت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سوداے ثفل خون ہے وہ نہایت اسلم اور اسکے اعراض میں سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہیں ہوتا ہے۔ جو قسم جذام کی سوداے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سوداے صفراوی کے اعراض میں ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر میں کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنی برودت اور یبوست خلاف کیفیت ما بہ الحیوۃ یعنی روح کے ہے کہ وہ حار رطب ہے تا اینکہ جب اس مادہ کا اثر اعضاے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضاے نرم سے ہوتی ہے کہ اس مقام کے بال پراگندہ ہو کر باہر نکلا اور ان مقامات کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے اور بسا بیشتر نوبت تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن میں پھیلتا اور اثر کرتا ہے یہانتک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا میں ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی میں ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہیں اور مادہ کے اثر قبول کرنے پر زیادہ مستعد ہیں بلکہ مجذوم اکثر مر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک سوچھے بھی نہیں پاتا یعنی باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہانتک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہیں اور اسی طرح اعضاے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہیں مگر اطراف سب خواہ اکثر ماؤف ہوتے ہیں اور موت ایسے مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہیں اور جس عضو میں سرطان پیدا ہو اسکی صحت اور اسکا عود حالت اصلی پر مترقب نہیں ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کر دیتا ہے اس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام میں ایکسا ہی چیز تمام بدن میں ہوتی ہے یعنی مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کریں اشتغال دفع مرض میں ہوگا اور جو اعضاے ساذجہ ہیں یعنی سوداوی خلط سے سالم ہیں اُن میں بار نہ ڈالیں گے اور سرطان میں یہ بات نہیں ہوتی ہے علامات جذام جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مائل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے۔ اور آنکھ میں تیرگی نائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے۔ سانس میں تنگی آواز میں بھی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ ریہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکیں زیادہ آتی ہیں۔ آواز میں غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک میں بولنا کہتے ہیں۔ اور بیشتر ناک میں سدہ پڑ جاتا ہے اور خشم یعنی نقصان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے۔ اور رخساروں میں کمی اور نحیفی یعنی باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف میں پسینا زیادہ نکلتا ہے۔ پورے بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو سنن یعنی مبو ہوتی ہے۔ اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہیں سب نمودار ہوتے ہیں مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنی کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہوں اور سوتے وقت اُسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اسکے بالوں میں انتشار شروع ہوتا ہے اور سپید ہو جاتے ہیں خصوصاً جو بال

چہرے پر ہوتے ہیں خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہیں کہ وہ سپید ضرور ہو جاتے ہیں اور کبھی بالوں کی جڑون میں شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہیں صورت بڑی اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ بھری بھری اور تشنج کے بدنما اور بھیانک ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل بدنی کے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گمڑی گمڑی (جو صورت مین شبیہ اس حیوان کے ہون جسے یونانی زبان مین طاطوس کہتے ہین) پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہین ضیق نفس کی اسقدر ہوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور پھر جو ایک دمہ کی قسم خاص ہے نمودار ہوتی ہے آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین۔ اگر جذام ساکن ہو یعنی مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسی طرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین ان مین بھی تاکل پیدا ہوتا ہے اور صدید منتن یعنی رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جاوے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت ترویح کی بوجہ برودت مرض کے کمتر ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر تواتر ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو تواتر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات مین ثابت ہو چکا ہے **علاج** واجب ہے کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ مواد کی کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پائے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کرکے اخراج اس خون کا کرین اگرچہ دونون ہاتھ کی فصد کیون نہو اور اگر یہ بات یعنی کثرت خون فاسد کی دریافت نہو پھر فصد ہرگز کرنی نچاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگونکی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے کہ چھوٹے رگون کی فصد کھولی جاوے جیسے عرق جبہہ اور وداجین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بار دظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسی طرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک یہ بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی وداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ بحۃ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا ہو جاوے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جاوے پھر اسے ایک ہفتہ تک راحت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغادیا اور ایارج شحم حنظل کو اختیار کرین اور ان مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودس بسفائج ہلیلہ سیاہ بلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور سقمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سودا کے موجود ہو کہ اجزاے مذکورہ بالا پر صبر اور قثاء الحمار کو اضافہ کرین اور بادر یطوس ان بیمارون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر سقمونیا سے اسکی تقویت کرین مجذوم کا عمدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسی قدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین گرمی کی فصل مین واجب ہے کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور مطبوخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ ڈالین تاکہ مادہ کو ثوران اور جوش مین لاوے اور بعد اسکے تعدیل مین خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا اختیار کرین

جو ثوران خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذومین کیواسطے ہلیلہ زرد ہلیلہ سیاہ ہر ایک دس درہم خواہ پانچ درہم ہیرا ہینگ نصف درہم حب
نسترا در دو نصف درہم تین ابریق پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجائے نچوڑ کے صاف کرین اور ایکدرہم نسخہ نفش
داخل کر کے استعمال کرین - بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن زردکی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین بیٹھے تاکہ روغن بچھل جائے خاد
شتر قدم تھلے اور دوبنے بائین التے پلٹے اور پیٹ اور پشت کے بھی لیٹے اور روئی شہد کے ساتھ کھائے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی ساتھ
روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبخ جدید درکار ہے جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ انکو کافی نہین ہے بلکہ کثر
ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض
کا حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے - کبھی ایسی ایک دوا پر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو بنری کا
آجایا کرین وہ دوا اس قسم کی ہے کہ چالیس دن تک مقدار شربت مین کم کر کے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہو چکین ہین
مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے - جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ وہ سب تیز قوی
بمقدار کثیر اسکا استعمال سال بھر مین ایکمرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو ایک مرتبہ
استعمال کرتے ہین - مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ ان غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین ضرور
ہے اسی طرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین انکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دافع فلفل میران پنج جوف
بہنج کمدا ایکدرہم عصارہ چکنگشت تین قواطل پانیمین جوش دین تا کہ سب پانی جل جائے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور
جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہو چکے جس سے خشکی پیدا ہوتی ہے کوئی سعوط
مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے - یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف
اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی انکو بچانا چاہیے - اور ایک جولاسے دوسری ہوا کو طرف جو مخالف اثر
ہوائے اول کے ہو انکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد ادہان کا استعمال شروع کرنا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ دوشاب انگور لیکن بہتر
اسوقت درکار ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہو چکا ہو اور دمیس کے پیدا ہو جانے کا قوت ہو اور ہر صبح کو بعد قضائے حاجت اور دفع فضول اسکو
ریاضت اسکے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور مشق آوازی کرنا ا و ضرور ضرور ہے اور آواز لٹکا کر اسی پر ٹھہرے
رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین - اور بعد کشتی ریشنے کے مالش اور دلک انکے بدن کیا جائے جب پسینا نکلا
پونچھ ڈالین اسکے بعد گرمیون مین ادہان معتدلہ سے تدہین کرین اور جاڑون مین ادہان مرطبہ سے اور اکثر اوقات مقویات دماغ
کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوایل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور نازو ہمراہ سرکہ کے اور بیشتر تمریخ روغن
کے ہمراہ عورت کے دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسی واسطے جب مرض زیادہ بڑھ جائے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے - اگر
سل کا ہیجان ہو تو قے کرانی چاہیے - بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کرین اسکے بعد تمریخ کیجائے جب استحمام کرین اسکے بعد تمریخ روغن
آس اور روغن مصطگی اور روغن قنطریون گرم یعنی شکوفہ انگور سے اور روغن دار شیشعان اور روغن سوسن سے اطراف پر کرنی چاہیے
اسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک انھین راحت دے اور پھر بذریعہ پروں وغیرہ کے ہوا کرائے بعد ازان کسی قدر آستین
پلائے اور اکثر اسکے بدن کی تمریخ مین حاجت لطاق کے جنہین نطرون اور کبریت پڑتی ہے اور حب الفار اور

اور سرلش جو بجائے بذریعہ اُسکے زندہ خواہ آدمی وغیرہ کے لگاتے ہیں بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا مویزج اور خردل
اور صبر اور فوتنج کے ہوتی ہے اور انہیں ادویہ سے ضماد کرنے کی اجازت اُن لوگون کو انکے بدن کے اوصال پر دینی چاہیے۔ بلکہ
بیشتر احتیاج فرفیون تک کی ہوتی ہے اور یہ تدبیر اُسوقت کرنی چاہیے جب کہ تنقیہ اسکے استحمام کرایا جائے تاکہ انکے فضول کی تحلیل
ہو اور پسینا انکے بدن سے برامد ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا قاعدہ جید ہے۔ مجذوم کے علاج مین کبھی انکے بدن کی تمریخ
رباوہ بسلیتا اور ناردین یعنے قفطار غان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ انکے بدن کی تیز دھوپ مین ضرور ہوتی ہے
بہت عمدہ انکے حمام مین نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جس مین حلبہ اور صابون سپید کو جوشش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہے کہ جماع سے
پرہیز کرے جو دوائیں انکے پینے کے لائق ہین سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو بشرکت سانپ کی پوست کے طیار
ہو دیے اور قفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگر ادویہ چنانچہ اسکا بیان آگے ہم کرینگے اور کبھی انھین ادویہ سے سعوط
بھی کراتے ہین اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہین بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب مین جو غلیظ ہو خواہ
انھیں اقراص کو طلاءً استعمال کرتے ہیں اور اقراص عنصل بھی مفید ہین۔ یہ بھی **جاننا ضرور ہے** کہ سانپ کا گوشت خواہ جس
چیز مین قوت اور اثر ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے۔ مگر مناسب نہین ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ
ریگستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ مین زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی ہے اور
نہ ایسا سانپ زہر دار ہو کہ جس سے ضرر پیاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کرڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور
ہین جو پڑتنے ٹیکرے پر ہوتے ہین نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصًا سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر
اور دُم اسکی ساتھ ہی کاٹ کر ملاحظہ کرین اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیر تک تڑپتا رہے وہی مطلوب ہے ورنہ اسے ترک
کرین اور جس مین یہ صفت نہ پائی جائے اُسکو اختیار نہ کرین کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دُم کاٹنے کے
بعد دیر تک تڑپے اور خون اُسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اسکا تڑپنا برطرف ہو آلایش سے پاک کرکے
اسی طرح یخنہ کرین جیسا ہم آگے بیان کرینگے اور یخنہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے۔ جب شراب مین
سانپ مرجاوے خواہ بچھو ندیدا ہو اسکے استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق خواہ بنظر قصد ہلاک کے مجذوم کو
پلایا تاکہ وہ مرجاوے اور اسکے گزند سے راحت ملے مگر بتقدیر خدائے عزوجل مجذوم کو شفائے عاجل حاصل ہوئی خواہ یہ شراب
بحکم حاکم واسطے پیدا کرنے مرگ مفاجات کے پلائی تھی یا اس سانپ کو فقط براہ اطاعت کسی خواب اور رویا کے کھلایا تھا۔
لحم افاعی کا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساخت کی یہ تدبیر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر صاف کرکے اندرونی
آلایش سے کرات اور شبت اور حمص اور تھوڑے نمک کی شرکت کرکے پکائین بہت سے پانی مین تاکہ جہرا ہو جاوے اسکے بعد ہڈیان
اور پسلیان چن کر الگ کرین اور گوشت بہنے دین پہلے گوشت کھلائین اسکے اوپر شوربا پلادین اس طرح سے کہ میدہ کے
روٹی کا ٹکڑا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائین خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھا کر پی جاوے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے
ہین تاکہ خوش ذائقہ ہو جاوے۔ اس کا نفع کبھی ابتدا مین کچھ بھی ظاہر نہین ہوتا اور تھوڑے دنون بعد دفعۃً اسکا فائدہ بتجربہ
ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز تک زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور فائدہ کی

اس مرض مین بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامت پہونچی اس وقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کے کرین یہ ہی کہ مجذوم کا بدن
پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہی کہ بعد انتفاخ کے عقل اسکی زائل ہوجاتی ہی اسکے بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہی پھر اچھا ہوجاتا ہی
اگر مجذوم کو سدر یعنے زوال عقل نہو اور نہ بدن اُسکا پھول جائے مگر یہی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجائے
اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک یہ بھی دوا بیان کی ہی کہ اسود سالخ یعنے کالا جو کینچلی ڈال چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین
یہان تک کہ اُس مین کیڑے پڑجائین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام بافراط عارض ہوا ہی اُن
دان برروز بوزن ایک درہم کے کھلائین اسکے اوپر شراب عسل پلائین — جس چیز مین قوت سانپ کی ہی اسکی مالش بھی
مجذوم کے بدن پر مفید ہی جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین اسی طرح کی یہ بھی دوا ہی — کالا سانپ جو کینچلی
ڈال چکا ہی اُسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ شیطرج تر و تازہ بیخ لوف یعنے اروی کلدو د
اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہوجائے بعد ازان اسکی ہڈی اور پسلی نکالکر بدن کے بال ترشواکر
مالش کرین اور آٹھ دن تک یہی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہی کہ ادویہ افعونہ کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال
گرجاتی ہی جلد جو فاسد ہوتی ہی اور اسکے بدلے جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہی علاوہ یہ ہی کہ تمریخ جسم مجذوم کی ادویہ مرطبہ
معتدل سے جس مین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب یبس زیادہ ہو بہت مفید ہی اسی طرح ان ادویہ سے سعوط
کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اُس مین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین — الشابرلی در مرہ جانور رونگی اور چربی گیدڑ سیاہ اور سپید کی اور
چربی لیموء کی اور اسی طرح روغن قسط اور دار شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہی اور
قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہی ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی — مشروبات جیدہ مین سے بزر جلی اور دوائے ملائم
دودھ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہی خصوصاً صاحب ضیق کے نفس یا عسر نفس خواہ بحۃ الصوت
پیدا ہوا اور جو زمانہ فترا ور آرام دہی کا دو استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہی اسوقت بھی دودھ کا استعمال مناسب ہی
لیکن واجب ہی کہ دودھ کا استعمال دوھنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودھ زیادہ مفید ہی اور اُسی قدر
پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجائے اور اگر تنہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو
وہ بھی جائز ہی اور اگر ملانا دوسری چیز کا ضرور ہی اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوائے جو منقی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کے بشرط
امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملائین جو آیندہ ہم بیان کرینگے — اور جب سانس کسی قدر
درست ہوجانے لگے لازم ہی کہ دودھ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لائین کہ تہیج یا کرے فقط انھین اشیا کی
جہت سے تاکہ کسی اور شی کی ضرورت نہو اور استفراغ ان چیزون سے کہ اِن جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت
ہو دودھ کا استعمال پھر کرین اسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہی اور واجب ہی کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین
جن بیمارونکا مرض مستحکم ہوچکا ہی انکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہی اور نہ انھین مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہی
اسلیے کہ مقصود انکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہی اور چونکہ انکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہی اور ان فضول کا انفصال
بدن سے نہین ہوتا اور نہ انکا اخراج ممکن ہی فقط ترقیق انکے مواد کی اسواسطے کیجاتی ہی تاکہ بطرف اعالی کے امالہ

ہو لہذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کرسکتے ہیں اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلیل پیدا کرے —
مشروبات صالحہ میں سے انکے واسطے ایک یہ دوا ہے سرکہ ذبیرہ او قیہ قطران حو بیرہ او قیہ عصارہ کرنب بری تین او قیہ سب
ملاکر صبح کو استعمال کریں اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین او قیہ شراب اور روغن زردکے استعمال کریں خواہ
بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ مفصل بوزن دس قیراط ہمراہ شراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ کون یعنے زیرہ
پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق کے استعمال کریں۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید
ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی بطور دوا کے استعمال کریں اور کل حریف اور تیز چیزوں سے اجتناب کریں مگر دوا کے واسطے ترکونمک
انکا استعمال جائز ہے خواہ بطور ابازیر کے تھوڑی مقدار کا کچھ مضائقہ نہیں مگر وہ چیزیں جو مصالحہ گرم میں پڑتی ہیں اور تیز بھی
ہیں جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بڑ لیعنی اور داغ دینے اعضاے مخصوصہ پر بھی انکا علاج کیا جاتا ہے جیسے یافوخ اور درمیان
سر کے اور بیخ حنجرہ اور صدغین اور قفا اور دونوں ہاتھ کے مفاصل اور پاؤں کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہیں کہ ابتدائے عروض جذام
میں مقدم سر پر جو یافوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنے جہان بال سر کے
بطرف پیشانی نہیں اگتے ہیں ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائیں طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنے گودیا کے
اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزوں کے جنکا قشرین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک اور باریک
سے لگائے جائیں اور سر پر ایک داغ لگایا جائے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجائے گو یہ بات چند بار میں پیدا ہو مگر اسکا
خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا دماغ تک نہ پہونچے کہ اسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتھ سبک نہیں
ہوتا اکثر دنکو ہلاک کرڈالتے ہیں مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہیں بزرجلی اور ریٹھی جو قائم مقام لحم افاعی کے ہے اس مرض
میں اور منجملہ انھیں ادویہ کے دوا السلاحہ ہے۔ بزرجلی کے نسخے بہت سے ایسے ہیں کہ انکو حکماے ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ میں
انکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی ہر ایک دس درہم دار فلفل پانچ درہم مقل سپید ڈھائی درہم کو
روغن گاو میں لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کریں مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے ہمراہ
ہموزن دوا و المسک بھی شریک کریں اُسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا ر المسک بزرجلی کے واسطے بمنزلہ فاذ زہر کے
ہے صفت ایک معجون کی جسکا نام بزرجلی اکبر ہے اور اسکو جواندران دار و کہتے ہیں جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور
قوبا اور مار اصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل میں ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کے واسطے
بھی مفید ہے اور رعشہ کو نافع ہے اور یہ وہ دوا ہے جسے علماے ہندوستان نے اپنے بادشاہوں کے واسطے ایجاد کیا ہے اخلاط اسکے
بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوز بوا قشور کندر او مر او فر او قلفل دار فلفل و فلفلمویہ نار قیشر یعنے مالکنیسر اور
مار مشک اور کندش اور عصارہ اسقیل سادج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بیش کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائیں کوٹ
پیسکر چھانی جائیں اور بیش کو جدا گانہ پیسا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا منھ اور ناک کے نتھنے بند کرے اور
تیل بند کرنے سے روغن گاو سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اُسکو پیسے اُسکے بعد قند خراسانی بہت عمدہ خواہ قند شجری
بوزن اڈھائی من ہندوی لیکر ٹکرے ٹکرے کرکے ایک نئی دیگ میں رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جس میں قند گھل جائے اور

کسی قدر قوام بھی پیدا ہو اسکے بعد آگ پر سے اوتارے اور خوب طرح سفوف ادویہ مذکورہ چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعدہٗ خوب ملجانے ادویہ کے
گولیاں بوزن ایک مثقال کے طیار کریں اور نہار منہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نبیذ کے تناول کرے صفت معجون سلاخیہ کہ وہ بھی
دوائے ہندی ہے از قسم بزرجلی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے کہ بالونکے پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہو جانے کو اور ربو یعنے
دمہ کو اور خفقان کو منع کرتی ہے اور خواہش طعام میں اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال مفرط اور استسقا و یرقان عارض ہو یا قلت
نعوظ اور ناسور کو مفید ہے اور پیری میں لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکہ اور قروح کو بھی سودمند ہے نسخہ اسکا سلاخیہ یعنے
حیل بزرکوہی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاخیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا جن دنون مست
ہوتا ہے ایک پتھر پر اُس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاخیہ نام ہے اسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہو جاتا ہے اور مثل قار کے
چکیلا اور رقیق ہو جاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاخیہ اور بلیلہ ہلیلہ آملہ اور دہمشت یعنے غارا اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود
و بالہ اور دیکارہ اور طباشیر اور کر نجوا اور برنج اور ناقیش اور تاہر قیسر یعنے ناگیسر کند چار مثقال اور مقل یعنے گوگل دو سو ساٹھ مثقال
شکر طبرزد ایک سو چالیس جو ایک سو چالیس مثقال تر یعنے سرخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال جبادات کو جلا کر
کشتہ کریں اور کوٹ چھان کر ہمراہ ادویہ کے پھر دوبارہ چھانیں اور سب دواؤنکو شہد کے ذریعہ سے ملائیں اور کسی سبز رنگ کے برتن میں
رکھیں اور ایک مثقال اسکی مقدار شربت ہے شیر گوسپند کے ساتھ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اس میں شہد کف گرفتہ چھیاسٹھ مثقال اور
روغن زرد چونتیس مثقال کریں بہتر ہے اگر بعد ملانے شہد وغیرہ کسی قدر آنچ بھی دکھا دیں نہایت عمدہ ہوگا اسلئے کہ پکانے سے
کچھ دیر رکھی رہیگی اور اکیس دن میں بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لیگی صفت احراق فولاد کی لوہے کے
برتن میں اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانی میں جوش دیں اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کریں اور تانبے کی دیگ میں رکھیں اور
اسکے نیچے نرم آنچ کریں اور فولاد کے پتر دنکو اس میں گرم کریں جب سرخ ہو جائیں اسی پانی میں بجھائیں پھر دوبارہ آگ میں سرخ کریں اور
پھر بجھائیں اسی طرح اکیس مرتبہ بجھا کر اس پانی کو نتھارین جو کچھ تفل اس میں تہ نشین ہو وہی فولاد کا کشتہ ہے بعد ازان اس دیگ کو پھر آگ پر
رکھیں یہانتک کہ پانی خشک ہو جائے اور پانی اسکا ہر وقت تازہ ڈالیں
اسکا تفل اور آٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پانی میں برادہ ہوا ہے مجموع سولہ مثقال ہو جاوے اسی طرح نحاس کو بھی بجھائیں کہ اسکا تفل بھی آٹھ
مثقال کو پہونچے اور چاندی سیسے کے احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بذریعہ سوہن کے ایسا باریک برادہ کریں جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اسکے ملح
خواہ نمک طعام میں کسی لوہے کے برتن میں پکائیں تاکہ بخوبی جل جاوے اور فقط نمک کے پانی میں پکانے سے احراق نہو کسی قدر زرد گندھک اس میں
شریک کریں کہ اسقدر سوختہ ہو جائیگی اور آٹھ مثقال اس میں سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کرکے ایک مثقال
سیسا بھی سوہن سے برادہ کریں اسکے بعد کسی ظرف آہنی میں دونون کو رکھکر ماء الملح ڈالکر جوش دیں تاکہ سب پانی جلجاوے اور سونا اور
سیسا باقی رہ جاوے اسکے بعد ہاون دستہ میں اس قدر پیسیں کہ خوب باریک ہو جاوے اور بعد ازان ادویہ میں آمیختہ کریں تصفیہ
سلاخیہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خیک اور بول بقر دونون کو سلاخیہ پر کسی ایسے جدید برتن میں رکھکر ڈالیں کہ سلاخیہ کے اوپر تک پانی
آجاوے اور دھوپ میں تمازت کے رکھیں پورے ایک گھنٹے تک بعد ازان خوب ملالیں اور پانی اس سے جدا کرکے کسی نئے برتن
میں رکھیں اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ میں رہنے دے اور جو کچھ تفل اس پانی میں ٹھہر جاوے اسکو الگ کریں پھر بار دیگر بھی

طرح آب خشک اور بول بقر اُسپر ڈالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین جسکو تین مرتبہ اسی طرح تدبیر کرین اور بعد ازان اکیس روز دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہو جاوے اور مشابہ شہد کے ہو جاوے قوام مین اور سیاہ مثل قار کے ہو **صفت سلاحہ صغیر** سے اور اسکے منافع بھی مثل منافع سلاحہ کبیر کے ہین سلاحہ مصفی ایک جزو اور کوز یعنے مقل چار جز لیکر دونون کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیر بادہ گاو نیمگرم کے ہمراہ استعمال کرین **صفت دوائی جو نافع ہے جذام کو** بلیلہ سیاہ خستہ برادہ درم ہلیلہ زرد ایضاً خستہ برادہ درم زنجبیل کمدس درہم نانخواہ پانچ درہم بہرابہنگ تین درہم زبیب خستہ برادہ درم نصف ملک بارہ رطل بغدادی مین جو ہموزن تین دوا ایق کے ہے جوش دین اور جب دو ثلث یعنے آٹھ رطل پانی جلجاوے اور چار رطل باقی رہجاوے اوتارلین اور صاف کرین اور خوب نچوڑین اور صاف کر کے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر ایک رطل کے مقدار شربت ہے۔ اور جس طرح مریض بیٹھتا ہے بدون تحریک زنکے بدن کی مالش روغن گاو سے کر کے اسے دھوپ مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برآمد ہو اور اگر طاقت وفا کرے ستر قدم ٹہلنے کی تکلیف اسکو دین اور تھوڑی دیر تک اسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسی قدر پیٹ کے بھل اور اسی طرح پیٹھ کے بھل لٹائین اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کر کے استعمال کرین **صفت طلا کی دوا کے** واسطے جذام کے کالا سانپ جو کینچل گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اسے رکھکر اُس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور اسیطرح ہندی تر و تازہ اور بیج لوف نکدہ دو اوقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہو جاوے بعد ازان کپڑے وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہو جائین اور بعد ازان ثفل کو کسی شیشہ کے ظرف مین رکھدین جب ارادہ استعمال کا ہو یکبارگی دونون ابرو اور سر کے بال منڈا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین **دوسرا طلا** مویزج اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت انفاق مین پختہ کرین۔ اور مقام مناسب پر لگائین۔ لیکن اُس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ عوسج اور گلنار سے اس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے غذا مجذومین کی وہی چیز ہے جو مربع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت ان طیرونکا جو معروف اور مشہور ہین اور انکا شوربا طیار کر کے استعمال کرین اور مچھلی تر و تازہ جو خشک نہوئی ہو اور اسکا گوشت سبک ہو اور اس مین ابازیر کی بھی شرکت کرین جو ضرر دہی ہین جیسے اوپر انکا بیان ہو چکا بہتر غذا مجذوم کی جو مقشر کی روٹی اور خندروس یعنی جوار کی روٹی اور حریرے جو ان دونون سے بنائین جائین اور بقول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اس غذا مین چقندر خواہ مولی اور گندنا بھی ملائین۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کرنی نہ چاہیے خصوصاً قبل تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور کراث وغیرہ اسلیے کہ ان دواون سے انکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذا ہی کا تنقیہ ہو جاتا ہے اور فضول کو آمادگی اندفاع پر نجولی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی لحمین اس مرض مین غذاے جید ہے اور ہم مریض کو زیادہ آمادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اُسے قی کرانی کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اُسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض کو جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے۔ اور روٹی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان قرطم اور حب صنوبر اور جو جزان ادویہ سے بنائی جاسکے وہ بھی نافع ہے۔ اگر ہضم ہو جاوے

دن بھر مین دو مرتبہ غذا دینی چاہیے بجائے ایک مرتبہ کی غذا کو مضر ہے۔ اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہین ہان تھوڑی سی شراب کا مضائقہ نہین ہے اور جب ہیجان مرض مین سکون ہو اسوقت اگر شراب دنیں سے جو بہت کہنہ ہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہے جو بال بھون اور پلکون وغیرہ کے گر پڑتے ہین انکا علاج داء الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیے اور علاوہ چیزین جو باب حرنیت مین ہم بیان کرینگے انکے علاج کے واسطے مفید ہین

فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان سوائے ان چیزون کے جو متعلق جبر اور کسر کے ہین اور اس فن مین چار مقالہ ہین **مقالہ پہلا** جراحات اور زخمون کا بیان

بیان عام تفرق اتصال کا ہم نے کتاب اول فن کلیات مین بیان تفرق اتصال کا جسقدر اس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند احوال ایسے بیان کرتے ہین جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے اب ہم کہتے کہ بکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور ان مین تفرق اتصال پیدا ہوا ہے ان مین اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر از سر نو انکا اتصال بر طرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اس طرح پھر ہو جاوے اور یہ بات لحم زاید مین مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کے تفرق اتصال مین اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے تماس اور آمیزش بدستور محفوظ رہے گو اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال مین مقصود ہوتی ہے ہان لڑکون کی ہڈیان چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہین ان مین کبھی حالت سابقہ پر عود کرنے کا خیال اور وصال کامل کی امید ہوتی ہے پٹھے اور رگون کا یہ حال ہے کہ بعض اطبا انکا بھی دوبارہ جوڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہین بلکہ وہ کہتے ہین کہ انکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہے کہ تماس اتصالی محفوظ رہے یعنی دونون ٹکڑے آپس مین متصل ہو کر ملجاوین اور بیچ مین کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہین کہ جوڑ کر شئے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جاوین اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر ایکذات ہونا فقط شریان مین ناممکن ہے پٹھے مین چندان دشوار نہین ہے جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس رائے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرائین کا التحام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونون کی مخالف نہین ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کے نیچے جو شریان ہے اور کنپٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جوڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کے ایسا عضو ہے کہ بدن مین اس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہین ہوا ہے گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوائے اطفال کے وہ کبھی بلکل التحام نہین قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی مین واقع ہے کہ زیادہ ملتحم ہوتا ہے اور جیسا ہڈیکا اندمال محال خواہ نادر ہے اسی طرح گوشت کا عدم التحام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شرائین نرمی اور سختی مین ہڈی اور گوشت کے درمیانی ہین قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت مین بھی بین بین رہین یعنی بہ نسبت گوشت کے قبول التحام مین کم ہون اور بہ نسبت ہڈی کے انکا التحام سہل اور آسان ہو پس مناسب یہ ہے کہ اگر مقدار قلیل کا شق عروق اور شرائین مین ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جوڑ جاوے اور اگر ایسا نہ ہو التیام نہو سکے مگر یہ قیاس جالینوس کا برہانی نہین ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چندان اعتماد کے قابل نہین ہے اعتماد اس مقام پر فقط اس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس مین آچکا ہے

مجملی بیان جراحات کا بعض اعضا ایسے ہین کہ ان مین اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اکثر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے مثانہ اور گردہ اور دماغ اور امعائے دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی نفیف جراحت کیون نہ پہونچے اُسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اکثر جس شخص کو
جراحت لبلن کی پہونچتی ہے جب اُسکو ادنکالی اور ہچکی یار وانی شکم عارض ہو مرجایگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی وجع اور ورم
کی شدت ضرور ہوگی جیسے رؤس عضل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو یہی معلوم
کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اُنکے ہو الپس جراحت کے واسطے کسی قدر مادہ نہین پہونچتا ہے
جو ورم پیدا کرے سو جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین انکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہے اسلیے کہ اکثر
امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور وہان تک ان احکام مشترکہ کا ذکر مجھے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت
دونون مین تھی بیان عام جراحات لحمیہ کا گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور دو اضلاع ہوتا ہے
خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسی قدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کی طرف زیادہ اور باہر
کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کے خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور سب
سبکے واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کے واسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے۔ کبھی سیلان خون کا بقدر
معتدل ہوتا ہے کہ اتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تبشیر یعنی پھنسی پھوڑا ہونا
اور تپ بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پائے اور جب ورم پیدا نہو
ہر طرح کا علاج اور ہر ایک طرح کی تدبیر ہو سکے گی۔ پھر اگر زخم کی جگہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کے
اندرون مین کسی قدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آمادگی ورم پیدا کرنے کی خواہ قیح بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور
تدبیر اس خون کی ممکن نہوگا پھر اُسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے۔ اگر مقام رض مین کسی قدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اُسکی معتدبہ
بھی ہو بہت جلد اسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اس طرح پر کرین کہ اسکا اعالہ قیح کی طرف ہو جاے اور تحلیل بھی اسکی کرنی چاہیے
اور یہ غرض ہر ایک شی حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور ان اشیا کا بیان اوپر ہو چکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان
خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسی قدر نقصان پیدا ہوا ہو۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہو اور کسی قدر
گوشت ساقط نہوا ہو اُسکی تدبیر فقط بندش سے ہو سکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کے استعمال سے بچنا چاہیے اور حفاظت
اس امر کی ضرور ہے کہ دونون باڑھون کے بیچ مین کوئی شی از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جاے جو مانع التحام کی ہو اور
مزاج اس عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سواے خون طبعی کے کسی طرح کا
خون غیر طبعی کا جذب اُس مقام تک نہونے پائے۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپس مین نہ مل سکین اسوجہ سے کہ وہ بند
ہے اور دور دور بوجہ پھیلے کے ہو گئے ہین یا اُسکی شکل مختلف ہے خواہ کسی قدر جوہر لحم کا اس جگہ سے کم ہو گیا ہے اسکا علاج
ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر جید درکار ہے کہ اس مین کسی قسم کی رطوبت جمع نہ ہونے پائے
استعمال زرادحات خفف کا اور استعمال ملصقات کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو پورا کریگا۔ اگر زخم گہرا ہو اسکی
بندش کبھی کافی ہوتی ہے اسکے الصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور کبھی بشرط امکان ہوتی بھی ہے اور یہ ضرورت
اسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کچھ زخم کو فائدہ نہو چنانچہ آیندہ ہم بہ تفصیل بیان کرینگے خصوصا جہان پر بندش اصل زخم تلک

خاص مقام پر گڑھا ہے کہ درست بندش نہو سکے پس بوجہ تنگی پیدا نہ ہونے کی انصباب مواد کا اسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہیں جنکا ذکر ہم باب قروح میں کرینگے ۔ جب کسی زخم کے کھولنے کی ضرورت ہو اُسوقت روئی وغیرہ جسکے منہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کی فرد رکھنے چاہیے خصوصاً اگر بندش ٹھیک مقام فور پر درست نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہو چکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اُس زخم سے بدون پونچھنے اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم پھٹ کر ناصور ہوگیا ہو خواہ اُس مین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونوں سرے یکجا ہو جائین اسی وقت ہوتا ہے جب ارادہ الصاق و التحام کا کیا جاے لیکن ارادہ یہ ہو کہ اس مین ازسرنو گوشت پیدا ہو اسوقت کچھ بندش کی ضرورت نہین ہے مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اسکے منہ پر ہے نکل جاے اور پھر ایک مرتبہ حاجت بندش کی اسواسطے ہوتی ہے تاکہ دواے ملحم اس مقام پر ٹھہری رہے ۔ اسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو کہ ادھر سے گمان چرک دفع ہوسکنے کا ہے اُسے کسی قدر چاک کر دین اگر یہ چاک ٹھیک اسی جگہ پر واقع ہو جو مکان قابلیت خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اسکو اسی شکل پر چاک کر دین کہ باآسانی ادھر سے مادہ نکل کر اسی مکان تک ہو پہنچ جاے ۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کر دیے ہین کہ انکا گڑھا زانو مین تھا اور منہ ابھار یا ران خواہ ران مین اسکا منہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچھ حیلہ اسکی حاجت نہ ہوئی کہ انکے واسطے کوئی اور منہ پیدا کرتا جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطو پر نصب کیا کہ گڑھا زخم کا اوپر ہوگیا اور منہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچھ ضرورت نہوئی ۔ اسی طرح کبھی ساعد اور کف کو مین نے اس طرح لٹکا دیا ہے کہ زخم کا منہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اُسی منہ کی طرف سے نکل جایا کیا یہ قول جالینوس کا تھا ۔ مین کہتا ہوں کبھی جراحت ایسے مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کے جدا کرنے کے کچھ چارہ نہین ہوتا ہے ۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہو اسوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو نیا گوشت پیدا کرین اور نقطۂ وہی ؛ ادویہ جو مجفف رطوبات اور مانع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور مانع ہو اسواسطے کہ جس مادہ سے انبات لحم ہوتا ہے اسکو ردع کرتی ہے کبھی فوراً و نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑھا بتمامہ بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑھا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے ۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذاے محمود جید الکیموس اسکے واسطے تجویز کرین کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اُس مین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کر دے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اس جلد کی جگہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اسپر بال نہین اُگتے ۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر انکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے ان مین انبات ازسرنو ہوتا ہے ۔ بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اُن مین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور عضل مین واقع ہون انکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کے تابع اعراض بد اور ردی ہوتے ہین جس طرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی ۶۲

پہونچتی ہے اور قوت ساقط ہوجاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح وہ زخم جو زانو کے آگے نزدیک رضفہ یعنے کاسہ ہڈی کے جو بطور ڈھکنے کے واقع ہے پہونچے کہ اسکے بعد بھی امراض بد اور منکر پیدا ہوتے ہیں اور وہ اعراض مہلک ہیں کثر انسے جان بری ہوتی اگر ایسے جراحات میں جو عضل پر واقع ہوں تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اس عضلہ کو عرض میں قطع کر دینا چاہیے اور اُسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہو سکے اس تدبیر میں تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو عضلہ کو قطع نکرینگے۔ یہی حال رکبہ یعنے زانو کے جراحت کا ہے اور یہی ضرر اس سے بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق صلیبی کی ہوتی ہے یعنی اس شکل کا چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اسکے اورام اور قروح میں فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کریں تا اینکہ دونوں سرے بخوبی مل جائیں اور پھر تدبیر التحام کی کریں ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اکالہ کا بیان دوائے منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کر کے گوشت بنا دے اگر ایسے دوا میں تجفیف زیادہ ہو خون کے ورد کو موضع جراحت میں روکے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دوا میں قوت جلائی زیادہ ہوگی خون کو رقیق اور سائل کر کے جو مادہ موجودہ لحم ہے اسے مفقود کر دے گی لہذا واجب ہے کہ اس دوا میں نہ جلا شدید ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسی قدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کر دے اور زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہیں ہے اور حرارت اور برودت میں یہ دوا بقدر احتیاج جراحات اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کریں کہ زوال ہوجائے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اسکا زوال بقدر معتدبہ نہوتا ہو بلکہ کسی قدر باقی رہی ہو اسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ مار کا مار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہے یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہو اُسکا ملحوظ بھی بروقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہوجائے گی۔ ادویہ ملحمہ وہ ہیں جو زخم کی دونوں لبون کو اگر پھیلی ہوں ملا دیں اور اس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم میں نہیں ہوتی فقط زخم کے سطح میں اثر کرکے بوجہ اُسی لزوجت اور تری کے جو کہ جوہر سطح میں اور دونوں سروں میں زخم کے ہے وصل پیدا کر دیتی ہے اور اگر کسی قدر خون موجود ہو یہ دوائے ملحم خون کی تجفیف کر کے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ فیح نہیں پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اس میں زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اس میں قوت جلائی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام میں ضد ہے وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اُس میں لس اور چپک پیدا کرے اور جالی دوا سے یہ خون رقیق ہو کر بہہ جائیگا اور جس مادہ کے پیدا ہونے سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہو جائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی کم ہو جائیگا یہ دوائے ملحم تجفیف کثیر کی محتاج نہیں ہے جیسے کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہے اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کر کے اسکی طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوائے ملحمہ محتاج مادہ کی نہیں ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اُسی میں اثر کرتی ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے۔ جو دوا مدمل اور خاتم ہے یعنے زخم میں پپڑی پڑنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اُسے احتیاج قبض کی ان دونوں سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے اس شے کی جو بالطبع خشک ہے یعنے جلد میں جو رطوبت زخم کی ہے اسکے خشک کرنے کے بعد جلد میں بھی جب خشکی پیدا ہو اُسوقت

تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونوں کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینوں اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں اسی قدر خشکی پیدا کرتی ہے انکو ضرورت ہے کہ چسپیدگی پیدا ہو اور قوام ملتئم ہو جائے اور جو جز اصلی رطوبت میں کمی ہونے پائے۔ جو دوا اکال ہے اور گوشت گرا دینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اس میں بلا کی زیادہ ضرورت ہے زخم وغیرہ کا چاک کرنا کنولن کے واسطے جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کو جو مقام زیادہ بلند ہو اسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکیک خواہ رقیق اور پتلا ہو وہاں بھی چاک کرنا چاہیے اور شگاف کا منہ اسطرف ہو جدھر مادہ قیح وغیرہ جاری ہو کر نکل جائے اور اسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنے میں نشتر کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اس عضو میں ہیں انکو چاک کرا اور انکے اور بیشتر قریب کا بچاؤ جیسا اوپر مفصل بیان کر دیا ہے سب اچھی طرح ملحوظ رہیں اور خراجات اور پھوڑے چاک کرنے میں جو جو شروط اور قواعد لکھے گئے انکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سوائے ان مقامات کے جنکو ہمنے مستثنے کر دیا ہے کہ وہاں ضرورت اس مخالفت کی نہیں ہے اور سب جگہ ضرور ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھیں۔ ہاں البتہ اربیہ جیسے کش ران اور زیر بغل میں چاک اس طرح پر کریں کہ جد کے ہمراہ کسی قدر اندر واریھی چاک کا اثر پہونچ جائے بعد ازاں اسپر مجففات ایسے رکھیں جن میں لذع نہو اور وہ مجففات جلد اول او ویہ مفردہ ہیں بخوبی اور بتفصیل تمام ہمنے لکھدئے ہیں۔ وتاق کندر ایسے وقت کندر سے افضل ہے اسلئے کہ وتاق کندر میں قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کریں افضل یہ ہے کہ پانی اس مقام پر نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوئے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لیں تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تیل میں کپڑا ڈبو کر زخم کے اوپر رکھ لیں جو آب حمام اور رطوبات حمام میں اور پانی میں مانع ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جس طرح ممکن ہو اسے کریں تدبیر ان زخموں کی جن میں ورم اور درد ہو ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رفق کے ہوتے ہیں اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہیں ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین اسی چیز سے ہوگی جس میں اول تبرید اور تجفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اس دوا میں موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج مجملاً وہی ہے کہ اورام کا علاج جس طرح ہوتا ہے۔ اور خاص علاج ایسے زخموں کا از سر تا پا ایسا جسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں فائدہ اسکا متیقن ہے یہ ہے کہ ایک انار شیریں لیکر شراب عفص میں اسے پختہ کریں اور موضع مجروح کے اوپر ضماد کریں۔ واجب ہے کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھیں کہ انجام کار اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلاً اگر مرہم سیاہ کا استعمال کریں اور اسکے استعمال سے سرخی اسکی بڑھتی جائے اور چھالے پیدا ہونے لگیں اسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہونا چاہیے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور قریب خواہ صلابت زخم کی بڑھتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کریں گے

جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ پھٹ جانے کا اگر مرض ہو اسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التحام ہو جائے اور اندر کی طرف خون جمع نہونے پائے اور نزف خون بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بلا لبس یعنے خشخاش زبدی کو سرکہ میں پختہ کر کے

استعمال کریں بر آمد کار ہو جائیگا یا قنطوریون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کریں جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ اور تیسری غرض یعنی منع نزف الدم کے واسطے ڈیڑھ دانگ بزرالبنج ماءالعسل کے ہمراہ استعمال کریں خواہ جلاد و یہ جو باب نزف الدم میں مذکور ہو چکیں اُن میں سے جسے چاہیں اختیار کریں جو زخم اور شگاف ظاہر میں ہو اسکے واسطے قول بقراط عالم کا یہ ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بعض امعا باہر نکل آئی ہو اسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر آپس میں ملائی جائینگی اور انکے انضمام کی کیا تدبیر ہے اور انکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہو سکتی ہے اور اگر ثرب یعنے پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اسوقت اسکی تدبیر میں خیال واجب یہ ہے دیکھیں کہ استوار بندش سے اسکی بندش مناسب ہے یا نہیں اور اس بندش سے جراحت میں اتصال ہوگا یا نہوگا ورنا نکے لگانے کی گنجائش ہے یا نہیں جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح میں اُسکا بیان کر دیا ہے جالینوس کا قول تو یہ ہے کہ بموجب بیان مذکور تشریح کے مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بہردیعنے وسط بدن میں خرق اور شگاف عارض ہوا ہے موضع خرق میں ٹانکے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کمتر خطرناک ہے اور خرق ان دونوں جانب داہنے اور بائیں طرف میں بمقدار چار انگشت کے بہردیعنے درمیان جسم سے واقع ہیں۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بہرہ میں واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئینگے اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو چیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھے جو طول بدن میں اترے ہیں سینہ سے تا استخوان عانہ اور اسی وجہ سے جب ایک عضلہ بھی ان دونوں میں سے منحرف اور کج ہوگا بعض امعا بطرف خارج کے ضرور نکل آئینگی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم میں تو اور بلندی پیدا ہوگی۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ خصریں میں ہے اُسکی تنگ گیری سے یہ رکی ہوئی تھی اور وسط میں کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہیں ہے جو آنت روک رکھے پھر اگر ایسے آسباب آمادہ اور مہیا ہوں کہ جراحت عظیم ہو جاوے چند امعا باہر نکل آئینگے اسوقت اُنکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم میں بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نکیا جاوے پھولکر غلیظ ہو جاتے ہیں اُسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اسی کے پیدا ہونے سے زخم پھول جاتا ہے اور اسی وجہ سے زخم اور شگاف اندر داخل نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اسلم جراحات وہی ہے کہ باوجودیکہ مراق کو اُسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اسکی ہضم اور صغر میں معتدل ہو۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کی طرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کی طرف نکل آئی ہے اُسے اپنی خاص جگہ پر پہونچا دینا چاہیے۔ دوسرے یہ ہے کہ بعد اُسکے کہ اسکو اپنے اصلی مقام پر پہونچا دیں ٹانکے لگا کر۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اُسپر دواے موافق اور مناسب لگائیں چوتھے اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاوے کہ اعضاے شریف کو ان تدبیرات کی وجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے۔ اب میں کہتا ہوں کہ اگر زخم بوجہ چھوٹے ہونے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر پہنچ نہ سکے اسوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھا دے اور ریح کا متحلل کر دینا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کا ٹکڑا آبگرم میں ڈبوئیں اور نچوڑ کر سینک کریں۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع

ہوگی اسواسطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور امعا کو قوت بھی دیتی ہے۔ پھر اگر معا متحلل نہوا اور یہ علاج کچھ اثر نکرے
اسوقت زخم کے بڑھانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑھائین وہ آلہ ہے جو بنام میدا لوا صیر معروف ہے
اور وہ چھریان اور چاکو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اور اسی طرح جنکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین انسے
مدد کرنا چاہیے۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑے کرنے کی بشرطیکہ جراحت نیچے کے دھڑ مین ہے یہ شکل ہے کہ اسے الٹا کھڑا کرین اور اگر زخم
اوپر کے دھڑ مین ہے اُسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کے ٹھہرانے کی یہی ہے کہ جو آنت
باہر نکل آئی ہے اُسپر اور امعا کا بوجھ نہ پڑنے پائے۔ جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا
مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنی جانب زخم کے برخلاف
جھکا کر نقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم النفع ہے۔ اور آنت کا اسی مقام پر محفوظ رہنا
جس موضع سے اُسے خصوصیت ہے بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کر دی جائے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کے
پورے ہونے کے واسطے ایک جوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا آہستہ
ہاتھ مین گرفت کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتے جائین اور
آنت کو اندر داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے ہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین انھے بھی زور سے گرفت کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ
جاوے خواہ ڈھیلا ہو جاوے تا اینکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری خیاطت سے فراغ حاصل ہو اگر قسم وغیرہ سے بندش
نہوگی یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی۔ اب مین اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اسطور سے زخم اندرونی
کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے ملس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی خیاطت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ مابین صفاق
اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کی طرف
داخل ہو اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کی طرف سے کرین جب سوئی ڈوب جاوے اور اس عضلہ تک پہونچے جو طول بدن مین سیدھا ہوگا
ہے اسوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارہ کی طرف واقع ہے اس مین سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اُس سے نکالکر دوسرا سرا صفاق کا اندر
سے لیکر سوئی کو اُس مین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری بار جو مراق کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آوے اور جس طرف
زخم ہے ادھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے ادھر کا سرا اور بار ٹانکے مین داخل ہو جاوے ایسا نہو کہ ادھر ادھر
ڈوب رہے کہ ٹانکے کے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اس جانب مین لگا کر باہر کی طرف جلد کے سوئی کو نکال
لائین اور دونون سرے کو مع اُس جلد بیرونی کے وصل کرین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کی طرف لیجائین اور دوسرا سرا صفاق
کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اُسے دوخت کرین اور اسی طرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جس طرف زخم مائل ہے ادھر کا
سرا صفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے ہین اور اسکی دوخت مین استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے
والے اس ترکیب کو اپنے محاورہ مین کہتے ہیں کہ ایک طرف زیادہ دبا دیے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے۔
دو ٹانکے کے درمیان مین فصل مین ڈوری کی تعداد ہے مگر زیادہ فاصلہ نہونا چاہیے بلکہ جسقدر گھنا اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون
وہی بہتر ہے۔ مگر زیادہ اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ روزن کے مثل ہونگے احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک ہو جاوے ٤

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوختہ کا برطرف ہو جائے یعنی سب ٹانکے کھل جائیں اور دونوں بازو الگ الگ ہو جائیں جیسے بہت دور ٹانکے لگانے میں خوف ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہو گا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ مناسب چھوڑ کر ٹانکے لگائیں جس ڈورے سے ٹانکے لگاتے ہیں اگر سخت اور مفتول ہو تو بسبب روانی خون زخم اور دندانہ دوختہ کے پھاڑ ڈالنے پر معین ہو گا اور اگر کمزور شل کچے تاگے کے ہو گا خود ہی ٹوٹ جائیگا لہذا اوساط درا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان شد ہو گا اور بدن سٹے ہوئے کے ہو یعنے کسی قدر بٹ لیں کہ اس میں استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسی طرح اگر پوری جلد میں سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ جلد جلنے سے لس ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسے رہ جائیں گے کہ انکا التیام درست نہو گا اور بہت سے اجزا چھوٹ جائینگے کہ ان میں وصل پیدا نہو گا لہذا اس میں بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے میں غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جائے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے میں دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے۔ بعض لوگ اس طرح پر ٹانکے لگاتے ہیں کہ جو بازو مراق کے خارج کی طرف ہے اس میں سوئی گڑو کے اندر کی بازو میں سے داخل کرتے ہیں اور دونوں کنارے صفاق کو چھوڑتے ہیں اور پھر جب ڈوب پورا ہو گیا دوسرا ٹانکا لگاتے ہیں اور سی ٹانکے میں صفاق کا کسی قدر جز شامل نہیں رکھتے اور بعد ازاں دوسری طرف سے صفاق میں بھی ایک ٹانکا جداگانہ بطور چہر لگاتے ہیں یعنی مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ چاروں تہ صفاق اور مراق کے یکجا کر کے ایکبھی ٹانکے میں داخل کرتے ہوں اور اس طرح کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہیں ہوتا ہے بھی کو تکلیف زیادہ اٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ چاروں تہ کو یکجا کر کے ایکبھی ٹانکا لگاتے ہیں گو وہ جلد لگا دیتے ہیں مگر اس طرح کی خیاطت میں وہی ضرر تفرز اور چھے جانے کا جو ہمنے بہت منفصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اس میں بھی مظنون ہے جیسے بعض درزی کپڑا چو تہ ایک ہی ڈوب میں سی دیتے ہیں کہ اس دوخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے میں کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر اتصال محکم پیدا کرتی ہے پھر اسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملحمہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت میں زیادہ ہے اور صوف کو سرکہ اور روغن زیت میں بھگو کر ابطین اور حالبین پر اسطرح لپیٹیں کہ چاروں طرف سے لپٹ جائیں اور بعض ادویہ ملینہ سے (جیسے ادہان اور لعابات) زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ اگر جراحت امعا تک پہونچے گی اور انت نکل کر باہر پہونچ گئی ہو اسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے۔ مگر اسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے کرنا چاہیے جو نیم گرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معاء صائم تک پہونچی ہو اسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہیں ہو سکتا اسلیے کہ جرم اسکا رقیق ہے اور رگوں کی اس معا میں کثرت ہے اور طبیعت معاء صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور بکثرت انصباب مرار کا اسپر ہوتا ہے اور حرارت اسکی شدید ہے اسلیے کہ معاء صائم بہ نسبت اور امعا کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہو سکتا ہے۔ اور امعاء اسفل بطن کی جراحت میں ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی جسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان امعاء کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے۔ جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں کہا ہے کہ غرض معالج کے بروقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اس میں ایسے ٹانکے لگائے جائیں تا کہ

صفاق اور مراق مین باہم اتصال پیدا ہو جائے اسلیے کہ یہ عضو عصبانی ہی اور التحام دیر مین قبول کرتا ہی اور یہ غرض اُسی طرح کی ٹانکے سے پوری ہو سکتی ہی کہ دبیسے ٹانکے درست اور مضبوط لگائے جائین جو ہمنے بیان کر دیئے ہین کہ اُن ٹانکون سے جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہی اور ہر ایک ڈوب مین واجب ہی کہ مراق کے ساتھ صفاق کی بھی دوختن ہوتی رہے۔ وہ کہتا ہی کہ جب کوئی آنت باہر نکل آئے شراب اسود قوی لا کر گرم کرین اور اس مین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھین تاکہ اُسکا حجم کم ہو جائے اور سمٹ جائے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو لعبض اور میاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہین انہین استعمال کرین اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہو جائے اگر اسقدر نہ سمٹے کہ اندر داخل ہو سکے زخم کو زیادہ چاک کر دینا چاہیے بقراط نے کہا ہی کہ اگر ثرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور ثرب مین یہ بات بہ نسبت اور امعا کے زیادہ ہی اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج مین ٹھہرین گے تا اینکہ برودت خارج کی ان مین اثر کر کے انھین سرد کر دے پھر بھی جب انھین اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پورا جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کی طرف عود کرینگے اور ثرب کا حال ایسا نہین ہی اگر تھوڑی دیر بھی خارج مین ٹھہرے گی اور پھر اُسے اندر رد کرینگے جو مقدار باہر آئی ہی وہ ضرور متعفن ہو جائیگی اسی واسطے اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہی اُسے فوراً کاٹ ڈالتے ہین اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اُسکو ہرگز اندر کی طرف واپس نہین لیجاتے۔ اگر کسی کے ثرب مین اس خاصیت کے خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہی کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے۔ اگر ثرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہی یا نہین اور اسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہی یا نہین اور اگر سیا جائے تو کیونکر دوخت کرین پھر اگر زخم بیچ مین یعنے وسط بطن مین ہو وہ زیادہ خطرناک ہی اسواسطے کہ اسی جگہ اطراف ان عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ پڑے ہین اور شکم اُس سے منڈھا ہوا ہی اور اگر زخم خصرتین مین ہو اور خصرتین دونون جانب مین وسط بدن کے داہنے اور بائین بقدر چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہی کہ اس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شی نہین ہوتی ہی۔ لیکن موقع پچھر کے ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار ہین اسلیے کہ اکثر معا اونچی ہو جاتی ہی یا باہر نکل آتی ہی اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اسکا اندر کی طرف رد کرنا دشوار ہوتا ہی وجہ دشواری کی یہ ہی کہ معا کو جو چیز ملائے اور گرفت کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلے تھے جو طول بطن مین دراز ہو رہے ہین اور خود لحمی ہین اور سینے سے رکب تک یعنے استخوان عانہ تک اترتے ہین اسی واسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہی اُن عضلات کو قطع کر دیتی ہی اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہی اسلیے کہ جو عضلہ خصرتین اسی معا کو گرفت کرتا وہی ہی اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ کو جو بقوت امساک عضلہ کو کرے باقی نہین رہتا پھر اگر باوجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہی کہ چند امعا باہر نکل آئین اور اونچے نیچی ہو جائین اُن کا اندر کی طرف داخل کرنا البتہ دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کے بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہی اس عالم نے کہا ہی کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ضم ہو جائے بشرطیکہ زخم بڑا نہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہوا ہو ایکہی ٹانکے

گرداگرد لپیٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم ہو اسکی بندش کے واسطے رفادہ مثلث درکار ہے۔ اگر مقام پھر زخم کا ممتلی ہو اور خالی جگہ نہو باوجود بندش شلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور مثلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت افادہ مربع کے تمام اقسام میں جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور مثلث کے فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے × اور ▽ اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونوں شلثوں کے ہو اور دونوں رفادہ بشکل مثلث کے ان میں سے فرض کرو ا ب ہے اور دوسرا ج ہے پھر دونوں درست باندھے جاتے ہیں اسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہوجائے اور دونوں سروں سے رباط کی استواری ہو اس صورت میں گرفت رباط کے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوائے دوسرے ولے رباط کے اکہرا جائز نہیں ہے اور انھیں رفادہ مثلثہ کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری تھا کہ اسکا غار قریب اربیہ کے پہونچا تھا اور زخم کا منہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اسکے رکبہ کے نیچے تختہ دینے آلہ آہنی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہیں جیسے قلبہ خواہ پھاوڑا اور لٹکا کر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اس زخم کا منہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسی طرح ہمنے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد میں تھے انکو بھی بآسانی اچھا کر دیا۔ پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اسے ٹھیک معلوم ہوجائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہیں کہ انکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے انکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑلے تب صحت پیدا ہوگی پس خون کا اندر اس زخم کے ٹھہر رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اس مقام پر ہے بطرف مدہ کے متغیر ہوجائے بہت عمدہ ہے اور تغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت موثر ہے۔ اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور بکسی ہوئے ہوں پہلے انکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونوں سرے آپس میں مل جائیں ہاں اگر سروں کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہو اسوقت البتہ یہ تدبیر مناسب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ تبھی بندش سے بہت وجع پیدا کرینگے اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجائے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض میں ٹوٹ پھٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہو سکیگا بلکہ اسکے اندر ایک فتیلہ رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد میں التحام اور وصل پیدا ہو یعنے عضلہ کا زخم ہنوز بھرنے نپائے اور جلد مندمل ہوجائے اور اندر چور رہجائے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ یہی خیال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کریں اور بیچ میں دونوں سروں کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اس چاک کو بھر دے زخم کے دونوں سروں کے جلد بطرف اندر ترچھے کے شق ہوتی ہے اسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اسکو باہر کی طرف کھینچ لائے۔ اگر جراحت طول میں واقع ہو اسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جس قدر زخم گہرا ہو اتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کے ترسلنے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم بھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ جراحت نیچے کی طرف ہو اور ہمکو خوف ہو کہ اگر اسکو کھول نہ دینگے تو مدہ کی جانب اس زخم کی پھر جائیگی اور اندر کی طرف چور باقی رہ جائیگا

خواہ بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو مجروح کا ایسے شکل پر ہو کہ گرانی اسکی مائل بہ پستی ہو تو کہ گاہ بہ کھلا اور رواں ہونا مواد کا ممکن ہوگا اور نہ اسکے اندر کوئی
دوا داخل ہو سکے گی اور اگر اس شکل پر ہو کر دکرین جس شکل پر زخمی ہوا ہے تو دکامیاب ہوگا یا بن کا تم منتظر اسکے چاک کرنے کی طرف ہوتے ہیں اور بلا ہر
مناسب زیادہ چاک کرتے ہیں مگر پہلا استقراء نہ رود باور ہے کہ جو زخم عضلہ کے عرض میں واقع ہو انکی دونوں بازو میں بعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے
اور اسی واسطے دونوں سروں کے خوب ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بجز سیونے
بخیہ اور ٹانکے لگانے کے چارہ نہیں ہوتا ہے مدمن استعمال بلد و سنت کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا اسکی درستی ممکن نہیں ہوتی ہے خصوصاً اگر ایسے زخم کا
موجب نقصان لحم کے ہو اور جو زخم طول میں واقع ہوا ہے اسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں ہوتی ہے اور وہ ملحمہ جراحات کے ایسی دوا ہو کہ
بیان جسکے بخوبی کر دیا ہے اور انکی قوت اور موضع اتصال کو بھی بیان کر دیا ہے اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جو دوائے ملحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے
اسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بہ نسبت ادہان اور قیروطی کے اور ادہان اور قیروطی کی طرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دوائیں خصوصاً
جیسے مردار سنگ خواہ تورا دوپہ معدنی قعر زخم میں در نہیں آتی ہیں اور نہ مسامات میں در آتی ہیں جب انکو دوسرے قیروطی بنائیں اب انکا اثر آسانی
قعر تک پہونچ جائیگا اور سیلان دہن کا جہاں تک اس دوا کو پہونچنا ضرور ہے وہاں تک پہونچا دیگا۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہیں اور کبھی
نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرح کی دوا ہوتی ہے یعنے نباتات میں شاخ اور برگ اور بیخ اور تخم اور
حیوانات میں ہر عضو خواہ تمام اعضاء علے ہذا القیاس معدنیات میں جیسے سفیدہ روغن آس میں اور موم میں داخل کریں۔ اور نباتات میں مانند لیف برگ
انگور کا ضماد کریں خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ درخت سیب اور پوست ریشہائے باریک درخت سیب اور برگ بارتنگ اور
برگ خلفہ مرکہ یا تھوڑی سی شراب میں بھگو کر استعمال کریں خصوصاً برگ صنوبر تر اور پوست ریشہائے باریک انکے اور برگ سرو اور ارنب غین
اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے۔ صموغ میں علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کبیر کے ہو۔ ثمرات اور حبوب میں جو تازہ پانی
میں پیسکر اور نمک یا شراب کو برگ ماش اور برگ چقندر یا کاموکی یعنی خواہ امرود جنگلی کی نبی میں جوش دیں اور اس میں اتنا فائدہ
زیادہ ہے کہ مانع نزلہ بھی ہے اور جو نہ اسرو اور ترمس جلا کر اور غبار آسیا اور موئے سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن
گل کے پھولوں میں جیسے مہندی ہولی گلی ... اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب چشمہ کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک
گوشت کے جو عضلات کے سروں کے قریب زخم پڑ گیا ہو۔ حیوانات میں جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے۔
مرکبات میں دوائے باروس اور دوائے ذہبی اور دوائے سقولاوس اور دوائے انخلاف ہمراہ منظر امشیح کے اور مرہم ...
او ... بدر ملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے ان دواؤں کے طبائع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی
معلوم ہوچکا کہ ذرور میں اتنی قوت درکار نہیں ہے جسقدر مرہم میں ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اس طرح کی دوائیں
اس وقت استعمال کیجائیں جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہو جائے۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور
کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے لیکن جب اس میں خشکی پیدا ہوتی ہے پھر نیچے کی طرف اتر جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسے
دوا کو اس گوشت میں استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان ایسا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لیگا جلد کے برابر ہو جائیگا
اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور جراح کامل کو زیادہ دقت اسکی شناخت میں نہیں ہوتی ہے
مناسب ہے کہ دوائے ... کا استعمال قبل ایسے وقت کے کریں کہ زخم میں گوشت نیا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا ہوا ہو کہ زائل

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہو جائے اس واسطے کہ دوائے مرمل کا یہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہو جائے اور قوت
طبیعہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ
شرط ملحوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجائے کہ جب یہ دوا خشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے ہو نت طبیعت بقدر گوشت
پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہونے سے دوائے مرمل اپنی انتہائے فعل کو پہونچ جائے تاکہ جلد اور گوشت دونون ساتھ
ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تا ہم مقدار مناسب پر بڑھکر ملجائین اور
جو کوئی جراح اسوقت اور ضعف کی رعایت نکریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہو جائیگا دوائے خاتم کا استعمال
پہلے نرمی اور رطوبت کے ساتھ کرنا چاہیے اسکے بعد خشک دوا جب زمانہ پپڑی پڑنیکا قریب پہونچے مناسب اور ایسے وقت اس دوا کو
سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پر پہونچانا چاہیے۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنک درخت صنوبر کا کہ اسکی قیروطی روغن گل در روغن آس مین
بنائی جائے اور ریتانج یابس قیسور بریان قشور نحاس دقاق کندر مرداسنگ قنطوریون صغیر اور عروق یعنے ہلدی خصوصاً آبنا ہلدی بہت
عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت اندمال کی زیادہ ہے اور پھٹکری مازوئے خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح بلقراطس
اس دوا سے کنایہ ہے رجل عقعق کرکے تعبیر کی ہے جیسے بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عقعق سے
وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کتا ہڑیان کھاتا ہو اسکی پلیدی اور سوسمار کی بیگنی مگر اس مین بہ نسبت کتے کی پلیدی کے
قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ اسکا انکسار بشرکت ادویہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی اور پوست باریک اصل جاوشیر
اور توتیا سے کیا جائے۔ قروح پاک کرنے والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بشرطیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی ان مین پیدا ہو منجملہ
اسی دوا کے صندل اور نیلوفر اور صبر ہے خصوصاً اطراف معقد اور خراکیرین سا اور یہ کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ
یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کر دیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول یہی کرتے ہین خصوصاً
اگر پھٹکری کو جلاکر استعمال کرین اسوقت قوت مرملہ قوت اکالہ سے کم نہوگی اور اگر بعد جلانے کے دھو ڈالین پھر تو قوت اندمال
کی زیادہ ہو جاتی ہے۔ زنگار اور جو دوائین قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین انکا استعمال کرنا بدون تعدیل اور تدبیر قوی کے غرض اندمال کے
مناسب نہین اور اگر بعد ایسے تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو انھین جراحت مین جائز ہے جن مین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے
کے دھویا جاوے اور مال کے واسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اور سفیدہ بھی مفید ہے ان دواؤنکی ساخت کی کیفیت یہ ہے
کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جائے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلاکر اس مین داخل کرین
اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین ترکرین کہ جذب ہو جائے اور بشیز زاج سوختہ بھی استعمال
کرتے ہین اور گلنار اور زرنازہ بھی شریک کرتے ہین اگر جراحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کتان اور اسکا نفع عجیب ہے
پارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہو جائے اسکے بعد زیت
جو قوی القبض ہے یا روغن آس کو لیکر اس مین تھوڑا سا شورہ ڈالکر پگھلائین اور پگھلانے کے بعد کتان سائیدہ اس مین ڈالین اور مرہم
طیار کرین اور استعمال کرین۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا
زیادہ کرنا منظور ہو اس مین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن ادویہ اربعہ مرہم اسود کے اضافہ کردین

ذرور خفیف سپیدہ اور مردار سنگ کا ایک حصہ خبث رصاص اور مر اور مازو ہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کریں ذرور
دوسرا صرف سوختہ بارہ عدد انار کو چک جو درخت سے سوکھ کر خود بخود گر پڑیں سولہ عدد فلفل پیس ہموزن انار کے بارہ سنگی جلا
ہوا قیصور اقلیمیا راتیانج بیخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انار سپیدہ
شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو یکدرہم دوسرا ذرور نوہ استخوان سوختہ مردار سنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم انزروت
ماہیزہ ایک ایک درہم ذرور کی **صفت** وردا اسفیداج رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن پیسکر **ایضاً** اصل السوس جاوشیر ہموزن
زراوند و مثقال دقاق کندر ایک مثقال **صفت** مرہم کی جو مثل نخ کے واسطے مفید ہے جو کو جلا کر روغن گل اور تر روغن آس اور سپیدہ
قلعی میں مخلوط کر کے تیر دطلی بنائیں **ادویہ منبت لحم خراج اور قروح کے** اوپر کے ابواب میں صفت ادویہ منبت لحم کی
مفصلاً بیان ہو چکی اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے یہاں پر بھی جاننا ضرور ہے کہ ادویہ منبتہ
لحم کا استعمال اسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہو چکا ہو اور قاعدہ جراحت
استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام تنہا ہڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کریں اور کسیطرح
کی کدورت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی میں سوائے کرچون کے اور سوائے رطوبت خاص کی جو ہڈی میں ہوتی ہے اور کچھ باقی نرہے
مگر یہ کہ اسکی تجفیف کر چکے ہوں خصوصاً اگر ہڈی سر میں ہو اسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کریں اسواسطے کہ ہڈی کی نجاست
اور اسکی رطوبت منجملہ اُن اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کے ہڈی پر ہوتے ہیں اور جب ہڈی کو چھیلیں اور خشونت اُس میں
پیدا کریں جو مادہ اسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہنے اور بوجہ چکنے ہونے کے
پھسل کر نہ جائیگا یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ بعض دوا میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص میں انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے
بدن میں نہیں کرتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدن میں زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے انبات لحم نہیں کرتی ہے اور یہ بات کہ وہ مزاج دوا کو
ہنگی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجوہ جو بخوبی مذکور ہو چکے مانع اور معوق اس دوا کی قوت انبات کے ہوتے ہیں اور کبھی کوئی دوا
بعض ابدان میں بافراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن میں بافراط جلا پیدا کرتی ہے خواہ مطلق جلا کا اثر اس سے ظاہر نہیں ہوتا ہے اکثر جس
دوا میں حاجت کسی قدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونوں تجفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ
بحسب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کی اس دوا کو ہو پس جو کہ جو چیز
ایسی ہو کہ اسکی مقدار بہ نسبت بعض لوگوں کے مختلف ہو بالضرور اسکی تاثیر بھی ایسی چیزوں میں یکسان نہو گی جن میں قوت انفعال کی مختلف ہے
یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف و مختلف بدن میں پیدا کرے گی۔ اور جو دوا کہ مجفف ایسی ہو کہ اسکا اجفاف بہ نسبت اس بدن کی خشکی کے
کم ہو جس بدن کا علاج اُسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے انبات لحم میں یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوا سے
منبت لحم کا یبس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اُس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم
نہیں کرتی جسکی رطوبت درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا ٹھہر جانا یا
انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسخ کا پڑنا دریافت ہو سکتا ہے اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ
اتنی تجفیف میں انبات لحم کا دشوار ہے اسوقت کسی قدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہوتا ہو تو دوا سے یبس

کی دبا دنی درکار ہے اور جس زخم میں انبات لحم بالاستمرار ہوتا ہے اسے بحال خود اور بہ قوت خود چھوڑ دینا چاہیے۔ کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہے کہ دوا مین چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کر کے استعمال کرین۔ مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کے استعمال کی ہے اسکا بیان بخوبی ہو چکا ہے کسی دوا مین فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تجفیف پر کمی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیتون کی رعایت ضرور ہے جس طرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیتون کے ضرور ہے بلکہ باینہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہے کہ دوائے ضعیف کا استعمال کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اسوقت احتیاج ایسی ادویہ کی ہے جس مین قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت ان ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنے جس قدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہے اس سے زیادہ قوت تجفیف کی اس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ۔ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورہ بالا کے رہی اس مین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ایرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس۔ کبھی بعض ادویہ مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ ان اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تجفیف کے اس چرک کو حبس کرتی ہے جو زخم مین پڑتا ہے اور اس مادہ کو جو سیلان مین ہے مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کے نوبت اسکی پہونچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیزش کے بعد مستعمل ہو۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت مین اس دوا کی ہو اسکی قوت سورت کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت اندمال کی پیدا ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ زنگار جس قیروطی خواہ مرہم مین شریک کیا جائے بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہو اور یہ وزن زنگار کا اسوقت درکار ہے جب ایسے ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جسکی یبوست زیادہ ہے اور بارھوان حصہ کل کا زنگار اس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے۔ مشایخ کو حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جن میں حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد کرسنہ یعنے مسر کا آٹا اصل السوس زراوند اقلیمیا چوب جاوشیر۔ اور جسوقت کوئی دوا اپنی فائدہ سے ممتنع ہو جائے یعنے کسی طرح کا فائدہ اس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہو جو خاص علاج قروح کا ہے اسکا استعمال کرنا چاہیے

جراحت شجاج کا بیان ہڈی کے شجہ کی تدبیر اور جو عوارض اس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے انکی تفصیل اور اصلاح کے طریقہ باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون انکے التحام کے واسطے فقط وہی چیز کافی ہے جس مین تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دوائے راسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوائے راسی کی ترکیب صبر اور مر اور کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہے اسی طرح دیگر ادویہ خفیفہ جو چھوڑنے کے علاج مین مذکور ہو چکین اگر اس زخم سے خون کا سیلان ہوتا ہو اور یہ مذکور در باب نزف الدم سے خون کو بند کر دین۔ علاوہ ازین ایسے شخص کے دماغ مرغ بریان کر کے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسی کا استعمال ضرور ہے

کہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ ایک قوم کے مرغ کا بھیجا بھنا ہوا القوی دماغ بھی ہے اور جالبس نزف الدم کا ہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برائی بھی تجویز
کرتے ہیں اسی طرح آب انار مخوش کا استعمال غذا میں کرنا چاہیے اور ضماد قسی الرامی کا لگانا چاہیے۔ ایک دوا ہے جید کہ جراحت اور نزف الدم دونوں
کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش اور خشک مسکر زخم پر چھڑکیں اور اسے تر کریں۔ اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر یہ ہے کہ آرد جو میدہ روفائے ترمیں اگر استعمال
کریں خواہ آرد جو اور فوتنج کے ہمراہ استعمال کریں جو اسکے رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام میں بتفصیل مذکور ہے۔ دوسرا مقالہ سحج اور
رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان میں کتاب اول میں مذکور
ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنے ہیں۔ اور وثی کے معنے یہ ہیں کہ کوئی عضو اپنے منفصل سے کسی قدر ہٹ جائے لیکن تمام جدا
نہو اور اسکا اثر خواہ زائل ہو جانا بخوبی ظاہر نہ ہو ورنہ خلع کا اطلاق اسپر ہوگا اور وہن بہ نسبت وثی کے بھی کمتر ہے جسکو کہتے ہیں شاید یہاں
اس اذیت کو کہتے ہیں کہ رباطات منفصلہ میں کسی قدر مند و پیدا ہونے سے ایذا پہونچے اور اگر یہی تمدد گرد منفصل کے جو لحم ہے اس میں پیدا ہو جو
اذیت زوال منفصل میں ہوتی ہے اتنی ایذا پیدا ہو اسکا نام وثی ہے۔ بعض المبادہین کو اور اس قسم کو جس سے مجنے وثی مراد لی ہے
باسم عام موسوم کرتے ہیں اور بعض لوگ وثی کو مبنی زوال ایک جانب منفصل کے اطلاق کرتے ہیں جیسے ایک جانب کعب کی
جدا ہو جائے خواہ رسغ یعنے باریکی پیوند دست و پا کے کوئی جانب متفصل ہو اگرچہ یہ انفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے
بیان کرنا ضروری جانتے ہیں اور اس میں کلام کیا چاہتے ہیں وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط میں عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف میں
عضل کے عارض ہو فسخ اور ہتک کا بیان جسوقت کسی عضلہ میں فسخ عارض ہوتا ہے اسکے اجزا میں چند طرح کا تفرق الاتصال
پیدا ہوتا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہوتا ہے اور کثر خطر اسکے احوال میں
یہ ہے کہ خون مجمع ہو کر متعفن ہو جائے اسلیے کہ اکثر امید اسکے تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ راہیں جو صدمہ واقع
تنگ ہو گئی ہیں خواہ وہ تنگی جو بوجہ حدوث ورم کے داخل کی طرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسکا تدارک بخوبی
نہ کیا جائے فساد اس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقط اور صدمہ سینے کو فت کے چند امور پیدا ہوتے ہیں چاہیے کہ اسکے
علاج میں مبادرت کریں ایسا نہ ہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جائے اور ہتک کے علاج میں دوبارہ اتصال اس لیف کا جو منقطع
ہو گئی ہے کرنا اور اسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہیں ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے عالج کبھی اس مرض میں سوائے
فصد کے کوئی چارہ نہیں ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہیں اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی
فصد ضرور کھول دیتے ہیں۔ اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ بانعہ اور مشدہ کا کیا جائے پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج
مخوف اور گرداگرد ائیرہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے۔ اور اگر اس تدبیر
میں تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل میں شروع ہو جائے اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اسکے
علاج میں اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون مانع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہو۔ اگر ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ طلاء
سیاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جائے بشرطیکہ مسامات میں تسخیف پیدا ہو جائے یا خود ہی قبل از تدبیر نہ اسکے سخیف ہوں۔ جونک کے مقام پر
جو چیزیں لگائی جاتی ہیں انکا یہاں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ ایضاً جو دوایہ خون مردہ کے نشاف ہیں اور اس خون کو منتشر کر دیتی
ہیں انکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادہان محللہ اعیا اور ماندگی کے زوال میں بکار آمد ہیں وہ بھی مفید ہیں ہلانے کی دوا

بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو اُسکا بھی استعمال ضرور اور با اختصار بھی ہو سکتا ہے - جو نشر دب وغیرہ میں
تحلیل پر معین جیسے قفر الیہود اور قسط اور قنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بوجہ
تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مردار خون کو لطیف کرتی ہیں جیسے آرد جو اور زوفائے رطب اور رسیدہ پانی میں کو ہر کر اور
اس سے زیادہ قوی جیسے فودنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدمہ سر میں واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز میں ارخا اور حرارت
لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تجفیف لطیف بھی اس سے پیدا ہو گی اسلیئے کہ جس چیز میں تحلیل اور تجفیف شدید ہو
اُسکی تاثیر بعجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کر کے کثیف کا حبس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تخفیف کے پس مفرد ہو کر
لہذا یہی سبک دوا اس مقام پر اکثر کافی ہو جاتی ہے جہاں تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہو اور اندر کی طرف
غائر نہو - اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہ ہو خواہ چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کی طرف غائر ہوا اور
ظاہر جلد سے دور ہو اور بدون شرط کے چارہ نہ ہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح ردی میں ہوتا ہے اور چوٹ
لگنے کبھی اسکی کیفیت نہو اسلیئے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد میں تفرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق
اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہیں غائص اور غائر ہوتا ہے اسی وجہ سے مطیع ادویہ خفیفہ کا نہیں ہوتا ایسے وقت میں استعمال جذابات
قوی کا ضرور ہے کہ پچھنے یا شرط لگائیں - اور کبھی اس سے بھی زیادہ دشواری اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف متورم ہو جاتا ہے اور
خارج تک ورم نمایاں ہو جاتا ہے ایسے وقت میں واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کریں کہ ورم تقیح ہو جائے اور ریم پڑ جائے اور جسقدر
مادہ مجتمع ہو چکا ہے اُسکا مدہ بن جائے تاکہ درد میں بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہو گا اور تحلیل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہو جائیگا اسلیئے کہ ورم
بہر حال کبھی نہ کبھی منتج ضرر ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور ضیا طبیعت کے تقیح ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بخود بعد امتداد زمانہ کے
منتج ہو - کبھی تحلیل کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہو جاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مقویہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات میں وسعت
پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ سقطہ اور رضوضہ میں سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرنی پڑتی ہے اور جو بندش اور پٹیاں
فسخ کے واسطے درکار ہیں انکی نسبت اس طرح بیان کیا ہے کہ اگر رض یا فسخ پیدا ہو اسکی بندش کرنی چاہیئے کہ رباط العضو موضع
فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کی طرف دور تک پہچانا چاہیئے اور نیچے کی طرف بہت کم پہچانا
مناسب ہے اور زیادہ جبیرہ اور رفادہ کی یہاں کچھ حاجت نہیں ہے اور نہ اُسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیئے کہ ہر جذاب
محتاج اسکا ہے کہ خون مردار کی تحلیل ہو جائے - اور اوپر کی طرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب
کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کی طرف پٹی کا لیجائیں لازم ہے کہ اُسے ڈھیلا رہنے دیں اور چاہیئے کہ وہ کپڑا باریک اور ڈھیلا خواہ مضبوط
ہو تاکہ بندش سے پھٹ نہ جائے اور بہت جلد انفصال بطون کا اس سے ہو جایا کرے اور عضو ماؤف کو اوپر کی طرف اونچا کر دے
تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم میں بھی یہی تدبیر کرتے ہیں اور اُس علاج یعنے بندش کا وقت قبل
ورم کے ہے اسلیئے کہ جب عضو میں ورم پیدا ہوا پھر سوائے بندش معتدل کے کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہیں کر سکتا ہے چہ جائکہ اُسی
بذریعہ بندش کے دبا دیں کہ اسوقت زیادہ ضرر پیدا ہو گا اسی واسطے ایسے وقت میں بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج
کرتے ہیں - جو غدد دتلاع فسخ کے ہوں انکا علاج بذریعہ اویزان کرنے امرضب کے کرتے ہیں اور امرضب کو اُسپر بگھوتے ہیں

بالکہ غدد مین زیادتی پیدا ہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے ہین اپلا چپٹا کرکے سینہ کو ڈوروں سے باندھتے ہین کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہین اور ان مین فسخ پیدا ہو جاتا ہے پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت کا الم اور انکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اس مین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہوتا ہے خواہ اس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً اس مین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر جثہ آدمی کا بڑا ہوگا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسی واسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بارہا گرتے ہین مگر انھین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسے کہ جوان اور مسن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے۔ اور گرنے اور کوفت اور ضربہ پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور انکے تدارک مین بھی احتیاج انھین تدبیرات کی ہوتی ہے جو ہمنے اوپر بیان کیے ہین۔

کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہو جاتی ہے خواہ معدہ کے کوئی شق قطع ہو جاتی اور آدمی فی الفور مر جاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند ہو جاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہو جاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو سر مین ہو عارض ہوتا ہے خواہ جو رگ جگر مین اور طحال مین ہے اسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی مع شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہو جانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہو جائے اور اسکا سر نیچے جھک جائے اور سانس اکھڑ جائے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہو جائے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہو جائے ایسا شخص گویا مردہ لیکن زندہ ہے اور تھوڑی دیر مین مرا چاہتا ہے۔ لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ کسی قسم کی ضرب اور صدمہ کھلا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مر جاویگا اسلم حال اس شخص کا ہے جسے قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برآمد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر یہی ورم باطن مین بھی پہونچ جائے اور ٹھہر جائے اور بعد سکون کے قے مین اسکے مدہ برآمد ہو وہ بھی اسی جگہ مر جاویگا جہاں قے کی ہے یعنی اسی جگہ سے مہلت اٹھنے کی نہ پاویگا۔ جس شخص کے سوراخ گوش یا خود کان مین چوٹ کا صدمہ پہونچے اور خون کثیر جاری ہو لابد ہے کہ ورم پیدا ہو اور بعد ورم کے ہلاک ہو جاویگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچے اکثر اسکا کلام کرنا بند ہو جاتا ہے اگر تیسرے روز تک اسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اسکی احتقان کی تدبیر کرین اور ساتوین روز تک انتظار کرین یعنی کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہو اور موضع سقطہ سرخ نہ ہو جائے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے

علاج اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہو اور نہ نزف الدم پیدا ہو واجب ہے کہ عضو مصدوم یعنے کوفتگی خواہ جس عضو پر صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اسکی تدبیر بعجلت کرین اور کوئی ایسی چیز اسپر رکھین جو عضو کو مضبوط کرے اور بالجملہ معالج کو ضرور ہے کہ بخوبی شناخت کرے اور ثبات حواس اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضائے حال کے نظر سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے۔ اور حقنہ لینہ رقیقہ کا استعمال کرین اسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کرکے اور بندش بھی ہو سکے شاید کہ شفا حاصل ہو جاوے بشرطیکہ اس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے۔ بشرط اس امکان کے

بہت جلد ایسی تدبیر کا استعمال کرے ۔ جواد ویہ ایسی جگہ اُنکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ مشدد ہون اور مشدد اور مغری بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخاے کرین جیسے کہ نفخ مین درکار ہوتی ہین اور دوائے لحم اور التصاق پیدا کرنے والی خارج بین ورداخل بین بھی درکار ہین ۔ موجود دائین پینے اور کھانے کی لائق اُس شخص کے ہین جسے نفخ خواہ کوفت یا سقطہ پہونچا ہے اُن مین مومیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اُس روغن کے جو بنام رستک کے مشہور ہے ۔ غذا مونگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہین ۔ کبھی مومیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پلانے زراوند چینے کے مع ایک مثقال نوہ الصبغ جسے ہمیشہ کہتے ہین شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اُسکے بعد لانے جو خاص مٹی ہے اور ارمنی اور سماق اور غزبوت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التحام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اسکا زیادہ ہے ۔ زنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر فوائد درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التحام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آیندہ سب کو مفید ہوتی ہے بشرطیکہ اگلا استعمال کیجاے ۔ عصارہ قنطوریون کبیر اور ریوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب اجزا مستعمل ہون نافع ہوتے ہین ۔ اطلاق طبیعت کے واسطے املتاس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین **قرص** جیدریوند چینے تین جز لک مغسول نوہ چار جز گل مختوم تین جز ان سب کی قرص طیار کرین ۔ ادویہ موضعیہ مین سے زبرہ اور مر ہے اور مصطگی اور مغاث سے صبوت ضماد کرین خواہ پلائین اُسکی بھی خاصیت عجیب ہے اور قلع اور کسر اور وثی اور فسخ اور ضربہ اور سقطہ اور صدمہ کے معالجہ مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التحام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور رہا اور نرم ہو گئی ہو سخت اور قوی کردیتی ہے **اور دوا یہ مسددہ سے** اقاقیا بھی عجیب النفع ہے اور اور جیحکہ یہ بھی بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اور لاکہ اور گل مختوم اور مونگ اور سماق اور کج اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے **ملصقات** سے انزروت ہے اور **کمادات** سے برگ سرو پانی مین پختہ کرکے اور نچوڑ کر زیتون ملا کر اسی طرح برگ اثل یعنے جہاؤ مین بھی فائدہ ہے اور اس مین شب یمانی داخل کرین **صفت دواے مرکب** مغاث بین جز خطمی ابیض عنزروت ایک ایک جز زعفران تھوڑی سے سب کو ملا کر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع ہے کہ اُسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے ۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوائے درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسے ورم عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کے واسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تقرح کا ہو اور نہ اُس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو مخوف اور تہی شکم ہو اسوقت واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ارخاکی بذریعہ زیت گرم وغیرہ کے کرین اور اس تدبیر کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے بانجہ یاران پر چوٹ لگی ہو کہ یہ تدبیر ایسے شخص کی نسبت تسکین دہ اور بدرجہ غایت مفید ہے **بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے** بہت سے امور اور اقسام اسکے کتاب سوم بین ہم اسقدر بیان کرچکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اُسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیجاے جو جلد اور جلد ہضم ہو جیسے لبلاب اور سرمق یعنے سلہ اور خبازی اور معز پات سے بارتنگ بہتر ہے اور ابتدا مین عصارات مبردین کوئی جز تلیین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ املتاس کے استعمال کرین ۔ مجربات سے اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جز لیکر گوتین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جز اور ربع جز زعفران

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموعہ سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ خواہ اجزائے مذکورہ ذیل سے بائین
ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیائے مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس جزو [illegible]
چار جزو برقشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران ساتھ جزو جوز السرو آٹھ جزو ان سب اجزاء سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین
اگرچہ قرص بالخصوص بعد تجاوز مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے دیگر تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین
جوش دین تاکہ پانی جذب کرکے نرم ہوجائے اور باسانی پس سکے اور اس مین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سے بیس جزو گلنار
سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیائے مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد فشردہ اور آب بارتنگ اور آب کزبرہ مجھے پسند زیادہ ہے گرم آس مین
گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جائز ہے کہ روغن موم مین ملا کر ضماد کرین **بیان حال اس شخص کا جو کوڑے اور زیر بند سے مارا جائے**
جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جائے اسی پانی کے عوض آب نخود پلانا چاہیئے اسطرح پر کہ چنے بھگو دین اور اسکا پانی نتھار کر دین
اور جو ادویہ معدوم اور ساقط کو تجویز کیجائے خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے۔ ایضاً ورم چینے زنجبیل آس مجموع دیڑھ درہم ہمراہ آب
گرم کے پلائین۔ چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کو بعد ذبح کے فوراً ادھیڑی ہو اور جو اسکی گرمی
اور رطوبت کم نہوئی ہو لے زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہوجائے اور اس سے جدا نہو سکے کہ اکثر ایکہی شب مین اچھا کر دیتی ہے اور دوسرے
روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اس پوست کے
نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑکین۔ کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہو کر چھوڑائی جاتی ہے اور اس مین
بھی کسی قدر شوریت ہوتی ہے اس کھال پر چھڑکتے ہین نسخہ مرداسنج اور سفیدہ بموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین یا بذریعہ
بذریعہ روغن گل اور موم کے بنائین ایضاً کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی
رہجائے گا زرنیخ کے لگانے سے اسکا ابطال اور زوال ہو سکتا ہے کہ ہرتال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین۔ بعض لوگ اس مقام پر [illegible]
مرد اسکا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وثی کا بیان** بہتر علاج وثی کا جو مفاصل مین واقع
ہو یہ ہے کہ البیاد رقم کو اس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہوجائے۔ ہم نے ہڈیون کے
ٹوٹنے کے بیان مین ادویہ چند ایسی لکھی ہین کہ وہ سبکے سب وثی کے علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے اگر اس
مقام پر درد باقی رہجائے بعد درستی وثی کے اسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے علو زے
وغیرہ کی **رگڑ لگنے کا بیان** سحج کے معنے خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انقشار اور چھل جانا کسی درشت شی کے چھونے
سے عارض ہو اسکو اصطلاح مین سحج کہتے ہین۔ کبھی سحج کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سحج عارض ہوتا ہے کبھی
تمام جلد مین سحج پیدا ہوتا ہے اور رگڑ سے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اسکے الصاق اور ملانے
کی حاجت پڑتی ہے۔ اسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہو چکی ہین اور تا امکان واجب ہے کہ
جلد کو قطع نکرین بلکہ جلد پھیلائے رہین کہ چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہو کہ آخر مین الصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر
الصاق پیدا نہوگا بذریعہ مراہم کے ملائی جائیگی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد
مین اگر سحج کھلا ہوا واقع ہو تو سپر الصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہو اسکی ۔۔۔

بذریعہ دوا کے یہ صحت ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مجفف کا اثر اسپر پہونچے یعنے کھلی ہوا میں رہے ۔ خفیف سحج
جیسے موزے وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سحج پیدا ہوا اسکا علاج یہ ہے کہ ربہ یعنے پھیپڑا کسی حیوان کا خصوصًا بچہ بز کا پھیپڑا البکر
اسپر لگا دین وہی اچھا کر دیگا اور اگر ورم پیدا نہوا ہو پرانے چمڑے کو جلا کر خواہ روغن گل اور ہرتال سرخ کا استعمال کرین اور کردہ
سوختہ عجب النفع ہے اور قابل اعتماد ہے موزہ کی رگڑ کے واسطے منجملہ ادویہ نافعہ اور ملحمہ اور مدملہ کے کل وہ دوائین ہین جن مین تھوڑا قبض
ہو جیسے اقاقیا اور مازو خصوصًا مازو سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سے رگڑ مین کرین شاید یہی کافی ہوگا خواہ سحج مشحمہ یعنے جو رگڑ کی وجہ
شحم کے عارض ہوئی ہو اُس مین بھی ہے اور کافی مفید ہے ۔ اور اکثر اوقات مین فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہے ۔ ایک قوی دوا
یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس روغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول کرین
اور ان دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کے ساتھ مجفف ہوتا ہے اور سحج اور شحمی خفیف کے ورم کو دفع
کرتا ہے منجملہ لطوخات کے خصوصًا اگر شقاق بوجہ ثلج کے پیدا ہوا ہو یہ ہے کہ آب عدس کو اور طبیخ کشنیز اور آب دریا نیمگرم استعمال کرین
اور تضمید وردی خشک کرین ۔ لیکن تمام جلد اُڑ گئی ہو اسوقت منع ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوگی جس مین تجفیف قوی اور ختم
کی قوت ہو اور اسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہے بیان وخز اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ پیکان اور ہڈی کے
کریچ چبھنا وخز یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق سلاخ شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب قریب ہین اسلیئے کہ دونون صورتون مین
ایک جسم تیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے ۔ فرق اتنا ہے کہ کوئی
شے باریک چبھے گی اسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہے اسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہے پس
وخز باصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہو اور چھوٹا ہو اور خرق بڑے صدمہ وہ ہے جو عظیم ہو اور جسکا حجم بڑا ہو
اور شاید وخز با وجود تنگی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے یعنے چھوٹا
اسقدر ہو کہ شاید جلد سپیدہ کر کر گوشت تک نہ پہونچے ۔ اور ایسا وخز ضرر کم رکھتا ہے اگر اسکے ریزے نہ ہون اور چھیچھڑے گر نہ جائین
کہ اگر ایسے بحال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہوا ہان اگر وہ گوشت شدید الرداءت ہو
کہ اُسوقت البتہ ورم اس مقام پر پیدا ہوتا ہے اور ضربان بھی عارض ہوتا ہے خصوصًا اگر غزا اور وخز شدید ہون اور بطور چبھنے کے ایسے واقع ہون
کہ انکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت مین بڑا علاج از روئے فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین ورم اور وجع کی کیجائے اور تدبیر
جراحت کی چندان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہے اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ
تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور جسقدر
کافی تدبیر ہے سب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضروری ہے تدبیر وخز اور خرق سے وہ یہی بات ہے
کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس رہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوئی وغیرہ کی اسکا پہلے اخراج ضرور ہے اس نوک کا نکالنا کبھی
بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسی چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے اخراج نصول کا یعنے تیر
وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلبتین کے ہوتا ہے جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح گڑ جائے اور قاعدہ عام
یہ ہے کہ جس آلہ سے نوک وغیرہ کو نکالتے ہین اُسکی نوک ٹوٹ کر رہ جانے کا خوف نہو اور جس چیز کا نکالنا مرکوز خاطر ہو وہان تک رکھ

اس آلہ کے پہونچنے کی وسیع ہو سکنے کے بخوبی سمجھنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہوا ور چاہیے کہ نکالنے کے طریقوں سے سہل ترین کو اختیار کریں اور اگر
دونوں طرف سے نافذ ہوگئی ہو اس جانب کی توسیع کرلی چاہیے جدھر سے اسکا نکلنا اولی ہو اور بقدر حاجت اسکو پھیلانا چاہیے اس آلہ کا
خواہ ہوچہ کا ٹوٹ کر رہ جانا اسکا حیلہ یہ ہے کہ دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اس نوک کا
چھپا اندر کی طرف ثابت ہو اسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش میں اگر سیدھی نکل آئے فبہا ورنہ اگر
یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اُسے نہ چھیڑیں تاکہ خود اپنے مقام میں جنبش پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس صناعت کے
بعض علما نے اس بارہ میں جو کچھ کہا ہے ہم اسے بعینہٖ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے کہ پہلے اسلحہ
سہام کو دریافت کریں اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی سے ہوتی ہے اور بعض ساخت کی نے اور بانس وغیرہ سے ہوتی ہے
اور گانسی تیر کی خواہ نیزہ کی آنی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ ہڈیوں کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نے وغیرہ
کی ہوتی ہے۔ بعض کی آنی خواہ گانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے۔ اور کسی میں ایک ہی آنی خواہ دو یا تین
ہوتی ہیں۔ اور کسی میں ایک سی آنی نوک دار ہوتی ہے اور کسی کے آنی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ گانسی میں نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی
خواہ تعلیم نیزہ بازی میں خواہ بانک سکھانے کے کہ اسکی نوک نیچے کی طرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک نمودار ایسی ہوتی ہے کہ گر
بعد در آنے کے جسم میں اسے کھینچیں جیسی تک نکل آئے اور بعض کی نوک آگے کی طرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اسکا ہو سکے اور پنجہ کی
آنی مشابہ تولب کے ہوتی ہے جب اسے باہر کی طرف کھینچیں انشاط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی آنی ست بڑی ہوتی ہے اور اسکا
کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہیں اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اسکا نام ذنابہ یعنے دنبالہ
دار ہے اور بعض کی آنی خواہ گانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی آنی پر چند نوکیں باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزے کی
ذائد نکال لیں یہ کچھا لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئیں میں گرے ہوئے برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہیں
اس شکل کی یہ گانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی گانسی خواہ نیزے کے انی میں سری خواہ زائد پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی
خواہ گانسی سرے اور زائد پیوست ہوتی ہے بعض کی سلفت میں استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ میں استواری نہیں
ہوتی اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جب بدن میں گڑ جائے اور باہر کھینچیں سری اور زائد نکل آئے اور انی وغیرہ پیوستہ رہجائے بعض کی
اور گانسے کو زہر میں بجھاتے ہیں اور بعض مسموم نہیں ہوتے الغرض حسب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسقدر تفاوت ہے اجمالاً اسکے نکالنے
کے دو طریقے مقرر ہیں ایک بذریعہ جذب اور کشش کے دوسرا بذریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج میں جسد کے چھپے اسکا نکالنا بذریعہ
ہوتا ہے اسی طرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم میں در آئے اور جس موضع میں تیر کی پیکان ہے اگر نکالی جائے نزف الدم
مہلک عارض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اسوقت نکالتے ہیں جب گوشت
میں پیوست ہو اور جن اجسام میں اسکی گرانی پیدا ہوئے مقدار میں کم ہوں اور اس جگہ چاک کر سکنے کو کوئی مانع مثل عصب اور استخوان
وغیرہ کے نہ ہو پھر اگر تیر کی مجروح ہوئی ہو اسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر میں نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے
اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے کہ اگر زخمی کو اس شکل پر باقی رہنا دشوار نہ ہو جس شکل
زخمی ہوا تھا اور اسی صورت پر صبر کر سکے جسوقت انی خواہ گانسی وغیرہ نکالنے کے یعنے بوقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کے

ہاون ہمنا اور ترپنا وغیرہ اُس سے مواد نہوں مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کریں اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے
کہ اُسے چت کریں اور جہانتک ممکن ہو اسکی شکل ایسی درست رکھیں کہ نکالنے میں حرج اور وقت نہو جیسا کہ کانٹے نکالنے کی ترکیب خواہ دبا
اور منچوڑنے کی تدبیر کریں اور اگر گوشت میں پیوست ہو گئی ہو چاہیے کہ ہاتھوں سے خواہ لکڑی جذب کریں بشرطیکہ وہ لکڑی جیسے تیری خواہ
ڈانڈا الگ نہ ہو گئی ہو حقوقاً اگر ڈانڈا دوسری قسم کی ہو پھر اگر لکڑی گر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یاسنی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے
آسانی اور کامیابی نکالنے میں نکال لیں اور بعض مقامات پر گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارہ زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ
چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جدھر سے پیوست ہوا ہے اُس طرف سے نکلنا ممکن نہو جیسے
کہ وہ مقامات چاک کریں جدھر کو توڑ کر نکلا اور اسی طرف سے نکالیں بذریعہ جذب کے خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو
اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اُسے کسی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالیں اور مناسب یہ ہے کہ اسکے
دفع کرنے میں کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کریں۔ اگر پیکان دو دھرا ہو اور ٹٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے۔ ایسے پیکان کو بس اسکے جسم
میں داخل کریں جس سے کہ نامرکوز ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اُسے دیکھیں کہ اس میں چند مواضع مخصوص میں جیسے کہ ذکر ہو پڑتے ہیں اور شاید
اُن سے زیادہ خار اور نوکیں اُس میں باریک باریک ہوں جو نظر نہ آتی ہوں اسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش کر کے
اُسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان نوکوں میں سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ ٹکڑا نظر آئے اُسے بھی نکالنا چاہیے انھیں حیلوں اور تدبیروں سے
جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکیں ہوں اور نکلنا اُسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائیں بشرطیکہ
قریب اسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو تاکہ جب خوب منہ کھل جائے بآسانی ہم اُسے نکال لیں۔ بعض آدمی
اس چاک کو ایک تل میں داخل کر دیتے ہیں تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے۔ پھر اگر زخم میں سکون اور متورم نہ ہو گیا ہو اور
ورم گرم نہ ہو تو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگا دے اور اگر جراحت میں ورم گرم عارض ہوا ہو
مناسب ہے کہ اسکا علاج نطول اور ضمادات سے کریں زہر میں بجھائے ہوئے تیروں کی تدبیر اولی یہ ہے کہ جہانتک گوشت میں
اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالیں اور کاٹ ڈالیں اور شناخت اُسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم کا
رنگ اچھے گوشت کے رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہونچ
گیا ہو اُسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لیں گے اور اگر اُس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے مانع ہو اُسے تراش
لیں اور شق کر کے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالیں اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سیدھا ہوتا
اور جنبش نہیں کرتا ہے اور جب ہم اُسے ہلاتے ہیں کسی طرف نہیں جھکتا ہے لہذا ہم پر واجب ہے کہ پہلے ہم اُنہی ہڈی کو قطع کر ڈالیں
جہان تک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اسکے گرداگرد اُسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کریں کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ ہو اور یہ ترکیب
ہے ہڈی ترن کرنی پڑتی ہے جو ہڈی نکمیں اور گندہ ہو۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس میں در آئے جیسے دماغ خواہ قلب اور ریہ یا احشا
اور رحم یا جگر میں پیوست ہوا ہو اور علامات موت کے نمودار ہوں لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کریں اسلیے کہ ایسے وقت
جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور یہ ناکہ ہم محل ملامت جہان کی نہوں اور باینہمہ کچھ نفع میں بہ نسبت
مریض کے بھی جذب پیکان کا ایسے وقت ظاہر نہیں ہوتا اور اگر علامات ردی ظاہر نہوں ایسے تدبیر اختیار کریں گے کہ جس امر خوف کا

ہم کو از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہو اس سے الگ ہو اور پہلے ہم اسکا ذکر گذشتہ سطور میں کر چکے ہیں اور جو امور مہلک اور
بڑا دہندہ عارض ہوتے ہیں ان سب کا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہیں اُسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہیں اور اگرچہ زخم اعضاء
رئیسہ میں ہو لیکن اکثر لوگ ویسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہیں اور جانبر ہوتے ہیں اگرچہ امید سلامت نہیں ہوتی ہو اور نہایت
عجیب ہوتا ہو اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہو اور کسی قدر مقعد پردہ بھی باہر نکل آیا ہو جو شکم پر تھا اور سر پا در عم ہلاک ہو
دو اسکی وجہ سے موت واقع نہیں ہوتی ہو علاوہ یہ ہو کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا میں بعینہ چھوڑ دیں فقط اسکے باقی رہنے سے زخمی کی
موت بہرحال طاری ہوتی ہو اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہیں عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہیں اور اگر اسکا خیال نکریں
در پیکان کو جس طرح ہو سکے نکالیں تو اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہو ادویہ جاذبہ واجب ہو کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہو اوس جگہ
پر اُسکو رکھیں کہ وہ جاذب قوی ہو خواہ سرکنڈے کی جڑ پیسکر ضماد کریں اور کبھی روئی اور شہد میں گوندھکر استعمال کریں اور ایضاً
برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر النبج خصوصاً ہمراہ تانبہ پیس کے اور اسی طرح جنگلی پھل سلم اور اسی طرح
خبری کے جمیع اصناف اور زراوند اور بصل الزجس ادویہ حیوانیہ بہت سے ہیں مثلاً مینڈک کہ اسکی کھال اوتار لی ہو جو ہڈی
میں چھپے ہوئے پیکان کے لیے عجیب النفع ہو اسی طرح ڈاڑھ کے اوکھیڑنے میں نہایت سودمند ہو اسی طرح سرطان کو پیسکر
استعمال کریں اور دونوں قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کے انفحہ۔ بعض کی رائے یہ ہو عصایہ جو ایک جانور مشہور ہو اور شاید
بندش بھی چھپی ہوئی چیز کی جذب میں بہت موثر ہو ادویہ مرکبہ میں عصابہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈے کی جڑ بعض جریب
آپس میں ترکیب دے کر استعمال کریں اور خاص فاسد ہڈیوں کے نکالنے والی دوا قروح مندملہ کے نیچے سے جسقدر ہیں انکا ذکر
ہڈیوں کے بیان میں آتا ہو **قانون علاج آگ کے جلنے کا** آگ کے جلنے کے علاج میں دو غرضیں متعلق ہوتی ہیں اول تو یہ
کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہو اسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کی مانع دوا وہی ہو جو تبرید کرے
اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہو جن میں جلا بھی کسی قدر ہو اور اسکے ہمراہ تجفیف بھی
لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہیں ہو اور نہ اس دوا میں لذع کسی قدر ہونی چاہیے اور بالجملہ حرارت اور برودت میں معتدل ہونا ضرور
اور جب احتیاج دونوں قسم کے علاج کی ہو یعنے چھالا بھی نہ پڑنے پائے اور جلنے کا بھی علاج ہو جائے پہلے مبردات سے تدبیر کریں
بعد ازاں اگر دوسرے قسم کے دوا کی حاجت باقی رہے اُسے بھی استعمال کریں ورنہ کچھ حاجت نہیں۔ لیکن اگر جلا ہوا مقام
پختہ ہو جائے اور چھالا پڑ جائے اُسوقت دوسرے قسم کی علاج کا استعمال واجب ہو اور اسکے واسطے ادویہ یہ ہیں کہ قیمولیا اور
مٹی کہ اسکا حجم سبک ہو جیسے چولھے کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی یعنے روشنائی جو ہندوستان میں طیار ہوتی ہو اور زین ق...
ادویہ کا استعمال کریں اور کندر خواہ ملک البطم وغیرہ اس غرض کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ میں سے
نہایت گرم ہیں اور قوت لذع سے خالی نہیں ہیں اور بعض میں رطوبت حد مناسب سے زیادہ ہو ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول
کے صندل اور خرفہ اور حشت سپید جدید خواہ بھکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب میں مخلوط کر کے ضماد کریں
یا زردی بیضہ اور روغن گل سے مرہم طیار کریں ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلق
ہمراہ روغن گل کے ایضاً ابلی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اسکے بعد چونے کو خوب سا دھو کر سپیدہ اور

ایلوا

جمی ہوئی ہی اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جاے گویا وہ رطوبت لزجہ ایسی ہوتی ہی کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جائے
اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہو گی خون جدید اور اچھا اُس مقام سے آئیگا اور اُسپر لعاب سا پیدا ہوکر دشبذ مذکور پیدا ہو گی اور پھر
گرفت قوی ہو گی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اُس سے پست پوست کی شکل پر چھلکون کا دفع ہونا چھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہی ایسی
ٹوٹی ہوئی جگہ مین جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہین ہی اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جبیرہ پر اقتصار کرینگے
اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کر کے پھر جبر کی تدبیر کرین یہ بات اچھی نہین ہی اسلیے کہ ہڈی سخت ہو جاتی
ہی اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہی اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہو گی اور بہت سے احوال عظیم اور
کیفیات خطر انگیز پیدا ہونگے اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہو گا اس مین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہی اگر عضو
ٹیڑھا ہو جاے وہ بہتر ہی بہ نسبت اُسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہی کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاے اور
اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہو اُس مین اور بھی خطرہ ہی عضو کے سڑ جانے کا لہذا واجب ہی کہ مقام ورم شکست مین پچھنے لگائین تاکہ جو خون
مقام ماوف پر ہی سب نکل جاے اور اگر یہ خون باقی رہیگا عضو کی قوت واقع ہونیکا خوف ہو گا اور اگر خون جاری ہو بعد ٹوٹ
جانے کے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اکثر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہی کہ علاج واجب اگر کرین مگر
تو فساد واقع ہو گا پس اسہال اور تلطیف غذا کرتے ہین کبھی بندش کے سبب سے ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوتی ہی کہ احتیاج بندش کی
کھول ڈالنے کی ہوتی ہی خواہ اُسکی حاجت ہوتی ہی کہ آب گرم سے نطول کرین تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جاے اور بقراط کی راے ہی
کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اُسکی یہ ہی کہ جس شخص کے بدن کا ٹوٹا ہوا عضو درست
کیا جاتا ہی اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب مواد اندر کی طرف ہو گا اور جالینوس خربق کے استعمال کو جائز نہین بلکہ اُسکا
بلکہ غاریقون سے پینے کو تجویز کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جس مین کسی قدر اثر خربق کا داخل کیا گیا
ہو پلانی چاہیے مین کہتا ہون اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص کا بزمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت
قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس نا جائز کرتا ہی تو ایسا کسقدر فاصلہ بزمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا بلکہ مقام
تعجب ہی کہ ایسے قریب زمانہ مین اسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہی غرض شیخ کی یہ ہی دونون تجویزون مین ایک کی تجویز
ضرور غلط ہی خواہ بقراط کی راے غلط ہی یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہین
ان شیخ کا یہ اعتراض قوی ہی کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو درست
کرین اسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اُسوقت راے صائب یہ ہی کہ اُسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست کر چکے
ہون اُسے بھی الگ کر ڈالین کہ اکثر مریض درد سے نجات اور آرام پاتا ہی فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اُسے تسکین
مل جاتی ہی ۔ طول مین جو کسر ہی اسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہی کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شدید تر بہ
نسبت اور اقسام کسر کے اُس مین درکار ہی اور عضو شکستہ کو اندر کی طرف دبانا چاہیے ۔ اور جو شکست عرض مین واقع ہوئی ہی اُسکی
درستی مین لازم ہی کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجائین اور جہان تک ممکن ہی بہ رعایت وضع اجزاے سلیم کے کرلی چاہیے یعنے
جو اعضا اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوے ہین جسطرح کی وضع انکی ہی اُسی طرح اس ٹوٹے ہوے ہڈی کو بھی درست

کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھیں کہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہوا ہے یا نہیں اگر ہو تو اسی کی وضع پر
محاذات پر رکھیں اور درست کریں اور اسکے درمیان میں اور بھی بہت سی چیزیں نظر کرلی چاہئیں مثلاً یہ کہ شظایا ٹکڑے دور
ہوں اور زوائد یعنی زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے اور انکے مقابل سوراخ جو اسکے بیچ میں شظایا کا حال یہ ہے
کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہ پر بیٹھیں گے درمیان ہڈی کے اور اسکی درستی کے مانع ہونگے اور اگر ہڈی تو ٹوٹ جائیں گی دونوں بازو ٹکڑوں
کے کہ ٹکڑوں کی بیچ میں ہیں دونوں سروں کے آجائیں گے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہیں سکیگا اور اگر شظایا اپنی جگہ
سے ہٹ جائیں گے ایک گڑھا ایسا رہیگا جس میں ہمیشہ صدید مجتمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے یہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شظایا بھی
متعفن ہونگے اور عضو دف میں عفونت پیدا ہو جائیگی پھر پیپ رہ ہوتا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیئے کہ استواری سبوت
پیدا ہوتی ہے جب ٹکڑیں اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص میں درست بیٹھیں اور وہ مقامات وہی ہیں جو ان کے سامنے
دوسرے استخوان میں بنے ہوئے ہیں اور جب اپنے اپنے گڑھوں میں یہ چیزیں درست ہو کر بیٹھیں گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ میں استواری
نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ بروقت جبر اور درستی کے خوب زور سے بذریعہ ہاتھ یا رسیوں خواہ بذریعہ اور آلات کے کھینچیں اور جہانتک ممکن ہو شکستہ
ٹکڑے دراز ہو سکے اسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گڑھوں میں درست بٹھائیں جب یہ نسبت پوری اتریگی دونوں
حصے ہڈی کے جو ٹوٹے ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی سیدھ میں آجائیں گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہ میں پیوست ہو جائیں گے اور جو فاصلہ
محاذی ہر ایک نوک اور زوائد کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائیں گے نٹ جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب ہم نے شدت کھینچکر ہر ایک کو اسکے محاذی
کر بیٹھیں اور خوب یقین ہو جائے کہ اب ہر ایک شی اپنی محاذی ہو چکی تو آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائیں اور جس وضع سے سامنا
ہوا ہے اسکی محافظت رکھیں ایسا نہ ہو کہ دبنے پائیں آگے پیچھے ترچھا کرنے پر محاذات اور سامنا باطل ہو جائے اور از سر نو پھر وہی محنت کرنی
پڑے جب ایسی آہستگی اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہ میں جم جائے اور بیٹھ جائے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے
دریافت کرنا چاہیے اگر کسی جگہ بلندی خواہ اونچا نیچا خلاف حالت صحت کے نظر آئے اسے از سر نو باتحقیق درست کر دینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی اسی طرح
باندھنی چاہیے جو عضو مجبور کی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ہو ورنہ حرکت سے اور
زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکے گی وخیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان میں ہو
واجب ہے کہ بندش اس جگہ ہو جہاں پر میل اور جھکاؤ زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنی پورے دو ٹکڑے ہو گئے ہوں ضروری ہے کہ
جسطرف جھکاؤ ہو اسی طرف برابر کردیں اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدھر زیادہ ہے اودھر بندش بھی زیادہ
ہونی چاہیے اور ٹوٹی ہوئی جگہ میں کوئی شظیہ یعنی نوک خواہ چھوٹی ہی بھی ہو اور اسکے سبب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اسکی
اصلاح ضروری ہے جسطرح پر ہوسکے اور اگر اس کریچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہیں ہوتا ہو پھر اسے چھیڑنا کچھ ضرور نہیں اور اگر اسکا کھر کھر
بولنے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اسپر جھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جائے گی اور اگر کسی طرح کی آواز اس کریچ
اور نوک کی سنائی نہ دے اور اسکی درستی سے بتقاضائے قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے پاس ہو اسوقت اسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب
نہیں ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اس سے درگذر نہ کرنا چاہیے اگر بوجہ نوک یا کریچ وغیرہ کے گوشت میں خرق اور شگاف پیدا ہو
تو مناسب نہیں ہے کہ بطور جہال کے اس شگاف کو زیادہ بڑھائیں مگر واجب ہے کہ دونوں سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچیں دونوں طرف تاکہ معلق کسی جانب بھی نہ ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونوں سرے خوب سے کھنچ جائیں اسکی شظیہ یعنے نوک خواہ کرچ کی طرف توجہ کرنا چاہیے کہ اسے اپنی اصلی جگہ پر پھیر لاکر اسکے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہے اب زیادہ شگاف بڑھانا چاہیے نہیں ہے بلکہ ایک ٹکڑا تمرے کا لیکر اس میں اتنا بڑا سوراخ کریں کہ شظیہ اس میں پھنس جاوے اور اس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کردے بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے میں بھی سوراخ ویسی ہی کریں جیسے تمرے کے ٹکڑے میں سوراخ بنائے ہیں جب یہ تمرہ اور چمڑا درست ہو چکے اسی میں اس نوک کو پھنسا کر تمرے اور چمڑے دونوں کو اسقدر دبائیں کہ ہڈی کھل جاوے اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی اس سوراخ میں بخوبی پھنس کر پھنس جاوے اور جنبش نہ کر سکے اسکے بعد باریک آری سے اسی نوک تراش ڈالیں اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے کنگھی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہیں ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اسی شے میں سوراخ بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہیں جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنے شظیہ خواہ کرچ میں ہڈی کے سوراخ کرکے جب اسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں پھر اسے نکال ڈالتے ہیں لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہیں ہے کس لیے کہ شاید اس نوک خواہ کرچ کے نیچے کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اس میں سوراخ ہو گیا پھر کیسی خرابی برپا ہو تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہیں اور ہلا ہلا کر اس سے نوک خواہ کرچ وغیرہ چن لیتے ہیں یا قطع کرتے ہیں کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہیں ہے کبھی سوراخ کرنے میں بھی ایک ایسی بیہودہ تدبیر کرتے ہیں کہ اسے برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہے زیادہ بقدر حاجت نہیں ہوتا ہے یعنے اس میں ایک اڑا اور روک ایسی بنی ہوتی ہے کہ مقدار معین اور دینیر اس کرچ کے سوراخ ہو کر پھر وہ برما نیچے نہیں اترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہے بہ نسبت آلات ہزارہ یعنے ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے اگرچہ پہلی تدبیر تمرے کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہے کہ جو لوگ جبر کا کرتے ہیں اور جنہیں اس کام میں دستگاہ اچھی ہے انکے پاس چند اقسام کے برمے وغیرہ طیار اور درست موجود رہیں اور برمے کی نوک وغیرہ خوب درست ہووے اور صاف اور زنگ آلودہ نہوں کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہیں ہوتی لیکن ریم در صدد برقرار رہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس عیب کا اور ریم کا بذریعہ تجفیف کے کیا جاتا ہے اور انہیں دواؤں سے خشک اور بند کر دیا جاتا ہے اسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہیں اگر شظیہ خواہ کرچ ہڈی کا معتبر ہو اسطرح پر کہ عضل میں گڑا ہوا اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اسکی نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشنا واجب ہے کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہو گئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہو گئی ہو اسوقت سب ٹکڑوں کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اسکے کاٹنے خواہ ہٹانے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچتا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ ماؤف ہو گیا ہو اتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاوے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دیں کہ اس میں کچھ زیادہ مضرت نہیں ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے میں البتہ مضرت زیادہ ہے **چند وصیتیں مجبر کیواسطے** مجبر وہ شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان میں یہ پیشہ اکثر کمانگر کرتے ہیں الغرض واجب ہے کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اسکا میلان اور جھکاؤ کس طرف ہے اور

شناخت مجبر کو اسطرح میسر ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے اودھر حدبہ اور کوبڑسا پیدا ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ جدہر سے
میلان پیدا ہوا ہے اودھر تحدیب ضرور ہوتی ہے اور جسطرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اودھر تقعیر اور گڑھا پڑتا ہے
اور اکثر اس امر کا احساس اور یہ آگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے اودھر
درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اسی طرف زیادہ ہوتی ہے انھیں علامات پر بنا کر کے کارروائی کرے گا علی ہذا ایضاً
مجبر پر واجب ہے کہ اپنا ہاتھ مقام شکست پر پھیرے اور ہر وقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر نیچے دونوں طرف ہاتھ پھیرتا رہے اور بہت
نرمی سے اور آہستہ آہستہ نیچے کیطرف ہاتھ پھیرا کرے تاکہ اسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اونچائی
خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہو جائے تاکہ دوبارہ اسے بجا کر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہے اس سے
اس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور درد شدید پیدا ہوگا اور آنکھ کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور میسر جانچ معلوم ہو اسپر
فریفتہ نہو لیوے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو مکسور جڑ گیا اور درست ہو گیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت
پوری پیدا نہو اور اسکے سب آثار ظاہر نہو جائیں ہرگز اطمینان نکرے اسلیے کبھی ورم کی جہت سے بار صحت مخفی رہجاتا ہے اور موضع انکسار کی
راستی بوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اسوقت خطا کرتی ہے اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی ہو جاتی ہے
اگر مجبر منتظر تامل اس عضو مکسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہیں کرتا ہے تو ناگوارا اور بدشکل ہو جاتا ہے اور اگر بالکل درست
کرتا ہے تشنج اور رگمی صعوبت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہے کہ اسے بدشکل رہنے دے اور زیادہ اسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر
کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے میں ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنے اصلی سوراخ وغیرہ
میں درآئے مجبر کو چاہیے کہ بہت سعی اور درستی اسکی جوڑنے اور درست کرنے میں نکرے اور جس طرح ممکن ہو اسے درست
کرنیکی درپے نہو اسلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض میں ایک ایسی آفت عظیم پیدا ہوگی
جسکا ضرر نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے اگر کسی عضو
کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہوا اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اسے
پھیر سکے اس میں بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیوں کے بہت سے مفاصل واقع ہیں جیسے ران اور تحفہ پیٹھ
سر وغیرہ واجب ہے کہ درست ہو جانے پر عضو شکستہ کے سوائے عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزوں سے اعانت کرے اور وہ چیزیں
ہی میں جو دبیرون درستی پیدا ہونے کی ضد ہیں اور سب کا ذکر خلع کے باب میں ہو چکا اور سب سے زیادہ خون بالزوجت کا پیدا
کرنا میں کامل ہے اور بہت درستی پیدا کرتا ہے فصل مجبور کا بیان یعنے جس عضو کو درست کریں اسکے اوٹھانے اور اونچا رکھنے
کا طریقہ کیا ہے جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرنے میں اسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اسکے درست ہونیکے
موافق ہو اور درد پیدا نکرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اس عضو کی ہے اور جس طرح اپنی حالت صحت کی
اوٹھتا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتھ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کے جوڑ میں زاویہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ شکل کلائی کے اونچا رکھنے کیواسطے
ذاتی اور اصلی ہے اور پاؤں کے واسطے دراز کرنے میں جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی بہ
دیکھنی چاہیے اکثر بعض آدمی خوگرفتہ ایسی ریاضات کے ہوتے ہیں کہ انکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہو جاتا ہے

جیسے بعض ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے رکھتے اسقدر مشاق ہو جاتے ہین کہ دونون پانون گردن پر چڑھا کے ہاتھون کے بھل مین بہ چلنا مخفین دشوار نہین ہوتا ہی ایسے آدمیونکے واسطے پانون کو دراز کرنے سے جو نصب اور اُٹھانا پیدا ہوتا ہی وہ کبھی مفید نہوگا اور جس طرح کسی عضو علیل مین لٹکانا برا ہی اور بہ شکل مستوی واجب ہوتا ہی اسیطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہی کہ بے نہ لٹکائین لازم ہی کہ اُسکے تکیہ گاہ اور ٹیک کی جگہ کسی برابر شی پر ہو جو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہی تاکہ بعض اُس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے یعنے جو عضو شکستہ قابل لٹکانے کے نہین ہی اُسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جس مین خوب دبا ہوا اور ہموار رہے ایسا ڈھیلا تکیہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگائین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے ہر عضو شکستہ کے حق مین لٹکانا برا ہی جیسے کہ ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اُٹھانا اچھا ہی اور مناسب حال ہی جب تک کوئی مانع نہ ہو۔ اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہو جائیگا اور اُس مین گرہ پڑ جائیگی اُسمین اسیقدر پیدا ہوگی جسقدر اُٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہی اور جسقدر رباط یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اُٹھایا گیا اور اُسکے سہارے پر ٹھہرا رہا ہے **رباطات اور زوائد کا بیان** رباطات پٹیان جس سے بندش کیجاتی ہی اور زوائد دھجیان جو بندش مین مستعمل ہین خواہ ڈورے اور تاگے اور رسی وغیرہ پٹی کے چیتھڑے صاف اور پاکیزہ ہونے ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہی اور درد بھی پیدا کرتا ہی اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہی بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جائے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اسکا نفوذ باریک دھجی خواہ گدی مین بخوبی ہو جاتا ہی اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہی کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہی اور اسکا بوجھ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہی اور اُسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی۔ اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسیقدر تجویز کرلی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر فقط بندش زور سے کیونکر ہو سکتی ہی پس لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام ہٹ کر بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین زیادہ مفید ہی اور اُسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھتی ہی اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہی پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی کچھ نہین ہی اسلیے کہ اس عضو کو تنگ مونھ پر کر دیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہی کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا چونکہ غذا اسی طرف سے آتی ہی اُسکے آمد کی راہ بند ہو جائے گی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے۔ پھر بھی ایسی بندش کرنی جس مین کسیقدر عضو صحیح بھی داخل رہے۔ عضو علیل کی طرف جو رطوبت گرتی ہی اُسے بھی نچوڑ ڈالتا ہی اور کسی قدر روکتا بھی ہی چوڑی پٹی بہتر ہی بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہی اور جسقدر ضرورت ہو اُسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین۔ لیکن چوڑائی اُسکی اسی قدر مناسب ہی جسقدر عضو شکستہ مین گنجایش ہو مثلاً سینہ مین جس قدر چوڑی پٹی کی گنجایش ہی اُتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہی اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہی اس مین چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح اُسکا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہو سکے گی اور جو خوبصورتی کہ بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئیگی۔ بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہی کہ ایسے اعضا کے واسطے تین اُنگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار اُنگل کی نہو اور یہ حکم زند یعنے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کے ہی اور ترقوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہی کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ نرمی کہ نہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ ترقوہ مین گنجایش عریض رباط کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین رباط عریض کی گنجایش ہو انمین بہت سے پیچ اور بہت پھیرے دیکر
باندھین اور زیادہ لپیٹنا قائم مقام چوڑی پٹی کے ہوجائے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ لپیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہی اُسکا عرض تقریبًا
تین انگل کافی ہی خواہ چار انگل کا اور طول اُنکا تین ہاتھ کا ہونا چاہیے۔ رفائد یعنے گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی انکے رکھنے
سے غرض یہ ہوتی ہی کہ پٹی کی گرفت برابر مین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ رفادہ یعنے گدی کی دو قسمین ہین ایک قسم سے
غرض یہ ہوتی ہی کہ عضو ماؤف مین جو گڑھا پڑگیا ہی وہ بھر جائے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہی کہ دونون سرے ٹوٹے ہوئے
ہڈی کے بیچ مین خواہ پٹی اور گدی سے بیچ مین گڑھا اور ڈھیلا پن نرہے اور نہ زیادہ اسقدر تہ برتہ ہو جائے کہ مثل پتھر کے سخت اور درشت ہو جائے
اور جس قدر گڑھا بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے کر دیا جائے۔ اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہی کہ بندش پٹی کی درستی
اور ہمواری اور استحکام اسکے ذریعہ سے ہوتی ہی اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کے خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران
اور پھیرے اچھی طرح سے بنی رہین اور برابر ہر جگہ سے گرفت کرے اور کسی جگہہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہہ ڈھیلی نہو اور چیزین جو اوپر
رکھی جاتی ہین اُنکا لزوم اور اُنکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہی۔ اول قسم کو رباطات اور عصا بکتے ہین اور دوسری جبیرہ اور نیچے
کے رباط کا فائدہ یہ ہی کہ مواد کو نافع ہوئی ہی اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہی۔ واجب ہی کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت
اور تہ گدی کی اُسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہی اور اگر جس طرح کا عضو مستدیر ہی اور جسقدر استدارت عضو
مین ہی اسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جائے بہتر ہی اور اسیقدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہو جائے جس سے
عضو کے استدارت کے مطابق ہو۔ کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہی جو پرت پرت ہو اور پٹی اُسے بند کیے رہے اور طول مین گدی
اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع ماؤف پر واقع ہی۔ جو پٹی کہ اُسے دوہری اور دو منہہ کی کہتے ہین اُسکا استعمال اس طرح پر ہوتا
کہ وہ حصہ اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہی بیچ مین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونون
آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کی لپیٹی جاتی ہین اور دونون ہاتھ سے اُسے لپیٹتے ہین جسطرح سے مشہور ہی اور
زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہی کہ ہر شخص اُسے جانتا ہی بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل دونون بندش مقام شکستہ
سے شروع کرین اور اُسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہی اور اسی جگہہ سب مقام سے زیادہ بندش کی بین
استواری درکار ہی اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہی وہان پر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہی کہ مقام
شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہی وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہی اور جو اُسکی وضع ہی اُسکی محافظت
بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہی اور ورم کی تحلیل بھی ہوجاتی ہی اور باوجودیکہ
ورم اور تعفن استخوان سے امان ہوتی ہی مگر کبھی اطمینان اُس صدمہ کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہوکر مغز
استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کر دیتا ہی لہذا احتیاج کسر اور تلبین کے بھی ہوتی ہی اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ
وہ ریم اور صدید نکلتا رہے سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہی جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے عضو
ماؤف پر وارد ہوتی ہو۔ علاوہ ہی کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو عالی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہی جس وقت عضو عالی
بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہی کہ غذا ے عضو کے آنے سے منع کرے

باؤن کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم دفع کرنے پر آمادہ ہوتا تو قیروطیات رادعہ سے بندش کی اعانت کرتا ہے یعنے بندش بھی اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت الانفاق اور موم کے کبھی رباطات کی تبرید ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہواہ خواہ پانی سے انکو سرد کریں تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو اور کبھی تلئین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہیں کہ اس سے ورم میں تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہیں ہے اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جس میں تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہو اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہیں گذرا ہے ورم پیدا نہو گا اسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہوں اور کوئی چیز سرد اور رادع بھی اسپر لگائی جائے۔ اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو لتیھڑنا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر پٹی کی بندش بعد ورم کے ہو اولی یہ ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہوں اور کسی روغن محلل میں ڈبو کر جس میں تلئین ورم کی بھی خاصیت ہو باندھیں اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی میں قیروطی وغیرہ لگائیں وہ سب نیچے کی تہ اور بیرت میں لگائی جائے کہ اس سے درد کی ہیجان کا امان حاصل ہوتا ہے اور اگر اس مقام پر قرحہ پڑ گیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہیں کہ ایسے وقت میں اگر استعمال قیروطی کا کریں اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کو لگائیں اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہیں ہوتا ہے اسواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کریں اور اسکے عوض شراب مذکور کو استعمال میں لائیں اور وہ لابی جت گدی کے نیچے والی شراب سے تر کر دیں ہمکو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو طلا وغیرہ ٹوٹے ہوئے عضو پر لگاتے ہیں انکو ایک جداگانہ فصل میں قرابادین کے ذکر کریں۔ جب بندش کی ابتدا کریں چاہیے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کریں زیادتی اور کمی پیٹنے کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اسے لفافہ کو اسی مقام پر دوسرے پیچ میں بندش کریں اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچیں۔ یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری لیکر مقام کسر پر دو خواہ تین پھیرے اور لپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اتریں اسکے بعد تیسری پٹی کو اوپر کیطرف اسی طرح سے اوپر کی طرف ڈھیلا کرتے ہو لپیٹیں۔ اب یہ دونوں پٹیاں دفع فضول پر عضو مکسور کے ایک دوسرے کے معین ہونگی اور اسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جو غرض اس شکل کی بندش کی ہے اسکے پورے کرنے پر دونوں آپس میں معین ہونگی اور اوپر نیچے دونوں جانب دور تک کی بندش کرنی مناسب نہیں ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دور تک کی بندش سے عضو کی رگیں بند ہو جائیں گی اور عضو مکسور کو غذا اسکی نہ ملیگی۔ اور بیشتر ایسی بندش مفرط سے عفونت کبھی اس حصہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہیں کرتے ہیں بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہیں پھر دوسری پٹی کو نیچے اترتے ہوئے باندھتے ہیں اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کر کے اوپر چڑھنے والے کے اوپر تک پہونچاتے ہیں گویا یہ تیسری پٹی دونوں رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ سختی اور تنگی موضع ماؤف پر بندش میں کرتے ہیں۔ ان دونوں رباط صاعد اور نازل میں دو غرض مختلف ملحوظ ہیں اور جس پٹی سے جذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہے اسکی بندش میں سختی اس مقام سے ہٹ کر نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماؤف کے پہونچی ہے ڈھیلی کرتے

بلکہ بہت سی کو رباط بنا بسنا بھی کہتے ہین یہ وہ رباطات ہین کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتے ہین اور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی چاہیے کہ عضو علیل کو ہمیشہ کے بند رہنے کی عادت سے اگر ہے جیسے قطعہ واحد بنے حس و حرکت بند ہو جاتا ہی ایسا ہو جائے اور اسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم ہونے سے منع کرے۔ اور اگر شکست جہت عرض میں ہو اور پوری نہ ہو اسوقت جو پٹی باندھی جائے چاہیے کہ ہلکا ہاتھ اور استواری بندش اور سختی ہر جگہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب مین زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عہون کہتے ہین وجب ہی کہ اعتماد بندش کا اسی طرف زیادہ رہے جدہر کسر زیادہ ہی اور بندش گوناگون بدل بدل کر اُسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی تبدیل مناسب نہین ہی اسلیے کہ اس عمل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہی فاسد ہو جاتی ہی یعنے وہ لعاب اور دشبذ جسکا اوپر ذکر ہو چکا ہی اور ایک قسم کا درد ایسا پیدا ہوتا ہی جس سے ہچپیگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہی۔ بہت بڑی بندش وہی ہی جس سے تشنج پیدا ہو اسلیے کہ زیادہ تنگ اور سخت بندش کیجائے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کجی پیدا ہوگی اور بقراط کے نزدیک تدبیر صواب یہ ہی کہ ایک دن پٹی کھولین اور ایک دن نہ کھولین پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہی اس مین مریض کو دل تنگی کبھی نہین ہوتی اور نہ عبث اور بیکار کھولنے کی مشقت کرنی پڑتی ہی اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہی کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک رطوبت رقیق ہو دی پہونچتی کہ اُسکی سر پیدا اور ریم ہجانے کا خوف ہی اگر پٹی کھولکر اُسکا اخراج نکیا جاے۔ بندش کی درستی اور اسکی محافظت شرائط ضروری ہی کہ نکا سب یا وہ زمانہ ہی جو بعد دس دن کے ہو اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین دشبذ اور جوڑ کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہی پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرے بعد اسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام مین بندش کی سانس بہنے دین تاکہ تنگ ہو کر دشبذ کی پیدائش اور اسکے فعل التحام کو مانع نہ ہو اور سوائے مادہ رقیق کے مادہ معتدل اور بکار آمد کو جذب نکرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہی۔ ہان جسوقت دشبذ پیدا ہو کر اسقدر بڑھنے لگے کہ اُسکی کچھ ضرورت نہین ہی اور افراط اُسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہی کہ بندش کرین سخت اور ادویہ قابض کا استعمال بھی مانع اُسکی زیادتی کا ہی اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہی کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہین اور دشبذ کو مضبوط کرتے ہین پھر اُس مین نفوذ غذا کا نہین ہوتا ہی۔ یہ بھی ضرور ہی کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین نہ دینا چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے

کیفیت بندش کا بیان واجب ہی کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہی ایسے جوہر سے ہو جس مین سختی اور تری دونون ہون اور لازم ہی کہ نے یعنے خوشہ خرما اور چوب ذیلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کرین ان مین سے جو لکڑی نرم ہو اسی کے کھپاچین یعنے جبائر بنائین مترجم کہتا ہی ہندوستان مین چیرکی اور کنگھہ اور تن اور بوبان کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین مترجم۔ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ ترکندہ اور موٹی اُسی جگہ پر ہونی چاہئین جہان پر عضو مین شکست واقع ہوئی ہی خواہ جس جگہ سے شکست کو زیادہ استواری ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کے پتلی اور باریک ہونی چاہین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ انکے چھونے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چسپیدہ ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سانس وغیرہ باقی نہ رہے۔ اگر جبائر اور کھپاچین چارون طرف سے رکھی جائین تو انمین متباہ زیادہ ہی اور کوئی مقدار انکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اس مین کچھ خوف نہین ہی۔ اور نہ کچھ اس مین مضرت ہی کہ جوڑ کے قریب سے تا مقام نقص اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپاچون کی طولانی جانب وہی ہی جدھر عضو مکسور مائل بحرکت ہو یعنے جدھر جھک کر حرکت کرے اسیطرف کھپاچ کو لانبا رکھنا مناسب ہی کیونکہ میلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہین ہی کہ اُسکا بوجھ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اور پٹیون کا جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہین ہی ورنہ جبائر مین اسوقت مزاحمت اور دباو زیادہ پیدا ہوگا اور جب ان مین کوئی نقصان نظر آئے فوراً اسقدر کمی کر دینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہین ہی کہ جبائر اور کھپاچ مین اس مقام سے ملاقی ہون جو یعنے رگ دار ہے اور بہتر گوشت نہین ہی بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عضلی ہو تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اسکی پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ نہ ہو اور آفات سے امان حاصل ہو جاوے اور جسقدر عضو مکسور بڑا ہو اسیقدر جبائر کی بندش مین تاخیر مناسب ہی اور اگر کھپاچون کی جلد باندھنے مین ایسے ایسے آفات پیدا ہوتے ہین کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور انفاطات پیدا ہوتے ہین لیکن جب جبائر کے باندھنے مین تاخیر کرے اور نہ باندھے جاوین تاہم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہی اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد پیدا نہون پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام مین کیون نہو ۔ واجب ہی کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور تسمے وغیرہ اسقدر چسپان باندھے جاوین کہ خوب طرح سے گرفت کرین اور سبک ہون اور خوب درست اپنی جگہ پر بیٹھین گندہ جگہ اُسکی نزدیک مقام شکست کے اور زیادہ دباو بہتر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑہائی جاوے کہ اُس مین خلل کا اندازہ رک بجاوے خود ہوتا ہے اور اگر رباطات خواہ پٹیان اور گدی اونچی اور بلند ہون پھر ان مین زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نکرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہی کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہو جاتی ہی اور جو رباطات اوپر والی کھپاچون کے اوپر ہین اونھین اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنے کھپاچون کو پیچیدہ اور ترچھا کرکے اپنی جگہ سے ہٹا دین اور دور کر دین اور درستی وضع سے انھین زائل کر دین ۔ واجب ہی کہ پٹی کھولنے مین ضرورت کا لحاظ کرین اور حالت اختیاری مین ہرگز نہ کھولین یعنے دوسرے دن ایکدن درمیان دے کر بشرط ضرورت کے پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتدائے علت مین ہی اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت یعنے بعد پیدا ہونے خارش کے وہی تدبیر جو ہمنے اوپر بیان کی کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جاوین پٹی کو دیر مین رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچوین دن کھولنے مین امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہی اور اسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کر دینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھے رہین اور کھولے نہ جاوین گو بیس روز تک زمانہ گذر جاوے اور کچھ ضرر نہو پھر ہرگز انھین کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات مین جبائر کا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہین ہوتا لیکن محض نظر ہی نیا لحاظ کر کے اور نیز بخیال اطلاع اس امر کے کہ اتنے دنون تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہی کہ جو مقدار گوشت کی کم ہو گئی ہی شاید اُسکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہی کہ بندش اسقدر سخت نہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو مکسور کے ہو اسلیے کہ شکست کی درستی بدون پہونچنے خون صالح کے نہو گی اور جب تک وہ غذا جس مین چسپیدگی اور لس ہوتی ہی نہ پہونچیگی ہرگز اتصال اجزائے عضو مکسور مین پیدا نہوگا ۔ جبائر کے کھولنے اور جدا کرنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے اگر قرینہ سے کسی قدر التصاق اور پیوستگی جوڑ کی دریافت ہو ایسے وقت جبائر کھولنے اور الگ کرنے سے اکثر چونکہ ابھی درستی مین استحکام نہین ہوتا عضو مکسور ترچھا ہو جاتا ہی اور جبائر کا بعد درست ہو جانے عضو شکستہ کے

بند بار رہنا اولیٰ ہی بنسبت اسکے کہ قبل از ستنا کے کھول دینے مین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہی کسر کے ہمراہ جو جراحت ہو
پھر جب کسی عضو کے ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہوجاوے لازم ہی کہ مجبر یعنے درست کرنے والا جراح خواہ مخواہ گمان کرے بندش اور درست
کرنے مین نرمی کرے اور جبایر یعنے کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصًا جو مرہم مین زفت یعنے رال
شریک ہو لگا رکھے۔ ایک گروہ کی یہ رائے ہی کہ بندش کو دونون جانب سے زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور بہتر
اسوقت اچھی معلوم ہوتی ہی جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو کیونکہ یہ بھی ضرور ہی کہ اسے کسی چیز سے پوشیدہ رکھین تاکہ اسکو ہوا سے بچا کے
اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سے ٹوٹ گیا ہی وہین پر زخم بھی ہو تو فقط ایک جبایر بندش
کی تشبیک یعنے جا بجا ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر جگہ سے مضبوط اور کچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسی قدر ڈھیلی رہے
اور ایسی ڈھیلی اس مقام پر ہو جیسا اسکے لائق ہی اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ قابض مین تر کرکے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش کا
طریقہ یہ ہی کہ سرا پٹی کا زخم کی بارہ پر رکھکر نیچے کیطرف ترتیب کرنی چاہیے اور ترتیب کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری بار اوپر
زخم کے جو نیچے کیطرف ہی تمام بندش ختم کرنا چاہیے اور جیسے بندش درست اور مناسب ہو اسی طرح سے پوری کردینی چاہیے اور یہ
ایسی ترتیب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہے اور سوائے محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پاجاوے اور مقام
بیمان اوپر اور نیچے خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پاجاوے اور مقام زخم کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض سے اسے
کھول کر دیکھنا منظور ہو ان سرون پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبایر مستعمل ہوتے ہین
ان مین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کردینی چاہیئن ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انھین سوراخونکی راہ سے زخم تک پہنچے
اور صدید اور ریم وغیرہ انھین کی طرف نکلا کرے اور بجز سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھے ہوجانے زخم
اگر چاہین سب کو بند کردین اور پوشیدہ کردین خواہ اثنائے علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کردین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو
کھولین اسلیے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہی خصوصًا سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہی اسواسطے واجب ہی کہ زیادہ تنگ
بندش نہ ہو اور رات کیوقت اسے چھپا دیا کرین۔ جب زخم اچھا ہوجاوے اور کچھ اسکی صحت مین کسر باقی نہ رہے اگر استعمال جبایر کا بوجہ
عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہوا اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑھا دینی اسی مقام پر اگر گنجایش نہ ہو مثلًا مقام بندش کا قابل
جبایر کے نہ ہو اسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولتے
وقت بندش سے کچھ علاقہ باقی نہ رہجاوے اسکا و بندش کے کھل جایا کرین بقراط کہتا ہی کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے کرنی
چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پرانا ہو کہ پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد گنج کے پیدا ہوئی ہو اسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے
تاکہ وسط تک پہنچے۔ مراد یہ ہی جو مقدار پٹی کی متصل جراحت کے ہو خصوصًا وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہی زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی
اور سیلان مین کچھ کمی نہ ہو اور اچھی طرح سے جاری رہے۔ پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل اور برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش
زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بترتیب انمین نرمی بڑھتی جاوے اور ڈھیلی ہوتی جاوین اور اگر زخم مین گرمی
پیدا ہوا ہی مقام فورًا بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گرمی پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش
سخت حاصل ہوجاوے فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کرچکے اور اگر یہ گرما زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اُسوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے۔ عضو مجروح اور شکستہ اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برآمد کرنا ریم وغیرہ
کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہی اور گرمیون مین اُس پٹی کا سرد کرنا ضرور ہی جو متصل اور گرد زخم کے ہو تاکہ ورم کے منع پر لگین ہو
اور اُس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگانا چاہیے بلکہ اُسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصًا گرمیون مین کہ جسمین عضو مادف متعفن ہو جاتا ہی
اگر احتیاج کسی رادع کے استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہی کافی ہی۔ اگر ہمراہ کسر کے رض یعنے کوفتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی
حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اسوقت پچھنے لگانے چاہیئین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بندے گا اُس
بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھینچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرر ورم پیدا ہوگا خصوصًا اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین
بندش بخوبی نہوگی اور اُسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برآمد ریم وغیرہ کی بند ہو جاے
تو صدید کا اخراج ہوگا اور شدہ دار زخم کی اُس تک پہونچے گی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دین گے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس
موت اُس عضو کی واقع ہوگی اور نوبت ایسے ایسے درد اور حمیات کی پہونچے گی جس سے ضرر بعید پہونچین گے۔ لہذا طبیب کو لازم ہی کہ بین بین تدبیر بندش کی کرے
اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اُسکی تلافی پہلی سے کر دے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہو جاے **کسر ختم کا بیان** ہڈی کج ہو کر ٹوٹ
جانا اور ترچھا ہو جانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہو ایسا صدمہ ہڈی پر اگر پہونچتا ہی کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہو کر رہ جاتی ہی
اُسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہی۔ ایسے وقت مجبر کو حال دشبذ کا ملاحظہ کرنا ضرور ہی یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین
پڑتا ہی اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہی اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہی
کہ جہان سے جھک گئی ہی وہان سے نہین ٹوٹتی ہی بلکہ اُس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہی بوجہ شدت گرفت اُس دشبذ کے جو پیدا ہو رہا ہی اور اگر بدون دوبارہ
توڑنے کے چارہ نہو پہلے اُسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ دشبذ مذکور مسترخی ہو جاے اور نرمی پیدا کرنے والی وہ ادویہ ہین جو باب صلابت مین
مذکور ہوئین مگر ایسے مقام پر جیسی جلد الیہ اور تیمر اور دردہ روغن کے اور ابالات ایسے جو ایک خاص قسم کا شوربا ہی اور مخ اور لعوب حب القلقل وغیرہ اور جب نرم
ہو جاے تب توڑنا چاہیے اور باہم ہر وقت نطول آب گرم کا اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہون
اور تجربہ اور ملانا اسپر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہی پس لازم ہی کہ اُتنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک دشبذ خواہ جھلی
اور لعاب دار شی سخت پیدا ہوتی ہی چھیلنے کی ضرورت ہی اور جتنی دور وہ گڑھا جس مین یہ رطوبت لزجہ مجتمع ہوتی ہی اُسکے نکالنے کی ضرورت
ہی بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور دشبذ کے چھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اکثر ایسی ترچھی
ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہو سکتا ہی کہ پہلے دشبذ کے نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کھپاچ وغیرہ کے ایسی بندش الٹی کرین
جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہو جاے جب سیدھی ہو جاے اُسپر جسقدر دشبذ پیدا ہوئی ہی وہ بھی درست اور سیدھی ہو جائیگی
اور جو بدن نرم مین جیسے لڑکے وغیرہ اُن مین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہی **کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سے مفید ہین**
یہ بیان بموجب وعدہ سابقہ کے کیا جاتا ہی بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوئی ہی
اُسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہی کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوئی ہی اُنکو دفع کر دین **طلا مانع ورم اور
دافع خارش** یعنے باب ربط اور بندش مین چند اشارات بھی اِس بارہ مین کر دیے ہین اور چند اقسام کے قیروطی اور نطولات
ہمراہ شراب عفص کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر اُنھین چیزون کے بیان کی طرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین واجب ہی جو قیروطی وغیرہ

ایسے وقت مستعمل ہو اُس مین کسی طرح کی خشونت نہ ہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور چکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہین ہی اور نیز اگر اجزا کسر کے چند ہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کی شکست ایسے مواد پیدا کرتی ہی جو موروث عفونت کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قرحہ کے ہوتی ہی اور البار حارہ یعنے گوشت پستان اسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہی اور اُسکی منفعت بھی درج کی ہی کہ اُنکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہی جو خارش اور کھجلی پیدا کرتے ہین اور اُس غذا کو جذب کرتے ہین جو اس عضو کے واسطے آتی ہی کبھی اُنکی احتیاج اُسوقت ہوتی ہی جسوقت عضو کی بندش نے اُسمین خشکی پیدا کی ہو اور تحفیف ظاہر ہون اور مقدار اسکا معلوم ہو اوپر کے بیان سے **بیان اُن طلاؤنکا جو دشبیذ مین صلابت پیدا کرین** اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ نطولات ہین جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو ہی خاصیت کے ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس بشرطیکہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب الآس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرظ کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین اور جوشاندہ بیخ درد ار اور اسکے برگ کا جوشاندہ کہ یہ ادویہ پر گوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر بنائین خصوصًا جب اُس مین زعفران اور مر داخل کرکے شراب ریحانی سے اُسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خرما یعنے جو شگوفہ ایام بہار مین ابتدا پیدا ہوتا ہی وہ بھی بہت عمدہ ہی **بیان تدبیر تعدیل دشبیذ کا** زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہی قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ قوابض اسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کر دین اور اسکے حجم کو چھوٹا کر دینگے اور اُس زمانہ کے بعد خصوصًا جب زیادہ پیدا ہو علی الخصوص جو دشبیذ قریب مفصل کے ہو پھر اسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہی کہ اسی تدبیر سے اُس مین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اُنھین ادویہ کے ذریعہ سے کرلی چاہئین جو ملین صلابت ہون اور جنکی ساخت لعاب اور صموغ سے اور چربیون اور ادہان سے ہو اور اگر اُن مین سرکہ تازہ اور ہینا داخل کرین زیادہ پیوستہ ہونگے اور اسی کے قریب استعمال تمر اور الیہ کا ہی اور شیرج بھی اسیقدر مفید ہی کہ یہ سب ملاکر ضماد بنائین بہت عمدہ اور سبک ہوگا الغرض تخم ارنڈ کو پیس کر نصف اُسکا روغن زبد اور چہارم حصہ شہد ملاکر استعمال کرین اور بیشتر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہی اور کبھی ہمراہ اُنکے ہمراہ جمیع وہ ملینات جو باب سقیروس مین مذکور ہوئے ہین وہ بھی داخل کیے جاتے ہین اور جسوقت مزاج مین کسیقدر برودت محسوس ہو دواؤن جند بیدستر اور سکبینج اور جاوشیر کو ملانا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہی کہ دردی روغن کتان اور دردی شیرج کا اور منھی کو پکا کر دودہ مین اور اہال البہ ملاکر استعمال کرین - دوسرا نسخہ یہ ہی کہ بیخ خطمی اور بیخ قثاء الحمار اور مقل اور اشق اور جاوشیر ان سب کو سرکہ مین محلول کرکے طلا کرین - مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہی لعاب حلبہ اور لعاب بزر کتان اور لعاب قثاء الحمار اور اشق اور لاذن زوفائے رطب روغن سوسن بط کی چربی مقل لبنی تربد خالص مخ عجل یعنے بچھڑا گاؤ کی نلی کا مغز ان کو روغن مین محلول کرکے استعمال کرین **صفت مرہم جدید کی** جو تلیین صلابت اسی مفاصل کی کرے - نسخہ اُسکا یہ ہی اشق ایک جز مقل لبنو نصف جز مر لاذن نصف جز روغن حنا چربی بط کی ہر ایک سے ربع جز صمغ میعہ سائلہ ربع جز موم زرد نصف رطل سب صموغ کو پگھلا کے اجزا یکجا کرین اور ملادین **مرہم مجرب** اشق جنس مع تبیس صمغ البطم مقل زنہ ہر ایک سے تہائی اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیس کر سرکہ مین تر کرین پھر ایک دو روز بعد ان مین جو روغن سوسن سے چکنی کرلی ہی اور اسیطرح اسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کرلین اسمین ملاکرین بعد ازان مرہم بنائین اور جو لنگی دل عقدہ کے پیدا ہوتی ہی کہین کہین پیدا ہو یہان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کردیے ہین اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو جند بیدستر اور قسط اور ریخال کبوتر اور خردل کا ضماد کرین کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مند ہی **تلیین جید** تل چھنٹ روغن سوسن کی ایک اوقیہ مکراا البر ایک اوقیہ میعہ سائلہ اور قنہ اور جاوشیر اور اشق ہر واحد سے نصف اوقیہ مقل لبنی ایک ریچھ کی چربی

خواہ بطخ کی خواہ مرغی کی یا خنزیر کی اُسکے واسطے جسکے لیے شرع مین رکھا اور سور حلال ہو تو نزدیک فقہاے اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کے ہر ایک ان چربیون مین سے دوا وغیرہ اس سے مرہم طیار کرین مترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس اشیا ہر وقت بدن پر رہین گے خصوصاً شموم وغیرہ دہنیت کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھیگا اور حلال ہونا ان اشیا کا موہم اسکا ہے کہ انکا استعمال مراد ہو انکا قائل اہل اسلام بشرط انحصار علاج کے خاص دواے حرام مین آٹھ بعض فقہا ہین لیکن یہ شرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہے جو لکھا گیا

بیان ایسی چیزون کا جو استرخا دور کرین اعتماد اسکے معالجہ مین قوابض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے ابہل اور سرو وغیرہ اور قوابض کثیفہ کا استعمال اُسوقت چاہیے کہ اسمین حل زعفران اور ارمنی اور مر کو ملا دین اور روغن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اُسکے ساتھ ورق ترنج کو جوش دیا ہو اور خاکستر درخت انگور ہمراہ چربی کہنہ اور پوست بہار خرما اور سب چیزین جو دشبد کے سخت کرنے مین مذکور ہو چکین یہان بھی بکار آمد ہین۔ **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت جبر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ یہ جبر اور درستی کو مانع ہوتے ہین قبل از جبر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونون انجبار پر آمادہ کرتے ہین اور بعد انجبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو ملابت پیدا ہوئی ہو اُسے دور کردیتے ہین اور حس وشبد کو رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اُسکے آسان ہو اُسے بھی مفید ہین - اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چربیون کا اور نیز استعمال مرخ کا ہوگا ان آفات سے محفوظ بھی رکھیگا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد جبر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اسمین آب گرم اور روغن التحام اور جبر کا زیادہ مانع ہے - کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوگ نرمی اندام مین مثل اطفال کے ہین اُنکے ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اسوقت کرتے ہین کہ ضماد اُنکے بدن پر خشک ہو جاتے ہین اور جسوقت ضماد مین خشکی آجاے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اسکے بعد پٹی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے - اور اور اگر درد مین سکون پیدا ہوا اسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا کبھی بروقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اُنکی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کی طرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالضرور ایسا ہونا چاہیے کہ حس کے نزدیک وہ حرارت مین معتدل ہو اور اُسکی برداشت کرسکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اُس بدن مین جو مادہ سے پاک ہے خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہے اُس سے جذب مادہ بیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور بہتر یہ بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جائے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے - نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کردئے ہین اُن احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھے تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لائین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سواے اُسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتداے کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد جبر اور درست ہونے کے سخت ہو جائین خواہ اُنمین صدمہ وثی کا پہونچا تھا یا مرض کا اُن پر ضماد مر اور رالیہ کا کرنا بہت مفید ہے **مجبور کے تغذیہ کا بیان اور نقہہ کا لیے** کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہئین اُنکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے کسی عضو کا انجبار کی تدبیر کرنی ہے اُسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اُس خون مین لزوجت بھی ہو تا کہ اُس سے دشبد نرم پیدا ہو اور بہت

صنعت اور موم اور کنو و جیسے پائے اور ہریسہ اور اوجھڑ کتہ اور اوپری کھال اور سیجہ گاو جو پختہ کیا جاوے اور انہیں قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتی ہیں اور
مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور نقل مین شاہبلوط اور وہ ربوب جنمین حدت نہو۔ اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین انسے
احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہے خواہ ایسی چیزین جو خون کے لستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب
رقیق اور جو چیزین کہ انمین مصالح گرم پڑے ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اس
مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اسکا اقتضا تلطیف غذا کا ہے جسقدر اسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہے اور جسقدر خوف اسکی
ایذا کا ہے اُسی کے موافق غذا مین تلطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہوجاے اور اسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل
ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہے دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین ۔ جو شخص تدبیر مین احتیاط کا پابند ہے
اسکو لازم ہے کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بےخوف رہے اور اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کی
ہوتی ہے بعد چندروز کے پس استعمال اسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی ہے کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت دشبد زیادہ پیدا ہوجاے پھر
اسوقت غذائے غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرورت ہوتی ہے **صفت غذائے موافق کی جسکا استعمال بوقت انقہار کے کیا جاتا ہے**
میدہ کی روٹی اور چاول کا آٹا چربی گاے کی اور دودھ ان سب کو لیکر ہریسہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہے
اسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جبر اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہے کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور تابع کسر اور
جبر کے ہین اور ان سب کا تدارک ضرور ہے ایسے فوائد مومیائی مین موجود ہین۔ کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہوجاتا ہے کہ پھر اسکا ملنا
دشوار ہوتا ہے اور اگر اسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کردیتا ہے مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اسکی عفونت
روکنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ فسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہے اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہے کہ مثل
قیمہ کے پس جاتا ہے تو اسکا علاج پچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہے خواہ ان دواون سے جو عفونت کو مانع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجاے تو انجام
کار اکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچے گی ۔ لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہے کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی
جراحات عارض ہوتے ہین انکی تدبیر جیسے بیان ہوچکی کرنی چاہیے ۔ کبھی دشبد زیادہ حد احتیاج سے پیدا ہوتا ہے کہ انجبار کسر مین ادنی
مقدار کی ضرورت نہین اسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار دشبد کی پیدا نہو اور بندش اسپر کرنے مین اسی قسم
کی جو مذکور ہوچکے تاکہ مقدار متولد کم ہوجاے ۔ کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخاے مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور
صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہے اسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کردین ۔
تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا کاسہ سر کبھی باسطرح ٹوٹ جاتا
ہے کہ جلد نہین کھٹنے پاتی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کے علاج مین مشغول ہون اور کھوپری کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر بات
پیدا ہوتی ہے کہ ہڈی فاسد بھی ہوجاتی ہے اور قبل نزف خواہ بعد اسکے چند امراض ردی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حمیات اور رعشہ زوال عقل اور سوا انکے
اور چند امراض پس اسوقت جلد چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر مجروح مقام سے استخوان سر شکستہ ہوتی ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اسے بار بار چھوا
کرتا ہے اور اسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کردینا
چاہیے تاکہ اسمین احتباس صدید کا نہونے پائے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم

اور صدمہ کا اجتماع اندر نہ ہونے پائے ہاں اگر اطمینان زیادتی ورم ہو جائے اور ورم کم ہونے لگے اسوقت جیسا ان اہتمام کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضروری ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیون نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو یعنے استخوان قحف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوئی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہیں ہاں اگر ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کرے کہ ایسے وقت میں زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کسر کا نہیں پہنچا ہے اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے۔ بعض تدبیرات جو حدس طبیب کو مائل بہ طرف سبب کے کرتی ہیں انہیں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کریں یعنے کس سبب سے ٹوٹ گئی ہے اور کہاں تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شے کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکے خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی او مقدار اسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے۔ اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتے ہیں مثلا سکتہ اور سدر اور بطلان صوت وغیرہ۔ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اسکے انحصار پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب میں یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ یہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہیں ہے اس لیے کہ اکثر جلد شق نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہیں ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجائے اور ایسے احوال میں جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور بشکل صلیب جلد میں شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کرکے دیکھیں گے یعنے جو ہڈی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اسکا حال مفصل دیکھیں اور اگر جلد میں شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو فوراً شگاف کو پر کر دینگے سوکھے ہوئے کپڑوں سے اسکے بعد رفادہ اور پٹیاں باندھیں گے مگر انکو شراب میں ڈبو کر اور دوسرے دن تک یونہیں بندھی رہنے دیں اور نکلوائیں۔ جو شجہ یعنے چوٹ حد موضحہ تک پہنچے اور اندرونی عضو کو کھولدے اور نمودار کردے اسکا علاج باب قروح میں مذکور ہوچکا اور اس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہوچکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب اقسام کی چوٹیں جنکا بیان ادبیہ کے ابواب میں ہوچکا ہے اور یہاں بھی انکے علاج کا تتمہ مذکور ہوگا۔ کسر حال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جائے اور شگافتہ ہو جائے اور دوسری جانب جلد کے بطرف اندرون کے نافذ ہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رائے بھی ہے کہ اوپر کی طرف جلد مسک کر رہجائے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہیں سکتی بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑ جائے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اسے اسقدر چھیلیں کہ جہاں تک صدمہ چوٹ کا پہونچکر پھیل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جائے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی رطوبت سوداوی اس مقام پر گر پڑیگی اور مقام رگڑ کا مضبوط اور مستحکم ہوکر سیاہ پڑجائیگا اسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نہ رہے۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی ناخن گیر وغیرہ موجود ہونی چاہیئیں اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اسکے بعد اس سے کم عریض اور اسیطرح تا اینکہ بقدر مطلوب چھیل ڈالیں اور چھیلتے وقت دوائے راسی یعنے چھپانے والی کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا۔ ادویہ راسیہ یہ ہیں جیسے ایرسا اور ضر کا آٹا اور دقاق کندر زراوند پوست بیخ جاوشیر اور مر اور انزروت و دم الاخوین اور جو مجفف ہو اور اسمیں لذع نہو اسکا علاج مثل قروح کے کرنا چاہیے۔ لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کے اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتبہ نہوگا جبتک ساری جلد کو

نہ جاسے کی اُسوقت ہر گز جراحت تمام جلد کی رگڑ ڈالنے پر یہ دن خوب سمجھے ہوئے نہ کرنی چاہیے بلکہ بہتر کہ خیال کرو کہ کہان تک صدمہ پہونچا ہی اور حال حجاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہی یا نہین اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہی یا کہ اسمین کچھ تغیر ہوا ہی اگر تغیر نہین ہی اُسوقت آفت کم ہوگی اور خونی اور امین ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال علیل زیادہ ہوگی اور کسر جو ابتدا مین چھوٹی ہوگی منہ ظہور تیج تیج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جبکہ اگر یا صدمہ کا استخوان سے حسمین خطرہ زیادہ ہی بہت ہوگا اور ظہور اور جاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی طرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہین وہ بھی اکثر پیدا ہونگے اور ہڈی کو تغیرلون بھی کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی تغیرلون کو قبول نہ کریگی اور سیلان قیح صدیدی رقیق کا اسمین زیادہ ہوگا اور حمیات وغیرہ اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اسمین زیادہ ہوگا اور دوار قیق زیادہ ہوگی اسمین اوجاع بھی زیادہ ہوگا۔ جو اوجاع ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہین ان سب کو برودت سے بچانا واجب ہی اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ پہونچے جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہی اسلیے کہ سر کے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہی۔ جو کسر صداع ہی یعنے اُسکا صدمہ فقط اسیقدر ہی کہ جلد پھٹ گئی ہی اور کچھ نہین لیکن اکثر اس قسم کے چوٹ مین سمحاق یعنے پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہی۔ پس اکثر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہی اور ضماد مبردات کے اور تدبیر صائب یہ ہی کہ پہلے روغن گل کو مقام شگاف پر ٹپکائین اور اُسکو نیم گرم کرلین اُسکے بعد دونون کنارے زخم کے ملاکر رکھنگے وین اگر احتیاج دوخت کی ہو اور رکھنگے ٹانکنے کے بعد جو ذرہ راسی یعنے چھپا ہوا ہو اُس پر چھڑکین اور اُسکے اوپر کتان کا کپڑا اسپیدی بیضہ مرغ مین ترکرکے رکھین اور اُسکے اوپر گدی جو شراب قابض مین ترکردی ہی اور شراب قابض مین زیت بھی ملا ہوا ہی رکھین اُسکے اوپر پٹی ن سے بندش کرین اور تسکین اور خوشنودی اور آرام دینے علیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اُسکے سلانے کی فکر زیادہ رہے۔ اور اگر حاجت ہو فصد بھی کھولی جاسے لو ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہی کہ سب ہڈی پر بندش کیجائے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہین ہی لیکن وہ وصیت جسے جینے باب جبر اور کسر مین لکھا ہی اُسے یہان بھی ذکر کرتے ہین علاوہ یہ ہی کہ اکثر آدمی ہڈیون کو سرون سے کاٹ ڈالتے ہین اور اُن پر کو اور کھال بھی نہین اوگتی ہی اور پھر زندہ رہتے ہین۔ تاشمہ اور اُسکے بعد حس کا درجہ ہی پس یہ بات جاننی چاہیے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی سے مخالف ہی ہر وقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جائے پھر درست نہین ہوتی ہی بنظر اپنی طبیعت کے جو اُسپر غالب ہی اور نہ اُسپر دشبد قوی پیدا ہوتی ہی جیسے کہ اور ہڈیون کے ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہی اور دادگتی ہی۔ بلکہ ایک شی ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہی کہ اسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہی لیکن ریم کا انصباب اندر کی طرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اُسے باہر کی طرف نکالنا ضروری ہی اگر شجہ تامہ ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر ایام مہو اور ہڈی کے جبر کے در پے ہونا کچھ ضرور نہین۔ گرمیون مین سات دن سے زیادہ اسکی تدبیر مین تاخیر جائز نہین ہی اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین۔ اور جسقدر جلد تدبیر کریگا وہنا ہی بہتر ہی اور اسیقدر آفات کے عروض سے دوری رہیگی اور اہتمام اور بسرعت درپئے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک یہی سبب ہی کہ اور ہڈیون سے اسکی خاصیت نرالی ہی اور سر کی ہڈی اور شئی ہی بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیون کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیون کے یاد فقط بندش سے درست ہوجاتے ہین اور سر کی ہڈی پر بندش اس قسم کی ممکن نہین ہی اسواسطے جو شکست ایک مقدار معتد بہ پر ہو اسمین ہڈی کو اسطرح ملینے کی ضرورت ہی کہ صدید بقدر حاجت نکلتا رہے یہ بھی ایک ضرر ہی کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے پیدا ہوگا جس پر بندش بطور رباط جبر کے ہوئی ہی۔ یعنے وہ بندش ایسی ہی کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہی پس اس مقام سے

پیدا ہو کیونکہ استخوان تک پہونچیگا پھر اسوقت ہمکو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اُسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کریں پھر جب خاص اسی
مقام میں صدید پیدا ہوا اسکا کیا حال ہوگا لہذا اُس ہڈی کو جس ڈالا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اُسکے التحام اور ملجانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ
اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوب سیلان صدید کا اندر کیطرف نہ ہو تو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا ایک
مقام مناسب سے کریں اور مناسب مقام وہی ہے جہاں سے بمحاذات اور راسا پیدا ہو صدید کے برآمد ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ
سے ریم کا برآمد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے میں بھی سہولت ہوگی اور جبر اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور ازالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی
حاجت تھوڑی ہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عصب سے بعید ہو جیسے یافوخ اسلیے کہ اُسکا وسط منبت اعصاب سے ملاقی ہین
اور کوشش کرنا اس بات کی بھی ضرور ہے کہ حجاب کو کسیقدر برودت نہ پہونچنے پائے کہ یہ بہت ردی ہے اور خطرہ اسمین زیادہ ہے اور تلطیف
تدبیر کرنی چاہیے۔ اور ہمیشہ ہمکو مرہم روغن گل لگانا چاہیے۔ اور اگر حجاب پر کسیطرح کی سیاہی پیدا ہو ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر حجاب میں ہوتی ہے اور
اسمین چندان ضرر نہیں ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کے سیاہی پیدا ہوتی ہے اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ شہد میں سہ چند اُسکا روغن گل
ملا کر اس سیاہی کو دھوئیں تاانیکہ سواد برطرف ہو جاوے اور بعد دھونے کے اسی مقام پر دوا لگاے راسی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے لیکن اگر وہ
حجاب کی خوب جم گئی ہو اور چھوڑانے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اُس سے ڈرنا چاہیے۔ جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پراگندہ
کرنے کی ہو خواہ اُسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کچھ دشوار نہ ہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح
پیچ اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ انتظار اسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ جھلی جو
دماغ ام موسوم ہے اُسمیں تنگی خواہ ضغطہ پیدا ہو یا اُسمین کچھ گڑنا ہو اسلیے کہ اگر اس جھلی میں تشنج پیدا ہوگا فی الحال ورم آجائیگا اور تشنج بھی پیدا
ہوگا اور کبھی منجر بسکتہ ہوگا لہذا اُس ہڈی کا فی الحال اخراج کردیں کہ سکتہ سے نجات ملے اور سکتہ کی بھی زائل ہو کر حس بحال خود پلٹ
آئے اور اگر ہڈی مین سوراخ پڑ گئے ہون اسوقت تعجیل کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر قحف یعنے سر کی کھوپری شکستہ ہوئی ہو اور حجاب
نمایان ہو اور ورم پیدا ہو اسکا امر خطرہ ہے اُسمین بھی اسقدر مہلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو تو دو دن
خواہ تین دن تک مضائقہ نہیں ہے لیکن اکثر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہین۔ کاٹنا ہڈی کا باریک آری سے ہوتا ہے جبکا ذکر اوپر
ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہین کہ ہڈی کے ٹکڑے
ٹوٹ کر گر جاتے ہین اگرچہ اس طرح پر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہیں ہے۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہونچ جاتا
ہے یعنے وہ جھلی جسکا نام اُم رکھا ہے۔ ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہے کرلین پھر غشا کے ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ پہلے
جو قدماء اطبا نے ذکر کیا ہے اُسے ہم بیان کرلین پھر اُسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین۔ قدما نے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اُسکے
بعد دو چاک سر مین متقاطع زوایاے تامہ پر کرین اور ایک چاک بشکل صلیبا یعنے صلیب کے کرین اور ان چاک کرنیمین ایک چاک تو وہی ہے جو
ضربت اور شجہ سے پہونچا ہے بعد ازان چاک کے نیچے کی جلد الگ کردے تاکہ ہڈی کھلجاے یعنے وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہے۔ پھر اگر
چاک کرنے سے خون جاری ہو جاے کسی خرقہ وغیرہ سے اُسکو بھر دے اور بند کردے اور وہ کپڑا سرکا اور پانی میں ڈوبا ہوا ہو۔ اور اس سے بھی
خون بند نہ ہو خشک کپڑے سے بھر دین اور اوپر ایک گدی شراب مین ڈوبی ہوئی اور زیت مین رکھیں اور گدی کے اوپر پٹی جو اُس جگہ کے
مناسب ہو تاانیکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر تازہ حادث نہ ہو از قسم اعراض ردیہ کے پس مناسب ہے کہ استخوان شکستہ کی تقویر کی

کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھائین خواہ اُسے لیٹنے کا حکم دین جسطرح پر لائق بحال اُسکے ہو اُسکے بعد دونون کان اُسکے کسی سوت
خواہ روئی سے بند کردین تاکہ چوٹ لگانے اور توڑنے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب جھتڑے اور گدی وغیرہ
جو جو بنے ہین اُنکو الگ کرین اور مقام ماؤف کو پونچھین اُسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑون سے مضبوط اُسکو تھامے رہو اور وہ کپڑے باریک
اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہوچکی زوایا سے قائمہ پر اُسے اوپر کیطرف کھینچین مراد ہماری اس جلد سے ہی جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر واقع ہو اگر
یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہو اور بسبب طبیعت اور خلقت کے بودی اور کمزور ہو خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اُسمین پیدا ہوا ہو اسکے لیے مناسب
یہی ہو کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جائے اسطرح پر کہ بعض آلات سامنے بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہو اُس سے
شروع کرین اُسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اُسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعریہ نام رکھا ہو اُنسے کام لین اور ہڈی
اُوبھارنے اور چھیلنے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سر میت کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اُسکے
یہ ہو کہ پہلے برما وغیرہ سے سوراخ کرین بشرطیکہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ
اُنمین کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہو کہ اُس مقدار معین تک سوراخ کرکے خود بخود ٹھہر جاتے ہین اور یہی قرونی
صفاق اور پردہ تک پہونچنے کو مانع ہوتی ہو۔ پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑھا پیدا کرین اور اُسے اوکھاڑ لین اور ایک ہی
مرتبہ نہ اوکھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا اور اگر ہمکو ممکن ہو کہ اُونگلیون سے اُس ہڈی کو اوکھیڑ لین اس سے بہتر کیا ہو اور اگر نہ بن پڑے موچنے سے
اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھیڑین مناسب یہی ہو کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اُنمین فاصلہ بقدر سلائی جانے کے ہو تاکہ
قریب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہو کہ سوراخ کے نیچے کسیقدر جگہ ایسی باقی نرہے جو پردہ سے ملی ہو اور اسمین سوراخ نہونے
پائے اور اسیواسطے واجب اور ضرور ہو کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جائے اور یہ بات بدون اسکے نہین ہوسکتی ہو کہ مقدار برمے کی
بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہو کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین جہان جیسا موقع ہو
اور اگر شکست اونھین مقامات مین ہو جو اثنا ے استخوان ہین یعنے جو مقامات ہڈی کے درمیانی مقامات کے ہین اسوقت
یہی مناسب ہو کہ سوراخ اثنا ے استخوان مین ہون فقط تاکہ جسوقت ہڈی کو کھینچین مناسب ہو کہ خشونت استخوان سر کو
برابر کرین مراد یہ ہو کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہو اُسے درست کردین اور یہ کھردراپن بذریعہ سوہن کے دور کرین
خواہ کسی اور رانپی وغیرہ آلات آہن سے جو اس کام مین مدد دے سکتے ہین۔ لیکن اُسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لین جو
حجاب اور صفاق کو چھپا دے اور اسکا اثر چھیلنے مین اُس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پائے اور اس کے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ
رہتے اگر چیر کوئی ٹکڑا خواہ کہ ریزہ ہڈی کی باقی رہ جاے خواہ کنارا اور شظیہ اُسکا نکل نہ سکے لازم ہو کہ اُسے نرمی سے نکالین بعد ازان
علاج بذریعہ فتیلہ یعنے بتی اور مرہم کے کرین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہو۔ جالینوس نے کہا ہو
جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھولے اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کرے چاہیے کہ اُس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھے جسمین گھنڈی
خواہ دانہ مثل مسور کے ہوتا ہو اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہوتا ہو اور تیز جانب اُسکے بطرف طول کے ہوتی ہو اور چوڑائی اُسکی جو بشکل دانہ مسور کے
ہو اول ہی صفاق پر اُسکا زور ڈالکر چاک کرنا مناسب ہو اور اُسی گول مقام کے اوپر ہتھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی آہستہ
ہو جس سے کام باسانی برآمد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس ہتھوڑی وغیرہ سے ٹھونکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر۔

جتنی چیزیں ضروری ہماری گرفت والی ہیں سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو احتیاطیں ہمکو پردہ کی بچاؤ میں ضروری ہیں سب کا حصول ہوچکا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو جھپکی اور اونگھ آئے گی۔ اسلیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے جیسے ہم شکل مسور کے کہ چکے ہیں سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات ہر طرف استخوان سر کے پڑیں سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرح کی ایذا پیدا نہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ اجزا اسکی مستدیر عدسی کے ناخن گیر خواہ زکھافی وغیرہ سے نیچے کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جاوے گی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہیں ہے کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جائے اور اجزا ٹکڑے کے الگ ہوجاوے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اسکا کام کر سکتا جو علاج بذریعہ آری اور جو بنفسہ دس کے ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اسکی مذمت کرتے ہیں اور رکھتے ہیں کہ وہ ردی ہے اور قول ور راسے ہماری استخوان سر کی ہڈی میں یہ جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجاوے اور یہی علاج جمیع انواع کسر میں پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہو اگرچہ ہمنے اس علاج کو ذکر کرکے تشویش کے واسطے اسکو ذکر کیا ہے حکیم پولس اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور ہماری تعلیم اُسنے اس امر خاص میں کی ہے اور بیان کیا ہے کہ مقدار ہڈی کی کسیقدر توڑنی مناسب ہے یہ ہے جسقدر ہڈی کے قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اُسکی تعین یا اسطرح سے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی متفتت اور ریزہ ہوگئی ہو اُسکا نکالنا ضرور ہوتا ہے۔ خواہ جتنی مقدار میں مُدہ پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق میں امتداد کثیر ہوگا اسوقت مناسب نہیں ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالیں اور دور کریں اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ ضرر نہیں ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہوں کیونکہ بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے ایک کپڑا کتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغن گل میں بھگوکر زخم کو جبر کرکر زخم پر رکھیں اور زخم کا موہنہ اُس کپڑے سے بند کریں پھر ایک کپڑا دوتہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اُسپر رکھیں تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرح کا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے چوڑی پٹی کے ذریعہ سے بندش کریں لیکن بندش اُسیقدر کریں جسقدر گرفت کرلے اور جو خرقہ زخم پر رکھا ہے اُسے ہلنے اور ہٹ جانے سے روکے اُسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر ذرور اور دوا یابسہ کا جسکو ادویہ رابسی کہتے ہیں استعمال کریں تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کر دے اور حجاب کی ترطیب پیدا کرے اُسکا استعمال کریں مثلاً روغن گل نیم گرم اوپر سے ٹپکایا کریں اور تیسرے روز اس بندش کو کھولیں اور مقام ماؤف کو دیکھیں اور جو علاج گوشت کے اوگانے میں جلد موثر ہو اسکا استعمال کریں اور بعض اوقات میں ہڈی چھیلتے بھی ہیں اگر اسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اونچی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہیں اور جسقدر ادویہ جراحات کے علاج میں مذکور ہوتی ہیں اُن سب سے علاج کرسکتے ہیں حکیم پولس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق میں بعد علاج جدید کے ورم حار کبھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ تحت استخوان سر کا بلند ہوجاتا ہے اور تحت جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے — اور اکثر ایسے لوگوں کو امتداد اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہیں اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتے ہیں ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سے ہیں یا بوجہ اونچے ہوجانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل یعنے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ برودت اور اکثر طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہو اور اُسکا سبب بھی واضح ہو اسوقت اُس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور بعد اسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اُسکا پوشیدہ ہو اُسکے ازالہ میں کوشش یاد کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

یعنی نہ فصد کسی اور رگ کی اور کہائے سر سے کرینگے اور طعام اور شراب میں بھی خواہ وہ تدبیرات جو اورام حارہ کے لائق اور مناسب ہین جیسے تنطیل روغن گل سے خواہ ایسے پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہو اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب کاسنی اور روغن گل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف مین چربی مرغ کی لگاکر ترطیب سر کی اس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اسی سے کرنی چاہیے۔ اور کانون مین کسیقدر ایسے روغن جو تسکین حرارت کرین ٹپکانی چاہیین اور علیل کو آب نیم گرم مین کسی محفوظ جگہ مین بٹھائین اور مالش کرین۔ اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جائین انکے بعد واسطے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اسکی اجازت دی ہی۔ حکیم بولس جو احتیاط مین مشہور ہی اسنے کہا ہی کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہو اور وہ سیاہی فقط صفاق کی سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اسے چھوڑ ڈالین خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہی اسکے واسطے فقط یہی کافی ہی کہ شہد ایک جزو اور روغن گل تین جزو دونون کو ایک کپڑے مین لگا کر صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود اپنے آپ ہی پیدا ہو اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصًا اگر اسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہون اسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ ایسی سیاہی فنا ے حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہی۔ مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد انکے سر کی ہڈی ٹوٹی ہوئی الگ ہو گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یافوخ مین چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کی نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گزند پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے۔ جالینوس بیان کرتا ہی کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی مین نے اس ٹوٹی ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسیقدر استخوان یافوخ کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اسی غرض سے جو اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکی ہی بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا لحی کا ٹوٹ جانا لحی جمع لحیہ کی ہی اور مراد اس سے وہ ہڈی ہی جس پر ڈاڑھی کے بال اوگتے ہین۔ عالم فن جالینوس کہتا ہی اگر اندر کی طرف نہین ٹوٹی ہی اور دو ٹکڑے نہین ہوئے ہین اسوقت اگر داہنے کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہی بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی موہنہ مین علیل کے داخل کرکے اور اگر بائین طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون انگلیان داخل کرکے خمیدگی اور تحدب کسر باہر کی طرف اوٹھائین۔ اور دوسرے ہاتھ سے اسکو سیدھا کرین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شناخت اسکی ہمواری کی یون ہوتی ہی کہ جو دانت اس ہڈی پر واقع ہین وہ سب درست اور برابر ہو جاتے ہین۔ اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جائین اسکے درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو کھینچے اور ایک درست کئے رہے اور طبیب اتنی دیر تک صبر کرے کہ دونون ہڈیان درست ہو کر ٹھہر جائین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور جتنے دانت ترچھے ہو گئے ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین اونھین باندھ دینا لازم ہی۔ پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گرتی اور چبھتی ہو اسکو چاک کرکے اور جگہ اس نوک کے نکالنے کے پاکر کرچ وغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اسی چاک کو درست کرکے بتی در گدی اور پٹی جو ممکن ہو باندھین اور جو دوائین لحم اور جوڑ درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کرین۔ اسی حکیم نے کہا ہی کہ اس مقام کی بندش اسطور سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ فقرہ لحیہ پر رکھکر دونون کنارے پٹی کے دونون کانون پر لاکر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر فقرہ تک واپس لائین اور پھر دونان

لحی کے نیچے رخساروں پر آتی ہوئی یافوخ تک پہونچائیں پھر اسی نثر وکے بیچ لیجائیں اور ایک دوسرے پیچھے پیشانی اور سر کے پیچھے رکھیں تاکہ سب
پھیرے بندش کے خوب لپٹے رہیں اور کھسکنے نہ پائیں اور ایک سبک چیرہ بھی اوسپر رکھنا چاہیے اور اگر دونوں طرف کی لحی سب کی سب ٹوٹ جائیں
چاہیے کہ انکو ہاتھوں سے خوب کھینچیں اور جب دونوں برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائیں اور باہم مل جائیں اور دانت بھی دیکھ لیں کہ اپنی جگہ
پر درست بیٹھ گئے ہیں یا نہیں پیچھے اور ثنایا یعنے جو دو بڑے دانت ہیں انکو سونے کے تاروں سے باندھ دیں تاکہ جس قدر کہ بندش
کی ہو اور جس طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اسمین لغزش ہونے پائے اور کوئی جز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے اور وسط رباط کا قفا پر رکھکر
اسکا سر الکنارہ لحی پر لائیں اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دین اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھیں اور غذا اسکی حسیرہ وغیرہ
ہو اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل میں کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالیں ہان اگر ورم گرم عارض ہو اسوقت نطول
اور ضماد سے غافل نہ ہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھیں کہ انسے تسکین اور تحلیل باعتدال کیا ہوا استخوان فک یعنے لحی
اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اسمین نم اور غضر استخوان زیادہ ہے اسی وجہ سے
جڑ جاتی ہے کسر الانف یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کے اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف
میں کسر عارض نہیں ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہونا جیسے نقرطس کی ناک چپٹی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے
اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک میں اگر صدمہ کسر کا پہونچے
اور کچھ اسکی اصلاح نکیجاے آخر کو کبھی خشم یعنے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اسی کجی اور سختی
پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہیں ہو سکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اسکے علاج اور درستی میں کوشش کرین اور دس دن اوسے مہمل
نچھوڑیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست یعنی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جائے خواہ انھیں مقامات میں
پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بنرمی اور آہستگی ناک
میں داخل کرین اور مقام انتہا سے غشاء شیم تک اوسے پہونچائیں اور ہاتھ سے اسکو تھامے رہیں اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر
اور درست کرین تا انکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جائے بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنے میں بھی لطافت اور نرمی کو کام فرمائیں اور وہ
فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں
داخل کرین گو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھدیتے ہیں تاکہ خوب سیدھا اور
درست ہو اسکے بعد ضماد کرین ضماد کا پھاہا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجائے باہر نہ نکالیں اور جب تک
استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکرین۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اس مقام پر ایک
قسم کا کوزا اور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اسکے تھما دینے سے شکل کی درستی پیدا
ہوتی ہو اسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے۔ اور اگر شکست ناک کی اجزاے زیرین میں عارض ہوئی ہو دو انگلیوں سے اسکا درست
کر دینا ممکن ہے مثلاً دونوں ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونوں کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت میں ورم حار عارض ہو مرہم داخلیون
کا استعمال بہت مفید ہے کہ اس سے ورم میں تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برابری بھی محفوظ رہتی ہے اور بقوت
درستی پر قائم رہتی ہے۔ اسیطرح جو دوا اسپرکا اور زیت اور میدہ اور دقاق کندر سے بناکر اوسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے

پھر پٹی باندھیں اور اگر سر ہڈی ٹوٹ کے ساتھ ریزش ہوئی ہو اور ریزہ ریزہ پاش کر دیا ہو تو اسکے بعد ممکن نہین ہی کہ اپنی حالت پر عود کرے بلکہ جسقدر ریزے مثل بھوسے کے ہو گئی ہی اسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کر دین اور بعد اخراج کے ذرور کا استعمال کرین اور اگر ضرب میں زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو پھر اسکو برابر کر دینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندھ کر درست کرین کہ وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جاے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہی کہ بندش صفحہ گردن سے اسطرف جدا ہو گئی ہی بانداین آسانی بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہی کہ حاشیہ کا کپڑا جو مضبوط ہو خواہ دوال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اسکے دونون کنارے سریشم ماہی خواہ تر شیم گاؤ سے یا گوند خواہ اور چسپندہ چیزون سے آلودہ کرکے ناک کے اس کنارے چسپان کرین جدھر جھکی ہوئی ہی اور جب لگ کر خشک ہو جاے ناک کو جو ابھرا پھر اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اسکی اسی دوال خواہ نوار وغیرہ کو کھینچکر اس طرح اسکا دوسرا سرا چپکا دین کہ وہ کجی سب جاتی رہے اور گردن تک اسکو کھینچ لائین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی اصلی صورت کی طرف لاکر ٹھہرا دے پھر اس ضماد وغیرہ کو لگائین جنہر گردن کا ٹوٹ جانا ہنسلی کی شکستگی کبھی بوجھ کے اٹھانے سے ہوتی ہی اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچے اس سے ترقوہ ٹوٹ جاتا ہی باانہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل اور صعب ہوتا ہی اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہی۔ ترقوہ کے جبر اور درستی کی تدبیر مین قول اطبا کا یہ ہی کہ اگر ترقوہ نزدیک استخوان سر سینہ کے کوفتہ ہوا ہو اسکی شناخت یہ ہی کہ راس حصہ نیچے کی طرف کم اترے گا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہو جائیگا علیل کو ایک کرسی پر بٹھا کر ایک شخص اس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہی اور اسے اسطرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کے اور طبیب اپنی انگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان اونچا ہوا سے دبا دے اور جہان نیچا ہو گیا ہی اسکو اوٹھا دے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی بغل کے نیچے ایک گرہ بڑا سا چیتھڑون وغیرہ کا بنا ہو رکھکر رفق کو اس سے رفع کرے تاانکہ پسلیون تک اونچی گولے کو لائے کہ ایسی تدبیر سے جسقدر کھینچنا مطلوب ہی حاصل ہوگا۔ اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کی طرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کے کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر زیادہ گھس گیا ہی تو اسوقت بیمار کو چت لٹا کر اسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ٹالین اور دبائین تاانکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جاے پھر اسکو برابر کرین اور انگلی سے اسکو درست کرین پھر اگر ہاتھ پھیرنے سے کوئی نتیجہ بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ ترقوہ کی دونون نوکین اس جگہ چبھتی ہین واجب ہی کہ اس مقام کو چاک کرکے نوک خواہ کرچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام مین نرمی زیادہ ضرور رہے اگر وہ کرچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوترگئی ہی تاکہ سینے کی جھلی پھٹ نہ جائے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبانا خواہ ٹالنا چاہیے۔ پھر اگر ورم گرم عارض نہو چاک کے مقام پر ٹانکے لگانے اور اسکا التحام اور ملا دینا درکار ہی اور اگر ورم عارض ہو گدی وغیرہ روغن میں ترکرنا چاہیے اور اگر سرا بازو کا بروقت ٹوٹنے کے ہمراہ ایک ٹکڑے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوتر آیا ہو لازم ہی کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لٹکائین اور بطرف عنق کے اونچا کرین اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مائل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہی اسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جسکے ترقوہ مین صدمہ کسر کا پہونچے اسے چت لیٹنا نچاہیے بلکہ بیٹھ کے لیٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینے بھر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر استواری پاتا ہی پٹیان بندش کی ستر مین انکے بیان مین اطبا نے کہا ہی کہ چونکہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہین ہوتا ہی اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہی اور سینہ سے جدا نہین ہی اور اسیوجہ سے اُسکو اسقدر حرکت نہین ہی اگرچہ باہر سے ضربت شدید پہونچے اور جدا ہوجائے پھر فوراً اُسی طرف برابر ہوجاتا ہی اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہی وہی علاج اُسوقت مفید ہوتا ہی۔ لیکن جو کنارا اُسکا بطرف شانہ کے ہی اور اُس سے جدا ہوجاتا ہی وہ کنارا زیادہ نہین اوترتا ہی اسلیے کہ وہ عضلہ جیسکے دوسرے ہین اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہی۔ ایضاً سر شانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہی۔ ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا ہی اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوئی ہی تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اُسکو پھیلاوے اور اسیواسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہی اور اگر ترقوہ اوترجائے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جوازین قبیل ہو اُسکو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہین اور اپنی ہاتھ سے اور گدّی بہت سی جو اُسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کے علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے تل جائے اور اُسے پھیر بٹھانا منظور ہو اس مراد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کے کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام ہی گندہ اور غلیظ ہوجاتی ہی اور جب اپنے مقام سے اوترجاتی ہی ناتجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہی کہ سر اعضد کا جدا ہوگیا ہی اور اپنے مقام سے نکل گیا ہی اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوئی کہ سر اشانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہی اور جس جگہ سے منتقل ہوا ہی اور ہٹ گیا ہی وہ مقام مقعر نظر آتا ہی کہ اسمین گڑہا پڑ گیا ہی۔ مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اُنھین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہین

کتف کا ٹوٹ جانا شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہی وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہی بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شئ اُنمین سے ٹوٹ جاتی ہی بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہی کہ ہاتھ سکے چھونے سے اُس جگہ کوئی شئ گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہی مگر اکثر ان چیزون مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہی کہ بوجہ اُسکے خشونت اور کھرا پن پیدا ہوتا ہی وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہی اور خاص جگہ کا درد اور چبھنا اور گڑنا کسی شئ کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہی اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہی کبھی یہی چیز ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہوجاتی ہین اُسکی علامت تقعیر ہی کہ اُس جگہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہی اور خفیف سے کھٹکے کی آواز بھی پیدا ہوتی ہی لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہی جب خوب کان لگا کر سنین اور اُسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجائین جب سماعت کا اثر ہوتی ہی اور جو ہاتھ اُس عضو مین داخل ہی یعنے جس ہاتھ کا وہ شانہ ہی اُسمین خدر پیدا ہوتا ہی اور درد بھی عارض ہوتا ہی علاج اُسکا تلطیف بدہی اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اُسکو جلدی نہ ہٹائین اور برابر کرنے مین جلدی نہ کرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہی میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہی تاکہ پیچھے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضروری ہوجاتی ہی کہ مادہ جمع نہونے پاوے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہی اُسکا دفع ہوجاتا ہی۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جائین اور اُنکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہو اور ایذا پہونچے بالضرور اُسکا اخراج کردینا چاہیے اور اگر یہ ایذا نہ ہو بلکہ اپنی جگہ پر پھری ہوئی ہون اُسوقت اُنکو برابر کردینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد لیسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت آسے دوسری کروٹ سونا لازم ہی جسمین دباو ٹوٹنے کے

شانہ پر پڑے استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا قص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہو جاتی ہی اور فقط وہی جدا ہوتی ہی اور کوئی ہڈی اُسکے ساتھ نہین ٹوٹتی ہی۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہی۔ پہلی صورت یعنے جدا ہونے کی شناخت یہ ہی کہ چھونے اور ٹٹولنے سے ایک کھٹکا پیدا ہوتا ہی اور دونون جزو اُسکے جدا جدا ہاتھ کے نیچے محسوس ہوتے ہین اور درد مین بھی اشتداد ہوتا ہی اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہی کہ اُسکی وجہ سے اعراض ردی اور مہلک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس اور سرفہ خشک اور بیشتر ایسا علیل خون بھی تھوکتا ہی اور اکثر بعض حجاب سینہ مین تعفن بھی پیدا ہو جاتا ہی۔ ان بیماریون کا علاج وہی ہی جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہی اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کی طرف جھک جائے اسکا علاج وہی ہی جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہی کہ بوجہ کسر کے چھپ جائے اور اگر ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جائے اس پر وہ پٹی مستعمل ہوگی جو موف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اُسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جائے گی اُسکے بعد دونون پٹیون کے سرے اُسمین ملائین گے اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہی۔ پسلیون کا ٹوٹ جانا سات پسلیان جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہی اُنمین کبھی کسر عارض ہوتا ہی دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹے پسلیون کے اطراف اور کنارے دوسری جانب کے شراسیف کے غضروفات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہو چکا ہی لہذا ان اطراف کو سوائے رض کے کسر کبھی عارض نہوگا۔ پسلیون کا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہو سکتا ہی اور لمس جس پوشیدہ نہین رہتا اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہی اور بیچ موضع حرکت بھی پیدا ہوتی ہی اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہی پھر اگر بعد ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اسکی شناخت عروض سے ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہی کہ جبر اور درست کار اُسکے درست کرنے پر جرات نہ کرین اور اسپر پتھنہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اُسے باہر کی طرف کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہی اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر شروع کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون محاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہی اور پچھنے لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہی کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف کھنچا جائے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر رفتہ گمان ہی وہ مخفی نہین ہی پھر اُسکے ساتھ نرمی کیجائے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہین ہی لیکن کبھی علیل کو غذاے نفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کھلاتے ہین تاکہ اُسکا پیٹ پھول کر نفخ اندر کسر مین مدافعت پیدا ہو اور اسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آئے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہی کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہی لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہی۔ بعض کاملین فن جبر نے کہا ہی کہ موضع شکست کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبویا گیا ہو اور اسی کی گدیان پسلیون کے بیچ مین رکھی جائین تاکہ جگہ بھر جائے تاکہ بندش درست ہو سکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھیر پھیر کر لائے جائین کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش مین ہم نے کیا ہی بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوقیہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا تحمل عضو شکستہ کر سکتا ہی اور اگر کوئی امر شدید جسکو درپیش ہو خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی حجاب مین چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اسوقت جلد کو چاک کرکے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اُسکے نیچے وہ آلہ جس سے پردہ کی حفاظت ہو سکتی ہی رکھین تاکہ صفاق بوجہ چبھنے ہڈیون کے باہر نکل نہ آئے پھر اگر ورم گرم عارض ہو تو جائز ہی کہ جہان جہان چاک کیا ہی سب کو جمع کرکے علاج کرین مرہم سے

اور اگر ورم گرم عارض ہو روغن مین ڈوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور علیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین
اور جس کروٹ اُسے آرام اور چین ملے اُسی کروٹ اُسے لیٹا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے
ہین جو جو امور خرزات سلسلہ گریون مین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین اُنکی تفصیل یہ ہے کہ حررات کی استدارت مین کبھی رض
عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسران گیرلون مین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیان
نچوڑ جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کے منافذ مین اور خود نخاع مین عصب پیدا ہوتا ہے عصب
کو بھی گزند اور الم پہونچتا ہے اور تابع اس الم کے موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کے گریون کو پہونچے لہذا واجب ہے کہ
پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جائے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اُسکی خبر بیان کر دی جائے پھر اگر گریون کی تدبیر ممکن
ہو اور استخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اور رام
حارہ مین حاصل ہوتی ہے کرین اور اگر کسی قدر بقیہ گریا کی اُوپچے اجزا مین سے باقی رہجائے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اُسکو دُنا
نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا پتا ٹٹولنے سے اُنگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ جونکہ الگ ہوجاتا ہے اُسکو
حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کر کے جلد کو نکال ڈالین اُسکے بعد ٹانکے لگاکر
درست کر دین اور دوا مے ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کاہل یعنے دو کتف کے بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک
ٹوٹ جائے چاہیے کہ ایلین ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین داہنے ہاتھ سے تا اپنی اپنی جگہ پر
درست بیٹھ جائے پھر اگر ہمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذکور بالکل جدا ہو گئی ہے اُسکو بھی چاک کر کے نکال ڈالین بعد ازان
بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اُسکے موافق ہے استعمال کرین عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی
ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ رد کسر مین کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی
ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کی طرف پھیری جاتی ہے اُسی طرح کی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹالتے ٹالتے خوب
برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جائے اور بندش اسکی رباط متقاطعہ سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ انتہا
اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اُسکو مضبوط باندھ کر بندش تمام کرین بشرطیکہ منکب کے قریب یہ کسر
واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اور ترتی ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اسکے بعد ایک تیسری پٹی
اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جائے اور ہاتھ اسطرح لٹکائین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اترا ہوا نہ ہے
کہ اسمین خرابی زیادہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرح پر کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو
حرکت نہ ہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین
ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی یا پارچہ کتان کی ہونی چاہیے چار اُنگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور ٹوٹے ہوئے بہت
روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اُسوقت گدی ذخیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب مین بھگو کر رکھنی اور باندھنی
چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بند رہے بہتر ہے اور بعد
اس مدت کے کھول کر پھر جبیرہ سے بندش کرنی چاہیے اور بنظر کسی احتیاط کے اس مدت سے پہلے کھولنا درکار ہو تیسرے روز

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہو جاتا ہے اگرچہ اختیار اور درست ہونے میں کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جبیرون کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب میں ہو چکا ہے اور جبیرہ کی بندش چالیس روز برابر چلی جاے اور اگر بنظر حسن اعادہ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہو کر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھائین کہ اسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اسی طرح کیا کسی پتھرے وغیرہ پر جو کرسی میں بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اسکا بیان مقام ضلع میں ہو چکا ہے اور جہان پر بغل کا تکیہ ہو اس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہو جاے اور اسکے بعد مرفق میں کوئی بھاری شئی لٹکائین جو مرفق کو نیچے کی طرف کھینچے جب امتداد مطلوب تک کھنچ چکے برابر اور درست کر دیا۔ اگر فقط عصابہ باہے تو یہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور علیل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی بندش ہو اسے چند قوی اور زور آور آدمیون سے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو جیسے یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ دقت نہ کرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد میں ہو بندش ایسی جگہ کرین جہان سے مفصل اور جوڑ دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر شکست کا صدمہ واقع ہوا ہو اور بیچ میں نہو اسوقت بندش کو زیادہ قریب اس طرف سے کرو جو دور ہے اگر فقط ہڈی کو صدع اور مپٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور شگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اسکی مضبوط کرنی چاہیے ساعد کا ٹوٹ جانا بھی دونون گٹے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی گٹا ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاے بہت برا ہے بہ نسبت اسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت میں برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے میں زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا وہی ساعد ہے اور وہی سب بوجھ اٹھائے ہوئے ہے اسکا ٹوٹ جانا برا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے کے گٹے پر گوشت نہین ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبیح صورت زیادہ پیدا ہوگی الغرض اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہین ہے خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین۔ واجب ہے کہ بروقت گٹے بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی طرف تکیہ کر دین اور ٹھیک بٹھائین اور مقدار بندش کی دریافت کر لین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے۔ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیون مین تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اسوقت بندش معتدل و باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد نہ ہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ جگہ دکھاوٹ کی اور کھلی ہوئی ہے لگاؤ ہے لیکن کھپاچین اتنی لانبی ہون کہ تمام کف دست کے برابر پہونچ جائین اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھپاچون کی کم ہونی چاہیے۔ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ انگلیون کے پیوند اور جوڑ سے مس نہ کرین اور جب کھپاچین باندھ چکین اور اسکے اوپر بندش بھی کس چکین چاہیے کہ گردن سے بشکل مزدی لٹکائین جسکو عوام گل خنڈا کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اسکا خیال رکھین کہ اگر شکست فقط گٹے کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہے اسوقت یہ پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے برابر ہو۔ اگر ملاقات اس علاقہ بار دمال کی جسمین ہاتھ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اس سے جدا ہے اور اسکا سہارا نہین پاتا ہے بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی در جہت کف دست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اسی طرف لٹکے گا۔ بلکہ واجب ہے کہ تھیار اور اکثر حصہ دار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہو اسوقت لٹکانے

صورت اچھی یہ ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا ہی اور دونون کنارون سے کف دست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیے کہ اگر درمیان اسکا اس سے الگ ہوگا ہمواری اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کپڑا نرم اور تعلیق انگلی ایسی ہو جسمین جھول نہ پڑے اور نہ زیادہ کشادگی اور درازی ہونے پائے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھائیس دن کے درست ہو جاتا ہے اور شکست جوڑ جاتی ہے رسغ کا ٹوٹ جانا رسغ باریک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پانون مین ہوتی ہین لیکن اکثر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انکو پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹکر جدا نہین ہوتی ہین لہذا انکا علاج وہی ہے جو خلع کے ابواب مین مذکور ہو چکا انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جائین علیل کو ایک اونچی کرسی پہ بٹھا کر حکم دیا جائے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھے اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین انکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب انگوٹھے سے اپنے انکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگلیا علیل کا نیچے کیطرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان مسترخی ہو جاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلہ انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہو جاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لاتا ہے۔ اور اگر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی انگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ انگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ اسپر خاص بندش جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کرین اور ہتھیلی کو اسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہنے لو ہتیلی بطور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسی ایک انگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہو چاہیے کہ اسکو ہمراہ قریب کی انگلی کے باندھین اور بیچ کی انگلیون مین کسر واقع ہو چاہیے کہ دو جانب کی انگلیون کے ہمراہ اسکو باندھین اور سب کو پے درپے درست کرکے بندش کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ ہوگی اور جو بات کھپاچون کی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو اسمین بندھین گی بمنزلہ کھپاچون کے کام دین گی جوڑی ہڈی اور ورک کا ٹوٹ جانا کوسلے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی ایسے حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طول مین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اسمین درد اور نخس یعنے چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انہین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکب کے ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین سبب جوڑی ہڈی جو عصعص کے اوپر ہے ٹوٹ جائے خواہ کسی عضلہ مین کو نکل آئے اسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دو کونون مین نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اسکا یہ ہے کہ علیل کو اسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی یکبارگی اسکی دونون رانین خوب کھینچین ہر ایک شخص ایک ران کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اس شخص کی جو ران کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور پیچھے کی طرف الٹا گر نہ پڑے اور دونون کچھ دونون کونون کو بشدت اور بہ قوت استاد بائین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جائین بعد ازان اسپر ضماد لگائین بعد ازان ایک توشک خواہ نہالچہ پر جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی ہو اسے لٹائین اور یہی تدبیر قریب بہ صواب ہے شانہ کے علاج مین اگر ٹوٹ جائے۔ اگر ورک یعنے کولے

لیجانت سے چوٹی ہڈی ٹوٹ جائے اُسکا علاج قریب ہی شکست سکے ٹوٹ جانے کے ہی اور واجب ہی کہ ترلیب کا استعمال بندش پر
رکھین اور گدیان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جیسا مناسب بحال اُس عضو کے ہی اُسیطرح بندش کرین اور
چاہیئے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک اور سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وسطے پر ہو ران کا ٹوٹ جانا ران جب ٹوٹ جاتی ہی بقوت
کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہی بعد اسقدر کھینچنے کے اپنی ہیئت طبعی پر آتی ہی اُسکی اصلی ہیئت یہ ہی کہ جانب وحشی مین تحدیب
ہو اور جانب انسی مین تقعیر ہی جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہی۔ ران کے بیچ کے ٹوٹ جانیکا حال بخوبی ملاحظہ
کرنا چاہیئے اور اُسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور نیچے کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہی اور کون نہین
ٹوٹا اور درست ہی اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اُن سب کا اچھی طرح استعمال کرین اور
بندش اوپر کیطرف نیچے سے جائے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجائے خود اسطرح جوڑ بیٹھ جائے کہ جنبش
نکرے۔ اطبا نے کہا ہی جسوقت ران ٹوٹتی ہی اُسکے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھیر جاتی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ یہ ہڈی
پھری ہی اسی طرف پہلے از روے خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے جو
برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہی۔ خواہ ایک سرا ہڈی کا ٹوٹے ہوئے مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکر بندش
کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو چاہیے
کہ ایک نہالچہ ایسا بنائین کہ اُسکے بیچ مین اونی شے مثل نمدے خواہ کمل وغیرہ کے لپیٹین تاکہ اُسکی رگڑ سے گوشت نہ
لٹ جاے اور وسط اُسکا مانند پیٹے پٹرو پر رکھین اور اطراف اُسکے سر کی طرف چڑھائین اور ایک خادم کو سرا پکڑا دین کہ
نیچے جھکا کر تھامے رہے اور اگر کسر زانو کے قریب ہو اُسوقت ہم پٹی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اُسکے دونون سرے
کسی ایسے شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی حرکت
کا طریقہ یہ ہی کہ زانو پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور علیل مونھ کے بل لیٹا ہوا ہو اور ساق اُسکی دراز اور پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی بوجہ
کسر کے چھپتی اور گڑتی ہو اُسے جیسے ہم نے بیان کیا ہی درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کی اونچی اور بلند ہو گئی ہو
اُسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لائین یعنے جیسے باب عضد مین ہمنے ذکر کیا ہی
ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دنون مین مستحکم اور استوار ہوتی ہی۔ اور ہم قریب کے بیانات مین خبر دیتے ہین
کہ اس ہڈی کو پھر ہلانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہی بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہی کہ ایسے وقت
مین دونون رانون کے بیچ مین ایک کو لا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اُس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے
جس صورت سے اور شکل سے اُسکو درست کرتا ہی اور جبر معروف سے جیسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہی اسکی
درستی کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونے کا ہر وقت خیال رکھین اور جب ران پر ورم پیدا ہوتا ہی وہ ورم قوی ہوتا ہی اور
بہت جلد تمام ران سوج جاتی ہی اسوقت واجب ہی کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم
مین سختی پیدا ہوگی اور متفرق ہو جائیگا جو تحلیلات ورم کے دور کرنے کے واسطے مخصوص ہین اُنکا بیان بخوبی ہو چکا ہی قالب ا

رکھکر باندھین درست بیٹھ جائین اور پاؤن کیجانب طول مین رکھکر اُن مین دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اُنکی یہ صورت ہی کہ اگر چھوٹی ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اُس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور قدر حاجت سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچے کا علاوہ برآن اگر چھوٹی ہون گی تب بھی مریض کو کسی قدر تعب ضرور پہونچیگا۔ قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہی کہ جسقدر حصہ پاؤن کا صحیح اور ماؤف نہین ہی اُسکو حرکت سے باز رکھے جسوقت اُس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہی اور اس بندش کی احتیاج لیطرف ان آلات کے بڑی شکست مین ہوتی ہی اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر نہ ہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اُسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہی اور ورم کے تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہی خلاصہ یہ ہی کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہی سوائے تعب اور مشقت کے اور کیا اُسمین ملتا ہی اور مناسب یہی ہی کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہو سکین اُسکا استعمال نہ کرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اُسیقدر چاہیے جسقدر حالت صحت مین اُوٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بوقت صحت کے اُسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہی کہ جہان تک ہو سکے اُسکے پھیلانے کی تدبیر کرین۔

یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جائے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ اُس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہی اور اگر لوگین ران اور کولے کے حضل کی منقطع ہو جائین پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا ہوگا فلکہ کا ٹوٹ جانا فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہی ہان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہی اور جو صدمہ اسے عارض ہو بذریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہی کہ ٹٹولنے مین خشونت پیدا ہوتی ہی اور کھنچانے مین جو کھٹکا پیدا ہوتا ہی اور قوت لامسہ اُس پر آگاہ ہوتی ہی اور کان سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہی اُس سے بھی شناخت کر سکتے ہین کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہی ورنہ ماؤف ہی علاج اُسکا یہ ہی کہ ساق کھینچین اُسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کر دین اور اگر اجزا اُسکے متفرق ہوگئے ہون پہلے اجزا کو جمع کر پھر اُسے اپنی جگہ داخل کرکے چسپان لیپ لگائین لیفنے اور بعد ہوا نہ رہے ساق کا ٹوٹ جانا اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جائے یہ انکسار اسلم ہی بہ نسبت اُسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاو لیطرف خارج اور قدام یعنے سامنے کے ہوگا لنگڑا کر چلنا پھر ناممکن ہوگا۔ اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جائیگی ساق لیطرف خلف اور خارج کے جھکے گی۔ اور اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ ساق سب طرف جھکتی ہی اور کسی جانب اُسکا میلان نہین ہوتا ہی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا بر قیاس معالجہ ساعد کے ہی اور مثل اُسی کے ہی مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہو نا مثل انحراف عضد کے نہین ہی بلکہ وہ سیدھی ہی لہذا واجب ہی کہ ایک مدت تک اُسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جائے اور بہت دنون تک اُسے اپنی جگہ پر روکا کرین کعب کے ٹوٹ جانے کا بیان ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہی اسلیے کہ اُسمین صلابت زیادہ ہی اور اُسکی نگہبانی کرنے والی چیزین اُسکے گرد بیش بہت سی ہین اگر جو صدمہ کعب کو پہونچتا ہی یہی ہی کہ اوتر جاتا ہی اور اُسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہی پاشنہ پاؤن کا ٹوٹ جانا

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اسکا دشوار ہے اکثر جب ٹوٹتا ہے اسیطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ گر کے اپنے پاؤن پر ٹیک لگائے اور آدمی کے بل سنبھلے۔ کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون انھیں عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امر امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور رعشہ و تشنج مفاصل اور تشنج ازطرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اسکا حجم نکلے اور اسمین تیرگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جائے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو چکے اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جائے چلنا پھرنا اسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی ہر وقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے انجبار درست ہو کر مل نہ جائے اور کسیقدر کسر باقی رہے ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا پاؤن کی انگلیان اگر ٹوٹ جائین انکے ٹوٹنے اور اتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی انگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر انگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین کہ روندنے سے انگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین

فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان اس فن مین پانچ مقالے ہین پہلا مقالہ اصول اور قواعد کلیہ جو ہمکو سموم مشروبہ معلوم ہین اور اور تفصیلی بیان ان زہرون کے معالجہ کے جو حیوانی نہین ہین

بیان عام سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج انہین سموم کا عام طریقہ سے جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اسے زہر کھلا دے خواہ پلا دے اسپر واجب ہے کہ غذائین بہت کھٹی اور نیز نمکین کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دینے والی اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہین اور جب گھر مین انکو اشتباہ مسموم ہو جانے کا ہو بہت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کے ہرگز وہان نہ جائین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھر آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے گو دھوکے مین اگر زہر پی لے اسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین انمین زہر مدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ ہر وقت سیر ہونے کے سبب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگون مین بھری ہوئی ہے ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال ان ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے مثرودیطوس کہ اسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزو برگ مذکور اور جوز دو جزو اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزو بعد وا کبھی اس بارہ مین عجیب النفع جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور ان دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دو دوا مین یا ایک ہی۔ ایضاً تخم شلغم کو جیک ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے۔ ایضاً نمک بھی ایسا ہی ہے۔ اسیطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زہر سے رکھتا ہے اسے احتیاطاً ان سب باتون کا تجسس ضرور ہے کہ کھانے پانی مین نعقظہ ہو بلکہ ہر وقت کے کھانے اور شراب کی اگر اسمین تغیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر غلطانہ جو ایک حیوان سمی ہے خواہ رتیلا اور عقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوام

اور یہی جانور بعض کھانوں کی بو سے خوشبو خواہ بو سے شراب کو نہایت دوست رکھتے ہین اور وہ اڑکر اُسکی طرف جاتے ہین اور
کبھی اُسمین گرکر مرجاتے کبھی مثلاً مشک وغیرہ مین سے شراب پی جاتے ہین اور کبھی اُسمین قی کرتے ہین اسی واسطے چھت دار مکان
خواہ سایۂ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر گھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہو وہان کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے

بیان عام سموم منتشرہ یہ کہ زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہو دوسری صنف اپنی
صورت اور تمام جوہر جسمانی سے اثر کرتی ہو پہلی قسم وہی ہی جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اُسکے خواہ سوزش
اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید مثل زحل پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا
کرکے آمد و شد نفس کی بند کردے جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش یا اورپھل جسکو لوگ ایک
قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوند ہو یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تلخہ پلنگ جیسے چیتا کا تیا اور
ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزائے جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور ردی ہین ایضاً بعض اقسام
زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص پر اپنی سمیت پہونچتی ہی جیسے ذراریح کہ اُسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہی اور بعض اقسام زہر کے
تمام بدن پر اُنکا اثر پہونچتا ہی جو زہر تبدیل مزاج کرکے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر مہلک ہو ممکن ہی
کہ اُسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے علاوہ یہ ہی کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہی جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین
ٹھہرے حرارت اُسکی بڑھتی جاوے گی اور فعل اُسکا زیادہ ہو گا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہی کہ تحلیل
اُس زہر کی خواہ جس مادے کو اُس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہی بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالضد کرکے اُس
زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہی اور دوسری
طرح سے قوی ہوتا ہی پھر اُس جگہ جو غالب جانب ہو اُسی کا حکم بھی غالب ہو گا لیکن اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہی اور مخدر
کی مقاومت کرتا ہی فعل زہر مخدر کا ضعیف ہو گا اور باین نظر کہ شی مخدر بدن حار سے اُسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہی اسلیے کہ
جوہر دوائے مخدر کا بارد اور ثقیل ہی اور روح خفیف اور گرم ہی اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اُنکا جذب جو بروقت
حرکت انقباض کے ہوتا ہی وہ بھی دوائے مخدر سے زیادہ ہوتا ہی اس نظر سے مضرت دوائے مخدر کی ابدان حارہ مین
شدید ہی حقیقۃً مناسب خیال کیا جائے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کے ہی شاید یہی مضرت سموم حارہ کی
بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جائے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کر دیتا ہی لیکن
اثر زہر کا ضعیف ہو گا اور اُسکی قوت کی تحلیل ہو جاتی ہی لیکن شرائین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہو گا
جو مخدرات مین بیان ہوا اسی واسطے جالینوس نے کہا ہی کہ فربیون میرے گمان مین یہ شی ہی خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی
کو ہلاک کر دیتا ہی اور زراریح ہلاک نہین کرتی ہی اسلیے کہ زراریح کا اثر قلب تک بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہی جب خوب
بدن سے منفعل ہو جاتی ہی اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے بعد سوائے استحالہ غذائی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہی اور آدمی کے
بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہی کیونکہ اُس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اُسکی شدید ہی اور شرائین
اُسکے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین۔ مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جو درمیان قوائے فاعلہ

ہواسے متعلق کئے ہین اُنکا بھی لحاظ کرنا ضروری ہے اور کہان سے معلوم ہوا کہ فربیون مذکورہ رائے سمیت کا بہ نسبت اُس مزاج خاص کے یا مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تا آنکہ جب یہ دوا اثر پر قادر ہوا اور کوئی مانع اسکی تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل زرنیخ کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوا اسکے مزاج کے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ فربیون بقیاس مزاج زرنیخ کے سم ہی نہو اور اگرچہ زرنیخ کا وصول مستحیل ہے غذا ہو کر قلب انسان تک مثل فربیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہے بقراط نے ایک تجربہ یہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڑھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کے کھانے کی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسی طرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی — مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہے کہ ایک لڑکی کم سنی کے عہد سے اسقدر زہر کی خوگر کرائی گئی اور ایسا مزاج اسکا زہر کا اثر دار ہوا کہ اسکے لعاب دہن کے کھانے سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مکھی اسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہے کہ یہ لونڈی جس بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہوجائے — استدلال اقسام سموم پر خاص قسم کے زہر کی کبھی بنظر ان حالات کے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلاً بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطیع اور مغص یعنے پیچ اور مروڑ پیدا ہوتا ہے اور جیسے اندرونی کو کوئی شئ کھائے جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر اور قسم ادویہ حارہ حریفہ کے ہے مثلاً زرنیخ اور مسک یعنے سنکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہے — اگر التہاب شدید اور درد و رعروق کا اور بکثرت برامد ہونا پسینے کا اور سرخی انکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر سبات اور خدر اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوائے سقوط قوت اور عرق بارد اور غشی کے اور کوئی اثر ظاہر نہو وہ زہر ایسا ہوگا جو تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مضر ہے اور بعضی قسم نہایت زبون ہے کبھی رنگ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اُس شخص کے جسم سے جو افیون کو پئے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونھ کی بدبو اُسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جائے جیسے ارنب بحری اور اقونیطن اور ذراریح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اگر جوہر زہر کو بذریعہ انکھ کے پتا دیتی ہے خواہ قے کی بو سے اُسکا پتا لگ جاتا ہے — خواہ قے کے مزے سے اگر سموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہین جیسے برادہ بعد قے کرنے کے آنکھ سے دکھلائی پڑتا ہے اور اسیطرح — اور خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ رائحہ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور ضفدع بذریعہ زہومت **علامات ردی کا بیان** جسوقت مسموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونون حدقہ چشم اونچے نیچے ہلنے لگین اور سیاہی انکھ کی غائب ہوجائے پھر اسکے بچنے کی امید نہین ہے اسیطرح اگر انکھین سرخ ہوجائین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہوجائے اور پسینا ٹھنڈا نکلنے لگے علامت زبون ہے اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ کا** سستی زہر خوردہ کے علاج مین ہرگز نکرنی چاہیے اور جہان تک ہوسکے بہت جلد خبر گیری کرین جسوقت دریافت ہو اُسیوقت مشغول بعلاج ہون اور سمیت زہر کی بدن مین پھیلنے سے پہلے اُسکا تدارک بہت مناسب ہے — آب نیمگرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلاکر قے کرائین اور قے کرانے مین مبالغہ

کرین جسقدر ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا مین کسیقدر شبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت مین منفش اور شحم اوز بھی داخل کرتے ہین اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قی کرانے کے کھلائی پلائی جاوے اُسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی غذا اور بہت سا پانی قی کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قی نہ بھی ہوگی ضرر سم کا فقط کثرت مقدار ماکول اور مشروب سے ٹوٹ جائیگا اور اُس زہر پر یہ چیزین غالب آجائین گی اور جب قی ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اسے قی کرا دیجائے اسکے بعد بہت سا دودھ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اگرچہ دودھ پہلے کے قی بھی ہو جاسے ایضاً اگر چوشاندہ تخم کتان ہو اور روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قی کے یا بذریعۂ اسہال کے اسکے بعد دودھ کا استعمال جو جو ہی مسکہ کا استعمال دودھ کے استعمال سے بہتر ہے۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیرین اور چربی پگھلائی ہوئی اسیطرح آب خاکستر چوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قی کے فوراً حقنہ کرین خصوصاً اگر اعضائے اسفل کی طرف کچھ اذیت زہر کی او ترقی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویۂ مقئی اور مسہل کا استعمال کرین اور دودھ کے پلانے سے غفلت نہ کرین اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ تو اسے بھی استعمال کرین کہ وہ دوا بہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً صاحب ابتدائے امر مین اسکا استعمال کیا جائے کہ زہر کو بجنسہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مختوم کا حب الغار دو مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا یعنے بیخ سوسن دو مثقال اور سب کو زیت مین معجون کرین مقدار شربت کی مقدار ایک بندق کے یعنے بقدر بنڈق کے ایضاً حب بلسان زوفائے خشک تخم نعنت بری فلفل ابیض فلفل سیاہ دار فلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس صخری فطر اسالیون اسارون زیرہ کرمانی بزر البنج ہر واحد سے چار درخمیات سنبل الطیب فقاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ اٹھارہ درخمی حمامہ دو درخمیات شہد مین معجون کرکے شراب باقلائے رومی کے ہمراہ استعمال کرین اگر تنہا گل مختوم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرین جب بھی وہی اثر پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کھانے زہر کے پلاوین زہر کو برادہ ڈھکا لدیتا ہے۔ منجملہ مشروبات کے یہ بھی دوا ہے عصارہ فراسیون عصارہ برگ سنبہ نار دین تخم گزر جند بیدستر بندق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا ایسے وقت بہت عمود ہے کہ شورہ خواہ لونا بدبو بقدر چار درہم ملائین اور روغن سرو ایک درہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قی کرنے کے التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلائین اور پھر قی کرائین اور اچھی طرح حفاظت کرین کہ مسموم سونے نہ پائے اور نہ اُسکی سانس ڈھیلی ہو خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے ہاتھ پاؤن مین سستی نہ آنے پائے اور اُسکے گرد شور غل برپا رکھین مثلاً ہنمیار کھٹکھٹائین خواہ اور چیزین کھٹکھٹائین جب صورت حال بخوبی کھلجاوے اور زہر بخوبی پہچان لیا جائے پھر علاج اُسی زہر کا کرنا لازم ہے جیسا ہر ایک کے بابمین مذکور ہوتا ہے۔ واضح ہو نا حقیقت حال کا دو صورتون سے ہوتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جائے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم منقطعات حادہ کے ہے اُسکا علاج دودھ اور گھی اور فالودہ تپلا جو اور روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اُس سے بنا کر استعمال کرین۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم طلیات کے ہے اُسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغن گل اور آب کشنیز وغیرہ کے کرین لیکن یہ سب دوائین برف مین سرد کرکے استعمال کرنی چاہئین اور

اعضائے رئیسہ پر ضماد و طلاء وغیرہ کا لگائیں اور ہر وقت اسکو سرد کیتے رہیں منجملہ اُن چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتے ہیں گلاب کا عرق
سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دیں اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہی اسوقت تریاق اور دوائے علتیت
اور دوائے مسک اور فادزہر کا استعمال کریں شراب خالص میں اسیطرح توم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر
جو ہر موح کو مضر ہوا اسکا علاج مثرودیطوس اور تریاق اور دوائے مسک اور فادزہر سے کرنا چاہیے اور دار الحمم اور شراب کا استعمال کریں
اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہی وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے بھی خوشبودار پہنائے جائیں
اور چھینکیں پے درپے واقع کریں اور تمام معدہ کی مالش کیجائے اور اسکے مونھ میں ہوا پھونکی جائے اور بال اوکھیڑے جائیں لیکن اگر
قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جائے پھر علاج خاص اُسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم بتفصیل بیان کرینگے۔ خلاصہ یہ ہی کہ جو دوا سموم کو
کھائی جاتی ہی یا اُسی سے غرض زہر کی مضرت کا توڑنا ہوتا ہی اور جو ہر سم کا منظور ہوتا ہی جیسے دودھ اور فادزہر وغیرہ کہ انکا استعمال بغیر
اغراض سے کیا جاتا ہی۔ یا مراد اُس دوا سے یہ ہوتی ہی کہ جو ہر سم بعینہ نکل آئے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ کیفیت
زہر کا ہوتا ہی جیسے لہسن کا شراب میں ملا کر پلانا جسے بچھونے ڈنک مارا ہو اور یہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے یہ وہی دوائیں
ہیں جو مقابلہ زہر کا کرتی ہیں اور اُس زہر کو قلب تک نہیں پہونچنے دیتی ہیں جیسے تریاق کبیر و مثرودیطوس اور سب قسم کے فادزہر مثلاً
مجرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جو اُس سے بنائی جائے اور تریاق اربعہ اطبا کہتے ہیں کہ زہرہ دفلی اور برگ اور تکاز ہر کے ضرر سے نجات
دیتی ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ حب ہو عراس علاج میں عجیب النفع ہی اور دوا سے منظیر ہی۔ الخیدان او بیخ الخیدان ہموزن ایک درہم شیخ ادنی
دو درہم شہد میں ملا کر آب سیب کے ہمراہ استعمال کریں جو دوا اُس سے بنائی جاتی ہی نہایت درجہ پر مفید ہی سینج تخم مریم اگر ہمراہ
شراب کے پلائیں اور فو تنج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پر سیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور
برگ خبازی اور اُسکا شوربا گوشت میں پکایا گیا ہوا۔ ایضاً وادچینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دو اوقیہ
ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دو اوقیہ زیت اور قیصوم۔ ایضاً گوکھرو کا پانی نچوڑا ہوا تخم گزر خصوصاً گزر اقلیطی اور حلتیت یا طبیخ میوہ اور
طبیخ سیسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہی مرکب سکبینج بری جند بیدستر برگ سنے ہر واحد ایک جزو تخم حنظل ہم
وزن جمیع اجزا کا بعد بڑے رسمے کے استعمال کریں اور بہت سی دوائیں ایسی ہیں کہ انکی تاثیر دفع سموم میں بالخاصہ مشہور ہی منجملہ
انکے یہ بھی کہتے ہیں کہ نیولے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جلا کیا ہوا اقوی ترین ادویہ ہی واسطے دفع زہر کے مجملاً بیان سموم
حجریہ معدنیہ وغیرہ کا انمیں سموم میں سے حجر ادہن سرخ رنگ کی ہی بعض آدمیوں نے حکایت کی ہی کہ پتھروں میں ایک حجر
سمی مشابہ لسبد کے ہوتا ہی اور وزن ایک دانگ اُسکی قاتل ہی اور اس پتھر کو سموم حقیقت میں شمار کیا ہی جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے
ہیں جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اُس پتھر کا علاج اور بیش کا ایک ہی اور سب سے زیادہ فادزہر اُس حجر سمی کے علاج میں
نافع ہو زیبق زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہیں اور کچھ خوف اُسمیں نہیں ہی اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہی ہان
جسکے کان میں زندہ پارہ ڈالیں اُسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہی اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی ہی اور ایک گرانی
شدید اُسی جانب محسوس ہوتی ہی اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہی اسلیے کہ جوہر دماغ اُسکی برودت سے اذیت پاتا
ہی اور پارہ کا ہلنا اور پھیلنا اور بوجھ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ایذائے دماغ ہوتے ہیں اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقتول البتہ ردی ہی

اور مضر ہی کہ تقطیع پیدا کرتا ہی اور اس سے اعراض مشابہ ان اعراض شارب مرتک کے پیدا ہونے مین جیسے مغص اور تہبیج کی معا
کی اور نفث الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہی اور پیشاب بند ہو جاتا ہی **علاج** بہت عمدہ علاج
بعد تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائم مقام تنقیہ کے ہو یہ ہی کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مرزن تین درہم شراب مین یا الکر خواہ ماء العسل
دفعہ دفعہ کرکے ایضاً ماء العسل سے یا روغن ملا کر حقنہ کرلین بعد ازان علاج سحج امعا کا کرین اور حقنہ بھی بارعایت تقویت قلب کے
ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے - اگر پارہ کان مین پھیر دیا ہو چاہیے کہ ایک پانون پر کھڑا کر اسی طرف کو گردن جھکائین اور سر بھی
اسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی فائدہ اخراج
کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع بین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا نہ گیا ہو اور سیسے کی ملائی
کے ڈالنے سے کسیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہی اور اسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ
جب اوتنا قریب ہو اور یا قریب نہو مگر اس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہی اوسے حاجت اسطرف گھولنے
اور ایک پاون پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہی پھر اسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین
ہوتا **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مرداسنگ کھا جائے اسکا بدن سوج جاتا ہی اور زبان اسکی بھاری ہو جاتی ہی
پیشاب پاخانہ اسکا بند ہو جاتا ہی اور کبھی براز بند نہین ہوتا بلکہ بافراط دست آتے ہین اور اسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی
ہی اور امعا گرانی پیدا ہوتے ہی تا انیکہ اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہی اور نوبت سحج امعا کی پہونچتی ہی اور اوپر اعضا مین نفخ اور
پھر بھری پیدا ہوتی ہی اور اسکے شکم مین ایک گولا سا سخت مثل پتھر کے اوٹھ آتا ہی رنگ اسکا رصاصی ہو جاتا ہی اور سانس مین
تنگی پیدا ہوتی ہی اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہی اور کبھی اسکے بعد اعراض ایلاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ
مثل سرب کے ہو جاتا ہی - اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہی **علاج** اسکا یہ ہی کہ بہت
جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے طبیخ تخم کرفس اور
انجیر اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہی کہ بورہ تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پنجال جنگلی کبوتر کے شراب
مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہی خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے
اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ بوزن ایک درہم مر اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اسمین
سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو ماء العسل مین ملائین غذا اسکی جو ہمیشہ کھلانے کے لائق ہو وہی شوربے جو گوشت
بچہ گوسفند سے پکائے جائین - علامت اسکی اچھی ہو جانے کی یہ ہی کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے اور
بول کا ادرار ہونے لگے - خلاصہ یہ ہی کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ ادرار کرنے والی ہین خواہ مسہل
مین اونکین کی ضرورت ہی **اسفیداج** یعنے سپیدہ اسکے پینے سے زبان سپید ہو جاتی ہی اور اعضا مین استرخا پیدا
ہوتا ہی اور کھانسی بشدت آتی ہی اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اسکی مخبط ہو جاتی ہی بدن سرد ہو جاتا ہی اور دماغ بھی
سرد ہو جاتا ہی غشی اسپر طاری ہوتی ہی کبھی اسکے حلق مین میٹھا سا مزہ محسوس ہوتا ہی اور اسکے لعاب میٹھے کوے اور زبان
مین خشونت پیدا ہوتی ہی اور خشکی آجاتی ہی اور پیٹ مین مروڑ اور معدہ مین لذع منھ مین درد شراسیف

مین ممدود اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہی اور کبھی انتہائے خناق تک نوبت پہونچتی ہی اور تمام بدن کا رنگ سپید ہو جاتا ہی اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہی علاج مثل علاج مرتک کے ہی اور سقمونیا کو ماء العسل مین اور مدرات بول مین ملاکر پلائین اور حقنہ بھی کرین اور کسی وقت سونے نہ دین اور اُسکے قی کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس داخل ہوتا ہی اُسکی دوا مین صمغ اجاص اور آب سرخ جو درخت دردار سے ٹپکتا ہی۔ ایضاً اُسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید ہی اور اسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے جبسین یعنے سنگ آہک کے کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہی جو سفیدہ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہی۔ لیکن خناق اسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ علاج اسفیداج اور علاج قطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہو جائے اور یہ لعابات بعد تلیین کے استعمال مین لائین اور حریرہ ہاے نرم کھلائین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہی اور چند بار مسہل کا استعمال کیا جاتا ہی۔ اور اگر امعا مین خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہی کہ خاکستر اطراف گرم یعنے انگور کی ٹہنی ملاکر ہمراہ جاشا کے استعمال کرین شنگرف اور سنکھیا ان دونون سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو اعراض زیبق مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا ہی اور یہ علامت خاص ہی سنکھیا کی علاج بعینہ وہی علاج ہی جو زیبق مقتول کا علاج ہی اُسکے بعد حریرہ مرغن اور شحوم لعینہ کا استعمال کرنا چاہیے زنگار کے کھانے اور پینے سے مغص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہی اور احشا مین تقطیع اور آنتون میں عارض ہوتی ہی اور قروح بھی پیدا ہوتے ہین علاج اُسکا وہی ہی جو زرنیخ کا علاج ہی اور زرنیخ علاج ہم آیندہ ذکر کرتے ہین برادہ آہن اور خبث الحدید اسکے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی مونھ مین اور سوزش پیدا ہوتی ہی اور درد سر کی شدت ہوتی ہی علاج پہلے دودھ کو ہمراہ اُس چیز کے جو لعوق مسہل ہی پلائین اسکے بعد گھی اور مسکہ پلائین تاکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن گل اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سرکہ ملاکر اُنکے سرون پر ٹپکایا کرین۔ کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیس کر پلاتے ہین تاکہ اجزا متفرق لوہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے یکجا ہو جائین اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہین اور اُسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنے شوربائے روغن دار مزلق ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو بشرطیکہ معدہ سے نیچے اوتر آتا ہی اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہی بذریعہ قی کے اُسے دفع کرائین بشرطیکہ ابھی معدہ مین ہو — ہرتال اور چونا جو شخص اُنمین سے کسی ایک کو کھا جائے اُسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو یکجا کرکے کھا جائے اور اُسکی کیفیت یہ ہی کہ مغص اور قروح امعا اُسے عارض ہوگا اور اگر زرنیخ مصعد یعنے ہرتال اوڑائی ہوئی کھائے اُسکا ضرر قریب سنکھیا کے ہوتا ہی اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہی اور جو شخص فقط چونا کو کھائے اُسکے مونھ مین خشکی اور درد معدہ اور حبس بول اور بوائی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اسکی پیشانی مین برآمد ہوگا اور کبھی برد اطراف بھی عارض ہوگا اور غشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا علاج جو بالے ج تدبیر بحسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اُسے کرنا چاہیے اُسکے بعد آب گرم اور جلاب پلاکر روغن سے تنقیہ کرین

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور ملو کبیر جو اُبمجموع یہ دونون اور عصارہ ملوکیہ ہمراہ شہد کے پلائین اور ہمیشہ دودھ اور لعابات اور لزوجات اور دسومات اور شوربا سے چربی یعنے جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلائین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو تو رئیہ حیات اور علاج نورہ کے اُسکی تدبیر کرین الیفاً قے کرانا اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضا سے اندرونی کا اور تلئین یعنے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہی ہرتال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہی سپول نمار اور تلخہ آبہ بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلائین آب صابون کا حال قریب ہی چونا اور ہرتال کے حال سے اور علاج بھی یکسان ہی زاج اور شب یعنے سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہی کہ نوبت سل کی پہونچتی ہی علاج اُسکا شیر بادہ حرکا پلانا اور مکھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا نہار منھ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار منھ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف سوءمزاج اور حدوث استسقا سے امین نہین ہوتا ہی علاج اُسکا دواء الکرکم اور دواء الملک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص کا پینا کافی ہوتا ہی بیان مجملی سموم نباتیہ کا جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اُنکے بیش بھی ہی اور یہ زہر بدترین سموم ہی اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹھ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہی اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے درپے دوار اور غشی عارض ہوتی ہی اور دونون ساقین پاون کی بیکار ہو جاتی ہین ۔ جب اس حال کو پہونچے نہایت بُرے حال پر دلیل ہوگی ۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہی پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خلاص پاتا ہی اور ان دونون مرض مین سے ایک نہ ایک اُسے ضرور لاحق ہوتا ہی ۔ اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع عارض ہوتی ہی ۔ اور بیش کا عصیر یعنے شیرہ مین تیر کو بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہی علاج پہلے بہت جلد اُسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلغم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاو کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلائین اسیطرح طبیخ قشور بلوط ہمراہ شراب کے اُسکے بعد اصلی علاج اُسکا فادزہر اور دواء المسک اور جدوار اور بوجیا یعنے جو گھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہی اور وہی اُسکی تریاق ہی (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد معین پر مفید ہوتی ہی بہت عمدہ اسکے علاج مین یہ ہی کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فادزہر کے خواہ مقدار ایک درہم دواء المسک اور ایک قیراط مسک کی ۔ بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فادزہر ہی اور جتنے فادزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصاً وہ فادزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہی اور اُسپر خطوط اور دُور سے مثل خطوط مرتک کے ہو گئے ہین ۔ ایک حیوان جس کا نام فارۃ البیش ہی اور فارسی مین اُسے بیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کے ضد ہی اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہی اگر اُس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی اُس کے جسم کی کھلائی جائے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہی فرفیون اسنیل اسکی ماہیت مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ سنکھیا ہی ہی یعنے بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اُسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جائیگی اور اُسکے نائزہ سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا علاج پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہیے اسطرح کہ آب جو اور روغن گل نیم گرم ملا کر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہی کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلائین نعم

سکے تین بیسہ حقنہ حکمی نمبر بیستہ دیجو اور کافور اور صندل آنمین پڑا ہو اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف سے ہو
بین جو حبیبہ ان دبیسا ار عصار انار ترش کا بھی پلایا جاسے فوفیون اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا
ہی کہ شاید یتن کے شاہ بیرا اور جو صفات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہین موجب الحبایہ ہین کہ جو
شخص اسکو بیسے ہوا کہ کھانے مین استعمال کرے لین اُسکے شکم مین اور تپکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی شدید ہوتی اور ٹھنڈی
مالسولع بدبو اور بدن کا ٹوٹا ہونا اور سن ہو جانا اور استرخاء عقل پیدا ہوتا ہی بعد گرانی سر کے اور نبض متغیر ہو جاتی ہی اور منقطع ہو جاتی ہی
پسینا مُنہ سا نکلتا جاتا ہی اور تمام دبی ہچکی پیدا ہوتی ہی بعد اُسکے مرجاتا ہی علاج مثل علاج بیش کے ہی بیان جیدوار و بیمہ
کا جو کرم مین منجملہ ان ادویہ کے فوفیون ہی اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہی اور لسع شکم اور ہچکی
ارحق ہوتی ہی بلوکبھی رانی شکم کی بافراط رض ہوتی ہی واجب ہی کہ پہلے ذکر انمین بعد ازان نیر پر احتشا کی کرین اسکے بعد روغن
[illegible] وادر مشک ہتوب سا ملا لعوج لعباان جو علاج فوفون مستیل کا مذکور ہو چکا ہی استعمال کرین اور غذا مین اب انار میخوش اور آب
سیب میخوش پر اکتفا کرین اور رب الشراب کا بھی استعمال **نمبر دوم البان یتوعات** یہ سات رین شما ہین ادویہ مفردہ
کے اور خصوصا لبن شبرم اور لبن الحشر اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دودھون سے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا
ہی جیسا کہ فرفیون سے عارض ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ انکی قوت سمی متعفہ اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جائے اور جو مضر
نزمن استعمال سکے پیدا ہوا ہی جیسے اسہال خون یا بول الدم اُسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے
ہین کہ لبن شبرم بوزن دو درہم کے قاتل ہوجاتا ہی اور علاج اُسکا یہ ہی کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر تین درہم
کے مقدار پر قاتل و مہلک ہوتا ہی اور دو دن کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہی جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہی علاج اسکا بھی مثل علاج
لبن شبرم کے ہی مقموینیا دو درہم اُسکا استعمال قاتل ہی اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہین
جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہی کہ اسکی سمیت روغن بلانیسے توڑ ڈالی جاسے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق سے
ماذریون اور شافالیون انکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہی اور استعمال کے بعد قے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہی سیاہ
رنگ ماذریون کو حاما لاؤن کہتے ہین اُسکی سمیت زیادہ ہی اور اسکے استعمال سے لذع شدید احشا مین اور د
رد تمام بدن مین اور دغدغہ اور ہچکی اُسکے بعد قبض اور زردی عارض ہوتی ہی بعد اُسکے کزاز کی نوبت پہونچتی ہی اور آواز
بند ہو جاتی ہی علاج لابد ہی کہ شیر تازہ دوہکر پلائین اور روغن زرد بھی متواتر پلائی جائین اور جلاب کا بھی استعمال کیا
کرین تاکہ فساد اُسکا برطرف ہو جائے اور جب ایذا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور مثرودیطوس و دواء الطین المختوم کا استعمال
کرین پھر جب طبیعت ٹھہر جائے اُسکے بعد سکنجبین اور کاسنی چند روز تک پلاتے رہین تاکہ سوے مزاج جاتا رہے دفلی کی مقدار
اکثر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہی اور تھوڑی مقدار دفلی پینے کنیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہی اور مزاج
کنیر کا گرم خشک ہی اور لذاع اور مقطع ہی جس پانی مین کنیر کا درخت پیدا ہو نہایت ردی ہوتا ہی اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو
تا چیز اُسی کو بعد تقطیر اور میٹھی چیزین ملانے کے استعمال کرین علاج واجب ہی کہ طبیخ حلبہ اور تمر شہریز کو منہ مین ٹپکائین کہ اسکا
مانند عجیب ہی اور تخم قنبیلست [illegible] اور اسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہی اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب کے

در رب انگور بھی مفید ہی اور ان سب دوا اون کے ہمراہ چکنائی کی چیزین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہی بھی ضرور استعمال مین لائی جائین اور اُنکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہی **بلادر** بھلاوین کو کہتے ہین اُسکے استعمال سے شکم اور حلق مین تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہین اور بیشتر بعض اعضا معطل ہو جاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون خواہ بیکار ہی ہو جائین وسواس پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ سوداے کا احراق ہو جاتا ہی بھلاوین کی مقدار قاتل دو مقدار کا وزن ہی اور کبھی بعض آدمی کو بنظر خاصیت کے مضر نہین ہوتا ہی خصوصًا اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاے اور ہمنے بچشم خود ایک شخص کو دیکھا ہی کہ وہ ہمراہ جوز کے اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کر جاتا تھا کہ بہت زیادہ تھی اور کچھ اُسکو خوف اور پروا نتھی **علاج** روغن بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسومات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزین جنسے لذع مین سکون اور سوزش کے درد اور سوزش اور کھجلی مین کمی پیدا ہو اسکے بعد گاے کا دہی برف مین سرد کرکے او روغن بنفشہ بھی سرد کیا ہوا اور آب جو اور آبہاے فواکہ یہ سب سرد کیے ہوئے استعمال مین لائین اور برف سے سرد کیا ہوا پانی اسمین شامل کرین اور سرسام کا جو علاج مخصوص ہی وہی اسکا بھی کرین نیز ان ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہی جوز السرو اور جو اسکا فادزہر ہی **کیلاج** جسکو ہندی مین اٹوسری کہتے ہین وہ تیری اور حدت کے ہلاک کر دیتی ہی **علاج** اسکا بلادر کے علاج سے یکسان ہی اور دہان سے اسکی مضرت بھی دفع ہو جاتی ہی **سذاب بری** یعنی جنگلی تلی جو شخص اسے کھاتا ہے اسکی انکھون مین جحوظ یعنے ساری انکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہی اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہی **علاج** اسکا یہ ہی کہ پہلے قی کرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کنبر کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کنبر کے ہین انکا علاج کرین **سافیسا** سذاب کوہی کا گوند ہی کبھی اُسکا مزہ مثل بادروج کے ہوتا ہی مزاج اُسکا گرم ہی جو شخص کھاتا ہے اُسکے بول و براز دونون بند ہو جاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہی اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ مین اور جحوظ عین اور سرخی موتھ کی پیدا ہوتی ہی اور کبھی بوجہ اُسکی حدت کے تمام بدن مین بی او جھلتی ہی اور اکثر نوبت غشی اور ضعف نفس کی ہو جاتی ہی **علاج** یہ ہی کہ پہلے بہت جلد قی کرائی جاے اور اُسکے بعد روغن نردار دودھ اور مکھن اور آب جو پلائین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور ترلال افسنتین ایک دوا بھی اطبا کی مثل فادزہر کے مشہور ہی واسطے سافیسا کے تخم اسکا اور علک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شعیر ہی۔ ایضًا جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ ہمراہ شہد کے سمجھے خیال ہی کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت خواہ اس وجہ سے کہ بدن سے اُسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے دفع کرتی ہی اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہی کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہی جبکہ تک اسکے امراض مثل امراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہین اور وہی علاج بھی ہی جو خربق کا علاج ہی **دند صینی** سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہی **علاج** یہ ہی کہ قی کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کراتے وقت دودھ اور مکھن بابا پلاتے رہین اور اور اسہال کے روکنے مین رعایت بحال سم ضرور ہی اور کبھی اُسکی سمیت کی ضرر اور اسہال ہونکو فقط تریاق کافی ہو جاتا ہی **کندش** اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی ایک قسم رومی اور غار یقون سیاہ کندش یعنے نکچھکنی سے متلی بے انداز پیدا ہوتی ہی اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور یہی حال شرطینا کا ہے اور خربق سے بھی قئی اور دق پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہو جاتا ہے کہ
اسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اس مادہ کے وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سب
عوارض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہیں اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے۔ اور خصوصاً خربق سپید اور خربق
سیاہ اور یہ دونوں تاثیر میں یکسان ہیں جالینوس کہتا ہے نبض اس شخص کی جسنے خربق کھائی ہے ابتدا میں عریض اور متفاوت
اور ضعیف ہوتی ہے اور رطوبت میں بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیئے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھٹتی ہوئی ہوتی ہے سینے وہ مادہ کثرت
جو دوائے مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اسکے دفع پر قادر یا مستقل نہیں
ہے۔ پھر جب قے خود بخود عارض ہوتی ہے اسوقت نبض میں اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اسکا انتظام اور سلسلہ یکسوئی کچھ باقی
نہیں رہتا ہے اسلیئے کہ اندرونی قوت مادہ کے نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض میں انتظام اور استوا سے حال شروع ہوتا ہے۔
اسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کی طرف صلاح حال کے ہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہو جائے اور تشنج واقع
ہو نبض میں ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو تو تفاوت غیر منتظم عارض ہوگا اور رطوبت بھی لاحق ہوگا اسلیئے کہ حرارت
غریزی بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض میں موجیت بوجہ رطوبت کے پیدا ہوگی۔ خربق کبھی کبھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت
جلد خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کریں خواہ اسکے نیچے کی طرف اترنے کی تدبیر کریں بذریعہ حقنہ فورسکے
مثل شحم حنظل وغیرہ سے اسکے بعد اسکے اختناق کا علاج ویسا کریں جیسا باب قطر میں کہا گیا ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو اسپر ا
بین پھر قے کرائیں اور بہت سی دوا نہ پلائیں بلکہ پہلے اسکا سیب آب نیم گرم سے پھر دین بعد اسکے دوائے قئی پلائیں اور پھر دوبارہ قے کرائیں
اور اگر تشنج عارض ہو دودھ اور روغن زرد پلائیں اور اسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش تیر وطی ملین کی کریں اور آب زن
معتدل کی مداومت رکھیں اور جو علاج تشنج کا ہے اسی سے علاج کریں خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور
اختناق عارض ہوتا ہے اور دو درہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کر کے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان اور
سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹ کر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد اذان غلبہ
تشنج کے آثار طاری ہو کر رعشہ پیدا ہوتا ہے پھر مر جاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کریں مثلاً افسنتین کو شراب
کے ہمراہ پلائیں خواہ زیرہ اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دو درہم کے استعمال کریں ہمراہ
شراب اور مقام نفخ پر چیزیں گرم کر کے رکھیں خواہ اور طرح کی سینک جو ورم اور نفخ کو پاشان کر دیتی ہے اسکے بعد پنیر تازہ اور
ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلائیں اور روغن دار شوربہ ہر قسم کا اور شراب شیریں جسمیں پانی کی آمیزش نہ ہو
ہو۔ اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کریں جو خربق ابیض کے علاج میں مذکور ہو چکی اور جب بوا ط
اسہال عارض ہو آب سرد میں بٹھائیں اور رُبوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کریں جرمدانق معرب گرم دانہ کا
ہے اگر دو درہم اسمیں سے کھائی جائے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور پھر موت واقع ہوتی ہے علاج اسکا مثل علاج قربوت
کے ہے داذی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اسکی کھائی جائے مہلک ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ قے کرائیں اور
مسہلات ادویہ کا استعمال کریں اور دودھ اور چکنائی کی چیزیں بموجب بیان بالا کے استعمال کریں کھلی رینڈی اور

ہین کی مکتے ہین جس کھلی مین کسیقدر دہنیت باقی ہو اور خوب نچوڑ کر تیل اسکا نکال لیا ہو اسمین سمیت آجاتی ہی اور سم قاتل ہو جاتی ہی
اور اسکا علاج مشترک علاجات سے کیا جاتا ہی چند بید سنجر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم پخت کرین اسکے کھانے سے
عراض سرسام حار کے عارض ہوتے مع ذبحہ کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہی خصوصاً جو قسم سیاہ اور
بدبو خواہ اغبر ایسی ہو کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہی کہ پہلے قے کرائین آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملا کر اور پھیرہ
لگوا اسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور ربوب قابضہ اور ترشی جو فواکہ سے طیار کی جاسکے اور سرکہ شراب تنہا
اور مادہ گاو کا دہی عصارہ تفاح اور شیر مادہ خر نہایت مفید ہی عنصل بری کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بکثرت
استعمال سے بھی تقرح امعا اور اُن رگون کا تقرح جگر کبد یعنے جگر کی حد اول اور نہرین کہلاتے ہین پیدا ہوتا ہی اور اس
سے پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہی علاج جب یہ عوارض پیدا ہون جوش کیا ہوا دودہ پارہ ہاے آہن جو
گرم کرکے دودہ مین ڈالے ہون ہمراہ زردی بیضہ کے جو سرکہ مین اوبالی ہو اور سفوف بزور ہمراہ مقلیاثا وغیرہ کے
خانق الذئب اور خانق النمر انمین سے جو کوئی کسیقدر استعمال کرے حلق مین عفوصت اور لہاۃ اور مری مین
بھی یہی کھٹا مزہ پیدا ہوتا ہی اور قشیہ رہ تک بھی مزہ ہوتا ہی اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہی اور اُسکے مونہہ سے
بخار دخانی اوٹھتا ہی انجام کار مین زبان اُسکی بستہ ہوجاتی ہی اور صدغین مین اختلاج پیدا ہوکر اسکے بعد رعشہ اور تشنج اور
تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہی اور اسکے ساتھ نفخ شکم مین اور کثرت ریاح کی بھی ہوتی ہی اور خانق النمر کے استعمال
کرنے والے کو سدر اور ظلمت بصر پیدا ہوتی ہی جسوقت ارادہ اوٹھ کھڑے ہونے کا کرے اور دونون آنکھو مین رطوبت بھی
بھرجاتی ہی اور سینہ مین ثقل پیدا ہوتا ہی۔ خانق النمر زمین ہرقلہ جو ملک روم مین واقع ہی پیدا ہوتی ہی اور بعض چند مقامات
مین اوگتی ہی مزہ مین تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہی۔ علاج بہت جلد قے کرانی چاہیے انگبین چیزون سے جو معلوم ہین
اُسکے بعد حقنہ کرین اُسکے بعد مثل سعتر جبلی اور فراسیون اور سداب اور افسنتین اور شیح ارمنی کے ہمراہ شراب اور
کما فیطوس بھی شراب مین ملاکر خواہ روغن بلسان بقدر ڈیڑہ درہم کے شراب مین ملاکر اور شراب بہتر وہی ہی جسمین لوہا خواہ چاندی
یا سونا بجھایا ہوا اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہی اور انفحہ یعنے پنیر مایہ خصوصاً انفحہ بارہ سنگھا کا اور ہرن اور بچہ گاو کا
بھی عمدہ ہی اسکے بعد روغن شوربہ آزاد درخت کا پتہ بہائم کو قتل کرتا ہی اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی مہلک ہوتی ہی۔
علاج اُسکا قریب ہی علاج کنیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے قشر ارز یعنے دھان کی بھوسی بنا بر قول
اوائل اطبا کے جو شخص دھان کی بھوسی کا استعمال کرے فوراً اسکو درد فم معدہ مین اور ورم زبان مین اور درد بیخ زبان
مین لاحق ہوتا ہی بعد ازان درد بڑھتے بڑھتے مری اور اُسکے معدہ تک پہونچتا ہی اور امعا مین بھی درد پیدا ہوتا ہی اور تمام
بدن مین التہاب عارض ہوتا ہی دھان کی بھوسی کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہی علاج اسکا بعینہ
مثل علاج ذراریح کے ہی اور جیسے زبیب سے اسکا علاج کرین واجب ہی کہ اسمین سعتر جبلی کو پختہ کیا ہو خیر انجبرہ
تخم اوشگن کو کہتے ہین اُسکے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عنصل کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین
ایسے ہی کھانسی بھی مفید عارض ہوتی ہی۔ علاج اُسکا عنصل کا علاج ہی لیکن اسکی کھانسی کا ملینات ادویہ سے علاج

دیا جانا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دوائین کھانسی کی جو ملین ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ کے
استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج
بھی وہی کرنا چاہیے جو اُنکا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاوے اور مشترک علاج وہی
ہے جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاوے تودریتون کی طبیعت کو ہم نے نہین
پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور ہمکو گمان ہے کہ یہ ادویہ حادہ سے ہے اور شاید کہ مادہ نہ بھی ہو
اطبا کہتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تمدد یہان تک عارض ہوتا ہے کہ ہونٹھ مین بھی اسی قسم کا تمدد
پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت مشابہ ہنسنے والے کے ہونٹھ کے ہو جاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ اس
شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تودریتون کھانے والے کی ہوتی ہے علاج اسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی راے یہ ہے کہ پہلے
قے کرائین اُسکے بعد سے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن مین تیل لگانا اور ادہان سخنہ کی مالش کرانی اور آبزن
حار کا استعمال اور دوالمسک اور ادویہ دافع تشنج خبیثہ کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین طوطیون اس دوا کو
بھی مین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اسکا علاج بھی مین نہین جانتا ہون مگر مجھے قرینہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی ادویہ حادہ
مین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حادہ مین سے ہو بعض اطبا کہتے ہین کہ اس سے فلغمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان مین
ورجنون اور وسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتے ہین لیوبیا زنجہ انکے احوال قریب قریب اغیلس احوال کے
ہین جو عنصل اور انجبرہ مین مذکور ہوئے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصا رُوب فواکہ جیسے رب انگور اور ریباس وتفاح
وغیرہ اور کبھی اُسی سے متلی پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتے ہین اور یہ لوگ مثل جوز کے باقوبالی کی گٹھلی اور
ناریل اور بادام کے ہین نہار مونھ خالص شراب کا پینا اکثر نہار مونھ شراب خالص پینے سے خناق اور درد چند
اقسام کے اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصا اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اُس سے زیادہ ایسا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق
ہوتی ہے علاج یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصا اگر فصد واجب ہو چکی ہو بنظر علامات وجوب فصد کے اور قے کرانا بہ
عمدہ علاج ہے اگر باسانی ہو سکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب ترش سے اور آب فواکہ اور
اقراص کافور وغیرہ سے کرین شہد پُرانا خواہ جسمین سمیت آگئی ہے اور اکثر بلاد ارقلیشا کیطرف سے یہ شہد آتے ہین
اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے
حنظل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اُسکن کے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی
ہے- اور ٹھنڈا پسینہ برآمد ہوتا ہے- شہد کی ایک اور بھی قسم ہے بہت بُری اُسکا حال اعراض اور علاج مین مثل شوکران کے
ہے علاج سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام ادمالی ہے پلانا چاہیے اور کھلائی جائین اور قے کرائی جائین
جب تک ممکن ہو دلیق ہو بزک اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اسکے شکم مین قراقر اور ریح اور مروڑ بدون دست
آنے کے اور بدون دوار کے پیدا ہو گا علاج پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے استعمال کرین اور
اگر افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص ایسے شخص کی دوا یہ ہے کہ فنیخ جرجیر کا استعمال کرے-

ایضاً سنبل اور جند بیدستر اور فلفل ۔۔ مفید ہی اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کرین کھجلی بیان ادویہ سمیہ باردہ جو نباتات
کی قسم مین ہین جو شخص افیون کھالے اسکے بدن مین خدر اور برودت پیدا ہوتی ہی اور حکہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہی اور بعد کبھی اس
کے افیون کی بو اسی جگہ سے آتی ہی اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس مین کوتاہی اور اطراف مین تیرگی اور
ہونٹھ مین زردی اور چہرے پر بھی زردی اور بسوست ایسی جو انگلین محسوس ہوتی ہی اور سبات یعنے پینکی اور زبان کی بستگی
آنکھون کا اندر کیطرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کزاز کہ جس سے گلو گرفتہ ہو جائے اور پسینہ سرد نکلتا ہی ٹھنڈی سانس
آتی ہی مر جاتا ہی منجملہ اسباب اسکے مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہو جانا کہ پھر خون روان نہین رہتا ہی اور روح کی تبرید کرتا
ہی اور آلات نفس مین تشنج پیدا کرتی ہی مقدار شربت جو مہلک ہی دو درہم کی ہی اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہی خصوصاً اگر شراب
مین ڈالکر پلائین اثر اسکا زیادہ ہوتا ہی ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اسکے سمیت کی کرے اس وقت
زیادہ اثر نہوگا اور ابدان حارہ مین بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہی اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ
ہی اور نفوذ بھی اسی بدن مین زیادہ ہوتا ہی چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام مین بیان کردیا ہی علاج وہی قوانین مشترکہ جو بار بار
مذکور ہو چکے اسکے علاج مین مستعمل ہونگے تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن پلاکر قے بھی کرائینگے اور نیم گرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی
وغیرہ سے قے کرائی جائے اسکے بعد سکنجبین پلاکر اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے امالہ کرین منجملہ ادویہ خاصہ کے سکنجبین
اور افسنتین کا استعمال ہی ایضاً افسنتین کو شراب مین ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہی اسیطرح دار چینی خاص کر سرکہ
اور ہمراہ سرکہ اور سکنجبین کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور جوز بھی مفید ہی کبھی ایسے مسموم کو اسکا تریاق مخصوص اس
ترکیب سے دیتے ہین حلتیت اور ابہل اور جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد مین ملاکر معجون طیار کرین مقدار شربت
ایک بندقہ سے لیکر ایک جوزہ تک ہی اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہی کہ ایک مثقال حلتیت بیس درہم شراب
ریحانی مین ملاکر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہی خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہو جائے اور پانی کی آمیزش
کی زیادہ متحمل ہو اور اسمین کسیقدر دار چینی بھی شریک ہو تو پھر بھی تریاق کبیر اور سنجرنیا اور مثرودیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال
کرنے سے بڑھ کر کوئی دوا نہین ہی۔ واجب ہی کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جائے اور نکچھکنی کا ناس خواہ
اور ادویہ معطسہ کا استعمال کیا جائے کہ علاج یہی اسباب سمیت کے دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہی اور ایسا مسموم کے
سوتے وغیرہ سے اکثر سے جاگین اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن مین اسکے روغن ہائے گرم کی مالش کیجائے جیسے
روغن قسط اور روغن سوسن اور سنگھانے مین جند بیدستر اور مشک کو اختیار کرین اور آب زن گرم مین بٹھائین تاکہ تشنج سے امان
حاصل ہو اور شدت حرارت کی نہونے پائے اور غذا مین شوربائے روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کرین
جوز ماثل کو ہندی مین دھتورہ کہتے ہین اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونون آنکھون مین اور غشاوہ یعنے آنکھون مین پردہ سا
پڑجاتا ہی اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے پینکی پیدا ہوتی ہی اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہی کہ ایک ہی دن مین
کبھی قتل کرتا ہی خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اسمین سمیت زیادہ ہوتی ہی اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس عارض
ہوتی ہی اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہی اور سوائے ضعیف اور

ناتوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک نہین کرتا ہی علاج اعظم علاج یہی ہی کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے قے کرائین تریاق جندو
کا روغن زرد ہی اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقر قرحا اور حب الغار اور دار چینی اور جندبیدستر کے بھی اسکی سمیت سے
نجات دیتی ہی اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور تدہین روغن
بان اور قسط سے کرنی اور تا امکان خوب دوڑایا جاوے اور پوری ریاضت کرائی جاوے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے
غذا ہاے چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے یبروج یعنی لفاح کو کہتے ہین اور یہ بیروح
بھی دیتی ہی اسکے اعراض اور دھتورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل لیثرغس کے اور کچھ کزاز اور صمم یعنی کری پیدا
ہوتی ہی چھلکے اسکے زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اسکے بھی قریب چھلکون کے سمیت مین ہین اور جرم اسکا بھی
کبھی اثر پیدا کرتا ہی علاج اسکا دھتورہ اور افیون کے علاج سے قریب ہی اور واجب ہی افسنتین کو شراب مین ملاکر
پلائین ایضا فلفل جندبیدستر سداب خردل کو استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگون کو نافع ہی اور جمیع مخدورین کو ہر وقت
استعمال مخدرات کے نافع ہی اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی ضرور ہی اور جن دواؤن سے جو دھتورہ کے باب مین لکھی
گئی ہین اور زفت اور دھوان بھی ہوائی ہی کا ناک مین پہونچائین اور انکے سرون پر سرکہ شراب اور روغن گل لگائین اور
اتنی مہلت نہ پائین کہ سو جائین بلکہ اگر نیند آئے خواہ انکو پیدا ہو بال کو اکھیڑ کر اکثر بیدار اور متنبہ کیے جائین اور چھینک
لانے کی تدبیر اور آنکھون کی جڑون کو چھانٹنے کے ذریعہ سے بیداری انپر طاری کرتے ہین درونقیسون یہ بھی دوا از
قسم مخدرات کے ہی اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہی اور سکر پیدا کرتا ہی پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور مغص یعنی
مروڑا پیدا ہوتا ہی اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہی اور کبھی ذات الدم بھی عارض ہوتی ہی اور اسہال
خونی بھی پیدا ہوتا ہی اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہی اور سبات عارض ہو کر موت واقع ہوتی ہی درمیان
چوتھے اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ہاتھون مین خدر یعنے سن پیدا ہوتا ہی علاج اسکا مشترک ہی
یعنے اور مخدرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہی بنج یعنے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اسکے اعضا میں استرخا
اور زبان مین ورم اور منہ سے کف نکلتا ہی آنکھین دونون سرخ ہو جاتی ہین اور دوار اور پردہ آنکھون مین پڑ جاتا ہی اور
ضیق النفس پیدا ہوتا ہی گلے بھرے ہو جاتے ہین بدن مین کھجلی اور مسوڑھے مین اور سکر اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہی کبھی
عجیب عجیب قسم کی آوازین لگاتے ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑون کی طرح ہنہناتے ہین
کبھی کوے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زاغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین۔
علاج بہت جلد پانی اور شہد اور شیرہ بادہ اور شیرہ بزر البنج کو سینہ بھی ہمراہ شہد کے پلائین خواہ بدون شہد کے اور قے کرائین
اور حب صنوبر شراب مین جوش دے کر ہمراہ زیت کے پلائین اور نور صنوبر کا استعمال کرین ایضا طبیخ انجیر اور طبیخ شراب شیرین بمقدار
کثیر ایضا بصل مشوی یعنے پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم اذخر اور جو دار تیز اور حریف ہو اسکا بھی استعمال
کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہوتا ہو اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہی پھر مثل شرودیطوس اور
تریاق کبیر اور سنجرنیا وغیرہ اور تریاق افیون یعنے جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہو چکا ہی اور انسے بہتر تریاق

مذکورہ بالا تہین ہیں اور ذکر آنا علامات خاص اسکا ہی تنبو کران سے استعمال سے خناق اور برد اطراف اور تمدد شدید اور جیسے
سانس گھٹتی ہی اور غشا و لیعبر ایسا کہ مطلق دکھائی نہین دیتا ہی اور تخیل بھی باطل ہوتی ہی اور برد اطراف پیدا ہوتا ہی اسکے بعد
تشنج اور خناق پیدا ہو کر قتل کرتا ہی علاج پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور ذکر ہین اسہال پیدا کرین اوسمین قواعد
پر جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہی شروع معالجہ حقنہ سے کرین اسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ بعد کے
پیدیا مین کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہی اسکے بعد شیر مادہ گاو اور افسنتین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب سکے بھی اور اسیطرح جندبیدستر
اور سداب اور پودینہ اور ہینگ اور ورق غار اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہی اور تریاق افیون جو ابھی مذکور ہو چکا ہی
بھی بہت مفید ہی اور تخم اونشکن اور رانجدان قردمانا میعہ یہ سب چیزین شراب سکے اور طبیخ پوست بار سے توت اور روغن بلسان
ہمراہ دودھ کے نافع ہی واجب ہی کہ اسکے بطن اور معدہ پر ضماد آرد گندم او بشراب کا لیپ کرین ملوسے
مخدرا درردی ایک قسم خاص کی ملو ہی اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور ہچکی اور خونی قے جسمین
بہت سا خون بر آمد ہو اور نفث الدم اور اسہال سجی اور مخاطی عارض ہوتا ہی اور منہ کا مزہ ایسا ہو جاتا ہی جیسے
دودھ کا مزہ علاج انکا وہی علاج عام ہی اور شیر مادہ خر بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد سکے اور شیر گوسپند
ایضا علیت ہمراہ انیسون سکے اصداف یعنے سیپیان جمیع اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کرکے کھلانا اور بادام تلخ
کا استعمال بھی نافع ہی کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز تر زیادہ کھا جاے اور قریب نصف رطل تک کے کھا جاے خواہ آب
کشنیز تازہ دفعۃً پی جاے اور قریب چار اوقیہ سکے نوبت پہونچے اسکے پینے سے سدر اور دوار اور اختلاط عقل اور غلظ
صوت ورسبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بد زبانی اور فحش بھی مثل بدمست سکے پیدا ہوتی ہی اور دھنیا کی بو بھی
اسکے مونھ سے آتی ہی علاج واجب ہی کہ پہلے قی کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سے خصوصاً روغن شبت
کہ اسمین کسی قدر بورق ملا ہو اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل سکے اور شوربا سے مرغ فربہ جسمین نمک زیادہ پڑا ہو
اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور افسنتین اور دارچینی اور فلفل شراب مین ملا کر بھی انکو مفید ہی اور آب شور اور میفتج اس سے
بڑھکر کوئی علاج نہین ہی بزر قطونا اسبغول کو کہتے اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپغول کھانے سے
بھی سقوط قوت اور سقوط نبض اور برودت سارے بدن مین عارض ہوتی ہی اور غم اور ضیق النفس اور تمدد اور غلق اور خلا
ر صوت سکے اور غشی اسکے بعد پیدا ہوتی ہی علاج اسکا مثل علاج کشنیز خوردہ سکے ہی فطر اور کماۃ جو زہر دار ہی فطر بھی کماۃ
کی ایک قسم ہی اور کماۃ کو ہندی کھمبی کہتے ہین یہ دونون چیزین بھی سمی ہین فطر کی مضرت بنظر کمیت اور جنس سکے اس
طرح پہ ہی کہ بعض اقسام اسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار سکے بھی
مضرت پیدا ہوتی ہی اور یہ قسم ردی وہی ہی جو کسی ایسے مقام مشہور مین پیدا ہو جہان کی آب و ہوا اور خواص
کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بڑی اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ حشرات سکے
سوراخون سکے قریب یا ان اشجار سکے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ جو طاؤسی
ور سبز ہی یہ سب ردی ہین اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق نفس اور نفخہ شکم اور معدہ اور فواق اور مغص و زردی رنگ کی

خواہ نزف آب شکم اور صغر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہوتا ہی اسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہی **علاج** دوا معلومہ سے قے کرائی جائے خصوصاً عصارۂ ترب ہمراہ پودینہ کے اسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کرین اور کمثری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہی خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنے جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہی اور ایضاً واجب ہی کہ بعد تنقیہ کے مری تنکلی تھوڑی پلائی جائے اور بورق اور نفل بھی اسکا تریاق ہی اور بچال کبوتر بھی اگر سکنجبین ملاکر پلائی جائے اور بورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور بورق کے اور معجون بالنے گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کمونی اور شراب کہنہ جو قوی ہو اور زراوند اور سیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف الفنا افسنتین اور معز حیلل اور دہنون کا کلیچ اور طبیخ انجیر بھی مفید ہی واجب ہی کہ تکمید زیر شراسیف کے اسی طبیخ سے ہمیشہ رہین سہام ارمنیہ ارمنیہ ایک شہر ہی اقلیم روم میں وہان کے تیر زہر مین بجھے ہوئے ہوتے ہین اسکے تیر کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہی کہ اسی جگہ لکھا جائے۔ حکیم نے کہا ہی کہ فوراً آشورہ پلانا چاہیے لیس یہی اسکا علاج ہی لعض اطبا نے لکھا ہی کہ جنگلی نیولا پوست اور اوجھہ سے پاک او صاف کرکے نمک سود کرین اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال شراب کے استعمال کرین۔ مجھے ایک تجربہ کار سے معلوم ہوا ہی کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہی **مقالہ دوسرا** سموم حیوانی کے بیان مین حیوانات زہردار کی چند قسمین ہین کسی کا گوشت زہردار ہی اور تمام بدن اسکا کسیا ہی کیون نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہی اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص مین سمیت ہوتی ہی پھر ان تینون کی دو دو قسمین ہین کوئی منجملہ اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہی جیسے ضرب ہوئے گدھے کے جگر کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضہ کے ہوتی ہی جیسے سمک بارد اور شوائے مغموم یعنے کباب ابر مین خراب ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اسمین سڑاین آجائے اور دودھ جو معدہ مین لستہ ہو جائے بعض حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہین اور یہ اثر انکا جوہری ہی اور عارضی نہین ہی انکی مثال جیسے چھپکلی اور ذراریح اور مینڈک اور ارنب بحری اور خردون ایک جانور بہ رنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ شاید سوسمار کے ہی اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہی جیسے سمک بارد اور شوائے مغموم ذراریح کا بیان تیز اور قتال ہوتے مین اسکے استعمال سے شخص اور اوجھہ مین درد خلاصہ یہ ہی کہ درد فم معدہ سے تیر تک چھیلا ہوا ہوتا ہی اور ورک اور گردے اور شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہی اور مثانہ مین تقرح ایسا ہوتا ہی کہ درد اور الم اور قضیب مین ورم پیدا کرتا ہی اور پیڑو اور اسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہین اور اس ورم مین التہاب شدید ہوتا ہی پیشاب کا خطرہ معلوم ہو اسوقت او تھ کھڑا ہوتا ہی اور جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرتا ہی تو قطرہ قطرہ اور بول بر نہین ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہی اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی کثرت سے گرتے ہین اور گرتے وقت پارہائے گوشت خواہ خون کے پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہی باوجود اس ایذا کے اسہال بھی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہی اور کھڑے ہونے کے بعد گر پڑتا ہی اور غشی پیدا ہونے کے بعد مر جاتا ہی اکثر ایذا اس جانور کے زہر کی مثانہ مین ہوتی ہی اور موتھ مین ایسے شخص کے قطران اور دفت کا مزہ پیدا ہوتا ہی اور زیادہ تہمت ایسے حیوانات کی اسی زمانہ مین

ہوتی ہے جب طلوع شعری عبور کا قریب ہو یعنے بھادون کا مہینہ شروع ہو اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے بعد اور خریف مین بھی سمیت باقی
رہتی ہے علاج پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ مقی اور نیز حقنہ کی ادویہ مین نطرون کا داخل کرنا ضروری
ہے جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے مین خیال تدارک ضرور کرنا چاہیے۔ اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ کے
مسہل بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان گرم رسہ کر دودھ پکر لعاب اسپغول اور آب خرفہ اور مکھن بمقدار کثیر کھلائین اور استعمال
حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرائین خواہ آب جو اور چاول کی پیچھ اور جوشاندہ
حلبہ اور جوشاندہ خندروس یعنے جوار کا استعمال کرین اور شوربا سے چرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ نیمبرشت
اور روغن زرد اور شہد اور جلاب اور روغن بادام اور خبیص لقبر عمدہ ہے۔ ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور مینقہ ہمراہ چربی مرغابی کے اور
شراب العسل جو حبوب مدرہ ڈال کر جوش دیجاے جیسے تخم خربزہ تخم خیار بھی مفید ہے اور طبیخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے
کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین شاموس اور شراب ریحانی سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمی کو
نافع ہوتا ہے۔ اور اور ذکر پر روغن گل ٹپکانا واجب ہے مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین بلکہ کسی نی باریک اور نرم کے ذریعہ
سے ٹپکانا چاہیے۔ اور آبزن کا نیم گرم استعمال کرین ارنب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اُسے ضیق النفس اور بدشواری
سانس آتی ہے اور سرخی چشم اور سوکھی کھانسی اور نفث دم حسر البول اور بول الدم خواہ بول برنگ بنفشہ اور درد معدہ اور قے بافراط
زرد رنگ یا خون کی قے اور یرقان اور کرب اور درد ایسا جس سے ہچکی زیادہ ہو اور اینٹھا جاے یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہین
اور جب اسقدر درد مین کمی ہو کہ اینٹھا موقوف ہو جاے وہی وقت اُسکی صحت اور نجات کا ہے اور سڑی مچھلی کا مزا اپنے منہ مین
پاتا ہے اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور نمکینی لیے ہوئے اگر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل مین مبتلا ہوتا ہے علاج
شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر مادہ خر بھی اسیطرح اور شیر زنان جو پستان سے پلایا جاے اور شاخہاے تر و تازہ خبازی و خطمی
کے اوپر کا پوست اوتار کر اور شوربا سرطان نہری کا خاص کر کے کہ اُسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی مایعات اور چیزین
کو نہین کھا سکتا ہے اور قندیریان جو تازہ ہو خواہ اُسکا خون اور خروون بحری اسے ناگوار معلوم نہین دیتی ہے اُس مین کسیقدر کھاتا ہے۔ ادویہ
قویہ سے قے تیج نغری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور بیخ بخور مریم بوزن
آٹھ ابولوسا ہمراہ ثلث ایک کے یا قطران کے بمقدار مذکور پلائی جاے خواہ لطیف رطل کے استعمال کیجاے اور تھوڑی سی خمر
شراب مین ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا آجاے اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہو اسوقت خولنجان سیاہ اور
سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا سب کے سب ہموزن لیکر گولی بنائین۔ مقدار شربت ایک درہم خواہ اُس سے
کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اوجھین پڑے بلکہ اسمین سے
کسیقدر کھانے اور اگر مرض سل مین مبتلا ہو اُسکا علاج خاص کرنا چاہیے **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت زہر قاتل
ہے کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور پاش پاش ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اُس شراب کو پیتا ہے اُسکو
وجع الفواد بہت شدت کے ساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اسکا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہے یعنی
کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہے کہ ایک گھنٹے مین قتل کرتا ہے اور یہ قریب ہے کہ اسکا ذکر جیسا لائق ہے کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے

کہ یہ جانور جسوقت پکایا جاوے اور اسکا طبیخ اب حمام مین چہڑکین جو شخص اس پانی مین غسل کرے بدن اسکا سبز ہوجائیگا اور بہت
تک سبزی باقی رہیگی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھے نہین ہی علاج وہی علاج مرشد
ہی اور جس طرح ذراریح کا علاج اوپر مذکور ہوا اسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حرذون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا
بھی ہی اور اسمین ایک تشابہ بنظر جسیت کے ہی اور جو اسکے مشابہ ہی وہ قتال ہی جو شخص اسکا گوشت کھالے اسکی زبان مین
ورم اور کھجلی اور درد سر اور سوزش اور غشاوہ چشم عارض ہوتا ہی علاج یہ ہی کہ کنجد اور خرنوب نبطی اور شکر ہمراہ روغن گاو کے استعمال
کرین واجب ہی شیر تازہ پلائین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کرائین سالامندرا کے کھانے سے کیا ہوتا
ہی چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کے ہی اسکا ذکر ہم اسی مقام مین کرینگے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع
شدیدہ معدہ مین اور ورم مثل استسقا کے شکم مین اور کزاز اور احتباس بول عارض ہوتا ہی اور ایک شخص نے کہا ہی کہ اسکا
نام اطیوس آنڈی وغیرہ ہی کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار ہونا اور سیاہ ہونا مواضع بدن کا اور
سڑجانا چند اجزائے بدنی کا لاحق ہوتا ہی اور اکثر اعضا سڑ کر گرپڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہوجاوے تب بھی اعضا
کا سقوط باقی رہیگا علاج مشترک ہے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیرہ جیسے مثرودیطوس وغیرہ اور
اطیوس آنڈی وغیرہ کا علاج جسنے ذکر کیا ہی کہ اسکا علاج مثل علاج ذراریح کے ہی اور خاص اسکا علاج یہ ہی کہ التیانج اور علک البطم
ایک آئین سے خواہ دونون کو ہمراہ میعہ کے استعمال کرین اور اب طبیخ کمافیطوس جسے کمزندہ کہتے ہین اسمین حب صنوبر صغار
اور ورق سرو اور تخم اوشکن جوش دے کر زیت کے ساتھ پلائین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور مینڈک فودنج کے
ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہی — گڈھون کے سبز مینڈک اور دریا کے سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اسکا رنگ تیرہ
مائل بزردی ہوجاتا ہی اور بدن پر ورم طبوتریل کے پیدا ہوتا ہی یعنی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تمام بدن خون آلودہ ہوکر سوج گیا ہی اور حلق پر
اور منہ مین سوزش پیدا ہوتی ہی اور سانس بدشواری آمد و رفت کرتی ہی آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار منہ مین بدبو پیدا ہوتی
ہی اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی امتداد اعضا مین انکے پیدا ہوتا ہی اور کبھی اسہال ذوسنطاریا اور متلی اور قی اور اختلاط
عقل اور غشی عارض ہوتی ہی اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی
جاتا ہی دانت اسکے ضرور گرجاتے ہین علاج زیت اور گرم پانی سے قی کرائین یا شراب کثیر المقدار سے قی کرائین
اور ریاضت کرائین اور حمام مین لیجاکر عرق اور پسینہ نکالین اور آب زن گرم کرین اور ادہان گرم کی تمریخ اور مالش کرین اور
دواء کرکم بھی نافع ہوتی ہی اور دواء اللک بھی نافع ہوتی ہی اور جو دوا استسقا کو مفید ہوتی ہی وہ بھی نافع ہی اور شراب
کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بانس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کرکے
بھی مفید ہی زرد مینڈک کے کھانے سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہی اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہی اور فساد لون اور متلی
اور قی اور وجع الفواد و ورم شکم اور دونون ساقون کا پیدا ہوتا ہی علاج اسکا تنقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین قسم دوسری
جنکی سمیت عارضی ہوتی ہی اور نظیر جوہر اور جسم کے اسمین سمیت نہین ہوتی ہی پہلی مچھلی سرد خصوصاً اگر یہ مچھلی کسی
ایسی جگہ رکھی جائے جہان قوی اور نمی ہو کہ اسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودہ بھی شریک کرین ۔ ایضاً برگ خبازی لیکر مہین پانی مین اوبالین اسکے بعد جو چیزین کس مین
از قسم درد تہ نشین ہین اُنسے پاک کرین اُسکے بعد مرداسنگ پردہ دہ اور سپیدہ قلعی کہ از تمائی جزو اور روغن گل چار جزو آب برگ کدو آب برگ
کشنیز ایک جزو داخل کرکے استعمال کرین اودویہ حرقیہ موافق غرض دوم سے عمدہ اشیا اس غرض کے واسطے مرہم
چونے کا ہی اُسکے بنانے کی ترکیب یہ ہی کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھووین تاکہ اسکی تیزی اور حدت دور ہو جاے اُسکے بعد روغن گل
اور زیت مین گھسین اور تھوڑا سا موم بھی ملا دین اگر اسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیمولیا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہین اور
سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہین دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا چونے کو بدستور مذکور خوب
دھو ڈالین اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملا کر طیار کرین ۔ اسقام کے مناسب خواہ
تپز اور تنفط کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہی کہ جہاؤ کی پتی اور خرنوب جلا کر چھڑکین ۔ اور گوبر سوکھا ہوا اور پوست درخت
صنوبر شکلط اشیع مکہ دس درہم مرداسنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث قلعی چار درہم آہک مغسول آب سرد سے چند بار پانچ
درہم قیمولیا پانچ درہم طین قبرسی اور رومی اور ارمنی اور سپیدہ قلعی مکہ سات درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مداد فارسی خواہ مداد چینی
چھ درہم توتیاے سبز سات درہم جھڑ کی سنگنی دانہ لباب خواہ برگ لباب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر واحد
دس درہم سوسن آزاد اور بصل سوسن آسمانگونی زعفران مکہ پانچ درہم کافور چار درہم روغن گل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اسکی چربی بقدر
حاجت ملا کر مرہم طیار کرین ۔ ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہی اور قلیل الحرارت مین اسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہی کہ برادہ نحاس
اور برادہ آہن کو طین خر خواہ طین احمر سے گل حکمت کرکے کسی تنور خواہ بھٹی مین جلاوین اور قرص بنا کر رکھ چھوڑین اور جسوقت
تخفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکین خواہ روغن گل ملا کر طلا کرین ۔ انہین قبیل سے دواے پنجال کہو نہ پارچہ کتان مین لپیٹ کر
جلاوین تاکہ جل کر خاک ہو جاے اور روغن گل ملا کر طلا کرین عجیب النفع ہی جن مقامات مین بعد جل جانے کے قرحہ پڑ جاے اُنپر گرم
لیفہ گندنا ملا یا ہوا خواہ بقلۃ الحمقا جھراو سویق اور ورق آس کے پیسکر ذرور کرنا بہت نافع ہوتا ہی اگر اسکا نفع ظاہر نہو تو کاکی
پتی خواہ خرنوب نبطی کی پتی جلا کر استعمال کرین اور اگر اس سے کچھ فائدہ ظاہر نہو تو ادویہ مدملہ قروح خبیثہ کا
استعمال کرنا واجب ہی پانی سے جل جانا کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیگ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہی اور وہی
اثر پیدا کرتا ہی جو آگ سے پیدا کرتا ہی تدبیر صائب یہ ہی کہ اسکے علاج مین عجلت کرین قبل ازانکہ اس مین آبلہ پڑ جاے اور صندل
اور گلاب اور کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہونے دین بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف مین بھگو کے
ہوے کو پھیرتے رہین کہ یہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی ۔ بعض اطبا مبادرت کرکے اس مقام پر آب زیتون خواہ اب باد کو
چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ ان دونون پانی مین سے کسی ایک کو آرد جو مین پیسکر استعمال کرین اور مرہم نورہ بھی مفید ہی
اور جو دواے پنجال کہو نہ سے بنائی جاتی ہی اور نسخہ اُسکا ابھی ابھی مذکور ہو چکا ہی عجیب النفع ہی اور ایسے جلنے سے جو قرحہ پڑ جاتے
ہین اُنکا علاج کراث مسلوق خواہ کراث مجفف سے کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر دوا ہی اور اسی طرح جتنی ادویہ آگ سے
جلنے کی اوپر کے باب مین بیان ہوئے ہین وہ سب بکار آمد ہین نزف الدم اور حبس دم کا بیان فن کلیات مین بیان
ہو چکا ہی کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہی خواہ کسی رگ کا مونہہ کھل جاے بسبب ضعف اُس رگ کے خواہ اُس رگ مین

امتلا خون زیادہ حد معین سے ہو جاے - خواہ کوئی حرکت قوی جسے کہ جھنجہ اور چلانا اور کودنا پھاندنا کہ اس سے بھی رگ کا موُنھ کُھل جاتا
اور خون نکل آتا ہی - خواہ کوئی چیز گرم خارج سے ایسی متصل ہو جو بر ودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاے
اور وہ بسبب بادی قاطع ہو یا فسخ - خواہ کسی طرح کی ضرب اندرونی خواہ بیرونی اعضا میں پڑے یا کوئی حرکت شدید ہو اور امتلا کے حادث
ہو یا رگ سے خون بطور ترشح کے ٹپکے بوجہ اسکے جرم اُس رگ کا ڈھیلا ہو جاے اور صفاق جو اُس رگ پر ہی اس میں تخلخل پیدا ہو
نہایت اولی اور اقدم واسطے سیلان خون کی بشرط کشاد راہ کی رگون میں سے شریان ہی کہ اُس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہی اسوجہ سے
کہ اسکا جرم متحرک ہی اور جو کچھ شریان میں ہی کبھی سمٹتا ہی اور کبھی منتشر ہوتا ہی اور جب مکان میں شریان کی تنگی واقع ہو بعد تفرق اتصال کے اور
خلا پیدا ہو انجام کار ہو رسا کیطرف ہوتا ہی جسکا نام ام الدم ہی اور شریان اگرچہ اس قسم میں ہی جو ملتحم ہوتی ہی لیکن بہت دشواری سے اسکا
التحام ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہی اور جو چیز گرد شریان کے ہی اس میں التحام پیدا ہوتا ہی اور جب گرد کے چیز میں بوجہ
التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہی اسی جہت سے شریان میں تنگی پیدا کرکے جریان خونکو مانع ہوتی ہی اور بزیادہ اور بقوت سیلان خون کا نہین ہونے
پاتا ہی بلکہ بطور ترشح کے خواہ سایت پتلی دھار جسقدر سالس باقی رہجاتی ہی اور ملتحم نہین ہوتی ہی اسیقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہی جبکہ اسکی تہہ
پر نرمی بذریعہ غمز اور دبانے کے کرین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہی اور جہان کا تھا وہان تھم جاتا ہی جیسے خنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہی - اور بیشتر
وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہی اور بذریعہ نبض کے اور جنبش کے معلوم ہوتا ہی اور اکثر یہ ہی کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ
اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہی اور جلد بدستور سالم رہتی ہی اسوقت جلد کے نیچے ہو رسا پیدا ہوتا ہی اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے
ہوتا ہی اور اس ورم کا سکون بوجہ غمز اور دبانے کے ہوتا ہی اور یہ کیفیت اکثر خنق اور اربیہ یعنے کُش ران میں عارض ہوتی ہی اور بالعض
مین بھی خود بخود یہی کیفیت ہوتی ہی اور اکثر اُسکا عروض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہی اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہی -
اکثر اطبا نے گمان کیا ہی کہ ہر ایک فتق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہی بلکہ جو عضو شریان
کے گرد ہی اُس میں التحام پیدا ہوتا ہی اور ورم مشہور بہ ابورسما پیدا ہو جاتا ہی اور خون شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہین جوتی
ہی حالانکہ ایسا واقع میں نہین ہی کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جڑ سکتی ہی - جو لوگ شریان کے جڑنے سے مانع ہین انکی دلیل قیاسی بھی
ہی اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہی کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ دو طبقون کے غضروفی ہی اور غضروف کا التحام نہین ہوتا ہی
پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی - اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے
کبھی شریان کو جڑتے نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگون کا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرح سے کیا ہی قیاس جو اس
مقام پر جالینوس نے کہا ہی حملی ہی یعنے اسکا صغریٰ از قسم مظنونات خواہ مقبولات کے ہی صورت اس قیاس کی یہ ہی
کہ شریان بین بین ہی گوشت اور ہڈی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہی اور ہڈی مطلق نہین جڑتی ہی پس چاہیے کہ شریان
جوڑنے اور نہ جوڑنے بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہی کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس
نے یہ نقل کیا ہی کہ اکثر لوگون کا علاج کیا کہ انکی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید بحث ایسی ہی کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے
اور ادویہ کے ابواب میں اُسکو ذکر کر چکے ہین - لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت انبعاث خون کے مختلف ہوتا ہی کسی
عضو سے خون بکثرت نکلتا ہی اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جاے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہیں کہ اُنسے کم نکلتا ہے اور ان دونوں قسموں میں بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہیں ہے جیسے چھپڑے
سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برآمد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلنا پرخطر ہے اور ناک سے
کسیقدر خون برآمد ایسا ہو خطرناک نہیں ہے اور جیسے برآمد ہونا خون کا مثانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برآمد ہوتا
بلکہ بیشتر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام ہلاکت کیطرف پہونچتا ہے رگوں سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتیں ہیں کسی شریان کے
خون برآمد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤں کے بڑے بڑے شرائین کہ اُنسے اگر خون
جاری ہو اکثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور بند نہیں ہوتا ہے اور بعض شرائین کا خون ایسا پرخطر نہیں ہوتا جیسے شریان خلف
یعنے جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اُسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندھ دینا اُسکا کافی ہے اور اکثر چھوٹے چھوٹے شرائین
سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہو جاتا ہے۔ کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے
ہیں کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا ارغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون ورید کے
نہیں ہوتا ہے اور نہ انتم ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصاً استفراغ دموی شریانی اور
استفراغ حد افراط کو پہونچ جاے اور نوبت تشنج کی پہونچے نہایت ردی ہے اسی طرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہے
اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون
کے مہلک اور ردی ہے اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہو اکثر قاتل ہوتا ہے قانون علاج نزف الدم کا نزف
الدم کے علاج میں ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازاں اگر قرحہ پڑ گیا ہے اسکا علاج کریں اور حبس نزف الدم کا بسبب قرار ہر
اسکا بند کرنا ممکن نہیں ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجراے خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اُس سبب کا نہ کرینگے کیونکر بند ہوگا
پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلیں بعد ازاں حبس خون کریں جو حوابس خون کے ذریعے
یا چار اُسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول میں ہو چکا ہے۔ تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسی قدر ذکر
کرینگے۔ واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہیں کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہیں خواہ ایسے ہیں کہ جس طرف سے خون جاری
ہے اُسی طرف آنے کو روکتے ہیں اور مقام جریان تک پہونچنے نہیں دیتے اور بعض حابسات ایسے ہیں کہ خاص مقام جریان خون سے
اسکو نکلنے نہیں دیتے اور بعض حوابس کا اثر مرکب دونوں اثروں سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہیں اور
خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہیں خواہ مخزون فایدوں کے جامع ہوتے ہیں پہلی صورت یعنے جو چیز خون نکلنے کی جہت
بدل دے اور خلاف جہت کی طرف مائل کرے اسکی یہی کیفیت ہے کہ فقط جذب بہ طرف خلاف جہت کے کرے اور کوئی دوسری
راہ برآمد خون کی جہت مخالف میں جدید پیدا نکرے جیسے جگہ پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کریں دلبنے تھنے سے رعاف
پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہیں ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے
صاحب رعاف کی اس ہاتھ کی فصد کھولی جاے جو محاذی اسکے تھنے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور نہ زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم
یعنے روکنے والی قسم ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو منہ رگون کی اور اسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اُس میں یا بسبب
احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ منفذ بر کے ہوتی ہے اور منفذ زیادہ وا ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی جز کی جیسے غشی کا واقع

ہوتا کہ اکثر بوجہ غشی ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہوتا ہے۔ تیسری قسم یعنے جو خاص موضع نزف دم پر خون کو روکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو مخرج کو بند کر دے خواہ بذریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ میں بھر دی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دیں یا فتیلہ رخنہ بندی کریں اور سوراخ میں کچھ بھریں خواہ موضع نزف الدم پر خشک ریشہ پیدا کریں داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائیں جس سے پپڑی پڑ جائے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کریں کہ خون رک جائے خواہ کوئی دوا مغری اور چسپندہ لگائیں خواہ تجفیف پیدا کریں خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کریں خواہ اس گوشت کو جو گرد رگ کے ہے اسمیں تنگی پیدا کریں تاکہ اسے بند کر کے تہ بر تہ سد ہو کر دے۔ بات ضرور رہی یہ بات جانچنے کے قابل ہے اگر جراحت کے ہمراہ ورم بھی ہو اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہو چکے ہیں انکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اسوقت نہ بندش بذریعہ درد ان کے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور نہ استواری سے بندش ہو سکے گی ہاں اسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہو سکتا ہے اور تفش اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسی قدر غلیظ اور حاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم میں درد زیادہ ہو گیا جائے نہایت ردی ہے اور جو نشست برخاست ایسی واقع کرے جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو یا تو لٹکا ہوا اول تو درد ہونے پائے دوسرے جسطرف خون کا سیلان ہے اسکی جہت مخالف میں بلند کریں پس اعانت خروج دم کی بذریعہ ترلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنے ایسے طرح اس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہیں ہے کہ اخراج خون کا بآسانی ہو جایا کرے اگر ان دونوں غرض کے حاصل کرنے میں یعنے درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اسی شکل پر اٹھانے میں منحصر ہو کہ جس شکل میں خون بآسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس اسوقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اسے اختیار کریں اور جسکا تحمل مریض پر آسان تر ہو اور جو درست ہو مفید زیادہ ہو اسی کا لحاظ زیادہ کریں۔ اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازاں کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہیں ہے بلکہ ورید ہے اور وہی شناخت جو اوپر جہندگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہو چکی اسکے ذریعہ سے اطمینان کر لے تاکہ اگر شریان سے اجرائے خون کا احتمال خواہ یقین ہو اسکی نگہداشت پر توجہ زیادہ درکار ہے اور وریدی نزف الدم میں چنداں اہتمام زیادہ نہیں ہے بعد اسکے ہم کہتے ہیں کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم ہو اسکی تدبیرات مختلفہ میں سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مجروح کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ محاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کی طرف جذب کرتا ہے واجب ہے کہ وہ عضو عضو ماؤف کا مشارک اور دونوں ایکہی خط مستقیم طولاً خواہ عرضاً واقع ہو اور دونوں جہت عرض اور طول میں جو دور تر ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کی طرف مناسب نہیں ہے جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونوں طرف کا کسی ایک جانب مسر کر خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اسی ہاتھ کے دوسری جانب میں کہ دونوں جذب قریب ہیں انکا چنداں فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انصراف اور جذب نہوگا اور نہ قواعد ایسے ہیں کہ بروقت انکے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو مہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہیں ہم نے کتاب اول فن کلیات میں ذکر کیا ہے جہاں ہر قواعد استفراغ کے بیان کیے ہیں۔ بندش خواہ دلک وغیرہ جو عمل کریں واجب ہے اس عضو کے قریب سے واقع ہو جس جیسے خون کی

ہو رہی ہو پھر اُس سے اتر کر دوسرے مقام پر کریں اور شریانوں کے شگافتہ ہونے میں ان تدبیروں سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے
کہ بس یہی تدبیرات کافی ہیں اور حبس خون فقط انہیں تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو معین محمد اگر استعمال کریں
اور یہی حال فصد جانب مخالف کا ہے جو بعد قطع ہونے کے کھولی جاے دوسری قسم کی ایک صورت یعنے خون کے غلیظ اور جامد
کرنے کی صورتوں میں ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو تو اسے اغذیہ غلیظ الکیموس
کھلائیں جو خون کو خاثر اور غلیظ کر دیں جیسے ہریس اور عدس وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مجمدات اور آب سرد کا
استعمال کریں اور بدن پر ادویہ سرد رکھیں اور کبھی غشی جو خود بخود واقع ہو یا کسی تدبیر سے پیدا کیجاے ایسی مفید ہوتی ہے
کہ نزف الدم کو بند کر دیتی ہے۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اس میں فقط ایک ہی قاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنے مثلاً کبھی کوئی شریان
متصل قلب کے ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونوں جانب اسکے متصل نہیں ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے
کریں روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جاے بلکہ منتشر دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کہ اسمیں
ڈوب جاتا ہے اور خون اُسکی طرف پہونچتا ہے اور جس راہ کو بند کیا ہے اسکی دوسری جانب سے خون اُس میں پہونچتا ہے اُسوقت
دوسری بندش کرنی پڑے گی۔ اور قبل از بندش اس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدھر اس رگ کا مبدا ہے اور جہاں سے یہ رگ
پیدا ہوئی ہے بعض مواضع میں مبدا اسکا اسفل کی طرف ہوتا ہے جیسے عنق میں اور بعض مقامات میں مبدا شریان کا اوپر کی طرف
ہوتا ہے جیسے ران اور پانوں میں جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاے اسوقت شد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے۔ ایک
تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالیں اگرچہ اسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت
سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اسی رگ سے ہے اور اُس رگ کو چھپاے ہوے ہے۔ اُسکے بعد اُن ادویہ کو جنکا ذکر ہم کر چکے ہیں
استعمال کریں۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنے مثل نبض کے چلتی ہو اور خوب اسکی حرکت محسوس ہو مناسب یہ ہے کہ خرقہ
کتان سے اسکی بندش کریں اسی طرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اُس میں سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند نہوتا ہو
اور جب تدبیر کر کے فراغت حاصل ہو بعد ازاں استعمال دوا اور لگا کر تین دن تک نہ کھولیں خواہ چار روز تک اور اثنا میں
گرد دواے مسری کو دیکھیں کہ خوب چسپاں ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اُسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہیں ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام
کرکے اُسکے گرد اسی قسم کی دوا لگائیں جو کسی قدر پہلے دوا کی خشکی بوجہ اپنے رطوبت کے کم کر دے۔ اور اگر دوا کے اوپر کی خواہ
کپڑے اور کاغذ وغیرہ کے چھوڑانے سے وہ دوا بھی اُکھڑ جاے تو شیخ دوا کو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کریں کہ خون کا اوچھلکر
نکلنا رک جاے اور جس قدر دوا چھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اُسے جدا کر دیں اور اُسی جگہ پر اس
دوا کو دو ٹکڑے کر کے گرا دیں اور دوسری دوا اسکی جگہ پر بدلکر رکھیں اور بروقت دوا چھوڑانے کے عضو مجروح کو ایسے طرح
اٹھائیں جیسا اُسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شرطیں جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اُسکا یہ ہے کہ زخم کا موقع
مبدا رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر نیچے کے اعضا میں ہو خواہ رحم میں ہو ایسا فرش بچھایا جاے کہ نیچے کے اعضا کو اونچا کر دے اور
اوپر کے اعضا پست کر دے اور باایں ہمہ اس شکل کے پیدا کرنے سے درد پیدا نہو جب ایسا عنوان اسکے لیئے خواہ بیٹھنے کا درست
ہو جاے پھر تین روز تک مریض کو اُسی انداز پر رہنے دو تا اینکہ خون بند ہو جاے۔ گو گدڑ وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر

داخل کرکے جو تدبیر ہو اُسی وقت چاہیے گی جب کہ شریان عظیم ہو اُسکی ترکیب یہ ہے کہ ریشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک ردی یا پورانا کپڑا کتان کا لیکر اُسپر ادویہ مغریہ اور رادعہ مانع خروج کو چھڑکیں اور فتیلہ یعنے بتی سی بناکر شریان کے اندر داخل کریں اور اُسکے اوپر پٹی باندھیں اور کبھی فقط پشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہیں رہتی لیکن بندش ایسی مدت ور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جب تک التیام پیدا نہو کھل نہ جاوے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اُسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورا ہوتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے یعنی پتلی جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردم بلا التقام یعنے زخم کا منہ بند کرنا اور اُسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اُسکی صورت یہ ہے کہ بتی کی شکل کی کوئی شی زخم کے منہ پر رکھیں اور اندر رگ کے داخل نہ کریں اُسکے اوپر گدی رکھکر باندھیں خصوصًا اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھیں اور خوب کسکر کہ احتمال کھلنے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جذب کے واسطے بندش برخلاف اس بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا منہ باہم ملجاوے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ اور کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہاں پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اسکے بندش چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بہت کسا گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہوں اکثر اُنسے ضرر شدید یعنے جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت شد کی یعنے حبس اور دم کی حاصل نہیں ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہو جاوے نہ اینکہ الم اور ایذا پہونچاں اگر بہی ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ سختی سے بندش کریں بعد ازاں تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائیں۔ اکثر احتیاج اُسکی بھی ہوتی ہے کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیں اور دونوں باڑھیں یکجا کرکے اُسکے بعد پٹی وغیرہ باندھیں اور بیشتر فقط دونوں باڑھ ہونٹکا ملا دینا اور ایسی رفادے اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہوں جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے بعد اسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو لکھی ہیں۔ اگر کوئی رگ مثل وداج کے پھٹ جاوے واجب ہے کہ اُسے ابتدا میں ایک ہاتھ کی انگلیوں سے ملا کر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوپر دوسرے ہاتھ سے چڑھائیں اور لگائیں۔ ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بوجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو منہ پر شگاف کے لٹکی ہو اور ہر وقت اُس منہ کو بیٹھنے رہنے سے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سمٹتا ہے کہ آخر کار میں خون کو بستہ کر دیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شی زیادہ تبرید پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اسی مقام میں گوشت پیدا کر کے شگاف میں تنگی پیدا کر دیگا طریقہ ایک یہ بھی ہے کہ شریان رگ کو عرض میں قطع کریں پس دونوں طرف وہ سمٹکر پہلی ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کرینگی کہ اُسپر گوشت دوڑ جاوے گا اُس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اُسی مقام میں درست پڑیگی جو موضع محمی ہو۔ اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کے کنارہ سے پڑتی ہے تا کہ دخول اُسکا اندر کی طرف باستواری ہو بعد ازاں اُسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التحام مجرے کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے پڑی ہے یہ نفع کیوجہ سے استواری زخم کی فقتار رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویہ مثل چونہ وغیرہ کے بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کے اقسام اور اقسام زرنیخ کے اور ملون وغیرہ کے جو ضعیف العمل ہیں کہ ان ادویہ کو مقام شگافتہ پر چھڑکتے ہیں اسی طرح زبد البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اکثر یہ دوائیں چھڑک کر موضع ماوف کی بندش کر دیتے ہیں۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر کبھی یہ خطرہ ہے کہ

کہ اس تدبیر سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے آسانی الگ ہو جاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ دوائے تفاوت سے کسی جسم کی ہڈی اودھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جس وقت روانی پر آکر ہڈی کی مدافعت کرتا ہے فقط اسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ ہڈی الگ ہو جاتی ہے اور تھوڑے تھوڑے سبب سے بھی اس خشک ریشہ کا زوال ہو جاتا ہے اور اسکے گر جانے کی بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہے اسی واسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کے سینکنے سے جو ہڈی ڈالنی مطلوب ہو چاہیے کہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اس سے داغ دے دیکر سینکیں تاکہ خشک ریشہ ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کم زور نہو اور بآسانی گر نسکا اور دنون میں گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اسپر ثابت ہو گیا ہے اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہین اُس سے جو خشکریشہ پیدا ہوتا ہے اول تو ضعیف کہ ادنے سبب سے گر جاتا ہے اور باینہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تشنج شدید پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگانے میں ایسکا ردم اور رخنہ بندی خشکریشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کر دیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو اسکو چھوٹا کر لیتی ہے اور ہمیشہ [illegible] منجملہ داغ لگانے کی تدبیر سے ایک عمدہ اور مستعمل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آہک آب نار سیدہ سے ملا کر پشم خرگوش وغیرہ اسمین آلودہ کرین اور مقام شگاف پر رکھین۔ اور باندہ دین اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے کہ زیرہ۔ درجو ناپیس کر مقام شگافتہ پر رکھین اور ان دونون پر قلقطار بھی اضافہ کرتے ہین۔ تریاقات یعنے جملہ اقسام معجونون کے بھی ازین قبیل ہین کہ ان مین قبض اور کی دونون کی قوت ہے اور چونہ مین قلقطار کی قوت ہے اور قبض کی قوت چونہ مین بہت کم اور معتد بہ نہین ہے۔ جو خشکریشہ ایسی دوائے کاوی خواہ محض کی کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اس دوا مین قبض بھی ہو ایسا خشکریشہ بہت دیر تک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے۔ گدھے کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی بحدت کے تعزیہ کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائین جیسے شین مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور ممورغ اور کندر اور ریتانج۔ ایضاً زبیب عنب اور ضفدع یعنے مینڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ کہتے ہین ایضاً کوکب شاموس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے۔ جو دوائین بذریعہ تجفیف و التحام حبس خون پیدا کرتی ہین جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زبیب جو خوب باریک پسا ہو اور ساز وہمراہ روغن کے اُسے جلائین اور جب شعلہ دینا موقوف ہو جائے بجھا ڈالین اسی طرح بردی سوختہ اور ریتانج اور صدا الحدید برہان یعنے چرک آہن اور گدھے کی لید اور گدھے کی لید دونون جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور ہڈیون کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھو کر انکا نمک جدا کیا ہو اسلیے کہ دھونے کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہو جاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو زفت خواہ شراب مین ڈبو دیا ہو اور ڈبونیکے بعد اُسے جلا ڈالین اسی طرح بالونکو جلا کر استعمال کرنا بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہین اور جالینوس نے انھین ذکر کیا ہے اور ستمالہ انکے وصف مین کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگون نے انکا تجربہ کیا اور حقیقت انکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ ان ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے قلقطار بیس جزو کندر سولہ جزو صبر علک البطم خشک اور عاقل اور علک یابس کدا آٹھ جزو زرنیخ چار جزو شبین پسکرجا نین اور بیس جزو داخل کرین اور کل ادویہ سے ذرور بنا کرکے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کرین خواہ موضع نزف پر چھڑکین عجیب النفع ہے۔ یا انزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکین اور باستواری باندھین۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ پشم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے استعمال کرین۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے استعمال کرین۔ آور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور صبر

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سے ذرور طیار کریں - یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کریں - خواہ قلقطار بیس جزو اور کندر دو جزو اور دقاق کندر آٹھ جزو اور زاج آٹھ جزو جبسین محرق آٹھ جزو خواہ قلقطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور عفص ایسی برابر ہموزن استعمال کریں - عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصًا اگر شریان سے خون جاری ہوتا ہے یہ ہے کہ صبر ایک جزو اس بدن میں جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور زنگار کندر بدن خشک میں ایک جزو اور خود کندر چہار بدن میں ایک جزو اور انھیں دونوں پر اختصار کیا جائے خواہ انکے ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کریں اور سب کو سپیدہ بیضہ میں گوندھ کر پشم ارنب کے ہمراہ خواہ مواضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کریں

مقالہ تیسرا قروح کے بیان میں

بیان عام قروح کا

قرحہ جسے ہندی میں گھاؤ خواہ زخم گہرا کہتے ہیں اسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہے اور پھوڑوں کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیوں کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاوے اور اس میں ریم پیدا ہو اسوقت اسکا نام قرحہ رکھتے ہیں - ریم پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ جو غذا اس مقام تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو ماؤف ضعیف ہو جاتا ہے اور اسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اس تک پہونچتی ہے فاسد ہو جاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر فساد غذا کے اسکی طرف فضول بعض اعضاے مجاورہ یعنی قریب کے منجذب ہوتی ہیں اور متحلل ہو کر اس عضو کی طرف آتے ہیں - خواہ علاج انکے تفرق اتصال کا ایسے مرہموں سے کیا گیا ہے کہ ان مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور مبلد کر دیا ہے اور ان مرہموں کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ نوبت عضو ماؤف کی ضعیف ہو گئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہو گیا ہے - ریم کی جو قسم رقیق ہو اسکو صدید کہتے ہیں اور جو قسم غلیظ ہو اسکو وسخ کہتے ہیں اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل میدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بسواد ہوتی ہے یا مثل دردی کے ہوتی ہے - صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سے اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظ سے ہوتی ہے - صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج تجفیف کا ہوتا ہے اور وسخ کو حاجت بطرف دواے جالی کے ہوتی ہے قروح کبھی ظاہر میں زیادہ اور پھیلے ہوتے ہیں اور اندر کی طرف زیادہ نہیں غائر ہوتے ہیں اور کبھی اندر تک گہرا بڑھ جاتا ہے - جو قروح غائر ہوتے ہیں اگر انکے گرد کا گوشت سخت ہو گیا ہے انکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹی نل عضو کے اندر سما گئی ہے اور اگر انکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اسکا نام مخبے اور کہف یعنی غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اسکا نام مخبن اسواسطے رکھتے ہیں کہ زیر جلد انکا نفوذ ہو گیا ہے اور جلد اس سے جدا ہو گئی ہے اور کہف اسواسطے کہتے ہیں کہ بدن کی ہڈی کے نیچے خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہو گیا ہے اور اسکی وسعت بڑھ گئی ہے - اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہیں اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے میں کچھ نزاع نہیں ہے - جسوقت صلابت اور سختی گوشت غیروں کی قرحہ ظاہری میں ہو اسکا نام قرحہ خرفیہ ہے ناصور بڑا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جس قدر حس بصر سے دور ہے اور اسی کو چوڑ کہتے ہیں اتنا ہی زیادہ برا ہے - ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہے اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہے - اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصًا اگر جانب اسفل اس ناصور کے سلائی وغیرہ سے چھوئیں اسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا کبھی جس عضو میں ایسا ناصور درد پیدا کرتا لازم الاثر ہے اس عضو کے فعل میں خلل کی

پیدا ہوتی ہے اور اسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اُس ناصور کی رطوبت جو ہڈی تک پہونچا ہو یا کہ ہڈی مین پیدا ہوا ہو۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچتا ہے اُس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف مگر ہڈی اور رباط کے ناصور مین درد زیادہ نہین ہوتا ہے۔ جو رطوبت اُس ناصور سے نکلتی ہے کہ ہڈی تک پہونچا ہے رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہے۔ اور جو ناصور وریداور شریان تک پہونچا ہے اکثر اُسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور وریدتک پہونچا ہے اُس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہونچا ہے اُس سے خون اشقر بطور نزف کے برآمد ہوتا ہے خواہ بطور رشح اور دوڑنے کے یعنے اوچھلتا ہوا۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہے اُس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ با کدورت اور خام برآمد ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کے بہت مونھ پیدا ہوتے ہین اُسکے علاج مین دشواری زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور یکجا ہوگئے ہین اور کسی مونھ سے اُس ناصور کی رطوبت رنگین برآمد ہوتی ہے۔ اُسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیئے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلے گی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی مترجم کہتا ہے اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحدہ نکلے اُسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اُن سب کیواسطے کافی ہے متن ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصور اور رنگ کا ہوتا ہے۔ قروح کے بھی اقسام بہت سے ہین بعض قرحہ مین درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہے کسی مین ورم ہوتا ہے اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہے کوئی قرحہ آلائش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو ڈھیلی اور پلپلی ہو اور اُسمین خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ رطوبت ردی نہو۔ بعضے قرحہ مین وسخ ہوتا ہے اور بعض مین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو بھی نہایت مضر ہے جیسے ہمارے بلاد ہندوستان مین پورواچلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور خراجون کو کسقدر زحمت اسوقت عارض ہوتی ہے بعض قروح متاکل ہوتے ہین یعنے سڑ جاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے مین سرد ہون خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو بال اُنکے متصل ہوتے ہین اُنکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بعض قروح رشاحہ ہوتے ہین یعنے اُنسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت بہتی ہے اور اس قدر گرمی اس رطوبت مین ہوتی ہے کہ اُس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے۔ یہ قرحہ مہلک اور ردی ہے۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن ہے متاکل نہین ہوتا اگرچہ دونون پھیلتے ہین اور اس جگہہ کو خراب کردیتے ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا اکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اُس مین نہین ہوتی اور نہ گرمی اُسمین یقیناً ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اُسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتی ہے اور یہ حرارت اُس سے جدا نہین ہوتی جالینوس مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح متاکلہ نام رکھتا ہے اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے تجویز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کرینگے۔ جو قروح صلب اور سخت ہون اور بطرف سپیدی کے اُنکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون اور اسیطرح

دا اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہوں انکی راحت ادویہ سخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخت اور مائل بالحر
ہوں اور اُن قروح کی رنگت سرخ مائل ہو جاتی ہے ادویہ باردہ سے اور ہواے بارد سے انہیں راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح ردیہ کے ہمراہ
اگر ران کا رنگ بھی ردی ہو جائے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہو جائے فساد مزاج کبد اور فساد ہر اس خلط کی دلیل ہوگا جو قرحہ کیطرف
آتا ہے اور اسی وجہ سے اندمال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جب قروح کی جڑیں باریک اور تیز ہوں اور انہیں کھجلی بھی ہو وہ فصل خریف میں
پیدا ہوتے ہیں اور جنکی جڑیں چوڑی اور سپید رنگ اور کھجلی انہیں کم ہو انکا مزاج سرد ہوتا ہے۔ جو قروح بعد امراض کے پیدا ہوں
وہ بھی ردی ہوتے ہیں اسلیے کہ طبیعت نے بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اُن قروح کے دفع کیا ہے۔ جو قروح اپنے گرد کے
بالوں کو پریشان کر دیں وہ بھی ردی ہیں علامات موت کے جو سریع ہونے والی ہے اُن میں سے بعض المبادی میں علامت
بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن میں اورام اور قروح خبیثہ ہوں اور اُسوقت اُسکی عقل زائل ہو جائے فوراً مر جائیگا۔ قروح خبیثہ
کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو پاتی ہے بدن میں خواہ کوئی تدبیر مفسد اُس بدن میں ہوئی ہو بعد اُسکے جراحت
پیدا ہوئی ہو۔ کبھی قروح خبیثہ تابع بثور ردی کی ہوتی ہے اُن میں کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہو جاتا ہے بعد نشتر کے جیسے بعض
خواہ داغ پڑنے کے۔ خباثت ہر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اُسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشواری اچھا
ہونا باوجودیکہ علاج میں خطا نہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہیں **فصل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہوں خواہ قرحہ کے
اچھے ہونے پر دلالت کریں انجام کار میں مدہ پڑ جانا ہے واسطے کہ مدہ بذریعہ استحالہ دوسرے مقیح کے پیدا ہوا ہو یا طبیعت نے
خود بخود اسکو پیدا کیا ہو اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا بمقتضائے مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا
نہیں ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ بڑی اعراض قروح ردیہ کے پیدا نہیں ہوتی خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام
ایسا ہو کہ اسکا نضج تمام ہو چکا ہو اور اُسمیں بوے بد نہو اسلیے کہ عفونت اُسمیں نہیں ہے اور کبھی کسیقدر بوے بد بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے
کہ مدہ کی پیدایش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریبہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اس امر کا بیان ہم نے دوسرے مقام کیا ہے
جو قرحہ نضج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ خیرونیہ اور قرحہ متاکلہ و نیز از اینقبیل اور قسم میں کہ انہیں مدہ پیدا نہیں
ہوتا ہے بلکہ جس وقت قرحہ میں مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور ایسا کی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا کم ہونا
چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا میں ہو جہاں کے قرحہ میں خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہاں باوجود ظہور ورم اور
مدہ کے پھر تشنج کا خوف اُسوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہوا اور حد اعتدال سے تجاوز کر جائے کہ اسکا تحمل بنظر عادت کے نہو سکے
یا اگر کسی قرحہ ورم دفعتہً غائب ہو جائے اور بوجہ قیح نکلنے کے متحلل نہوا ہو اور کبھی قرحہ خواہ ورم قریب اعضائے عصبیہ کے ہو جیسے پشت
کے قروح کہ وہ قریب میں صلب اور نخاع کے ہوتے ہیں خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم میں پیدا ہوتے ہیں یا مقدم رکبہ یعنی زانوں میں
حادث ہوتے ہیں کہ یہ قروح بھی اس عضلہ عصبیہ پر ہوتے ہیں جو ان اعضا میں واقع ہے لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے
اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قروح رگ دار اعضا میں واقع ہوں اور اکثر یہ قروح مقدم تنور بدن میں ہوتی ہیں ان
قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل میں تنور بدن کے واقع ہوں اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب اور تشنج کا
خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف تنور بدن میں واقع ہوں تشنج

بلکہ جیسے ابتدا سے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معالجات میں بخوبی بیان ہو چکے اور اسی قسم میں اختلاط عقل کا بھی ہونا ہی منجملہ علامات جیدہ قروح کے یہ ہی کہ انکے گرد کے جو بال مستر اور پوشیدہ ہو گئے ہوں وہ بال اُگ آئیں بہت لائق اور افضل بدن واسطے علاج قروح کے وہی ہیں جنکا مزاج اچھا ہو اور جس میں رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی ان ابدان میں موجود ہو اور جو بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اُس میں یبوست زیادہ ہو اسکا قرحہ علاج کو دیر میں قبول کرتا ہی۔ علاوہ یہ ہی کہ جس بدن میں رطوبت زیادہ ہی جیسے لڑکوں کے بدن اس میں قابلیت اثر پذیر ہونے علاج کی بہت کم ہی بہ نسبت اُس بدن کے جس میں یبوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہو اور اُس میں خون پاکیزہ اور مرضی نہو اور بااینہمہ وہ بدن ڈھیلا ہو اور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا میں مبتلا ہوں انکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہی اور حاملہ کے قروح بھی دیر میں اچھے ہوتے ہیں اسلیے کہ انکے فضول بوجہ بند ہونے خون حیض کے محتبس اور رُکے ہوتے ہیں اور مشائخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے اچھے نہیں ہوتی۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہی کہ قرحہ اچھا اور درست ہو کر پھر اُس میں کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہو جاتی ہی اسلیے کہ اس میں چونکہ گوشت قبل از تنقیہ کے پیدا ہوتا ہی اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہیں ہی ہوا ضرور ہی کہ جو اتصال نیا پیدا ہوا ہی اس میں دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہو جاوے۔ کبھی ناصور کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہی کہ اچھی ہو گئی اور ایک خشکی سی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک امساک اور گرفتگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہی اور نفس طبیب معالج کے ایک قناعت سے پیدا ہوتی ہی اور گمان کرتا ہی کہ اب یہ صحیح اور درست ہو گیا اسلیے کہ اُسوقت اُس ناصور کی حالت بالکل ایسی ہوتی ہی جو مشابہ صحت کے ہو جیسا ہم آیندہ اُس حالت کو بیان کرینگے لیکن بعد پیدا ہونے اس حالت کے یکبارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونے سے خواہ تھوڑے سے چلنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بڑی طرح پر لیٹنے سے پھر اس ناصور کا حال دگرگون ہوتا ہی اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت عود کرتی ہی جو قبل گمان صحت کے تھے یا اس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہی۔ جس قروح میں گوشت پیدا ہوتا ہی کبھی زائد از حاجت پیدا ہوتا ہی اور کبھی زیادہ نہیں پیدا ہوتا ہی اور شاید جن قروح میں گوشت زائد پیدا ہوتا ہی وہی قروح ہیں کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا اُن میں کیا جاوے۔ اور جن قروح میں گوشت زائد پیدا نہیں ہوتا ہی غالباً وہی قروح ہیں کہ انکا تنقیہ کر کے استعمال مدملات کا کیا جاوے۔ جب کسی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہو جاوے اور سڑ جائیں اور متعفن ہو جائیں اور جوہر اصلی عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اس قرحہ کا اندمال متوقع نہیں ہوتا ہی۔ ہاں اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف غور اور عمق بدن کے کم ہو گیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض میں زیادہ نہوا ہو اسکے اندمال کی امید البتہ ہو سکتی ہی خصوصاً یہ ناامیدی نسبت اندمال قروح کے اسی وقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہو جاوے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا کہنہ قرحہ منحرف ہو یعنے اُس میں ناصور پڑنے لگے۔ اور جو قرحہ قدیم ہو جاتا ہی ضرور اُسکی بزرگی اس ہڈی سے تجاوز کر جاتی ہی جو گرد اُس قرحہ کے ہی۔ قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہی ہاں اگر ایسے قروح سوداویہ میں جس قدر شی فاسد مجتمع ہی سب کی سب نکالڈالی جاوے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہی وہ بھی دور کر ڈالا جاوے اور گوشت اور ہڈی دونوں صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہوں

اسوقت انکے صحت کی امید ہو سکتی ہے جو اسباب ایسے ہیں کہ انکے عروض سے قروح میں فساد پیدا ہوتا ہے انھیں اسباب میں سے ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اُس خون کا جو اُس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اُس خون کی یا کیفیت میں ہو یا کمیت اور مقدار میں کیفیت میں خون کی رداوت بجہت خراب ہونے مزاج کبد کے ہے اور اُس وقت خون کا رنگ سپیدی مائل رصاصی خواہ زردی مائل ہوتا ہے۔ خواہ رداوت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج طحال کے ہوتی ہے اسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہیں سپید اور کہیں سیاہ ہوتا ہے یعنے نقطہ ہائے سپید اور سیاہ قطرات خون میں نمودار ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت بن نہیں سکتا ہے اور انکا استحالہ بطرف لحم کے نہیں ہو سکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اُس سے پیدا ہوتا ہے کہ اسکی وجہ سے چرک زیادہ پیدا ہوتا ہے کمیت خون کی رداوت یہ ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ کم ہونے میں یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا نہ ہوگی جس سے قرحہ میں گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی پپڑی پڑیگی اُس سے رستگی حاصل نہوگی اور جب تک زخم پورا ابھر نہ جاوے یہ خشکریشہ ٹھہر نہ سکیگا بلکہ اوکھڑ جاویگا اور یہ ضرر اسوقت پیدا ہوگا جب ان میں مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اُس میں بہ قلت پیدا ہوتا ہو۔ تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحرف ہے یعنے قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ میں عارض ہو۔ چوتھا سبب ان رگوں کا امتلاء اور پھیلا ہونا جو اُس میں واقع ہیں اور منتشر ہیں اُن ہڈیوں کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہیں خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ انکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو یا زردی مائل ہو جاوے۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اُس قرحہ کے ہے اسکا مزاج فاسد ہو۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور انکی صحت میں دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکے اگر لڑکوں کے بدن میں پیدا ہوں قاتل ہوتے ہیں اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہیں ہوتے اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ صعوبت قروح کی انھیں برداشت ہو سکتی ہے قانون علاج قروح کا پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہیں سوا اُس قرحہ کے جو رض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے اور باوجود قروح اولا محتاج تجفیف کے اکثر احوال میں ہوتے ہیں پھر بھی کبھی اور احوال کی طرف بھی انکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہو جاوے اور بیرونی عوارض کیوجہ یہ اسباب پیدا ہوتے ہیں نفس قرحہ کچھ ان احوال کا محتاج نہیں ہوتا ہے جسقدر قرحہ بڑا اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اُس میں زیادہ ہوگی اور اسکے اجزائے منتشرہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دواؤں میں ہوگی اکثر اوقات خیاطت اور ٹانکے لگانے کی بھی ضرورت ہوتی ہے مگر مقدار حاجت کا لحاظ کر کے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر میں کوشش کرنا چاہیے اور انھیں قواعد کی رعایت جو باب جراحات میں بیان ہو چکے ہیں یہاں بھی کرنی چاہیے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج میں کبھی محتاج ادویہ سیالہ نافذہ کے ہوتے ہیں جو بذریعہ زراقہ خواہ پچکاری کے پہونچائی جاتی ہیں اور وہ غواص بھی ہوں ایسے وقت میں ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قیروطی کے ہونا ضرور ہے۔ پھر چاہیے کہ باطن میں وہ دوائیں مجفف کام میں ہوں یعنے اثر خشکی کا پیدا کریں خصوصًا جو دوا قروح ناصورہ کے علاج میں مستعمل ہوں اونکے

انکے یبوست کی قوت رطوبت جسم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے۔ کبھی ان قروح کی دواؤں میں حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہے
جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے
اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے۔ قروح محتاج بستگی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہیں۔ اول چرک کو بہاتا ہے اور رواں کرتا
ہے لہذا واجب ہے کہ استواری بندش کی انتہا اور بطرف اندرون قرحہ کے پہنچتی ہو اور منہ کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ نچڑنا
اور نشر وہ ہونا چرک کا آسان ہو۔ دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دوا مستقل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور
جو قوت التحام اور گوشت پیدا کرنے کی دواؤں میں ہے بوجہ الزام محل کے اس میں کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول محتاج
استواری بندش کا نہیں ہے۔ تیسرا فایدہ بندش سے یہ ملحوظ ہوتا ہے کہ قرحہ کے دونوں سرے آپس میں ملکر ملتحم ہو جائیں اس فائدہ
کی وجہ سے لازم ہے کہ دونوں باڑھوں کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونوں سرے بخوبی ملجائیں اور بہت اچھی طرح سے
اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہیں ہے کہ اسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو۔ معالج کو واجب ہے
کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہونے پاوے اور جو چیزیں مانع ورم ہیں اُنسے طبیعت کی اعانت کرتا رہے اسلیے کہ بعد ورم کے
زوال ورم قرحہ کا علاج سہل ممکن ہے پھر اگر ادویہ مانعہ ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جاوے اس وقت علاج خاص
ورم کا کرنا چاہیے مگر مراعات قرحہ کی بھی چلی جاوے تا آنکہ علاج سے ورم کے زائل ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسیطرح اگر قرحہ کے گرد
کی چیزیں فاسد ہو جائیں مثلاً سبز ہو جائیں خواہ سیاہ ہو جائیں اُسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیے اور خون فاسد کو نکال
ڈالنا ضرور ہے بعد ازاں اسفنج خشک اُسپر چسپاں کرینگے اُسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کریں جب قرحہ خالی رہے یا قرحہ سادہ
بلا مادہ ہو پہلے تامل کرنا چاہیے کہ مدت سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہیں کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے گرد کا تھا
اب اسکا انصباب برطرف ہو گیا ہے اگر اسکا انصباب موقوف ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب بھی رطوبت
وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے اسلیے
کہ قے ایسے وقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے۔ اگر قروح کے اندر کی کرچیں ہڈی
کی خواہ ٹکڑے جھلی وغیرہ کے ہوں خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اسکے نکالنے میں عجلت نہ کرنی چاہیے ہاں وہ تدبیر کرنی چاہیے جو باب
عظام میں بیان ہو چکی ہے پہلی جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اس میں پیپ پیدا ہو جاوے بذریعہ استعمال دوا کے
پھر اس پیپ کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازاں انبات لحم کی تدبیر اور اندمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک وصاف ہو جائے
داغ جانے پیچھے اور ناہمواری اسمیں نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اسکا اندمال کافی ہے مگر ایسی صورت اس میں ریم وغیرہ
ہے۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہے دوائے جالی اور لاذع کا استعمال اس میں ضرور ہے اور پہلے جو علاج اُسکا کیا جاوے لاذع کا
محتاج ہوگا اسلیے کہ حس اسکا ادراک بخوبی نہیں کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع میں کمی کرنی چاہیے جوں جوں حس ادراک کرے
تا آنکہ جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جس میں کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اُسکا استعمال ہو اور خیال
اور اہتمام اسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ میں حرارت خواہ التہاب ہو کہ درد پیدا ہوئے تو جو جو اسباب واسطے التہاب و درد کے
ہیں انکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہیں جنہیں ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جداگانہ ذکر کیا کہ وہ

سبب قرحہ کو مائل بہ سردارت کرتے ہیں اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن وہ علاج نہوگا اگر ہوگا
سو اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہے وہی اصلاح قرحہ کی بھی کر دیتی ہے اور اگر جب قرحہ متعفن اور ڈھیلا ہوتا ہے اسپر گوشت ردی
پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی او با سخونت ہوتا ہے اُسکا علاج ادویہ سرد ہ کم سے جو گرد قرحہ کے ہیں کرنا چاہیے جیسے آب برگ
کوکنار منی اور سرکہ اور طلاء صندل خواہ وہ طلا ہیں کافور کی شرکت ہو اور برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہو
جاے اور چھوٹا ہوتا رہے۔ جو قروح ایسے ہوں کہ اُن میں درد شدید ہو اُنکے علاج میں پہلے اشتغال اور توجہ تسکین درد میں کرنا ضرور ہے
اور درد کی تسکین انھیں ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کر چکے ہیں اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی ضد بھی ہوں
اسوجہ سے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہونگے اور جب درد میں سکون پیدا ہو جاے گا
تدارک اُس ضرر کا بھی کر لیں گے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو۔ چرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہیں
یہ وہی قروح ہیں جن میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور رسا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اُن میں رہتا ہے۔ کبھی شہد کے ذریعہ سے
ایسی قروح کی صفائی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی ذرور لت کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جب تک قروح چرک سے پاک
نہو جائیں کوئی دوا اُنکی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصًا جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتی ہیں کہ اُنکی رسائی نہایت دشوار ہے لہذا واجب ہے
کہ پہلے تنقیہ اور صفائی اُنکی کر لی جاے پھر انبات لحم یعنے گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جاے۔ جو دوا منقی ہے یعنے رطوبت کو پاک
کرتی ہے اُس میں جلا زیادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اُس میں جلا بہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب ردی
بھی پیدا کرتی ہے لہذا واجب ہے کہ کھانے کی دوا اما دادر تیز اختیار کیجاے اور طلا کی دوا خارج بدن میں مبردات ادویہ میں سے اختیار کریں
پھر اُس طلا کو انھیں تدبیروں سے چھوڑا ہیں جن سے خشکریشہ اور پپڑی کو چھوڑاتے ہیں بعد ازاں علاج مناسب کریں اور یہی طریقہ جانا
نواصیر کے علاج کا بھی ہے اسلیے کہ ہمکو احتیاج پہلے انکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازاں علاج خاص کو اختیار کرتے ہیں ہر ایک
دوا بہ نسبت بعض ابدان کے منبت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ بدن نرم اور
زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور نہ منبت لحم اسی واسطے دوا کی قوت کا توڑنا خواہ زیادہ
کرنا اور بڑھانا خواہ اُسکا وزن کم و بیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کے ذریعہ سے اُسکی قوت کم اور بیش کیجاے خواہ کسی دوا کی مقدار
گھٹائیں خواہ اُسپر کوئی دوا زیادہ کریں کہ اُس میں تخفیف یا جلا زیادہ پیدا ہو اور کسی اور بدن کی نسبت بھی دوا اکال ہو جاے یہانتک
کہ اسکا وزن کم ہو جاے خواہ اُسکی دہنیت زیادہ ہو جاے خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اسی دوا پر اضافہ کریں۔ زیادہ تر لائق دوا
قوی کی وہی قروح ہیں جنکا اندمال متعسر ہو واجب ہے کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دیں بعد ازاں اسکو چھوڑا ڈالیں اسلیے کہ اب اگر
یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی۔ روغن کو قروح سے متصل نکریں اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہو روغن بیدانجیر اور روغن
آس اور روغن مصطگی کو اختیار کریں اگر قرحہ میں اور کسی طرح کی خرابی نہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اُس میں قرحہ پڑ گیا ہے تو
رفق اور نرمی علاج اُسکا کرنا چاہیے اور دوا سے قوی سے اُسکو ایذا نہ پہونچائیں۔ اور جس عضو کی حس بلند ہو اُسکے معالجہ میں جو اب ہے
اور گذر نہ کرنا چاہیے۔ جو قرحہ کسی عضو باطنی میں پڑے خواہ کسی عضو شریف میں واقع ہو جسکی وجہ سے خطرہ بیحد پیدا ہو خواہ وہ
عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کا جلد کرتا ہو یہ سب قسمیں عضو کی بدی کے علم میں داخل ہیں اور اُنکے اضداد کا حکم بلید الحس میں ہے

داخل ہو خواہ ضعیف الحس ہیں اور اس وجہ سے قروح باطنی متحمل دواے سخت کے نہیں ہوتے ہیں جیسے زنگار وغیرہ خصوصا جو دوائیں زیادہ جذب ہو جاتی ہیں اور بدن کے اندر دوب جاتی ہیں۔ اور یہ قروح بالمذ مضرات ادویہ کے زیادہ محتمل ہیں جیسے کندر اور صمغ عربی جو اوہ دوائیں جو اندر محتقن زیادہ ہوتی ہیں خواہ جنکی خاصیت درمیانی ہو صواب علاج قروح میں یہ ہو کہ اعضاے متقرح ساکن رہیں اور حرکت نہونے پائے اور حرکت دئے جائیں اگر پہلے زمانہ میں حرکت ملائم اور خفیف دیجاے اسکی مضرت بہت کم ہو بہ نسبت اسکے کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اُنسے کرایا جاے خصوصًا اُس بدن میں جسکے اخلاط ردی ہوں۔ واجب ہو کہ علاج قروح میں اسکا خیال رہے کہ قریب کے اعضا میں التحام پیدا نہو جاے جیسے لصق جو ایک قسم کے قروح لی زائد درمیان آنکھ اور پلک کے پیدا ہو جاتا ہی خواہ دو انگلیوں کی مابین جو گوشت بالکمال پیدا ہو کر انگلیوں کو متصل کر دیتی ہو کہ جیسے بننے غار کا قرحہ اور جو قرحہ بطرف ناصور کے زیادہ منجذب ہوتا ہی اور جو قروح شرائین اور اوردہ سے تجاوز کر گئے ہیں انکی جہت سے قریب کے گوشت نرم وغیرہ میں ورم پیدا ہوتا ہی جیسے کش ران میں ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور پس گوش بھی جیسے خارش اثر وہاں تک پہونچ جاتا ہی اور بعد یہی علت اسکی موجب ہوتی ہو خصوصًا اگر بدن میں حرارت ہو اور فضول سے بھرا ہوا ہو کہ اُسوقت د   میں شدت ہوتی ہو اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہی۔ لہذا واجب ہو کہ علاج بدن کا بذریعہ تنقیہ کے کریں اور جو تدبیر اپنے مقام خاص میں مذکور ہو چکی ہو اُسکو استعمال کریں اور جب تک ورم کا تنقیہ نہو گا اسکے علاج کی امید نہیں ہو سکتی ہو اور اس علاج میں اسکی بھی حاجت ہو کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرتے رہیں اگر تنقیہ بدن کا ہو چکا ہو تو تنقیہ کرنے وقت بھی ایسی تدبیر کریں کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پائے ایک وصیت جامع الفوائد کا سننا بھی ضرور ہو وہ یہ ہو کہ جس دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہو یا تو موافق ہو گی یا غیر موافق اور دواے موافق اگر فی الحال اس سے کوئی فایدہ ظاہر نہو تو اسکا ہو کہ اُس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اسکا عمل ضعیف ہو اُسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہیں کہ جس غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہو اثر اُسکے ضد کا ظاہر ہو مثلاً اگر بغرض تجفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہو افزونی مادہ کی اور رطوبت زیادہ ہوتی جاے خواہ کوئی اور فساد سواے ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہو کہ اس دوا کی قوت بڑھائی جاے۔ یا مخالف اس دوا کی اور وجوہ سے ہو مثلا اس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہو اسکی جہت سے حرقت اور التہاب پیدا ہو جاے اُسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جاے اور اسکے التہاب کو فورًا بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد کے ذریعہ سے۔ خواہ اس دواے ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کدورت کے مائل ہو جاتا ہو اُسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ میں تبرید پیدا کرتی ہو اور بقدر محتاج الیہ اس دواے تسخین پیدا نہیں ہوتی پس لازم ہو کہ اُسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجاے۔ خواہ وہ دواے ناموافق ترہل اور ڈھیلاپن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اُسوقت واجب ہوگا کہ اسکی قوت قابضہ زیادہ کیجاے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اس دواے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہو کہ اسکا تدارک ایسی دواے کریں جو جسم ذکر کرینگے خواہ دواے ناموافق قرحہ میں ناکل پیدا کرتی ہو اور عمق اس قرحہ کا زیادہ کرتی ہو جیسے آیندہ سطور میں اُسکا ذکر آتا ہو لازم ہو کہ ایسی دوا کی قوت جلا توڑ ڈالی جاے۔ اکثر دوا اسوجہ سے ناموافق ہوتی ہو کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص میں حد افراط کو پہونچا ہوا ہو اُسوقت لازم ہوتا ہو کہ جو دوا اس مقام پر مستعمل ہو اس کیفیت کی ضد مقابل ہو تا کہ مزاج اسکا معتدل

ہو جائے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو علاج قروح صدریہ کا یہ قروح محتاج استعمال ادویہ مجففہ کے
ہوتے ہیں کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جائے اسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ منبتہ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہوں اور گوشت
اگانیوالی دوا کا استعمال کیا جائے زیادہ زخم غائر ہو جائے گا اور عفونت بڑھ جائے گی اسلیے کہ اجسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہیں
بلکہ واجب کہ پہلے انکی تجفیف کر لی جائے تاکہ اندر کی سختی پیدا ہو اسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنے والی لگائی جائے اگر ایسی
دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جائے اسوقت یہ دریافت ہوگا کہ اُس دوا میں
اتنی قوت نہیں ہے کہ اُس بدن میں جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اسکی قوت مجففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلائی
قوت بھی اُس میں بڑھانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے ادویہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی
بہت کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن اس میں پڑے تو ایسا ہو جس میں قوت تجفیف کی ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر قرحہ کی خشکی
حد افراط کو پہونچی ہو ادویہ تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت میں کمی کرنی لازم ہے اور اس وصیت کو
کہ ادویہ منبتہ لحم میں یاد رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال میں شدت اور تغلیظ نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود ظہور غلط
اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اُسکے مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال کرنا چاہیے مثلاً دوا میں قدر حاجت سے
زیادہ جلا نہ ہو اور اگر ہوگی عضو متقرح کو کھا جائے گی اور اسکی لحمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کریگی جو مثل اس صدید کے ہے
جو قرحہ میں پیدا ہو رہا ہے اور باوجود ظہور اس ضرر کے پھر معالج قوت جلا کی بڑھانا جائے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی سو
اور اس کیفیت کی دوا قرحہ کو زیادہ گہرا اور زیادہ گرم اور مشابہ ورم اور مشابہ پھٹے ہوئے خواہ ترچھے مونھ کی کر دیتی ہے
اور علیل کو اس دوا کے استعمال سے ایک لذع ظاہر محسوس ہوتی ہے۔ یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہیں اُن میں سے
بعض ادویہ میں تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بنگ دراقیون اور بیخ لفاح اور بعض ایسی دوا کہ جن میں تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے زنجار اور
زرنیخ پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج جزوی مرض اور دوا کی قوت مرکب
کرے۔ جو دوائیں صدید خواہ ریم کا تنقیہ کرتی ہیں وہی دوائیں ہیں جو خشکی پیدا کر سکیں جیسے پھٹکری اور مازو اور پوست
انار اور قشار کندر اور مرداسنگ اور جو خواہ سویق جو اور شقائق نعمان اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنے درد ار اگر برگ جوز تازہ خواہ
جوز تازہ کا ضماد کریں کہ مسلم جوز کو پیسکر لگائیں خواہ اُسے شراب میں جوش دیکر استعمال کریں بہت مفید ہوگا اور رطوبات
کو خشک کریگا بعدہ کسیقدر اندمال کے مرہم جید مرداسنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زیت کے صاف کریں تاکہ سپید ہو جائے
بعد اسکے سرمہ اور روسختج اور ہلدی اور مازو اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیائے فضہ سب کو ہموزن لیکر خوب
کوٹیں اور باریک پیسکر ہر دوا کے چھٹے حصہ برابر مرداسنج مذکور ملا کر سب کو استعمال کریں وہ ادویہ جو قرابادین میں ذکر کیے ہیں
انکا استعمال کرنا چاہیے۔ اکثر ریم وغیرہ دھونے کی حاجت سیال چیزوں سے ہوتی ہے چنانچہ اسکا بیان قروح غائرہ کے
علاج میں ہم کرینگے۔ منجملہ ان سیال اور روان چیزوں کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی چرک
کو دھو ڈالتا ہے اور روع اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے۔ یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہیں بروقت ورم کے مفید ہوتے ہیں
اگر ناگرموتھہ کو پانی میں پکا کر چرک کی دھونے میں استعمال کریں تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جوشاندہ ہلیلہ بلیلہ آملہ کا اور

جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے علاج قروح وسخہ کا وسخ کے معنے اوپر مذکور ہو چکے
ایسے قروح کے علاج میں ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسے دواسے کریں جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ
پیدا کرے جس طرح قانون عام میں ہمنے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت کشائی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد
کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اسکے مثل روغن گل خواہ روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ
اور گیاہ جاوشیر مرکبات میں سے مرہم ہندی اور سبز زنگ کے مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہوں یا اس میں اشق وغیرہ داخل کیجا کے
اور مراہم قیسوریہ اور جو مرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام فرموحالس مشہور
ہے خفیف ادویہ میں سے ایک یہ دوا ہے دردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر بوزن لیکر استعمال کریں خواہ سپیدہ اور جعدہ یعنے
منبر بید جوزن اور جب وسخ زیادہ بڑھنے لگے اسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون ملح
یعنے نمک ملا ہوا اسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ میں مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دواے سیال
کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھو ڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائیں بروقت ورم
قرحہ کے مضر ہیں علاج قروح غائرہ اور مکہوف اور مخابی کا قروح غائرہ سے مراد گہرے قروح اور مکہوف یعنے غار کے
ہے اور مخابی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینوں اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہیں اور گوشت کا بھرنا بدون زیادتی
غذا کے ممکن نہین ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج ان دواؤنکی ہوتی ہے جن مین
تجفیف زیادہ ہو اور تنقیہ بھی کریں اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جاوے بلکہ بدستور
جاری رہے اگر ایسا مقام بحسب اتفاق ہم پہونچے اور قرحہ کی جڑ عضو کے اوپر کیطرف ہو اور مونھ قرحہ کا نیچے کی جانب مین ہو بہی طور
ہے اور اگر اسکے برعکس اور الٹا ہو اور مریض کو تبدیل وضع بتکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہو جاے
جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اونچا اور نیچا کرنا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو
اسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اسکی جڑ تک چاک کریں اور چاک پورا کریں تاکہ کہف یا غار پھر کسیقدر ایسا باقی نرہے
کہ اسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کریں اسکی جڑ مین اور جو منفذ اسکا پہلے سے
ہے اسکے علاوہ دوسرا منفذ پیدا کریں بعمل جراحی اور دستکاری کے اور اس جدید منفذ کے پیدا کرتے وقت حال مین عضو
نال کریں کہ اسلیے منفذ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہیں ہوتا ہے جب یہ منفذ بنا چکیں قرحہ کی بندش پٹی
وغیرہ سے اس طرح پر کریں کہ منفذ کی طرف سے شروع کریں اور جڑ کیطرف پہونچیں یعنے وہ مقام جو نیا کھولا ہے اور
پہلے صورت کے قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہیں ہے اسکی بندش جڑ کی طرف سے
شروع کرکے منفذ تک باندھی جائیں اور زیادہ استواری بندش کی دونوں صورتون مین اوپر کیطرف درکار ہے اور اتنے
زور سے بھی نہ باندھیں کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہو جاے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا منفذ لگانا ممکن نہو
بروقت قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کریں اور وہ فتیلہ جو منبت لحم ہیں انکو اندر دار داخل کیا کریں اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے
چرک وغیرہ بھی پاک کر دیتے ہیں انکا استعمال کرتے رہیں تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے انکی قوت انبات باطل نہو جاے

اسلیے کہ دونوں قوتوں کا اجتماع انکے قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے
اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور غنظوریون اگر قرحہ میں بھر دی جائے عجیب النفع ہے اگر اسکے بعد سوقطون لیکر اسکا برادہ
اسکے بعد آرد کرسنہ اگر مخابی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جائے کبھی انکے جلد میں التصاق پیدا نہیں ہوتا لیکن البتہ
ہو سکتا ہے کہ جلد میں خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہو جائے گہرے قروح اور چوڑے زخم اور گول
کا تنقیہ کامل دواؤں سے نہیں ہو سکتا ہے اور نہ ان میں گوشت پیدا ہو سکتا ہے ہاں اگر تر چیزوں کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ میں بھرکر دھو
کرین خواہ اُن میں بروقت فتیلہ اور بتی رکھی رہے خصوصًا اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے انکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جائے اور
نچوڑنے سے وہ ریم اور چرک نچوڑ جائے خواہ دھونے کے وجہ سے اُن میں صفائی پیدا ہوا کرے خصوصًا جب اُن میں شراب مثلاً [illegible] کا
پانی بھی قوت سے چرک کو دھوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ تحمل اُسکا نہیں ہو سکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی
دھوتا ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے بھنگری کا پانی غسال بھی ہے اور با اینہمہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اُسکا مانع بھی ہے اگر ورم ہو گا جس میں
کوئی چیز قابل استعمال کے نہیں ہے اور شراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہو گی بلکہ ضرر پیدا کریگی ان سب قروح کے دوا کو مناسب یہ ہے کہ
کسی کے اوپر پھاہے ڈبوکر رکھے جائیں ایسی دوائیں جنکی طرف عضو متقرح اپنے مزاج کی اصلاح میں محتاج ہو اور ان مرہموں کی بھی
کی مقاومت کرسکے جو اندر کی طرف سے استعمال کیے جاتے ہیں تاکہ منہ پر قرحہ کے وہ پھاہا رکھا جائے جس میں دوائے ضروری الاستعمال
لگی ہوئی ہو قرحہ کے مل جانے پر دلیل یہ ہے کہ رطوبت اس میں سے کم برامد ہو اور نیچے اسکے جو اعضا ہیں ان میں آرام اور سکون پیدا ہو اور
اکثر قرحہ سے بذریعہ نچوڑنے کے جو بندش کے زور سے واقع ہوتا ہے اور قوت سے دوا کے نچوڑتا ہے دفعۃً رطوبات کثیرہ برآمد ہوتے ہیں
بعد ازاں خشک ہو جاتا ہے اور خشکی کے بعد زخم بھر آتا ہے قروح کے کیڑوں کا علاج عصارہ فودنج نہری قروح کے کیڑوں کو بہت ہی
نافع ہے اور جو دوائیں کان کے کیڑوں کے واسطے کتاب سوم میں مذکور ہو چکی ہیں اُنکو اسی مقام پر ملاحظہ کرو قروح میں گوشت
پیدا کرنے کی تدبیر جب تک تنقیہ قروح کا نہوے یہ ایک گوشت اگانے والی دوا کا استعمال جائز نہیں ہے اور جب تک [illegible]
غذائے جید کا جذب نہوے اور اگر غذا قرحہ کے بمقدار قلیل ہو اُس تک نہ پہونچے گی جب قرحہ چرک وغیرہ سے پاک ہو جائے پھر کوئی دوا الذاع جالی
اسپر لگانی درست نہیں ہے کیسے ہی قروح کیوں نہوں اور کسی مقام پر کیوں نہوں واجب ہے کہ استعمال ادویہ منبتہ لحم میں وہ وصیتیں جو ہم نے
اوپر بیان کی ہیں سب کا لحاظ رکھیں کہ زیادہ رطوبت پیدا نہونے پائے اور نہ زیادہ خشکی پیدا ہو اور جو تدبیریں قروح صدیدیہ کے
باب میں مذکور ہو چکی ہیں اُنھیں پر عمل کریں مگر وہ تدبیر فقط اسی غرض سے نہیں ہے کہ تنقیہ رطوبت قروح کا ہو جائے اور انمیں خشکی
پیدا ہو اور بس بلکہ علاوہ ان دونوں باتوں کے یہ بھی غرض ہو کہ اس میں گوشت پیدا ہو اور اگر رطوبت زیادہ اور خشکی نہو گی گوشت
کیونکر پیدا ہو گا منجملہ ان چیزوں کے جو قرحہ میں خشکی زیادہ کریں اول تو یہ ہے کہ اُسے بہنے دیا کریں اور روغن اور موم زیادہ کریں اگر
دوا بطور مرہم کے مستعمل ہے اور اگر تغلیظ مادہ کی کریں خواہ اسکے خاثر کرنے کی تدبیرات کریں اور چکنائی دوا کی کم کر ڈالیں اور مقدار دوا کی
زیادہ کر دین ان تدبیرات سے خشکی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور شہد بھی ان ادویہ مجففہ میں زیادہ کیا جاتا ہے گوشت پیدا کرنے کی غرض سے
مرہم کا استعمال بہت عمدہ ہے اور دیر میں پیدا کرتا ہے اور ذرور کے استعمال سے اگرچہ پیدا ہونا گوشت کا دشوار ہے مگر جلد پیدا ہوتا ہے
تاہم کبھی ذرور کے استعمال سے سخت گوشت پیدا ہوتا ہے لہذا مناسب یہ ہے کہ دونوں تدبیر یکجا کر دین پہلے ذرور چھڑکیں اور گرد

اسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصًا شراب قابض دوا ے جید جمیع قروح کے جن ادویہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا چرک
وغیرہ سے اور تقویت پیدا کرنا سب فائدے اُس سے ہوتے ہین انکو ہمنے باب جراحات مین ادویہ منبتہ لحم کے ذکر کر دیا ہی اور اب مناسب ہی
کہ انہین سے جو جو ادویہ اچھے اور اس مقام کے لائق ہین انکو بیان کرین سرمہ سوختہ اور انزروت اور سرشیم ماہی اور حلزون مایئرہ
اور توبال نشا برفان یعنے فولاد کا اور محرق اور بار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اور وف اور سعد خصوصًا واسطے چرک کے ناگرموتھا اور جبدہ
بہت قوی ہی اور تنظوریون سے بڑھ کر کوئی دوا نہین ہو اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہو کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اُس سے حاصل
ہوتا ہی علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکلہ اور خبیثہ کا یہ ہو کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اُس عضو
خاص کا تنقیہ جس مین قرحہ ہی بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسدہ سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اُس مین
پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذاے صالح اُسکی تجویز کرین اور اُس مین کیقدر
تاخیر اور مدافعت کو دخل نہ دین اسلیے کہ تاخیر اور مدافعت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہی کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہی کہ قطع کرنے
عضو کی ضرورت ہوتی ہو جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہو اُسکو آب سرد کی تنطیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصی الراعی
کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہو اور سرکہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہو ہر وقت حرارت قرحہ کہ اسی طرح اور بھی
میاہ باردہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہی بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ مین عفونت ہو آب دریا
وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرینگے قروح متعفنہ کے بیان مین اُنسے نطول وغیرہ کرین پھر بعد اسکے عمدہ
علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض مجففہ کا ہی جو تبرید بھی کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ عصلگی اور تخم گل اور شوکہ مصریہ
اور حب الآس اور وہ نطولات جن مین یہ ادویہ داخل ہون اور انکی تقویت کسیقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ خناق
اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھ کر یا کدوے خشک سوختہ اور بارتنگ وغیرہ
ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین ملا کر علاج قروح متعفنہ ردی کا ان قروح ردی کا علاج اصلی یہ ہو
کہ بدن کا تنقیہ کرین اور اسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین اسکے تنقیہ خاص سے جو از قسم حجامہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح
مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذاے جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے جسقدر قرحہ کہنہ ہوگا اسی قدر اُس مین فساد
اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو ورم گرم پیدا کرنے والی ہو اس قرحہ کو محفوظ رکھین تسکین ایسی قرحہ کی زنگ اور سویق وغیرہ سے
بھی اچھی طرح ہو سکتی ہو اور ایسے قسم کے قروح مین جب فساد بافراط پیدا ہو جائے کبھی اُنکا استیصال اور بیخ وبن سے دور کرنا بذریعہ آگ کے
داغ دینے سے ضرور ہو جاتا ہی خواہ کسی دواے حادسے یا کاٹ ڈالنا کہ سواے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے اور جب ہوتا ہی کہ
اُس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہی اور رنگ بھی اُسکا گوشت صحیح کا ہی اور سواے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خراب ہون سے پاکیزہ
ہی کچھ باقی نرہے۔ دواے حاد جمیع خرف یعنے گوشت ناقص وغیرہ کو کھا جاتی ہی اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہی اور اس دوا سے جو الم
اور ایذا پیدا ہو اُسکا تدارک روغن زرد رکھنے سے کیا جاتا ہی کہ وقتًا فوقتًا رکھتے ہین اور بدلتے ہین ایسے قروح اگرچہ بعد نواصیر نہ پہونچے ہون اور رکیسہ
ہوئے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین۔ اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تاکہ عفونت سے محفوظ رہے
جو نطولات ابھی مذکور ہو چکے اُن مین سے آب دریا اور جو باب نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح دیز

اور تمام قروح کے سب میں یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چند روز بحال خود چھوڑ دیں تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار ہنکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو ادویہ خاص قروح متعفنہ کے ہیں جیسے دقیق کرسنہ یعنی مٹر کا آٹا اُس میں کسی قدر پھٹکری یا گوشت گلتی مین کا جو مقعد دمو یعنی نمک سود اور خشک کی ہوئی اور کسی قدر لب خبز اور زراوند اور بیخ کرسب یخ چقندر زنج تشار الحمار تخم کتان جو ہزاد ملقدیس یعنی سب پھٹکری اور ماشا کے پیسی جائے خواہ تنہا یا انجیر یا برگ انجیر یا انطریون اور زیرہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضمادات یعنی پیاز کی جو شہد میں اور کرنب تنہا شہد میں خواہ کدو سے خشک اور برگ زیتون تازہ دوا سے مرکب زراوند عصارہ و شتقا ایک ایک جز و زنگار نصف درہم ان دوائوں سے لطوخ پانی کے ذریعہ سے غسل قوام شہد کے طیار کریں کبھی احتیاج انکی عفونت کی عصارہ و تشار الحمار اور سوری یعنی سرخ پھٹکری سے ہوتی ہے اور خشک کرنے میں ڈالنے میں ایضاً زراوند اور بارزد اور زیت برابر بیک لطوخ اسطرح طیار کریں کہ اُسکو پورے سرکہ میں بوزن نصف قوطولی کے پختہ کریں تاکہ تمام سرکہ جل جائے بعد اسکے اسکی سلائی سے بکار برنگائیں ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک سے بیس جز افیون جدید سولہ جز رماد جس میں سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جز خواہ نمک جز شب یعنی کنکر سوختہ کا نمک ایک جز پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جز امرہم جیر انزروت اور ردسنج اور بارزد اور زنگار اور زراوند کسی قدر علک البطم کے ہمراہ ملاکر بنائیں تاکہ اُس میں لزوجت اور چپک پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قرحہ کے استعمال کریں یہ دوا نہایت مجرب ہے زاج سرخ چوبیس جز زردہ حیہ یعنی ایک آب نارسیدہ سولہ جز پھٹکری سولہ جز و پوست آنار سولہ جز کندر اور بارزد ایک سو بتیس جز موم ایک سو بتیس جز ایک قوطولی زیت کہنہ دوسری دوا یہ بھی بہت عمدہ ہے قلعی سوختہ جسکو گندھک کے ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہوا اسپیدہ قلعی کندر مرداسنگ سرکی اقلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاؤ کی پانچ ریتیانج علک الانباط روغن آس ہر واحد تین درہم پگھلنے والی چیزوں کو بمقدار مناسب کہ میں پگھلا کے اور جو پسنے والی دوائیں ہیں انھیں پیسکر طیار کریں جالینوس وغیرہ نے اس دوائے مفید کے اجزا جمع کیے ہیں توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑہ اوقیہ بطور رسوم مرہم طیار کریں یعنی پسنے والی چیزوں کو پیسکر اور پگھلنے والی چیزوں کو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اُسی طرح کریں اس جگہ اطبا نے پسند کیا ہے کہ روغن دحالبس کو مخلوط کریں اور جالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے اگر یہ قروح مثلاً مقام ذکر پر واقع ہوں اُنپر دوا سے کاغذ سوختہ اور دوائے اندرون اور کدو سے خشک جلا کر اور صوف مرغ جلا کر یا ضماد برگ سرد خواہ برگ دلب یعنی چنار سوختہ کا استعمال کریں علاج قروح عسرۃ الاندمال اور قروح خبیثہ دنیہ کا پہلے واضح ہو کہ عموماً جو قروح بدشواری مندمل ہوتے ہیں وہی قروح ہیں کہ متاکل اور متعفن ہوں جیسے ہر ایک عام چیز بدون خاص کے متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متاکلہ اور متعفنہ پھیلتے ہیں اور جو قروح عسرۃ الاندمال پھیلتے نہیں ہیں اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتے ہیں اسی طرح یہ قروح نواصیر سے بھی الگ ہیں لیکن یہ قروح ضرور ایسے ہوتے ہیں کہ بعد خرابیہ کے جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ جو عسرۃ الاندمال ہو وہ متعفن اور ناصور بھی ہو قروح خبیثہ وہی قروح ہیں جنکا فساد درجہ غایت کو پہونچ جائے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو ایسے قروح کے علاج کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو تو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوتے ہیں تو ایسی غذائیں تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت میں اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کے ہو تو غذائیں

گرفت کرنی چاہیے اور غذائے جید مین توسع کرنا چاہیے۔ پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلاپن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہو جنکی وجہ سے قروح پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور وسخ کا ہی وہی کرنا چاہیے اور اگر بسبب یبوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہی اور ابھی تک ناصور کو نہین پہونچا ہی بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہی کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح مین پسینا پیدا کرین اور اسکی تخمیر اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پھلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہی اور مناسب ہی کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر بطرف عضو کے کھنچ آئیگا اور [illegible] پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگائین جس مین تجفیف کم ہو کبھی فقط نیمگرم پانی مین تر کیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہی اور کبھی احتیاج قرحہ کے کھجلانے کی ہوتی ہی اور خون نکالنا اس عضو سے اور اسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جس مین زفت یعنے رال پڑی ہو۔ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گرد و پیش کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اسکا علاج بذریعہ پچھنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہی اور خون فاسد اس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ پڑنے کا از قسم دوالی کے ہو اس قرحہ کو قطع کر ڈالین اور خون اس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہی اور امتلا بدنی ہو ابتدا فصد سے کرین اور خلط سوداوی کا استفراغ کرین اگر خلط سوداوی موجود ہو بعد ازان بطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اس مین سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالی سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکورہ وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہی بعد اسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہی اسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہی اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہی لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہو سکتا ہی بلکہ وہی سوء مزاج جو بحد افراط ہو اور اس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اس عضو کے ہی حرارت خواہ برودت سے جو چیزین تابع مزاج کے ہوتی ہین تحلل مفرط یا کثافت زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تحلل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہی اور تکاثف بیشتر تابع برودت اور یبوست خواہ فقط یبوست کے ہوتا ہی لہذا واجب ہی کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جائے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اسکا استعمال کرین۔ اگر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہی جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین ہو ایسی حرارت کے علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہی اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہو اسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہی اور اگر سبب قرحہ کا اس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہی ہڈی کو کھولکر اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کے ہڈی پر لگی ہی اور وہی باعث رداءت قرحہ کا ہو اسے چھیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اسکی الگ کر دین گے اور اگر کوئی شے جداگانہ اسکا سبب نہ ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالین گے اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہی کہتا ہی ایک لڑکے کے سینہ مین ناصور ہو گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قص تک یعنے وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہی پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سرسینہ کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و عروق وغیرہ جو گرد اسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ غلاف قلب اسپر مستقر تھا جالینوس کہتا ہی کہ جب ہمنے استخوان مذکور کا یہ حال دیکھا تو اسکے نکالنے اور کاٹنے مین نہایت نرمی اور ملائمت کو دخل دیا

اور برفق و سہولت استخوان فاسد کو نکال لیا اور جو جھلی اس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھ کو اسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ تھا اور مجکو مرکوز خاطر یہی تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور بحال خود سالم رکھی جائے حالانکہ جو چیز اس ہڈی سے بطرف استخوان سر سینے کے ملی تھی وہ سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جسوقت میں یہ اعمال جراحی کر رہا تھا اسوقت مریض مذکور کے قلب کی طرف بغور وتامل اسی طرح دیکھتا تھا جسطرح کسی کا سینہ عمداً چاک کرکے براہ تشریح دیکھتے ہیں اس جراحت سے اگرچہ گمان غالب یہی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ رہیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پر تھوڑا سا گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی اس نے ڈھانپ لیا اور جس طرح پہلے پیر لغلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشت نے وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناسور اور زخم کچھ ان جراحات سے بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتا ہے مراد اسکی شاید یہ ہوگی کہ ان زخموں کے بیمار اکثر بچ جاتے ہیں ۔ اور میں کہتا ہوں جب قروح متعفن ہو جائیں اور کہنہ ہو جائیں رای صائب یہی ہے کہ پچھنے کے ذریعہ خون انکا بہا دیا جائے ۔ جسقدر مناسب اور لائق انکے ہو جو دوائیں مختص واسطے عسر اندمال کے ہیں اور اکثر حالات میں بکار آمد ہوتی ہیں وہ یہ ہیں توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سا برقان اور توبال رکیم گیا ہوں کیسے کچھ اور مصاف ذہب یعنی سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلقطار اور زاج اور جو چیزیں اسکے مشابہ ہیں مع ان چیزوں کے جو مانع کچھ زیادہ کے طرف عضو متقرح کی ہیں اگر مادہ کھنچ گیا ہو جیسے پھٹکری اور زراوند ایک دوا ایسی ہو کہ اس سے قروح عسرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور کراق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کر کے چھوٹے اور شب یمانی ہر ایک سے آٹھ جزو زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو مغز سر چار جزو موم اور روغن جسقدر مناسب حال اور وقت کے ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریائے شور میں پیس دو کر کے خواہ آب انگور میں یا جس پانی میں بھی اور جو تاجی دیا ہو مگر خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو متقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی میں ڈالیں اور دھوپ میں رکھیں گرمیوں کے دنوں میں اور چند روز کے بعد صاف کر کے جدا کریں مگر اسکا خیال رہے کہ آب دریا خواہ سجی کا پانی کا نمک اور برہم نہ جائے ورنہ شوریت سب جدا ہو جائے گی ایضاً نحاس محرق اور ریتانج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن آس بقدر کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہیں جسوقت وہ ادویہ خشک ہو کر پیس ڈالی جائیں ازانجملہ سرکا اتار زرنیا زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی باوزان مختلف جیسا ہر ایک برتن میں جس وزن کے لائق ہو دوا سے جیسے برادہ مس اور برادہ آہن پھٹکری کے پانی میں ڈالیں اور سرخ مٹی جیسے گیرو وغیرہ کے گل حکمت کر کے تنور میں جلائیں اور بعد جلانے کے ذکر کا خوب سا پیسیں اور بطور ذرور کے استعمال کریں یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کریں صفت مرہم ذہبی اور یہ مرہم بھی جید ہے مرداسنگ ذہبی ایک من اور موم اور برنج ماذریون چھتیس مثقال زنگار سود مثقال اور برادہ آہن چالیس مثقال برادہ سونے کا پسا ہوا راسکہ مرداسنگ دے کر چالیس مثقال (دیکھو مفردات اور قرابادین کو اس میں راسکہ کے معنے مفصل بیان ہو چکے ہیں) روغن کہنہ تین رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب اور زنگار کو ڈالیں بعد ازاں باقیماندہ ادویہ کو داخل کریں ایضاً نورہ کے پھٹکری اور خاکستر یعنی سنگ کی خاک اور قلی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کریں روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیئے

اسکا طریقہ یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور روغن زیتا ورروغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ بہ نرمی ملا کر بقدر
حرکت دیں کہ مرداسنگ اسمیں آمیختہ ہوجاے اور گاڑھا ہوکر ملجا سے اور سوختہ خواہ اور قروح خبیثہ وغیرہ کے واسطے یہ دوا ہے شوریدگی لگا کر ایک سے
جو اچھی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے ذرور طیار کریں خواہ شب یمانی سے پیکر ذرور طیار کریں یا زوفا چار جز زنطرون دو جز راس سے
ذرور بنائیں اور پہلے زخم میں شہد آلودہ کریں اسکے بعد اس ذرور کو چھڑکیں قشور نحاس دو جز شب یمانی دو جز قیروطی دس جز بادرشاہ
قیروطیس مراد ہو جسے زبان رومی میں بھی سور کہتے ہیں) دھوپ میں مالش کریں اور بعد ازاں استعمال کریں یا سپیدہ چنگری آٹھ جز قشور نحاس
طع اندرانی کندر زنگار دوست آثار ہر ایک سے دو جزو ایک ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضاً مرداسنگ زیت ایک ایک
اوقیہ زراوند بانزو یہ سوراخ کیا ہوا ایک ایک اوقیہ اشج ایک اوقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھا کر بطبوخ طیار کریں اور سرکہ کندہ کی
جز سے ملائے جائیں علاج نواصیر کا اور ان جلد ونکا جو چسپیدہ نہوں نواصیر کی ماہیت اور اسکے احکام جو مقام حرددین سبب
نہ وہ سب بیان ہوچکے اب جو تدبیر اسکے علاج میں درکار ہے اور اسکے صدید اور ریم نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر
سے نکلتے ہیں انھیں بطور رفصبہ یعنی ادنچا کرنیکے خواہ چاک کر کے اور جسطرح باآسانی انکا اخراج ہوسکے اسکا ذکر بھی کسیقدر راوپکے بیانات میں کیا گیا ہے
اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہیں نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے پہلے کہ نواصیر کے بعض اقسام تازہ اور نرم ہوتے ہیں اور بعض
اور سخت ایسے ہوتے ہیں کہ انکے درزا ور شگاف گوشت تک پہونچ جاتے ہیں اور زیادہ تر انکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے
دشواری قبول علاج کرتے ہیں ایسے نواصیر کا ضروری علاج یہی ہے کہ جسقدر اخارا اور پوسیدگی انکی جہت سے واقع ہوئے میں پہلے
اسکو بذریعہ قطع بُرید کے اطراف اور جوانب سے دور کرڈالیں چھری وغیرہ سے خواہ آگ میں جلاکر اور داغ دے کر خواہ کسی دوائے تیز
کے ذریعے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر ناصور قریب چشم کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بیشتر مریض کا میلان
خاطر اسی طرف ہوتا ہے تا انیکہ یہ علاج کیا جاے اور جسقدر ایذا اور تعب پہونچتی ہے اسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تجفیف
کریں اور جسقدر ریم چربی نُما ہے گوشت کی ہے اسی کو اندر کیطرف دور کردیں اور گوشت کو باقی رکھیں اور خشکی اس مردار گوشت میں پیدا
کر کے اندمال کی تدبیر کریں اور تھوڑی دیر تک اُسے بحال خود ساکن رہنے دیں اور اس زمانہ میں اگرچہ اندمال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم
کی تدبیر نہ کریں جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کریں اور جو چیز اُس میں بطور مردار کے فاسد نظر
آتی ہو اُسے الگ کر کے اُسکے اندر خشک دواوں کو بھر دے اور تھوڑے دنون تک اُسی طرح چھوڑ دے کہ وہ زخم بحال خشکی باقی رہیگا
بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم امتلا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اُس تک نہ پہونچے خواہ لیٹنے کی شکل
ایسی بری نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب رطوبت بہ طرف زخم کے
ہوجاے خواہ کھانسی بیقراری کے طور پر اُٹھے یا جنبش بدن میں ایسی پیدا ہو کہ مضرت پہونچائے نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج
یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور خبیث ہو اسکی دوا سواے قطع بدگوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہیں ہے
چنانچہ ہم آئندہ بیان کرتے ہیں اور جو نواصیر ترچھی اور سیکے سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہیں اُسے چاک کر دینا چاہیے اور داغ لگانے
میں شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہاں تک پہونچےگا اور اُس میں احتیاط اور حذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ ایسا
داغ لگایا جاے کہ جڑ سے نواصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور لونتا دراد زرنیخ اور کبریت اور زنگار

کشتہ پارہ بھی انھین ادویہ مین داخل ہو اور انھین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہی اور برادہ آہن اور نصف وزن اسکے سبھی اور اسکے نصف
چونا لیکر نور الاثال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑکر قریب گردن اس دیگ کے جو خوب وصل کرکے آگ پر چڑھائی گئی ہی
معلق ہو جاتا ہی اور پارہ اپنے خواہ پارہ تصعید ون مین جب ادویہ مجففہ مذکور ملاکر تصعید کرین خاک ہو جاتا ہی جیسے ارباب اکسیر کی کتب
مین مفصلا اسکا بیان ہی اور مترجم نے بارہا تجربہ کیا ہی خصوصًا نواصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہی
داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ انکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین بہر حال اجزاے مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل
کرکے جب استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہی اور گوشت فاسد کو بریان کرکے خصوصًا وہ چیز جو مثل چربی کے سڑی ہوئی
گرد گوشت کے ہوتی ہی اُسے جلا دیتا ہی اور گوشت سے جدا کر دیتا ہی پھر اس فاسد چیز کو کلبتین کے ذریعہ سے پکڑکر نکال ڈالین اور پھر
اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہین جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے تو روغن بنفشہ یا روغن زرد اس
عضو پر چھڑکتے رہین تاکہ درد مین تسکین پیدا ہو اور بعد ازان قرحہ کا ایسا علاج کرین جو ناصور تر وتازہ ہو چاہیے کہ پہلے اسکو دوسری چیز
دھوڈالین اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے مین مستعمل نہین ہی اور آب خاکستر اور آب دریاے شور اور آب صابون جسمین زرنیخ اور نشادر
ملا ہوا اور جو پانی زرنیخ اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جاے بوقت خشک ہونے دونون کے خواہ دونون کو نہتا اور ترکیب مون گر بمقدار
کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جس مین آگی اور چونہ پوست بیضہ کا اور نورہ یعنے چونا کہ اس سے بھی تطہیر
ناصور کا کیا جاتا ہی۔ جب دھونے کے بعد مرک وغیرہ سے ناصور پاک ہو جاے اُسپر دواے خروعی یعنے جس مین خروع شریک ہوا ور مرہم
زرنیخ مور دغرب یعنے ناصور چشم کو بہت نافع ہی اور دواے جالینوس جسمین کاغذ جلتا ہی اور جو ادویہ مرکب زاج اور قلقدیس اور نحاس محرق
سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ابرسا اور رسعہ قوطون سے تجربہ مین اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید
ہوئی ہی کہ جب ناصور کو اس سے بھر دین فورًا بھر جاتا ہی اسی طرح اگر خربق سے ناصور کو بھر دین اچھا کر دیتی ہی بشرطیکہ تین
روز تک دوا کو اسی طرح بھری رہنے دین اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ نشارالحمار ہمراہ ملک البطم یا عصارہ بیخ مجرب البیخ
اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ اشیخ اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ اسکو نکالیں جو سن مسی کو پہونچی ہون
یا سن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک کھرل مین پیستے پیستے قلعی کے مثل ایکگاڑھا ہوکر سوکھ جاے۔ ایک دوا کو ابن اسکندر
استعمال کرتے ہین پنج جاد شیر چنگری بریان اور قلقطار اور زنگار اور شب یمانی ہر ایک سے ایک جزو زراریح نصف جزو ان
ادویہ کو تیار کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل یعنے سرکہ کے جس مین زراریح کو لگایا ہو اور بعض نسخون سے زراریح کو حذف کر دیا ہی
نہین کرتا اور کبھی اسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضًا صبر اور مرداسنگ اور زنگار اور برفیہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کرلیا ہو وہ زیادہ قوی ہوگا
اور آپس مین مخلوط کرکے استعمال کرین ایضًا اور بھی ادویہ قوی ہین جنکو ہمنے قروح عسرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہی جب گوشت جید
اور اچھا نمودار ہو جاے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو سپیدگی پیدا کرین اور گوشت نیا اوگا ئین اور اگر اسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد
ہوگئی ہو واجب ہی کہ اسکی اصلاح کرکے علاج کرین اور جب رطوبات صدیدیہ کم ہو جائین اور بطور مدد کے رطوبت برآمد ہونے لگے اب
شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا جراحات پر گوشت زائد کا بیان جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہی اسکا علاج محتاج ادویہ
حالیہ مجففہ کا ہوتا ہی۔ جسقدر ان دوا ؤنمین لذع کم ہوگا اسیقدر خوب ہوگا واجب ہی کہ اس گوشت کے کم کرنے مین طبیعت

مدلی سے معاونت طلب نہ کی جائے جسقدر زائد گوشت کے پیدا کرنے میں طبیعت کی اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا نحو فعل طبعی ہے اور اسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہے فقط دوائے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون معونت دوا مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتے ہیں جب تک پرانے نہوں اور تازہ رہیں جب ہی تک انکا اثر باقی رہتا ہے اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ رہ سکیں چاہیے کہ انکی حفاظت بذریعہ تقریص اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ میں کی جائے بہ اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہیں اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہیں ہے اور نہ میں اس رائے کو صحیح جانتا ہوں بلکہ اس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیاں اسکی طیار کرنی حفظ قوت کے واسطے کافی اور وافی ہے اور جو بعض آدمی کہتے ہیں کہ بقائے قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے شراب زرنیخ خواہ لہسن کے پانی یا عرق سرکہ کے ہوتی ہے یہ تجویز اولی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت منحل ہو جاتی ہے اور ہوائے مفسد ادویہ کو افساد قوت پر معین ہوتی ہے۔ جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی ہے وہی دوا اس کام میں زیادہ مفید ہے اور یہ فائدہ کچھ منتظر قوت اور دوا کے نہیں ہے بلکہ اسلیے کہ قوت میں کبھی دوائے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دوائے غلیظ جو کہ ہوا اور اغلاظ مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اس میں تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے اور ادویہ جیسے قشور نحاس اور مرتک سوختہ اور دونوں قسمیں نفد یعنے خار پشت کے جلی ہوئی مع گوشت کے مگر نفد کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سے بیشتی زیادہ ہے۔ منجملہ ادویہ معدودہ کے زہرۃ الحجر جو مسمی ہے اسیا ہے اور اس سے زیادہ قوی سرخ پھٹکری اور زر الذہب اور فلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونوں کم ہو جاتی ہیں اور لطافت زیادہ ہو جاتی ہے اور زبد نحاس بھی اس عمل میں قوی ہے لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جائے سمی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کر دیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریائے شور میں کپڑے کو ڈبو کر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زائد کٹ جاتا ہے اور جس پانی میں کڑوا نمک گھولا ہو وہ بھی اسیقدر مفید ہے کبھی بھی اور آب انار رسیدہ کو سات گونا پانی ملا کر دھوپ میں سات دن برابر رکھتے ہیں اور ہر روز کسی وقت دھوپ میں اسکو ہلا دیتے ہیں تا اینکہ غلیظ ہو جائے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اسکی قرص طیار کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اور بر وقت حاجت انھیں اقراص کو استعمال کرتے ہیں اسیطرح سے قرص اندرونس اور مرہم سبز عجیب النفع ہے اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا اور جس مرہم کا نام اسفر لیطالی ہے وہ بھی گوشت زائد کو بدون لذع اور گزند کے اوڑا دیتا ہے اور دوائے یارس اور جو دوا پوست نحاس سے بنائی جاتی ہے اور دوائے دقاق کندر اس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونوں بریہ بینی کے پھول جانے اور بڑھ جانے کی اصلاح میں مستعمل ہیں وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہیں تدبیر ان قروح کے جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں جو قروح بعد اندمال کے پھول جاتے ہیں انکا علاج یہ ہے کہ جسقدر گوشت بڑا ہے اور جسقدر رگیں بڑی متصل ان قروح کے ہے پہلے انسے دور کریں اسکے بعد قروح کے خشک کرنے کی تدبیر کریں جیسے اوپر بیان ہو چکی ہڈی نکالنے والی چیزیں کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہیں جیسے برگ خشخاش سیاہ کو حسو نفت ورق سرو اور سویق بزر البنج کے ہمراہ ضماد کریں اور ہموزن ہر دوا کے فلقدیس بھی داخل ضماد کر کے کریں بعد قروح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہوں بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہیں خواہ زخم کی صحت کے
بعد جو نشان رہ جاتا ہے اُسکے دور کرنے میں حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جن میں قوت جلا کی زیادہ ہو اور منقیہ کی بھی قوت
اُن میں زیادہ ہو اور اُنکی قوت کو قابل قوت اس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کی واسطے اُنکا استعمال کیا جاوے۔ اور جس دوا میں
قوت جلا کی کم ہو اس نشان کے دفع کرنے میں مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اُنکے کم ہو۔ اور ادویہ منقیہ جو قوی ہوں وہ بھی قوی
نشان کے واسطے درکار ہوتی ہیں اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے سحالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کبیر اسکا طلا نشان باقی ماندہ
پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لوہے کا زنگ اُس سے بہتر ہے اسی طرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے
سوراخ کرکے اندر پہونچائیں اور اُسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کریں اور خواہ مویزج اور شہد کو خواہ عصارہ قوتنج اور سپیدی تخم مرغ
کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوستہ ہو اُسکے مٹانے کے واسطے ہرتال اور مجر نلفل کو استعمال کریں جو ادویہ خفیفہ اور سبک ہیں
اُنکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور ریم یعنی میل اور طین خوزیعنے چکنی مٹی جو مس میں
اور بودی ہو اور پوست تربوز۔ گدھے کی چربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اُس میں بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہیں شریک کریں
خواہ انھیں ضعیف ادویہ کو اس چربی کے ہمراہ استعمال کریں سار سے جو نشان پڑ جاتا ہے اسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا
کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے سلیداں ادویہ کہ اب اور دوائیں جو باب
زینت میں مذکور ہونگی اُنھیں بھی دیکھنا چاہیے چوتھا مقالہ جو کے تفرق اتصال کے بیان میں اور ہڈیوں کا تفرق اتصال جو
نہیں ہو سکتا ہے فصل بیان میں جراحات اور اجسام عصبانی کے اور قروح انھیں اجسام کے بیچ میں
چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اُسکے جراحات سے درد ہائے شدید عارض ہوتے ہیں اور آلام عظیم
پیدا ہوتے ہیں جیسے تشنج اور اختلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی پہونچ جاتی ہے اور اُس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف زائد
محسوس نہیں ہوتی اور اسکی جراحت میں ضرور ہے کہ ورم عظیم مع وجع اور درد کے عارض ہو۔ اسان ترحال اور لطیف جراحت
کے زخم سے عارض ہوں وہ یہ ہیں کہ حمیات پیدا ہوں اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع میں عارض ہوں جہاں زیادتی حرارت
نہیں ہوتی اور پیاس اور سہر یعنے بیداری مفرط اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اس جگہ ورم پیدا ہو جاوے ایسا ہی حال اوتار عضل کا
ہے خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جس وقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی متورم ہو جاوے اور اس مقام پر برودت کا
اثر پہونچے تشنج پیدا ہوگا اور اگر اس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائیگا بوجہ ورم کے اور عفونت ایسے عضو کیطرف بہت جلد پہونچ
جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت نے اسے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کی طرف عفونت
بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کے پہونچتی ہے اور اُس میں پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت
کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھہ کے ہے
لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کے ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی
مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنے روغن کی ترطیب کے ضرر سے حفاظت وہی ادویہ جن میں روغن کی شرکت
ہوتی ہے کر لیتی ہیں اور ادویہ یخسہ یعنے جسکے استعمال سے بدن میں کانٹے سے چبھیں وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہیں کبھی مجروح جراحات

عصب کے بدن میں ظہور ورم کا دیر میں ہوتا ہی اور اسیطرح اس ورم کا نضج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر میں پیدا ہوتا ہی اور کبھی جرح
عصب کے التحام اور نضج دیر میں قبول کرتے ہیں جو زخم پٹھہ میں لگے یا بطور نحس کے ہوگا یا بطور شق کے اور شق ہو جانا کبھی اسطرح ہوتا ہی کہ پٹھہ
کھل جائے اور نظر آئے اور کبھی پٹھہ کھل نہیں جاتا ہی اور یہ سب زخم یا طول عصب میں واقع ہوں یا عرض میں جو زخم پٹھہ کے طول میں واقع ہو وہ زیادہ
اسلم ہی بہ نسبت اسکے جو عرض میں لگے اسلیے کہ زخم عریض کی اذیت لیف صحیح میں ہوگی اور بوجہ اتصال عصب کے ایذا دیتی ہی اور یہ ایذا دماغ تک پہنچتی ہی
اور دماغ میں پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہی بہ نظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منخوس یعنے جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہی اسکے کاٹ ڈالنے
کی ضرورت ہوتی ہی اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہی اور جتنے اعراض ردی ہوتے ہیں خواہ جنکے پیدا ہونے
کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہیں جھلی کے زخم بہت خفیف ہیں بہ نسبت اوتار کے زخم کے پھر پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت
ہی یعنے نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم ہر ایک شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہی اور باب تشریح میں جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اُنسے بھی جھلی کا
حال بخوبی عیاں ہی اور چونکہ جھلی کھلی ہوئی ہی اور اس میں طولاً مسالک لیف کے دکھائی نہیں دیتے ہیں اس سے اور بھی جھلی کے زخم میں
چنداں ضرر نہیں ہی اور دیر غشائی میں مسالک لیف کے طولاً نظر آتے ہیں اور دیر غشائی سختی میں زیادہ ہی اور جھلی اسقدر سخت نہیں
جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہی لہذا اُسکی جراحت اور بھی آسان ہی جو زخم خواہ پھٹ جانا اُن رباطات کو پہونچے جو ایک
ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچے ہیں اُس میں چنداں قباحت نہیں ہی اور سخت سے سخت علاج کا تحمل اُس جراحت کو ہو سکتا ہی
جو تفرق اتصال عصب کا بطور تبر کے یعنے عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شدخ یعنے طولی تفرق اتصال کے اُس میں زیادہ
خوف نہیں ہی اور اسی طرح یہ انقطاع بعض اعصاب کے بعض سے جو عرض میں واقع ہو اُسکی بہ نسبت بھی تبر میں خوف کم ہی اگرچہ عضو مجروح
بوجہ تبر کے از کار رفتہ ہو جاتا ہی مگر اور اعراض مہلک پیدا نہیں ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب** کا دوائیوں کے زخم
کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت میں اسقدر ہو جو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اُس میں
جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو جس چیز میں حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہی وہ شے قوت جذب سے
خالی نہو گی اور قبض کی اثر سے جراحات عصب کے علاج میں پرحذر رہنا چاہیے خصوصاً ابتدا کے زمانہ میں ہاں اگر قبض ہمراہ جلانے کے
پایا جاوے جیسے روسختج اور توبال نحاس وغیرہ میں ہی اُسکی تلطیف بذریعہ بھیگنے کے ایسے سرکہ میں جو زیادہ قابض نہو بیدا کرکے استعمال کریں اور کبھی اُنہیں
ہی اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اُسکی تلطیف خاص سے کسی دوا کے کثیف حرارت کاسنہ کا اظہار مترتب ہو جاتا ہی اگر کبھی دوائے قوی الحرارت کی
حاجت علاج عصب میں ہوتی ہی اُسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضروری ہوتا ہی مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہی اُسکا ازالہ
ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کر دے پس سخونت بڑھ جائے بہ لحاظ مقدار کے اور تجفیف پیدا کرے بہ نظر قوت کے اگر عصبہ مجروح کھل گیا
ہو اُسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی نہو گی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اُس سے زیادہ پہونچے گا اور اسی طرح جو دوا دیر تک لگی
رہتی ہی وہ بھی مضر ہو گی۔ جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہیں اور بارد بالفعل ہوتے ہیں اُنکا ضرر بھی عصب کو
زیادہ پہونچتا ہی۔ جب زخمی کے پٹھہ میں کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جائے اُسکے التحام التیام میں جلدی مناسب نہیں ہی مگر ابتدائے تسکین وجع
میں البتہ کرنی چاہیے یعنے گرم کپڑوں سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغن ہائے گرم سے یا زیت الفاق سے تکمید کریں کہ اس میں کسیقدر
قبض بھی ہی اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اُسکی سخونت نیمگرم کی سخونت سے زیادہ ہی اسلیے کہ آب نیمگرم قسم بارد میں داخل ہی اسیطرح

کرنے جیسے مُر اور انزروت اور ترمس تلخ اور سوسن شبیر وغیرہ بلکہ یہ دوائیں بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہئیں اور کبھی بورہ استعمال
دوائے خفیف کے بھی فائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہے جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہو گئی اور تیز انصباب فضول کی طرف سے بوجہ کھولنے فصد اور
کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہو جائے اسوقت تدبیر التحام کی کرنی چاہیے ان زخموں کے درد کی تسکین کسی گرم دوائے قطعاً یا نہ کریں
بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کریں جو لطیف الاجزا ہو اور اُس میں کسی قدر قبض نہو اور وہ روغن گرم
بھی افراط نہ ہو اسلیے کہ جو چیز بافراط گرم ہو خواہ بارد بوجہ افراط ہو یہ دونوں پٹھہ کو مضر ہیں۔ اگر زخم پٹھہ کا قریب بشمت ہو اور کسیطرح
سردی کی ضرورت اسے پہونچی ہو پس اس میں درد پیدا ہوتا ہے اور پھر از سر نو وہی ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے تو اسوقت فی الفور محتاج ہوتا
ہے کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کریں اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کریں اور بذریعہ ادہان گرم تحلیل کریں۔ پھر یہ پٹھہ قطع کیا
ہوا اور قطع جانب طول میں واقع ہوا ہو اسکے چھپانیکی غرض گوشت کے ذریعہ سے کریں اور وہی دوائیں استعمال کریں جنکو ہم اوپر بیان کر چکے
اور جوڑ کی پٹی سے اسکو خوب مستحکم باندھیں کہ دونوں سرے زخم کے مل جائیں اور بندش کے وقت کسی قدر صحیح موضع جو قریب ہے
کے ہو اُسے بھی بقدر ضرورت شامل کر لیں اگر زخم مذکور عرض میں ہو اس میں ٹانکے لگانے کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے میں درد
ضرور پیدا ہوتا ہے جب اختلاط اور کام دشوار واقع ہو اور عرض میں عفونت پیدا ہونے کا خوف ہو اسوقت اُسے کاٹ ڈالنا عرض میں
ضرور ہے اور جہانتک ہو سکے ورم سے اسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اُسکا محفوظ رکھنا پر ضرور ہے اسلیے کہ ورم اور برودت
کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہو جاتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے بھی جوڑ کر
درست کر دینا اچھا نہیں ہوتا ہے جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہو کر بھر نہ جائے۔ اگر زخم میں تنگی ہو اور خود اسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا
چاہیے اور کشادہ کر دینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہ ہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہے چونکہ اُس میں اجتماع صدید کا ہو کر
ایک مقدار زائد یکجا ہو جاتی ہے لہذا متعفن ہو جاتا ہے اور باوجود متعفن ہو جانے کے درد بھی اُس میں بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب
جذب مواد بطرف زخم کے ہو کر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیے کہ تدبیر التحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کریں کہ اُس
خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونوں سے ہو جائے یا یہ لکڑی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھول دیا کریں گو دوسری
پٹی کو بھی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہیں اور رات دن میں دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور
کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اُسی دن کی رات میں خواہ اُسی رات کے دن میں پٹی کھول دیں جسوقت شبانہ روزی میں پٹی آدمی
کی ہو یعنی بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب اور روز زیادہ ہوں مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس مقام پر
لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہو پھر اُسکی چنداں ضرور نہیں ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی
کا کھولنا کافی ہوگا۔ واجب ہے کہ اُسکی دواؤں میں رعایت اسکی رکھیں کہ نہ حاجت سے زیادہ تسخین کرنے پائے اور نہ تسخین میں اُسکی
کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تجفیف اور ان دونوں کی ضد میں اعتدال اور قدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا
کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہو جائے فوراً تبرید سے اُسکی اصلاح کر دینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جائے اور بقدر
ضرورت باقی رہجائے۔ کبھی قیروطیات فرفیونی کا تجربہ ساق انسان پر لگا کر کرتے ہیں بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اسکا اور مریض کا
مزاج یکساں ہو اور سختہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ قیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے تو

یا مطلق گرمی پیدا نہ کرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن میں استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگاکے تجربہ کریں۔ مگر بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اُسپر تجربہ کرکے اُس دوا کا ایک تخمینہ سا حاصل کرلیں اسکے بعد مریض پر تجربہ کریں اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے میں زیادہ تغیر اور اصلاح کی حاجت باقی نہ رہے گی۔ بالجملہ پھر بھی اگر پٹھہ کھل گیا ہے اور زخم چوڑا اور وسیع ہے اشیاء حارہ تو یہ مثل افربیون وغیرہ کے مستعمل نہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا۔ اسیطرح جو آہک مغسول ہے تو بڑا ملبار کیجائے اور دیر میں چونا دھویا گیا ہو اسلیے کہ دیر تک دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قیروطیات میں منجملہ خواہ لطوخات میں مستعمل ہوں مثل روغن گل اور روغن آس کے ہو اور نمک کا لگاؤ انمیں نہوا ہو اور علک یعنے گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا انمیں استعمال کیا جاوے وہ بھی مغسول ہوں اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کریں اور کسیطرح کا لذع اور کسیقدر حدت باقی نہ رہے اور کھلے پٹھے کے علاج میں اگر کسیقدر قبض ہو اُسکا مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اسکے ہمراہ قوت محللہ بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو سرد چیز اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اُسے پٹھے کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اُس پٹھے میں بہت کم ہے جہاں پر اثران اشیا کا بواسطہ ہو پہنچے۔ بخلاف اُس عصب کے جسپر بلا واسطہ یہ اشیا ہو پہنچ جائیں اور گرد وپیش کی چیزوں کے ذریعہ کو بھی ان مضرات کے پہونچنے میں دخل نہو لیکن اگر ایسے کھلے پٹھے پر برودت پہونچاے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہوئی ہیں کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کے اعصاب خلقت اصلی میں قوی ہوں بے خطر اقراص بولیداس اور اقراص قلقطار اور اقراص اندرون اور اقراص فراسیون ہمراہ سفنج خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہئیں جاڑوں میں تو ہمراہ زیت لطیف کے درگرمیوں میں روغن گل اور کندر اور علک البطم اور بارزد لیکن مقدار میں بہ نسبت کھلے پٹھوں کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے کسی قسم کی جراحت کیوں نہو تدبیر مناسب یہی ہے کہ پہلے دوا لگائیں اور اُسکے اوپر نرم سرشدہ زیت میں ڈبو کر لتہیڑ دیں جسطرح سے کھلا ہوا پٹھا لائق بچاؤ اُسکے یہی ہے کہ دوا میں نرمی کیجاے اور سخت قسم کی دوا اُسپر نہ پہونچے۔ اسی طرح رباطات جو ہڈیوں کے درمیان لگے ہیں لائق بہ حال انکے یہی ہے کہ انپر دوا ایسے قوی کا تحمل کرایا جاے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہیں انکا حال بین بین ہے اسی طرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب میں پہونچے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیوں ہو پٹھہ کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہیں ہے بجز تسکین درد کہ اُسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہے۔ پٹھہ کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہیں ہے بلکہ اگر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اُسی کپڑے پر پونچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف سے جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کر ڈالیں اور سفنج سے بھی اس زخم کو دھونا ضرور نہیں ہے ہاں اگر ترطیب کے ضرر سے اطمینان ہو جاے اسوقت کیا مضائقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پٹھہ کے اوپر پہلے سفنج لگا کر پھر زیت کا استعمال کریں جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ رفق اور کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور جلد پھٹ کر کسی قدر پٹھہ تک ہاتھ کے گزند پہونچا اور ایک طبیب نے اپنا مرہم مجرب جس سے چند زخموں کا التحام اور پورا زخم کا مشاہدہ کرچکا تھا اُسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کے اس مرہم سے درست کرچکا تھا پس اس مرہم کے رکھتے ہی مقام زخم میں ورم پیدا ہوا پھر اُس طبیب نے ادویہ مرخیہ جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت

وغیرہ کا استعمال شروع کیا اس دوا سے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اسکا ہاتھ سڑ گیا اور مر گیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے اگر بوجہ قروح کے نیچے مادہ
ہو بشرطیکہ جلد میں شگاف ہو گیا ہو جسے زیادہ کھول دینا چاہیے ورجو دوا ان قروح کو بالخصوص نافع ہوں کہ ان میں تجفیف بسیار کریں اور
لطافت زیادہ رکھتے ہوں انھیں کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاوے اور اگر جراحت
بطور تمہینہ یزہ وغیرہ کے ہو اور اس میں نخس بھی پیدا ہوا ہو اور ورم نہ ہوا ہو اسیوقت مدد علاج یہی ہے کہ موضعی علاج کریں اور حرارت اور تجفیف
میں قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اس زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کی طرف بآسانی پیوست ہو گئی ہے
واجب ہے کہ تدبیر عصب مجروح کی تلطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو جیسے طعام وغیرہ قسم ضماد
سے تدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہیں ہے خصوصاً اگر جراحت مرض میں ہو کہ اسوقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف ضرور کرنی ہوگی
ہی اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہے کہ بستر خواب اسکا شیر کی کھال ہو اور جراحت اعضا قریب جراحت کے ہوں انکی رعایت
تدہین وغیرہ سے ضرور کرلی چاہیے۔ اسی طرح سر و گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ میں ہو
اسی طرح پیڑو اور کنج ران کی تدہین واجب ہے خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ میں ہو اور اطراف ساق میں واقع ہو اور دوا یہ
جراح عصب اور قروح عصب کے علک البطم نہایت اچھی دوا ہے خصوصاً کی جراحت کے واسطے لڑکوں اور عورتوں خواہ جنکا مزاج
مرطوب ہے اور بشدت رطوبت مزاج کے ان میں موجود ہے ایسے لوگوں کو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا زیت
اسقدر ملائیں جو اسے نرم کردے اور کسیقدر چسپیدگی اجزاے دوا میں پیدا کردے اگر خشک زیادہ ہو اور بدل اس دوا کے راتینج بھی
بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سنگ ہے اور اسکا گوشت زیادہ سخت ہے اسکے علاج میں تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے حل
کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدن کا ہو اور جسقدر لائق سخت رنگ
ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اسکی مقدار بارہواں حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنے اگیارہ جز قیروطی ہو ایک جز یہ دواے قوی اور تازہ
اس قیروطی میں ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا منظور ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ
سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ جسمیں دواے مذکور کی آمیزش کریں۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم میں سواے
فربیون کے اور شیر دار ادویہ مثل بناتیہ بھی شریک کرتے ہیں اسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اور حلتیت اور سکبینج اور جاوشیر بھی مفید ہوتی
ہے۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت میں جیسے بورہ ارمنی اور اسکا کف اور کبریت زیت میں گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ حجر اسیس
اور جو چیز جذاب رطوبات ہو کہ بطرف خارج کے جذب کر لاے اور اسی طرح زاج اور خاکستر جس سے تانبا جلا کرتے ہیں اور اسرنج اور
لصاق ذہب اور کبھی ابتداے جراحت میں سواے خمیر کے اور کچھ اختیار نہیں کرتے ہیں اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہے اور اندر سے بہت
اچھی طرح جذب کرکے باہر کی طرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون بہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہیں
اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شیلم یعنے جنیج جو گیہوں میں برآمد ہوتا ہے اسیکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھ کے پانی میں پکا کر
ضماد کرتے ہیں۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتدا علاج کی کرتے ہیں اسکے بعد مرہم باسلیقون کو اور دوائیں
الیہا سے قوی کرکے خواہ اسی سے اوپر کی دواؤں کو قوی کرکے استعمال کرتے ہیں۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ میں بغرض تجفیف
کے چونا بھی ملا دیتے ہیں۔ لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اسکو دھویا ہو اور خوب گرم اور تیز دھوپ میں

دھو کر خشک کیا ہوا ور جسقدر زیادہ دھوئین گے اسی قدر نفع اُسکا بڑھتا جائیگا منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہی جسکو جالینوس نے
ذکر کیا ہی کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور زفت یعنے رال اور روغن بلسان سے ہو بشرطیکہ ہر ایک ادویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو
روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہی مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہی مین کہتا ہون اسکی وجہ یہ ہی کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل
ہو جاتا ہی اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہی۔ اگر زخم بطور چھیجنے اور گرنے کے پیدا ہوا ہی اور اس مین ورم یا عفونت نہین ہی
اُسوقت مرہم افربیون اور بیخال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہی اُسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے بیخال
کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کے ہوتی رہےگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کی ان تغیرات مین اختیار ہی اور باندھنا زخم
کے گرنے اور چھیجنے کا منھ بند ہونے نہ پائے اور اوپر گوشت ہو منھ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر منھ تنگ ہو بڑھا دیا جائے
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہی بہ نسبت اس زخم کے جو برطوبت پھٹ جانے
کے پیدا ہوا ہی اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہو اسوقت سکنجبین اور آرد کرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا اسوقت
آرد جو کا استعمال لازم ہی اور آرد باقلا اور آرد کرسنہ کو انکو یکجا کرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہو آرد جو آرد کرسنہ اور
آرد باقلا بھی اب خاکستر مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکنجبین ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال سفنج کا بسرکہ خون
کرنا چاہیے اور دوا کو اسی مین بھگو کر گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین بیان اُن اورام کا جو عصب کو
بحالت جراحت عارض ہوتے ہین اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ قاعدہ جراحت عصب کے علاج کا کیا ہی اور اگر اُن مین ورم پیدا ہو
اسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہو چکا ہی لیکن اب ہمکو منظور ہی کہ بہ شرح و بسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے
کتاب قاطاجانس مین لکھا ہی اُسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہی کہ اگر جراحات عصب مین ہون خواہ اعضائے عصب مین ورم فلغمونی
پیدا ہوا اور اُس مین التہاب زیادہ ہو مناسب ہی کہ اسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جن مین سرکہ اور احجار معدنی داخل ہون
اور وہ احجار اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے ہین اور اکثر ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور رہین یعنے کتاب قاطاجانس کے
دوسرے مقالہ مین انھین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہی قلقدیس ایکدرہم اور ربع درہم زاج بوٹے دس درہم توبال نحاس دو
اوقیہ اور اڈہائی درہم قشار کندر ڈیڑہ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ نواد و رطل خشک دوائین ہمیگر سرکہ مین
دس دن تک بھگوئین اور پگھلانے والی چیزونکو پگھلا کے سرد کرین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملا کر ہلائین اور خوب ہلا کر جب سب
اجزا یکذات ہو جائین اوتارلین عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو ٹپکائین اور جسوقت یہ دوا زخم کو
اُسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کرکے گرم گرم رکھین بشرطیکہ اسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت
نہو اسلیے کہ پٹھے کے حق مین خصوصا جو پٹھہ مجروح اور علیل ہو برودت سے بڑھکر کوئی چیز مضر نہین ہی۔ پھر اگر کسی حال مین ایسے
اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اُس مین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہی کہ لیپ کو پکا کر استعمال کرین اور
آٹا اُس مین شہد کا داخل کرین اور اگر آرد کرسنہ میسر نہو آرد باقلا اُسکی جگہ داخل کرین خواہ آرد جو کو ملائین پٹھہ کا کوفتہ ہونا
اور پیچ جانا اور بیکار ہو جانا کوفتہ ہونا سبب کا اگر بدون جراحت کے ہو اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اسکا علاج تسکین وجع سے
کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہو گیا ایسی دواسے جو تسکین کرتی ہی اس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اُسکا

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہی کہ تنطیل کرین اس عضو پر روغن گرم کی اور تو ہم نطول کرتے رہین اور جس روغن سے نطول کرین
چاہیے کہ اس مین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہی اور
اسیطرح جو ضمادات اس عضو کے موافق ہون۔ اور خطمی کا فائدہ عجیب ہی اگر کوٹ کر عصب کو نشتر پر رکھین اور صدف کا گوشت بھی
عجیب النفع ہی اکثر ملبوس مہرات بھی اسکا علاج کرتے ہین۔ پھر اگر ورم پیدا ہوگیا ہی اسکے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہی کہ شیرہ
انگور ہمراہ شراب کے خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار میانہ استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اس عضو کو پہونچائین اور پہلا
صوف اسی دوا مین ڈبو کر خصوصًا صوف زوفا کا اس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم مواضع مفاصل مین پہونچا ہو وہان کے درد کی
تسکین نہایت بہتر ہی اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جن مین قوت تحلیل اور دفع دونون
کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اس مین ضرور ہو کہ مقابلہ ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اسقدر
خیال کرنا ضرور ہی ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو بلکہ سادہ پیشانی
استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے تب خاکستر اور سرکہ اور شراب ایضًا اگر ورم مین طول ہوا ہو دواے قوی کا علاج کرین اور قوت تحلیل کی
دوا مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگائین کہ اس مین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رمادہ سے بنائی جاتی ہی۔ خواہ جو دوا چرک نر
صحرائی سے بنتی ہی۔ اور اگر جلد مین زخم بھی ہو اسوقت ایسی دوا کی حاجت زیادہ ہی جس مین قوت تجفیف اور جمع اجزاے متفرقہ کے
اور استوار کرنا اور ملانا اجزاے کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو اور
زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہو اسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جائین انکا استعمال کرنا لازم ہی اور یہی دوا
یعنے ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہی۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اس مین زیادہ داخل کرنا چاہیے
اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کو بڑھا دین اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اسکی طرف التفات کی کچھ
ضرورت ہی بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جائے گا فقط پٹھہ کا علاج ایسے قسم کا کرو جو انکے ورم کو نافع ہو اور زخم کے علاج کی طرف ہرگز التفات
نہ کرنا چاہیے۔ اس فائدہ کے واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہی۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اس قیروطی سے کرتے ہین جس مین نمک
کی شرکت ہو اور کندر اور صبر کا ضماد بھی دونون حالت مین عمومًا النفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید بھی ہو تو ضرور
ہی کہ دوا کو زفت سے ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہی کہ پٹھہ کے جمیع اقسام وثی مین پانیکا کسی قدر لگاو نہ ہونے
دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ ادہان قویہ کا استعمال کرین جن مین پھول خوشبو اور لطیف اور قابض پڑے ہون اور جسکے مزاج
مین عفونت ہی یا وہ دوائین گرم اور خوشبو جنہین گرم مصالحہ کہتے ہین کہ انکا یہی حال ہی حکم عصب فاسد کا بھی عصب کی نوک
مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہی اور اس فساد کی وجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہی کہ اس نوک کو نکال ڈالین جیسے بازو
کو نکال ڈالنے مین عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا یہ ضرر اکثر چوٹ لگنے سے خواہ گر پڑنے سے پیدا ہوتا ہی اور
اگر زور سے دبائین سن سا معلوم ہوگا۔ علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام سخت کے اور دستبندات کی ہم نے جو
ادویہ مفردہ مین اور قرابادین مین خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی تفصیل بیان کی ہین اور اس مقام پر جسقدر دوائین ہم
ذکر کرتے ہین وہ سب مجرب اور خفیف المؤنت ہین جیسے مقل الیہود بوزن درس درہم کے پانی مین گھول کر خواہ گھول کر استعمال

کرین یا گوندھ کر استعمال کرین مثل اسی کے خطمی کی جڑ پیس کر ضماد کرین یہ بھی بہت خوب ہی اسی طرح بیخ سوسن کو، شراب انگوری مین
بھون کر کے اور اسیطرح انبج اور شورہ اور فربیون اس سب کو دردی زیت کے ہمراہ جمع کرین ایضاً تخم مرو ہمراہ سیفتجہ کے ضماد کرین ایضاً
دافلیون اور اسکے نصف وزن بکری کی مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہی ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب اخلاط
مادہ ہوتے ہین جو ہڈیون مین نفوذ کرتے ہین اور ہڈی کو سڑا دیتے ہین کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے لیکن یہ ہی کہ مادہ
وجع مفاصل کا گوشت مین ہوتا ہی اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان مین پیوست ہو جاتا ہی اور اسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی
فاسد ہو کر سڑ جاتی ہی بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ شوکہ تمام بدن مین تشنج پیدا کرتا ہی بسبب قرحہ کے اور اس قول کی
کچھ اصل نہین ہی علامات فساد استخوان کے جسوقت کسی ہڈی مین فساد عارض ہوتا ہی اسکے اوپر کی ہڈی مین ترہل
اور بودا پن پیدا ہوتا ہی اور سرخی ہو جاتی ہی اور بدبو آنے لگتی ہی اور صدید پیدا ہو جاتی ہی اور نفوذ اس مین باسانی ہونے
لگتا ہی اور اکثر اسکی بندش بھی اسکے فساد پر دلالت کرتی ہی اسطرح پر کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اسکے گرد پھیرین دریافت ہوگا
کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں ہی جو چکنی ہو کہ اس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اس سے کسی قدر چمٹ جاتی ہی اور گویا ایک چیز غیر ثابت سے
معلوم ہوتی ہی کہ دانہ سا پڑ گیا ہی اور متنفس ہو گیا ہی اور کبھی بالکل بودی اور نرم ہو جاتی ہی خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی
نہو اسلیے کہ ابتدا مین بذریعہ سوچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ بیشتر اسی طریق سے اسکا فساد دریافت کیا جاتا ہی کہ اسطور
کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ جھلی اوپر سے الگ ہو گئی ہی اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض
ہوتی ہی خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہی اسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہی اور اسکو کھول دین اسکا رنگ اصلی رنگ سے
متغیر نظر آئیگا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور فساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہی اور فساد عضو اور موت اسکی پہلے سے ہو جاتی ہی
بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہی علاج ہڈی کے فساد کا علاج یہی ہی کہ اسے کھجلائین اور چھیل ڈالین اور جس قدر فاسد ہو چکی
ہی اسکو دور کر دین اور کاٹ ڈالیں اور پراگندہ کر دین ناصور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اسکا خواہ تراشنا اور دور دینا
اسطرح پر کہ مقدار فاسد پوست کا گر پڑے ضرور ہی اور صحیح غیر فاسد باقی رہجاے اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چند دواؤن کے بھی گرائی
جاتی ہی جیسے سر کی ہڈیون کے پوست گرانے مین خواہ اور مقامات کی ہڈیون کی یہی تدبیر ہی اور وہ دوا یہ ہی زراوند ایرسا سوسن
ریشہ برگ جاوشیر فنیک سوختہ توبال نحاس قشور صنوبر ان سب اجزا کو یکجا کر کے استعمال کرین عجیب النفع ہی کہ پوست ہڈی کو
گرا دیتی ہی اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہی - اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کر گیا ہو پھر اسکا
کاٹ ڈالنا ضرور ہی اور اگر حرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور
سوائے قطع اور نشتر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہو سکے اسوقت موضع اور اس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے
جہانتک کاٹنا درکار ہی اور اسکی شناخت اسطرح کرین کہ چاکو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تا اینکہ جہان پر ہڈی گوشت سے ملی
ہو وہان پہونچے بس وہی حد انتہائے فساد کی ہی اور اسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر وہ ہڈی سر یا ان خواہ راس ورک کی خواہ
پشت کی ہو اسکے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہی اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرارت نہین ہو سکتی ہی اور اگر
ہڈی کے فساد سے اس گوشت کا فساد منظور اس امر کا ہو کہ تابع اس گوشت کے فساد کی ہی جہان یہ ہڈی واقع ہی اس گوشت کا

جدا کر دینا پس یہی اُسکا علاج ہی ۔ واجب ہی کہ تبرید عضو صحیح کی جو متصل استخوان فاسد کے ہو انھین طلاؤن سے جو اوپر مذکور ہو چکے
ہین کرتے رہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہی اور اسیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہی اُسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے
صفت نشر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سے اوپر اُٹھائین اسطرح پر کہ ہڈی کے کنارے
ایک دو ڈورا باندھکر اوپر کی طرف سے کھینچین اور ایک ہی کے ذریعہ سے اس عضو کو کھینچین پیچھے کیطرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت
اس عضو مین نہ لگین بعد ازان تراشنا شروع کرین ۔ اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے جسکے پیچھے کوئی پردہ خواہ عضو
شریف ہی جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اُسوقت آری کے ایک جزی وغیرہ ایسی رکھ لین تاکہ دندان اُرہ کو گزند عضو شریف تک
کسی طرح نہ پہونچے ۔ اور اگر گوشت اپنے پوری شکل منہ پر کھلا ہوا ہو تب بھی سب کا سب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام
جوانب سے کھل جاتی ۔ ہڈی پر پھر گوشت نیا نہین اُگتا ہی ۔ اور اگر اجزاے گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون مفصل
سے اُنکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہو گئی ہو پوری نکال ڈالنی چاہیے اور ران کی
سر کی ہڈی اور مہرہ پشت کی ہڈی اگر فاسد ہو جاے اُسکا علاج نہین ہو سکتا ہی بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور پوست
جو قروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہی کہ اُنکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی
اعانت تھوڑی جذب کے ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کر دے اور ہر ترکیب و دوا خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک
نہ کرین اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہو تو ضرور اُسکے کٹنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہی اور جب طبیعت اُسکو
خود بخود بیرون جلد کے متحرک کرے اور جلد تک پہونچا دے اور نکلنا اُسکا شروع ہو اور کسی قدر جدا ہوتی معلوم ہو اُسوقت
گوشت کسی قدر جدا کر دین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کے زخم کا التیام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہی جو
چھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجاے کہ اُنکے بھی ایسی تدبیر ہی اور تاخیر کرنا بقدر کہ خود بخود نکل آئے بہتر ہی بہ نسبت تعجیل اخراج کے
اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالین گے خطر و تشنج کا رہے گا اور نتوا ماقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر
خود بھی چھٹکر نکل آئیگی اُس مین چندان مضرت نہین ہی ۔ ایسی بانتہاز وچیزون کی نکالنے والی دوا کو اسکا استعمال بہ عجلت
ممنوع ہی لیکن اُسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو ۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریا کی مٹی
اور چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سبکو پگھلا کے ایک جز و قیموں اور ایک جز شیر تموع اور نیم حصہ زرادند
ان سب اجزا سے مثل تیر و مٹی کے تیار کرین ۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو دو ماشے ہر اور روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس
کر مرہم درست کرین اور اسی جگہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رہگئی ہی کہ اُسکے رکھنے سے نکل آتی ہی اور بہت جلد باہر
آجاتی ہی ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اُسکا ہی اُسے ہم آیندہ سطرون مین لکھین گے اور دوا کے
ذریعہ سے جو علاج ہی اُسے ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کے واسطے مفید ہی طلا جو ہڈی
کے ٹوٹنے اور بیکار ہو جانے کو مفید ہو مناث یعنے پنیر کی مونگ نقشہ برد اسردس جز صبر خطمی سپیدہ اقاقیا ہر واحد پانچ جز
گل ارمنی بیس درہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر ورم گرم ہو ایضاً برگ طرفا یعنے جھاؤ کی پتی اور برگ سرو
برگ آس برگ بید سب نادی اور ہری ہون اور سبکو کوٹ کر عرق نچوڑین اور مشک اور ورد اور بلس نرجس لوہر

اور با قلیون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اور قوفل براده چوب طرفا خطمی مونگ اقاقیا اکلیل الملک مرزنجوش اور ورد مین زیادہ کرین اور اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور سرد کو اضافہ کرین۔ اگر ہمراہ کسر اور وثی کے ورم حار ہو یہ دوا ہی مونگ بیس درہم مناث جلنار تخم خطمی بیس بیس درہم اور ضماد کرین کہ زیادہ قوی ہی منجملہ اور بہت دلیسے رقیق مین برگ آس اور لاذن اور مسک زعفران اور طین ارمنی ہی ایضاً وثی اور رض دونون کے واسطے جید ہی اور دہن بینے مستی کو بھی مفید ہی اور کسر اور وثی کو نافع ہی اور خلع کیفیت ہڈی اور تر جانے کو مفید ہی مناث ماش اقاقیا خطمی گل ارمنی مسر آب آس کے ذریعہ سے طلا کرین فن پانچوان جبر کے بیان مین اور اُس مین تین مقالے ہین مقالہ پہلا خلع کا بیان بیان عام خلع کا خلع کے معنے یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جائے ان چیزون سے جو ہڈی کے قریب اور گرداگرد کی چیزین ہین اور نکلنا اُس ہڈی کا پورا ہو یعنے کسیقدر اپنے اصلی موضع اور وضع کی ربائی نرہے اور اگر تمام وکمال نہ نکلے گی اُسے زوال منفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کی طرف اور بذریعہ حس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وثی رکھتے ہین اور وثی کے معنے بیکار ہو جانے کے ہین اور اگر فقط ابتدا ہوا اور ہڈی نکل نہ آئی ہو لیکن اُسکے گرد کی چیزین کوفتہ ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہو اُسکا نام وہن اور وہن قسم مین وثی کے داخل نہین ہی۔ کبھی منفصل مین ایک تیسرے قسم کی بات پیدا ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ طول اُسکا زیادہ ہو جاتا ہی اور ابھی تک انخلاع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہی لیکن اُسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہی اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہی بعض آدمی براہ خلقت کے خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑھے انکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اتھلے ہوتے ہین اور گرفت جوڑونکی بخوبی انکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقمے یعنے جوڑون کے پاس کے غدد اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے جوڑ کے بنا ہی وہ بخوبی اندر نہین جا سکتے اور نہ گنجائش اُنکو جانے کی ملتی ہی اسیطرح رباط وغیرہ کی بندش اُنکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی مین ضعف اور ناہموار ہوتی ہی اور باریک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہی اُنھین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ بطریقہ گرا کرتے ہین اور نوکین گرہون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور رکز در ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہونے اور گرفت کا ہی وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوتر جانے کی مفاصل مین اُنکے جوڑون مین نہین ہوتے ہین اسی وجہ سے اکثر اُسکے جوڑ اوتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنے اصلی خلقت مین حال تین طرح پر ہی ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اُنکا انخلاع اور اوتر جانا آسان ہوتا ہی دوسری قسم مفاصل کی اُسکے برعکس ہوتی ہی کہ اُنکا اوتر نا بہت دشوار ہوتا ہی اور تیسری قسم درمیانی ہی جو مفاصل باسانی اوتر جاتے ہین اُنکی مثال ایسی ہی جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسی وجہ سے زانو کا مفصل ملتا اُتر جاتا ہی اور یہی سبب سے معین فلکہ کا ہی اور جسطرح سے یہ جوڑ باسانی اوتر جاتا ہی پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی آتا ہی اسلیے کہ باسانی اپنی جگہ پر آ جانا شل باسانی اوتر جانے کے ہی یعنے جو شئی ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی باسانی قبول کرے گی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سبب کے واپس آنے مین پڑے گی اتنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جانے مین ہوتی ہی منفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہی اور جو لوگ فربہ اور رطیار ہین اُنکے مونڈھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہین ہوتا ہی جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اُنکی مثال ایسی ہی جیسے انگلیون کے جوڑ کہ یہ اوترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور اسیطرح مفصل مرفق کا حال ہو اور یہی وجہ ہو کہ بعد اوترنے کے پھر انکا اصلی حالت پر آجا
نا نہایت دشوار ہوتا ہو۔ جو مفاصل انخلاع اور اتر جانے مین متوسط ہین اُنکی مثال ایسی ہو جیسے مفصل ورک۔ کبھی جو مفصل
آسانی سے نہین اوترتا ہو کسی امر خارج کی وجہ سے اُس مین یہ بات پیدا ہوتی ہو کہ بآسانی اتر جاتا ہو اور درست بھی آسانی سے ہو جاتا ہو
جسطرح حق الورک یعنے ڈھکنے ورک کی رطوبت زائدہ سے بھر جاتی ہو اور اسیوجہ سے اسکا اتر جانا آسان ہو جاتا ہو اور پھر چڑھ جانا بھی
اسکا آسان ہوتا ہو۔ اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہو جاتا ہو کہ ہر وقت اُسکا ورک کا اوترنا اور چڑھنا رہتا ہو اور تھوڑی
سی حرکت خواہ دوڑنے سے یہی کیفیت اسپر طاری ہوتی ہو اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہو کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ
کیفیت زائل ہو جاتی ہو۔ بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہو جس مین کوسنے چھٹے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اُسکے سرے منقلع
ہو جائین اور ایسے خلع کے بعد منفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہو اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہو اُسکے بعد
راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گٹھون مین کعبین کے نزدیک اوتر جانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہو کہ اترنے کے بعد
اصلیت پر عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر ہو سکے علامات خلع کلی کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوتر جاوے اُس جگہ پستی اور گڑھا سا پایا
ہو اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہو جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر مین یہ بات نمودار ہوتی ہو خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت
نظر آتی ہو اور اس سبب سے زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہو اور قیاس اور مقابلہ درست طرح پر ہوتا ہو
کہ جو مفصل اُسکے مقابل ہو لے اور اس اترے ہوئے کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی
جوڑ کی حرکت موقوف ہو جاوے اور حرکت نہ کر سکے اسوقت ضرور تعین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہو جیسے اگر پوری حرکت جس بات
مین جیسے ہمیشہ کرتا ہو اسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال
اور اوتر جانے کا مرض نہین علامات میل یعنے جھک جانے کے علامات وہ یہ ہو کہ تقعیر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری
جانب مین نظر آوے اور حس لامسہ سے جو بلندی انہوار مثل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات
بھی عضو مائل سے صادر ہو سکین مفصل کا طول زیادہ ہو جانا بدون خلع کے اُسکی علامت یہ ہو کہ عضو منفصل لٹکا ہوا
معلوم ہو جب اُسی مقام طبعی کی طرف دبائین بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جاوے پھر جب دباؤ کے زور کو برطرف کرین
اسی طرح نادرست ہو جاوے اور جو شکل بالغرض حاصل ہوئی وہی پھر پلٹ آوے اور ایک گڑھا سا پیدا ہو جاوے کبھی اس مین انگلی
سما جاتی ہو جہان گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہو علاج میل اور خلع کا خلع کبھی مفرد ہوتا ہو اور کبھی
اسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہو مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے۔ اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہو اسوقت خیال کرو
کہ خلع اتنا خفیف ہو کہ تھوڑے سے دبانے سے اترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کی طرف پلٹ جاتا ہو اور قرحہ وغیرہ مین درد
وجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہو اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ ورم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہو اسوقت خلع کی
درستی پہلے سے کر لینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہو کہ پہلے علاج قرحہ
زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصًا اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جو بڑے بڑے جوڑ ہین اُن مین یہ مرض
لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہو خصوصًا اگر ایسے امفا

کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضاے شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہی اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون - انحصار تدبیر ایسے وقت
اسی مین ہی کہ تجربہ کرین اگر آرام آسان ہو یا اُس سے درد وغیرہ کا ہیجان ہوتا ہو اور یہ دشواری رد کرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور درستی
خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہی پھر اصلاح خلع کے اولاً درپے نہ ہونگے اور اگر تم نہ
کرسکین البطال رطب کا بشرطیکہ موجع ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر بآسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھ ہی اسکے کرینگے اور ترمکا
بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھی عارض ہون اور کشش ایک ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرین
عالم صناعت سے حکایت کی ہی کہ ایک پتھر کسی مرد کے منکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا
ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا ہو تر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جری اور بیباک
زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کے گوشت اور جلد وغیرہ اسی طرح ہموار رکھکر اور ملا کر بندش کر دے اسوقت تو کچھ معلوم نہوا
آخر اسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین سڑاہندہ پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اسکے قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت اسکی
سبز ہو گئی اُس جاہل بے تمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہونچے اسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور
مقام ماؤف کو زیت کہنہ سے داغ دینا چاہیے تھا - اسی طرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلین اُسکے بعد درستی خلع کی
کرین - اگر خلع منفرد اور شارع یعنے کھلا ہوا ہو اسکی تدبیر یہ ہی کہ جس طرف اوتر گیا ہی اور جدھر سے زائل ہوا ہی اُسکے برعکس دوسری جانب
کھینچین تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے آجاے بعد ازان اس مقام تک پھیرین جہاں سے نکل گیا ہی پس اسی تدبیر سے چڑھ
جائیگا اور اصلی حالت پر عود کرے گا اکثر چڑھ جانیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہی اسکو بھی دلالت ہوتی ہی اور جب چڑھ جائے
پھر بندش رباط سے کرین اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہی خواہ ورم کے پیدا ہونے پر معین ہوتی ہی اور
احتیاج منع ورم عنیف اور درشت کی زیادہ ہی اسلیے کہ درستی اتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی
صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کے ممکن نہین ہی - خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لیجانا مکروہ اور ناپسند
اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہی اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہی بلکہ جو کپڑا اُسکی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہی کہ قیروطی سرد سے
تر کیا ہوا ہو خواہ شراب تازہ سے بھگویا ہو - علاوہ یہ ہی کہ بقراط کی وصیت مین یہ امر ہی کہ اوترے ہوئے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا
تین دن خواہ چار دن تک جائز نہین ہی مگر چند اعضا مین کہ انھین مستثنیٰ کرتا ہی مثل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہی یعنے اُس مین بھی
تاخیر اسقدر درکار ہی اُسکے بعد پھوڑی کی بندش کرنی چاہیے - جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اوتر جاتا ہو اور جب اوسے
چڑھائین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اوتر جاے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہی ضرور ہی کہ داغ لگانے کی تدبیر
کرین - اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجاے اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا
استعمال کرین جو ملین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہی - اور بہتر یہی ہی کہ بندش پر نطول ضرور کرین اور رعشہ
کے علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے - غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو توی
ہو اور یہ وہی دوا ہی جو مفصل کو قوی کرتی ہی اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرنا واجب ہی اسی صورت پر بوجہ
تقویت کے کر دیتی ہی علاج طول مفصل کا واجب ہی کہ استخوان مسترخی کو اندر کی طرف پھیرین اور جس جگہ سے مسترخی

ہوکر طولانی ہوگئی ہو اسی طرف پھیر لیجائیں اور ایسی دواؤں سے ضماد کریں جن میں قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور
اقاقیا وغیرہ کو ملا کر استعمال کریں کہ ان میں کسی قدر چندبید ستر اور قسط اور اشنہ بھی شامل ہو ایضاً جوز السرو اور مُقل پر اقتصار کریں اسطرح اُن
ادویہ جو ضماد عنق میں پڑتی ہیں بعد اسکے بندش ایسی کریں جیسے سر کی بندش ہوتی ہو جبڑہ کا اوتر جانا کبھی نیچے کا جبڑہ اپنے رنبہ سے
اوتر جاتا ہو اسوقت منھ کھلا ہوا رہجاتا ہو اور اگرچہ یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہو اور اکثر شاذ ونادر واقع بھی ہوتی ہو پوری
واقع نہیں ہوتی ہو لیکن اوتر جاتے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہو بخلاف اس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہو اور
نیچے کا جبڑا اوتر جانے کے بعد اوپر کے جبڑے سے بدشواری ملتا ہو پھر بھی جو حرکت جبڑے کی بوجہ اُن عضلات کے ہو جو پیچھے سے
جبڑے میں آئے ہیں وہ حرکت معدوم نہیں ہوتی اور کبھی جبڑا ایک ہی طرف سے اوتر جاتا ہو اُسوقت اسکی شکل اور ہیئت اسپر
دلالت کرتی ہو یا جھکاو جبڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہو **علاج** سب قسم کا ایک ہو یعنے اُسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیر لانا چاہیے
ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے میں ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہو کہ پھر اپنی شکل کی طرف بدشواری عود کریگا
اگر بآسانی اپنی شکل کی طرف واپس آجاوے بہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور ٹلتے جائیں اور پوری تدبیر نہ کریں سخت ہو جائیگا اور ورم بھی پیدا
ہوگا اور عضلات کھچ جائیں گے اور حمیات لازم اور صداع متحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض مثل حادثہ
ہوتے ہیں اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہو کہ دسویں روز موت واقع ہوتی ہو اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہو
اور محض فضول صفراوی دستوں میں دفع ہوتے ہیں اور قے صفراوی بھی عارض ہوتی ہو اسیواسطے علاج میں مبادرت چاہیے
اسکے چڑھانے کے تدبیر یہ ہو کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اسکے منھ میں ڈالے اور
مریض سے کہے کہ وہ اپنے جبڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہ بہت سے عضلات واقع ہیں
کہ اگرچہ جبڑا اوتر گیا ہو جب بھی اُن میں تعرض بہ شدت باقی رہتا ہو بہرحال جب سب طرف سے جبڑے کو مریض ڈھیلا کردے چاہیے کہ اسکے
موتھ کو داہنے بائیں حرکت دیں پھر دفعتہً اسکے منھ کو کھینچیں بعد ازاں جبڑے کو اصلی ٹھکانے پر کردیں یہ جبڑا جس مقام سے جدا ہو گیا ہو
اور اوتر گیا ہو اس مقام پر دوبارہ پیچھے کی طرف سے داخل ہوتا ہو لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ ہر وقت درستکر
کے ایسی طرح اُسے اونچا کرے کہ جب ہلانے لگیں پیچھے کی طرف اگر بیٹھ جاوے جبڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور
شناخت یہ ہو کہ رباعیات یعنے چار دانت جس میں چار چار جوڑ نظر آتے ہیں وہ برابر اور سیدھے ہو جائیں اور منھ بھی سیدھا ہو کر بند ہو جاوے
اسکے بعد پٹی سے بندش کردیں اور قیروطی موم اور روغن گل لگائیں پھر بہت جلد درست ہو جاوے گا اگر بحسب اتفاق جلد اسکے چڑھانے
کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہو جاوے اب اسوقت واجب ہو کہ پہلے اسکے نرم کرنے کی تدبیر کریں اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم اور
روغن سے نطول حمام میں کریں اور نطول بھی بہت زیادہ کریں تاآنکہ نرمی پیدا ہو جاوے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور
جبڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہو کر چڑھ جاوے اور استوار ہو جاوے اور اسکے بعد مریض کو چت لٹائیں کسی ایسے بچھونے پر
جو نرم روئی سے بھرا ہوا اور کوئی آدمی اسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پاوے کہ ہلنے سے پھر وہی خرابی پیدا ہوگی اور
یہ تدبیر اسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہو جاوے اور کسی طرح کا نقصان اور فتور
باقی نہ رہے **چنبر گردن کے اوتر جانے بیان** اسی حکیم نے کہا ہو کہ ترقوہ اندر کی طرف سے جدا نہیں

ہو سکتا ہی اسلیے کہ سینہ سے متصل ہی اور اُس سے جدا نہین ہی اور یہی وجہ ہی کہ اس طرف اُسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہی اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جو کھم پہونچے اور نا درست ہو جاے اسکی درستی ہو سکتی ہی اور وہی علاج اسکا کرنا چاہیے جو بر وقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہی ہان وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہی اور اُس سے جدا بھی ہوتا ہی وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہی اسلیے کہ جو عضلہ کہ اُسکے دوسرے ہین اسکو اتر جانے سے منع کرتا ہی اور راس کتف بھی اُسے اوترنے سے منع کرتا ہی۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہی اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہی تاکہ سینہ مین تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہو جاے اور اسی واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نکیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ شگافتہ ہونے کے اور خواہ اور کسی طرح سے پھر اُسے درست اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہو جاتی ہی خواہ گدی اور پٹی سے بندش کر کے درست کرتے ہین اور جیسے بندش اُسکے واسطے لائق ہی اُسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج طرف منکب کے بھی لائق ہی اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرح سے اپنے اصلی موضع کی طرف پھیر لایا جاتا ہی جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہی وہ ایک ہڈی غضروفی ہی کہ دُبلے بدن مین موٹی ہوتی ہی اور جب وہ ہٹ جاتی ہی تا نجربہ کار کو گمان ہوتا ہی کہ سر بازو کا جدا ہو گیا اور اپنی جگہ سے الگ ہو گیا اسلیے کہ سر شانہ کا اسوقت بہت باریک نظر آتا ہی اور جس جگہ سے انتقال اُسکا واقع ہوتا ہی وہان گہرا سا نظر آتا ہی مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے منجملہ علامات کے ایک علامت یہ بھی ہی کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہی اور اسیطرح منکب کا بھی حال ہی

مناکب کے اوتر جانے کا بیان

کبھی مونڈھا اوتر جاتا ہی اور شانے کے اوترنے مین البتہ کسی قدر شک ہی اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہی کہ شانہ اوتر جاے ہان کبھی بعض منکب کو یہ بات عارض ہوتی ہی کہ بسہولت اوتر جاتے ہین اسلیے کہ نقرہ اور مغاک ان بعض کا زیادہ گہرا نہین ہی اور رباط اُنکے غیر موثق ہین بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوے ہین اور ایسی خلقت نرم اُنکی فقط بغرض آسانی حرکت کے ہوئی ہی اور اس عضلہ کا اوتر جانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہی فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہی اور اسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہی اسلیے کہ اوپر کی طرف اُس مین انخلاع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ بلندی بازو منکب کی اُسے مانع ہوتی ہی اور نہ پیچھے کی طرف خلع عارض ہوتا ہی اسلیے کہ ادھر کتف شانہ اُسے روکتا ہی اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دوسرے والا آگے کی طرف سے اُسے مانع ہوتا ہی اسی طرح سے جیسے راس منکب مانع ہی ہان یہ عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہی اور تھوڑا سا زوال اُسکو عارض ہوتا ہی اور جانب اسفل مین خروج کثیر خصوصًا جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہین کہ ان لوگون کے عضد مین خلع بھی بآسانی پیدا ہوتا ہی اور اپنی جگہ پر عود بھی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہی اور موٹے آدمیون مین دونون باتین دشوار ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بر وقت ولادت کے یعنے جو ولادت دشواری سے ہوتی ہی جیسے کہ معلوم ہی خواہ بر وقت چاک کرنے جنین کے اور جھٹ پٹ درست نکیا جاے تو بعد اس صدمہ کے نشو و نما اس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور رقیق باقی رہجاتا ہی اگرچہ اصلاح بھی اسکی کر دین اور کبھی بعض لوگون مین قبول اصلاح بھی نہین کرتا ہی بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہی اور عضد اور ساعد دونون باریک رہجاتے ہین اور اکثر لوگون کے بدن مین قبول اصلاح کر لیتا ہی اور اچھا خوشنما ہو جاتا ہی لیکن ہر ایک صورت کوتاہ اور مشابہ قائمہ ابن العرس یعنے نیولہ کے ہوتا ہی ران کی یہ کیفیت ہی کہ سب طرح کے مرض مین خالی از نقصان نہین ہوتی ہی اور جس وقت عضد مین

بجانب عرض کے نکس پیدا ہو اسکے بعد درست کیا جاے پھر بطرف خلقت اصلی کے رد کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا علامت
عضد کے اوتر جانے کی یہ ہی کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہی اور تجویف بھر جاتی ہی اور ایک
گہرا سا واقع ہوتا ہی۔ سلاوہ یہ ہی کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہین ہی بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے
اس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اور دوسرا کنارہ منکب کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہی بشرطیکہ اس کنارہ کو زوال کی
طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑی اسکے سرے پر ہی اُسے صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب بعد
علاج کے اس صدمہ مین سکون پیدا ہوتا ہی پس گمان کیا جاتا ہی کہ اب کچھ خوف باقی نہین رہا اور جو عضد اوتر گیا ہی اسکا
سر البطور گرہ کے بلند ہو جاتا ہی بطرف ربط کے اور عضد کا الصاق بھی خوب نہین ہوتا ہی اور اسکا پہلو بھی ٹھیک نہین بیٹھتا ہی سبب
کہ صحیح اور درست ہاتھ مین الصاق پیدا ہوتا ہی اور نہ اُسکے قریب ہوتا ہی بدون گردن کے سہارے اور بدون یہ جمع شدید
کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کی طرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اُسے میسر نہین ہوتی اور اسی طرح اور
قسم کی حرکات بھی ہم اُسکی واسطے تجویز کر کے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے این یہ سب علامتین کبھی بوجہ دُبلے پن یعنے بیکار ہونے
اور ورم کے یا بوجہ گھلجانے کے بھی پیدا ہوتی ہین علاج لڑکون کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ انکا علاج آسان
ہی فقط ہاتھ سے کھینچکر اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا چاہیے بلکہ اس مقام کی گرفت کر کے خواہ انکے
قریب پکڑ کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کی طرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعض اطفال
کے لیے ضرورت ہوتی ہی کہ راس عضد کو بیچ کی انگلی سے برابر کر کے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسی طرح سے درست
ہو جاتا ہی اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید اُن مین پیدا ہوتا ہی عمدہ طریقہ اُنکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہی کہ درست کرنے
والا اپنا پاؤن بغل مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے ٹھہرے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرہ کے جسپر تیل لگا ہوا نرم
کیا ہوا مثل روئی وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اسے اپنی طرف اس طرح کھینچے کر گویا اُسے
اوکھاڑنا چاہتا ہی کہ شانے پرے اوکھڑ جاے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر وار جھکاے جہان پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہی یہ طریقہ سب طریقون سے
اصوب اور عمدہ ہی۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو بہ نسبت علیل کے قد آور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو اپنا مونڈھا علیل کے بغل کے نیچے
رکھکر اُسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھانے اسطرح پر کہ اُسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور راے لٹکا کے رہے
مگر اُسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہی اگر علیل کا بدن سبک اور ہلکا بہ نسبت اُس اٹھانے والے کے بدن کے ہی اُسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ
اور ثقل اُسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اُسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہے گا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے
قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہین اور اسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کھال وغیرہ لپیٹ دیتے اور اسی جگہ جو ان
کے مونڈھے سے نرم اور گول بن جاتی ہی علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہین اسوقت مجبر یعنے جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو
دوسری طرف سے کھینچتا ہی اور پاؤن کو ٹیک لگاتا ہی اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہی اور جب عضد کا چڑھنا
دشوار ہو خواہ اوترے ہوے زمانہ دراز ہو چکا ہو اسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہی اور پہلے نطول اور استحمام وغیرہ کیے بعد
تجویز کر کے ایک ڈنڈا مثل پھاوڑہ کے بناتے ہین جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہی اور اسکے سرے پر گول گولا

جاتے ہیں اس شکل پر اور آسان یہ ہی کہ یہ گول مونھ کپڑوں وغیرہ سے بنائیں کہ اس میں نرمی بھی ہوگی اور اسی آلہ کے ذریعہ سے اور اس گول شی کو نیچے بغل کے رکھکر اس اوتر ے ہڈے کو چڑھاتے ہیں جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہر ادہ کو پکڑ کے اُسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اُسے اوپر کی طرف کھینچتا ہوا خواہ دو آدمی مجبر یعنے درست کرنے والے کے زور سے مقاومت کریں یہانتکہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک اور آدمی اسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعۃً اٹھکر گر نہ پڑے خواہ اس دوسرے مونڈھے کو مجبر یعنے درست کرنے والا اونچا کرنے اسطرح پر کہ اسکے ہاتھ کو بطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کر دے خواہ دوہرا کر کے اوکھاڑ ڈالے اور اندر کی طرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اُسوقت عضد یعنے جوڑ کن جائیگا پھر اسوقت اُسی گول مونھ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپاں کرے اور اوپر کی طرف اُسے دبایا ہو یعنے راس عضد کیطرف یہ بھی واجب ہی کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کی طرف نعوذ ورنہ عضد کے ٹوٹ جانے کا خوف ہی پھر بعد جبر اور درستی کے اُسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہیں ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی سلم کے ذریعے تدبیر کرتے ہیں اور سلم کی صورت یہ ہی کہ راس عضد کو عتبہ السلم یعنے چوکھٹ پر رکھتے ہیں اور اس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم کر لیتے ہیں اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اسکی صورت ایسی درست کر لیتے ہیں جو قابل کام کے ہو جائے اور آدمی دوسری جانب سے اس سے لٹکتا ہی اور ہاتھ اپنا دراز کر کے راس عضد کو اپنے خاص موضع میں داخل کرنا ہی لیکن واجب ہی کہ لٹکنا اور عتبہ یعنے سوراخ بازو کی سلم یعنے چوکھٹ کے بازو کا سوراخ قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جائے اور کبھی بدلہ عتبہ اور کہ کر دیکے ایک رسی جو یہی کام دے تجویز کرتے ہیں اور اسی مقام خاص سے اُسکا بھی استعمال کرتے ہیں اور اس مقام سے اوتر کے دوسری جگہ سے علاقہ نہیں رکھتے ہیں کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہی اور کبھی اور وجوہ سے بھی اُسکی درستی کیجاتی ہی لیکن ان طریقوں میں تعب اور مشقت زیادہ ہو اُنھیں طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہیں ہی جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہی جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جائے اور اچھی طرح بیٹھ جائے اسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہی کہ گولا مذکور مونڈھے کے ہمراہ باندھیں اور چوڑی چوڑی پٹیاں ایسی باندھیں جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہو جائے اور واجب ہی کہ ایک چوڑی پٹی خواہ وہی جو لپٹی ہوئی ہی خواہ دوسری وار پار کر کے دوسرے شانہ تک لیجائیں اور خوب سخت اور کھچی ہوئی رکھیں اور اُسکی سختی خواہ گرہ اس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہی بعد ازاں عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کی طرف کس دیں اور جکڑ بند کریں اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کی طرف بجانب گردن کے خوب کھینچکر باندھیں اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولیں اور غذائے مریض کی وہی تجویز کریں جو بیان ہو چکی ہی اگر باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو باستواری گرفت نہ کر سکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان اوپر ہو چکا ہی کہ ناممکن ہی اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہیں چھوٹی ہڈی کا مونڈھے سے اوتر جانا کبھی وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب پر ہی اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہی پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہی جیسے خلع میں اس طرح کی تفسیح پیدا ہوتی ہی علاج اسکا یہ ہی بقدر کھینچے ٹوٹنے ہوئے کے اسے کھینچنا نہ چاہیے مگر تنگ کر کے اور انگلیوں سے مضبوط پکڑ کے اپنی جگہ پر اسے لانا چاہیے اور جس طرح سے ترقوہ یعنے چنبر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہی اسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہی اسلیے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہہ پر پھیر لاتی ہی اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہی یہ نہین کہ
ہڈی خود بخود اپنی جگہہ پر نہین آتی ہی بلکہ بندش کے زور سے اپنی جگہہ پر عود کرتی ہی اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ خوف نکرنا چاہیے
کہ ترقوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہی مرفق کا اوتر جانا یہ جوڑ ایسا ہی کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہی اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا
اور چڑھنا بھی مشکل ہی اسلیے کہ اُسکے رباطات کی شدت ہی اور چھوٹے چھوٹے رباطات اُسکے گرد واقع ہوے ہین اور لقمہ دینے
گڑھا جو اُس مین ہی وہ اسکے زوال اور عود کا معاونہ کرتا ہی اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہی اور کبھی انخلاع تام پیدا ہوتا ہی
مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہی اور جب یہ اوتر جاتا ہی اسکے اوترنے پر ایک جانب محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہو جانا دوسری
جانب کا دلالت کرتا ہی بہت برا ہی اوترنا ہی جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہی اور اکثر جو پہونچا اوترتا
ہی وہ زند اسفل مین سے پہونچا ہی اور یہ اوترنا بہت ہی بد قوارہ اور بدشکل ہوتا ہی اسلیے کہ اسے تردد اور لٹکنا پیشتر زیادہ عارض ہوتا ہی
اور اوپر کا زند کمتر اُسے خلع عارض ہوتا ہی اور اگر ہوتا ہی او نادر ہی اور بد قطع نہین ہوتا ہی اسلیے کہ اُسے اتصال کف دست سے زیادہ ہی
اور حرکت اُسکی بعید ہی اور یہ بھی غیر ممکن ہی کہ زند اعلی خواہ اسفل اوتر جاے اور بہ نسبت پہلے کے اسے دوری اپنے مقابل کے
زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہو جائیگا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کے اوپر کے زند سے دور ہو جائیگا
علاج گٹے کی خلع کا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہہ بہت جلد عارض ہوتا ہی اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج
دشوار ہو جاتا ہی اور اگر بعد ورم بغرض چڑھانے اور درست کرنے کے کھینچین اذیت پیدا ہوتی ہی اور نوبت بہلاکت پہونچتی ہی اور پھر درست
بیٹھ نہین سکتا ہی جب تک ورم موجود ہی کبھی اپنی جگہہ اصلی پر عود نہین کرتا ہی اگر گٹا تھوڑا سا ہٹ جاے اُسکے درست کرنے کو ادنےٰ سا
زور کر کے دبانا اور ہتھیلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہی اور اگر بالکل اوکھڑ جاے اسکی دو صورتین ہین یا تو آگے کی طرف ہٹ جاے گا یا پیچھے
اور ہی اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑ جاے اُسکی دوسری تدبیر ہی جو گٹہ آگے کی طرف اوتر گیا ہو اسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہی کہ اسکے سامنے
وندش پر جونکین لگائین تمیز مزاد گوشت وغیرہ سے خوب ضرب پہونچے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب اونچا کرین اور اوپر کو اٹھائین یا مددگار
ہاتھ سے اٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنے جگہہ مین درست بیٹھ جائیگا اور اگر گٹا پیچھے کی طرف اوتر جاے اسکی تدبیر یہ ہی کہ پہلے
خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کی طرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر ہو اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور
ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اثر اس روغن کا اندر تک
پہونچ جاتا ہی اور ہڈیون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہو جاتی ہی گٹہ درست بیٹھ جاتا ہی اور اگرچہ یہ روغن خارج سے
مستعمل ہی لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخاے لطیف کا فائدہ دیتی ہی اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہی اور جب گٹا درست
اپنی جگہہ پر بیٹھ جاے لازم ہی کہ بندش اس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جو کہنی مین ایک زاویہ
پیدا کرے اور وقت بوقت اس کے ڈورے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جاے مفصل رسغ کا
اوتر جانا رسغ مقام باریک جو جسم پر حیوانات کے ہی خواہ مقام جو ہاتھ اور پاؤن کے جوڑ پر ہی اُنکا بعد خلع کے
اپنی جگہہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہین ہی مگر بٹھانے کے بعد انکا ٹھہرنا دشوار ہی اسلیے کہ اگر ایک
عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین باسانی آجاتا ہی مگر اُسکا داخل ہونا دوسرے مین خیلے دشوار ہی اور دشواری

کی وجہ یہ ہی کہ قریب جوڑ جیسا وہ واقع ہین اُن مین بعد زوال اور خلع رسغ کے ورم پیدا ہو جاتا ہی اور ورم کی وجہ سے بخوبی اُتر آنا ایک ہڈی کا دوسری مین ہوتا ہی اور جگہ رُک جاتی ہی ۔ طریقہ کھینچنے کا یہ ہی کہ ایک آدمی کف کو پیچھے کی طرف کھینچے اور بٹھانے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف مین اُس کشش کے کھینچے یعنے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اُنگلی کو اُسی طرح کھینچے اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جاوے اسی طور سے کھینچتے کھینچتے درست ہو جاوے گا بعد اُسکے ضماد مناسب کر کے بندش کر دے **اُنگلیون کا اوتر جانا اور اُسکے علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوتر جاتی ہی طرف باطن کف کی جھکتی ہی اور اُسی جگہ اندر دار ایک بلندی سے پیدا ہوتی ہی اور بطرف مخالف یعنے پشت دست کے گڑھا سا پڑ جاتا ہی اسیطرح رسغ کی ہڈیون کا حال ہر وقت اوتر جانے کے **علاج** اُنگلی بعد اوتر جانے کے پھر اپنی جگہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہی اور واجب نہین ہی کہ برابر کھینچے رہین اور بٹھایا کرین بلکہ چاہیے اسکو پکڑ کے اور دبا کر اونچا کر کے اسی ہاتھ سے جو اُسکی جڑ کے نیچے اسی جگہ پر ہی جہان سے گرفت کیا ہی اوپر اور ایکطرف اس طرح اُٹھائین جیسے اُنگلیون کو اُدکھارنا منظور ہی اسی ترکیب کے وقت اُتری ہوئی اپنی جگہ پر درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اُس آواز سے شناخت اُسکی درست بیٹھنے کی کیجاویگی **انفکاک رسغ کی ہڈیون کا** واجب ہی کہ جہان تک ممکن ہی اُنکی درست کرنے کی تدبیر کرین اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اُسکے خلاف جہت مین درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہین اوپر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کر کے چھوڑ دین اور سیسہ کا لنگر جس سے جوانکی سستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر اُن ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے پہلے واجب ہی کہ ضماد مقوی سے لیپ کرین جیساکہ اُسکا فائدہ اوپر کے ابحاث مین بخوبی بیان ہو چکا ہی اور کسی قسم کی حرکت نہ پہنچاین **مُہرہ گردن کا اوتر جانا** اور ٹل جانا فقرہ پشت اور گردن کے اگر بالکل اوتر جائین پھر ہلاکت مریض مین کچھ شبہ باقی نہین رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جائین مگر اپنی جگہ سے زائل اور دور ہو جائین اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتے ہین وجہ یہ ہی کہ نخاع مین اُنکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہی اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اول گردن کا خواہ اُسکے متصل کا فقرہ اوتر جاوے سانس کی آمد و رفت بند ہو جاوے گی اور وہ ذی روح فوراً مر جائیگا اسلیے کہ عصب نفس مین اُسوقت تنگی پیدا ہوتی ہی اور اپنا فعل نہین کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اُسکا بھی علاج ممکن نہین ہی اور بہت جلد مہلک ہوتا ہی شاید اگر کسی وجہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا مانع نہو بول و براز بند ہو جائیگا اور اس ضرر سے بھی قتل کریگا پھر اس ضرر کا بھی تحمل ہو جاوے اور نخاع مین زیادہ تنگی پیدا نہ ہو خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہو خواہ ورم ہو مگر کسی قدر سکون ہو جاوے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع مین اور بھی اُس پٹھہ پر جو اُس مقام کے نیچے واقع ہی ضرر پہونچے گی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہو اُسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچے گا لیکن کسی قسم کا ضرر اس سے بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو پٹھہ اسکے نیچے ہی اُس مین ضعف ضرور پیدا ہوگا اور ریہ مین ضعف عارض ہوگا اور متصل مثانہ اور مقعد مین ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کی طرف اس فقرہ کی رد کرکے پھیرنے مین حاجت ہوگی اور ایسی زور سے دھکے لگانے پڑینگے اور اتنا ٹھونکنا درکار ہوگا کہ شاید جوڑ سناسن اور گرہ کے کانٹے اس فقرہ کے جب تک یہ فقرہ اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے اُس سے پہلے ٹوٹ کر بکھر جائینگے اور پھر فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ الٹی

یہ فقرہ اپنی جگہ پر تو پہونچے گا اور اُن ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جاینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اکھڑ جاتا ہی
اور یہ امر عارض ایسا ہی جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوز پشت کے مرض مین اچھی طرح کر دیا ہی اسی مقام سے اُسکی تفصیل دریافت
کر لی چاہیے اور اُسکا حکم تنگی مقعد اور دشواری رد کر نیکا ویسا ہی ہی جیسا اُس مقام پر مذکور ہو چکا علامت فقرات کے
خلع کی یہ ہی کہ یا تو جو فقرہ اکھڑ جاتا ہی اُس جگہ کسی قدر بلندی ظاہر ہوتی ہی خواہ تصفیح یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہی اور ایسا
معلوم ہوتا ہی جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہی اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہی مگر فقرہ کے اُتر جانے مین خوف ہلاک کا ہی علاج
اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اُتر جاتا ہی اُسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہی اور اکثر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہی اور اگر پشت کی
طرف اُتر جاتا ہی اُسکی تدبیر یہ ہی کہ دونون کھینچا کرا اور خوف طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جس طرح حمامی پشت
مال کرتے وقت زور کرتا ہی اسی طرح اُسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹ کے بھل لٹا کر
اسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سر موزی سے جس طرح نان پز آٹے کو زور زور سے گوندھتا ہی اور مشت زنی کرتا ہی اور اس تدبیر سے کشود
کار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو تو بقراط کہتا ہی ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کے جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ
دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اسی قدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ گھٹے نہ بڑھے
اور طول اُسکا دیوار کی جانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اُس ایک پر بچھونا برابر علیل کے قد کے بچھائین اور علیل
کو حمام کراکے اسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پانون پھیلا کے منہ کے بھل لٹائین اور سینہ پر اُسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اُسکے اطراف
کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکالین اور دونون قدم کو دونون کتف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل
ہو اور مشابہ دستہ پاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اُس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا
خواہ اُسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہی اور ایک خادم جو سرہانے علیل کے کھڑا ہو اُسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے
اُسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور ایسی ہوشیاری سے وہ خادم کھڑا رہے اسے لیکر کہ اُسکا نیچے والا کنارہ کسی
ایک ٹیک سے مستحکم ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہی اُسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور
حاجت ہو اور جو وقت اُسکے کھینچنے کا آتا ہی اُسوقت فوراً اُسے کھینچ لے اور دونون پانون علیل کے ساتھ ہی اور پورے اوپر
ایک اور نہالچہ سے باندھے جائین اوپر رکبہ کے اور اوپر کعبین اور اسی طرح جو موضع بلند ہی اُس مقام پر جہان ران کا جتماع
ہوتا ہی کسی اور چیز سے اُس موضع کو باندھین اور اُن سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف یکجا کر کے کسی اور لکڑی
سے باندھین جو مشابہ دستہ پاون کے ہو یعنے جیسا دستہ ابھی مذکور ہو چکا اور نزدیک کنارہ اس لکڑی کے جو قریب علیل کے
پانون کے ہی اس دستہ دوسری کو اُسی طرح کھڑا کرین جس طرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اُسکے اعوان اور انصار کو
حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اُترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگائین بعض آدمی اس کھینچنے کے واسطے
اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اسی لکڑی پر جڑتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہی خواہ
اُس دوکانچہ کے قریب یعنے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پانون کے ہین جب یہ سہام اور نوکین گھومتی ہوئی حرکت
کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہو کر کھچ جاتے ہین۔ اور سزاوار ہی کہ کشش اس درجہ پر پہونچے کہ شخص حدبہ کا یعنے مسند

کو بڑکا دبرا ہی اصل کنفین سے دفع کیا جاے اور اگر حتیاج اُسی کو ہڑا در مقام محدب بر بیٹھنے کی ہو نسر دراہم س قعل کو کرین گے اور کچھ خوف اسی بیجتنے سے نکرینگے بھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہہ بر بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون اور علیل کو ہمل تنگ گیری اور ضغطہ کا سعی ہو مناسب ہی کہ ایک گڑھا کھود یں کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ بر نالے کے ہو سامنے اسی کو پشت کے اور طول اُس گڑھے کا تقدر ایک ذراع کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ یہ گڑھا جیسا اوپر معلوم ہو چکا ہی ویسا ہی ہو اور بقراط اسی وجہ سے اور یہ بھی کہا ہی کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہی وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی جسکا طول درمیں متصل ہو لیکر ایک کنارہ اُسکا اسی گڑھے مین داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہی اور اُسکے وسط مین رکھیں خواہ جس مقام کی رسائی اس کو زپشت تک ہوتی ہی اور دوسرا سرا اسی لکڑی کا پیچھے کی طرف رکھین تا اینکہ فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جاے کہ درست ہو گئے اور خوب سیدھی ہو گئے ہین **بقراط** نے ذکر کیا ہی فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہی اور یہ بھی اُسکا قول ہی کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہی اگرچہ قول بقراط کا صحیح ہی اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہی پھر کیا ضرور ہی کہ ہم ویسی کشش جیسے بیان کر چکے ہین ابتدا مین اُس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال فقار ہی اور اسقدر استعمال اس کشش کا جس مین قوت تحدبی کی نہ ہو پہنچے کرین اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض تین انگشت کا ہو اور طول اُسکا اُس قدر ہو کہ کل پشت پر برابر بیٹھ جاے اور سب فقرات کو محیط ہو جاے بنائین اور اُسپر ایک کپڑا کتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشاقہ اور صافی کی طرح لپیٹ کر باندھین کہ اُس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور گریون پر اُسی تختی کو رکھ کر پٹی وغیرہ سے باندھین اور علیل کو غذا لطیف کھلائین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجاے اور کسی قدر حدبہ یعنے کوبڑ باقی رہے سزاوار یہی ہی کہ استعمال علاج کا ایسی دوا سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھین رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہی کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب مین ہو بذریعہ جبیرہ کے درست اور برابر کیجاے گی ایک جبارہ ہو یا کہ دو ہون اور جبارہ اس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی ہڈیون کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور انسے بندش کیجاتی ہی جو خلع فقرات عنق مین بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہی جسکا علاج ممکن ہی پس واجب ہی کہ مریض کو مستلقی کرین اور اُسکے بعد سر کو اوپر کی طرف کھینچین اور بہ نرمی فقرہ متخلع کو برابر اور درست کر دین دبا کر اور مالش کر کے جب برابر بیٹھ جاے اُسپر ضماد مقوی رکھین اور بذریعہ تکیون کے اونچا کر کے اُسپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اُسکے بعد سر اور گردن تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچا دین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جن ڈورون سے اسکی بندش ہو مناسب ہی کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے لگائے ہون جو کندی اور استری کرنے سے چپٹے ہو جاتے ہین اسلیے کہ گول ڈورا اذیت زیادہ پیدا کرتا ہی

عصعص کے اوتر جانے کا بیان عصعص استخوان سُرین کو کہتے ہین جس پر زور دے کر آدمی بیٹھتا ہی یہ ہڈی جب اوتر جاتی ہی بذریعہ حس کے اسکا اوترجانا دریافت ہوتا ہی اور ہڈی کا اوترجانا کبھی بذریعہ حس بصر کے دریافت ہوتا ہی اور اسطرح بھی دریافت ہوتا ہی کہ علیل اپنا پانون پھیلا نہین سکتا ہی نہ موضع خلع مین اور نہ قریب رکبہ کے بلکہ دوہرا نا زانو کا اُسپر بہت ہی شاق اور گران ہوتا ہی تدبیر اُسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہی کہ بیچ کی اُنگلی مقعد مین داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار رکھین کہ سامنے مقام خلع کے اُنگلی پہونچ جاے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کی طرف اُنگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے عصعص کو بھی سنبھالے

رہیں اور دباتے جائیں تاکہ ہڈی مفصل کی برابر ہو جائے۔ خواہ اُسپر ضماد لگائیں اور تبریش کریں اور غذائے علیل میں تقلیل کریں تاکہ براز بھی کم برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا ضرور کھلائیں جس سے تلیین طبیعت میں نہ رہے ورک کا اوترجانا کبھی ران میں بھی ہی صدمہ پہونچاتا ہی جو صدمہ عضد کو ہوپنچتا ہی کہ نیچے کی طرف اوترکر شل سترخی کے ڈھیلا ہو جاتا ہی اور جب ران اوترجاتی ہی پاؤں کا دراز ہونا اور نیچو لی پھیلنا دشوار ہوتا ہی نہ اُس مقام کے قریب سے جہاں خلع عارض ہوا ہی اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہی۔ اور ران اندر کی طرف بھی اوترجاتی ہی اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اُسکا انخلاع باہر کیطرف ہوتا ہی اور اندر کیطرف اکثر واقع ہوتا ہی۔ اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوترجاتی ہی اور اسباب وہی بعینہ ہوتے ہیں جو اور اعضا کے خلع میں بیان ہو چکے ہیں اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالنے وقت اوترجائے اُس پاؤں کی خلقت کوتاہ ہو جاتی ہی اور ساق یعنے پنڈلی باریک ہوکر بدن کے بوجھ اُٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہی اور وفا در برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہیں ہوتی۔ علامات ورک کے اندر کی طرف خلع سے کبھی وہ پاؤں جسکا ورک اوترگیا ہی بہ نسبت دوسرے پانون کے طولانی نظر آتا ہی اور زانو نرم ہو جاتا ہی کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کے نہیں ہوتا ہی اور اربیہ یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہی اسلئے کہ سر ورک کا اُس میں دھسا ہوا ہوتا ہی۔ اور اگر ورک بطرف خارج کے اوترجائے پانون چھوٹا اور قصیر ہو جاتا ہی اور کش ران میں عمق اُسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہی اور زانو کا حال یہ ہوتا ہی جیسے گڑھا پڑا ہوا ہی اندر کی طرف اور اگر آگے کی طرف اوترجائے پانون اطول ہو جائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہی کہ ایک مسافت معین تک پانون کو دراز کر سکتا ہی مگر دوہرا کرنا پانون بدون الم شدید کے اُسے ممکن نہیں ہوتا اور چلنا البتہ کسی قدر اُس سے نہیں ہوسکتا ہی اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پانون دوہرا ہو ہو جاتا ہی اور کبھی اسی وجہ سے کش ران میں ورم بھی عارض ہوتا ہی اور بول میں احتباس پیدا ہوتا ہی۔ اور اگر پیچھے کی طرف اوترجائے پانون اُسکا قصیر ہو جائے گا اور پھیلانا اور سمیٹنا دونوں متعذر اور دشوار ہوتے ہیں لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوہرا کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہی مترجم کہتا ہی مراد شیخ کی دوہرا کرنا ہے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہی کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوہرے کرنے ران کے ممکن نہیں ہوتا بطرف کش ران کے ایسا نہیں ممکن ہی جس طرح صحیح لوگ خواہ جو لوگ ران کو آگے کی طرف دوہرا لیتے ہیں جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کرلیتا ہی اور یہ نقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہی اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کرلیتا اور اب اُسوقت اُسے قدرت نہیں ہو کہ ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا کرے متن ران کی جڑ میں ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہی اور سر الفخذ کا کسی قدر نکلا ہوا ہی علاج بہت جلد انکی تدبیر کرلی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکریں گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اکثر اُسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہی اور وہ رطوبات متعفن ہوکر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہیں اور تمام عضو کو فاسد کردیتے ہیں اور اسکے تابع جو خطرہ ہی وہ کسی پر مخفی نہیں ہی۔ ران کے پیچھے کی طرف اوترجانے کی درستی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ پاؤن کو کھینچ کر اُسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پانون کو داہنے اور بائیں اسقدر ہلائیں اور حرکت دیں تاکہ نرم ہوجائے اس مقام کے جہاں پر اُس کا بیٹھنا مطلوب ہی اور تنگ اسپ کی طرح ایک تسمہ خواہ دوال تنگ کی پٹی یا نواڑ وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز بنائی جائے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جائے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بند کریں اور چند پھیرے اسطرح پر استواری لگائیں اور

ایسی طرح مضبوط بنائین کہ مناسب ران کو لٹکا دین ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو۔ اگر خلع ورک اندر کیطرف
ہوا ہو اسے رکوع کرنے کی اجازت دین گے اور ایک آدمی قوی اسے تھامے رہے ایک طرف سے اور مجبر یعنے ران کا بٹھانے والا
اپنے دونون ہاتھ ران کے سرے پر نزدیک زانو کے لائے اور اندر کی طرف کھینچین اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کی طرف خارج
مین دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دینے مین کرے اور کسی چیز خواہ ریسمان کے سہارے
سے قادر اعانت پر ہو تو یہ بہت ہی بہتر ہوگا اور بعد ازان لائق جبرہ جانے کے بندش کر دی جاے۔ اگر ران بہ طرف خارج کے
اتر گئی ہو درست کرنے والے کو چاہیے کہ ران کے اس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک زانو کے ہے اور اسے حرکت دے خلاف
جہت خلع مین اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت شخص اول کی حرکت دے اور سہارا
اس دوسرے کو رسی اور عصابہ وغیرہ سے ملا ہو۔ ران اگر بہ طرف مقادیم بدن کے یعنے آگے کی طرف اتر گئی ہے خواہ پیچھے کی طرف
ڈھلکی ہے مجبر کو چاہیے کہ بیچ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط باندھ کر اور موٹے شے کو اس جہت مین سے جدہر ران بوجہ خلع کے مائل
ہوا اور پاؤن علیل کا دونون کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کے سب جتنے آدمی درستی پر لگے ہون اور ایک چیز
سنبھالے ہوئے ہین یکبار گی کھینچین اور زور کرین اور علیل کو ہوا مین معلق کر دین۔ اور اسی ترکیب سے اور صورتین خلع کی جو اوپر
ذکر ہو چکے ہین ان مین بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ بیرم کے جو ایک آلہ خاص ہے اس سے بھی درستی ران کے اتر جانے کی کیجاتی ہو
بیرم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھے بیان کی ہے اور کہا ہے اسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑھا کھود دین اور وہ گڑھا
مستطیل ہو کسی لکڑی مین کھود جاے اور وہ ساری لکڑی کا گڑھا مشابہ خندق کے ہو اور عرض اور عمق اس گڑھے کا تین انگشت سے
زیادہ نہو اور جسقدر گڑھے اسی لکڑی مین کھودے جائین ان مین آپسمین دوری چار انگشت سے زیادہ نہو تاکہ بیرم انھین
گڑھون مین سے کسی ایک گڑھے مین رکھا جاے اور باندھ دیا جاے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا بیرم کا اسی طرف ہو جدہر اسکا دفع
مناسب ہے اور وسط مین اس لکڑی کے خواہ کسی دو کانچہ کے بیچ مین ایک اور لکڑی نصب کیجاے اور عمود ملے الافق ہو اس لکڑی کا
طول برابر طول قدم کے ہو اور موٹائی اسکی بقدر چوب دستی تبر کے ہو تاکہ جب علیل بیٹھ کے بجل لیٹے یہ لکڑی درمیان رودہ تا
سلومہ اور اس فخذ کے گھوم جاے اسلیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاؤن کی طرف سے کھینچتے ہین
انھین جھکنے خواہ گرنے سے روکتی اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کی طرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے۔ اور باینہمہ پھر جسد جسوقت نیچے کی طرف
کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لائق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کی طرف اسی طور سے کھینچین جیسے
اوپر بیان کر چکے ہین خصوصاً پاؤن کو اسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے۔ پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہہ مین
داخل نہو اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکال کر دو اور لکڑیان دو طرف اسے لکڑی
کے نصب کر کے ہر طرف ایک لکڑی مثل پشتیبان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اسکے بعد ان دونون لکڑیون
پر ایک اور تیسری لکڑی لگائین تاکہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنے چوکھٹ اور بازو وغیرہ اور تینون لکڑیون کے
اجتماع سے ایک شکل شبیہ اس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی مین تبطا کہتے ہین اسلیے کہ یہ شکل اسی وقت پیدا ہوگی جب تیسری
لکڑی بیچ مین دونون کنارے کے رکھی جاے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائین اور جو ران صحیح اور بے جھکم ہے اسے

کھینچیں انہیں دونوں پشتیبان کے درمیان میں جو نیچے اس لکڑی کے ہیں جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہی اور جو ران علیل ہی کی پشتیبان
کے اوپر رہے کی تاکہ سر ران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپٹا ہوا اور خوب چپید کرکے بچھا دیں تاکہ
لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ران کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا سر فرق منتصل ہو
اور طول اسکا اسقدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جاسے طیار کرکے ساق کے نیچے طول میں رکھیں تاکہ سر ران کا کعب تک اس
ڈنڈی کی گرفت میں آجائے اور خوب طرح اس سے پاؤں کو باندہ دیں اسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کریں خواہ اس لکڑی سے جو مشابہ
دستہ ہاون کے ہی جسکا استعمال کوبڑا اور حدبہ کے مقام میں لکھا گیا ہی خواہ اسطرح کھینچیں جو خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہی
لیکن یہاں پر مناسب یہ ہی کہ ساق کو نیچے کی طرف مع اس ڈنڈے کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہی کھینچیں تاکہ سر ران کا اپنے موضع
اصلی پر اس مرشد کی وجہ سے آجائے ایک اور بھی قسم درستی کی ہی کہ جس سے راس محاذی جگہ پر درست ہوکر بیٹھ جاتا ہی اور لکڑی
علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہیں ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہی جسکی مدح بقراط حکیم بھی کرتا ہی وہ یہ ہی کہ بقراط کہتا ہی کہ علیل کے دونوں
ہاتھ کسی نہالچے وغیرہ سے باندہیں اور دونوں پاؤں بھی اسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے نہالچہ وغیرہ سے باندہیں مگر کپڑا کھینیں اور
لپیٹیں پر نہ پہونچے اور پھر ایک کو لیوے بہ نسبت دوسرے ہاتھ یا پاؤں کے چار انگل سے زیادہ نمود اور جو ساق اوتری ہوئی ہی اسکی
بہ نسبت دوسرے پاؤں کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنے چار انگل اسکا پھیلنا زیادہ ہو اور اسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو
اسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گود میں لے اور زور سے ہونچلے اتری ہوئی ران میں اس مقام پر جو نہایت ہوتا ہی اور
ران کا سر ابھی ہی اور علیل کو دفعۃً لٹکا دے اگرچہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنی اصلی موضع میں درست ہوکر بیٹھ جائیگی اور
داخل ہو جائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبوں سے اچھی اور آسان ہی اسلیے کہ اس میں اسلیے اور مثال کی ضرورت نہیں ہی جو جو باتیں اور کی
ترکیب میں درکار ہوتی تھیں اسصورت میں کسی کی حاجت نہیں ہی پھر بھی اکثر علاج کرنے والے اس ترکیب کو پسند نہیں کرسکتے اور
خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اونسے نہیں ہوسکتا ہی اسلیے کہ وہ سستی اور نقصان کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے ہیں
لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کی طرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہی کہ ران ماؤف کو جسطرح کہ ہمنے
کہا ہی دراز کرے بعد اسکے طبیب کو چاہیے کہ بذریعہ بیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے مگر پہلے بیرم کے سرے کو کسی لتے وغیرہ میں لپیٹ دے
تاکہ نکیہ اس جگہ نہ ہوسکے اور بعض لوگ مددگار صحیح اور درست ران کی طرف سے ہوں کہ ادھر سے بھی دفع کیا جائے اور تھوڑا تھوڑا
زیادہ دفع ہو جائے۔ اور اگر خلع بطرف قدام کے ہو لازم ہی کہ جو ران اوتر گئی ہی اسی کو کھینچیں اور بعد ازاں ایک دوسری زور اور پشت
کی ہتیلی کی جو مکنس ران علیل پر رکھکر اسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتھ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب
دراز کرے۔ اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اسوقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بشرطیکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ
اسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیساکہ اگر ورک بطرف خارج کے اکھڑا ہو اسوقت بھی اسی طرح سے سخت چیز پر
رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوز پشت کے دفع کرنے میں بیان کیا ہی پس لازم ہی کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دوکان وغیرہ پر
رکھکر کھینچیں اور رباطات خواہ ڈورے وغیرہ جس سے بندش کرنی منظور ہو انہیں ورک پر باندہیں بلکہ ساق پر باندہیں جیسے کہ ہم کہچکے ہیں اور مناسب
ہی کہ استعمال کبس یعنے خاک آلودہ ہوسف اور رہنے کا اسی تختہ پر متصل رد دونوں کے اور متصل اس مقام کے ہو جو ہر یہ متصل

نکل گیا ہی پس ہمکو اُسی قدر اقسام خلع مین ورک کے بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہی جو ورک کو کسی ایسے علت سے عارض ہوتی ہی جو اُسی مین ہو اور پہلے سے ہی لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی ورک اوترجاتا ہی جیسے لنقت بھی اسے وجہ سے اوترجاتا ہی ایسے وقت مین لازم ہی کہ داغ دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہی خلع رکبہ کا رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوترجاتا ہی اور کبھی بدون سبب قوی کی کے بھی اوترجاتا ہی اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑے سے پھسلنے سے بھی اوترجاتا ہی جیسے لچکی بھی اکثر بلا سبب اوترجاتا ہی بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو ہر طرف سے اوترجاتا ہی سوا ے آگے کے جانب کی بسبب فلکہ یعنے چرخہ کے اور اسکی مماوق ہونے کے علاج یہ ہی کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کے دونون پانون اُسکے تخت سے اوٹھائین اور بلند کرین بعد ازان اسکے دونون ہاتھ اوپر کیطرف اور نیچے کیطرف اٹھائین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرنے والا اصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اپنے پھیرے ہو اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہی اور بعد ازان اُسپر بندش کر دین رضفہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈبہ ہی جب اُس مین انخلاع عارض ہوتا ہی واجب ہی کہ پانون کو دراز کر کے فلکہ کو اپنی جگہہ پر پھیر لائین اسکے بعد زانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو دوہری ہونے سے منع کرین اور اوپر جبیرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل مین درست کر کے باندھ دین جب خوب درست اور استواری سے اپنی جگہہ پر ٹھہر جاے اور اپنی جگہہ کو خوب گرفت کر کے پھر زانو کو جلد ہی موڑنا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دنون بعد آہستہ خم دینا لازم ہی تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوہرانے سے پھر اوکھڑ جاے پاشنہ پا کا جوڑ کعب کے نزدیک کا اوترجانا کبھی کعب یعنے ٹخنا پانونکا بھی اوکھڑ جاتا ہی اسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہی اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہی اور بقوت ٹالنا پڑتا ہی تب جا کر وہ اپنی جگہہ پر عود کرتا ہی پھر جب عود کر آئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کر دینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہو کر بیٹھنا چاہیے تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑ نہ جاے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہی تو اسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہی اور اسکے بعد اپنی جگہہ پر رد کرنا چاہیے اور اگر تمام و کمال جدا ہو جاے اور اوکھڑ چلے پس واجب ہی کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور مطیع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہہ پر واپس آئے جیسے حکماے اوائل نے کہا ہی اسی طرح پر تدبیر کرین انکی تدبیر یہ ہی کہ تھوڑا سا پھیلا پٹھہ کے بھل زمین پر دراز ہو جائین اور تکیہ لگائین اُسپر جو درمیان دونون ران کے اور رودون کے ہی اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گڑھا ہوا ہو تاکہ اُسکے بدنکو ہر وقت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جسوقت اُسکا پانون کھینچا جاے یہ تکیہ جسم کو ہلنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ پر اعتماد قبل از استلقاے علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسے اوپر بیان ہو چکی ہی موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہی جو اسپر بطور میخ کے اور تکیہ کے لگی ہوتی ہی پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہی کہ اور کوئی مددگار ہو جو ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمہ وغیرہ مین باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسرے ہاتھ کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بند درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت قدم کی ہڈیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انھین دونون مقام پر انکی بندش کر دینی لازم ہی اور جو پٹھہ پاشنہ پا پر واقع ہی بندش کیوقت اُسے بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اُسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ پٹھہ آجاے اور نہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دنون تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہی اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہی اسلیے کہ اگر

لوگ قبل صحت تام کے چلیں پھریں گے اچھی طرح سے عضو درست نہوگا اور علاج میں یا فساد پیدا ہوگا۔ اگر ہڈی پاشنہ پا کی بوجہ کودنے خواہ جھکنے کے زائل ہو اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے ورم گرم عارض ہو لازم ہے کہ اس عضو کو اس طرح درست کریں کہ مریض کو منہ کے بھل لٹا کر اور عضو ماؤف کو کھینچیں اور برابر کریں اور جو لطوخات اورام میں تسکین پیدا کرتے ہیں انکا استعمال کریں اور پستوار اور مضبوط پٹیوں سے بندش کریں اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دیں اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہو جائے کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہونے پائے اور کعب کو خوب طرح سے باندھ دیں اور انگلیوں تک یہ بندش کریں مگر پاشنہ کھلا رہے قدم کی ہڈیوں کا اوتر جانا اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیوں کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی میں فقط اسی قدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خواہ جراح اپنے قدم سے انکو روندے اور بیچ میں کپڑا حائل کرلے پس اسی طرح پامال کرے تا اینکہ درست ہو جائیں بعد درست کرنے کے ضماد کریں اور بندش باستواری کر دیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے واللہ اعلم

دوسرا مقالہ کلیہ کسر کے بیچ ٹوٹ جانے اعضا کے بیان میں **بیان عام ٹوٹ جانے کا** کسر اس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہیں جو ہڈیوں میں پیدا ہو اور کبھی شکست استخوان کی مقامات میں جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کرچیں بوجہ اس کسر کے ہڈے کی ہو جائیں اسے رض کہتے ہیں اور کبھی متفرق نہیں واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہیں ہوتا اسکی بھی دو قسمیں ہیں کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی شعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض میں واقع ہوتا ہے اور کبھی طول میں اور عرض میں جو واقع ہوتا ہے وہ بھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہیں ہوتا ہے طول میں جو کسر واقع ہو اسکو صدع کہتے ہیں اور قصم اس کسر کو کہتے ہیں جو بخوبی ظاہر نہ ہو ایک قوم نے سنان کسر کے بہت سے نام جداگانہ تجویز کیے ہیں پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق میں دور تک پہونچا ہو اسے تجلی اور موئی کہتے ہیں اور جو طول میں فقط دور تک پہونچے اسے مشطب کہتے ہیں اور جو کسر طول میں پیدا ہو اور اس میں استعراض بھی کسی قدر ہو اسے بالے اور قنوی کہتے ہیں اور جس کسر میں ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اسے سویقی اور جریشی اور جوری کہتے ہیں جب کسی ہڈی میں انکسار پورا پیدا ہو پھر دونوں ہڈیوں میں ویسے محاذات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہیں رہ سکتی۔ بلکہ وہ دونوں ہڈیاں بالضرور جدا اور ایک ہو جاینگی اور ان میں محاذات مذکورہ باقی نہ رہے گی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اور حجاب اس ہڈی کو محیط ہیں ان میں ایک کی خشونت ضرور پیدا ہوتی ہے اس تخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کے ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہو اور اس میں کوئی شظیہ یعنے نوک وغیرہ پیدا نہ ہو اسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چنداں دشوار نہیں ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جائے یہ بہت اچھا ہے بنسبت اسکے کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت میں یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کے زیادہ متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اندر وار کے میلان میں زیادہ ہوتی ہے۔ اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جو اجزا یعنے روک کی چیزیں اور حروف یعنے باریکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہیں جن میں جوڑ کے سرے در آتے ہیں اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہیں جن میں مہرے اور گریبان جوڑ کی پنہائی ہوئی ہوتی ہیں وہ سب پس جاتے ہیں اور سب میں کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور اوتر جانے کے ہو جاتا ہے۔ اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہو اور پھر درست ہو جائے اور جڑ جائے تاہم دشواری حرکت رفع نہیں ہوتی بسبب اس صلابت اور سختی کے جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اس جوڑ کے

کھینچنے کی اس قدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہو جائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیون کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے
اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت مین تنگ ہو تو اسکے انکسار مین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری
درستی اور التحام مین اسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل نردیر واقع ہو اسکے بعد جو کج اور مائل ہو کر وہ بھی چسپیدہ تو ہو جاتا ہے لیکن بہت دنون تک ایک
بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی جو بشکل عجیب ہو اور یہ بندش بہت دنون تک بدستور جب چلی جائے اسوقت اسکی درستی اور
جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح بہت دنون تک وہ غذائین اور دوا دیں ایسے شخص کو دینی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطور مین
کرتے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے۔ بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کر جھک جائے اور باہر کی طرف
مائل نہو جیسا ہم نے مقولہ القراط مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ مغز استخوان کا قطع ہو جانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنے مفصل ہماری
سمجھ مین نہین آتی اسلیے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ پگھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہو سکتا ہے کبھی بعض اقسام کی
شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نزف دم یعنے خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنے پس جانا گوشت کا
جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہے نہ کیجائے اور پچھنے وغیرہ سے وہ خون نکالا نجائے تو اس سے
گلا اور سڑ جانا عضو ماؤف کا پیدا ہو بڑے آدمی اور سن رسیدہ کے بدن کا موضع کسر بذریعہ درد کے اور نیز بذریعہ دفع ہونے اسی چیز کے جسمین کسر
پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور ہاتھ کے چھونے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے اور چھوٹے لڑکے بے زبان کی ہڈیمین شکست اور
کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے احکام انجبار اور فساد انجبار
کے احکام انجبار کے معنے درست ہونا شکست کا اور فساد انجبار کی یہ ہے کہ جوڑے نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جائے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنے
وضع اصلی کیطرف اسے درست کر کے پھر لائین۔ لڑکون مین خواہ جنکا سن قریب سن طفولیت کے ہے ممکن ہے کہ پھر اوس نو وہ ہڈی جوڑ جائے
اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تخلیق و تشکیل اعضا کی صانع بیچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے
اور چونکہ اس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا آپس مین پیوند ہوتے ہین اسکا اول
اور پیوند از قسم اسی ہڈی کے پیدا کر دیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک ذات
ہو جائے بلکہ جسمین ایک لعاب غضروفی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے قلعی
گر قلعی وغیرہ سے ٹوٹی تلیے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے حال دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اسقدر فرق ضرور ہے جو اصلی
جوڑ اور مصنوعی مین ہے۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو ناقابل ہے اسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی اور
ترقوہ اگر اندر کی طرف ٹوٹ جائے اسکا علاج دشوار ہو جاتا ہے اور بہت قبیح اور بدنما وہی کسر ہے جو زندین مین نیچے کی طرف ہو اور دلیل
وہی ہے جو ضلع مین مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکے ٹوٹنے مین نہین ہوتی
ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہین ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست
ہوتے ہین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی ہے
اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے وہ تیس دن مین یا چالیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین
اور کبھی مدت زیادہ بھی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے۔ جوڑنے کی تدبیر مین اگر خطا ہونے کیوجہ سے

کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ استخوان بہ نسبت اسکے بطرف پشت کے مائل اور جھکاؤ اُسکا ثقیل جانب بطن ہو دو سبب اسباب
ایسے ہیں کہ اُسکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہیں ہوتے منجملہ انکے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا جائے
یا بکثرت قے وغیرہ کھولا کریں اور پھر بار بار باندھا کریں۔ خواہ قبل تجویز جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہو یا خون لزج
اور چسپندہ پیدا ہو اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر میں جوڑتی ہے۔ جوڑ جانے پر دلیل ایک یہی ہے کہ خون
بسیار آمد ہو اور اسقدر کم پیدا ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا بوجہ کثرت اُس چیز کے جیسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے قواعد
کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچیں اور دراز کریں اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
سے کھینچیں گے تشنج پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہیں اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات زیادہ کشش
اُن ابدان میں جو رطب ہیں ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو ابدان مرطوب ہیں کشش کی قبول کی استعداد ان میں زیادہ ہے اور
اگر زیادہ نہ کھینچیں بلکہ مقدار مناسب سے کم کھینچیں اُس سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ ہڈی درست نہوگی اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست
نہوگا۔ غرض کم کھینچنے کا نفع اور کسر میں برابر ہے اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کریں دونوں ہڈیوں کے برابر اور سیدھے ہو جانے کی
تدبیر کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزیں جیسے چاہیں اُسی اسلوب پر سب درست رکھیں گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کسا اور
جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کریں۔ واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کریں یعنے اُسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
دیں ہاں اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہو جائے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضائقہ نہیں ہے بلکہ مناسب
مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہیں تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہو جائے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے
کے درد شدید پیدا کیا جائے خواہ کسر کیوجہ سے بندش ہو یا خلع کی درستی کیوجہ سے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر میں کھولنے اور
اسکی نگاہداشت میں کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدود کی قوت باطل ہو جاتی ہے اور گویا اُسکی حیات خاص زائل
اور متعفن ہو جاتا ہے اور احتیاج اُسکی ہوتی ہے کہ اُس عضو کو کاٹ ڈالیں۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ دشبذ حاصل ہو
جن میں یہ وصف نہیں ہے جیسے سر کی ہڈیاں کہ ان میں نہیں پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کریں کہ خشک اور تھوڑی مقدار
ہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہونے پائے جسقدر کہ غلیظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اُس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
ہوا ہونا اُسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹنے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آئندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
اس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہو جائیں گے اور معلوم ہو جائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اس جگہ سے دریافت ہوگی
جن نزدیک کا ہم ذکر کرینگے اور جہاں پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہاں سے بھی دریافت ہو جائیگا۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے وہ تمام
حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کر دیں اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کریں اُس سے خون رقیق ہو جاتا ہے اور مقام گرم
میں ٹھہرے اور سرد مقام میں ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہیں اور اُن میں حرارت بھی کسیقدر ہے اور تغذیہ بھی
ایسے اعانت کرے پس ضمادات میں ایلوا اور جوز السرو اور کندر اور دوا قابضہ داخل کریں کہ کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی میں یہ بات پیدا ہو
کہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جبر متعدد اُس میں پیدا نہو اسکی اصلاح میں وہی تدبیر چھیلنے کی کرلی چاہیے جو فروع میں بیان ہوگی
یعنی وہ فروع جو بدون چھیلنے کے اچھے نہیں ہوتے ہیں اور اسکا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے اسقدر مالش کریں کہ جو لزوجت ترکیب

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہین ہوتا علاج اسکا تنقیہ اور تمام علاج قطر کا جو کچھ ہو وہی کرنا چاہیے — دوسرا
کباب لسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا واجب ہے جب گوشت پکایا جاوے اسے بند کرکے اور ڈھانپ کے نہ رکھین بلکہ
یہی دیر تک کھلا رہنے دین کہ اسکے بخارات نکل جائین اور ہوا پہونچتی رہے اس لئے کہ اگر بند کرکے رکھین گے زہر ہو جائیگا
اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے سبا اور ... وانی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد العقل ہو جاتا ہے اور کبھی
ایسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہو جاتا ہے علاج قے کرائین اور میبہ اور مشوس اور شراب ریحانی پلائین ہمراہ عصارہ
سفرجل کے اور عصارہ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اسکا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اسکے کھانے سے عارض ہو
اسکا علاج خاص ہیضہ کے علاج سے کرنا چاہیے جنس دوسری سموم حیوانیہ کی جنکے بعض اعضا مین سمیت ہے تمام جسم سمی نہین ہے
ازانجملہ مرارات اور تلخہ ہاے حیوانات ہین اور کنارہ یعنے نوک یارہ سنگھگی دم کی مرارہ افعی یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر اسکا ا
ہو اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اسیطرح استعمال کیا جاوے متواتر غشی پیدا ہوگی اور دوا ایسے کم نفع
کریگی علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائین روغن زرد ملا کر اور مکرر قے کراتے رہین بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق
اور مثرودیطوس کا استعمال کرین اور فادزہر دوا ہے جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی پے درپے
آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اسکے حلق مین ٹپکائین اور ماء اللحم چوزہ ہاے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دواء المسک ملا کر
ٹپکائین مرارت نمر یعنے چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھالے مرہ سبز اسکی قے مین برآمد ہوتا ہے خواہ مرہ زرد کی قے ہوتی ہے اور
ایلیہ کی بو اسکی ناک مین آتی ہے اور راسی ایلیہ کا مزہ اسکے مونہہ مین ہوتا ہے اور آنکھ مین زردی یرقان کی پیدا ہوتی
ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہین رہتی پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جاوے اور تیسری امید حیات کی ہوگی علاج
قے کرائین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہے گل مختوم حب الغار ہر واحد ایک جزو
پنیر مایہ آہو چار جزو تخم سداب اور مرمکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد مین ملا کر معجون بنائین مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے
اور بار بار قے بھی کرائین اور آب نے ان مین اسکے ریاحین اور خوشبو پھول داخل کرین دریائی کتہ کا تلخہ بعض اطبا نے کہا ہے جو شخص
تلخہ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجائیگا علاج روغن گاو ہمراہ جنطیانا رومی کے
اور دار چینی کے استعمال کرین اور پنیر مایہ ارنب بھی اور تمریخ روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے نقطہ یارہ سنگھا
کی دم کا کنارا جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنے اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے علاج
پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد ملا کر قے کرائین اور روغن زرد مین کنجد اور پھٹکری ملی ہو اسکے بعد
مہن اور پستہ اور ماہیز ہرج ملا کر خواہ معجون ماہیزہرج کھلائین ہر روز بقدر ایک بندقہ کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز
مین چار مرتبہ کرنا چاہیے جنس تیسری از قسم حیوانات کے یعنے رطوبت کسی حیوان کے بدن کی جو سمی ہوتی ہے
خون نرگاو کا تازہ جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاوے اسکو درد لوزتین اور سرخی زبان اور ٹکڑے خون کے جمے ہوے دانت
اور مسوڑہے ہین اور متلی شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتون مین سوزش پیدا ہوتی ہے بعد اسکے خناق
اور کزاز پیدا ہوتا ہے علاج بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہون اور اسہال کی تدبیر کرین اور قے کرانے مین ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی تحیر پیدا ہوتی ہی جسکے دفع کرنے کی طاقت نہیں ہی اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہی اور
جید دوا جمود خون مین نافع ہی جیسے انجیر خام اور ایسا نرم کہ اسمین دودھ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ انجدان اور حلتیت اور
بورہ اور خاکستر چوب انجیر سرکہ مین ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین ملاکر اور عصارہ برگ توت سرکہ مین اور پنیر مایہ بھی ساتھ سرکہ کے جب اسکے
استعمال سے خون مین تقطیع پیدا ہو جاوے اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اندرونی عضو مین پھیل جاوے مسہلات کا استعمال اسوقت کرائین اور شکم پر ضماد آرد
جو کا آب قراطن یعنے ماء العسل خالص کے ساتھ کرین دواب کا پسینا اسکے پینے سے چہرہ زرد ہو جاتا ہی اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی اور تمام
بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونون تھلون سے بھی پسینا بدبو ٹپکتا ہی علاج آب نیم گرم سے قی کرائین اور طلاء یعنے آب
انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم زراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال
کرین اور تریاق کبیر مختوم بھی نافع ہی گرگٹ کا انڈا بعض اطبا نے گمان کیا ہی کہ جو شخص اسے پی جاوے فوراً ہلاک ہوگا اور اگر
تھوڑی دیر اسکے تدارک مین غفلت کرین پھر کوئی علاج کارگر نہوگا علاج باز کی بیٹ خلا مین گھول کر پلائین اور قی کرائین اور
اچھی طرح سے قی کرائین تاکہ ساری آلائش نکل جاوے اور اسکے بدن مین تمریخ روغن گاو کی کرین اور سرکہ کی تکمید نمک سے اور انجیر خشک
کی خورش ہمراہ مکھن یا دخبلیا ناک کے کرائین بگڑا ہوا دودھ اسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاوے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر بو
بھی آجاوے اسکے استعمال سے دوار اور متلی اور مروڑا فم معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اس سے پیدا ہوتا ہی علاج
قی کرائین ماء العسل پلاکر اسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فلافلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین خون بستہ
جب شکم مین خون منجمد ہو جاوے ضرور سمیت پیدا کریگا اور اسکی سمیت اس قسم کی ہوگی جو مزاج خون کا ہی پھر اگر استفادہ سمیت کا کسی
امر خارجی کے سے نہین کیا ہی بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہی اور جس عضو مین بستہ ہوا ہی اسکے خواص اور اعراض دگرگون ہونگے
مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض متغیر ہو جاویگی اور ضعیف ہوکر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور استرخا
مریض کو لاحق ہوگا اور غشی کی نوبت پہونچے گی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہو جاویگا اور اختناق اور صغر نبض اور
غشی پے درپے عارض ہوگی اور اگر مثانہ مین بستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اسکے اعراض بھی انھین اعراض مذکور
کے قریب قریب ہین ادویہ عامہ جمود خون کے سب اقسام مین یکسان مفید ہین انفحہ سپید اور انفحہ احمر بھی ایسا ہی
مفید ہی اور مقل اور حاشا اور پنیر مایہ حیوانات مذکورہ وزن تین تین ابولوجات خصوصاً پنیر مایہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ اور کشنیت
اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو مکرر دیا جاوے یہ ترکیب مذکورہ بالا از انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہی کہ دودھ کو منجمد کا بقول اطبا
جوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہی یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلائین اور یہ دوا بھی جلیل ہی اور عجیب النفع
معدہ اور مثانہ کے خون بستہ کا علاج کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض جزئیہ مین ہوچکا ہی اور وہان
باب معدہ اور مثانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے بخیر دوبارہ یہان کچھ زیادہ امور بیان کرتے مین پہلے اس مریض
کو تا امکان قی کرانی لازم ہی اور عصارہ کرفس اور شہد کے ذریعہ سے قی کرائی جاوے اور تریاق طین مختوم بھی اسے مفید ہوگا
ہی اور قرطم سائیدہ جو آب گرم مین پگھلائی گئی ہو بہت زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہی طین مختوم آٹھ درہم پنیر مایہ خرگوش تیس درہم پنیر مایہ گو
تیس درہم حنطیانا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین ملاکر گولیان بنائین مقدار

شربت لقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین - ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ منفحہ ساق ارنب کے جو
بمقدار ایک مثقال کے ہو اور جسکے گمان ہو کہ پنیر مایہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلائین اور ملح اندرانی ہمراہ پنیر مایہ جدی کے
خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اُس خون بستہ کے جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہی تجویز کرتا ہون کہ عصارہ
برگ زیتون درخت کا استعمال کیا جاوے کہ اُسمین ایک خاصیت خاص ہی اور عجیب النفع ہی اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور
اور تریاق اور شرودیطوس اور مدارات قویہ اور برگ برنجاسف اور جلتیت اور عصارہ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین مین ملی ورسرکہ گھول کر پلائین
اسلیے کہ سرکہ دوا ہے جید ہی خون بستہ کے علاج مین اسیطرح ایک مثقال قردمانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت
خواہ ایک مقدار شربت غاریقون سے اور سیساليوس خواہ کسیقدر پنیر مایہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم المغار الطیب
یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین ورادویہ مفتت حصات لینے جنسے پتھری ٹوٹکر ریزہ ہوجاتی ہی اُسکا استعمال بھی
ضروری ہی خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طورسے اور مثانہ تور و غیرہ مین بقدر ایک ذات لیتے پانچ درہم یا دو
دانگ یا تین مثقال خواہ نیمدرم سے نمک پیا ہوا پانیمین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانیمین پھیر کر استعمال پچکاری کا کرین اگر
یہ تدبیرات کارگر ہوون چاک کر کے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکالین دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین کبھی معدہ مین کسی
سبب سے دودھ بستہ ہوجاتا ہی خواہ بوجہ استعداد کے جو دودھ مین ہوتی ہی یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد
دودھ کے منعقد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ عارض ہوتا ہی اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے عارض ہوا ہو نہایت ردی
ہی اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہی معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اُس سے بھی احوال ردی
پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہی کہ برد تمام بدن کا اور صغر نبض اور
اختناق جس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو عارض ہوتا ہی اور کبھی اُس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہی جسکے معدہ مین دودھ
بستہ ہو جاوے علاج واجب ہی کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزون سے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے
نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے ثخن دودھ کا زیادہ ہوتا ہی مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اُوسے ضرور پلائین اور فودنج خشک بوزن پانچ
درہم کے اُوسے پلائین کہ عجیب النفع ہی اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہی اور چونکہ قوت تحلیل کی اُسمین زیادہ ہی لبن حلیب کو
جمود سے باز رکھتی ہی اسیطرح انافخ کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو پگھلا دیتی ہین یا بذریعہ قی کے
اخراج اُسکا کر دیتی ہین خواہ اسہال کے ذریعہ سے اخراج کر دیتی ہین اور جو دوائین معدہ کے خون بستہ کے واسطے اوپر لکھی گئی
ہین خصوصاً جو دوا ہے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہی اور دوائے انجدان اور دوائے کبریت خواہ دونون برابر پلائی جائین
سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین مقالہ تیسرا تدبیر عام نہش کی یعنے کاٹنے سے جانور
کے جو زہر پیدا ہوتا ہی اُسکی تدبیر اور حشرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان
ابتدائے قول نہش کے بیان مین قانون عام اس زہر کے علاج مین تقویت حار غریزی کی اور اُسکو برانگیختہ کرنا مدافعت
پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہی اور بعد بریہ تاکہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کے دفع کرے اور احشا کی تقویت
کی مراعات بھی ضرور ہی اُسکے بعد دفع سم اور ابطال اُسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ اثر ہو

خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم پوشیدہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی درپیش ہو جاتے
ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین بدقت اور دشواری ہوتا ہی بسبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہو
جسوقت رطوبات کو پائی اور اسپر سوار ہو بیٹھے دخیل ہو اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین ۔ معتبر ہن اوقات فصد کا وقت
ہی جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہو اور جذب اسکا ہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی
پیدا ہوتی ہی کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہی ہلانے کی دوائین جو زہر
بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فادزہرات کلیہ مین یا تریاق اور فادزہر خاص ہر ایک سم کا جو ادویہ مضاد اور
مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہی خواہ بالخاصیت اُسے مفید ہی یا ایسی دوائین جو سمیت
کو بطرف خارج کے متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سے ادویہ معرقہ یعنے پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی
دوائین جو اخلاط کو دور ہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ ہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقیئہ کے لسوع کے واسطے
اور اسی طرح مدرات کا حال ہی یا ادویہ ایسی ہین جو محرک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتے ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہی اسکو
دفع کر دیتے مین جیسے ہی ادویہ مسہلہ اور ملینہ اور مقیہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہی اسمین چند اغراض مد نظر
ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف سے اور خون کے روکنے سے حاصل ہوتی
ہی اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہی اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہی ۔ اور از این قبیل
عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اُن دواؤن سے کہ ملکوی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کے ہین اور
اسی وجہ سے کہ بعض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہی اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع
کرتی ہی اُس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہی خصوصاً یہ دوائے جاذب اسوقت زیادہ مفید ہوتی ہی کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی
ہو اور از این قبیل ہی حجم کا استعمال ہی اور کبھی احتیاج شرط کی بھی ہوتی ہی اگر زہر اندر کیطرف ساری ہو گیا ہو اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے
کے طریقے مین ہو اسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہی اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین ہی نکل جاتا ہی اور
فقط یہی تدبیر کافی ہو جاتی ہی لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہی کہ وہ فاقہ سے نہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور مونھ اپنا دھو چکا ہو اور اسکے
دانت مین سڑی ہوئی بو سے بدبو آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کر لے اور کسیقدر شراب پی لے اور مونھ مین روغن گل
اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے مونھ مین اور کسی قسم کی آفت عارض ہو تاخیر کرے لو پہلے اُسکے دفع کی تدبیر کرے
اور جسیقدر چوسا جائے اوتنا تھوکتا جائے ۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور
جاذب ہون اگر ضماداً استعمال کیجائین بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اُنکا جذب کبھی تو بقوت مسخنہ ہوتا ہی اور کبھی بسبب مشابہت
کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہی اور گوشت سانپ کا سر اور دم
کاٹ کر مار گزیدہ کو مفید ہوتا ہی اور سمیت کو جذب کرتا ہی تا انکہ بعض ادویہ بھی دفع سموم کا کر دیتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہی
اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے بین بین ہوتا ہی اور اس دعوے مین خواہ ثبوت مین
اس دعوے کے حکیم طبیعی کو بحث اور تفحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کر سکتا ہی اور طبیب کو بحث

اور دریافت نہ کر سکے کچھ اُسے بہ نظر فن خاص کے مقرر نہیں ہی اکثر لطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہین جیسے قریحہ خواہ آبلہ پڑجاتا ہی پس واجب ہی کہ جو چیز اُسمین ایسی ہو وہ گرادی جاوے یہی شرط دواے طلائی ہی اور ایک شرط یہ بھی ہی کہ طبیعت سم کو سیلان کا احالہ اور تبدیل ضرور حاصل کردے یا تو رطوبت کو منجمد کردے تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے بیخ بیروج کی یہی خاصیت ہی یا احراق سمیت کردے جیسے داغ دینے سے رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہی اگر زیت اور زفت کے ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اُس سے داغ دینا طریقہ اہل مصر کا ہی خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اُس دوا مین ایسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کردے خواہ کیفیت حرارت اور برودت مین انفاذ کیوجہ سے سمیت کو تبدیل پیدا ہوا اگر ابتدا مین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جاوے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع بہت نہ پیدا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ ظاہر ہون اور امر عظیم ہو گرد اگرد مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر رطوبی تک ہی سبکا سب نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالیں اسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر ضروری کے ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور درکار ہی کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اُن اعراض کا کرین جو عنقی ہین اور لسوع کے تابع ہوتے ہین جیسے فلقطار اسی غرض سے ان ادویہ مین داخل کرتے ہین کہ اگر خون بکثرت جاری ہو تو اُسے بند کردے منجملہ وصایا کے جو سموم مین خواہ عضوض مین قابل حفظ کے ہی یہ ہی کہ اندمال جراحت کا تاوقتِ صحت اور ضرر سم کا بالکل ہوچکنا زمانہ صحت تک بخوبی خیال کیا جاوے ادویہ مشروبہ بعد کاٹنے حیوانات کے منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم حندقوقی پانی مین پیسکر پلائین خواہ شراب مین ڈالکر پلائین اور طبیخ انواع فوتنج کا یعنے اسکے تینون قسم کا اور جند بیدستر عجیب النفع ہی لبن لاغیہ اور میرے گمان مین لبن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہی جسے تیام لوشیخی اور فرادی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کے لسع کو مفید ہی خصوصاً مارگزیدہ کو زیادہ نافع ہی اور عید وار اور لوجا اور پشیر موش اور آذریون اور تخم بازورد اور حرف اور کمون کی وہی قسم جو کلونجی کے مشابہ ہی اور کاشم اور ثوم اور ریوست ورق عرعر ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہی جالینوس کا قول ہی جس شراب مین سانپ گر جاوے لذاع ہوام کو اُسکا پینا مفید ہوتا ہی پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی تمام سمیات کے مضاد اور مخالف ہی اور مقدار شربت دو مثقال ہی اور بیخ الخیان جمیع سموم کو نافع ہی اور ثمرہ پنجنگشت اور روغن بلسان اور حب بلسان اور پنجنگشت اور جوز ہمراہ انجیر کے اور سندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہی نہوش کے بارہ مین دار چینی جو خاص چین سے آئی ہو اور مینگنی بکری کی ملا کر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کمادریوش اور کاشم الفیاسطان نہری ہمراہ دودو مثقال کے اور اجوائن سکبینج اور لیتہ ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اسکا شرباً وضماداً اور راسن اور فیسوم اور قردمانا بارنیون اصل الخنثے تین درہم اسیطرح اندرونی اعضا اس غرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اُسمین بھیر دین اور خشک کرین اور بوقت حاجت اُسمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی بستانی کا اور تخم خطمی دماغ ماکیان خصوصاً ہمراہ نفخہ کے شوربا نیولے کا جو زندہ ہو اور شوربا موش دشتی کا زندہ ہو ہمراہ شراب کے پلائین اور رتق ملح اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور قنہ عجیب النفع ہی جنطیانا بھی خوب چیز ہی تخم کرنز بری بھی نافع ہی ادویہ باردہ مین سے جو اسکو نافع ہی بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد کے کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہی اور سیاوشان بھی اور کبھی غاریقون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کرکے استعمال کرتے ہین تریاق عجیب افیون اور مرمکی ایک ایک درہم فلفل ڈیڑھ درہم کوکنجی پانچ درہم جنطیانا تین درہم سنبل دو درہم شہد اور

ہر جز سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ طبوخ جید سکے ۔ ایضاً دواء الطین بھی بہت نافع ہو نسخہ اسکا یہ ہو حب الغار دو مثقال
گل مختوم دو مثقال یا بولس ہمراہ زیت کے استعمال کرین اور مقدار شربت ایک بندقہ مین اوقیہ ماء العسل مین ۔ ایضاً تریاق نافع
ہو تریاق لسوع کے واسطے اور مشروبات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل بیخ خاہر ایک سے ایک درہم عنزروت
سے معجون کرین اور روعیب مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اسمین تری داخل کرین اور
مزاج پکڑ لے اور طیار ہونے کے بعد ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین ۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ دوائے مذکور بطور سرمہ کے لگائی جائے
تب بھی نافع ہو اور طبیخ مرجانات نہری کا اور خون چھوا کا اور رب مملوح یہ بھی دوا ہر ایک قسم کے نہش کو نافع ہو کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک
دو درہم حلتیت زراوند مدحرج ہر واحد ایک درہمی فلفل سپید مرکی نصف درہمی شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر باقلائے
رومیہ کے شراب مین داخل کر کے ۔ ایضاً حلتیت دو درہم فلفل سداب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار ایک
ہی شربت ہو ۔ ایضاً حب بلسان ہر واحد تین درہمی تخم جرجیر تخم کندنا ہر واحد ایک درہمی زراوند بیخ انجدان سیاہ ہر ایک نصف ایک
درہمی سکہ مرکی زعفران ہر ایک ایک درہمی طین چار درہمی شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کے ۔ ایضاً
حب بلسان زوفائے خشک نیز نعنت بری فلفل سپید اور سیاہ دار فلفل بیخ ترکی نیسون فطراسالیون سارون کمون کرمانی زراوند
ہر واحد چار جز سنبل فقاح اذخر ہر ایک سے چھہ جز شہد مین معجون کرین ۔ مقدار شربت بقدر ایک باقلائے رومی طلاؤن کا بیان
جانور ون کے کاٹنے کے مقام پر جو دوائین بطور طلا کے لگائی جاتی ہین انمین سے نفط ابیض اور نفط ازرق اور قوم خام خواہ او بالا
ہوا روغن زرد مین خواہ جند بیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمین پانی کا لگاؤ نہوا ہو اور خود بیخ نہری بہت اچھی طرح جذب
کرتی ہو اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی ور مرغ جو زندہ پیٹ لگا جاکر کے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت
بدلتے رہین ۔ ایک قوم کا یہ قول ہو کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہو اسیوجہ سے تانبا اگر مرغ مسلم نگل جائے اسکے پیٹ مین
پگھل جاتا ہو اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہو جاتے ہین اور شاید یہ اثر اسکے پوٹہ مین ہو اور شکنبہ مین ہو لیکن یہ اثر نہ ہو منجملہ
منفاوات کے نمک اور سرکہ اور تلخہ گاؤ یا نمام اور برگ خنثی یعنے وہ گھاس جسکا نام خنثی اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر
اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون لیکا کر یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ ضماد ثوم اور سیخ اور بکری کی مینگنی اسمین
جانورون کے کاٹنے سے نافع ہو سوائے مار گزیدہ کے زہر کے اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہو حتیٰ کہ مار گزیدہ
کو بھی نافع ہو ۔ ایضاً خردل اور بورہ اور سجی آب صابون خواہ قطران مین پیسکر طلا کرین یا زفت ہمراہ نمک کے پکا کر طلا کرین
۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہو بلکہ سانپ کے کاٹے ہوئے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہو
ور یہ علاج ارباب مصر کے ایجاد سے ہو اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہو اور بہت عمدہ طریقہ ہو ۔ پیاز دشتی ہمراہ سویق
کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جائے اور مرہم نطرون کا منجملہ لطوخات جیدہ کے آب دریائے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملا کر
اور طبیخ موش دشتی زندہ کا اور طبیخ نیولے کا بھی مفید ہو ایسے طلاؤن کا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام پاس نہ آسکین
اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوئی ہین انمین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہو اور دعیہ کو جب زیت مین
گلولین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا فقاح سرو خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنکشت زیت مین یا قیسوم بیخ انجدان

اور خنثی اور دو تو یا حب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزین ہمراہ تریت کے استعمال کرنی چاہئین اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہین مثلاً بیخ انجدان سیاہ اور فلفل ساذج تازہ اور حب غار ہر واحد ایک جزو بیخ زبرج نصف جزو حب بلسان قردمانا ہر واحد تین جزو کو ملا کر زیت مین پختہ کرین اور اسقدر پکائین کہ اسکا قوام پیدا ہو جائے اتنا گاڑھا جیسا پنجال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر طلا کرین ـ ایضاً خنثی دو درہم حب بلسان بزر البنج ہر واحد نصف درہم سرکہ اور زیت مین ملا کر طلا کرین ـ ایضاً ـ فقاح صنوبر ایک جزو بیخ بیروج دو جزو بزر البنج تین جزو سب کو زیت مین ملا کر طلا کرین اور اس دوا سے دھونی بھی دیسکتے ہین ـ ایضاً ـ حب غار دو جزو میعہ جزو واحد سبکو ملا کر روغن مین طلا کرین اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے طرد ہوام بالکلیہ مکان کو ایسی چیزون سے چھڑکین جنھین ہم آیندہ بیان کرین گے اور پھاڑنے کی بھی وہی چیزین درکار ہین اور حجرے مکان کے اور کونے مین وہی چیزین نزیرین جنھین ہم ذکر کرتے ہین دھونی کے بیان مین خواہ اور ترکیبات مین اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے تاکہ ہوام گرد نہ پھٹکنے پائین اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگ جائین دھونی کرنے کی چیزین جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہین اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہائے تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ مین عجیب الاثر ہے اسی طرح قنہ اور سکبینہ اور اظلاف اور جوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور فودنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور جعدہ کا اور دھونی بنجنکشت کی اور اسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف بابلی کی دھونی اور فرش اسی طرح خاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور گندھک اور بکری کے سم کی بنا کر سلگائین سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جائین ـ ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور مومیائی خواہ سلاجیت سب کے ہر واحد ایک جزو موئے گوسپند اور سم اسکا ایک جزو قرص بنا کر دھونی دین اور فرش کو اس سے بخور کرین یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ قردمانا بیخ انجدان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک اوقیہ پوست بیضہ نعام یعنے شتر مرغ کلونجی تخم حرمل ہر واحد دو اوقیہ ـ ایضاً ـ گندھک سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزر البنج ہر واحد ایک درہم پوست بیخ بیروج ایک درہم موئے گوسپند تین درہم فودنج دو درہم مومیائی خواہ سلاجیت چار درہم سب کو ملا کر دھونی دین اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی کے واسطے اختیار کرین اسکی دھونی سے امان ہر طرح کا حاصل ہے بھگانے کی چیزون مین سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بھگانے سے اکثر ہوام بھاگتے ہین سیستر اور حبق اور بنجنکشت ہر واحد ایک جز اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگائین اور شیح کا بھی حال ہے اور حلتیت کی بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسی طرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الاؤ لگائین یا راکھ اسطرح گرد مجلس کے بچھائین جیسے کپڑے کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہین ـ ایضاً بہت سے چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہین اور اسی جگہ جاکر جمع ہوتے ہین ـ ایضاً لقلق اور مور کا پالنا اور گھرون مین ان جانورون کا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بعضا ئیات اور ابابیل اور قنفذ اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہین اور جن پر اثر ہوام کا نہین پہونچتا ہے ایسی چیزون کا گھر مین پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہو سکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام انکے خوف سے گریزان رہتے ہین اور شاذ و نادر کھین گر نکل آئے تو یہی جانور انکو قتل کر ڈالتے ہین اطبا کہتے ہین جو شخص توشہ دان تامور کا سب کر کے اپنے پاس رکھے سانپ اسکے گرد

بھگانے کا اسیطرح جو شخص اسکا پیڑ اپنا کرے لیکن یہ بات جس شخص نے کہی ہے اسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہے درندہ جانورن
کو ہلاک کرنیوالی چیزین کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کئے جاتے ایکی کا اور خانق النمر کے کھلانے سے چیتا اور
خانق الذئب سے بھیڑیا اور کتا اور شغال اور بادام تلخ سے لومڑی اور کنیر سے اور برگ آزاد درخت سے تمام بہائم قتل کیے جاتے ہین
سانپ کے بھگانے کی تدبیر بارہ سنگھا کا سینگ اسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکرے کی کھری اور بیخ سوسن
اور عاقرقرحا اور کبریت کی دھونی سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے جو شخص اپنے بدن مین لوف جو ایک قسم کی گھاس ہے تعریف خواہ اسکا
عصارہ یا جوشاندہ بدن مین لگائے اسے سانپ نہین کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر خلول سے تر کرین اس جگہ سے بھی سانپ بھاگ
جاتا ہے اور خردل سے سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سے سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو پھیلا دین ہرگز ادھر ہو کر نہ نکلے گا اور
صائم کے منھ کا تھوک خصوصاً اگر صائم اپنے منھ مین نوشادر رکھ لے سانپ کو قتل کرتا ہے بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو
صائم جاڑ رہا ہو اگر بچھو پر تھوک دے تو مر جاتا ہے اور طول مین چاپ کی ہوئی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے پتے
کا عرق اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے میعہ اور زرنیخ اور بقر کی مینگنی بھیڑ کے قرب کی چربی
سب اجزا ہم وزن لیکر پہلے قرب کو پگھلائین اسکے ادویہ کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر ٹکڑی ہوئی
مولی بچھو کے سوراخ مین رکھین اسے جرأت باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھائین اسی کی بو سے اور ہڑتال
کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے کھٹملوں کے بھگانے کی تدبیر اگر خیساندہ حنظل کا مکان مین چھڑکین سب مر جائین اور بنا
جائین اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ علیق کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکرے کا خون کسی گڑھے مین بھر دین سب
کھٹمل وہین جمع ہو جائینگے پس اسی تدبیر سے سب کو یکجا کرکے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جب لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو تو سب
بھی سب کھٹمل جمع ہو جاتے ہین اور رایحہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہین ہمارے ملک مین ایک گھاس ہے کہ اسکا نام
لیکواز ایہ حشیشۃ البراغیث ہے جس وقت اسے بچھونون پر رکھین کھٹمل بیہوش ہو جاتے ہین اور انمین تخدیر پیدا ہوتی اور پھر زندہ نہین رہتے پسوا
مچھر کے بھگانے کی تدبیر انگیٹھی مین برادہ چوب صنوبر کو سلگائین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو سلگائین اور بہتر یہ ہے کہ سب کو
یکجا کر کے سلگائین اسیطرح خشک آس اور کبریت اور مقل اور شونیز جسکا نام قولون ہے اور اختار بقر اور حرمل ان سب کی دھونی
دین اور بچھونے پر رکھین اور بوریق اسود و جوز سرو کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل ترمس سے چھڑکین نفع کریگا یا طبیخ کنگنی
کا یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ افسنتین خواہ جوشاندہ سداب نیولے کے بھگانے کی تدبیر یہ ہے کہ سداب کی بو سے
بھاگ جاتا ہے چوہے کا بھگانا اور مار ڈالنا اسکی تدبیر یہ ہے کہ مردا سنگ اور خربق سے مرجاتا ہے ۔ ایضاً خربق اور بزر البنج اسیطرح
بیخ کرنب بھی اسکی قاتل ہے ۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور بصل الفار اور سنک سے اگر چوہے کی کھال نکال کر کسی
گھر مین ڈال دین خواہ موش نر کو خصی کر کے یا اسکی دم کاٹ کر چھوڑ دین جب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اور عطر کے ڈالنا
بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہا کو ڈورے سے صوف وغیرہ کے پاؤن باندھ کر اگر کسی گھر مین چھوڑ دین
جتنے چوہے اس گھر مین ہین سب بھاگ جائین گے اور مجھے اسمین تردد ہے چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر
چیونٹی کے سوراخ پر اگر قطران کو رکھین بھاگ جانے گی اسیطرح مقناطیس اور تلخ گادہ سے اور اسیطرح زفت اور حلتیت

اور خود چیونٹی کو بطور دہونی کے اگر سلگائین اُسکے دہوئین سے بھی بھاگ جاتی ہی مکھی کے بھگانے کی تدبیر ہرتال کو دودھ مین ملاکر
رکھین اُسکے پینے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہرتال مع کے دہوئین سے بھی اور گندہک کے دہوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی
ہین شہد کی مکھی اور بھتورہ کے بھگانے کی تدبیر گندھک کے دہوئین سے اولہسن سے بھاگ جاتی ہی اور جو شخص اپنے بدن مین
خطمی کا ضماد لگائے اُسکے پاس نہین جاتی ہی خواہ عصارہ خبازی اور زیت کو ملے لیکر ملے کے بھگانے کی تدبیر بنا بر قول
ارباب تجربہ کے چنار کی دہونی سے اور خصوصا برگ چنار کے دہوئین سے بھاگ جاتا ہی دیمک کے بھگانے کی تدبیر
جس گھر مین ہُد ہُد کا آشیانہ ہو خواہ اوسیطرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہی اور نفیر اور تدخین اعضاے ہدہد اور اُسکے پر کی دیمک
کو قتل کرتی ہی جیسا اہل تجربہ کہتے ہین سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑون مین جو کیڑا لگتا ہی اگر افسنتین کپڑے مین رکھین
تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فودنج اور اسیطرح پوست ترنج کا بھی فائدہ ہی اقسام سانپ کے جو لوگ سانپ پکڑ لیتے ہین اور جنکا
فن یہی ہی کہ سانپون کا حال اور اُنکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اُنھون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ملکی تو وہ قسم ہی کہ اُسمین
حدت زیادہ ہی اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہی اسکے کاٹنے کا کچھ علاج نہین ہی اور اسی مین اصم لکھے ہین اگر
اور اصلات داخل ہی اور اسمین سواے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ نفع نہین ہی خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جاے
اور سمیت کو جلا دے اور مجاری سمیت کے پھیلنے کی تنگ کردے کبھی اُسکے علاج مین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کے گھی
خوب پیٹ بھر کے کھلا کر قی کراتے ہین اُسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہو اور زیادہ سمیت اسمین نہو
فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہی اُسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہین دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر
ہی اور کمتر اُسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہی - اور تیسری قسم درمیانی ہی کہ تین روز یا سات روز تک اطبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا
خواہ اور بڑے بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ ردی السمیت ہوتے ہین اُنکا علاج فقط اُسی جگہ کیا جاتا ہی جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہی
اور سمیت کے لحاظ سے تریاقی علاج نہین کیا جاتا ہی - اہل تجربہ نے کہا ہی کہ پہلا طبقہ جو شدید الحرارت ہی اُسکے بھی چند اقسام
ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہی اور یونانی مین اُسے باسلیقوس کہتے ہین اُسکی سمیت کا یہ حال ہی کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز
سنے فوراً مر جاے ایک قسم وہ ہی جسکا نام خطاف ہی اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شپرہ کے ہوتا ہی اور طول مین قریب ایک
ذراع کے ہوتا ہی اور گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہی خواہ وہ سانپ جسکا نام اسقلیس خشک ہی کہ اُسکی جلد ظاہری نہایت درجہ
خشک اور کھری ہوتی ہی اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہی اور رنگ اسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہی آنکھین اسکی
زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہی - اُنھین اقسام مین سے ایک وہی سانپ ہی جسکا نام نراقہ ہی
اسکو قدرت ہی کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر یہ
تھوک پڑتا ہی مر جاتا ہی خواہ جو شخص اسکے تھوک کی بو سے کسیقدر اسکے دماغ مین چڑھ جاتی ہی وہ بھی مر جاتا ہی اور طول اسکا دو ہاتھ
تک ہوتا ہی اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہی اور جسے کاٹتا ہی وہ بھی مر جاتا ہی قبل اسکے کہ مقام لسع مین درد پیدا ہو ان
اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کے بچنے کی امید
ہو ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہی کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہو جائے کہ اُس سے احتراز کرے - اور شاید کبھی وہ علاج جو اہم

مذکور ہوا ہی شاذ و نادر نافع بھی ہو جاتا ہی۔ سم مقصد یعنے جو سانپ کو ننگا اور فی الفور مہلک ہی اسکے بھی چند اقسام ہین اور جلد و مصر مین
بکثرت ہوتے ہین اور کبھی بعض اقسام مین زیادتی بطور شاخ اور سینگھ کے ہوتی ہین اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین سپید اور سرخ
اور اشقر اور رسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہی اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل منشار یعنے
تیشہ سپید کے ہوتے ہین سانڈ بہ جو قاتل ہین فی الحال وہ بھی اسی طبقہ مین داخل ہین اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف
ہوتا ہی۔ بعض انمین سے افاعی اصلیہ ہوتے ہین اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنے پیاس لگانے
والے ہوتے ہین اور بھی بہت سے اقسام اس طبقہ مین ہین جنکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپون کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہی
لیکن نوع مین اختلاف نہین ہوتا ہی بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہین پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہی جیسے نر و مادہ
کا اختلاف ہوتا ہی نر مین دانت کم ہوتے ہین اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہی اور بعض شیر سے کی یہ رائے ہی کہ مادہ ہی زیادہ بری ہی
کہ اسکے دانت زیادہ ہین اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہی جوان سانپ بہ نسبت مسن کے زیادہ برا ہی اور بنظر جثاثت
کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہی اسلیے کہ بڑا سانپ زیادہ برا ہی بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونون ہون اور
بنظر مکان اور جاے سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہی مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑون پر رہتے ہین انکی سمیت زیادہ ہی بہ نسبت انکے جو
سر زمین آبی ترائی مین خواہ پانیون مین رہتے ہین کیونکہ بنظر یبوست و سیری کے بھی سمیت مین سانپ کے اختلاف پیدا ہوتا ہی بھوکا سانپ زیادہ دلیر
ہوتا ہی بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہی جیسے غصہ ور سانپ کہ بحالت غضب مین کاٹ کھائے زیادہ برا ہی
بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت مین اختلاف پیدا ہوتا ہی
اسلیے کہ گرمیون کی فصل مین سمیت زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت جاڑون کے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور
موٹا ہو اسکی سمیت زیادہ ہوتی ہی بعض لوگون کو گمان فاسد ایسا ہوا ہی کہ سانپ کا زہر بارد ہی جیسے افیون وغیرہ حالانکہ۔ یہ
گمان محض غلط ہی اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہی اسکی وجہ یہ ہی کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مضادت اور مخالفت تاثیر سم کے
فوت ہو جاتی ہی اور اسی کے بقا سے حرارت بدن مین ہی لہذا بعد فنا حرارت غریزی کے برد اور سردی محسوس ہوتی ہی حار غریزی
کے انتشار سے تمام بدن مین حرارت پھیلتی ہی اور جب یہ حرارت بدن مین نہ رہے اور قلب مین کسیقدر خفیف گرمی رہے کچھ ضرور نہین
کہ اطراف بدن مین وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہی اوسکا زہر بارد ہی اور دلکے خون
کو جمع کر دیتا ہی اور منجمد ہو جاتا ہی اور اسیطرح سے مخدر بھی ہی۔ یہ بھی قول درست نہین ہی ہان چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہی
اور اسکی موت پیدا کرتا ہی لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہی اور اس دعوی پر یہ دلیل ہی کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہی فصل زمستان
مین وہ مر جاتا ہی اور جسکا مزاج گرم ہی اسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہی یہی دلیل ان لوگون کی ہی جو اصلہ کے مزاج کو بارد
کہتے ہین اور جو کوئی کیون نہ ہو اور کیسا ہی عالیقدر کیون نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہین ہی اور نہ یہ دعوے حشرات
صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات مین درست ہی لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہین انمین اسکا کسیقدر ظہور ہی دیکھو زنبور کو کہ اگرچہ
اسکا مزاج گرم ہی لیکن جاڑون مین مر جاتی ہی اور اسمین حس و حرکت باقی نہین رہتی ہی شاید سانپ جاڑون کی فصل مین اگرچہ مزاج
اسکا گرم ہی اور بغیر حرکت نہین کرتا ہی اسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہی اور احوال دوسرے ۹

جو اسّے عارض ہوتے ہیں باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان اور یہ پہلی قسم ہے سمّ کی یعنے بجاگر اور حرمانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھے
یہ دریافت نہین ہے کہ حرمانا اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا اُنمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکا اسواسطے رکھا ہے کہ اسکے
سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لانبی ہوتی ہے اور سر اسکا پتلا زیادہ ہوتا ہے اور
آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور
جہان رہتا ہے اُس جگہ گھاس وغیرہ نہین اُگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کے اوپر سے اوڑکر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے
اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہوکر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر اور
آواز کے سے ایک تیر کے سپٹے تک جو ذی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچے وہ بھی
مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اس مین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اُسکا بدن پگھل جاتا ہے اور پھول
کر صدید اور ریانی بدبو اُسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاے وہ بھی مرجاتا
ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کے ضرر سے نجات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اُسکو ہٹاوے خواہ چھوٹے اُسکو
کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کو مس کیا سوار مع گھوڑے کے مر گیا
اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونون مر گئے یہ سانپ بلاد ترک اور نوبیہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے علامت ملکہ یا
بجاگر سانپ کے کاٹنے کی آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مرجاتے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مرے جہان اس سانپ کے
ہونے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے حرمان کا بیان حرمان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اُسکے صفات قریب
اوصاف ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا ہی چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دیکھنے اور صفیر کے سنانے
سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اُسکا گوشت مہرہ ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اُسکے قریب
جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا ہے کہ ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع
تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسیقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم
خشخاس دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے علامات کاٹنے اُس
سانپ کے جسکا نام خطاف ہے اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے جسکو یہ سانپ کاٹتا ہے اُسے ہچکی اور تغیر لون
اور خدر اور برد اعضا اور سبات اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اُسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت
زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اُسے ہم بیان کرچکے ہین علامات اُس سانپ کے
کاٹنے کے جسکا نام اسفیوس ہے اور یہ بھی بجاگر کی قسم مین ہے یہ سانپ جسے کاٹے اُسپر وہی اعراض طاری ہوتے
ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اُسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین سن پیدا ہوتا ہے
اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاے بدن سرد ہو جاتے ہین اور پلکین بند ہوکر خشکی اُنمین پیدا ہوتی ہے علاج اُسکا وہی
ہے جو صم کا علاج ہے زراقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان جسکو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص بے حس و حرکت
بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اُسکی بعد اُن احوال کے ہوتی ہے جو اسفیوس کے باب مین مذکور ہوئے ہین

اور جاری پے درپے اور آنکھون کے بند ہونے کی نوبت پہونچتی ہی اور گردن اینٹھنے لگتی ہی اور کزاز پیدا ہوتا ہی تنفس کا انتظام بالکل باطل ہوجاتا ہی اور درد کا احساس اسے نہین ہوتا ہی اور کبھی ابتدا مین ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہی جو اُسکے پاس موجود ہوتا ہی اُسے معلوم ہوتا ہی کہ اپنی انگلی حلق مین ڈالتا ہی تاکہ قے ہوجاے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہی کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر تھوکتا ہی اب مجھے یہ ٹھیک معلوم نہین ہی کہ یہ قسم وہی ہی جسکا مین ذکر کرچکا ہون یا اتنی یہ دوسری قسم ہی اور اصناف کی قسم مین داخل ہی لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہی کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہی جیسے سوئی چبھ گئی اور اُس جگہ ورم ہنیچ تا ہی اور تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اُس سے بہتا ہی اور غشاوہ چشم بھی اُس شخص کو عارض ہوتا ہی جسکو یہ کاٹے اور اوجھ اور فم معدہ مین درد پہلے پیدا ہوتا ہی اُسکے بعد تعمیق بصر اور سبات پیدا ہوتا ہی اور ایک روز کی تہائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہین رہتا ہی علاج اسکا وہی ہی جو صم کا علاج مذکور ہوا مقرنہ کا بیان یہ بھی صم کی ایک قسم ہی طول مین ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک ہوتا ہی اسکے سر پر دو بلندیان مثل دو سینگھ کی ہوتی ہی اور اسکے بدن کا رنگ مثل ریگ کے ہوتا ہی اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور سخت ہوتے ہین چلتے وقت آواز کھڑکھڑی پیدا ہوتی ہی اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہین ترچھے نہین ہوتے اور اکثر ریگستان مین پیدا ہوتا ہی ایک قوم نے کہا ہی اسمین ایک قسم وہ بھی ہی جسے قصیرہ کہتے ہین اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہی کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے ہین اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہی کہ کسیقدر ٹوٹ کر گرجاتے ہین اور اسکے بھی چند اقسام ہین چھوٹے اور صغیر اور دونون طرف کے جبڑے اسکے بڑے بڑے ہوتے ہین اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہین علامت اسکے کاٹنے کی ایسی چبھن مقام لسع پر ہوتی ہی جیسے سوئی کسی نے گڑودی ہی خواہ ایک کیل چھوٹی کسی نے گاڑی ہی اور گڑ کر جم گئی ہی اور تمام بدن اسکا گران اور بھاری ہوجاتا ہی اور دونون پپوٹے سوج جاتے ہین اور دوران سر و ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہی علاج اسکا بھی صم کا علاج ہی اور خاص علاج اسکا یہ ہی کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلا کر کرائی جاے بہت عمدہ ہی اور قے ہوجانے کے بعد زیرہ ہندی اور سمسم بھی نافع ہوتی ہی شراب پلا کر اور چند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فودنج بری ہمراہ شراب اور تخم ترب کے عجیب النفع ہی اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ قطران کے اور پیاز سرکہ مین کوٹا ہوا نافع ہی اُس سانپ کا بیان جسکا نام ادرسیں اور کردوسودروس ہی یہ سانپ اگر پانی مین پایا جاے اہل یونان اسکو اودرہ س کہتے ہین اور اگر خشکی مین پایا جاے اُسکا نام کردوسودروس ہی اور اصل صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہی اور اُس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہی اور اسکا شر اور ضرر بھی بنسبت اُسکے زیادہ ہوتا ہی اور جہان کاٹتا ہی اُس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہی اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہی بعد ازان وہ مقام سبز ہوجاتا ہی اور سڑ جاتا ہی اور جسے کاٹے اُسکو دوار اور قے بد بو صفراوی اور حرکت غیر منتظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہی اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہی اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہین پاتے اور اگر بوجہ اسکے کہ اس قسم مین زہر کم ہوتا ہی کوئی شخص بچ جاے خواہ اسوجہ سے کہ ملسوع کا مزاج قوی ہو اسپر اثر زیادہ نہین ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اُنسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا علاج پہلے علاج عام سے معالجہ کرین اور خاص معالجہ اسکا ایک یہ ہی کہ جو السرو پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درخمی ہمراہ ماء العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین اسیطرح زراوند دو درم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے جسمین پانی ملا ہو اسیطرح عصارہ منزاسیون بھی مفید ہی اور ضماد جوثہ اور زیتا اور فودنج کوہی کا اور پوست

نیز بلوط وغیرہ تنہا ایک ایک جزو خواہ سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر کرین **آذریس کا بیان** مین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہون کہ بعضے شبہ لیتے ہین کہ آذریوس اور افعی مین کچھ فرق ہی یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہی کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہی جیسے اور الفاظ یونانی مین اسیطرح ہو جاتا ہی۔ لیکن مین نے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہی اسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اس مصنف نے کہا ہی کہ اسکے کاٹنے سے جراحت پیدا ہوتی ہی اور زخم چوڑا ہوتا ہی اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہی اور اس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہی جو بدبودار متعفن ہی اور علاج ان لوگون کا بہت دیر مین نتیجہ ہوتا ہی اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہی اسیلئے مناسب ہی کہ اس مقام مین کوئی اور شخص تامل و نظر کرے اور اسکی تحقیق کر کے لکھے تاکہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے اب ہم طبقہ ثانیہ کیطرف منتقل ہو کر بیان اسکا بہ تفصیل کرتے ہین اور جتنے امور متعلق بہ لسع ہین انھین مشروحا بیان کرتے ہین **بیان علامات لسع افاعی اور اسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین اژدھے کی وہی قسم ہی جو نر ہی اور مادہ بہ نسبت نر کے اسلم ہی اور مادہ کا کاٹنا اسطرح پر دریافت ہوتا ہی کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑ جاے اسطرف ادھر سے کاٹا ہی اور اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برآمد ہو اسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین صدید مائی نکلتا ہی پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہی اور رنگ بھی اسکا زہر کا ہو جاتا ہی اور مقام لسع مین سوء پیدا ہوتا ہی پھر وہ درد چلتا ہی اور متحرک ہوتا ہی بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہی قریب موضع لسع کے اور منہ مین خشکی پیدا ہوتی ہی اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہی اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہی کہ اسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہی اسکے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہی اسکے بعد غشیان عارض ہوتا ہی اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہو جاتی ہی اور دوار اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہی اور سانس مین کوتاہی اور متلی اور ہچکی عارض ہوتی ہی اور کبھی کبھی ذرسی خلط مراری کی ہوتی ہی اور عسر بول پیدا ہوتا ہی اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہی اور بیشتر رعاف بھی پیدا ہوتا ہی اور پیٹ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق بارد پیدا ہوتا ہی اور بدن مین کپکپی بہت زور سے اور پھر غشی پیدا ہوتی ہی اکثر جو شخص اس صدمہ سے مرجاتا ہی وہ تین دن کے اندر مرتا ہی اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہی **علاج مارگزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے** پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ کرنا چاہیے اسکے بعد قوی تر علاج یہی ہی کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو تو کبھی تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہی اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہی اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزائے تریاق خود آلۂ سم ہو جائینگے مناسب نہین اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہی اور جو شئی غریب ہی اور طبیعت بدنی سے خارج ہی اسے ممکن نہین ہی کہ استعمال آلات کرے ہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہو اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مارگزیدہ باتر استعمال ثوم یعنے لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاوے اسیطرح کراث اور بصل ہمراہ شراب اگر ثوم بہم نہ پہونچے اطبا نے ذکر کیا ہی کہ ایل یعنے گوزن برشتہ اگر کھلائین فوراً مفید ہوتا ہی حرمل بھی ایسی دوا ہی جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہی اسیطرح لب حب اترج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہی ایک یہ ہی انیسون انسوطافن یعنے بابونہ درہم فلفل چار درمی پوست زراوند مدحرج جندبیدستر ہر واحد ایک درمی بارلیہ طلا یعنے دوشاب انگور مطبوخ

ست معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے ۔ ایضاً ۔ مرکی جندبیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایک درہم تخم شبث دو اوقیہ ملا کے ذریعہ سے معجون کریں ۔ ایضاً ۔ تخم حندقوقی زراوند دحرج سداب بری اور وہ مرکب نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے بغلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خالص ہے واجب ہے کہ مسکہ بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا مکھن کہ اکثر فقط اسی کے استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے اور ابتدا میں دودھ کے بُجھائیں اور بہ تکلف ایسے تنبہ اور بیدار کرتے رہیں اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر یہ ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اگرچہ ایک دانق بھی شراب کے ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو باز دریائی دستیاب ہو اور اوسے چبا کر نگل جاے اس رطوبت کو جو اسمیں ہے اور پھوک کو ضماد استعمال کرے معلم لسع میں ہرگز نہ مریگا ایک اور قوم نے شوربا مینڈک کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اُسکے استعمال سے مارگزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور سپولے کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں ۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ تجربہ اگر کسی ڈدے وغیرہ میں لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے

بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹنے میں لوگوں نے لکھے ہیں کہتے ہیں کہ فس صحرائی جیسے سمرقیون خواہ سمرنیون کہتے ہیں اسکا پینا بھی بہت مفید ہے اور وج ترکی کی جڑ اور برگ بادن اور بیخ زراوند اور بیخ مر اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور غارلقیون جو دوا ان میں سے بہم پہنچے شراب شیرین ملا کر بقدر ایک درم کے پلائیں اسیطرح عصارہ ابافلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ خصوصاً زیرہ کوہی اور عصارہ کرنب یا قسط ہمراہ ابولوسیں اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کا سمم خواہ بیخ کا سمم یا بیخ حرمل ہمراہ عصارہ گندنا کے یا حرشف کا ۔ ایضاً ۔ انفحہ ارنب اور دقیق کرسنہ خالص کر کے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ حیا اور بیخ خرنتیل جو نواحی بنزد معروف ہے وہ بھی تنہا درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ حندقوقی بھی اسیطرح مفید ہے ۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ تربد کو جسوقت شیرہ شدیدہ میں ملا کر استعمال کریں خوب نفع کریگی اور لیس لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فرادی وہی ہے اور کوئی شے بھی نافع ہے سانپ کے بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر بوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً قسط بوزن تین مثقال ورخطیانا ۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کر کے ڈالیں اور پلا دیں اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی کا پانی ۔ اور سب قلیں چیزیں خصوصاً جوف نیولے کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں انمیں سے عصارۂ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اونبیہ جوش دے کر اور عصارہ اطراف کرنب بطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں

ضمادات جو باہر سے لگائے جائیں یہ ضمادات ہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات اہیل و رجیع الفار اور بابونہ اور اسقیل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دوا خواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں اور پرانا پنیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور اور مرغ کا پیٹ چاک کر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کر کے اور ادہان میں روغن جار کا خواہ کوئی اور روغن جسمیں ورق الغار کو پکایا ہو

بیان اُن سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون روان کردیتے ہیں جیسے امورلوسس اور سطس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے انکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے حتی کہ جو قروح جسم مین کسی زمانہ مین ہوئے ہون اور مندمل ہو چکے ہون وہ
بھی از سر نو شگافتہ ہوکر اُن سے خون روان ہوتا ہے اور درد متصل پیدا ہوتا ہے اور قی الدم اور نفث الدم کبھی عارض ہوتا ہے
۔ قدماے اطبا نے بیان کیا ہے کہ یہ دونون سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکے بدن پر
نقطہ ہاے سپید ہوتے ہین اور طول نقطون کا بقدر طول نقطہ ہاے متفرقہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکے قد افعی
سے چھوٹے ہین اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری اور بیشتر سیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر لکیرین سپید رنگ
متقاطع ہوتی ہین اور انکے دانتون مین آواز کرکرانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے یعنے پوست اندرون دانتون کے چونکہ خشک
ہوتے ہین جیسے کوئی تھنب مین آکر دانت پیسے اور چال انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکے ہموار اور برابر ہوتے ہین یہ شخص جسنے ان حیات
کے یہ صفات بیان کیے ہین انکو طبقات اولی مین داخل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زبون ہین اور انکے کاٹنے سے
تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہین اور تمام مجاری طبیعی کھل جاتے ہین اور اُنسے خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح ہتنہر
رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو قروح مندمل ہو چکے اُنسے بھی پگھل پگھل کر یہ رطوبت جاری
ہوتی ہے بلکہ آنکھون مین جو رطوبت ہے وہ بھی بہہ کر نکلجاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور رعاف عارض ہوتا ہے
اور بسا اوقات معدہ مین درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مقام لسع مین ورم پیدا ہوکر سیاہ ہوجاتا ہے اور
اسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برآمد ہوتی ہے اور دست جاری ہوتے ہین اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے عسر
بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہوجاتی ہے سب اعضا مسترخی اور ڈھیلے ہوجاتے ہین اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی
غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گرجاتے ہیں بعد وہ شخص مرجاتا ہے۔ علاج
ان لوگون کا قریب یہ علاج اُن لوگون کے ہے جنھین اصلات اور افاعی کے کاٹنے کا صدمہ پہونچے اسطرح کہ شراب کثیر
پلا کر قی کرائی جائے بعد غذا دینے کے اور غذا انکی طریخ یعنے ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کے ہوتی ہے اور حلب
مین اُسکا شکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور توم سے تجویز کیجائے اور مکرر انھین قی کرائی جائے اُسکے بعد یہی مچھلی کے ساتھ
کھلائی جائے جو انگیٹھی وغیرہ پر اولٹی کرکے سینکی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصًا ہمراہ شراب کے
در عصارہ خشخاش ہمراہ اصل السوس کے جو آسمان گونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی انھین نفع
کرتا ہے اور کبھی بوجہ نزف الدم ضماد خرقہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بار تنگ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس
خون کا اچھی طرح سے ہوجاتا ہے اور داغ اسمین کراث اور اجوائن ور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہین حیہ
معطشہ کہتے ہین کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اُسکے بدن
پر نشانہاے سیاہ بہت سے ہوتے ہین اور سر اُسکا چھوٹا گردن اُسکی موٹی اور حلق اُسکی موٹی گردن سے شروع ہوکر دم تک باریک
ہوتی جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد نوبیہ اور شام مین ہوتی ہے اور صورت اُسکی مثل افاعی کے ہوتی ہے اور رنگ
اسکے پچھلے دھڑ کا دم تک مائل بہ سیاہی ہوتا ہے اور دم اوٹھائے ہوئے چلتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قسم اکثر سواحل اور کنارے دریا کے پیدا ہوتی
ہے کہتے ہین جسے یہ سانپ کاٹے اسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب و سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اسکی پیاس کسیطرح نہین بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیر

نہین ہوتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہی اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہین برآمد ہوتا ہی تا آنکہ پیٹ اُسکا پھول جاتا ہی اور تمام بدن پھول
جاتا ہی اور تمام رگون مین پانی بھر جاتا ہی علاج بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کے اور قے کرانے کے بعد خاص علاج اُسکا یہ ہی کہ
فضلہ اور رطوبات ندوتی (?) کا اخراج کرین اور پانی جسقدر پی گیا ہی اُسے نیچے کیطرف جذب کرین اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس و سنبل ہندی
اور دار چینی اور اسارون اور سیالیہ (?) اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونا اور زیت کا کرین اور ضماد لگائین جیسے
ہم دیوانے کتے کے کاٹنے مین بیان کر چکے قفازہ اور طفارہ یہ سانپ چھوٹے اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور اکثر یہ سانپ درختون پر
لٹکے ہوئے ہوتے ہین اور جو شخص اُن اشجار کے نیچے پہونچتا ہی اُس پر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح جیسے کوئی نیزہ خواہ
بھالا مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہی اطراف دمستان (?) مین مائل بہ سرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون
ہی کہتے ہین کہ اُسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہی اگر اس قسم کا ہو جیسے ہم نے دیکھا ہی اور ہلاکت بھی عارض
ہوتی ہی کہتے ہین کہ علاج اُسکا مشترک ہی مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہی کہ نام اُسکا امفیا ہی (?) اور کہتے
ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہی اور جب کرتا ہی یعنے سر اور دم دونون طرف سے جست کرتا ہی اور مجھے تحقیق اسکی نہین ہی
کہ قفازہ یہی ہی یا کہ وہ اور قسم ہی مگر اتنی صفت اسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اُسکے سر اور دم برابر ہوتے ہین گندگی مین اور جتنا بیچ مین موٹا
اور گندہ ہوتا ہی اوتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہی اور مجھے گمان قطعی نہین ہی کہ جسے مین نے دیکھا ہی یہ وہی ہی یا نہین ملوطیہ جسے
دروبیوس (?) بھی کہتے ہین یہ سانپ اُن پتھرون کے نیچے رہتا ہی جو گھرون مین رکھے ہوئے ہون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہی اسکے بدن کی
کھال اوتر جاتی ہی اور جو شخص اُسے مس کرے اُسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہی خواہ جو اُسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اُسکا تپ
بدنی پیدا ہو اور اس سانپ کی نہایت خبیث اور بدبو ہوتی ہی اور جو کوئی قتل کے درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اُسکا پتا لگ
جاتا ہی اور جو اعراض لسع افاعی سے عارض ہوتے ہین وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہین علاج وہی ہی جو افاعی
کا علاج ہی اور خاص ان لوگون کو زراوند طویل کا شراب مین ڈالکر پینا اور اسی طرح لسیکمفیٹرا (?) اور بیخ ختنی جو گیاہ مشہور ہی
اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہی مفید ہی کہ اُسے شراب کے ساتھ پلائین اور تمر ملوملکی (?) تضمید کرین جاورسیہ
یہ قسم سانپ کی گویا بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہی اور جیسے یہ سانپ کاٹتا ہی ایسے اعراض ہی
طاری ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اسیطرح کیا جاتا ہی بیان اُس سانپ کا
جسکا نام رقشا سیلسطالی ہی کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہی یعنے مونھ اور دم کیطرف سے مگر
اُس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہی اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہی جو بیان ہو چکا جیسے کہ رقشا جسکے رنگ
مختلف ہون بعض مجربین نے ذکر کیا ہی کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہی کہ دوسرے دن جگر ملسوع کا سڑ جاتا ہی اور اسعار ریزہ
ریزہ ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہی اسکا علاج وہی ہی جو افاعی صغیبہ (?) کا علاج ہی جیسہ بارسطالیس اسکے سانپ
کا بیان اسطرح کیا ہی کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہی اور صلابت ہو جاتی
اور نفاخات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اُسی مقام سے عارض ہوتا ہی اور عقل مین بھی تخیر
مشابہ بصر اور کرز ملک (?) عارض ہوتا ہی علاج اُسکا مثل علاج افاعی کے ہی اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہی

میں اسے پہچانتا نہیں اور اسکی طبیعت کو پہچانتا ہوں اور نہ اسکی جنس کو تحقیق جانتا ہوں اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ اسکا ذکر مکرر ہوا ہے یعنے کسی اور قسم میں داخل ہے یا نہیں **فیجر میوسس** کہتے ہیں اسکا نام شبیہ لسع افاعی کے ہے مگر گوشت میں ملسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہے اور سبات اور نسیان اور استسقاء جگر اور امعاے صائم اور قولون میں لاحق ہوتے ہیں اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس میں کہا ہے یعنے میں نے اسے ابھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ میں اسکا ذکر نہیں ہوتا ہے بلکہ طبقہ معفنہ میں ہوتا ہے اور علاج اسکا مثل علاج افاعی کے ہے

امودوطیس اور ہوامیرونس کا بیان طول ان سانپون ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکے مثل ریگ کے اور انکے بدن میں نشانات ہوتے ہیں کہتے ہیں جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع میں اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور صدید دموی اس سے روان ہوتا ہے اور مثانہ میں اور جگر میں اور مراق بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت ملسوع کی عارض ہوتی ہے اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہیں ملتی **علاج** اسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جند بیدستر اور دار چینی اور بیخ قنطوریون جو ان ادویہ میں سے ہو بوزن دو درہم کے ہمراہ شراب کے علاج خاص انکا ہے اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہے نسبت ان اقسام کے اسیطرح اصل شواصری یعنے شنگ الجن خواہ اسکا عصارہ خاص کر اور بیخ حنطیانا بھی علاج خاص ہے اور ضمادات میں شہد کو پکا کر خشک کرین اور کوٹ کر لیپ لگائین اسیطرح انار کے چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم حرمل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جو ضماد بخصوص بہ قروح متعفنہ ہین وہ بھی انکو مفید ہین

وہ سانپ جسکا نام سیسر ہے اور یہ معفنہ ہے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلاد شام اور مصر میں پیدا ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردنین پتلی اور دم چھوٹی پیٹ انکے کول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلے خواہ چلنے میں ملیٹے وہ لکیرین اور خط سیدھے نہیں رہتے بلکہ ترچھے ہو جاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد ریزہ ریزہ ہونے بدن کے اور گر پڑنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت جلد سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہے اور گویا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے۔ **علاج** وہی علاج اور جو علاج متوسط ہے درمیان افاعی کے اسکے بعد علاج اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہیے

ان سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین نہ بوجہ زہر کے اس قسم میں وہی سانپ معتد بہ ہین جو بڑے بڑے ہین اور خبیث ہین تنین اژدہے کو کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہے کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہے اور بیلا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہے کی دو آنکھیں بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدایش کل طرف تو ہے اور ہندوستان میں زیادہ ہوتی ہے اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا تو یہ جو بلاد آسبیہ میں ہوتا ہے چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہے کہتے ہین انکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور چہرے اسکے زرد اور سیاہ اور مونہہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسے ہوتے ہین کہ آنکھوں کو ڈھانک لیتے ہین اور گردن اسکی فلسیں یعنے گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے مین تین تین دانت ہوتے ہین مین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اسکی گردن کے کنارون پر بال گھنے اور موٹے اور گھ ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہے اور زہر قسم اژدہے کی

بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہی — مین کہتا ہون خبر صحیح سے معلوم ہوا ہی کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد مین بھی اژدہے
بڑے بڑے ہوتے ہین اور علاج اژدہے کا وہی ہی جو علاج قروح ردیہ کا ہی **فقط اغاذیمون اور شیبر شاید یہ بھی اقسام**
سے اژدہے کی ہی کہتے ہین جیسے اغاذیمون کاٹنے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتے ہین اس شخص
پر بھی طاری ہوتے ہین اور شیبر کا حال یہ ہی کہ اُسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہین اور اُسکا خاصہ یہ ہی کہ جسے
کاٹتا ہی اُسکے گوشت مین بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہی اسی جہت سے بڑی مشکل پڑجاتی ہی اور اُسکا قرحہ اُس علاج کا محتاج
ہوتا ہی جو قروح ردیہ مین بکار آمد ہی **دریائی اژدہا کے کاٹنے کا بیان** گندھک اور سرکہ اُس مقام پر لگائین جہان
سنے کاٹا ہو اور تمساح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہی اور طرنکیلا نامی ایک مچھلی ہی اُسے ساتھ قلمی کے اگر مقام پر زخم کے مالش
کرین یہ بھی نافع ہی اور جو ادویہ باب رتیلا مین ہمنے لکھے ہین خصوصًا تریاق اول اور بادروج اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع
ہی دو حیوان دریائی ایسے ہین کہ اُنھین بعض علمانے ذکر کیا ہی اور مجھے گمان یہ ہی کہ وہ دونون دریائی اژدہے کی
قسم مین داخل ہین خواہ اُنمین داخل نہین لیک کا نام سمور یا ہی اسی عالم نے کہا ہی کہ اسکے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا
ہوتے ہین جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہی دوسرا
طرو نخورون ہی اُسی عالم کا قول ہی جس شخص کو طرو نخورون کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہی اور
خدر بھی پیدا ہوتا ہی اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہی اور یہی شخص حکیم کہتا ہی کہ اسکا علاج اُسطرح پر کرنا چاہیے جو سرد زہر
کا علاج ہی اور یہی حکیم کہتا ہی کہ زخم کاٹنے کا نطول بمکرم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق غار سے ضماد کرنا واجب ہی اور مالش
روغن قسط کی اور روغن عاقرقرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہین اور جن روغنون مین قوت محلل اور انجرہ کی ہو اور مشروبات
اسکے واسطے فشردہ ورق غار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کے خواہ مرا اور فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک
درخمی کے مقدار شربت تجویز کرین اور تریاق اول جو باب رتیلا مین مذکور ہوا ہی اُسکا استعمال کرین **چوتھا مقالہ آدمی اور**
چوپائے کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ مین وہ آفات بیان ہون گے جو آدمی اور کتے اور بھیڑئے وغیرہ کے
کاٹنے سے عارض ہوتے ہین خواہ اور درندے اور تمساح اور سند راور نیولا اور قلا کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور قلا مرغابی کو
کہتے ہین **بیان عام کاٹنے کے علاج کا** بہت برا وہی کاٹنا ہی جو بھوک کی حالت مین سرزد ہو آدمی بھوکا ہو خواہ اور کوئی
گزندہ جانور بھوکا کاٹے جو شخص کاٹنے کے علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عض پر ایک کپڑا زیت مین ڈبوکر رکھے خواہ فقط
زیت سے اُس مقام کو بھگو دیجیے اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہو تو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کرین —
لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ بدم ضماد کرین کہ اس طرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہی — ایضًا طلا مرداسنگ اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب
النفع ہی اور اگر مقام بارود مین ہو یا کسیطرح کا فساد نظر آئے پہلے اُسے پاک کرلین چوسنے کے ذریعہ سے خواہ پچھنے سے خواہ کسی دوا
جاذب سے اور بعد تنقیہ کے اور پاک کرنے کے اُوسے چھوڑ دین اور نگران رہین کہ قیح اور ریم اُسمین زیادہ متعفن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی
اور پورا نہین ہوا تھا پھر اُن ادویہ جاذبہ سے علاج کرین جسکا باب لسوع مین ہمنے بیان کردیا ہی اور اگر عضو مذکور مین فساد کسی طرح کا
نہو اُسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہی کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کے التحام کی بھی تدبیر کرے — عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہو اُسکے واسطے خواہ جنگل کے گربے اور بچہ کے ناخن وغیرہ کے گرنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہی کہ اُسکا استعمال لعاب جذب فساد موضع مجروح کے کیا جاوے بشرطیکہ اُسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا ضرور ہی آدمی آدمی کو کاٹے اور پھر اُسے زخم ہو تو اُس جگہ پیاز اور نمک رکھنا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات برابر اُسکی طرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اُسکا مرہم اسود سے کرین جو موم اور چربی اور زیت سے طیار کیا جاوے اور باقلا کا ضماد آدمی کے کاٹے ہوئے زخم کے واسطے بہت عمدہ ہی اسیطرح جو سرکہ مین ملاکر بطور ضماد کے لگائی جاوے اور پیاز اور شہد ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلائین کہ سپید ہوجاوے شہد ملاکر۔ ایضاً نمک پیسا ہوا شہد کے ہمراہ اور مر اور صمغ البطم کبھی زخم مین پھٹکری خشک جلاکر بھرتے ہین اور باندھ دیتے ہین اور خاکستر کرنب کو اسپر ملاکرتے ہین کبھی آدمی کے کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھاچکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہون اور ان حبوب مین سے پھر خصوصاً اگر مسور کھاچکا ہو اور کسی کو کاٹ کھاوے ایک حالت ایسی ردی عارض ہوتی ہی کہ جو نہایت بُری ہوتی ہی لازم ہی کہ موضع عض کو زیت سے پونچھین اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کرین اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائین ایضاً دقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کے۔ ایضاً استخوان بچہ گاو اسقدر جلائین کہ سپید ہوجاوے بعد ازان شہد مین ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً نمک پیسا ہوا ہمراہ شہد کے یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کرین کبھی زخم مین پھٹکری جلاکر سوکھی ہوئی بھر دیتے ہین اور باندھ کر اُسکے اوپر خاکستر کرنب کو ملاکرتے ہین پلایا ہوا کتا جو دیوانہ نہو اور بھیڑیئے کا کاٹنا ان دونون کا علاج قریب اُسی کے ہی جو قانون عام مین ہمنے بیان کردیا ہی اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونون کے کاٹنے مین بکار آمد ہی اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہی کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام ماؤف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اُسپر کفدست سے تھپکی دین بعد ازان لطرون اور سرکہ اُسپر لگائین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہی کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور پیاز ہمراہ نمک کے اور ککڑی کا چھلکا اور کھیرے کا چھلکا اور فودنج شراب مین کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضاً مردا سنگ کا طلا کرنا بہت مفید ہی خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہو اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کے لگائین صعتر بری ہمراہ نمک اور شہد کے اور مری جو سرکہ مین بنائی گئی ہو اور جس سرکہ مین نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ بھی دو قسم کے واسطے بھی مفید ہی **دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان** کتا وغیرہ جو حیوانات ابھی مذکور ہوئے کبھی اُنمین ایک بیماری جیسے کلب کہتے ہین عارض ہوتی ہی کہ بعد عروض اُس مرض کے ہر ایک حیوان اُنمین سے دیوانہ اور بوڑھا ہوجاتا ہی یہ بیماری اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہی کہ اُسکا مزاج سوداوی خبیث کیطرف مستحیل ہوجاتا ہی اور اُس خلط مین سمیت آجاتی ہی اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہی اور کبھی بوجہ غذا اور اُنکے شرب کے یہ فساد پیدا ہوتا ہی ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہی کہ حرارت شدید اخلاط مین احراق پیدا کرے پس خریف مین دیوانہ ہوجاوے یا برد شدید خون کو منجمد کردے کہ بالکل یہ سوداویت ہوجاوے پس ربیع مین دیوانہ ہو کا غذا اور شراب سے دیوانگی اسیطرح پیدا ہوتی ہی کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہین اور خون مجتمع ہوتا ہی جیسے لکھنؤ مین بلوچ پورہ۔

کی گرمیان ۔ ہان یہ کہ کتا خواہ جبڑیا ہو پہنچے اور مردار سڑی ہوئی چیزین کھا کر سڑا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اُسکے اخلاط مائل بہ سوداویت ہو جائین
اور سوداسے متعفن پیدا ہو اُسکی غلظت مین بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال مین بوقت تغیر مزاج کے پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال
بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن شوخ جاتا ہے اور رنگ اُسکے بدن کا خاکستری ہو جاتا ہے اور اسباب فساد
مزاج اُسکے دن بدن بڑھتے جاتے ہین اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چونکہ وہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک مین کچھ کھاتا ہے اور نہ بروقت
پیاس کے سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب پہونچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پینا اُسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھتے سے اُسکے جوڑ بند مین
رعشہ اور تھرتھری اور زیادہ ایسے جیسی کی حالت مین ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مر جاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی
اخیر درجہ کو پہونچے آنکھ مین اُسکے غشاوہ اور پردہ پڑ جاتا ہے اور ہمیشہ لہو مین بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون
کو ہرگز نہین پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کے سرخ آنکھون سے بنظر غصہ درون کی طرح اونھین دیکھتا ہے اور بری
صورت بنا کر گھورتا ہے زبان اُسکی ہروقت باہر نکلی ہوئی لعاب اُس سے بہتا ہوا اور کف مونھ سے نکلتا ہوا ناک سے رطوبت بہتی
ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیٹھ مین کوبڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ اُسیطرف کج ہو گیا ہے خواہ اوپر کی طرف کجی پیدا ہوئی ہے ۔ دم کو پیٹ کی طرف دبائے ہوئے چلنے مین ڈرتا ہوا اور
جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور یوم چلے اور قدم قدم پر اُسکا حال یہ لگاتار رہتا ہے جب کوئی شے یا صورت اُسکی
نظر مین آئی ہے اُسیطرف جھپٹ کر حملہ کرتا ہے جا ہے وہ شکل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ کرنے سکے ساتھ بھونکتا ہے جیسے تندرست
اور صحیح کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ کرتے ہین بلکہ دیوانہ کتا چپ چاپ اور آہستہ حملہ کرتا ہے اور جب بھونکتا ہے آواز اُسکی پڑی ہوئی
معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے مین نہین نکلتی ہے جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے اور اُسکے قریب نہین آتے بلکہ
جس طرف وہ چلتا ہے ادھر رخ نہین کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی رکتا اُسکے قریب پہونچ جائے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور
خوشامد کے حرکات کرتا ہے اور اُسکے سامنے بہت خشوع اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور بھاگے بھیڑیا
دیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت مین قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال یعنے گیدڑ کے قریب ہے
باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہو جاتے ہین بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون
نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا گیدڑ دیوانہ ہو گیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اُسی قسم مین سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہو گیا اور اُسکا جنون
بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین ۔
جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اُسوقت تو سوائے اُس زخم کے اور کچھ معلوم نہین ہوتا جسمین درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے
کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خوابہائے فاسدہ اُس شخص پر طاری ہوتے ہین اور ایک حالت مثل
حالت غضب کے پیدا ہوتی ہے اور وسواس بلا اختلاط عقل و رد دل سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان و
جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیان اپنی اومیٹھتا ہے اور اطراف بدن کو سمیٹتا ہے اور روشنی اور چمک سے بچتا ہے اور حجاب معدہ
مین اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونھ کی اور ازدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو بالخصوص
ناپسند کرکے اور اُنکی دشمنی پیدا کرنی اعضا مین سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ مین اور پھر چہرہ مین قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہی آواز بیٹھ جاتی ہی اور اکثر رویا کرتا ہی آخر مین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہی جو شی اُسکے قریب جاتی ہی تو اُسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہی اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر مکروہ اور ناپسند جانتا ہی اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو ناپسند کرتا ہی اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اُوسے عارض ہوتا ہی اور آخر کار مودی بہ طرف تشنج اور کزاز کے ضرور ہوتا ہی اور سرد پسینا نکلتا ہی اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہی اور کبھی قبل بینا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہی اور رفتہ پیاس کا غلبہ اُسکا مہلک ہوتا ہی اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہی پھر قریب مونھ کے لیجاتا ہی ناگوار ہوتا ہی اور پھینک دیتا ہی اور کبھی ایک جرعہ خواہ دوا ایک گھونٹ پی لیتا ہی تو اچھو ہو جاتا ہی اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہی اسیوجہ سے مرجاتا ہی اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہی اور آواز بیٹھی ہوتی ہی اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اُسکی بند ہو جاتی ہی اور مثل سکوت کے ہو جاتا ہی اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہی اور کبھی اُسکے بول مین ایک شی لحمی عجیب طرح کی برآمد ہوتی ہی گمان ہوتا ہی کہ کوئی حیوان زندہ برآمد ہوا ہی اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اُسکا بول رقیق ہوتا ہی اور کبھی سیاہی ہوتا ہی اور کبھی پیشاب بند بھی ہو جاتا ہی پھر اُسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہی اور پیٹ اُسکا اکثر خشک ہوتا ہی **عجائب احوال** سے اُسکے یہ ہی کہ آدمی کے کاٹنے پر مریض اور بعد ہیجان اس مرض کے اگر کسیکو کاٹ کھاے اُسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اُسکا جھوٹا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اُوسے بھی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہی اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہو اور اُسکی نوبت یہ پہونچے کہ پانی کو دیکھکر ڈرنے لگے پھر اُسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہو سکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اُسکا حال پہونچ جاے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اُسکے خیال کرتے ہر وقت متخیل ہو اگرچہ اور جدھر دیکھے اُوسے کتے ہی نظر آئین وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اوائل اطبا نے ایسے مریضون سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اُنکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ اُنمین مرض سگ گزیدگی کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب مین تھا اُسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل اسکے کہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اُسکا علاج قریب بنفع ہی اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہی جیسا اکثر کم و بیش ہو اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہی ایک قوم جسکی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہی اُنکا دعوی یہ ہی کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہی اور بعض لوگ اور شاید روفس حکیم کا یہ قول ہی کہ پانی سے ڈرنے اور مٹی کیچڑ مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہی کہ یبوست اور خشکی چونکہ اُسکے مزاج مین مستحکم ہو گئی ہی لہذا منافی اور متضاد اُس مزاج جدید اور مستحکم سے کراہیت کرتا ہی اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزو مند ہوتا ہی اور اس قول کی طرف میرا میلان خاطر نہین ہی اور مجھے یہ دلیل پسند ہی اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کے ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات ہی۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہی اُس مرض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہی جسکے مقام زخم سے خون بہ کثرت جاری ہوا اسیطرح اگر بعد استعمال ادویہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت پر پہونچنے سے محفوظ ہو جاتا یعنے اس عوارت حال کو اُسکا انجام نہین ہوتا ہی **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین کیا ہی** کبھی بعض آمیون کو کتا کاٹتا ہی اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اُنمین سے کوئی اثر اسپر طاری نہین ہوتا ہی اور فقط اسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہی جو علاج مین زخم کے لائق ہی اور اندمال زخم کا کردینا

پس اسیقدر ضرور ہوتا ہے اور کچھ نہیں لیکن اگر زخم کا اندمال کر دیں اور پس زخم کو متقیح ہونے دیں چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے
سے پڑگیا ہے اور اسکا متقیح ہونا ضروری ہے بایں نظر یہ علاج منافی اسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے درپیش ہوتا ہے کہ ابھی تک
کوئی اور اثر سوائے زخم کے ظاہر نہیں ہوا اور آیندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہے اور جب ان آثار کا ظہور بقوت عمل میں آوے پھر اگر
زخم کو بلا تقیح مندمل کر دے ہلاکت مریض کا مظنہ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسے تلاش
کیے جائیں جن سے اس مرض کا حال بخوبی ظاہر ہو جاوے ایسے مرض کے علامات میں بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جوز ملوکی لیکر خواہ کوئی
اور جوز زخم پر رکھیں اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلائیں اگر مرغ اوسے سونگھکر چھوڑ دے اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے
کتے نے کاٹا ہے اور کھا کر مر جاوے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہے یا ایک ٹکڑا روٹی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے نکلی ہو اوسمیں تر کریں
اور کتوں کے سامنے پھینک دیں اگر سونگھ کے چھوڑ دیں دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اسکی بیان
کرتے ہیں اگر کوئی سرد چیز اسکے بدن تک پہونچے بدن میں سخونت پیدا ہوگی میں کہتا ہوں یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت
نہیں رکھتی ہے **علاج** پہلا علاج تو یہی ہے کہ اسکا زخم پورنے نہ پاوے بلکہ زخم کو بڑھاتے رہیں اور پھیلاتے رہیں اگر خوب چوڑا ہو جاوے
رطوبات کا چوسنا اور پچھنے کا لگانا جو تدبیریں باب لسع میں مذکور ہو چکی ہیں اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بغرض احتیاط
کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا میں جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاوے اور پھر زخم پورنے نہ پاوے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہو سکتی ہے
اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہو گیا واجب ہے کہ انگور زخم کا پھاڑ ڈالیں اور اندمال
باقی نہ رہنے دیں اور بکمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر میں کریں اور مفتح کے ضماد اسی ایام میں کریں جیسے جاوشیر اور جوز
اور فوم اور مرہم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے اسطرح کہ اسیقدر سرکہ لیکر جاوشیر ملکے پتلا کیا ہو اور خالص ہو اسمیں زفت ایک رطل
اور جاوشیر تین اوقیہ ملا کر استعمال کریں پہلے جاوشیر کو سرکہ میں بھگوئیں تاآنکہ گھلجاوے بعد ازاں اور ادویہ کو ملائیں اکثر ایسے
مقام پر لہسن اور پیاز بھی کافی ہو جاتی ہیں اور جس چیز میں بھی اور یالی ہوتی اور جلنیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اور سلیخ بھی اور کبھی اسکے ہمراہ
روغن زردہ بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ادویہ اکالہ کی ہوتی ہے جیسے قلقدیس اسکے بعد روغن زردہ لگایا جاتا ہے۔ زخم کی
پھیلانے والی ادویہ میں سے ایک یہی طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اسقیل بریان سولہ جزو سداب چار جزو
بسد دس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جزو بکم زراوند دو جزو اسکو پارچہ بیز کر کے مرکب کریں اور ابتدا میں فصد نہ لینے پسینا نکالنے کی جو تدبیر بھی
کیجاوے چلنے پھرنے سے خواہ حمام میں بیجانے سے اور ایام اولی میں استفراغ پر جرأت کرنی چاہیے بلکہ جذب بالطریق خارج کے کرنا چاہیے اسلیے
کہ استفراغ کی تدبیر بھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا طرف عمق کے ہو جاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کر چکیں اسکے دو دن خواہ تین دن
بعد اس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کی طرف نفوذ کر گیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام
اول گذر گئے پھر اسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلاے خون پایا جاوے
فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہیں ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہیں ہے کہ جب
رنگ بدل جاوے بند کریں بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو مسہل سودا ہو
لیکن اگر ضرورت ہو غاریقون کا استعمال بھی کرسکتے ہیں خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایارج روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

عجیب النفع ہے اور دفتار الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسہل جید ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون ڈیڑھ مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون ڈیڑھ مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سب کی گولیان بنالین مقدار شربت دو مثقال اور جب مسہلات قوی سے استفراغ کرچکین ضرور ہے کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر اور اسہال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کرین واجب ہے کہ غذا اسکی بعد اسہال ذراریح اور فراریج کی تجویز کرین بشرطیکہ وہ چوزے فربہ اور طیار ہون اور بعد اسکے مدارات ملطفہ کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنی دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر یہی ہے۔ اور یہ دونون باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خیز خواری آب سرد مین توڑکر استعمال کرین اور جس پانی مین چند بار لوہا بجھایا ہو اسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر ثوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہے اور قطع سمیت کرکے بدن سے اسکو دفع کردیتی ہے۔ اسکا استعمال یادکرکے ضرور کرنا چاہیے اور باوجود یکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام ادویہ مین بھی داخل ہین یعنے غذا سے دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دوا سے سرطان جو اسی مرض کیواسطے خاص ہے اور قرابادین مین مذکور ہوگی استعمال فوراً کرین بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض مین زیادہ ہے اور تریاق اتانافع جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہے اور سرطان نہری کھلانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلاکر بطور کوئلہ کے سیاہ کرین انگور سپید کی لکڑی کی آگ سے لیکن آنچ بہت تیز نہو اور جب اسقدر سوختہ ہوجائے پیسنے کے قابل ہو تو اسے جدا کرکے رکھین جنطیانا کو بھی اسی آگ مین بنائین اور اسیقدر رہ بھی اختیار کرین اور دونون کو یکجا کرکے ہمراہ شراب خالص کے استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار ملعقہ کے یعنے چار اونگلی سے چاٹنے کے قابل مقدار شراب تجویز کرین اسی شراب مین اور دونون دوا کو بطور سرمہ کے باریک پیسین دوسرا نسخہ کو بلاسرطانات نہر کا جو شکار کرکے جمع کیے ہون اسوقت جبکہ آفتاب برج اسد مین ہو اور بعد شکار کے انکو تابنے کے دیگچہ وغیرہ مین رکھکر کسی تنور مین بقدر معتدل جلایا ہو اور انکے خاکستر سے پانچ اجزا لین اور جنطیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جزو ان سبکو پیسکر کسی برتن مین بحفاظت رکھین اور ایام اول مین مقدار شربت اس دوا کی ایک ملعقہ یعنے چمچہ پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چمچہ اور اسیطرح جون جون زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا انکہ چار ملعقہ تک نوبت پہونچے بعض ادویہ ایسی ہین جنکی صفت اسطرح کی ہے کہ وہ بھی اس مرض مین نافع ہین یہ دوا ہے جسے دوار الذراریح کہتے ہین اور اسے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دواے سرطان کا استعمال اوائل ایام مین کرنا چاہیے ہان مگر جب اسکا اطمینان ہوجاے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہوگی اور کبھی اس نسخہ مین جنطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہین۔ اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے کہ دواے بادین کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی حال اور دواؤن کا بھی ہے یعنے وہ ادویہ جنکا ذکر ہم آیندہ سطور مین کرینگے اور اگر سات دن گذرنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر اسوقت مقدار دوا کی اس سے بھی سہ چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور مثل جرح کے پچھنے بھی لگانے چاہیین اگر انھین ایام مین طبیب مریض تک پہونچ جاے

در بچھنے بھی گہرے ہونے چاہئیں اور خوب طرح سے اُس مقام کو چوسنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکل جاوے اور مریض کی خبر گیری سے بعد زیادہ ایام
کی نوبت پہونچی ہو اُسوقت زخم کے منہ بڑھانے میں زیادہ فایدہ متصور نہیں ہے اور نہ زیادہ تفریق اور کچھ نہ بھی اچھا ہو ورنہ بیمار کو ایذا بیفائدہ پہونچے
گی ہاں اسقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا رہے اور بند نہ ہو جاوے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے میں زیادہ فائدہ اسوقت نہیں
ہے جبکہ تین دن پہلے جو ایام اول ہیں گذر چکے ہوں اسلیے زہر کا انتشار انھیں ایام میں اور قریب ہیں انھیں ایام کے ہوتا ہے لہذا
مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کریں اور جتنی تدبیریں معلوم ہو چکی ہیں اُنکا استعمال کریں یعنے تریاقات مذکورہ
کو پلائیں اور استفراغات معلومہ کا استعمال کریں زہر کے پھیلنے کو بشرطیکہ قوی ہو شاید چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دن سے کم
بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر ساتویں روز قتل کرتا ہے اور اسصورت میں انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ میں ہوگا
جواب میں داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے تاانیکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہے اور پانی سے ڈرنے کا خوف محتمل ہو بعد امتداد
زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر بڑا اور گہرا داغ لگا دینگے شاید انجاح مرام کی امید
قوی ہوگی اسلیے کہ جسطرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہیں ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی
مانع اور عائق پیدا ہو آئے وانکا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہیں جیسے مرہم زنگار اور بیخ مرہ تملا فیما و خردل وغیرہ اور
ایسے زمانہ میں علیل کو حمام میں داخل کرنا جائز نہیں اسقدر کہ بدن اسکا تر ہو جاوے اور طبیعت میں اُسکے خواہش پیدا ہو اسلیے کہ اگر حمام
ایسے مریض کو کرائیں گویا اُسے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آبزن میں علیل کا بیٹھنا نفع ہیں کرتا ہے اور مجھے گمان غالب
یہی ہے کہ شاید اوائل ایام میں اُسکا فائدہ کچھ ہوگا یہ ودت سے بچانا مریض کا پر ضرور ہے اور کبھی اُسوقت خواہ بعد ازان احتیاج فصد
کی دو بارہ بھی ہوتی ہے پھر اُسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کے رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہیں ہے جیسے اوپر مذکور
ہو چکا پھر اگر قرائن سے دریافت ہو جاوے کہ وہ صحت ہے اُسوقت زیادہ اہتمام کر کے ریاضت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی
چاہیے اور بہت سا پانی نیم گرم اُسکے بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اُسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اُسکا حال اس درجہ
کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو پس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہیں جبتک فوج اس حالت کا بالفعل نہو جاوے
اور یہ کیفیت طاری نہو جاوے کہ اُسکو اپنا چہرہ آئینہ میں پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہیں کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہیں
پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھکر اُسے کتے کی صورت آئینہ میں متخیل ہوتی ہے بہر حال اُسکو لونا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانی کے
پلانے میں جو تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہیں اُنکا ملحوظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو
اُسمیں فروگذاشت نکرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پاؤں باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تضمید مبردات کی کرنی تجربہ
ہی تجربہ میں آچکا ہے کہ شراب میں نصف پانی ملاکر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی انفحہ ارنب اور طین بحیرہ جو
اسکندریہ سے لائے ہوں حب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درہمی حب الغار رومی ہر ایک آٹھ درہمی شہد میں معجون کریں مقدار بقدر ایک
باقلاے مصری کے چاہیے ۔ ایضاً سرطان نہری بحری رومی اور حب عرعر ہر ایک دس جز اور انفحہ ظبی انفحہ ارنب جند جز زراوند مدحرج حب الغار رومی تمام
تخم سداب بری ہر واحد تین درہمی شراب شیرین میں اسے گوندھ کر بندق کریں اُسکے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا
کے ایضاً گل ختم آٹھ مثقال حب دہمت یعنے حب الغار آٹھ مثقال انفحہ ارنب سولہ انفحہ ظبی بتیس اصل جنطیانا چار درہمی چاول اسکو

پیس کرکے شہد ملاکر رکھو اور مقدار شربت بعد رہنے کے ہمراہ آب گرم استعمال کرو اور بعض آدمیون نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت
جو شخص لٹکائے رہے اسکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اسکی طرف رخ نہین کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے
کتے اسکی طرف سے بھاگ جاتے ہین اور گرد اسکے نہین بھٹکتے ہین لیکن اس شخص کے قول پر اعتماد نہین ہے اور نہ یہ شخص موثوق بہ ہے ادویہ مشروبہ
بسیطہ یعنے مفردہ پس جیسے جعفص اور حلتیت اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی عجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام
لغت یونانی مین ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمین کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہین اور مرکی بھی جید ہے پلانے مین اور
پیپ کرنے مین کہتے ہین کہ خنطیانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہین ہے اور کماذریوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہین اور بعض لوگ
حکایت کرتے ہین کہ چشم ہاے سرطان اگر پیس کے پلائی جائین انکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے مین اور بعض
اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتون مین ہوتا ہے اسکا نفحہ اگر پانی مین ملاکر پلائین فورا شفا حاصل ہوگی اور بعض لوگون کا گمان ہے کہ
دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھے اسکے استعمال کی جرات نہین ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اسکا دل بھون کر
کھلانا بھی سودمند ہے کتے مین خصوصا جس شخص کو اسی کتے نے کاٹا ہو اسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کتے مین جب پانی سے ڈرنے
کی نوبت پہنچ گئی ہو اسکے بعد جگر مذکور اسی طریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ قبیطۂ عرجاد کو بھون کر کھلانا چاہیے کہتے
ہین اگر اس مریض کو ماہود انہ ہمراہ جندبیدستر کے ایسے وقت کھلائین اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کرین بہت
مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا ادویہ مرکبہ منجملہ اسکے دواے جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی ترتیب انھین اجزا کے
جو اوپر مذکور ہو چکے ہین سرطان نہری سوختہ اور خنطیانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فودنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم نہار منھ بقدر
تین درہم کے ہمراہ آب نیمگرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز تا چالیس دن کے استعمال کرین نسخہ دواء الذراریح کا
جو خاص ان لوگون کو نافع ہے ذراریح یعنے پرندہ زہردار اور جسکے پرون پر خال سرخ اور سیاہ ہون انمین سے جو خوب فربہ اور بڑے ہین
پکڑین اور قوائم اربعہ یعنے ہاتھ پانون اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالین اور صاف کرین انمین سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اسکے برابر
ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارچینی ہر واحد سدس جزو سب کو نرم نرم پیسین خصوصا ذراریح کو اور پانی مین گوندھ
کر قرص طیار کرین بمقدار دو دانگ کے ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب نیمگرم کے استعمال کرین اور اگر مثانہ مین کسیقدر
پیچ اور مروڑ سی پیدا ہو جو مثانہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کرین اور حمام مین ہر روز داخل کرین بعد اسکے طبیخ
کے پلانے کے اور آبزن مین اتنی دیر تک بٹھائین کہ اسمین پیشاب کر دے اور غذاے مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہاے مرغ
زیرہ استعمال کرین اور نبیذ کو پلائین اور سردی سے بچائین نسخہ مختصر دواء الذراریح کا ذراریح اسی طریق سے جو ابھی مذکور
ہوا ہے لیکر دہی مین ایک شبانہ روز بھگوئین اسکے بعد وہ مقدار حشرات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑ دین اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے
دین اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلین اسکے بعد سایہ مین خشک کرین اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر ملاکر پیسین اور
پانی کے ذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت دو دانگ ہے ہمراہ شراب خواہ نیمگرم پانی کے ساتھ اور بعد اس دوا کے استعمال
کے ایسی تدبیر کرین کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اور طریقے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو تو بقدر ایک سکرجہ کے
زیت خواہ روغن گل پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کرے اور اسمین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جاے پانی سے

ڈرنے کا خوف جاتا رہیگا ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہین حلتیت کا ضماد مفید ہو اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہو اور ایک جماعت اطبا نے اسکے نفع کی گواہی دی ہو اور اُسکا ضماد کرنا اور شربا استعمال بھی مفید ہو اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہو اور بخوبی نفع کرتا ہو منجملہ اُن ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرے یہ دوا ہو کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پیشاب اُس لڑکے کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصًا ہمراہ اسکلطرون کے اور خاکستر چوب انگور خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نکنبع ہمراہ نمک کے اور حاوشیر بھی عجیب النفع ہو - برگ قثا بستانی بھی شدید النفع ہو اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہو کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہو کہ مقام گزیدہ پر سرشیم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کرین - ایضًا چیونٹی کو ٹکڑ ضماد کرین - ایضًا نمک اور زنگار ہر واحد چار جزو چربی بچہ گاو کی بارہ جزو بطور مرہم کے استعمال کرین - ایضًا لباب تین جزو بورق دو جزو سمند ہشین ایک جزو لیطا کی چربی بس جزو اور دو ثلث رغن حسب القدر حاجت کے پانی پلانے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اول اطبا مین سے ذکر کیا ہو جسکا نام قلعیر یوس ہو کہ جب علیل کلب الکلب کا پانی سے ڈرنے لگے اُسوقت آدمے پانی ملانا سوسمار کی کھال مین مناسب ہو اور دوسرا طبیب نے کہا ہو کہ جس برتن مین پانی پلائین اسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصًا اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہو نیچے اُس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ کے رکھا ہو - اور اطبا نے کہا ہو کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین — بعض لوگون نے پانی پلانے مین ایسے مریض کے ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بلبلہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بناکر اسکے حلق مین رکھے اور اُسمین پانی دور سے گرادے کہ پوشیدہ اُسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچے اسیطرح بعض لوگون نے سونے کی انبوبہ اور نیز بنا کے اور اُسمین پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہو کہ جوف دار اشیا اندر سے خالی جیسے شہد مکھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی گولیان بنا کے اُسمین پانی بھرین اور علیل کو پلادین یہ بھی نافع ہوتا ہو **چیتیا اور بارسھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجون کے زخمون کا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکے مثل جثہ مین اور جانور مثل صحیح کتے اور آدمیون کے نہین ہین بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہین ہین اگرچہ بجائے خود صحیح اور سلیم ہون اسواسطے اول علاج اُس شخص کا یہی ہو جسکو انکے دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہنچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جائے اُسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنے مین کافی ہوتی ہو **تمساح کے کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہو کتے کے کاٹنے مین یعنے جو کتا دیوانہ نہو اُسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہو لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہو اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بسلامت ہوتا ہو تاہم مقام گزند سمیت سے خالی نہین ہوتا ہو اور جذب اسکلطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جائے روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم مین بھرنی چاہیے شہد ملاکر اور اُسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرواے خود تمساح کا گوشت التحام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہو بعض اہل تجربہ کا قول ہو کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر حصہ عضو وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہوئی ہو اُسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہو اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہو **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کے ہو جائے بشرطیکہ آثار سمیت کے ظاہر ہون اور جذب اُسکا تعمیہ ادویہ ذیل سے کرنا چاہیے جیسے خاکستر اور سرکہ اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصًا انجیر خام یا مرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

ورم میں سکون مرداسنگ کے لگانے سے پیدا ہوتی ہے اور تنقیح ورم کی ستہد اور کلونجی اور شراب اور شہد سے کرنی چاہیے بلی کے کاٹنے
کا علاج کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگوں کا وہی علاج عام پہلے طریقہ
کرکے پھر ضماد پیاز اور ضماد فوذنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کھانے میں بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔ نیولے
کے کاٹنے کا علاج کہتے ہیں کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ میں کمودت عارض ہوتی
ہے۔ علاج اسکا قریب یہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کریں اور کھانے میں بھی انہیں کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال
ان دونوں کے کھا کر کرنا چاہیے اور انجیر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق میں بعض لوگ لکھتے ہیں کہ خود نیولے کا پوست اور جگر
اسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگائیں فوراً صحت حاصل ہوتی ہے۔ موش غالی کے کاٹنے کا علاج
اور اسکو قلار بھی کہتے ہیں بعض اطبا کہتے ہیں کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اسکا مائل بہ تیرگی بالطاقت اور
باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور منہ اسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے جب
کرکے اسکے خصیہ میں لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا ہی ہوتا ہے
اور بلندی اسکے پشت کی یعنی ریڑھ اسکی بطور بارہ سنگے تیز ہوتی ہے اور آنکھیں دونوں چھوٹی ہوتی ہیں اور دانت اسکے تیرہ
طبقہ رکھتے ہیں ایک پر ایک چڑھا ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اسمیں ہوتی ہے اور ہر ایک طرف رکھتے ہیں اسکے کاٹنے سے اوجاع شدیدہ اور
نخس پیدا ہوتا ہے تمام بدن میں اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہاں جہاں اسکے دانت لگتے ہیں خواہ جیسے دانت
زیادہ ہوں اور سمیت رکھتے ہوں اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانے پڑ جاتے ہیں انمیں رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور فوائد لیتے ہیں
ان دانوں کے کمودت و تیرگی ہوتی ہے اور گرد و قاعدہ کے بھی رنگ تیرہ ہوتا ہے اور جب نیچے کیطرف سے چاک کیے جائیں سپید رنگ
گوشت نیچے کیطرح کا برنہ نکلتا ہے اور کبھی اسمیں کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑ کر گر جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پہلے اس زخم سے
قیح صدیدی برآمد ہوتا ہے بعد ازاں متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہاں تک نوبت پہونچتی ہے کہ امعا میں مغص
اور مروڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزند پر تنہا قنہ خواہ سکہ لاک
لعین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کریں اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہو چکے وہ سب عمل میں لائیں یا اسپر آرد جو اور
سکنجبین بطور ضماد کے رکھیں خواہ چوپایہ کی آنکھ چیر کر زخم مذکور پر باندھیں اور گرد زخم کے عاقرقرحا پیس کر چھڑکیں خواہ ثوم یا خیار کی
گودی ہوئی خواہ رائی پیسی ہوئی چھڑکیں اور یہ سب تدبیریں جب کرنی چاہئیں جب ورم نہو اور اگر ورم ہو میٹھے انار کے چھلکے
پکا کر ضماد کریں پلانے کی دوا مثلاً شیح ارمنی شراب میں جوش دیکر اور جرجیر اور تمام اور جوزالسرو ہمراہ شراب کے اور عاقرقرحا اور تخم جرجیر اور
ترطراق ان دواؤں سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ حنظل یا ماء اور انفحہ جدی اور انفحہ خروف یعنی پنیر مایہ بچہ کا
یہ دونوں بہت عمدہ ہیں اور دودھ ہمراہ سکنجبین کے پینے بہت نافع ہے۔ بعض علمائے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق غار کا جو تر و تازہ ہو ہمراہ
شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیسوم یا طبیخ لبلاب ہمراہ شراب کے میوہ بھی بہت عمدہ ہے انکے واسطے اگر انجیر
اسکا استعمال کیا جاوے اور ہمراہ شراب کے پلائی جائے اور اسیطرح اگر اشیاے مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالیں تو
بھی مفید ہیں اور جسوقت گوشت فاسد گر جائے قرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باب میں گذر چکا ہے مقالہ پانچواں حشرات کے

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور رتیلون کے اقسام لسع حشرات کا بیان اس مقالہ مین ہم بچھوا ور رتیلا اور زنبور یعنے شہد مکھی اور بھونرے
وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو علاج متعلق ہر ایک کے ہے اوسے جدا گانہ لکھینگے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے
اصناف عقرب کے ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دو برابر ہوتا ہے اسلیے کہ نر بچھو تیلا اور نحیف
ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے۔ کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے
ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع
ٹھنڈا ہو اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے۔ وہ بچھو جو بال و پردار ہو جسمین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا
اوڑنے مین گرنے سے منع کرتی ہے یہان ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرہان اور چلے
پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اجسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ انمین چمک دمک زمانہ طلوع شعری کے ظہور مین عین
بھادون مین بہ زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور چھوٹا سا یہ بچھو کے جیسے
چھ بند رکھتے ہین اسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے مثل بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم
مثلا پانچ خواہ چھ گرہان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور کہب یعنے ہری
سیاہی مارتا ہوا اور سبز منہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہے اسکے ڈسنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالین
کانٹے سے چبھتے ہین اور دیدبوذی پیدا ہوتا ہے ایک قسم دخانی رنگ کی ہوتی ہے اور اسکے ڈسنے سے قہقہہ اور اختلاط عقل پیدا ہوتا
ہی بچھو کے کاٹنے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین جس مقام پر ڈنک مارتا ہے تو ورم سخت اور سرخ
پیدا ہوکر اسمین درد اور نمود پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدن مین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے
اسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگسار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہ درد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین
اور اسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور موتھ مین اختلاج اور چکر اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قی مین خواہ لعاب کے طور سے ایک
رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے اور نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہوجاتی ہے اور قشعریرہ اور بلتہ ہوجانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنے
پنڈلیون مین تھرتھری پڑجاتی ہے دونون پر ہیٹی اونچے ہوجاتے ہین قضیب لانبا ہوجاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا ایسا
گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصا اگر ڈنک نیچے کے اعضا مین لگا ہو بغلون مین ورم پیدا ہوتا ہے اور ڈکار بکثرت آتی ہے خصوصا اگر ڈنک اوپر
کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہوجاتا ہے اور بچھو نہایت ردی اور زبون قسم کا ہو اس سے زیادہ اعراض اوپر
پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زخم مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور
تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑجاے گی اور موتھ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہوکر اسپر بستہ ہوجائیگی اور آنکھ سے رطوبت نکلے
گی اور اسکے بعد کیچڑ جم جاے گی دونون کوسئے مین اور سحنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام براز باہر نکل آسکے گا اور ذکر مین ورم
پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہوجاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضاے اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت
پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر انکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک شریان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھون پر لگے
تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اوردہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی علاج پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور تکمید نمک اور بابچا

وغیرہ سے کریں اور سب سے پہلے ہوشنے کی تدبیر کریں اور شروط اسکے سب ملحوظ رہیں جو اگر نہ بیان ہو چکے ہیں اور جتنے طریقے عہدہ
مذکور ہو چکے وہ سب کام میں لائیں اور ادویہ حادہ لطیفہ جنسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے حلتیت اور لہسن اور عاقرقرحا
کا استعمال کریں اور مہندی تو نہایت عمدہ دوا ہی اسیطرح ریٹھے کا چھلکا اور جس گھاس خواہ بیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو اور
زمین پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اسکا ایک بالشت کا ہو اور اسکے مزے میں لزوجت ہو اور بعینہ مزا اسکا بقلہ لیتے جیسا
کا ہو وہ بھی جو تازہ ہوتا ہی اور اسکو پانی میں پیسکر پلاتے ہیں پس درد میں سکون پیدا ہوتا ہی اطباءنے بہت سے حشایش اور
بہت سے درخت نام بنام ذکر کیے ہیں کہ ہم اونھیں اچھی طرح نہیں پہچانتے ہیں اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہی کہ اسکی شاخ
میں سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہی اور ڈالیاں برابر برابر اسکے پیدا ہوتی ہیں اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہیں اور اوسپر مثل
برف کے ایک شئی منجمد ہوتی ہی مزہ اسکا ویسا ہی ہوتا ہی جیسا مزہ برف کا ہی اسکے پلانے سے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہی
اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہی بہت مفید ہی اور بصل اسقیل بھی عجیب النفع ہی اگر اسکا استعمال کریں اور تریاق فاروق
اور مثرودیطوس اور تریاق حزرہ نامی حکیم کی اور ترا ربعہ اور سنجرینا اور دواے حلتیت اور خود حلتیت بھی اچھی دوا ہی اور ماسفرا اور حرملہ
آج کل تجربہ میں آئے ہیں اور قنطوریون کی ایسی ہی کہ شہادت جالینوس اسکا فائدہ اتنا دریافت ہوا ہی کہ اگر عقرب زدہ کے بدن میں
باندھ دیجائے درد میں سکون فوراً پیدا ہوتا ہی اور یہ قنطوریون از قسم خراشف خاردار کے ہیں اور مترجم کے نزدیک جیسے
جسے بعض بلاد میں اونٹکٹارا کہتے ہیں شاید اس سے مراد ہو اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال
کریں سکون درد میں پیدا ہوگا اور اسکی سمیت بھی دفع کرتی ہی اور اتنی مقدار قاتل ہی نہیں ہی اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف
درہم تک ہی اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہی شراب کے ساتھ اسطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کریں اسکے تھوڑی دیر بعد
شراب پلائیں خصوصاً اگر توم کے ہمراہ اسیقدر جوز بھی ہو اور ہر روز قریب ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال توم
اور شراب کے کسی ایسے مقام پر جہاں بھی پردہ وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو کچھ اوڑھا کر اسے بٹھانا چاہیے اور اگر کوئی
حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسے اوٹھائیں یعنے نیچے سے گرمی بخارات آب گرم کی اوسے پہونچے
یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیروں سے یہ ہی کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہی کہ مواد کی تحریک بطرف
خارج کے ہو اگر حمام میں داخل کرکے پسینا نکالا جائے وہ بہت نافع ہی اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی
چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگوں کے واسطے یہ ہی زراوند طویل جنطیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین خطمی عروق صفر
عاقرقرحا سب کو شہد ملاکر معجون کریں دوسرا تریاق بھی جید ہی تخم سداب بری کمون حبشی تخم جند قوقی ہر واحد سے بقدر ایک
اکسوثافن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمیں سرکہ بالزوجت کیجائے سب ادویہ کو جمع کریں اور مقدار شربت کی ایک
درمی ہی اس سے زیادہ خطرناک ہی بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درمی پھر دینا چاہیے
تریاق دیگر یہ بھی جید ہی توم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب یابس اور حلتیت اور مرکی ہر واحد نصف جزو بعینہ
ہوئے انجیر میں معجون کریں اوسے دعو کر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کے تریاق جید حنید بادستر فلفل ابیض مرا بوزن
ہموزن لیکر قرص طیار کریں مقدار شربت تین اولوسات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے - ایضاً

رتیلا کے کاٹنے میں بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ایضاً جاوشیر مرمکی قنہ جند بادستر فلفل سپید کو لیویں اور شہد ہموزن میں معجون کریں دوائے عسکری او یا اسکے بنانے کی ترکیب بیخ کبر افسنتین زراوند مدحرج ق یہ سب اجزا برابر لیکر طیار کریں مقدار شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات مثلاً ادویہ مشرویہ کے طلیت ہے۔ ایضاً فاشرا اور فرودمانا بوزن ایک درہم ہمراہ شراب کے اور سعد لیعنی ناگرموتھا اور حب الغار اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور حشقون اور کاسنی بیخ یہ سب ادویہ پلائیں اور طلا کرنے میں مفید ہیں اور قوتنج بری اور سرطان نہری اگر جلاکر شراب کے ساتھ پلائیں وہ بھی مفید ہے اہل عرب کثر دم گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل پیسکر پلاتے ہیں اس سے بھی نفع ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کف دست کے بھی زیادہ نافع ہے۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سبز جب روغن گاو میں کوٹ کر اور چھان کر پلائیں اور اس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نوشادر کے استعمال کریں بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج کھا چکا ہو اسے عقرب سے ضرور نہ ہو بچھا جادہ جسکے بال وپر نہیں ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اسکا نام خرکوک ہے جب سوکھا کر ہمراہ شراب کے پلائیں وہ بھی نافع ہے۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اسنے افیون ہمراہ بزر البنج ہموزن شہد ملاکر کھلانے اور نافع پایا بعض لوگ گمان کرتے ہیں کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے لطور طلا کے مفید ہے غاریقون کی منفعت عجیب ہے ثمرہ خنثی اور اسکی کوہل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خندقوقی اور برگ ترب اور کاغج حراسینے انارنجتہ بھی شرباً نافع ہے۔ ایضاً زراوند کلونجی بیخ جاوشیر برابر جز ہموزن لیکر مقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کریں۔ ایضاً عاقرقرحا زراوند ایک ایک جزو فلفل نصف جز محروث لیعنی ربع جز اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کے۔ ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد میں معجون کرکے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے۔ ایضاً مرمکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جز ان سب سے اقراص طیار کریں۔ ایضاً تشوریخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جز بقدر دوا جب ان اجزا سے استعمال کریں بعض اطبا نے کہا ہے کہ دردی شراب چھ جز کبریت زرد آٹھ جز تخم سداب تین جز جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون میں یکجا کریں اور بنائیں اور ایک درہم پانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کریں اطلیہ اور اضمدہ کا بیان خود بچھو کو پیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت عقرب کے بوجہ مشاکلت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے۔ ایضاً ایک گھاس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی دم سے ہوتی ہے اسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اسکی یہ خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت میں کسی مقام پر بدن کے اسکا ضماد کریں جندادرس پیدا کرتی ہے اور جسقدر خون اس مقام پر ہے لوسے مردہ اور بحس کر دیتی ہے جیسا بعض بیہودہ نے گمان کیا ہے۔ اور جو ہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھیں باتفاق سمیت مفید ہے گا یعنی تمام زہر کو ایک ہی دم کھینچ لیتا ہے اور پھیلنے نہیں دیتا او اسیطرح سیدک کا بھی حال ہے اور ہمنے خود تجربہ کرکے دریافت کیا ہے کہ طلا سے مداد ہندی بہت نافع ہے اور درد میں سکون پیدا کرتی ہے اسیطرح کچی انجیر میں جو رطوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور بلا دری بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور بھی ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ یعنی کشتہ نکیا ہو ہمراہ رانیج کے خواہ ملک الطیر کے ساتھ اور گوشت مکک مالیح کا اور لسن مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جداجدا خواہ دونوں یکجا کرکے ہمراہ نمک کے۔ ایضاً دقیق شعیر عصارہ سداب کے ہمراہ خواہ اسکا جوشاندہ۔ ایضاً چنے کی بھوسی اور بنجال کبوتر کو پختہ کرکے ضماد کرنا بادروج بھی طلیہ نافعہ سے ہے کہ فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ حنظل اور بیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حماما ہمراہ بادروج کے طلا سے جید ہی اور خشک مرزنجوش بھی نافع ہی ملح البول بھی ایسی دوا ہی کہ اُسکے بعد کوئی دوا انفع نہین ہی ایک یہ بھی طریقہ نافع ہی کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ مین گرم کر کے اُسپر سرکہ ڈالین اور جو دھوان اوٹھے اُس سے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ نطولات خاص کے یہ ہی کہ طبیخ نخالہ اور طبیخ اذنگن اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہی آب دریاے شور گرم کر کے اُسکا نطول بھی مفید ہی عصارہ حند قوقی خواہ اُسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہی اور لفظا ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہی اور زیت مین چھپکلی پختہ کر کے اگر مقام لسع پر ٹپکائین زیادہ مفید ہوتا ہی اور عجیب النفع ہی

فصل بیان مین عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اُن بچھوون کے ہوتے ہین جو اخدان میں ہوتے ہین اور باخباثت ہوتے ہین دم اُنکی کھنچی ہوئی اور زہر اُنکے تیز اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر پر زرنگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اُسکا بھی وہین ہی اور معادن اخدان مین بھی پیدا ہوتا ہی جسوقت ڈستا ہی فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دوسرے دن خواہ اُسکے بعد اُسکا زہر منتشر ہوتا ہی اسطرح کا اسیر کرب ظاہر ہوتا ہی اور رنگ مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہی اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا ہی خون کا بیشاب آتا ہی اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہی اور کبھی انجام کار اُسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا خفقان سے ہوتی ہی اور غشی بھی ابتداء مین ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور درد کم ہو اس وجہ سے اُسکے علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اُسکا زہر نہایت ردی اور برا ہوتا ہی علاج بعد علاج عام اور مشترک کے افضل معالجہ یہ ہی کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاہو تلخ اور طرخشقوق اور رب الشعیر اور جمیع اشربہ ملطفہ خصوصاً جسوقت بخار مین شدت ہو اور اسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ سویق تفاح آب سرد کے ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہی کہ بیخ نعدہ پانی کے ہمراہ پلائین وہ بھی نافع ہو گی راسن بھی دواے جید ہی جیسا لوگ کہتے ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دواے جید ہی نسخہ تریاق عسکری کا پوست کبر حنطیا نا المسلقتین بوزیدان زراوند مدحرج طرخشقوق بابس سب کو ہموزن پیسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہی دوسرا تریاق افضیں لوگون کے واسطے طرخشقوق بابس اور تخم تفاح ترش کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور مقدار تین کہ دست کے مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہو آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہو گی اور جو عصارات مبردہ فواکہ کے ہین اُنکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہو گا شراب تفاح شامی اُسکو نافع ہو گی اور سویق تفاح اور روغن ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہو گی آب فواکہ ہمراہ روغن گل کے جو سرد کیا ہوا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور علاج خاص بول الدم کا وہ کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اُس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہی اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور اگر مقام لدغ مین آکلہ پیدا ہو دواے حادّہ سے آبسے دفع کرین اور اُسکے گرد طین ارمنی اور سرکہ کو طلا کرین اور قرحہ خبیثہ کا علاج جو مذکور ہو چکا ہی اُس سے علاج کرین بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا رتیلات کے اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین مگر تفصیل مین ہر ایک صنف کے اوصاف مین اُنکی عبارات مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہی کہ پہلی صنف اُسکی جسکا نام رادغیون ہی مدور الشکل ہوتی ہی اور عناب رنگ اور عنابی رنگ سے وہ رنگ مراد لیتے ہین جو سرخ مائل نیلا ہی وہ دوسری قسم کا نام لوقوس ہی اور یہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہی پہلی قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہی اور جو اجزا جسم کے قریب گردن کے ہین اُنمین گریبان گریبان سی ہوتی ہین ، اور منفذ پر

اسکے تین چیزین بلند نمودار اور متخلخل چکنی چکنی ہوتی ہین تیسری قسم مور مقبون ہی اُنکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہی وہ بڑی چیونٹی جسکا نام غرف ہی اور رنگ اُسکا مائل بخاکستری اور اُسکے بدن کو چھوٹے اجسام اور سپید اور سرخ رنگ ڈھانپتے ہوئے ہین جو بعد مار ہر وقت اُسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سقلبر ومقلون ہی اُسکا سارا بدن اور سر سخت اور باصلابت ہوتا ہی اور اُسکے بازو چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہی۔ پانچوین قسم سقلیقون اُسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہی اور اُسکے بدن پر نقطہ ہاے چند خصوصاً سر اور گردن کے قریب چھٹی قسم قریدواطیس یہ طویل الجسم ہی سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اُسکی گردن کے نیچے ہوتا ہی اور یہ طبیب جتنے اقسام رتیلات کے یہ سب بیان کیے ہین سبکے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سواے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہی کہ رتیلا ایک دانہ ہی مشابہ اُس عنکبوت کے جسکا نام خید ہی اور وہ مکھی کا شکار ہی یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہی اُسکے مشابہ رتیلا ہی جیسے بھی کہا ہی کہ اقسام رتیلات کے بہت ہین اور بنا بر قول جالینوس کے اقسام رتیلات کے بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہی جو مصری کہلاتی ہی اُنھین اقسام مین سے سرخ رنگ ہی گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہی اور اُنھین اقسام مین سے سیاہ رنگ و خانی جو مشابہ زنبیہ کے ہوتی ہی اور اُنھین اقسام مین سے رنطا ہی اور اُنھین اقسام مین سپید اور اول پیٹ کی ہوتی ہی اور منھ اُسکا چھوٹا اور اُنھین اقسام مین سے کوکبی ہی اور اُسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اُسپر نمایان براق ہوتے ہین اور اُنھین اقسام مین سے زرد رنگ والے ہوتے ہین کہ خطوط زرد پیلے اُسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتے ہین۔ اور اُنھین اقسام مین سے عنبیری ہی جو اُسی نام سے خاص ہی اُسکا منھ اُسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہی اور اُسکے پاؤن چھوٹے چھوٹے پیچھے کی طرف پھرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہی دونون پیر فقط زور دیکر تن جاتی ہی لو قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی سی رطوبت منھ سے گراتی ہی اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہی اُس سے زیادہ الطف ہی ہی اُنھین اقسام مین سے ایک قسم ثعلبیہ بھی ہی مشابہ مور سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہی اور پشت اُسکی سپید ہوتی ہی اور مختلف طور کے نقطہ رنگ برنگ اُسکے بدن پر ہوتے ہین اُنھین اقسام مین سے ذرد حیہ اور اُنھین اقسام مین سے زنبوریہ ہی اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہی مصریہ سب بیان کرکے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہی اور اُنھین اقسام مین سے کرسنیہ ہی اُسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہی کہ چھوٹی ہوتی ہی اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہی منھ اُسکا چھوٹا پیٹ اُسکا اشقر اور قوائم اربعہ سپید رنگ اور پھولے پھولے زیادہ اور مصریہ جسکا ذکر ابھی ہوا ہی وہ نہایت خبیث قسم ہی اور اُسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اُسکا بڑا ہوتا ہی اور اُس مکھی سے مشابہ ہوتی ہی جو چراغ کے گرد اوڑتی پھرتی ہی سب کو رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین اُنکا بیان اجمالی و تفصیلی یہ ہی۔ جالینوس نے کہا ہی کہ رتیلا کا ڈنک اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا گھر الگتا ہی اسیوجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہی اکثر اوقات جالینوس کہتا ہی کہ جس شخص کا یہ بیان ہی کہ رتیلات کی کل چھہ قسمین ہین اور اُن چھہ قسمون کو اسامی مخصوصہ سے نامزد بھی کیا ہی چنانچہ اوپر اُنکا بیان ابھی ہو چکا ہی وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ مقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہی اور وہی مقام کمتر اوقات سرخ ہو جاتا ہی اور اکثر بے رنگ ہو جاتا ہی اور سبزی مائل کہ اُسمین کھجلی نہ زیادہ اُٹھتی ہی اور جو مقام اُسکے گرد اور قریب کا ہی اُسمین بھی کھجلی ہوتی ہی اور کبھی یہ کھجلی بڑھتے بڑھتے ساق تک

یہو تجھی ہو اور بعض لوگ اتنا زیادہ کہتے ہین کہ تو اور پلیدی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہو اور
اول شخص جسنے چھ قسمیں بیان کی ہین اُسکا قول یہ ہو کہ اعضاے عصبیہ اور ہڈیون مین سردی پیدا ہوتی ہو اور ہمیشہ پسینے ہر وقت
زانو اور قطن اور پشت اور ہتھیلیان ہاتھ پانو کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہو جاتا ہو اور اُسوقت رعشہ اور تھرتھری پیدا
ہوتی ہو وہی شخص کہتا ہو کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور ایسے چبھن کرنیوالا پیدا ہوتا ہو اور سمر لیسنے پیدا ہو
مغرا اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہو آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ آنمین رطوبت پیدا ہوا اُسنے قطرہ
قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل البطن خصوصاً پیرو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہو کہ بالکل خالی ہو گیا ہو اور کچھ نہین ہو اور اوپر کی راہ
سے طبیعت مادہ مائیہ کا دفع شروع کرتی ہو اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہو۔ کبھی اسی مادہ مین ایک
چیز مشابہ مکڑی کے جالہ کے برامد ہوتی ہو اور دونون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہو اور مفاصل مین
تقبض اسی طرحکا پیدا ہوتا ہو جس طرح تشنج مین ہوتا ہو اور پیرا انبساط اُنمین نہین ہو سکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہو اور متلی
بھی پیدا ہوتی ہو بدن سے پسینا ٹھنڈا برآمد ہوتا ہو اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہو جیسے برسام والون کے سر مین
ہوتا ہو اور المبانسے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہو کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور بول مین حرقت اور کبھی حرقت
کے ہمراہ عسر البول بھی اور کبھی باانیہمہ پیشاب مین ایک شی مثل عنکبوت کے برامد ہوتی ہو اور تقضیب اور عانہ اور رکبہ مین تمدد شنج
پیدا ہوتا ہو اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور بستگی اور جماع مین شدت پیدا ہوتی پھر اول حکیم جسنے چھ قسمین کی
ہین وہ کہتا ہو چھٹی قسم قریوقوالیس کے ڈنک مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہو بعض
کہتا ہو کہ جالینوس وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہو اُسکا خلاصہ یہ ہو کہ قسم حمرا یعنے سرخ رنگ کے کاٹنے سے تھوڑا سا درد پیدا ہوتا
ہو جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہو اور سودا اور قطا کے کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سردی اور رعشہ اور زانو مین گرانی
پیدا ہوتی ہو اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہو اُسکے ڈنک سے تھوڑا سا درد مع کھجلی اور مروڑ کے اور استرخاے شکم اور انتفاخ
بطن بھی عارض ہوتا ہو اور کوکبیہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور خدر اور گرانی سر اور استرخاے بدن عارض ہوتا ہو
اور غبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاظ اور کزاز اور عرق سیال وہ بھی
سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن مین اور پیٹ مین ورم اور قضیب کا تو تر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شی بدن انکے
کے قضیب کی طرف سے نکلتی ہو اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہو۔ اور وہ سیاہ قسم جو دخانی رنگ کی ہو بڑی خبیث ہو اُسکے
کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہو اور درد سر اور کھانسی پیہم اور تھکاوٹ اور ماندگی پیدا ہوتی ہو اور بہت جلد ہلاکت
عارض ہوتی ہو اور زرد رنگ جو بھولا پھالا ہو اُسکے ڈنک مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا
ہوتا ہو اور بہت جلد قتل کرتا ہو اور بعض لوگون نے غبیہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ انعاظ اور کھڑا ہونا قضیب
کا اور آواز کا بند اور منقطع ہو جانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہو لیکن اس شخص کا قول چندان
معتبر نہین ہو کہ ہم اُسکی رعایت کرین غبیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہو اور الم بھی اُسمین کم ہوتا ہو۔ اور دزوجیہ سے تمام بدن مین
ڈلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہو اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونوں زانو میں پیدا ہوتا ہے کر سنیہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو عنبیہ کے بیان ہو چکے
لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہیں مصریہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اسکے بعد موت عارض
ہوتی ہے علاج اسکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جائے یعنے جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماؤف
آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب میں مذکور ہیں اور حمام اور آتیزن سے بھی بہت جلد سکون انکے لزوم
میں ہوتا ہے اور درد بھی ٹھہر جاتا ہے اسلیے کہ یہ لوگ اودھر آتیزن میں بیٹھینگے اور درد میں سکون پیدا ہوا اور ادھر آتیزن سے باہر نکلے اور پھر
درد پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ہر ساعت حمام کرائے جائیں تریاق جدید رتیلا اور تینں مجرب اور سانپوں کی اکثر اقسام کو مفید ہے سکتے
ہیں کسموریا اور طرخون کے کاٹنے میں یہ دوا پلانی چاہیے ـ فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی ناردین عاقرقرحا دوقو
تخم سیاہ زیرہ حبشی ورق یتوع ابہلون انارکی جفنیان بیرمایہ خرگوش دارچینی سرطان نہری میعہ عصارہ خشخاش حب البان
ہر واحد ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر میں گوندھکر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہے اور وہی اسکی مقدار شربت
بھی ہے کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین ـ اور بعض نسخوں میں اصل السوس سنبل وردونوں لکڑیان بلسان کی اور تخم حندقوقی اور جوز السرو
اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کے حب صنوبر زیرہ حبشی برگ درخت دلب اور اسی کے چھلکے اور تخم حندقوقی
نخود سیاہ خصوصا بری یعنے جنگلی جیاحب الآس بھی بہت خوب ہے اور تخم فیسوم تخم شبث زراوند ثمرة الطرفاء عصارہ حی العالم
کا ہوئے بیری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہے جیسے چاہئے اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی شراب
میں جوز السرو خصوصا دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربائے سرطانات اور شوربائے مرغابی جوشاندہ بیخ بلیون ہمراہ شراب کے
عمدہ مشروبات میں سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہموزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین
تریاق مجرب اسیواسطے ہے کلونجی دس درہم دوقو کمون ہر واحد پانچ درہم ایلیں جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد میں معجون کرکے مقدار
شربت بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ میں سے بہت عمدہ طلا یہ ہے کہ خاکستر درخت انجیر شراب میں ملا اور
نمک ورقلقدیس اور اسفنج سرکہ میں ڈبو کر اور پنیر نچوڑین اور زراوند ہمراہ آرد جو کے سرکہ میں ملا کر استعمال کرین اور برگ عالم اور گندنا
اور حصا الراعی اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد و انار کے چھلکے اور زراوند آرد جو سرکہ میں ملاکر بعد دمیدنے زخم کے استعمال کرین اور زخم
کو پانی اور نمک سے دھوڈالنا چاہیے نطولات جو مفید ہیں منجملہ انکے آب دریائے شور ہے گرم کرکے اور طبیخ حرشف اور طبیخ جوز السرو بھی مفید
ہے شبث کا بیان اور علاج اسکا یہ جانور ٹڈی مکڑی کے ہمصورت ہوتا ہے چاروں شانے اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے
ہیں کہتے ہیں جیسے ہی کاٹتا ہے اوسے درد معدہ اور قے اور عسر البول اور عسر براز عارض ہوتا ہے اور جب یہ نوبت ہو پہنچ جائے پھر قاتل ہوتا
ہے اور اس شخص کے بچنے کی امید نہیں ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس قسم مصری کا کیا حال
ہے شاید یہ وہی حیوان ہے جو باب رتیلا میں مذکور ہو چکا ہے یا کوئی اور شی ہے علاج اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے عنکبوت کا بیان اور اسکے
علاج عنکبوت جس شخص کو کاٹے اسکے شکم میں ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہیں اور قشعریرہ اور سردی اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہے اور
علاج اسکا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانے سے بھی انکو نفع پورا ہوتا ہے اگر تمام روز تا بہ شام اسکا استعمال
کیا جائے بعد حمام میں شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ سعد کوفی بھی

شریک ہو وہ حیوان غیر معلوم ہیں کہ بعض اہل علم نے انکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونوں بھی انھیں حیوانات
کے اقسام میں سے ہیں جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہر دار حیوان ہیں مگر مجھے ان دونوں کا حال کچھ بھی دریافت نہیں اور نہ میں اس
امر سے آگاہ ہوں کہ یہ دونوں مذکورہ حیوانات کے اقسام میں داخل ہیں یا نہیں اور انہیں اور گذشتہ حیوانات میں کچھ فرق ہے یا نہیں فصل
چار جنبر و نیج حیوان اسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور رتیلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اسکے پاؤں سپید اور سر پر اسکے دو بلندی
بصورت چونٹی کے ایک تو مقدم سر تک اور ترچھی ہے سیدھی اور دوسری اس چونٹی سے عرض میں تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کیوجہ
سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو منھ ہیں اور چار جبڑے ہیں اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدلے دونوں چونٹی کے اسکے سر پر دو
خط ہوتے ہیں اور انکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو منھ اور چار جبڑے رکھتا ہے اور دونوں قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہیں جو بچھو کے ڈنک سے ہوتے ہیں اور درد شدید اور سپید ہوجانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے
رنگ کی سپیدی اور پیلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے علاج اسکا وہی ہے جو رتیلا کا علاج ہے اور رتیلا
کے علاج میں جتنی ادویہ مفید ہیں انہیں سے چار دواؤں کو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ جاوشیر اور حندقوقی اور قیسوم
ایک اور حیوان ہے جسکا نام موعر بینا ہے اسکا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید اور
حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند میں مبتلا ہو تو اسے ثمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق جوز
اور ثوم اور شراب شیریں مفید ہوتی ہے ثملۃ النسر کا بیان جسکا نام فارسی میں شش دال ور معلوکی یونانی میں اور ملعانوس بھی
کہتے ہیں یہ بھی مثل جوں کے ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قردان۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار
ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہیں آتا ہے مگر سمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا اور ادھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری
ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہیں اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپھڑے اور دانتوں کی جڑوں
سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہیں رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے
جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے بچایا جائے اسپر فادزہر کو طلا کریں اور عصارہ
کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کریں اور پلانے میں شیر دوشیدہ لبن ماعز اور مسکا اور گل مختوم اور جدوار اور فرفخ
اور اسی کا عصارہ اور اسپغول اور لعاب اسپغول اور تمام ادویہ لطیفہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ [illegible]
اور خرز الطین کا بیان اس جانور کے پاؤں بڑے بڑے ہوتے ہیں اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہیں جو ثملۃ
النسر کی فصل میں بیان ہوئے زنابیر کا بیان زنبور ہندی میں بھڑ کو کہتے ہیں اسمیں تسخین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ ہوتی ہے
اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے بعضے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہیں یعنے انکے سر کے
گرد سیاہ دوائر سے ہوتے ہیں یہ قسم مہلک ہے اور جن زنبور کی گرہان زیادہ ہوں کسی قسم کی کیوں نہو وہ سب سے زیادہ قاتل
ہوتی ہے اور اسیوجہ سے کبھی نوبت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونوں زانوؤں میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے
بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہیں اور زبان میں ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے کہ جس مقام
پر اسنے کاٹا ہو اسپر بطور معلوم خوب سا چوسیں اور اگر زیادہ ایذا ہو اور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہوں تو انکیدر یہم تخم مرزنجوش پلا دیں

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد میں بھی سکون پیدا ہوگا۔ یا تین کفدست بھر کشنیز خشک کا استعمال کریں جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہی اور وہ معروف اور مشہور ہیں انکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت میں بہت مفید ہی۔ کبھی برف کا شیاف دینا بھی مفید ہوتا ہی طلاے خبازی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کریں عجیب النفع ہی اور اسکا نفع باقی ہی اسیطرح خطمی بھی نافع ہی اور چولائی اور مکوے خشک اور گنبد سائیدہ بھی مفید ہی اور انجیر خشک کا ذرور اور سرکا اور گل خوشبو جسے طین الحر کہتے ہین اور آب انگور اسیطرح اوجھ گاے کا خصوصًا سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ تمام اور ورق غار تازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے۔ پارچہ کتان کو سرد پانی مین ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھین اور اسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین۔ اسیطرح طحلب یعنے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہی۔ اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہی بنابر قول بعض اطبا کے اسکی تمسید پانی و نمک کے ہمراہ مفید ہی۔ درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہی۔ دیواروں پر جو لونا پیدا ہوتا ہی مثل شورہ کے اسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا۔ کبھی ان چند پانیوں سے اور سلافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائے جاتے ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہی کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹے تک رہنے دین اور یکبارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہوا ہو فورًا درد مین سکون پیدا ہوتا ہی۔ مکھی کی مالش مقام گزند زنبور پر بھی فورًا سکون درد پیدا کرتی ہی فصل بیان مین نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہی یہان اسکا ابرہ یعنے ڈنک کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہی اسکے نکالنے کی تدبیر ابرۂ زنابیر کی سی ہی فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیان مین اور ایک شی جو اسی کے مشابہ ہی اور اسکا حال قریب بہ حال نحل کے ہی بلکہ اس سے اسلم ہی یعنے اینا کم دیتی ہی۔ مین کہتا ہون کہ منجملہ ان پرندون کے جو کہ نیش اور ڈنک رکھتے ہین ایک وہ بھی شی ہی جو مشابہ پردار چیونٹی کے ہوتی ہی لیکن یہ جثہ مین اس سے بڑی ہوتی ہی بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہی مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہی ہان موٹی اتنی نہین ہی اور اسکے پاؤن زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مکڑی کے پاؤن سے لمبی اور بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہی اسمین بہت سے دروازے ہوتے ہین زرد رنگ اور نر اسکے لیے ہی وہ چھوٹی ہی اور اسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچے دیتی ہی اور جب اپنے آشیانہ سے نکلتی ہی مثل عنکبوت کے چلتی ہی جیسے کسی نے اسکے پر نوچ ڈالے ہین اسکے بعد اوڑنے لگتی ہی۔ میری راے مین اسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہی جو زنبور کا بیان ہوا فصل سام ابرص و عظایہ کے بیان مین جب کسیکو یہ دونون کاٹتے ہین تو ڈنگ کے مقام پر بعد کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اس جگہ رہجاتے ہین جب ان دانتون مین سیاہی آجاتی ہی ہمیشہ اس مقام پر درد رہتا ہی اور پڑپڑاتا ہی اور کھجلاتا ہی تاانکہ ریشم بھرنے سے یا قرسے ان دانتون کو نکال نہ ڈالین پس ریشم وغیرہ سے ان دانتون کو لیکر الگ جھاڑ دے اسیوقت درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہی اور کبھی ان دانتون کو روغن اور راکھ سے چھوڑاتے ہین و بعد ازان اسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہی کہ جنگلی کاہی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہی پھر اگر درد مین زیادتی ہو تو تریاق زنجبیل کا استعمال کرین فصل اربعہ و اربعین کے بیان مین اس جانور کو دخال اللودن بھی مشہور کرتے ہین بیشتر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہی اور اسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس ۲۲ پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہی اور کبھی اولٹا بھی چلتا ہی یعنے پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہی۔ اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہی تھوڑی دیر تک رہتا ہی

اور نونا سکون پاتا ہی زہرۃ الحشی اسکی تریاق ہی اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہی **فصل بیان** میں
سالامندرا کے کاٹنے کے میرے زعم میں یہ ایک جانور شبیہ خطاپہ کے ہوتا ہی کہ اسکے چار پاؤن ہوتے ہین اور کہتے ہین
کہ جو زہر دم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہی اگر چولھے یا انگیٹھی مین ڈالدین اسکی آگ بجھا دیتا ہی جسے کاٹتا ہی درد شدید
اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہی جیسے آگ لگی ہی اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہی اور زبان بند ہو جاتی ہی اور تمتمہ یعنے
اکثر حروف کو بہم اور جستے بولنا اور لرزنا اور خدر پیدا ہوتا ہی اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہی کہ وہ سیاہی شدت
یعنے گل جاتی ہی یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہی **علاج** کہا ہی کہ اسکا علاج چوزہ ہاے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اسکا یہ ہی
کہ راتینج جس صنوبر کے درخت کا گوند کہین نہ ہو ہمراہ شہد کے اور طبیخ کمافیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ قریص اور زیت اور
بعض لوگون کو مینڈک پکا کر کھلاتے جاتے ہین کہ فقط شوربا آدمیون پلایا جاتا ہی اور مینڈک کا شوربا کھلا کر لوٹیون کا ضماد کیا جاتا ہی
اور کچھوا بحری اور بری کے انڈے بھی پکا کر کھلاتے ہین **فصل سولوقندیون بری اور بحری کے بیان مین** مجھے اسکی شناخت
نہین ہی اور کچھ بعید نہین کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اطبا نے کہا ہی کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو
اور دریائی نہ ہو مقام گزیدہ مین کدورت اور تیرگی آجاتی ہی اور گونہ گلابی رنگ ہو کر رہجاتا ہی خوب سرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سرخ آجاتی
ہی اور درد شدید پیدا ہوتا ہی اور کھجلی بدن مین اٹھتی ہی اور اگر یہ جانور بحری ہو اسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہی اور شاید اسکا علاج
قریب بہ **علاج** رتیلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا رماد کو سرکہ مین
مین ملا کر یا کندہ سوختہ اور شراب کا ضماد یا پہلے زیت سے نطول بکثرت کرین گرم پانی ملا کر بعد ازان یہ دوا اسپر رکھین **فصل**
دریائی بچھو کے بیان مین میرے گمان مین یہ ہی کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اسکا پیٹ پھول جاتا ہی اور استسقا کی صورت
پیدا ہوتی ہی اور بیشتر اخراج ریح اوسے بلا ارادہ ہوتا ہی واجب ہی کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجاے اور اسکا
علاج تین بحری اور رتیلا کا ہی اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہی اونھون نے کہا ہی کہ عقرب بحری کا سم
حار ہوتا ہی **فصل ضفادع یعنے مینڈک دریائی کے بیان مین** جو سرخ رنگ ہوتے ہین ایک گروہ علما نے کہا ہی
کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہی اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کی فرصت
نہین ملتا تو پھونک مارتا ہی کہ اس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہی اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہی اور بہت جلد ہلاک ہو جاتا
ہی جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہی کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیان مین جملہ دریائی ہوام کے**
جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین انکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہی کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم باردہ کا جو
علاج ہی اس سے علاج کرنا ضرور ہی اور وہ یہ مذکور فصل رتیلا مین اور جو تریاقات اسکے بیان مین نے انسے علاج کرنا لازم ہی الحمد للہ وحدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت

جملی بیان زینت کا ہی اور یہ فن چار مقالات پر شامل ہی **پہلا مقالہ شعر** یعنے بالون کے
بیان مین اور اسمین خراز کا بھی ذکر ہی **فصل پہلی ماہیت شعر کی** یہ ہی کہ بالون کی پیدایش بخار دخانی سے ہوتی ہی جب دخت

وہ بخار مسام مین بستہ ہو جاوے بس وہی بخار بستہ ہو کر بال کی شکل پیدا کرتا ہو اور پھر جسقدر بخار دخانی اُس جگہ آتا جاتا ہو اُسی بال کیطرف
مستحیل ہوتا جاتا ہو لہذا بال بڑھا کرتا ہو حفظ ثمانا اگر رطوبت بدن کی بالذات ہو اور اُسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت بنائی
خواہ اسمین طینت کے خواص نہون چنانچہ درختون کا بھی ایسا ہی حال ہو کہ جن درختون مین دہنیت غالب ہو انکے پتے زیادہ نہین
پھیلتی ہین۔ کتاب اول یعنے فن کلیات مین بیان ہو چکا ہو کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہو اور پیری جلد کیون آتی ہو اور جملہ اقسام
کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اُنکے اسباب کو بہ تفصیل وہان بیان کر دیا ہو۔ مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین
اُنمین سے ایک تو یہ ہو کہ جو بال نہ چاہیے ہون اُنکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اکھیڑ کے دور کر دینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ
کر دینا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اُنکو کسی تدبیر سے کم کر دینا (۳) یا حجم مین اگر بہت باریک ہون اُنکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اُنکو
باریک کر دینا یا اُنکو دراز کر دینا (۴) یا شکل بالون کی سیدھی کرنی یا گھونگھر دار بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کر اُنکو سیاہ کر دینا خوش
رنگون اور سپید بنانا الغرض اس فن مین ہم انہین امور سے بحث کرینگے جو لکھے گئے فصل دوسری سبب نشلان شعر کے بیان مین بالون
کا جاتا رہنا یا کم ہو جانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہو کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدایش ہو اسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہو۔ اور
کبھی اُس مقام مین فتور پیدا ہوتا ہو جو منبت بالون کے اُگنے کا ہو۔ مادہ کے فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہو کہ اسمین کمی ہوتی ہو یا بالکل مادہ
پیدا ہی نہوتا ہو کمی مادہ مین یا اسوجہ سے ہوتی ہو کہ وہ مادہ دخانی کسی جزو مین ڈوب جاتا ہو یا انکہ جو حرارت رطوبت کو مائل بہ تحلیل
کر کے اُسکا متغیر بدخان کرتی ہو وہی کم ہو سے یا جو ہر بخاری مین فضل تولد کم ہو جاوے جیسے کہ بخار دخانی لڑکون نمیانی عورتون مین بہت
کم ہوتا ہو اسلیے رطوبت کی ابدان مین کثرت ہوتی ہو اسی سبب سے داڑھی اُنکے نہین ہوتی اصل جو ہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی مرض کی
وجہ سے ہوتی ہو اور وہ امر غیر امور طبیعیہ الیہ سے ہو یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہو امور غیر طبیعیہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام
لوگ جب اُن پر تعب امراض طویلہ کا گذرتا ہو خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت مین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہو کر نقیہ ہو جاتے مین اب
اُنمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جس سے بالون کو غذا پہونچے لہذا اُنکے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اُگتے انکے بالون کی وہی کیفیت
ہو جیسے کسی گھاس یا کھیت کو پانی دے کر سینچتے ہین جب سینچنا موقوف کر دین نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اسکی
بیل پھیلے گی۔ یا جیسے خواجہ سرایان اور ہیجڑے نس کٹے وغیرہ کہ انپر رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہو کہ اگرچہ اُنمین بالون کے نکلنے
کا امکان ہو لیکن اُنکی برودت اعضا یہان تک بڑھ جاتی ہو کہ اعضاے شریفہ تک پہونچتی ہو پس اُنمین بھی برودت پیدا کر دیتی ہو اور اسی
سبب سے اُنکے رطوبات کی تحلیل نہین ہوتی کسی امر مخالف کی طرف اور جسقدر اُنکی رطوبت مین تحلیل ہوتی ہو وہ ایسی کم اور رقیق ہوتی ہو
مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ نکلجاتی ہو۔ اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے بھاری عمامہ سرون پر باندھتے ہین اُنکے بال بھی اسیوجہ سے
کم پیدا ہوتے ہین۔ چونکہ بالونمین جو اصل طبیعت کی ہوتی ہو جیسے صلع یعنے کھوسا ہونا کہ یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہو کہ وہ مادہ جس سے بالونکی
پیدایش ہو اُسمین بلحاظ اصل خلقت کے کمی ہوتی ہو یا انکہ دماغ کو استخوان قحف سے ایسی چسپیدگی ہوتی ہو کہ اُبھر خالت القیال
بخارات شعر پیدا وہان نہ کر سکتا۔ جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کے ہوتا ہو اُنکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اُس جگہ مادہ بالون کا
نفوذ نکر سکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کر سکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہو مگر ٹھہر سکے کیونکہ نا مناسب کیفیت یا منا سب کیطرف
مستحیل ہو جاتا ہو۔ نفوذ نکرنا اسی سبب سے ہوتا ہو کہ اُسمین جو نفوذ زیادہ ہوتا ہو یعنے گھنے بال ہوتا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح کیفیت

ہین پر حدوث مرض صلع ہی اور بہت جلد حلد مزاج سکے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہی اور اسی جہت سے جو مستعد صلع کے ہوتے
ہین اُنکے بدن پر اور سینہ پر بالون کی کثرت ہوتی ہی اور یہ لوگ چونکہ اُنکے تھوڑے سے بال بھی دشواری سے اکھڑ سکتے ہین
اُگنا ہین بالون کا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہی چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہی جس شخص کے بدن مین
مادہ شعر یہ مناسب یعنے مسامات مین نہین ٹھہرتا ہی بسبب شدۂ تحلل کے اور بسبب اسکے کہ مسامات اُسکے زیادہ وسیع ہین چنانچہ یہ
بھی ایک سبب اسباب مانعہ سے ڈاڑھی نکلنے کے واسطے ہی اور اسکا یہی سبب ہی کہ خصیہ کے بال ڈاڑھی میں باقی رہین وہ قریب
اور باریک ہون اور بسہولت اکھڑ جائین — اور آخر عمر مین چونکہ یبس کا غلبہ ہوتا ہی اور مسام مین تنگی آجاتی ہی باوجودیکہ مزاج مین
رطوبت ہوتی ہی — حرارت کی قلت کو اثر اس مرض مین ہی کہ صلع نہین ہونے دیتا ہی جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کرنا چاہیے
جس شخص کے بدن مین بالون کے مواد فاسد ہو جاتے ہین یہ فساد یا تو کسی خلط خبیث کے سبب سے ہوتا ہی جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا
ہی جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہی یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہی جو ردی اور
اکال ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہی صلع کا معالجہ دشوار ہی اگرچہ قبل شروع ہونے کے بعض بروقت ظہور
آثار اور علامات مقدمہ کے اُسکا دفع کرنا ممکن ہی یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اُسکا ظہور بہ تاخیر ہو — بقراط کے کلام مین جو یہ
امر مذکور ہی کہ ارباب صلع کو جب دوالی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے کہ اور بال اُنکے اُوگین گے — اس سے مراد بقراط
کی یہ ہی کہ جن لوگون کے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوالی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجاتے گا
اب اُنکے بال آگنے کا کوئی مانع نہ رہے گا لہذا اُنکے بال اُوگ آئین گے — عورتون اور بچون کے بال جلد جو نہین گرتے اسکا سبب
یہی ہی کہ نبت یعنے جامے روئیدگی بالون کی اُنمین استوار اور عضو غضروفی ہی مستحکم الخلقت ہی اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے
کی حفاظت کرتا ہی جسم حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اُنکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے
بالون کو گرنے سے بچاتی ہی جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہی اور بروقت برآمد ہونے بالون کے بھی دشواری
اور سختی جلد کی حبشیون مین باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہی ایسے جب بال شکل آئین پھر بھی سخت جلد بالون کی بسرعت گرنے اور
منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہی — اور جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثا رشلتہ اور را مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو حاے حطی بولتے ہین
وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے کہ اُنکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہی اور اسی سبب سے اُنکو ذرب یعنے اسہال کا مرض زیادہ
ہوتا ہی بوجہ کثرت نوازل کے فصل تیسری بیان مین اُن ادویہ کے جو حافظ بالون کی ہین جن دواؤن مین لطیف حرارت
ایسی ہی کہ اسکی جہت سے قوت جذب کی اُنمین حاصل ہی اور قوت قابضہ بھی ہی وہی ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ
بالخاصیت انحفظ شعر کا رکھتی ہین باب ادویہ مفردہ مین ہم نے بسائط کو بہ تفصیل اُنکا ذکر کیا ہی اور قرابادین مین مرکبات
اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر بطور مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین — ادویہ بسیطہ جو لائق حفاظت شعر کے ہین
اور جسوقت بال گرنے شروع ہون اُنکا استعمال اس ضرر کا تدارک کرتا ہی بشرطیکہ اُن امور کی رعایت کیجائے جو شروط کہ اُنکے
بعد ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین — منجملہ اُنھین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آملہ بلیلہ کابلی مرصیر پرسیاوشان اور
کبھی ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہی بوجہ قبض کے اور فیلزہرج یعنے رسوت کا درخت خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ بادہ عفص

آس اور روغن مصطگی خواہ ماء الآس یا عصارہ برگ آزاد درخت اور نمکین پانی کتان سوختہ کا مع اسکے تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کرین ایضاً قشور جوز سوختہ روغن آس ملاکر یا شراب قابض آمیختہ کر کے ملین خصوصاً صبیان (لڑکے) واسطے مرکبات اور حب الآس اور مازو اور نمک کو روغن گل و روغن آس مین پختہ کرین ترکیب معلوم ہے اور استعمال کرین ایضاً برگ آس تازہ و لوتر اور لاذن و عوسج اور اطراف سرو اور حب الآس سے سر پر بطور غلاف کے چڑھائین زیت مین کوٹ کر۔ ایضاً حب الآس سوختہ تخم کرفس اطراف آس و تخم چقندر اور اطراف عوسج اور حب چیر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود جید جزو مین ادویہ کو بذریعہ طبخ کے ہمراہ کرین تا آنکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کر کے از سر نو بطبخ دین کہ جوش مین آئین بعد ازان پانی روغن دار دواؤن سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن مین رکھکر خوب ملائین اور بوقت حاجت کے استعمال کرین کہ یہ دوا حفاظت بالون کی بھی کریگی اور سیاہی بھی لائیگی۔ ایضاً تخم کرفس تخم چقندر پرسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز بندرہ عدد قشور صنوبر ایک رطل رات بھر سب کو تنور مین بریان کرین اور صبح ہوتے ہین دوائین پر ہو اسپر گل حکمت ہو اور اسقدر آنچ دین کہ سب ایسی جلجائے کہ قابل پیسنے کے ہوجائے بعد ازان پیسکر ایک رطل چربی دب یعنے ریچھ کی اسمین داخل کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد واسطے مذکور کو اوٹھا رکھین بوقت حاجت خوشبودار روغن ملاکر استعمال کرین یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے۔ ایضاً ڈیڑھ رطل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ قشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایک رطل عصارہ عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو ملانے یعنے ماہی توہ وغیرہ مین گرم کرین اتنا کہ وہ گرم ہوجائے پھر اسپر سب دوائین ڈالین اور خلط ملط کر کے رکھ چھوڑین جب حاجت ہو اسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو مین ملاکر استعمال کرین اور بہتر یہ ہے کہ روغن ماردین کے ہمراہ طلا کرین اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کر سکتے ہین۔ ایضاً ایک خفیف دوا ہے مر اور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری سے اور ماء الآس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیئے جو شاہد حکم کرتا ہو اور طلا کرین۔ ایضاً ورق شقائق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملین اور رات بھر رہنے دین بعد ازان نہانا چاہیئے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالون کی سیاہی کی حفاظت کرتی ہے۔ ایضاً پرسیاوشان اور خاکستر قشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سے آستہ رچو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً مہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کے باریک پسی ہوئی نصف رطل اور مازو سے سبز پسا ہوا دس درہم دونون کے ہموزن سرکہ کہنہ ملادین اور قرع انبیق سے معطر کرین جو معطر نکلے گا وہ حافظ شعر ہوگا۔ ایضاً پرسیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کرین۔ ایضاً کندر اور سوسمار کی بلیدی یعنے غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظ ہر ایک پانچ درہم شراب قابض کے ساتھ پیسکر ریچھ کی چربی ملاکر استعمال کرین۔ فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان ورد اور شقائق النعمان چار حصے اور رعی الحمام اور اسکی بیخ اور اطراف انجیر کے ہر ایک انمین سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے سب کو پیسکر ہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کرین۔ ایضاً بیخ فاشرا بیخ اشراس ابو شیخ کے نزدیک مجرب تو یا مین بیخ خنثی ہے اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو بورہ دو جزو روغن خوشبو اسمین ملاکر استعمال کرین یہ سب دوائین تو وہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین۔ لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور چکنی حسنا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کو مائل کرنا چاہیے اور کل شور اور ترش اور کھٹی چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا بکسر چھوڑ دینا چاہیے اور جو شراب کہنہ ہو اوسے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کے پاس نہ لیجائے یعنے اُس سے مونڈھے بدن کو نہ دھوے بلکہ اگر بیتنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلا تخم خربوزہ اور مٹی اور بیز قطونا وغیرہ ایسی چیزوں کا اوبٹنا ملے۔ اور اگر مسامات بدن کے زیادہ بند ہو گئے ہوں اُسوقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤں کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کریں پس غذا میں بھی مفتح چیزوں کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور العسن اور گندنا اور بدن پر طلا سے نافیسا اور خردل اور قنبیج اور سداب اور لعصل کا کرنا چاہیے حمام اُنہار سے تخلہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبد البحر سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنوں سے اجتناب کرے اور اگر بالوں کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اُسوقت وہ ادویہ مفید ہوتے ہیں جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مائل بہ قبض مسامات ہوں و اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام میں جانا اور نیم گرم پانی سے نہانا اور نہانے سے نیم گرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے

فصل پانچویں بیان میں بالوں کے دراز کرنے والی ادویہ کے

اکثر بالوں کی طولانی کرنے والی دوائیں وہی ہیں جنمیں لزوجت اور چپچپاہٹ ایسی کہ اُنکے لعاب سے بال مثل تار کے کھچ سکیں جیسے برگ سمسم اور کدو کی پتی اور تیل وہ ہوں جنمیں حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سوسن کہ اُسمیں موم جلا کر ملائیں یا جیسے روغن حنا اور روغن آس میں تطویل شعر کی خاصیت ہے اور کبھی بالوں کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی میں بھگا کر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ میں گل حکمت کرکے بھریں اور دھیمی آنچ سے کیطرح کی اُوسے ملطاقت پگھلائیں روغن ریت سکے ہمراہ مسفوف کرکے اُسپر چھڑکتے رہیں تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائیں اور استعمال کریں۔ آزاد درخت کی پتیوں کو اس بارہ میں اور اُسکے برگ کے عرق کو خاصیت جید ہے۔ ایسی کو پیس کر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کریں (مرکب دوا) برگ آزاد درخت پر سیاؤشان رو حج تازہ ہو اور مر اور آملہ ان سب دواؤں کو سر پر ملتو ہیں بروقت بعض اقسام اغتسال مخصوصہ کے جو مشہور ہیں۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر میں ڈالکر اُس سے سر کو دھوئیں اُسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالوں میں لگائیں۔ ایضاً تخم گاؤ اور تخم کرگ اور ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور سیاہ داوران اور مازو مسلم ہر واحد ایک جزو کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب میں سات دن تک پرورده کریں بعد ازاں خشک کریں اور ہمراہ طبیخ کے طلا کریں اور طلا کرنے سے پہلے سر اور ڈاڑھی کو پانی اور شہد اور آبگینہ سائیدہ سے دھولیں۔ ایضاً جو بریاں تیس درہم آملہ پانچ درہم پانی میں خوب جوش دیں کہ پانی میں انکا اثر آجائے بعد ازاں اُس پانی کو چھان کر اُسمیں روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہو یا سوکھا ہر ایک دس درہم انکو وہاں تک جوش دیں کہ پانی جلجائے اور تیل باقی رہجائے (نسخہ دوسرا) جو کندی کی طرف منسوب ہے شیر آملہ بیس درہم پانی میں جوش دیں جب چہارم رہجائے اور ہموزن باقیماندہ کے روغن ناردین اور شعیر مقشر اور تھوڑی سی لاذن ملا کر اسقدر جوش دیں کہ پانی جلجائے اور روغن باقی رہے

فصل چھٹی منبتات مو یا سے قوی کے بیان میں

اور اسی میں علاج اُس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار جو اجب یعنے بھوؤں کے بالوں کے اسمیں دوری کا علاج کرکے انکا جب وا

ورگھسا کرنا وغیرذلک - جمیع ادویہ جنکا ذکر باب داءالثعلب مین کیا جائیگا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر جونک
کا استعمال کرنا اسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب اور تحلیل کی ساتھ ہی ہو کہ ایسی تدبیر کو خاصیت ہے داءالثعلب کے
ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی نافع ہین اور حاجب کے بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال
نکالنے کے لیے اسیطرح ڈاڑھی کے بالون کے واسطے مفید ہین بیخ خرنوب کی پوست ہمراہ زیت کے تقویت اور حفاظت اور تسویہ
شعر مین عجیب خاصیت رکھتی ہی - جن دوویہ کے ذکر کرنے سے یہان غرض متعلق ہی اگرچہ وہی دوا داءالثعلب مین بھی نافع ہین بعد اعتبار
و لحاظ کرنے اُن امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ شعر مین لکھا ہی وہ دوا مجرب ہی (نسخہ) ذراریح تازہ انکے سر اور پاون کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور
روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش دین یا زیت مین اور اسقدر جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جائے بعد ازان جس جگہ چاہین اُس سے ضماد کرین پہلے
مقطے لگنے سے تر ہین گے بعد ازان بال اوگ آئینگے اسیطرح عسل بلادر جب ایسے مقامات پر لگایا جاتا ہی جہان کے بال اوکھڑنے سے گر گئے
ہون یا انکی کندش گو روغن سپید چینی مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اسی ہی مکرر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائینگے - دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ
اور سینگ جلا ہوا اسکو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہی چیونٹیون کے انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال
اوگانے والی ادویہ مین شمار کیا ہی اور عامۃ الناس کی راے یہ ہی کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہی دوا ہی کہ
عظایہ جو ایک جانور شبیہ سالامندر کے ہوتا ہی اور اپنے گھر وغیرہ مین مرجاتا ہو اسے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین - ایضاً آبگینہ
تر خوفی کا برادہ ہمراہ زیبق کے استعمال کرین اور ایک سبک دوا یہ ہی کہ کمرل اور بچہ قلعی سے بنا کر اور اسمین اُنھین روغنون مین سے کوئی روغن
بخصوص بالون کے واسطے مذکور ہو چکے ڈالین یا کوئی شحم یعنے چربی اُنھین چربیون سے ڈالین جو اوپر مذکور ہو چکین الغرض اسقدر
پیسین کہ قوت اُس کمرل کی جو قلعی سے ہی اس دوا مین آجاے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اُسکے
بعد برگ الجبر برشتہ جو اچھی طرح مہرا ہو گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اُس سے ضماد کرین - ایضاً بیش منذق یعنے ریٹھو کا چھلکا جلے
اور پیسے اور روغن ترب کے ہمراہ استعمال کرے - ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خر گوش تل ہی اور قضیب حمار اور آدمی کا طحال دونون لیکر
بھون ڈالین اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن بیس درہم پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواؤن کو
ملا دین - ایضاً فیلغریوس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہی - بیہ گاؤ نمک دی ہوئی چھیانوے درہم اشنان اور تافسیا ہر ایک اٹھارہ درہم
مر آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پر سیاوشان اڑتالیس درہم قضیب الحمار اڑتالیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب
بریان کر کے تراش ڈالین اور سارے اجزا کو شراب اسود مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن
تک لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھو ڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین
زخم پڑ جائین مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین ایضاً قریطن کا نسخہ حجہ عدد خرگوش کے بطون کو لیکر سایہ مین یا خفیف گرمی
مین خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طین مختار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اُسپر برگ خوسج اور برگ آس اُنہی کے ہموزن اور
پرسیاوشان اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائین شیشہ کے برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھ کی چربی اور اسیقدر روغن ترب
ملا کر اوٹھا رکھین اور بر وقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر حب الغار اور تخم سیداجبیر کا روغن اور روغن فلفل ہر ایک ان میں
سے بالون کے اوگانے مین اعانت کرتا ہی ایضاً خاکستر سنجا سف جب زیت کہنہ سے ملا کر ڈاڑھی پر لگائی جائے کہ جس ڈاڑھی کے

بال دیر مین نکلتے ہون جلدی بال اُگین گے - کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ ڈاڑھی کے واسطے اور خصوصاً حاجبین کے لیے بہت موثر ہی
ایضاً خاکستر پنجاسفت اور بندق ہندی جلاکر اور لاذن اور ذراریح اور مکھی کسی کفگیر مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ
ہوجاسے اور ہموزن اُسکے غالیہ یعنے خوشبو وہ ائین ملاکر پہلے اُس مقام کی خوب سی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین ایضاً
حاجب کے واسطے دو عدد جوز لیکر جلائین یہان تک کہ پس جائین اور اُسکے ہموزن خستہ خرما جلاکر ملاوین مگر وہ بھی اسقدر
جلے کہ پسنے کے قابل ہوجاسے اور پندرہ دانہ مرچ کے ملاکر طلا کرین ہمراہ روغن گل کے ایضاً پرسیاوشان اور حب الآس اور
تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجاسے بعد ازان ریچھ کی چربی اور روغن ترب ملاکر استعمال کرین دوا سے آخر جس سے حاجب
کے بال اُوگتے ہین کندر چار درخمیات غلیظ تمساح اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قابض مین پیسکر ریچھ کی چربی ملا
استعمال کرین دوسری دوا اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب
کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اُسکا نسخہ یہ ہی شیح ایک جزو اور زبد البحر آٹھ جزو فربیون اور حب الغار تین تین جزو زفت تر چار جزو
روغن سوسن مین بھگو کر اُسپر فربیون کو ڈالین بعد ازان جملہ ادویہ کو ملائین نسخہ دیگر قصب یعنے نے سوختہ سات درہم خاکستر
سینڈک کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم پیخ اشراس تین درہم روغن نار کے ساتھ پیسکر استعمال کرین **فصل ساتوین بیان**
مین داء الثعلب اور داء الحیہ سے تحفظ کی یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہی کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے
ہوتا ہی جو بالون کی جڑون مین اُس جگہ ٹھرا ہوا ہوتا ہی جہان سے بالون کی روئیدگی ہوتی ہی اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہی لہٰذا
بیخہاے موکو فاسد کر دیتا ہی اور جس مادہ سے اُنکی غذا سے جید ہوتی تھی اُسکی بھی روک کر دیتا ہی اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے
کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنے لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہی داء الثعلب و داء الحیہ مین فرق یہ ہی کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر
گر جاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہی جسطرح سانپ کی جلد گرتی ہی اور بیشتر بعد گرنے
بال اور کھال کے شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہی جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہی - جو مادہ داء الثعلب و داء الحیہ
کا مورث ہوتا ہی کبھی صفراوی ہوتا ہی اور کبھی سوداوی اور گاہے بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر استدلال بعد حلق
کے کیا جاتا ہی یعنے جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برآمد ہو اُسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہی خصوصاً اگر
بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین - اور کبھی تدبیر مقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہی اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہین
اُنسے بھی شناخت ہوتی ہی کہ کون سی خلط کا غلبہ ہی چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھے ہوجانے
کی بھی شناخت ہوتی ہی اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اُس جگہ سرخی آجاسے اور خون کھنچ آئے معلوم کرنا چاہیے
کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر مین علاج پذیر ہوگا - علاوہ برآن
زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہی کہ قرحہ پڑجاتا ہی کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہی علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہی کہ
خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہی اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا
کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اُس سے تغذیہ خوب ہوگا
اور حمام بھی نافع ہی قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اُس خلط سے بدن کو

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص سر کا تنقیہ کرین جیسے کہ بیان ہو چکا بذریعہ سعوطات
اور نشوقات اور غرغرون کے وہی سب ادویہ جو باب امراض راس مین مذکور ہو چکی ہین کہ ہر ایک فصل مین جدا جدا ان ادویہ کا
بیان بخوبی کر دیا ہی بعد ازان جلد کی اصلاح کی طرف متوجہ ہون اسطرح سے کہ پہلے خاص اُسی مادہ کو دور کرین کہ جو زیر جلد اُس مقام
خاص مین پوشیدہ ہو رہا ہی یا تحلیل اُس مادہ کی کرین مگر اسکی تدبیر مین جلدی کرین ایسا نہ ہو کہ جلد اسی مادہ کی خباثت سے کوئی
کیفیت راسخہ حاصل کر لے کہ پھر اُس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمین شک نہین ہی کہ جن
دواؤن سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہی وہ سب مقطع اور محلل ہون گے مگر تحلیل انکی اتنی نہونی چاہیے کہ بحد تجفیف پہونچ جائے
اور بسبب شدت یبوست کے ایسی خشکی جلد مین پیدا کرے جو آئندہ جاکر سقوط شعر کا سبب ہو جائے اگرچہ سر دست ایسی
تیز دوا مرض داء الثعلب کو دور کر دیتی ہی مگر مآل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے تافسیا اور یہی تافسیا اُس مرض کی گویا اصلی
دوا ہی کہ اسکے بدون چارہ نہین ہوتا ہی لازم ہی کہ اسکی حرارت کم کر لیں بروغنہائے معتدلہ کو ملا کر اور اتنی آمیزش روغن کی کرین جو
اس گرم دوا پر غالب ہون خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کرین تافسیا عمدہ وہی ہی جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف
الاثر ہوتی ہی۔ اور نئی قوت دار کا استعمال مناسب یہی ہی کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی صورت حرارت توڑ ڈالی جائے اور جس مقام
پر اُسے لگائین جب پٹ پھر چھوڑ ڈالین دیر تک لگی نہ رہنے دین اور اگر کہنہ اور ضعیف الاثر ہو تو اسکے مزاج کی تعدیل کچھ ضرور نہین اور
نہ اُسکا جلدی سے چھوڑانا چاہیے اور یہ واجب ہی کہ خوب بس جائے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اُسکی جلد مین نفوذ نہ کریگی۔ یہ
بھی واجب ہی کہ ان دواؤن مین تقویت اور منع کا بھی اثر ہوتا ہی کہ سرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہین ہی کہ ہمراہ اس قوت کے
قبض کی بھی قوت ہو بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اُسی مقام خاص پر اور مسامات مین نفوذ کرنے سے منع کرے اگر ذرا دیر بھی ہو جائے
- واجب ہی کہ ان دواؤن مین جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اُسکے بدن مین چھپا ہون بعد ازان کہ تحلیل اُس مادہ فاسد
کی کر دین جو کہ جلد مین تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب ہو منع کرے تھا اُسکی تحلیل کرے گی اور جو
مادہ صالح اُس جگہ سے دور تر تھا اُسکو کھینچ لائیگی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جائے لازم
کہ اُنکی تاثیر پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر سے قلت مقدار پر کیسا اثر
کیا پھر اگر مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پائین اسوقت قوی دوا کو بڑہاتی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہو اور اثر زیادہ پیدا
ہو یا تو مقدار مین اور کمی کر دین یا دوائے ضعیف کو اُسی مقدار سے استعمال کرین اس امر مین پوری کوشش رہے کہ زخم
نہ پڑنے پائے اور نہ ورم پیدا ہو خصوصًا اُن ابدان مین جو طبعی مزاج ہون یا سن اور جنس اُنکی نرمی بدن کی مقتضی ہو۔ پھر اگر اتفاقًا
غلطًا زخم پڑنے خواہ ورم آجانے کی نوبت پہونچے چربیون کے طلا کرنے سے اُسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ
کی چربی یا کیروطی دودھ کی اور جب ورم اور قرحہ مین سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر
عظیم پیدا ہو پھر اعادہ اُوسی تدارک کا کرین اور پھر اسیطرح کرتے رہین جب تک مادہ فاسد کی بخوبی تحلیل ہو جائے اور خون جید کا جذب ہونے
لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض مین یہ ہی کہ دوا چھوڑا کر اگر نرم نرم مالش سے مقام ماؤف کو مین سرخی جلد پر آجائے کہ قبل
استعمال دوا اگرچہ اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرتے سرخی پیدا نہوتی۔ اگر مالش سے تبدل سرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

بھی دوا جب ضعیف ہو تو اُس سے زیادہ کسیقدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چقندر وغیرہ سے ملنا سرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر شدت سے دلک کرے کہ انتشار بشرہ پوست چھل جانے کے قریب پہونچے بعد ازان پانی سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی نہ آوے پچھنے لگانے کی حاجت ہوگی اور بعض وغیرہ کے طلا کرینگی منجملہ اُن امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد مین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہے وہ بال خورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کریں اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اور پوست اور ان ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑ ڈالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑ جائین اور دست جدا کر دین کہ بال نکل آئین استعمال مادہ پر بالون کی بنی ہوئی ٹوپی معین ہوتی ہے اگر رات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تعریق ہوتی ہے واجب ہے کہ استرہ سے دو تین تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اُسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ یا خشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جاوے اور قوت دوا کو کھانے کی قابل ہو اور مسامات کھل جائین اور بشرہ تمام مقام اس مالش سے اثر مین ہوتا ہے اور اگر ضرورت کی نوبت نہ آئے اسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ جڑون تک پہونچے۔ سنفراغات کی ضرورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیعی بلغم مین کسیقدر حرقت اور افتیمون کی قوت دے کر استعمال کرین اور جب قوقایا اور ایارج فیقرا۔ ایضاً ایارج شحم حنظل جید علاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تو تھوڑی سی خربق سیاہ اُسمین ملا دین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغم کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ ایارج روفس حکیم اور ایارج لوغاذیا دونون خصوصاً سوداوی کے واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہو جاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کے تو سابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہو چکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو ایارج مرکب شحم حنظل سے مرکب کر کے دینا چاہیے۔ تو ہر ایک استعمال مہینہ مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ مین دوا استفراغ کی راحت دے دے کر با ایام۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون فوراً فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اسکے بعد فصد خاص رگہاے سر کی اگر رائے ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگون کی اور اگر رائے ہو تو ان رگون کی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہے اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اُسیقدر اُسکی اصلاح وغیرہ کر کے علاج کا ذکر ہوگا غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو تم پہلے ہی فراغت پا چکے جہاں کہ علاج امراض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موضعیہ مین سے وہ فرپیون جو سہ سالہ نہ ہوا قوی ہے جب فرپیون کو اُنہی قانون سے مدبر کر کے جو بیان ہو چکا ہے استعمال کرین۔ فرپیون کے بعد تافسیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اُسکے حرف اور خردل اور خاکستر ذراریح کی جو زفت میں گوندھی جاوے یعنے زفت رطب مین یا مویزج کو روغن غار مین مسیکر اُسمین گوندھین۔ یتوعات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ اُنکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطہ اور چھتیان پڑ جائین بعد ازان لوت کر او دھیڑین تاکہ اُسکے نیچے جو مادہ ہو بہ کر نکلجاوے جب پوست تل چھلکے کے اوتر جاوے گا اُسکے نیچے بال نمایاں ہونگے دار چینی اس مقام سے جہان بالخورہ تھا۔ کیکیج یعنے لٹو مری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن سخت اور تیز دوا اُسی بالخورہ چاہیے جو قوی ہو اُسکے بعد کبریت اور دونون خربق اور تخم جرجیر اور کبیت بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور ذکی

جڑین جلا کر اور جو ہے کی مینگنی جلا کر اور قلقل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور مچھلی عرق ماہیران اور قسطران اور کبھی اسمین نلکہ کو بھی ** الدبخ
ہین اسکے بعد بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چیدہ و پنیر سرکہ مین پیسی ہو اور خرنوب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے
اقفنل ادہان جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن فار اور روغن بید انجیر اور افضل ادویہ شمعیہ لیسے آگ پر پکنے والی قطران
ہی اسکے بعد زفت اور انفس سب چیزون مین ریجھ کی چربی اور خصوصا انگور والی دستیاب ہو لطوخ جید جو خردل اور
قطران کے جزو سے مستعمل ہو صفت لطوخ قوی نافع فربیون و تافسیا و بن النار ہر دو ۱ عدد مشقال کبریت زندہ یعنے جلی نہ ہو اور خیر بز
اسود ہو یا ابیض ہر ایک اسمین سے ایک مثقال موم ملا کر قیروطی القدر ضرورت بنا دین **ایضاً** بو مرد اوفقی دو جزو نوشادر
ایک جزو ان دونون کو سوختہ کر کے سرکہ کہنہ مین پیسیں اور بعد ملنے مقام بالخورہ کے علاج تیل پتلا کرین اور تین گھنٹے کے بعد دا لیں
ڈالین کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز تک لگا یا کرین اگر پوست مین نشتے لقے سے پڑ جائین وہی تدبیر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہو
ایضاً زرایح اور خردل کسی روغن مناسب مین پکتے یکے اتنا سلیط قوام ہو جائے جیسا غالیہ کا ہوتا ہی بعد ازان اسی دوا سے بالخورہ کا
مقام مسقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کر سکتا ہو اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کردین ۔ ایک دوا اس سے خفیف
تر ہی اور نفع اسکا عجیب ہو وہ یہ ہی **نسخہ** سرکہ کہنہ اسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونون سے لخلخہ سونگھائین بعد ازان محل کو
کھر کھرے کپڑے سے خوب سا ملین اور اسی دوا کو طلا کرین **ایضاً** ایسے غالیہ سے بالخورہ کو ملنا جسمین کسیقدر تافسیا پڑی ہو نافع ہی ۔
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ اطفال کو فقط یہ سرکہ کا علاج بالخورہ مین کافی ہی اور جو شخص قریب بلوغ کے ہو اوسے نصف درہم حب قوقایا یا ریا
کے واسطے دو دانق حب مذکور بس ہی **فصل آٹھوین** بال تراشنے والی دواون کے بیان مین نورہ یعنے چونا دو جزو اور زرنیخ ایک جزو اسمین
تھوڑا سا ایلوا ملا کر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین ۔ اگر چونہ زیادہ ہو اور ہرتال وزن مذکور سے کم ہو نہایت خوب ہی
اور چونہ کی زیادتی سے عمل اور اتر مین دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا ۔ کبھی چونہ اور زرنیخ دو جزو اور ایک جزو لیکر پانی مین پکاتے ہین
اسقدر تیزی آجاے کہ پر کے بال اوترجانے لگین اور اگر پانی مین پختہ کرین زیادہ اثر دار ہو گا مگر دھوپ مین رکھنا بہ نسبت
پکانے کے اچھا ہی پھر اس پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن بہت دہی پانی مین پکاتے ہین تاکہ روغن مین اثر تیز آجاے بعد ازان اوسی روغن کو
طلا کرین ۔ کبھی اس پانی کو اتنے دنون تک سوکھنے دیتے ہین کہ بستہ ہو کر نمک ہو جاے اور اس نمک کو پانی مین ملا کر استعمال کرتے ہین ہمیشہ چونہ ہمراہ ہرتال
کے نورہ بنانے مین بکار آمد ہوتا ہی اور لطیف ہوتا ہی ۔ اگر چونہ کا پانی جو مکرر لیا گیا ہو دھوپ کی گرمی دے کر خواہ پکانے کے ذریعہ سے اور
اس پانی مین ہرتال پیس کر ملائین بہت عمدہ ہو گا ۔ کبھی سنر جو نمک جو زمین بیت کے نیچے ہوتی ہی وہ بھی بکار آمد ہی اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال
گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک ہو تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے یا نورہ اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کر لگائین بعد ازان
آرد باقلا اور آرد جو اور تخم خربوزہ سے دھو ڈالین ۔ کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور جاولون کی بھوسے سے ہوتی ہی اور
کبھی اسمین مر اور مصطگی بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے امانت کرتے ہین **فصل نوین علاج** اوس شخص کا جو چونہ سے جل گیا
ہو واجب ہی کہ اوس مقام کو ہاتھ سے بہت اولٹ پلٹ نہ کرین اور جلد لیسے ۔ دھو ڈالین اور اوس سے پہلے روغن گل لگائیں
جب گرم پانی سے دھو چکین پھر اوسی سرد پانی مین نہائین کہ یہ علاج بہت ہی جید ہی بعد ازان اوس پر عدس مقشر کو گلاب اور صندل مین پیسکر
طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہی پس مرہم اسفیداج کا لگانا ضرور ہو گا یا مرداسنگ جو سیدہ بنفشہ مین پرورد کیا ہو اور درد کھگر

اور کافور فصل وسوین نورہ کی بو کھونے کی تدبیر بعد نورہ لگانے کے وہ مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب۔ برگ شفتالو نورہ کی بو دور کرنے مین عجیب خاصیت ہو اور برگ انگور اور تلسی کی پتی پسی ہوئی اور مہندی۔ گل معصفر اور گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور ان قبیل یکجا کرکے خواہ جدا جدا استعمال کرین فصل گیارھوین بال وگنے کی روکنے والی دوائین جسے مخدرات باردہ ہین وہ سب روئیدگی مو کو منع کرتی ہین مبتلا یون ابتدا کرین کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد ازان بنگ اور افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور اگر سرکہ مین جوش دے کر طلا کرین بہت اچھا ہو جرم اُس مینڈک کی جو آجام یعنے سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برامد ہو وہ بھی مانعات شعر سے ہو کہ اسی جرم کو پیس کر لعاب اسپغول یا عصارہ بیخ اور سرکہ ملا کر طلا کرین اور مکرر یہی تدبیر کرین۔ بعضون نے کہا ہو کہ جس روغن مین عظایہ کو بچپنہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اسکا طلا بھی مانع برامد مو ہو اسیطرح جس روغن مین سیاہی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہو یعنے اگر بال نہ اُگتے ہون تو اوگا دیتا ہو۔ یہ بھی لکھا ہو کہ قیموبیا اور سپیدہ رصاص ہموزن اور پھٹکری نصف جزو کو آب بنگ تر مین پیسین۔ ایک قوم نے کہا ہو کہ خون مینڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئیدگی مو کو مانع ہو کہتے ہین کہ اسیطرح خفاش کا خون اور اُسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہو۔ اور ان اجزا سے ایک دوائی مرکب کی ہو کہا ہو کہ مینڈک کو جو تیستان کے سڑے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اُسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھا یا ہوا ہو اور بورہ سرخ اور مرداسنج اور موتی والی صدف سوختہ سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کر بعد اوکھیڑنے بالون کے عانہ یعنے کاسے بالون کا مقام اور بغل پر لگائین تخم انجرہ کسی روغن مناسب کے ساتھ تقویت بال اوکھیڑتا ہو فصل بارھوین محددات شعر کے بیان مین یعنے جو دوائین بالون کو گھونگھر والے کرتی ہین ملتی کا آٹا اور اُسکا روغن اور سدر ابیض اور مرا، مازو اور چونہ مرداسنج سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال پر اکتفا کرین اور ان دواؤن سے سر کو دھوئین۔ کبھی ان ادویہ مین بزر البنج بھی پڑتا ہو اور روغن اُسکا بھی شریک کیا جاتا ہو اور کبھی بیخ تنہا بھی مستعمل ہوتی ہو۔ نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کردیتا ہو اور تھوڑا سا جلاتا ہو اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہو خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین۔ اسی طرح کڑوا نمک کہ اُسکا چھین خوب طرح سے بالون کو گھونگھر والے بناتا ہو دوسرا نسخہ مازو اور کزمازک اور سنگ لا ریعنے سونے چاندی کا میل اور برگ سرو یا حب السرو بہمانہ مرداسنج کثیرا طین خوزی یعنے سر ملنے والی مٹی اور آملہ ہر واحد ایک جزو آب انار ترش نصف جزو آب چقندر سے گوندھ کر استعمال کرین کہ یہ بھی مفید ہو اور سیاہی بھی پیدا کرتا ہو فصل تیرھوین بالون کے سوختہ ہونے کے بیان مین اُسکا علاج وہی ہو جو بالون کے پھٹ جانے کے علاج مین مذکور ہوچکا اور خلاصہ یہ ہو کہ روغن ہائے مرطبہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کرین فصل چودھوین تشقیق شعر کے بیان مین اُسکا سبب زیادہ استعمال غذاہائے یابسہ ہوتا ہو اور ادہان یعنے معتدلہ اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزر قطونا اور لعاب برگ بید اور زہلوہ اشیا جنمین ترطیب ہو فصل پندرھوین اُن ادویہ کے بیان مین جو بالون کو باریک کرتی ہین نورہ جس وقت ادویہ شعر مین ملایا جاے بالون کو باریک کردیتا ہو فصل سولھوین جوانی وپیری کا بیان ہمنے مقام مناسب مین اس امر کا ذکر اچھی طرح کردیا ہو کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہو اور اس جگہ ہم فقط یہی لیتے ہین کہ جب تک خون یا دسومت اور سخونت اور بالزوجت ہو اُسوقت تک بالون مین سیاہی رہتی ہو جب بالون مین مائیت کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آنے لگتی ہو

فصل سترھوین بیان مین اُن چیزون کے جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالون مین سپیدی
دیر مین آتی ہی اُنکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اوسکے مین کیجائین اور شیب کو روکین یعنے مادہ شعر
مین خاص اُنکا اثر نہ ہو بلکہ اُس سے پہلے جو چیزین بدن مین پیدا ہوتی ہین اُنمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر
مادہ شعر مین ہو پہنچے اور اُسکی ماہیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہی کہ ہمیشہ خلط بلغمی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے حقنہ
بذریعہ ذکر نہ کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج بلغم کیا کرین اور پھر چند روز
راحت دے کر اعادہ احتقان ہو اگرسے اُسکے بعد اُن معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جاے جو مشیب ہین کہ جنکو ہم
بیان کرتے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤن کا استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال جنسے خون محمود او متین
پیدا ہوتا ہی اقسام قلیہ اور مطنجن اور ترکیب یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہی اور مشویات یعنے کباب سیخ
کے اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ زردہ دار دہی مین بھیگی ہوئی روٹی جسکو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی لحاظ
کرنا واجب ہی کہ غذا اوسیقدر تناول کرین جو پوری ہضم ہو جاے کہ یہ اصل تدبیر ہی اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہی خون بھی خراب
اور خام پیدا ہوتا ہی - واجب ہی کہ جس شخص کا مزاج گرمی سے مرطوب ہو وہ ابازیر حارہ کا جیسے رائی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص
قسم کا گوشت ہی اور ترشے خصوصاً نہار منھ اور چقندر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور
ترکاری جنمین ترطیب ہی اور دودھ اور مچھلی اور ہریسہ جو غذاے خاص ہی الفضا حصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اور طلاے
حصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھیڑنے سے اور سکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن
ورد روغن یاسمین بالون مین ڈالنے سے احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ نہ نہائین اگر زیادہ نہائینگے بالون مین ایسی خشکی آنے لگیگی کہ جھڑ
جائینگے اور بہت جلد یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ برآن یہ بھی ہی کہ بالون کا دھونا قوت کا اُنکی حافظ ہی پس اگر نہانے کا خوگر ہو تو تخم حنظل اور
گلوبنی اور بورہ اور تلخہ گاو سے بالون کو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر جو مادہ بلغمی کو قطع کر دین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی
کا روز آہستہ آہستہ چبانا اسطرح کہ ہر روز ایک ٹکڑا چبایا جاے اور نگلتا جاے مترجم بعض تجربین ہند سے معلوم ہوا ہی کہ ہر روز
ایک مرچ بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اسیطرح کم کرتا جاے اور مکرر اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہو جاتی
ہی اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہی میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورہ بالا جو شیخ نے لکھی ہین اُنکی بھی رعایت کرے تو غالباً زیادہ
مفید ہو متن اگر ہلیلہ کابلی کو اسیطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالون کی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھیگا - اسیطرح جو اطریفل چھوٹی اور
بڑی ہڑون سے بنائے جائین اور وہ معجون جو خبث الحدید سے اور اُس سے بہتر وہ معجون جو سونے کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طرح
سے بہت اچھی ہی نسخہ ہلیلہ سیاہ اور املہ ایک جز عسل بلادر جو آدمی بلادر سے نکالا ہوا ہو سبکو روغن زرد مین ملا کر شہد سے معجون طیار کرین اور
یہ معجون بہت قوی ہی لازم ہی کہ تھوڑا تھوڑا سا استعمال کرین ایسا ہو کوئی اثر بد پیدا کرے - انقردیا نامی معجون بھی قوی ہی اور مثرودیطوس
بھی قوی ہی تریاق بھی قوی ہی گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اُسکی پڑجاے حافظ شباب اور قوت کا ہی صفت معجون معتدل جیدکی
ہلیلہ سیاہ و برنج دار فلفل آملہ کبھی دار فلفل کی جگہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور شکر سے قوام درست کرین اطریفل - ایک اور
جید اور مجرب ہی زنجبیل و ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملا کر ہمارا خاص مجرب ہلیلہ کابلی اور بیس درہم

خبث الحدید چار درہم قاقلہ قرنفل پانچ درہم زنجبیل قرنفل دارفلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کرکے استعمال کرین - واجب ہے کہ ان
دواؤن کو پورے سال بھر تک استعمال کرین - جو شخص بخواہش سیاہی بالون کے ان دواؤن کو استعمال کرے اُسے چاہیے
کہ صبح کو دوا کھائے اور دوپہر کے بعد غذا اسکا استعمال ہے فصل اٹھارہوین بیان مین لطوخات مانع پیری کے جتنے ادہان حارہ
مین مقوی ہین اور جتنی سیال اور تر چیزین مشابہ طبیعت روغنہا سے گرم کے ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت
غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑون مین پہونچتی ہے بشرطیکہ استعمال روغنہا سے مذکورہ اور سیالات وغیرہ کے فاسد نہین
ہونے پاتی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کر کے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اُس شخص کا ہے جسکے سر مین برودت ہو اسیطرح
زفت رطب جو رقیق ہو اسیطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیز ان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو تخم
حنظل اور رائی کے تیل سے بنایا جائے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بناوین کہ پہلے روغن خردل بیج
بلو بھی کو جوش دین بعد اسکے تخم حنظل کو یا شحم حنظل کو ہمراہ زیت جو زیتون بری سے نچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش
ہوتی رہے سپیدی مو کو منع کریگا روغن جید زیت الانفاق تین اقساط سنبل ڈیڑھ اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ فقاح اذخر نصف
اوقیہ یہ سب دوا یا روغن مناسب مین پختہ کرین یا پانی مین اسقدر جوش دین کہ انکا اثر آجائے یا نمین خوب طرح سے اسکے بعد زیت مین اس پانی کو
پکائین کہ سارا پانی جلجائے - اور اصوب یہ تدبیر ہے کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور ڈیڑھ قسط پر اکتفا کرین بعد اسکے ایک وقیہ اقاقیا کسی شراب
مین ڈال کر نرم ہم رس بیبن اور اس طیار شدہ مین اسکو ملائین اور استعمال کرین روغن جید روغن پنبہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب
برابر ہموزن انتمین سے ایک رطل جدا کرین اور سعد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل شحم حنظل اور قسط عود خام فقاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزائے
ہموزن لیکر اس مجموعے سے سو درہم سکر جیبارہ حنظل مین اگر بہم پہونچے ورنہ عصارۂ پوست جوز مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی
جلجائے اُسپر روغن ڈالیں اور پکاتے رہین تا آنکہ سب پانی جلجائے اور روغن باقی رہجائے بعد ازان چھانکر استعمال کرین لطوخ جید
اسقدر عمدہ کہ جدید سپیدی بالون کی آئی ہوئی بھی دور کر دیتا ہے - اقاقیا مازو بیتھی بزرالبنج کزبرہ یابسہ اور سنبل لاذن عصارہ پوست جوز
جو خشک کر لیا ہو عصارہ شقائق النعمان خشک شدہ لوہے کا میل روستج پھٹکری سیاہ ان سب سے قرص طیار کر کے ٹکڑ
باریک باریک ٹکیاں ہون خشک کر لین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین علاوہ جید ہلیلہ سیاہ آملہ مازو ہر
واحد دس جزو لاذن بیس جزو برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جزو تین رطل زیت ڈالکر تین روز بھگو رکھین بعد ازان
پکائین تا آنکہ غلیظ ہو جائے اسی کا استر چڑھائین - منجملہ مجربات کے جسکو ہمسے بیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے یہ دوا ہے اور ہمارے
زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب زاج احمر بلخی اوزن ایک درہم کے استعمال کرین کہ اس سے موے سپید دور ہو کر انکی جگہ
سیاہ بال از سر نو پیدا ہوتے ہین مگر اسکا تحمل بدن قوی سے ہوتا ہے اور با وجود قوت کے رطوبت مزاج مین بھی ہو - واجب ہے کہ
اسکے بعد ایسی چیزونکا استعمال کرین جو رئیہ کو پاک کر دے اور ترطیب پیدا کرے فصل انیسوین بیان مین خضابات کے
کتابون مین بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جسم
عقاقیر مین زیادہ قوت ہے جب اُن پر دہنیت غالب ہو جائے اُنکے اثر کرنے کو بالونمین وہی دہنیت حائل اور مانع ہوتی ہے
کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہو کر بالون تک نہین پہونچتے اور نہ بالون مین کچھ اثر اُنکا ہوتا ہے ہان اگر بعد آمیزش روغن کے ایسی ہی زیادہ

قوت اُنمین ہو یا کوئی اثر خاص انمین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کے بھی اُنکا اثر نہ رکے - اور اس بات کی توقع اور امید اُس وقت ہو گی
کہ وہ اشیا قوی الصبغ ہوں کہ اُنکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دوائین
اگر مگر کسی روغن مین بکہائی جائین اور یہ توسط ادویہ بدرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اُنکا اثر بلا احراق اُس روغن مین آجائے
شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہی جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہی اور میری سماعت مین بھی آیا ہی اور مین دیکھتا ہون
لوگ سکتے پھرتے ہین کہ ایک عرق یعنے رگ شاہرگ جوزسے اگر اول ربیع مین قطع کر کے ایک شیشہ جسمین روغن بھرا ہوا ہو اُسی
مین اسکو ڈالدین اور سب کو زمین مین دفن کر دین تا انکہ شیشہ مین خشک ہو جاوے بعد ازان خریف مین اُسے کھولدین اور آدمی دیکھیگا
کہ پھر اُسی شیشہ مین بہت سا عرق اُسکا پیدا اور سڑا ہوا آجائے اور اسی سے خضاب ہو جائیگا - اکثر ایسے خضاب سے کہ روغن اکثر ہوتے ہین
مین تو نفع نکر اور عمل سے قوت ادویہ قویہ لینے سے موثر ہوتے ہین - جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اُنکی تین ہی قسمین ہین
ایک تو وہ دوا جو بالون کو سیاہ کرتی ہی دوسرے وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے - اور ہم پہلے سپید
رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہین فصل بیسوین بیان مین سیاہ کنندہ دواؤن کے مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دوائین
ہین جنکی خوبی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہی اور اثر انکا بسبب استعداد مزاج کے مختلف ہوتا ہی کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکے کم
تو مہندی کا استر لگاتے ہین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ آجاے اسکو دھو کر وسمہ لگاتے ہین اور دونون استر اور وسمہ کے لیے
مقدار زمانہ مناسب صبر کرتے ہین یعنے جنکے بال جتنی دیر مین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اُوسی زمانہ تک لگائے رہتے
ہین مگر جتنا زیادہ صبر کرینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہی اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر ساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون
کو یہی پسند ہی کہ فقط حنا سے اپنے بال اشقر یعنے سرخ زردی مائل کر لیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا طلا وسی رنگ بنا تا ہی
وہ اسی پر اکتفا کرتا ہی - ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہی مگر اُسمین تطویس زیادہ ہوتی ہی اور شقرت بہت ہوتی ہی
- اور وسمہ کرمانی دیر مین رنگ لاتا ہی اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اُسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کے ہوتا ہی اور اُسمین تطویس نہین
ہوتی ہی - جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی رہے اور سیاہی مشابہ موے سیاہ کے پیدا ہو اور شقرت بھی اور سرخی حنا کی جاتی رہے
حنا پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہوگا
مگر اولے یہ ہی کہ دوبارہ حنا اگر لگائے تھوڑی دیر تک لگا رہنے دے اور جلد اُسکو دھو ڈالے - بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب سماق یا آب انار یا دہی
تو ڑکے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی یا نچون کو یکجا کر کے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مسل یعنے بہت کھٹا پانی دہی کا اور
آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا معین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ جو شاندہ اور سرکہ
کا پانی پہلے اسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کر دے اُسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو پیسکر
لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہی - اگر خضاب مین کسی قدر لونگ شریک کر دی جاے سیاہی بھی بڑھاتی ہی اور خضاب کا ضرر دماغ
تک پہونچنے نہین دیتی - اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین مگر خضاب مذکور سے اُسکا اثر کمتر ہی وہ یہ ہی کہ کھٹا مازو روغن
زیت سے چرب کر کے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہی کہ اُسکو کسی ایسے ظرف مین سوختہ کرین جس پر گل حکمت ہو اور اتنا جلانے کی ہی کہ مازو
سیاہ ہو جاوے اور اُسمین سوختگی نہ آجاے زیادہ اُسکے جلانے مین مبالغہ نہ کرین بیس درہم تو مازو لین اور دس درہم زاج اور دو درہم

ہلیلہ اور ملح اندرانی ایک درہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اس خضاب
کا نسخہ یہ ہی صفت ایک رطل مازو کو زیت سے چرب کرکے بریان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوے اور روسنج اور ہلیلہ
اور کتیرا ہر یک دہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگائین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا
اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین وہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طلین ماکول اور طلین جوزی اور طلین قیمولیا کوئی
شی کیون نہ ہو بنا لیتے ہین یعنی جو شی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملاکر خضاب طیار کرتے ہین
اور برگ حنظل کے ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاوے اور اگر مرداسنگ کو اس
پانی مین جسمین کہ حنا اور وسمہ بکر جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا اگر اس پانی کو چھ گھنٹے تک رہنے دین
اور اسکی رطوبت کی حفاظت کرین الیضاً حنا اور وسمہ مرداسنج جوش سرکہ کے باریک پیسا ہوا اور مازو سے بریان اور روسنج اور
ہلیلہ ہی ہلیلہ اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین ۔ لائق اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض
کتب مین دیکھا ہے انمین وہ چند نسخے جسے دل میرا قبول کرتا ہے اور یقین انکے موثر ہونے کا ہے لکھتا ہون **صفت خضاب جید** حنا اور
وسمہ دو جزو روسنج اور شب اور ملح اندرانی اور مازو سے بریان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑ دین تاآنکہ سرخ
ہوجاوے اسکے بعد استعمال کرین ۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ اسکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین پیسا ہوا مقدار
سرکہ کی اتنی کہ چار انگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب پکاوین کہ یہان تک جوش دین کہ سرکہ جلجاوے بمقدار نصف کے اسکے بعد دو مثقال
اسمین خبث الحدید کو رہنے دین تاآنکہ سب اسمین بیجاوے اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اسپر بھی سرکہ ڈالین بعد پسنے ہلیلہ کے
اسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کے قوام اسکا غلیظ ہوجاوے مترجم خلوق ہموزن میوہ ایک قسم کی دوا
خوشبو ہے جو مرکب چند ادویہ سے کرکے پکائی جاتی ہے متن بعد ازان روغن مناسب کو اسمین بھگو اتنا ملائین کہ اسکے اوپر تک بھرجاوے
اور پھر پکائین کہ قوام اسکا مثل غالیہ کے ہوجاوے اور اگر چاہے تو اب دوبارہ گل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکائین
یہ دوا باوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی ہے تو سبب اسکا قوت حرکت آہن کی ہے الیضاً کہتے ہین کہ جاندیکا میل سرکہ مین پکایا جاوے
بشرطیکہ خوب جوش دیا جاوے بالون کی سیاہ کرنیوالی ادویہ قویہ مین داخل ہے اور مجھے پسندیدہ یون ہے کہ بدلے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض
اترج ہو اور یوض طبخ کرنے کے لوہے کو حماض مذکور مین مدت تک بھگو رکھین کہتے ہین کہ اگر کسی قنینہ یعنے ظرف مین فقاخ شقائق النعمان اور
سوساق شبت یعنے سویہ کی اور مسک اور شبت کی مقدار اسقدر کہ ایک رطل شقائق کے ہمراہ دو اوقیہ دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لید
مین دفن کردین سب اجزا محلول ہوکر خضاب طیار ہوگا کہتے ہین اسیطرح اگر تازہ جو کا درخت قبل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ
وزن اسکے شب ملاکر سرگین مین گاڑ دین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ لطوخ مسود ہوگا ۔ کہتے ہین اگر کدو سے
تازہ جو ابھی اپنے درخت مین لگا ہوا ہو اسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اسمین نمک اور
قدرے خبث الحدید اور وہی چھلکے جو کدو سے جدا کر ڈالے تھے اندر بھر کے اسپر گل حکمت کرکے چھوڑ دین سارے اجزا پانی ہوکر
خضاب سیاہ بنجاوینگے اور سیاہی اور مداد طیار ہوگی ۔ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً مستورات
عورتون کے دودھ مین جوش دین تاآنکہ ثلث باقی رہجاوے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور میری رائے مین یہ ہو کہ یہ دوا حافظ سواد مو ہو گی خضاب نہو گی۔ جالینوس نے شہادت اس خضاب مندرجۂ ذیل کی دی ہو
کہتا ہو کہ وہ کلی ہو شش خوشہ کے درخت جو یمن ہوتی ہو اُسکو لیکر زیت کے ساتھ پیس لے اور تھوڑا سا قیر رطب یعنے جو سیاہ تر ملاکر
ملا کر ملین اور بعضون نے کہا ہو کہ اگر اُسکے ہمراہ بکری کی مینگنی ملائین بہت جید ہوگا۔ کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ ادجا کر جوایک
قسم کا بید کا درخت ہو زیت کے ہمراہ پیس کر لگائین تو بالون کو سیاہ کر دے اور میری راے یہ ہو کہ اگر غرب یعنے ادجا سے مذکور بیل شاید
ہو تو یہ کیونکر زیت اُسکے اثر کو ضعیف کر دیگا اور اگر زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جائے بہتر ہوگا اور اسیطرح میرا قول ہو اس خضاب کے بارہ مین
جو فونیس نامی حکیم نے لکھا ہو کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیکر مثل غالیہ کے ہو جائے لگائین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی
معنے مین تو کسی جزو کی شرکت ضرور ہو جیسے پھٹکری۔ اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پروردہ کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو
پکانا آب جوز مین اور اُسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کر نا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق
النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جل جاسے اور فقط روغن رہجاسے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر تین عدد آملہ اسمین پکائین اور ایک گنندہ
نرم نرم آنچ دیوین پھر صاف روغن کہ سے مین وہ ہر ایک رطل روغن کیواسطے چارم حصہ مین تی اسرب کی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر پکاتی
کہ تیل جلنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور ہر وقت اسے ہلاتے رہین بعد ازان اوتار کر تین روز تک رکھ چھوڑین تاکہ روغن
اثر سب کا اچھی طرح جذب کرے۔ مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنے مین زیادہ تر امید کرنے کے لائق ہو خصوصاً اگر اسمین
پھٹکری بھی شریک کیجاسے۔ کہتے ہین اگر روغن کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اُسکو بند کر دین اور یا خیسانا اُسے تنور مین
رکھین جو روغن برآمد ہوگا اُس سے خضاب ہو جا جائیگا۔ اور بہتر یہ ہو کہ اس دوا کو مانعات شب مین پہننا چاہیے۔ کہتے ہین کہ اگر حسنہ زبیب کو پیکر
کرکے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہو جاسے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینے تک سرگین مین دفن کر دین خضاب طیار ہوگا اور
اس خضاب کے لگانے کے بعد ڈاڑھی کا رنگ اچھا پر ام ہوگا۔ یہ خضاب ایسا ہو گویا مجربین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہو کہ تعلق کالا
خضابات قوی ہو اسیطرح کلنگ کا انڈا۔ ہمارے زمانہ مین در عہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتے مین سے
ایک چیتہ کی کھال اودھیڑی گئی اور ایک چیتے والا اُسکے پہلو مین فافل پڑا سو رہا تھا اُسکی ڈاڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی
پس ڈاڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مخضب ہو گیا فصل الکیسین غالیہ کے بیان مین اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہو کہتے
ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس تر و تازہ کا پانی جو آس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب خالص مین جوش دین کہ
نصف جل جاسے بعد ازان آگ پر سے اوتار لین اور پچاس درہم خطمی اور اسیقدر سندی اور اتنا ہی وسمہ اور چھبیس عدد مازو سبز
اور پچیس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ یہ اُسمین ڈالا جاسے اور پکاتے پکاتے قوام غلیظ کیا جاسے اور سکک اور مشک سے خوشبو کرین
اور بطور لیپ کے چڑھا دین جس مقام پر مقصود ہو اسقدر رکھا لون سے اور پھر اُسکی تہ نظر آئے۔ کہتے ہین کہ روغن بید دانہ تین درہم اسمین
سیاہ و اسرب اور سنج ہر واحد چار درہم ملاکر اُسکو پیسین اور چھوڑ دین تاآنکہ سیاہ ہو جاسے بعد ازان جوش دین اور مشک سے خوشبو
کرین یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین شمول حنا کے داخل ہین اسیطرح
پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہو۔ اصول اور امہات ادویہ خضابی شیطرج اور مر اور حضض اور
خردل اور نمک اور خربق اور سرد اور آملہ برسیاوشان وشقائق النعمان اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست انار قلقطار

شورہ جو زاور اسکا پانی اور اقاقیا جلبہ یعنے میتھی چقندر تخم چقندر اور آس اور حب الآس لادن مرداسنگ چونہ اور سرگین کی سب قسمین
دیرپا دہ ہاسے اجساد معدنیہ بھی فصل ساتوین ان ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین کہتے ہین کہ قسب
بلخی جو تازہ اور تر ہو اسکا پوست تھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین تو سنہری رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح
برگ آملہ و ریباس الزاج بھی خضاب سنہری ہے اور رات تک دیر لگایا جاتا ہے جتنی دیر تک حنا کو لگاتے ہین اور دُرد شراب کو راتیانج ہموزن
کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر۔ یا حنا کو طبیخ کندش مین گوندھ کر خضاب لگائین کہتے ہین کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران یا مر
کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑین اور کبھی چند روز مگر اسی طرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو مکرر طلا کرین اسیطرح
ترمس کو سرکہ شراب مین گوندھ کر اس دوا کو ملائین۔ ایضاً ترمس سحوق دس درہم مر پانچ درہم ملح الدباغین یعنے شورہ اور
نوشادر ہر ایک کا تین درہم دُرد شراب سوکھایا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاخہاے انگور بقدر کفایت محمر قوی سماق دو
اوقیہ مازو تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ برسیاوشان دو باقہ اور روغن افسنتین ایک باقہ ترمس مقشر یابس دو کف دست یہ
سب کو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز تر کرین بعد ازان نیم گرم سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جوشاندہ سعد اور کندش کا بخوبی
ہو کر خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہین کہ دُرد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے ملا کر جو
نوشتہ ہی فصل آٹھوین مبیضات کے بیان مین یعنے جو دوائین بالون کو سپید کر دین بیشک خطاف اور ازانجملہ نسرین اور اسیطرح ماش
یعنے مونگ اور ازانجملہ تلخہ و صین سپید ازانجملہ مولی کے چھلکے اور تلخہ گاو اور بخار کبریت اور تفاح کبر اور تفاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا
خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ اثر دار حب ہی کہ گندھک سے اسکو دھوان دے لین ایضاً تخم راسن اور مولی کے چھلکے
سوکھے ہوئے اور پھٹکری کوٹ کے مین یکجا کر کے نصف وزن ہر ایک دوا سے ہموزن کے صمغ عربی ملا دینا ایضاً برگ نسرین اور قسور خشخاش اور
تفاح اور اگر ان دونون کے عوض بھنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب طیار ہوگا اور اگر اسمین کافور اور گلاب شریک ہو نہایت
عمدہ ہو جائیگا۔ کبھی بالون کو گوندھ کر گندھک مین بخور کر کے اُسی کی دھونی دیتے ہین اور رات بھر مین دو مرتبہ اسیطرح کرتے ہین
فصل نوین تدارک احوال چند جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین اکثر اقسام خضاب کے دماغ مین برودت پیدا کرتے
ہین اور فسد ہین مانع ہے اور اسکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد نزلہ کی دماغ مین بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کے عارض ہونے
کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے۔ ان مضرتون کا علاج اُن ادویہ مصلحہ سے جو خضاب
مین داخل کیجاتی ہین کرنا چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبو سے حار اور مشک اور لونگ وغیرہ لگانی چاہیے۔ کبھی خضاب سے
یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ کر مثل کھونٹی کے ہوجاتا ہے اور اسکی وضع اور شکل قبیح اور بری ہوجاتی ہے اسکا تدارک اسطرح
کرتے ہین کہ خضاب مین ایسے اجزا داخل کر دین جو کہ جلد کو رقیق کردے اور بالون مین تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کرے
خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہین انمین یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو انکی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیے۔ کبھی خضاب سے
یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہین اور ڈاڑھی چھوٹی ہوجاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہین اسکا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ
اور روغن خیری سے کرنا چاہیے۔ کبھی خضاب لگانے سے جلد مین بھی سیاہی آجاتی ہے عوام الناس جلد کو آرد باقلا اور میوہ وغیرہ
سے دھوتے ہین حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہین ہے۔ کبھی بعد خضاب کے قشر

عارض ہوتا ہی اور تفصول سے اس جگہ مراد یہ ہی کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ہی بلکہ بال جیسے کہ تھے ویسے رہتے ہین بہتر یہ ہی دو پہر
کے وقت مستعمل ہین یہ ہی کہ آدمی خضاب سے بقدر ایک جوزہ لین اور خشک کرین خصوصاً اُس خضاب سے جسمین قوت نواصہ ہی گر
کی سرکت سے ہو یعنی اس سوکھے ہوے خضاب کو جس جگہ رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہی کہ آب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک
کے لین اور اوسے ترکر کے اُسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو لسبتا اور معقود ہو گیا ہی تھوڑا تھوڑا اوٹھا کر اونھین مقامات پر لگاتے جائین
جہان بد رنگ نظر آئے ۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب یاد دان
پیدا کرتے ہین تفصیل جاتا رہتا ہی اور خضاب پختہ ہو جاتا ہی فصل تیئسوین خراز کے بیان مین بھوسی اور ابقا کو خراز کہتے ہین کیفیت
خراز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہی اسلیے ہم بھی کہتے ہین کہ خراز وہ ابریہ یعنے بھوسی ہی جو سر مین پیدا ہوتی ہی اور
یہ ایک خاص قسم کا تقشر جلد ہی کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہی اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی مین جلد سر کے پیدا ہوتا ہی
اور بدترین اقسام اسکی وہ ہی کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہی اور منابت شعر یعنے مقامات روئیدگی مین بالون کے اسکا
ضرر پہونچتا ہی یہ فساد کبھی مادہ حاد بورقی سے اور کبھی خون سوداوی سے اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہی ۔ اور کبھی ایک
سوء مزاج سر مین ایسا ہوتا ہی کہ جو مادہ صالحہ سر مین پہونچتا ہی اوسے فاسد کر دیتا ہی ۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہی اور تمام بدن
کا مزاج درست اور جید ہوتا ہی اور کبھی بشرکت بدن بھی خراز پیدا ہوتا ہی علاج خراز خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی دوا سے
ہو جاتا ہی اور یہ سر کے خراز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہی اور جو قسم اس سے زیادہ شدید ہی اُسکے
ازالہ مین ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہی جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اُسکے ترطیب اور تعدیل کرین ۔ ایک قسم خراز کی
اس سے زیادہ ردی اور خراب ہوتی ہی کہ نوبت تقریح کی آتی ہی اُسکے علاج مین واجب ہی کہ تنقیہ فصد اور اسہال سے اگر اسکی
حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا ضرور تنقیہ کے ضرور ہی کہ سبب اسی خراز کا امتلاے بدن ہو مادہ ہے بعد ازان جلا کرنے
والی ادویہ سے علاج کرین اُسکے بعد روغن سے ترطیب کرین فصل چوبیسوین ادویہ ملینہ خراز کی کہ جنمین لذع بالکل نہو جو خراز کہ
لطیف اور جدید ہو اور ضعیف بھی اُسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور چقندر کے پانی سے دھونا کافی ہی اور جب لطخ اور
زمین چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکا کر اور لعاب بہدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوزی اور قیمولیا خصوصاً
عصارہ چقندر ان سب کا استعمال ایک گھنٹہ کر کے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ نہایت نافع ہی اور تمر ہندی اور کرنب
اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دوا اخیر کی دوا مین کبھی خراز قوی پر لگائی جاتی ہین یا ایک
لطیف ہین اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور زمین چنے کا برگ کنجد سائیدہ کے ہمراہ اُسکو آب چقندر مین تھوڑے سرکہ کے
ہمراہ پیسکر لگاتے ہین البتہ نخود کوفتہ اور خطمی سرکہ مین ملا کر طلا کرین یا سر پر نرم نرم کنارہ ہائے شہتوت کو پیسکر جب مثل مرہم
کے باریک ہو جاے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورده کر کے یا کندر کو شراب مین حل کر کے زیت
ملا کر دو ہفتہ تک برابر استعمال کرین ۔ ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہی کہ سرکہ اب برگ بید سے دھوئین اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی
عمدہ اور مجرب ہی اور بے ضرر ہی اور واجب ہی کہ جس دوا سے سر دھو چکین اُسکے بعد شب کو تیل ضرور بہ سر مین لگائین جیسے روغن گل
یا روغن بنفشہ فصل پچیسوین خراز قوی کے ادویہ کا بیان بورق اور کبریت اور بخشہ گاو اور شحم حنظل وغیرہ و شراب ردائی او

مویزج اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور تافسیا وغیرہ کو سرکے دھونے میں استعمال کرین ایضاً قیمولیا کو لیکر لخلخہ گاو ملائین اور استعمال کرین
اور دو گھنٹے تک چھوڑ دین یا حب البان اور آرد باقلا برابر وزن مین لیکر پانی مین جوش دین اور سر کو اس سے دھوئین ایضاً
زردی شراب ایک رطل اور صابون ایک اوقیہ یہ چار درہمی سب کو یکجا کر کے سر مین لگادین اور آب چقندر اور چنے کے بیس سے
دھو ڈالین اُسکے بعد روغن آس کو طلا کرین ۔ کبھی سر مین گاے کا اوجھ پیسکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہی بغیر ایک شب آرام
دیکر دوبارہ تیسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کے پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہی
پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خراز زردی کے قوی دوا ہی ۔ اسیطرح وہ دوا جسمین قلقند اور مویزج پڑتا ہی ۔ یا کف بورہ کا اور قلقند برابر
لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین ۔ یا مویزج کو زیت مین
ملا کر ملتے ہین ایضاً کبریت اور قلقند اور بورہ ہموزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن مصطگی مین پگھلا کر سر مین ڈالین اور کبھی
اسمین خربق ملاتے ہین فصل چنبیلیون یا پکڈوا کے بیان مین ہی جسکو بعض جدید اطبا نے دعوے کر کے لکھا ہی کہ اُسنے تجربہ کیا اور
عمدہ برآمد ہوئی نسخہ زوفا سے تازہ نصف جزو بط کی چربی ایک جزو روغن خیری ایک جزو چہارم جزو لاذن دو جزو پہلے سر کو صابون اور
آب گرم سے دھوئین اُسکے بعد سوکھے ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ سرخ ہوجاے بعد ازان اُوپر اجزاے مذکورہ ایک شبانہ روز
لگائے رہین بعد دھو ڈالین دوسرا مقالہ جلد کے احوال کا بیان منظرلون اور رنگ کے فصل بیان مین آن اسباب
کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور پیس شدید اور نہانے اور نمکین اشیا
کھانے اور خون مین سوداویت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہی اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہی فصل
رنگ کو زرد کرنے والے اسباب امراض اور غموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے درد کے اقسام اور مواسے
شدید کا صدمہ بدن پر اوٹھانا اور بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہی ماکولات مین جو اپنی کی خورش
اور بکثرت اُسے سونگھنا بلکہ بقول بعض اُسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہی سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہی زیرہ
کو بطور مشروبات یا بطور لطوخ کے لگانا سرکہ ملا کر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا تاکہ رگون مین
سدہ ڈالدے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچنے پائے بلکہ اسیقدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا
کرے فصل اُن اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے
کی پیدا کرتی ہین ۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہی اُوسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور حمرت پیدا
ہوتی ہی اور ان اوصاف کی معین وہ شی ہوتی ہی جسمین جلا خفیف کی قوت ہو (جیسے بخار صفراوی) کہ جلا کی وجہ سے جلد بار
تر ہو جاتی ہی اور جسیقدر مردار جلد ہوتی ہی اسی جلا کرنے والی شی کے سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہو جاتی ہی اور جدا ہو کر
اوتر جاتی ہی اور اسیطرح چھلجاتی ہی کہ اُسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا ہی خصوصاً اگر اس خلط تحلی مین رنگ بھی ہو ۔ یہ خون
وغیرہ جو جسم کے اندر سے جلد کی طرف آکر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہی اس مین احتیاج اسکی بھی ہی کہ بسبب کسی پوشش اور
لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوائے خارجی سے جلد مستور بھی ہو ۔ جو چیزین خون کو حرکت دیکر جلد تک پہونچاتی
ہین اُنکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہی ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جید اور رقیق ہی جب بکثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہوگا تب ہی ہر جگہ پہونچے گا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاکیزہ کردین تیسرے یہ کہ اسی خون کو حرکت کردین اور حرکت دین کہ اوسے پھیلا دیں اور خارج بدن کیطرف خون کے آنے کی جو راہیں اور مجاری ہین ان راہوں تک پہونچا دین کیونکہ ان مجاری کو وسیع اور کشادہ کردین چوتھے یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کیطرف کھینچ لیجائین ۔ رنگ کی خوبی پیدا کرنے والی اشیا الطریق اول یعنے رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ نخود کا استعمال کرنا یا بیضہ نیمبرشت اور ماء اللحم اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزین خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہین جو جلد تک کھینچ کر آجاتا ہے اور اسی سبب سے رنگ نکھر کر اچھا کردیتا ہے مترجم اور بعض نسخون مین بجائے لقاف واو دہی آسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے خون بھی پیدا ہوتی ہے یعنے خون صالح کے آنے سے متن اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے برا ہوگیا ہو اور روکھا پن آگیا ہو اور اسکو خواہش ہو کہ اسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہوجاے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر یعنے کچے خرما کے کھانا شروع کرے یہ دونون میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتے ہین اور حرارت غریزی کو بڑھاتے ہین ۔ اعادہ لون اصلی کے واسطے یہ بھی مجرب ہے کہ چند روز نہار منہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کرکے جو اشیا رنگ کو خوب کردیتی ہین انکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور ہڑ کا مربی کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی کا اطریفل سے بھی قوی تر ہے ۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہین اور پھیلاتی ہین جیسے حلتیت اور فلفل اور سعد اور قرنفل جب طعام مین ڈالی جائین یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون مین رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً منیج مین مترجم یہ لفظ متن احتمال رکھتی ہے سیج یعنے جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجاے یا سیج یعنے وہ شخص جو سیج کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اسکے جسم کا بدرنگ ہوگیا ہو اور تیسرا احتمال قوی یہ ہے کہ منیج ہو یعنے زعفران منیج مین ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے ادویہ مفردہ مین مذکور ہے متن مقدار شربت زعفران کی ایک درہم تک ہے اور زوفا بوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کرین الوج نامی ایک نبات وہ بھی محسن لون ہے لعبہ بربری یعنے بیروج الصنم ایکدرہم سے دو درہم تک جب سونٹھ کے معلومہ کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو شدت سے باہر کیطرف کھینچ لاتی ہے اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسلیے ہے تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے ۔ بقول مین جیسے مولی اور کراث اور بصل اور کرنب خاص کرکے اور ہمیشہ کرنبا اور بسن کا استعمال ۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزائش کرین خوش عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا القیاس سرور اور طرب اور مطالعہ یعنے دیکھنا ان افعال اور اعمال کا جو مانوس ہون جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہون انکی صحبت مین یا ظریف اور ہنس مکھ لوگون کی صحبت مین رہنا یا تیراندازی کی جیت ہار اور تیرون کے پرون لگے انداز مخصوص کو خواہ گھوڑ دوڑ کی پیش قدمی کو دیکھکر دلخوش ہونا اور انکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کے باعث ہون چنانچہ باب ریاضت مین مذکور ہوچکے ۔ جو اشیا کہ خارج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہین وہی اشیا ہین جو کہ جذب کرکے خون کو اندر سے باہر لائین اور جلا بھی کرین لطوخات اور غسولات جو آرد باقلا مقشر اور آرد جو اور آرد کرسنہ یعنے مٹر اور بیسن اور نشاستہ اور آرد مغز تخم خربوزہ کے بیسن سے بنائی جائین مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور غری السمک اور لادن اور ایرسا اور انجیر اور کندر اور مصطگی اور روغن مصطگی اور پوست بیضہ اور سیب کا مغز اور مقل اور مرتک اور اسفیداج سرادہ علاج پورانی پوسیدہ ہڈیان اور محلب اور قوہ الطیب بھی اس بارہ مین قوی ہے ۔ بادام شیرین اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم تربوز اور تخم قلفت اور تخم کدو اور آرد تخم ترب اور تخم جرجیر

بہت سے لوگ جو صبیح الوجہ جنکے چہرے صاف ہون بالون وغیرہ سے انکو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہے عصارۂ
قثاء بری اور زروج عصفر یعنے کسم کا زرد پانی اور دودھ گرم اگر گرم جسوقت کہ دوشیدہ ہو تھن مین اُسی گرمی سے اور جوشاندہ
ملات اور عجاجیل جسمین وہ مہرا ہو جاسے اور جوشاندہ گوشت صدف کا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ میتھی اور اکلیل الملک غسول جید
باقلا سے مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربزہ نخود نشاستہ اس سے غسول یا اونٹیاطیا رکرین غمرۂ جید آرد باقلا آرد جو
ہر واحد دو حبہ جسمین ایک حبہ عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف حبہ زعفران اتنی کہ رنگ آجاسے شب کو طلا کرین اور صبحدم
تہاء الیل اور نہانے کے واسطے جوشاندہ پوست خربزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کرین دوسرا نسخہ بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا
ایرسا غری السمک جملہ اجزا ہموزن لین اور غری السمک کو بقدر کفایت پگھلا کر جملہ ادویہ اُسمین آمیختہ کرکے طلا کرین دوسرا نسخہ
آرد باقلا اور جو اور نخود اور سمنہ یعنے شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ مین ملاکر طلا کرین - بلبوس جو بصل الزہر ہے اور بصل اور ربورہ اور اجاین
ہمراہ شہد کے جلا کرنے مین قوی ہین اور اشق اور روغن بابونہ اور میعہ تازہ بشدت جلی ہین اور کراث زرنیخ فضلہ سوسمار اور بیج نرگس
بھی غمرہ دوسرا زروج عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ یہان تک پختہ کرین کہ غلیظ ہو جاسے اور اُس غلیظ القوام سے ایک
اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کے ان ادویہ کو گوندھین ہنجال کنجشک وتیق ترمس بیس مغز تخم خربوزہ بزر البنج مقشر اور خوب سائیدہ
کرکے طلا کرین غمرہ دوسرا کتیرا زجاج شامی جو مثل غبار کے پیسا ہوا ہو زعفران ترمس لب حب القطن ہر واحد سے ایک مثقال روغن
بادام ملاکر طلا کرین اگر تمام شب چہرے پر طلا خردل سپید اور زرنیخ سپید اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ ارابع
بیج کو ملکر دھوئین چہرہ خوب سرخ ہو جائیگا - یہ سخت اور بقوت جلی ادویہ اُسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہین جو کہ ابتداء جذام مین بدروپ ہوگیا
ہو اور تنکر اور بثور اسمین ایسے ہون کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ابھر آئے ہون اور کبھی جسوقت اُسپر لگایا جائیگا ان سبکو
دور کر دیگا - بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہین اور کف بورہ کا استعمال
ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضاً ایک رطل صابون اور اسی کے برابر اشق تین رطل پانی مین حل کرین پگھلا کر بعد ازان اسمین
سات اوقیہ کندر اور مصطگی اور نطرون ملاکر پیسین شیشہ کی کھرل وغیرہ مین جب خوب پس جاسے رات کو استعمال کرین
ایضاً مٹر کا آٹا اور چنے کا بیسن اور آرد باقلا اور آرد جو اور ترمس اور ایرسا بیج نرگس سب اجزا ہموزن صمغ عربی
بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سبکو پیسکر قرص بنالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور
برش اور آثار جدری وغیرہ اور کمودت خون کو مفید ہو اُسکا نفع تحسین لون مین بھی اقوی ہے اور اُس دوا کی تھوڑی سی مقدار
کا بیان کافی ہے فصل بیان مین حفظ جلد کے دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے
ضرر پہنچا ہو اور جلد وغیرہ مین کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہے کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا میدہ
صاف پانی مین بھگو کر اسکے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ مین ڈالکر مونھ پر ملے فصل آثار اور نشان چوٹ
لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کردینا سیاہ نشان اور چھائین کو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی
چربی کے ساتھ طلا کیا جاسے دور کر دیتا ہے - یا لباب خیر طلا کرے مرداسنگ کا لگانا اسکو دور کر دیتا ہے - اسی طرح سیاہ مرچ مین جو
چہرہ نکلتا ہے اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہے اور بچھو بوٹی نفع کرتا ہے اگر طلا کیا جاسے - وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہین اور اسیطرح برگ کرنج

اور کندر ما سی الدقیق ہمراہ روغن زیتون کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہین اگر اُس نشان پر چونہ اور نطرون سرخ سے ہمراہ سرکہ
کندر کے یہ نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسیطرح کندر اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہو علاوہ کے لگانے سے وہ نشان جو
اوبجان سے رنگ کا بھی نیلگون ہو جاتا ہو اور اسنتین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہو اسیطرح ملک العلیم اور لاذن بھی اور واجب
ہو کہ اُس نشان پر چند روز تک رکھے رہین - اور مرہم داخلیون بھی جید ہو طلا سے جیداسی کے واسطے بادام تلخ مقشر اکدہم
صدف سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم ماش مقشر نصف درہم تخم سپید مقشر دو درہم کرسنہ ترمس نصف نصف درہم زبد البحر
ایک درہم نہایت باریک بدیان خشک شدہ والمید زہمر از روت انگد یہ آب جاو شکر طلا کر طلا کرین آب رزوج کے ساتھ ایضاً اینٹ پرانی ششی
کے برتن پر کیونا جم جاتا ہی اُسکو طلا کرین اور کشکیح روغن جوز کے ہمراہ ایضاً نطرون اشق مرکب زرنیخ ہموزن لیکر سرکہ مین طلا طیار کرین
اگر قوت ادویہ کی ٹوٹ جاے اور تیزی کم ہو جاسے اور زخم نہ ہو اسلئے اسیطرح قیمولیا اور بیجال کبوتر اور صابون اور کندر برابر وزن لیکر گرم
مین ملا کر طلا کرین ایضاً بارہ سنگھا سوختہ کرکے جب سپید ہو جاے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن تخم نشاد
بادام تلخ بعد ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک آمین سے کتیرا صمغ عربی ربع ربع وزن ایضاً پہلے ملک العلیم سے ضماد کرین
بعد ازان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سیکہ شہد کے ساتھ جمع کرکے طلا کرین یہ دوا نمش اور زخمون کے نشان کو بھی
مفید ہی کبھی خشک جلد مین پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہی

فصل چیچک کے داغون اور زخمون کے نشان کا بیان

جتنی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہو چکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو قروح کے سبب سے پڑجائین مفید
ہین اور تغیر آثار قروح کے واسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہی - گدھے کی چربی یا عصارہ اصل القصب
جو تازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا حق لیجئے پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کرکے - فاشرا کو اگر زیت مین پختہ کرکے جب غلیظ ہو جاے
استعمال کرین اور یہ مجرب ہی - اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہی صفت ایرسا اور قسط اور مر نک مغسول بارہ سنگھا جلایا ہوا تخم
کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہی ایضاً اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہو کر سپید ہو گئی ہو اور استخوان
پوسیدہ ہر واحد دس جزو بیخ قصب جو خشک ہو گئی ہو بیس جزو کو رابرتن مٹی کا دس جزو نشاستہ دس جزو ترمس پانچ جزو روغن
تخم خربوزہ روغن ارزن مقشر ہر واحد دس جزو بیس دس جزو حب البان بیدرہ جزو آب شعیر مین گوندھ کر طیار کرین اور
اگر اسمین قسط اور مر اور زراوند ہر واحد دس دس جزو ملالین نہایت عمدہ ہوگی - ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ
اس مقام سے پیشتر بھی دوسری جگہ بیان کر دی ہین

فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان

خون مردہ اسی کے سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہی کہ یا تو کسی رگ کا دہانے لبنی سے منہ کھل گیا یا کسی ضربہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہو گئی
پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہو کر رہ گیا ایسی جگہ کہ اُسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہونچتی ہی - جو خون مردہ مائل
بحمرت ہو اُسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور لٹھی یعنے جو خون تحترا ہوا سا معلوم ہو اُسکا نام کلف ہی جسکو چھہ
مین جھائین کہتے ہین - اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین - اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون ہونٹھ پھٹ جاتے
ہین اسلیے کہ اُسکے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہی - ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیے
اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہو جانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہی اسلیے کہ بعد بستگی اور سیاہ ہو جانے کے پھر علاج

دشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو تو ایک مبضع یعنے آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم ہونے پائے۔ پھر اگر اس مقام پر کوئی شی خشک بستہ ہو رہی ہے تو نرمی آدسے نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو تو اوسے بنرمی بہا دینا چاہیے بعدازان علاج ادویہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خوب ہمنے نمش اور برش کا علاج اسی طریقہ سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کریں تاکہ رگون کے منھ سے پھر دوبارہ خون نہ برامد ہو۔ علاوہ بران جب ادویہ محللہ کا استعمال کرتے ہون اُنکے ہمراہ بھی شرکت ادویہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ ادویہ محللہ جو باحدت ہین وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کرین خصوصاً ابتدا سے کلف کے علاج مین اس امر کا لحاظ کرنا بہ ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہین ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو شبت لذع پیدا کرتے ہین اور جو کلف مزمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اُسکے علاج کرنے میں اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف نہین ہوتا ہے بلکہ اُسکے علاج مین دوا سے محلل اور لذاع کا استعمال دونون طرح کی دوا مین ضرور ہے کہ رکھتے جائین اور اوٹھاتے جائین اور دیر دیر یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف مزمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اُسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی مزمن نہین ہے۔ کبھی ابتدا سے زمانہ مین خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اُس پانی کا نطول کیا جاسے خصوصاً اگر اس پانی مین قوت محللہ بھی ہو اور کبھی پچھنے سے پہلے نطول وغیرہ سے پچھنے لگا دیتے ہین۔ کبھی شیاف مر اور شیاف وردی بھی اگر رگڑ کر طلا کیا جاسے نافع ہوتا ہے اور راقم مقام ان ادویہ کے یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھو ڈالین اُسکے بعد دن بھر مین دو مرتبہ مطبوخ اکلیل الملک کا استعمال کرین۔ سب سے بہتر جو اس مرض مین مستعمل ہوئی دو نون دوائین ہین اگر آب حلبہ کے ساتھ مستعمل ہون۔ جو شیاف مر سے بنایا جاتا ہے اور بقیہ ادویہ جو اُسمین داخل ہوتی ہین سب ضعیف العمل ہین ترش سرکہ مین بھگویا ہوا انجیر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسیطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پخال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کرین شہد ملا کر ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھو ڈالین بعدازان صمغ بطم کا ضماد کرین اور چھ روز بندھا رہنے دین بعد اُسکے دھو ڈالین اور سوئیان چبھو دین تاکہ خون وغیرہ سے رطوبت برآمد بعدازان خون کو پونچھ ڈالین اور چھ روز تک یونہین چھوڑ دین بعدازان نمک سے مالش کرین اور آدھے گھنٹے تک رہنے دین بعدازان اس دوا کو اسپر پانچ روز تک رکھین کہ سارا خون نکل جائیگا وہ دوا یہ ہے کہ نطرون جو نہ موم شہد پہلے موم کو پگھلا لین شہد کے ساتھ اور پھر جملہ اجزا کو ملا کر ضماد کرین اور دن بھر مین تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کرین اور موضع باوجود نیلگی رہنے دین پس نشان خون مردہ کو دور کر دے گی اور جو داغ گو دنا گودانے سے جیسے ہندوستان کے ہنود مین رسم ہے پڑ جاتے ہین اُنکو بھی دوا دور کر دیگی اور یہ مفردہ مین سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب خنزیر کے اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم شرب انجیر کا دودھ آب چرچیر تلخہ گاد کے ہمراہ اور کبیر دیرگ بیروج کہ مشک پر ملی جاسے اور دیگر اثار ریل کے سنبل اور مرزنجوش بھی بطوخ جید ہے خون مردہ کے واسطے اور جملہ ادویہ ایسی جنمین قوت جلالی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہین کہ اونکا ذکر ابواب گذشتہ مین ہو چکا ایضاً قوما نا اور مر اور ثافسیا اور اصل الزہر یعنے بلبوس جیسے تلخہ پیاز رکھتے ہین ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف جیسے جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ چوزہ مقشر اور چھلا ہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیسکر بات بھر یا بسنواری باندھا جاسے اور پھر دوسری کو دوبارہ باندھین ایضاً فاشرا یا خاشیر استین اور تخیر یعنے لاسے آب انگور اور حب الیان یا سمین

یاسمین تازہ اور برادہ دندان فیل یا دعسنہ ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کی خربق اور دار چینی ۔ حماض اترج بھی اسکے لیے جید ہی ۔ ایضاً
سکبینہ جسکو چند توقی کہتے ہیں اور بیخ کبوتر اور بیخ بنجشک اور سبز بنجشک یا زبرہ بھی مفید ہی ایضاً فلفل ایک جزو اور چونہ دو جزو زرنیخ
سرخ اور زرنیخ زرد ہر واحد دو جزو شہد میں گوندھ کر کسی کوزہ میں اوٹھا رکھیں بوقت حاجت پہلے مقام خون لستہ کو نشترون سے
دھو ڈالیں پھر دیتا تیج کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازان اُسی مقام کو سوئیون سے گود دیں اور بدستور مذکور سابق خرقہ وغیرہ سے رطوبات
وغیرہ کو پونچھ لیں اور پھر آسپر نمک چھڑک لیں اور دوا مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہی اُسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے
رہیں کہ نشان بن مردہ کا اور نشان وشم یعنے گودنا کا دور ہو جائیگا ۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنا لیں اور سرکہ ملا کر حذف کریں اور صابن
سے دھوئیں یا کدو سے خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضاً طین قبرصی اور حب القطن کو آب صابون میں
پیسکر طلا کریں کہ مشل اور کلف اور آبلون کے نشان ان سب کو دور کرتا ہی اسیطرح ذرد زیت کو جلا کر ۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ
اور دقیق ترمس اجزا ہموزن لیکر طلا کریں ۔ خفیف ادویہ جو کلف اور مشل اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جیسے لعاب بیدانہ ہمراہ
زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ ۔ کلف کی دور کرنیوالی دوا تخم ترب اور خردل کو آس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو گوندھ
کر ضماد کریں یا جو دوا کہ خردل اور زرنیخ سے بنائی جاتی ہی بشرطیکہ زرنیخ اسقدر ہو کہ تھوڑا سا اوپر کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو
دور کر دے ایضاً قسط اور دار چینی کسوم زردبانی میں جسکو مور کہتے ہیں ملا کر طلا کریں ایضاً تراب زرنیخ اور تخم خربزہ اور محلب اور
بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زردبانمیں کسوم کے مقل اور تخم حرجیر کو ملا کر طلا کریں ایضاً اصل الحقران اور اصل نرجس ایضاً
مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اور جب ان ادویہ کی تیزی سے لذع پیدا ہو چھوڑ ڈالیں اور تھوڑی دیر کے بعد پھر لگائیں ۔ ایضاً
تخم حرجیر اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد ایک جزو اور تھوڑی سی زعفران اور ریچھ کی پلیدی اور کتے کے فضلہ کی مقدار
یا قلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیرین اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو ۔ ویا خلیون بموجب
اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکا کر جب گھل جائے رائی کا لعاب اور حلبہ کا لعاب ہموزن ایک
ایک اوقیہ مقل اور تمر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائیں پیسکر پھر لعابات کو ملائیں اسکے بعد سب کو خوب پیسیں بعد ازان زیت کا
ملا کر دیا خلیون طیار کریں قرص جید ما در یون جاو درہم سپید رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو دو درہم اسقدر پانی میں حل
کریں بجائے دوا سے ایجاد حکیم ساہر نامی کی جید ہی شاسپو جسکو تخم تودا اور تخم حکو ندہی کہتے ہیں دو دو درہم بورہ ایک
درہم تخم ترب استخوان پوسیدہ وحب البان چھلا فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مراسنگ سے قرص طیار کریں اور استعمال کریں یہ دوا
ایسی کامل ہی کہ اسکا مثل بہت کم ہی جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہی نسخہ دو دو درہم بار دکشتہ کریں گھرل میں اور تین درہم بادام
تلخ جو پیستے پیستے اتنا باریک ہو جائے کہ اسکا اثر باقی نرہے اور گھرل سیاہ ہو جائے بعد ازان ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا
ہوا ملائیں اور طلا کریں پورے ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد ایک جزو طین قیمولیا کو سیر ہو تین جزو
قند ایک جزو بورہ دو جزو شمع العطم اڈھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور شمع کو روغن بادام سے پگھلائیں اور طین قیمولیا کو آب گرم میں
حلول کر کے باقی سب اجزا کو اس میں تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کریں مگر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدے گی ۔ اطبانے کہا ہی کہ
بہرو کی چھائیں کو فصد رگ انیہ کھولنی بھی دور کر دیتی ہی لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سعف کی سی ہو جاتی ہی فصل دوسری

اور اوسکی دوا کا بیان وشم گوندنا گودا سنے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین وشم کے داغ کی دور کرنیوالی وہ دوائین ہین جو ہمنے
اب تمش مین بیان کردی ہین اور بشیز نقط لنظرون سے دھوتا اور اوسکے بعد ملک البطم ایک ہفتہ اوسپر لگانے سے بھی یہ
داغ جاتے جاتے ہین بشرطیکہ خوب زور سے باندھی جاے اور نمک سے مالش کیجاے اور پھر ملک البطم کو دوبارہ اوسیطرح لگائین تاکہ
داغ سب چھوٹ جائین اور اوسکے ہمراہ سیاہی وشم کی بھی دور ہوجاے گی۔ اگر یہ ترکیبین موثر نہون پھر سواے اسکے کچھ چارہ نہ ہوگا
کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو مشبک کرین اور بلادر سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ نکلنے دین **فصل بادشنام**
اور حمرہ مفرطہ کا بیان بادشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتداے جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی
ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی یعنے بادشنام کے ہمراہ قروح بھی
ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخارہ موی کثیر المقدار بوجہ برودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا ہے اور سرخی پیدا
کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلوچسپان کرنے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو تنکس کے واسطے ابتداے
جذام مین کیجاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے **فصل بیاض بہق اور برص ابیض اور اسود کے فرق** بہق اور
سیاہ ... یعنے جو وجہ حقیقی دو یہ ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسیقدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی
ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی
ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہ کا رنگ وس غذا مین پیدا کرتی ہے جو اوس جگہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسیوجہ سے مادہ غذائی کو
مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہین کرسکتی اگرچہ بہق والے بدن مین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح پر پھینک
دیتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہجاتا ہے کہ پھر جو غذا وہان پہونچتی ہے اوسکو
فاسد کرکے اپنی طرف پھیر لاتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہے قبل ازینکہ اوس غذا مین مشابہت لون پیدا ہونے پاے جہان قوتہاے مغیرہ وغیرہ کا فن
کلیات مین ذکر ہوا ہے وہان تفصیل ان مطالب کی بخوبی معلوم ہوچکی جب یہ حالت مستقر ہوجاتی ہے تو پھر غذا کو جو اوس تک پہونچتی ہے اپنے طبیعت کیطرف پھیر لیتی
ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہ پہونچے۔ جسطرح مزاج صحیح اور جیدکا حال ہے کہ مادہ فاسد کو بھی اصلاح کردیتا ہے اور موافق اپنے
کرلیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ بوئے جائین اور اون مین سمیت ہو لوجہ تبدیل مغرس یعنے جاے
نشاندن درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس
اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ اونکو لاکر لگائین ماکول میوہ دار درخت زہریلے ہوجاتے ہین چنانچہ **جالینوس** وغیرہ نے ذکر کیا ہے
کہ ایک درخت جو بنام لبخ فارس مین ایسا مشہور تھا اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت جاتی رہی اور
قابل کھانے کے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کے بحسب اختلاف بلاد اور امصار کے بدلجاتے ہین ایسے
ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بحسب انتقال کرنے کے بطرف اعضاے مختلفۃ المزاج کے ارحام اس سے کہ وہ مزاج
صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجائین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے
جو کل بسیط یعنے کرہ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے **نتیجہ تمہید یہ ہوا** کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا جیسے برص مین ہوجاتا
ہے اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجاے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچیگا مزاج عضو اوس مادہ کو

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دے اور رنگ اوسکا سپید کر دے (گو کیسا ہی مادہ صالح کیون نہ آیا ہو) دونون بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہی کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور ابیض کا خام بلغمی — لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہین ہی جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہی — بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہی یہ بات اسوجہ سے ہی کہ برص اسود وہ قوبائے متقشر ہی (جسے چھیپھ ہندی مین چھنیسا داد کہتے ہین) اور وہ داد ایک قسم کا شگافتہ ہونا جلد کا ہی کہ باینہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہی اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے فلوس ماہی کے بدن پر ہوتے ہین اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہی اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہی جو کہ جلد مین سما جاتی ہی اور مقامات قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہی اور وہ تشرب مادہ اور لے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہی اور اوس مادہ کی سرایت موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہی کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین — یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہی اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہی اوسپر طرہ یہ ہی کہ بعد قدیم ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا — اسیطرح بہق ابیض جو قدیم ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہی اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے مقامات پر بھی ظاہر ہو جاتا ہی اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثر یہ ہی کہ جو رطوبت خون کے ہمراہ پچھنے لگنے کے وقت قریب جلد کے آتی ہی اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح چونکہ اپنے افعال مین ضعیف ہو جاتی ہی لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کر سکتی **علامات** بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہین ہی دشواری اگر ہی تو اسی مین ہی کہ شیخ نے یعنے بہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہی اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے منجملہ امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہی کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہی وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہیئین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کے ہوتی ہی اور یہ بات اگرچہ کبھی وضح مین بھی ہوتی ہی مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہی — ایضاً سوئی چبھونے سے وضح مین خون برآمد ہوتا ہی اور برص ردی مین غیر خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مائیہ برآمد ہوتی ہی اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی **ایضاً** — جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرے اوسکے زوال کی امید کرنی اولے ہی کہ شاید وہ بہق ہو اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہی — بہق اسود اور برص اسود مین فرق یہی ہی کہ تقشر اور تفلس اور تخرق جو اوپر مذکور ہو چکا وہ جس طرح برص اسود مین ہوتا ہی بہق اسود مین نہین ہوتا پھر یہ بھی ہی کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہی بعض قسم تو ایسی باخشونت ہوتی ہی اور بعض قسم املس و چکنی ہوتی ہی — مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برا ہے اور چکناہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہی اسلیے کہ چکناپن دلیل بہق کی ہی اسود مین بعض اقسام برص اسود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہی اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہی یہ قسم اسلم ہی — جو برص اسقدر گہرا ہو کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہی اور نہ خون دیتا ہی یا پھیلنا اوسکا زیادہ ہو کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہین ہوتی — اسیطرح جو برص کہ ساعت بساعت بڑھتا جائے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہی جو مادہ اوس تک پہونچتا ہی اپنی طرف اوسکو پھیرلاتا ہی اسی جہت سے وہ ردی ہی **فصل علاج مین بہق** اسود کے ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون مین

کثرت ہو اور استفراغ خلط محرق سوداوی کا طبیخ افتیمون اور خیارشنبر ہلیلہ سیاہ بسفایج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور ازین
قبیل اور ادویہ بھی ہین جیسے حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ مین داخل کیجائین بہت بہتر ہوگا - خربق ابیض اور ایارج لوغاذیا
اور ایارج روفس وغیرہ بھی منجملہ استفراغات رقیقہ کے ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدحہ
ماء الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ بآسانی تنقیہ کردیگا - کبھی اچھی اچھی غذاؤنکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہی جنکا کیموس جید ہی اور حمام
اور المرطل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہی **سفوف** جو بہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہی - ہلیلہ سیاہ
آملہ شونیز ہر واحد ایکجز زنجبیل فرادیڑھ جز ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کرین اور جب بدن مین گرمی زیادہ معلوم
ہو چندروز چھوڑ دین پھر دوبارہ استعمال کرین - واجب ہی کہ زیادہ تر توجہ اونکی طلاون کی اصلاح مین رہے اگر کسی قسم کا
فساد اوسمین آگیا ہو یا جذب سودا اوس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہو سکے اوسکے بعد طلا اسے قاعدہ جنمین قوت جلا کی بخوبی ہو لگائے
جائین اور ایسے طلا ہون جو خون صحیح کو کھینچکر مقام ماؤف تک پہونچائین اور جب طلا کے لگانے سے پھپھولا جاے اور دانہ سے
پڑجائین چندے صبر کرین تا آنکہ جلد اور کھال اودھڑ کے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگائین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور بیشتر اتنی دیر
تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہی کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اوتار ڈالین تا آنکہ سکون ہوجاے
پھر اعادہ کرین - یہ ادویہ جیسے کہ ثافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف بیخ تخم اسپند شوحات کے دودھ اور شیطرج اور حرمل اور
تخم ترب پوست بیخ کبر اور طلا کبیکج بیخ لتوری کی بھی بہق مین نافع ہی اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لتوری خوب جذب کرتی
ہی اور لبسیدہ نملون کے واسطے اور پرانی گٹھلی جو دیوارون مین چنی جاے وہ بھی مفید ہی اور جملہ ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار مین لکھی گئین
جو سیاہ کہ بہق مین اونسے طلا کیجاتی ہی جیسے آب قثاء بری اور طبیخ حنظل **صفت طلاے جید** تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق
اسود پر حمام مین طلا کرین **ایضاً** تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ گوندھکر جو سرکہ مین پکائی جاے **صفت طلاے جید**
شونیز اور شیطرج فارسی ہر واحد دس جز شب یمانی تین جز زراج اور بازو ہر واحد دو درہم تخم حرمل بیان کیا تو ایانچدرم سرکہ کہنہ ملاکر طلا
کرین پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو عورتون کے دودھ سے تدارک اوسکا کرین جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہین اور باب برص
مین مذکور ہوچکے اور نمش وغیرہ مین بکار آمد ہین وہ سب بہق اسود کو نافع ہین **فصل بیان مین علاج وضح اور برص کے**
واجب ہی کہ ان دونون امراض مین فصد سے احتیاط کرین جب تک کوئی ضرورت شدید نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی اجتناب کرین
ہان گاہے ماہے نہار منھ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہی اور شراب سے بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب کی اجازت ہی
حمام مین بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہی جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہوچکا ہو اور قی کا بھی استعمال
کیا جاتا ہی بعد ازان ادویہ مخرج بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سے بدن پاک نہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات دیے جائین جیسے
ایارج شحم حنظل خواہ ایسے حبوب جنکی تاثیر مشابہ انھین ادویہ کے ہو - ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہی جسمین افتیمون اور
بسفایج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہی - حب النیل مین اخراج خلط وضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہی - جو
مسہلات ان لوگونکو موافق ہین اونمین سے ایارج فیقرا و شحم حنظل سے مرکب ہو یا کہ اسطرح اوسکی ترکیب ہو **صفت** دارچینی سنبل
شاخہاے بلسان مصطگی اسارون زعفران ساذج ہندی خولنجان مہری شحم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اٹھارہ درہم مقدار شربت

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملاکے مسہلات موافقہ سے اونکے واسطے یہ بھی ہی ہلیلہ آملہ ہر واحد انجیر ترید
تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب مین ایک وقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار شربت
تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہی- اور مجھے پسند یہ امر ہی کہ اسی دوا سے مرکب زنجبیل ایک وقیہ بھی اضافہ کیجاے
معاجین اطریفل اور ہمارے نسخہ کے مطابق جوارش ان اوزان سے استعمال کرین **نسخہ** ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد انجیر زنجبیل ہر جز اشیرد
زبیب سے معجون بناوین اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کرین **ایضًا** ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفا ڈیڑہ جز ہر ایک تین درہم
استعمال کرین اور جب تب پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین **ایضًا** مج دار فلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز حب النار بالسویہ لیکر شہد
سے معجون بنا دین اور ایکدرہم استعمال کرین کتاب اختصارات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہی باریک غبار جو چھلنے سے خوب منجنی
ہوئے گیہون کے ستو سے اوڑتا ہی اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کرین اس باریک غبار
کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ تری حنظلی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دو پہر دن چڑھنے تک- زوفا اوسکے تخم کو
ہمراہ شراب کے استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیب رکھتا ہی- عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روز پینے سے برص
کے داغون کی جگہہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہی اور اس کی زیادتی کو روک دیتا ہی- تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھی نافع ہی-
اقراص افاعی بھی نافع ہین وہ معجون جو اثر مین درمیان اطریفل اور ادویہ مسہلہ کے ہین اونکی ترکیب اس طرح پر ہی
ترکیب تخم زوفا دو جز بزر انجیر و نصف جز صبر ربع جز شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہی کہ ہمیشہ استعمال کیا
چلا جاے- بعض لوگ اسمین مج اور افتیمون کو ملا دیتے ہین- **ایضًا** کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانگ پورے
سال بھر اسکو استعمال کرین- اسی سے قائم مقام ایک دوا ہی مگر یہ نسبت اسکے قوی تر ہی اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہی اور سال بھر پینے
کے لائق وہ بھی ہی جسکی یہ ترکیب ہی **نسخہ** مج چہار درہم ہلیلہ کابلی و بسفائج ہر ایک سہ درہم ہلیلہ زرد ہشت درہم ایارج فیقرا بیس درہم نمک ہندی سات درہم
تخم زوفا بیس درہم عاقر قرحا سہ درہم تربد پچاس درہم شحم حنظل بیس درہم غاریقون پانچ درہم سقمونیا ہشت درہم عسل مصفی مین ملاکر معجون کرین اور
ایک مثقال سے دو مثقال تک تناول کرین ازین قبیل ایک دوا اور بھی ہی **نسخہ** بزر جرجیر مقشر کیا ہوا یعنے قریب ڈیڑہ من تبریزی کے زوفا صبر سقوطری
ہر واحد تین درہم ڈیڑہ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول کرین سویق کے ہمراہ اوسکے اوپر تین جرعہ مری کو پی
لیوین اور سر کی حفاظت یبوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین بعد ازان غذاے اسفیداج کو اختیار کرین- ہمیشہ لوغاذیا اور شاد اطیوس
ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب نصف درہم کے بھی جائز ہی یا اوس سے بھی کم- ایک گروہ کو اس بیماری مین یون نفع ہوا کہ انھونکو برص کے غول ہوا اور وہ
اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی ہی سی مقدار مین چل سکتی ہی- اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا
ہو ادویہ مشروبہ کا استعمال اوسوقت ترک کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو پیدا کرتا ہی اور کم سے کم آفت
یہ ہوتی ہی کہ نزف الدم عارض ہوتا ہی جو سبب کمی روح کا ہی اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج برص مین درکار ہی بلکہ ایسے
وقت لقاے بدن اور اعتدال مزاج مین فقط ادویہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے- اور غذاے برص سریع الہضم
تجویز کیجاے نہ اوسمین لزوجت ہو اور نہ چکنائی- ترکاریان اور ہریسہ وغیرہ جو گوشت تری کی انبرق سے پکائے جاتے ہین اونسے
بھی پرہیز کرنا لازم ہی- وضح اور برص کی ادویہ موضعیہ مین اونکے درجات مختلف ہین اول درجہ تو یہ ہی کہ اونمین جلا بہ شدت ہو اور

اور جذب خون بشدت کرین اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائین اوسکے بعد بہتر وجہ یہ ہے کہ متقرح اور متقشر جلد ہونے اور ادویہ
بثیبہ مین ایسی بھی ہوا کرتی ہین کہ مقطر رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہین اور جنکو ہندوستان مین خضاب برص
بولتے ہین ایسے نسخے بہت ہین اور یہ ادویہ موضعیہ ایسے ملک اور مالش کے مستعمل ہین اور اتنی مالش ہو کہ جلد مین سرخی آجاے - اور مالش
برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاے اور بعض مقامات مین سوئیان چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے -
تاثیر ادویہ یہ بھی معین ہے کہ دھوپ مین بیٹھ کر دوا لگائی جاے جو از قسم لطوخات کے ہو - بہترین ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ
ڈالے خواہ نقطے نقطے سے جلد مین اوبھارے تاکہ مادہ بہہ کر نکل جاے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہین - اور کبھی وہی دوا
جسکی خاصیت ذکر ہوئی اتنی دیر تک نہین لگائی جاتی ہے بلکہ اسوقت کہ سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھولا ڈال گئی اور پھر بعد آرام اور
سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے - ادویہ برص باعتبار اول یعنے جالا اور جاذب کی رو سے وہی ادویہ ہین جو قوی ہون جیسے دونون
خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور ہونیج اور بیخ قاشرا اور خربیلیا نادہ اور ابہل اور راتیانج بیخ دم الاخوین بیخ خنثے اور زبد البحر اور حلتیت بوت
بیخ کبر فرفل حرمل تخم ترب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر و قاقلہ یا فرفیون زراج اور تافسیا زنگار کبریت قطران بیخ الکی جو تربلیوس قسط زراوند شقائق النعمان
افسیا فرفیون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ مین پیس کر طلا کرنا اور پیاز نرگس بھی ہے مجربات سے نوشادر اور
روغن جینہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ لوف عجیب النفع ہے اور بیخ نیلوفر فرخ کے واسطے اور دم اسود سالخ یعنے کالا سانپ جو کینچلی
جھاڑ دیکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور اشترغار - میاہ یعنے تر دوائین جیسے سرکہ
دریہ زاک قرطم یعنے کسوم کا زرد پانی آب قثاء سے بری آب بلبوس اور آب عنصل خاص کر کے اور آب مرزنجوش خصوصًا اوس برص پر جو
پچھنے کے نشان پر ہوگیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کے گوشت کا شوربا - اطلیہ جیدہ سے تریاق اور شرودیطوس اور لوغاذیا
آبنا کشتی کے ہمراہ - ایضًا شیطرج کوٹ کر اور اسیطرح رائی کو مگر کبھی یہی دونون کافی ہوجاتی ہین مگر یہ اثر جب ہے کہ سپیدی درمیان
مین دونون جلدون کے ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو - ادہان جیدہ مین سے روغن آس کہ اوسمین شیطرج سوختہ ایکا ئین اور اوسکے
بعد زاج کو ملائین - اطلیہ جیدہ مین سے فراریح سرکہ مین پیسکر طلا کرین یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کے شکم مین بھرین
گر پہلے سانپ کو ذبح کر کے اوسکے پیٹ کی آلایش دور کردین اور پھر ڈورہ سے اوسے ٹانکے دین اور سانپ کو بریشتہ کرین تا اینکہ پھول
جاے بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لین اور برص پر ضماد کرین بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت مین جوش دین تاکہ
بتے خشک ہو جائین پھر زیت کو صاف کرین اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمین ملائین بعد ازان زرد گندھک و سیر چھڑکین
مثل مرہم کے ہو جاے اور دھوپ مین طلا کرین طلاے ہندی قسط اور شیطرج اور ہرتال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ مین پیسکر
ایک شیشہ رکھ چھوڑین کہ پیسنا اسکا تانبے کے ظرف مین لازم ہے بعد ازان کہ مزاج پکڑ جاے داغون پر لگاکر دھوپ مین کھڑے ہون جو
اور ابتداے برص کو بھی دور کردیتی ہے - بیج الدوحہ پول سمیان یعنے شیر خوار مین بھگوئین اور سات روز تک تازہ پیشاب اوسمین ڈالا
کرین پھر اوسکو پختہ کرین جب مثل شہد کے ہو جاے طلا کرین تا اینکہ قرحا پڑ جاے بعد ازان زفت اور موم قطران اور پوست جوز
سوختہ اور خون بیر کبوتر اور روغن حنا ملا کر پختہ کرین تاکہ سب دوا یہ مل جائین بعد ازان طلا کرین تا اینکہ رنگ بدن مثل اصلی رنگ کے
ہو جاے یہ دوا بہتر ہے کہ دھوپ مین جو نہایت سخت ہو اس دوا کو بکر لگاتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

مادہ کا ایسے مریض کے پہلا ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو غلیظ رقیق کو نکالے - ماء الاصول منضج بھی ہے اور ادویہ مختلفہ کی
باہم آمیزش خوب کر دیتا ہے - آخر کے مسہلات میں حب منتن کا استعمال کریں اور پھر ماء الاصول دو ہفتہ تک پلائیں اور خون بڑھانے
کی تدبیر لحوم حارہ سے کریں جیسے طائروں کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزیں غلیان اور جوش خون میں پیدا کرنیوالی ہیں اون سے
ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق میٹھے چکنے شوربے وغیرہ سے بواسطے ازبسکہ ادویہ بھی کبھی کبھی پرہیز کریں پانی سے زیادہ
اس مرض میں کوئی چیز مضر نہیں ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کریں - واجب ہے کہ ہر وقت مقام برص کو کھردرے
کپڑے سے ملا کریں تاکہ خون اوسی جگہ جذب ہو کر آیا کرے حمام میں جانا بھی ہر برص کو مضر ہے - غذائے غلیظ اور فواکہ تر تازہ اور خشک بھی -
اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہے کہ بیشتر داغ کرانے سے برص پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہے - جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح
ہو جائے کسی سبب سے وہ چنداں معیوب نہیں یعنے برص نہیں ہے اسی طرح جو سپیدی کہ پچھنے سے کہ خون کی آتی ہے وہ بھی - **صفت**
طلائے کثیر الاخلاط کی جو معتصم کیواسطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہیں تین اوقیہ اور زاغ جو ابقع ہو یعنے چتکبرا ہو
یا انحم یعنے سیاہ یا خون ابنث کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ پرستان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک
اوقیہ ہے اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور نفط اور عسل بلادر ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے رکھ
چھوڑیں - اندرائن تازہ اندرائن کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور
خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن دس رطل کے لیکر کسی طنجیر میں پکائیں اور پکاتے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ
اور دار فلفل زنجبیل کلونجی جند بیدستر عاقرقرحا کندش ثافسیا قرنفل سلیخہ اذریون بیخ قثاء الحمار خربق سیاہ جاوشیر ڈالیں جب
دو ثلث پانی جلجائے اوسکو چھان ڈالیں اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر رکھیں تاآنکہ رطوبت اسکی خشک ہو جائے بعد ازاں
آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیوں پر چھڑکیں کہ جملہ بوزن آٹھ رطل کے
ہوں اوسپر حلتیت منتن اور محروث اور اشترخار اور دونوں قسم ہرتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور کبریت ہر ایک بوزن ڈیڑھ اوقیہ
ملا کر ان آبہائے مذکور میں جوش دیں تاآنکہ چہارم پانی باقی رہے بعد ازاں اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اون ادویہ اور خونہائے
مذکورہ بالا میں ملایا کریں کہ یہ سارا پانی جذب ہو جائے اور پانی ڈالتے جائیں اور پیتے بھی جائیں کہ پینے کے ذریعہ سے جلد رطوبت
خشک ہو گی بعد ازاں اس دوا کو حمام میں جا کر طلا کریں - میں کہتا ہوں کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ ایک ماء الاصول
جو تاثیر میں اس سے قوی تر ہے استعمال کیجائے اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے **طلائے جید** جو ساہر
نامی طبیب کی طرف منسوب ہے شونیز خربق شقائق بیخ کبر ہر واحد ایک جزء شیطرج حضض وہ مر زرنیخ ہر واحد ایضعف جزء دھوپ میں ٹھہر کر طلا
کریں **طلائے خفیف** جید جو نافع برص ہے شقایق اور ہزار جشان کو سرکہ کے ہمراہ استعمال کریں **ایضاً** فوہ الصبغ اور بذر الجرجیر اور
تخم ترب کندش سرکہ شراب میں پیسکر استعمال کریں **ایضاً** شبہ یعنے پیتل جو ایک مرکب دھات ہے اوسکا برادہ اور خربق سیاہ
اور مقر یعنے پیتل جلایا ہوا اور ہر ایک ہر واحد ایک درم ہے قطران کو سرکہ میں گھولیں اور لگائیں بعد ازاں ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر
چھڑکیں **ایضاً** یہ دوا منسوب ہے ارباسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر کبریت زرنیخ سرخ مجیشہ شیطرج زنگار نوشادر بیخ
پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کریں اور سوکھا رکھیں اور بروقت حاجت پھر سرکہ میں پیسکر طلا کریں اوسکے بعد غبیرا کو اوپر خوب سا لگا دیں

ایضاً کتاب الزینۃ قرنطن حکیم سے ایک نسخہ منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے نسخہ خربق ابیض اور اسود شاش ترالیشہ بیخ مازریون کبریت زرد زاج زنگار برادۂ آہن زبد البحر برگ انجیر سرکہ اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کے ہوجاے اور شیشہ کے ظرف مین ڈھانککر دھوپ مین بیٹھکر پہلے بدنکو خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگائین دوسرا نسخہ جو حکیم جبریل کیطرف منسوب ہے کبریت اور فربیون اور خربق ہر واحد ایکدرہم بلادر دو درہم عاقر قرحا شیطرج ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** کتہ تافسیا مازریون مجیٹھ شیطرج حب عاقر قرحا بوزیدان سب کو خون مار سیاہ مین جو کہ نیل جیسا رنگ ہو ملاکر قرص طیار کرین اور بوقت ضرورت مجیٹھ کو خوب جوش دیکر اوسکے پانی مین ملاکر حمام مین استعمال کرین **ایضاً** مجیٹھ شیطرج ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم کندش آٹھ درہم سبکو ملاکر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دوا ملکی** برگ مازریون اور تخم مازریون مقشر اور خربق سیاہ اور زلنسل گستہ سرکہ مین جوش دیکر دوا اوسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ گاڑھا ہوجاے پھر اوسمین زاج اور زرنیخ اور برادۂ آہن اور لشقران اور زبد البحر ملا کر پکائین تا اینکہ جوش آجاے اوسکے بعد طلا کرین اور بعد دیر لگاتے رہین دھونے نہین جاتک نہ دھونے کا تحمل ہوسکے اور بید وا التہابات کو بھی دور کرتی ہے **طلاے جید** عسل بلادر سات درہم عاقر قرحا تافسیا ہر ایک تین درہم فربیون چار درہم شیطرج فارسی دو درہم دودھ ملاکر طلا کرین **ہمارے تجربہ کی دوا** یہ ہے کہ عسل بلادر اور کبیکج برگ تمام وزاریح شیطرج تخم ترب تخم فرول مجیٹھ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملاکر استعمال کرین جو لتقاطات اور زخم پیدا ہون اونکا علاج بعلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص بالکل ہوجاے برص کے پچھنے کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دشتی اور آب مرزنجوش اور مجیٹھ اور شیطرج کو آب لقم ملاکر طلا کرنے سے دور ہوجاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ جلد کے ہمرنگ جلد کے رہے اونکے اوزان اور مقدار کی صاف تعین کردینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین (اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دواے صبغ کی کمی و بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے) بلکہ ادویہ مصبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کردینے چاہئین کہ اونھین کو اولٹ پلٹ کر کیا کرین از انجملہ شورہ اور مر اور بورہ شراب اور مغرہ یعنے سرخ مٹی اور مجیٹھ اور شب وغیرہ کو مرکب کرکے طلا کرین یہ **صبغ ہمارا مجرب** ہے پوست جوز اوسکے برابر وزن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **ایضاً** چونہ اور ہرتال اور شیطرج ہر ایک سے ایک جزو مجیٹھ دو جزو آب پیاز ملاکر استعمال کرین اور مقدار مناسب وہی ہے جیسے قابلیت جلد کو ہو **صبغ آخر** زاج قلقند یعنے سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملاکر پہلے دھوپ مین مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ دیرپا ہے **صبغ آخر** قرط شیح مرد ارسنگ چھلا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً** شیطرج سیاہ خبث الحدید زاج الاساکفہ زنگار مجیٹھ پوست انار سرکہ شراب مین اسقدر بھگوئین کہ سیاہ ہوجاے اور بعد اسکے شیرہ طلا کرین یا فترات صابیہ کرکے لگائین اور پھر استعمال موقوف کرین اور پھر لگائین **غذاے برص کی** بیان کی ہوئی چیزین اور قلایا اور مطجنات اور ترکیبات اون لحوم کے جو سکباج اور ابازیر کی شرکت سے طیار ہوئی ہین اور فقط شراب پر بجاے پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً ترک کردینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملاکر استعمال کرنا **علاج برص اسود** کا وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین ترطیب بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اوسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جلا کی رکھتی ہو اوسکا لگانا چاہیے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہوجاے پھر علاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے **مقالہ تیسرا** اون امراض اور عوارض بدن کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے مین **فصل سعفہ کے بیان مین اور شرنیج البلخیہ اور بطم کا بیان** سعفہ منجملہ بثور قرحیہ کے ہے۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زینت مین لکھتے ہین سعفہ کی ابتدا ایک قسم کی پھنسی سخت پھنسیونسے ہوتی ہے جو پیوستہ اور چند مقامات مین پر متفرق ہوتے ہین بعد ازان ان پھنسیون مین قرحہ پڑتا ہے خشکریشہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ اُن پر سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے اوسوقت اسکا نام شرنیج اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے کبھی واد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے واد ہو کر سعفہ کے بثور بن جاتے ہین - اور بیشتر سر مین اس مرض کا اثر ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے - سبب مرض سعفہ کا ایک رطوبت شوری کا جو جاد اور اکال ہو خون مین ملجاتا اور اخلاط غلیظ رقیق دیکا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ تو محتبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا نابید ہو جاتا ہے - خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہو اور اسمین رطوبت لطیف اور تیز ملجاے اور بعد ملنے کے جلد کی طرف اوسے طبیعت دفع کردے اسی سبب سے جلد مین فساد آجاے اور شرنج کی نوبت پہونچے بلخیہ ایک قسم قرحہ ردیہ کی ہے اور بطم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا ران کے مادہ سوداوی سے بعینہ پیدا ہوتے ہین اور بطم کا علاج بھی قریب بہ علاج سوداوی کے ہے **علاج** سعفہ کا علاج اور واد کا قریب قریب ہے اور عنقریب ہم اسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر مناسب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے مطبوخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اوس تنقیہ کے بعد بقیہ مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کرے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے ماء الجبن اور شراب شاہترج مجموع دونون سے بقدر ایک رطل کے لین اور دونون مین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر واحد تین درہم اور افتیمون دو درہم ملح نفطی دو دانگ ایک لیں یا اسی پر اقتصار کرین کہ تیس درہم ماء الجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون فقط استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط اسہال نہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصًا چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پرہیز کی بیمزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین لذع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسب کی فصد بشرط حاجت کراتا رہے یا خاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماؤف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام الجبہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالاے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اکثر پچھنے سر پر لگاے جائین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اوسوقت بثور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون نکل آئے ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت صاف ہون اوس سے بعد مواد کے بعد ادویہ موضعیہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصًا بعد خون برآمد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے - سعفہ خشک کو حمام کرنا مستعمل اور ریزہ پر بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث نکرین اور دیر تک حمام مین نٹھہرین اور عضو ماؤف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیم گرم زن بھرت نہ چند مرتبہ پہونچانا - ادہان اور شحوم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کر کے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے زلو بیان کرنے مین قریب موضع ماؤف کے کچھ مضایقہ نہین ہے جسم

پھر اسکے بعد بھی مالش کریں اور خون نکالنا ضرور ہے اور اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگہاے
قریب سے مرض سعفہ میں فصد کھولنے سے برآمد ہو جیسا اگر سعفہ سر مین ہو اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر مقام سعفہ پر
طلا کرین یہی خون اوسکے علاج مین بکار آمد ہے اور اسکے بعد آب چقندر اور زاج سے دھو ڈالین ۔ اور ادویہ موضعیہ سعفۂ رطب کے واسطے
اگر ابھی مرض کی ابتدا ہو یا بدن رطب اور وہ نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہہ تو حنا اور روسمہ اور مازوے سوختہ اور روغن
الیکو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہے یا مثل ایسی دواؤن کے جو تو ابض مجففہ سے بنائی جائین جیسے پوست انار سرکہ شراب مین ملا کر اور
روغن گل اور کبھی اوسمین مرداسنگ بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی احتیاج ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا متوسط
درجہ کے سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور اشنان سبز کے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھکر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدائی کے
ادویہ مین توتیا اور قلیمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ صنوبر گلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل ۔ یا مردہ سنگ اور چرک نقرہ اور
بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل ملا کر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمان گونی اور عود بلسان
اور کوہ مکوک بیخ خرنوب یا کرنب اور حب البان سائیدہ ۔ **ایضاً** عدس اور معزہ ہمراہ سرکہ کے ۔ **ایضاً** بادام تلخ اور مازوی سبز
دونون کو پیسکر طلا کرین سرکہ ملا کر مگر پہلے اس دوا کو دھوپ مین رکھکر قوام درست کر لین ۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو مرزنجوش
کے ہمراہ پیسکر رکھین اور اسی کا سعوط کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے برآمد ہو اوسکا سعوط کرین ۔ جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت اور
درشت ہون اوسکے علاج مین حاجت قاقطار اور قلقند اور شورے اور زاج حیا اور نمک اور کبریت اور تراب زیبق اور عروق صباغین
کی ہوتی ہے اور دواے القراطیس ہمراہ توبال نحاس اور روغن تنوبہ کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے ۔ **ایضاً** مثل مرداسنج اور
اسفیداج کی بھی موثر ہے ۔ حرف یا لیس بھی مجففات قویہ سے ہے ۔ بینحال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تجفیف پیدا کرتا ہے
اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلۂ زاغ دراز پر (جو ایک طائر معروف ہے) خصوصاً جو چاول کھاکر فضلہ کرے ۔ مرہم عروق کا ان
لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے ۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفر اور حنا اور زراوند پوست انار سے
مرداسنگ مضاعف کر کے طیار ہو وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب مین مذکور ہوگی **صفت دواے جید** کی قلیمیا کبریت سبز
خاکستر پید کے شحم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ مین طیار کرین ۔ کشتیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغن گل مین **ایضاً**
خاکستر چوب انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور مازو ریتانج سرکہ اور روغن کے ساتھ **صفت دواے جید** پہلے سعفہ کو طبیخ کنیز سے دھو کر
توبال نحاس اور مرتوزن معدہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل
بقدر حاجت **فصل ادویہ موضعیہ سعفۂ خشک کی** مزمن اور کہنہ تو استعمال دواے حاد کا محتاج ہے کہ اوسے سر اکے گوشت تک
اپنی تیزی پہونچادے بعد ازان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سہ کہ اور زیت اور علاوہ
سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا ۔ ترطیب بدن کی غذا اور نفوخات اور حقنہ وغیرہ سے
کرنی بھی نافع ہے **صفت دواے جید** جو سعفۂ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف
سکرجہ سرکہ سکرجہ واحد شیاف مامیثا مازو ہر واحد تین مثقال عروق صفر لوبرق ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیسکر دونون
روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین ۔ اسیطرح کہ پیستے جائین اور ملاتے جائین اوسکے بعد اس دوا کو جملہ اقسام سعفہ پر لگائین اور جرب

اور قوبا اور تمر طا شعرا اور داء الثعلب و رخزاز اور بلغیہ جو سعفہ ردی کی قسم ہوں ہر ان سب پر لگانے سے فائدہ مند ہے مترجم شاید
یہ وہ دوا ہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہے **متن** بیشتر سبب سعفہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی مچھر زہریلا کاٹے اور اوسکا
علاج بھی یہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہمارے **خاص تجربہ** کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے۔ زراوند اور زنگار اشق
مثل خردل زاج سب اجزا ہموزن لیکر جیسے کے روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کرین **فصل قوبا کے
بیان مین** قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سعفہ مین چندان فرق نہین ہے ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہے خصوصاً سعفہ یابسہ
مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سعفہ یابسہ وہی قوبائے خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے امر زیادہ ترکال اور دم رنگ
اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب حدوث بھی قریب سبب سعفہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت ہے جسمین حدت زیادہ
ہو کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہو جو سوداوی ہو اور اوس خلط کا غلط مادہ حریف سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے جسمین
یہ امیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بر وقت چھلجانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کے استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ
بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل بسودا ہو جاتا ہے۔ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکے اوڑھتے ہین اور یہ تقشر
بسبب شدت یبوست اور زیادہ خائر ہونے مادہ کے ہوتی ہے ایسا داد مثل برص اسود کے ہے اور جیسے خشکریشہ اور بعض قسم اسکی متقشر
نہین ہوتی۔ بعض قسم داد کی ساعی اور خبیث و بد ہوتی ہے کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری
جگہ نہین دوڑتی۔ قوبا جدید یا اور تازہ بھی ہوتا ہے اور مزمن کہنہ بھی لیکن پرانا داد زیادہ ردی ہے۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف
منسوب ہے کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہے **قوبا کا علاج** قوبا کے علاج مین در اصل ایسی ادویہ کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اور تلطیف
کے ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب حدت مادہ
رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جسقدر غلبہ کسی مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہے اوسیطرح اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ جونک لگانی داد
کے مرض مین ایک اچھی دوا ہے۔ تنقیہ مواد اور جو امور تنقیہ کے تابع ہین ان سب مین حاجت ماء الجبن کی اوسقدر ہوتی ہے جسکی تعیین
مشاہدہ مرض خاص پر موقوف ہے۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہے جتنی سعفہ مین ہوتی ہے ——
اسیطرح حمام کرانا ایک اعلی معالجہ قوبا کے واسطے ہے۔ کبھی ہوائے خشک کو چھوڑ کر تبدیل مکان کرنا ہوائے رطب کی طرف بھی مفید ہوتا
ہے۔ ایک قوم کی تجویز ہے کہ جملہ اقسام داد کے حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو داد حادث ہو چکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال
نمک مغسول کا جو بطبخ صبر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے۔ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جائے اور بکثرت
ہوجائے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے **معالجات موضعیہ** جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ مین سے
حماض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلو سب جدا سرکہ
ملاکر اور عسل لبنی سرکہ ملاکر غایت درجہ مفید ہے۔ ماء کبریتی یعنے اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور
آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سرلش بکہ اون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسے ہی شخص کے
دانتون سے جو خون برآمد ہوتا ہے اور اوسکے جمے ہوئے چھلکے یا لخلخے تخم خربوزہ اور بیخ اشراس روغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کبر اور

سکنجبین سرکہ مین ملا کر ہر ایک قسم کو دافع ہے اور یہ نفع اسکا بالخاصیت ہے — اقاقیا اور دمغاث اور روغن تخم کدو کی صلاحیت اصلاح
کی ہے ہر ایک بدن کی داد کیواسطے بدن یا قوی یا ضعیف ہو اور دق صفر بھی مفید ہے ابتداء تو پانی ہمیشہ ہے اور آب گرم اگر روغن بنفشہ
سے مالش کرین اسے ہمیشہ یہی کرتے ہین — ماء الشعیر کا طلا کرنا بیشتر تو قوباے ابتداء کو دور کر دیتا ہے خصوصًا ماء جو زیانج کے اور سعفہ رطبہ
کو بھی نافع ہے اور لعاب اسبغول یا عصارہ اسبغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ اجاص ابزکون کے داد کو مفید ہے دوائے جیسا
صمغ اور نانخواہ عرق الجلوز اور میدہ ہو اور انجیر کو سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضًا** نجار لینے برادہ جس سرخ مین سے کاغذ بناتے ہین اور سکو اور گندھک
اور کبریت اور سرکہ یکجا کرکے خوب سائیدہ کرین اور استعمال کرین — جو داد پرانی اور کہنہ ہو جاے اور قسم ردی سے ہو اسمین دوا یہ قوی ترکیب ہے
جیسے عصارہ حماض اترج جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن نخود کا یا جاولون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصًا یا
روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھیشر کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زرفت یہ دونون عجیب النفع ہین اسطرح ہمیشہ لعو
پر لطف سپید کا طلا کرنا یا فضلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سعفہ مین ہو چکا ہے اور تخم کشنیز اور کبریت اور حب البان
اور ایسا ہی خاص اور خصوصًا اگر اسکی تیزی بنالین روغن خردل مین اور سکنجبیہ اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور قردمانا اور کندش اور حماما کی
الک اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر عسل بلادر لعابت سفید ہے **مرکبات** قردمانا کو لیکر پیسین اور روغن تخم کدو اور رانکلیسن
کی اور شہد اور کبریت کو صمغ بطم اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگانا بہت اقوی ہے اور قوباے مقشر کو بھی نافع ہے دوسرا الشحم کندر اور زاج
اور کبریت اور صبر ہر واحد ایک درہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضًا** بورہ ارمنی نصف مثقال روغن [illegible] درہم حماض اترج
تخم الیمو دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز ڈیڑھ درہم خربق سیاہ ڈیڑھ درہم زاج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا کیا کرین **ایضًا** سنا سپید
سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زاج اور مر اور کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر طلا کیا کرین **دوائے**
جید حب البان دس جزو اور کبریت اصفر سنگسبویہ ایک جزو خوب پیسکر طلا کرین کبھی سرکہ خمر اور روغن بھی آمیز داخل کرکے طلا کرتے ہین
ایضًا کبریت اور دقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر **ایضًا** فضلہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد حب
اجزا برابر سرکہ اور زیت مین آمیختہ کرکے طلا کرین **فصل بثور لبنیہ کا بیان** کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے پیدا
ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوندین ٹپک کر جم گئی ہون ایسے دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کیطرف
بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہے ان بثور کا علاج اوس دوا سے کرنا چاہیے جسمین تخفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے
ریسان دونون کا لطوخ بنالین یا السی کو ہمراہ بورہ کے یا انجیر کو اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے **فصل جرب اور حکہ کا بیان**
تر کھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ جس مادہ سے جرب کی پیدایش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہے جو ایسے صفرا سے مل گیا ہے جس کا
استحالہ قریب ہے کہ سودا کیطرف ہو جاے خواہ تھوڑا اوسمین سے مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے — یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ
اوسمین بلغم شور بورقی کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلاظت بھی
یہی مادہ ہوتا ہے اور دوسری قسم سے جرب رطب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے — اکثر اس مرض کی
پیدایش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور توابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے
جو قسم جرب کے بدن مین پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب رطب مین داخل ہے — اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور جرب شور ارکند سے

دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اوسکی خلط زیادہ حاد اور تیز تحقیق پایا ہے
- یہ دانے چھٹے اور چوڑے ہون اور اونمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہو اونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہی - جو اسباب
پیدایش مادہ جرب کے ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولد
قمل او سعفا اور خارا اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہی - جرب اور حکہ مین
فرق یہ ہی کہ حکہ مین دانے اور بثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہی اور اسمین لذعیت
اور شوریت کی طرف میلان بہت کم ہی اور اوسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہی جیسا اوسے
ایک ہی جگہ جمع کر دیتا ہی جب کہ طبیعت اوسے بطرف جلد کے دفع کرتی ہی اور مسامات بند ہون اور تنشیف لینے صفائی جلد مین یا مادہ
مدفوعہ مین نہو - یا احتباس اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہی جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہی یا آخر مین اکثر
امراض کے خارش ہو جاتی ہی خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ - یا بسبب غذاہاے غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہی کہ ایسی غذا سے
کیموس ردی اور تیز اور شور وغیرہ پیدا ہوتا ہی - یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا متعفن ہو جاتی ہی یہ مرض پیدا ہوتا ہی - حکہ کبھی محض
چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہی اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا - سن شیخوخت مین جو
خارش ہو وہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہی پس اوسکا اچھا ہونا یہی ہی کہ بطور معدہ کے کبھی نمایان ہوتی ہی اور کبھی زائل ہوتی ہی -
یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ جرب متقشر اور دادکے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتے ہین - اور خلاصہ مقال یہ ہی کہ مادہ
حکہ کا دونون جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہی پھر اگر جلد کے اندر بدن مین بھی کسیقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہی - جملہ اقسام کی شیرینی
سے حکہ پیدا ہوتا ہی - جرب کی پیدایش زیادہ تر اونگلیون کی کلائی مین ہوتی ہی یا درمیان بعد انگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف تر
ہی - جرب عظیم اور وحشی کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفا اور قوبا کے ہوتے ہین -
جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہی بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف سحج امعا کا نہو علاج جرب کا
علاج اول اور افضل یہی ہی اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہی کہ خلط محترق کا استفراغ کیا جاے دواے مناسب سے اور بلغم شور بھی خارج کر دیا
جاے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر رطب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہی دیگر ابواب مین اور استعمال ایسی ترچیزون کا کرین اور لطف اور بیزرہ
بھیگی ہون اور بسرعت اونکے متعفن ہونیکا خوف نہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع
کو بالکل ترک کر دین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہی اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہی ایک شئی عفن جماع کرنے سے
طرف جلد کے آتی ہی کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہی اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہی اور یہی سبب ہی کہ ائمہ
بوقت غسل جنابت کے بدن ملنے کا حکم کرتے ہین - مستفرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہی کہ طبیخ
افتیمون ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور سنا اور بسفائج اور فستین ملاکر اور اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین
امیران بھی شریک کیجاتی ہی - ایضاً صاحب منو برادر حقمونیا بھی جید ہی اور خوب عمل کرتی ہی طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد
بیس درہم تین رطل پانی مین جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کر کے ایک سے دو ثلث کے اندازا اس جوشاندہ کی
مائیت سے دو ثلث رطل لے ایکاوسمین خیار شنبر بیس درہم خوب بھگوئین جب اچھی طرح بھیگ جاے چھان کر اکمید درہم غاریقون ملاکر

استعمال کریں حب جیا اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے - ہلیلہ زرد اور ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ سیاہ ہر ایک - پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سقمونیا پانچ درہم آب شاہترہ میں دواؤن کو سفوف کر کے گوندھا کریں اور سکھائیں اور تین مرتبہ اسی طرح کریں اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالیں کہ بشکل حسو کے نرم ہو جائے بعد تیسرے بار کے اسقدر رہنے دیں کہ قوام میں حب بستہ کرنیکی لیاقت آجائے اور گولیاں بنالیں دوائے قوی جرب فرمن کی ہلیلہ زرد اور ہلیلہ اور آملہ اور برنج کابلی قشر ہر واحد ایکدرہم تربد دو درہم ہندسیہ میں گوندھکر قرص تیار کریں مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے - کبھی اسمیں سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے - کبھی جرب ردی فرمن سے نجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے در پے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا پینا شروع کریں پھر ایک روز درمیان ناغہ کر کے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دے کر تین روز متواتر پینے کے بعد چھوڑ دے بعد متواتر تین روز استعمال کریں اور یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دے دیکر استعمال کرے جسطرح مشاہدہ عمل کر چکا ہو اور اگر مغص و سحج امعا اس دوا کے استعمال سے عارض ہو اوسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کریں یہ تدبیر بدرجہ نافع ہے اور جرب کی بیخ کنی اس سے ہو جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی میں بھگو کر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی مانع نہ ہو مقدار صبر کی ایک درہم سے ایک مثقال تک ہے اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہ ہو ترک کر دے تقوعات اجاصیہ بھی اس مرض کو نافع ہیں ایضاً شراب ہلیلہ زرد جو اوسکے مطبوخ کی مائیت دھوپ میں سکھا کے طیار ہو اس رب سے واسطے جرب رطب کے پانچ درہم سے دس درہم تک ہمراہ شکر کے استعمال کرے اور یہ دوا جرب صفراوی اور جرب رطب دونوں کے واسطے مفید ہے اور ممکن ہے کہ یہ رب جملہ مسہلات جیدہ سے اسیطرح لیا جائے اور بعض مسہلات کو بعض سے مرکب کر کے بھی ہو سکتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کر کے ایک رب سیاہ اور خوب طیار کرتے ہیں - ماء الجبن ہمراہ افتیمون کے بھی جید ہے اگر روزانہ استعمال کیا جائے جسطرح اور ابواب میں اوسکا طریقہ مذکور ہو چکا اور اسیطرح ماء الجبن ہمراہ ہلیلہ او عصیر شاہترہ کے چند روز پے در پے استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے اور ادویہ منقیہ جو بروغ تنقیہ کرتی ہیں اور اونکے قائمقام یہ دوا بھی ہے کہ حب صبر کو سقمونیا اور زعفران ملا کر ہر ایک مقدار شربت بوزن پانچ حمصہ کے اختیار کریں اور نسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد صبر سقوطری ہر واحد ایکدرہم کتیرا اور درونج ہر واحد ایکدانگ زعفران تین درہم ایضاً دوائے قوی جو اوپر مذکور ہو چکی ہے جسمیں برنج داخل ہیں اوسکو ایک روز خواہ دو دن بمقدار دو درہم سے تین درہم تک استعمال کریں ایک گروہ نے کہا ہے حب تنقیہ پے در پے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہے کہ تخفیف کریں اور فقط چنے کا ستو اور شکر صبح دم مریض کو پلایا کریں ورنہ جرب بکثرت بڑھ جائے گی - کہتے ہیں کہ صاحب ابلیس اور حکہ قشفیہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک سو تیس درہم اور نصف وزن اوسکے سکنجبین وغیرہ پلائی جائے اور بعض اطبا اس دوا میں عناب کو بھی ملاتے ہیں اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف معدہ پیدا ہوتا ہے - مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے خبث فضہ اور مرداسنج اور صقل اور عروق صفر سرکہ میں گوندھکر اور روغن گل ملا کر طلا کریں اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے صاف تر یہ نسخہ جیدہ ہے گل ارمنی اور کافور زعفران ہر واحد نصف درہم سرکہ ملا کر آب پیاز ہمراہ روغن گل حمام دواے تخفیف کے واسطے اور جو خارش کسی قدر قوی ہو اوسکے واسطے تخم رازیانہ سرکہ اور روغن گل میں پیسکر استعمال کریں حمام میں بیٹھ کر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ وہی ہے

ف ادویہ مسہلہ [illegible]

جسمین قوت شحمیہ بھی ہو جیسے انار کے چھلکے اور غنہ وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاے - اسیطرح آرد عدس و بھیڑ کی مینگنی ور سرکہ ملا کر دھوپ مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہو جاے اوسکے بعد طلا کرین یہ معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوبا کو اور اصحاب سعفہ اور بہق کے لائق ہین میری مراد اون معاجین سے وہ ہین جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر مرہم اوشق کے ایضاً مثل اس معجون کے سنا اور شاہترہ ہر ایک دہ جزو ہلیلہ زرد چار جزو مشمش منقی دو جزو جمیع ادویہ کے -- ادویہ موضعیہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے مازو ملوکیہ اور راجخانہ اور بقسندا اور جیسے بھوسی اوسی گیہون کے آرد کی جسے سبوس کہتے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً اقاقیا ہمراہ سرکے اور جب طبیخ اور جوف طبیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کزنر طبیخ حلبہ آب پوست عنب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل قوی ہو جیسے تخم حنظل اور علک الانباط آب نعناع ملا کر اور ریتیانج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج احمر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح قلقند اور قلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور نیلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور بیشتر وہ سرکہ جسمین نیلی بھگا کے بعد ازان شیشہ کو دھوپ مین رکھا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے کبھی ادویہ حادہ مین روغن گل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کرے اور افراط حدت کو منع کرے - پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے مجربات سے تخم حرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجائین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی جلتی ہوئی بھٹی کے قریب بار ہا آئین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دوا سے جیدہ مرداسنگ و زراج تخم حرجیر موزون لیکر پیس کر سرکہ شراب مین و کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پورے ایک مہینے تک اسی جل نداوہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تیزیکا فعل ہو پہنچائین بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو کہ بدرجہ مفید ہے اور اوجہ جل نداوہ کے اندمغ بھی آمین کم ہے (جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیاے حادہ جب محلول ہونے یہ جل نداوہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی) - کندش اور سیوم مقتول اور خبث نقرہ اور زراوند اور کبریت اور کمیلا اور قلعی اور مس سوختہ اور مغاث اور نوشادر اور تلخ منشہ اور تخم حرمل اور راسن اور زنگار اور اشنان گاذران اور بلیدی سنگ اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قثاء الحمار ایضاً پوست چوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب پر چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جدید راکھہ اور مسکہ اسی طرح ملین تا آنکہ راکھہ وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جاے - کبھی قردمانا سرکہ اور علک الانباط کا استعمال ازالہ جرب مین کافی ہوتا ہے - مرکبات جیدہ مین سے یہ ہے زئبق مقتول برگ کنیر اقلیمیا نقرہ مردار سنگ کو سرکہ اور روغن گل مین ملا کر طلا کرین شب کو اور وہ دوا لگا کے سو رہین صبح کو حمام مین جا کر بدن کو دھوئین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملا کر بعد ازان آب سرد سے دھوئین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دواے سہل الوصول مرداسنگ اور زراج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین پسوائین اور بروقت حاجت کے طلا کرین ایضاً کشتہ سیماب اسیدسا لکہ بزر البنج اور قسط سب جز اہم وزن ایضاً کندش ایک جز بھیڑ کی مینگنی تین جز سرکہ مین ملا کر طلا کرین - جب ادویہ قویہ جو جلاء اور خشک اور کھال اودھیڑنے والی ہین استعمال کیجائین اونکے بعد روغنہاے معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کے علاج مین یا وہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہو - جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے - جس دوا مین کشتہ

سیماب پڑتا ہی حتی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضاے کریمہ سے دور رکھنا چاہیے۔ حکہ یابسہ کا علاج بعد استفراغ کے ترطیبہ کی حاجت بھی ہو اونھین ادویہ سے کرنا چاہیے جو اصول کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہین مثلاً گاے کے دہی کا توڑ جو خوب ترش ہو یا نیم گرم پانی سے نہانا اور مرطوبات دہنیہ کا استعمال کرنا از قسم ادہان بارد خصوصاً اگر ان ادہان مین عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاے۔ جرب یابس اور حکہ یابسہ کا علاج قریب قریب ہی۔ نرم اور سکب دوبہ مین سے خشخاش سرکہ مین پیس کر استعمال کرنا ہی ایضاً برگ سوسن ایضاً صبر کو آب کاسنی مین اور نشاستہ بھی ان ادویہ مین شمار ہی اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہی اس مرض کی ادویہ قویہ مین ایک قیروطی ہی جسمین افیون داخل ہو بدن مین لگائی جاتی ہی اور خارش مین اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہی۔ ادویہ قویہ مین سے یہ ترکیب ہی کہ ادویہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اوسمین نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملا کر حیلا کرین خصوصاً خصیون پر ایضاً پھٹکری بریان اور قطران اور یہ دوا اوس کھجلی کو بھی نافع ہی اندرون ہر دو سرین گاہ کے اوٹھتی ہی بطور شیاف کے لینی چاہیے مشایخ کو علاج حکہ مین جو نہایت ہی فناکو عارض ہوتی ہی اس دوا سے نفع بتین ہوتا ہی کہ دردی شراب کو تازہ سوٹ کے ہمراہ لگائین۔ استحمامات اور نہانے کے پانی مین جو ادویہ واسطے حکہ اور جرب کے مستعمل ہین جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کیے ہوے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا۔ غذا واسطے مرضاے جرب اور حکہ کے ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور بالذہ مائل برطوبت اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حکہ قشفیہ کو استعمال روغنہاے نرم کا کھانے مین ضرور کرنا چاہیے جیسے روغن بادام اور روغن شیرج وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ حجامت ساقین کی جرب فاحش کو نافع ہی

فصل حصف کے بیان مین

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے کسی عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانے کے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے بدن مین ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنے خاردار پیدا ہوتے ہین گویا وہ بثور ایسے جو ورم سے پیدا ہوتے ہین جو کسل اور تعب بدنمین بسبب اپنے ثقل کے پیدا کرتے ہون اور یہ دانے اساریج اور جہت ہیٹ زایل ہو جاتے تا کہ اگر تھوڑا اسا عرق برآمد ہو جاتا دفع ہو جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہی اور اب جو کہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہین ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد مین محتبس ہو کر رہ جاتا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ بثور پسینہ کے انتقال اور گرانی کا اثر ہی جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے اور کبھی اس عنوان سے بثور تو ظاہر نہین ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہو جاتی ہی علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر کثرت ہو بذریعہ فصد یا اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہی کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا انھین وجوہ سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط ادہ کر لیا کرے حصف کے بروز اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہی اور اگر پیدا ہو گیا ہی تو زایل کر دیتا ہی بعد ازان سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام مین بدن کے مالش ترنج کے مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب پسینا برآمد ہونے کے بعد اوسکے نیز سفرجل کی مالش بھی نافع ہی ایضاً مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف کو زایل کرتا ہی مگر کھجلی بھی اٹھتی ہی صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کھجلی نہ اوٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ ناگوار نہو بھی نافع ہی اور کھانے پینے مین ایسی چیزین جو مشابہ آب انار اور حماض اور عدس اور آلوے بخارا یا تمر ہندی کے ہون اختیار کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسے اشیا کا جو برآمد عرق کو مانع ہون جیسے طبیخ آس اور گلسرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہین کہ ہوب کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہی۔ کبھی حمام ایسے پانی جسمین اشیاے قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین۔ حرکت اور رفتار کو

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہان پسینا زیادہ نکلتا ہو وہان نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا اکا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار
پنکھے کھجوا کر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہو اور آب سرد سے نہانا۔ طلئے حالی و مواد جیسے روغن آس اور روغن بادام اور
مکھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہو اگر ملا جاے خصوصاً کتیرا اور صمغ ملا کر ایضاً و مسوحات جنمین بجیہ اور مرداسنگ اور خبث الحدید
اور توتیا خاص کر کے اور خاکستر برگ آس اور قدیرہ اُسکا اور ورق غار جو تازہ ہوا اور سداب اور قاقیا کندر ہے کبھی غزی السمک
لیئے سریشم ماہی بھی صعف کو نافع ہوتا ہو پانیمین گھول کر اور بیشتر صعف قوی مین استعمال مویزج اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت
ہوتی ہو۔ اگر صعف کی وجہ سے ترحہ پڑجاے اوسکا علاج عروق صفر اور مازو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملا کر او
مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہو۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہوجاتے ہین اور فساد اور حرارت انکی زیادہ ہوتی ہو
اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو آگ سے جلنے کا علاج ہو اور اگر یہ قروح مستحکم ہو کر جڑ پکڑ لین پھر اسکا علاج وہی ہو جو سعفہ کا علاج ہو **فصل**
شبات اللیل کا بیان اندھوریان جس شخص کے بدن کی کھال کھرکھری مدت تک رہے اور انسداد مسامات ہو اور ہضم اوسکا
جیید ہو ایسے شخص کو رات کیوقت یا بعض اوقات مین ایک قسم کی کھجلی اور خشونت اور چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہوتے ہین جنکو
شبات اللیل اور ہندی مین اندھوریان کہتے ہین سبب اسکا احتباس اور رک جانا اوس مادہ کا ہوتا ہو جسکو متحلل ہوجانا چاہیے اور احتباس
اوسکا ہوجہ تنگی مسام کے ہوتا ہو جسکی اعانت شدت اور سختی برودت کی کرتی ہو کہ تخفیف پیدا کرکے اور بھی مسامات
کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل اخراج کردیتی ہو۔ خصوصاً ایسے وقت کی سردی جسوقت ہضم غذا وغیرہ بکثرت ہونے کا زمانہ ہو
اور اس سوے ہضم اور کثرت احتباس مادہ کے تابع کثرت بخارات و ہواے شب جو اکثر ٹھنڈی چلتی ہو ہوجاتی ہو اور اسیوجہ سے
اس مرض کا نام شبات اللیل رکھا گیا ہو اسلیے کہ اکثر عروض اس مرض کا شب کو ہوتا ہو۔ خاص حالات سے اس مرض کے
یہ بھی ہو کہ ابتدا مین تو کھجاتے وقت بہت اچھا اور خوش آیند معلوم ہوتا ہو اور بعد کھجانے اور ملنے کے ہر مقام پر دانے کے درد ہوتا
ہو **علاج** توسیع مسامات کی تدبیر واجب ہو کہ حمام کرین اور تمرخیات مشہورہ جو کہ تفتیح مسامات کرتے ہین اونکا استعمال کرین
اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے رگہاے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرڈالین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہوچکا ہو اور اگر تخلیہ بدن کی
کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا نہ کرین۔ اور یہ موضعیہ مین صبر کہنا چاہیے اون سب دواؤن مین جنکا اس مرض سے خصوصیت
ہو خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور طلا کرین۔ اسیطرح صبر آردعدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملا کر۔ آب کرفس تر
ادویہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہو۔ تنہا اور سرکہ بھی اس مرض کے مفید ہوا ہو اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی **فصل ثالیل**
کے بیان مین مسون کو ثالیل کہتے ہین یہ بیماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا میخین گول سی ہوتی ہین اور
عنف فرمنہ یعنے پیدا اور جھکے ہوئے ترچھے بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو موجب اس مرض کا ہو اور جو اول امر مین اسکی پیدایش کا
فاعل ہو وہ تو یہی ہو کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو بطرف جلد کے اور زیادہ تر اس کا خلط سوداوی ہو جو کبھی نہایت خشک ملنے سے
مستحیل بسودا ہوتا ہو جسوقت ایسا بلغم خون مین بکثرت ملا ہو اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہوجاتی ہو جب احتقان ہو اور کثرت
کے اور ہونے اسباب تعفن کے وہ خون یبوست اور برودت پیدا کرکے مستحیل بسودا ہوجاتا ہو خصوصاً چھوٹی چھوٹی رگون مین کہ اون مین
بوجہ قلت مقدار کے خون متعفن نہین ہوتا ہو اور یہی خون مین رگہاے کو جلد کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین قوت

مجففہ زیادتی ہی کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ یبوست کردیتے مین لہذا عفونت جو لازمہ رطوبت ہی
پیدا نہین ہونے پاتی خصوصاً جب کہ اپنے اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ مارنہ ہو۔ کبھی ایک مسئلہ پیدا ہوتا ہی اور یہی
ثالیل کا سبب استحالہ کا اوس بخار کے بطرف اپنے مادہ کے ہوتا ہی اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو مستحیل کرلیتا ہی جو بذریعہ
بخار کے اوس عضو مین آتی ہی جہان وہ ثالیل پیدا ہوا ہی پس اس غذائے استحالہ شدہ مین میل اور برودت پیدا ہوتی ہی اور
اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہوگیا لہذا ثالیل بھی بکثرت پیدا ہوتے ہین جب وہ بڑا ہوا او کھیڑ کر پھینک دیا جائے یا کسی اور تدبیر سے فنا
کردیا جائے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہین۔ جو بڑے بڑے مسے ہون اور اونکے سرے اوپر کو ہین جیسے کیلون اور میخون کے
سرے ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین اونکی باریک اور پتلی ہون اون مسون کا نام مسامیر ہی اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہون
اور کسی طرف جھکے ہوئے ہون اونکا نام قرون ہی۔ بعض قسم ثالیل کی بنام طرسوس نام نہادہ ہوتی ہی اگرچہ واجب ہی کہ ایسے
مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کرلین اور جب اوسکا سرہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہو کر برآمد ہونا چاہیے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اوسے
نکال ڈالین اور باقی نہ رہنے دین **علاج** بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے
یہ تو امر لابدی اور ضروری ہی اگر مرض مین زیادتی ہو اور اعتدال سے بہت گذر جائے۔ اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور
تدابیر جو بکرر بیان ہو چکے۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثالیل کیواسطے
جیسی مالش مسون کی روغن پستہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظل جو صاف کرکے تین روز تک نتھر جانے کی غرض سے چھوڑ دیا جائے
اور آب کراث نبطی ہمراہ سماق اور روغن بان کے **ایضاً** بورق الکبر اور جوز السرو اور زیتون خام اور جوز ماز ج بھی جید ہی اور
تازہ برگ آس ثالیل خفیف اور قوی دونون کے واسطے اور جوز سرو کے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب با اینکہ اسکے لگانے سے
ایذا بھی کم ہوتی ہی بڑے ثالیل مین لگانے کے لائق ہی اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہائے غرب کے اور اوسی کی
راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ۔ اور ادویہ جیدہ بالغ النفع مین سے یہ بھی ہی کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منخل مین چھان کر آب
سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد۔ قوی ثالیل کے واسطے چونا اور ہرتال اور بسحی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر سیماب
کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط ہمراہ زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور بلبوس کو سپند کے فضلہ کے ساتھ **ایضاً** زرارنج
ہمراہ زرنیخ کے **ایضاً** غسل بلادر سے کے اوکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج ہی اور شیر تیوعی یعنے درخت شیر دار بھی جیسے مدار اور
تھوہر وغیرہ کا اگر مکرر اوس پر لگایا جائے وہ بھی گرا دیتا ہی۔ جو دمعہ یعنے پانی درخت انگور سے بطور آنسو کے ٹپکتا ہی اور کیسا ہی بہت
اچھی طرح اسکو گرا دیتا ہی سکا ونجی کو پیشاب مین پیسکر لگادین عجیب الاثر ہی اور تلخہ مرغ بھی اسیطرح۔ اور حلتیت اور مرہم
حاد جس سے دبیلات شگافتہ ہو جاتے ہین اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہی **ترکیب معتدل** پوست جوز سرو اور
رجاج اور چونا جوز مدہ ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالین اور اوسپر رکھین **ایضاً** زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم شحم حنظل
چھ درہم نوشادر چار درہم بسحی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم تلخہ گاؤ چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب صابون کے
ہمراہ طلا اوسپر کرین۔ منجملہ معالجات ثالیل کے یہ بھی ہی کہ اوسے موچنے وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی پر زن کرکے جو تنگے یا چاندی اور
لوہے کے باریک باریک نل ایسے کہ مسون کی مقدار اوسمین سما جائے گو دشواری کہ بجز از خود اوسکا نکلنا آنا دشوار ہو اور بڑھ

اون ملیون کی تیز اور شکل اونکے موہنہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو جیسے پردا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے باتھوا ری تمام مسہ کو اوسکے ابر لیوے اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاوے۔ یا موچنے اور سنسی سے مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کھنچ آوے بعد کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد سیر روغن زرد لگادین۔ **ایضاً** جب کوئی دوا حادا اوسپر لگائی جاوے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی ہو اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگاوین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاوے کبھی اس ترکیب سے بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مثقب یعنی گہرا ہوتا ہو (جیسے گولا بنانے کی ترکمانی جو جبارون کے پاس ہوتی ہو خواہ اوسی طرح کا نند) اوسکے بعد اوسی مسہ پر دوائے حاد لگاتے ہین ہمنے تجربہ کیا ہو کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا گر سطح جلد کی رعایت بھی رہی کہ وہ کٹنے نپائی بعد ازان مقام مقطوع کو جمایا اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہجاتا تھا وہ بہگیا اور جو کچھ مسہ سے باقی رہگیا تھا خشک ہوسنے کے بعد خود بخود گر پڑا **فصل قروح کے بیان مین** قرن سنیگہ کو کہتے ہین اور یہان مراد ان فرنیون سے ہو جو اطراف پر تمامعل کے ایک شئی مثل ناخون کے کثیف اور سخت برآمد ہجاتی ہو کثرت عمل اور محنت مشقت کرنے سے جیسے ورزش کرنے والون کے ہاتھ مین گھٹے پڑجایا کرتے ہین علاج اونکا یہ ہو کہ جسقدر اونمین سے مردا ہو جاوے کہ شکی یعنی خواہ کھینچنے سے کچھ ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور ہوچکین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاوے بعد اوسکے روغن زرد لگائین **فصل شقوق کے بیان مین** جلد کا پھٹ جانا اور ہونٹون کا اور اطراف بدن کا ان سبکا سبب یبوست اور خشکی جلد کی ہو اور یہ خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہو اور کبھی برودت اخلاط کسی مادہ حاد کو جو مجفف ہو اور تیز بھی ہو بطرف موضع خاص کے کھینچتی ہو اور کبھی حرارت شدیدہ کی وجہ سے خشکی پیدا ہوتی ہو اور کبھی ہوائے گرم جیسی لو ایسی چلتی ہو کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہو کبھی سخت برودت جس سے تکثیف پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہو جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہو ہوائے اوس زمین مین خشکی الگی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین بے سایہ درخت اور گیاہ کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کو سطح اوسے بند کردیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا عمواً بسبب نہانے تابندہ کے اور وہ پانی جنمین قوت مشابہ شکری کی ہوتی ہو پیدا ہوتا ہو خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اوسکے بالعکس ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جنمین قوت کبریتی ہو یا وہ پانی جسمین قوت قیر یعنی رال کی ہو ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس قاعدہ مین اچھی طرح تجربہ کرکے دریافت کیا ہو **علاج** عموماً شقوق کا علاج یہ ہو کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر یبس مزاج اسکا باعث ہو تو ترطیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور اوہان مرطبہ کا شربا استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کدو یقشر اوسکے تک ہر روز آب کدو سے نبکے ہمراہ یا نقوع زبیب شیرین کو چند روز پیوین۔ اسیطرح مرطبات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ مدمن کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے اوقیانوس مفید ہو **ایضاً** طبیخ سلجم اور خود سلجم اور برگ چقندر اور اوسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیون سے طیار ہوئے ہون یا مخ حیوانات چکنے بنائے جائین اور

زفت رطب و قطران اور موم و دہن حل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہو قیروطی ماء بارد رطب جیسے عصارات باردہ رطبہ سے بنائے جائیں اونکا استعمال کریں اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضروری ہی اور حمام گرم میں پانی سے کرنا ہونٹھ پھٹ جانے کا

علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانے کا سبب یا تو کوئی ریح اور ہوا ہوتی ہی جبکہ جلد میں گھس جائے اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری اوسکی خالی رہے یا برودت زائد سو پہنچے یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کے سبب سے شقوق ہونٹھوں میں پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہے پس ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہی کہ قبل ازینکہ خشکی زائد ہونٹھ میں پیدا ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ میں سے اپنا اثر ظاہر کرے قیروطی اور شحوم اور مخوخ اور روغن گل ہمراہ زوفائے تر و تازہ کے استعمال کریں اور ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کے استعمال کریں تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہی — پوستہائے سپید اور باریک جیسے پوست بیضہ یا نی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ کاسن اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی اونکے شقوق کو روک دیتا ہی جب شقوق پیدا ہو جائے اوسکے لیے دوائے جید یہ ہی کہ اروی شراب کو بریان کر کے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مرغ کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد لگائیں یا انزروت خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جائے صمغ البطم کو آگ پر پگھلا کر سحیق مذکور کو ملائیں اور استعمال کریں — یہ بھی کہتے ہیں کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روئی کا تیل میں ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھوں کی ترقیدگی کو مانع اور بہت مفید ہی اگر ترقیدہ ہو گئے ہوں۔ **پاؤن کا پھٹ جانا** کبھی بسبب انجرہ ادویہ کے ہوتا ہی اور کبھی بسبب یبس و خشکی اور قشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہی کہ بعض اوقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہی کہ اوسکا تحمل دشوار ہوتا ہی **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کریں کہ آب گرم میں پاؤن کو رکھیں اور تمریخ ادہان اور چربیون کی کرتے رہیں خصوصاً روغن بید انجیر اور روغن اکارع اور روغن چینی بدرجہ غایت مفید ہی جبکہ بند ہو جائیں گائے اور بکری کی چربی اور حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملا یا جائے کہ یہ بھی نافع ہی ۔ اور الیہ یعنی چکتے کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شئی ٹپکتی ہو وہ بھی بہت عمدہ دوا ہی ۔ مہندی ملنا خصوصاً جوشاندہ حرمل کے پانی میں پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہی اگر یہ ادویہ مفید نہوں اور ادویہ معتبرہ پلانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہی حاجت پڑے جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ کرتے میں تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم میں رکھتے ہیں پس ایسی دوا کہ ان میں کتیرا جو خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جائے عجیب النفع ہی ایضاً موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور میعہ سائلہ سب کو یکجا کر کے لطخ کرنے کہ یہ بھی عجیب دوا ہی ایضاً قطران ہمراہ طحین یعنی پسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہی اوسکا ساییدہ ہمراہ روغنہائے مناسبہ کے اور شحوم مذکورہ کے نافع ہی ایضاً سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہی مگر ہاتھوں کے پھٹ جانے میں یہ دوا بہت جلد مفید ہوتی ہی ایضاً پیاز عنصل کا اندرونی مغز زیت میں پختہ کریں اور علک البطم اوسمین گھول دیں اور ہاتھوں کے پھٹ جانے میں استعمال کریں ایضاً بید انجیر کا مغز تھوڑے پانی میں پیسکر ضماد کریں اور بید انجیر کا تفل بھی شقاق کہنہ جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہی ایضاً مردا سنگ اور موم اور زیت اور شہد جملہ ہموزن لیکر بطور قیروطی کے قوام میں لائیں یا سرطان نہری کو شیشترج کے ساتھ پختہ کریں ایضاً دردی زیت کا اور بط کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب بہت عمدہ یہ دوا ہے کتیرا کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اوسکے نصف وزن بیخ بسفایج اور کہربا اور گندر کو

بھی پیسین اور علک البطم کو ہموزن کتیرا کے لین اور سب کو روغن بابونہ کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ
جو شخص ہر شب کو متعب یعنے پاشنہ پاکی مدہن کا خوگر ہوا اسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچے گی **مترجم کی مجرب دوا**
پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جوکوب کرکے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا
اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبو دین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالبا دو تین مرتبہ کے استعمال
سے صحت ہوجاتی ہے مین نے گوالیار کے مقام پر رنگریزون کے پاؤن کا جو نیل اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا
اور مفید ہوا **فصل ہاتھونکے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤنکے ہے جو خفیف
ہون اسے ہو یعنے سخت ہو اسے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین کرنا چاہیے **اونگلیونکی گھائیون کا پھٹ جانا** اسکا
بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیخ بسفایج کو مثل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح** قطاۃ یعنے
پیٹھ لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج - قطاۃ اور پیٹھ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چیت لیٹنے سے اور سخت ہونا بحالت
بیماری کے سرخ ہوجاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑجاتا ہے لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا
قطاۃ کا شروع ہوا اوسی وقت چیت لیٹنا ترک کردین اور رساع(?) کا استعمال شروع ہوجاوے - اگر مریض کی ایسی حالت
ہوجاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور اکثر پانی یعنے شاخہاے بید کو بید اکر لین ورنہ وہ خوب چبھین گی
یا باجرہ کو بچھائین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون پاگدا وغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم
نہ پڑے اور جب قرحہ پڑجاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحہ منکرہ کا علاج** یعنی بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران
یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اوسکے
معین ہوتے ہین یعنے جن حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدہضمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل
حیض کا دیر پڑنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ پھیل چکے اور میتھی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت
یہ ہے کہ مواد حریفہ مالحہ یعنے تیز مادہ کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین - بخر یعنے گندہ دہنی کی بوے بد کا علاج تو امراض
فم مین مذکور ہو چکا جلد کی بدبو کا علاج جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوئی ہو پہلے بذریعہ استفراغ
مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو بلحاظ اپنی
کیفیت کے و نیز بلحاظ مقدار اور کمیت کے لیے مثلاً جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب
لطافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اوسی جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو - نہار منہ ایسی چیزون کا استعمال کرین
جو عرق اور پسینہ ٹپکاتی ہین جیسے سلیخہ اور قلنجہ یعنے بل برنگ ایضاً کرفس اور حرشف اور طیون - جو چیز ادرار بول کرتی ہے
خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہین وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہین جیسے
الہلیون - بدبوے جلد کو نتیجہ شش یعنے خوبانی کا جو جوش دیا ہوا ہو نیز مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن
پر اور آس اور حبس(?) پانی مین شب بھر بانی اور سوس اور طبیخ تمام اور نعنع اور فودنج اور مرزنجوش برگ بھی برگ بید سلم(?)
سعتر تمرک آس کی جو پیسا ہوا ہو اور شوشا صندل کی تمریخ اور سعد اور تفاح اور خرقصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

خاص کرکے او مرزنجوش اور شاہسفرم اور اشنہ و برگ اترج اور پوست اترج اور اسی کا چھلکا اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہی **ایضاً**
اقراص ورد ہمراہ سک کے **ایضاً** منافس اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرداسنگ اور توتیا برگ سوسن شگوفہ کیا
وغیرہ اور مرکی اور صبر اور روغن آس اور روغن گل **فصل بیانمین صنان** کے اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہی
صنان وہ بدبو ہی جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہی کہ صنان لقبیہ سے اوسی منی کے پیدا ہوتا ہی جس سے اس آدمی
کی خلقت ہوئی ہی اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد مین نفوذ کرگیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہی البتہ صنان کی
پیدائش مناسب اور اولی یہ ہی کہ اوس مادہ سے منسوب کیجاے جو انسان مین مستحیل بہ منی ہوتا ہی وہی مادہ متحرک ہوکر صنان
بن جاتا ہی۔ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو یہ ہی کہ توتیا اور مرداسنگ مربی سے کرین اور اقلیمیات
معاومہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین صندل ملادیتے ہین اور کافور بھی خلوط
کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُر اور سازج اور گلسرخ ہر واحد ایک جزو توتیا اور مرداسنگ
سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزو کافور نصف جزو گلاب کے ذریعہ سے قرص طیار کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً**
ورد احمر اور سک اور سنبل اور سعد اور مُر اور شب ہر واحد سے دس جزو ایک قرص طیار کرین گلاب ملاکر اور بطور لطوخ کے استعمال
کرین **فصل** صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبو ہوجاے اور گرم مزاجون کے واسطے نافع ہی۔ سعد و سازج فقاح اذخر
میعہ شامیہ جو بنی رمان کا مشہور ہی ہر واحد دس درہمی گلسرخ خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہمی سعد و فقاح اذخر
اور سازج کو شراب ریحانی مین تر کرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرلین اور پیسین پھر اوسپر گلسرخ اور اطراف
آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملاکر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملائین اور سایہ مین خشک کرین پھر سوکھانے کے بعد
پیسکر تمام بدن پر چھڑک دین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق
بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہی اور سرد مزاج والون کے مناسب ہی سنبل الطیب قرنفل حماما شاخہاے سلیخہ ہر واحد تین درہمی قسط اظفار الطیب
سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہمی شاخہاے مرزنجوش و سنبل ہر واحد چار درہمی بنی رمان کی اسکو شراب مین حل کرکے
باقی ادویہ کو آب نمام مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جونکو ہو چکا **اور دوا ہی** جو پسینہ کی بد کو دور کردیتی ہی دارچینی
سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحیرہ (یعنے وہ گل مختوم جس پر جزیرہ کی مہرین لگی ہون اور اوسکو طین قیلس
بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران گلسرخ خشک ہر واحد
تین اوقیہ خشک دوائین آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی محلول کرکے آمیختہ کرو **فصل بول اور براز**
کی بوی بد کا بیان اور ریح کی عفونت کا بیان ہی اور اوسکا علاج ان تینون چیزون مین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا
ہوتی ہی اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہی جنکی خاصیت یہی ہی کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشترغاز
اور لہسن اور حیرا اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہوتا ہی مگر جو دوا ہضم اس اثر کو دور
کرتی ہی اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کے دفع کرتی ہی جیسے مٹی کی بیٹا اور پیشاب
کو بدبو کرتی ہی اور براز کی بوے بد کو دفع کرتی ہی اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہی **فصل** بسینا ان مین

پیشاب کی بدبو کے برازکی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین البتہ مدرات جیسے بابونہ وغیرہ کہ
رائحہ بول کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے مین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہی اور اوسکا
علاج آسان ہی جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہو چکا **فصل قمل اور صیبان کے بیان مین** جو مادہ کہ ایسا ہی
کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہی یا اوسکے ہمراہ کسی امر شی مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہی کبھی تو بوجہ
لطافت اور رقت کے نفوذ کر جاتا ہی اور محلل ہو جاتا ہی اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہی جو پسینا ہوکر
بہتا ہی اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہی جو محلل ہو کر وسخ اور چرک ہو جاتا ہی اور اوسکے بعد وہ مادہ ہی جو اعلاے طبقات
مین محتبس ہو جاتا ہی کہ اوس سے خراز اور حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہی جو اندرون پایکتہ نفس
ہوتا ہی پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہی داء الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہی اگر اوسمین حرارت کمتر ہی اور
قوت سمیہ اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہی اور نہ اوسمین بسبب عفونت زائد ہو سکتی ہی اور صلاحیت اوسمین
قبول حیات کی بھی ہی تب شل کنندہ حیات موہبت سے اوسپر فیضان حیات ہوتا ہی ایسی ہی اوس سے قمل یعنے سپید جون
پیدا کر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بنکر یہ مادہ خارج ہو جاتا ہی اور کبھی ایسے مادہ سے دفعۃً بڑے بڑے جانور چپٹے چپٹے یا گول گول پیدا
ہوتے ہین جنکو صیبان کہتے ہین۔ کبھی قمل کے تولد پر غذا ہاے بد الکیموس بھی معین ہوتی ہین جو قوت سے بطرف ظاہر بدن
کی طرف متحرک ہون جیسے انجیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہی جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی
ہین خصوصاً اگر اوس تنہا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہی جیسے حرکت جماع کی۔ کبھی صفائی بدن کی
سیل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور منفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تکاثف پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو
حرکت دے کر مستحیل کردے یا ایسی نسیم کہ جو مانع استحالہ مواد ہو جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ متعفنہ کا
استحالہ ہو دے پس الغرض یہ سب اشیا مادہ قمل پر معین ہوتے ہین۔ کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہی کہ صاحب
بدن لاغر اور زرد اندام ہو جاتا ہی اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہو جاتا ہی **علاج** قمل جو بکثرت
پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع ہو اور بڑھتے ہی چلے جاوین اونکا علاج بعد تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہی خصوصاً فصد کرا لے
اور تدبیر کی اصلاح اور ان چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ
اوپر بھی مذکور ہو چکا بعد ازان ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت
نافع ہی اگر پہلے آب شور سے نہاوے اور اسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہی۔ کپڑے بدل بدل کے پہننا اور
حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین۔ کبھی مشروب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہی جیسے افسنتین کو
طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعیہ ایسی درکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن
کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے
منجملہ ادویہ موضعیہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے ایضاً برگ حماض بھی اور اوسکی بیخ یا شبت ہمراہ زیت سکیا برگ مان
یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ سبز کتان یا قصب الذریرہ اور دارچینی اور روغن قرطم لیکر ... نافع ہی اور مانع تولد

قمل ہو اور روغن ترب عجیب الاثر ہو پوست سلیخہ اور زراوند جا قرقرحا اور خطمی کی جڑ اور رخام اور جعیدہ اور انیسون اور سنکشر اور شونیز تخم انجرہ اور بیخ اسپست قرومانا ترتیب جیسے شیاف مامیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک درہم نشاستہ ہموزن سب ادویہ کے سب کو جاکر کے طلا کریں دھولی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہو اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فودنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر۔ مرارات یعنے تلخ چیزین جسوقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین۔ بخورات مین تبخیر کندش اور مویزج کی ہڑتال کے ساتھ اور خصوصًا سک کے ہمراہ اور کند ھک۔ منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہو مویزج اور حمر رنج سرخ اور بورہ ان سکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خرلق سپید او ربورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت بکے یا برگ حنظل سے رائی اور کندش دونونکو پیسکر تھوڑا سا سرکہ انیر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیسکر شستہ کر ڈالین یہ دوا قوی الاثر ہو اسیطرح وہ دوا جو مرکب ہوگی گندھک اور ہڑتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ایضًا کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قنطوریون تلخ گاو اتنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہوجاے یہ طلا بھی قوی ہو ایضًا قنطوریون جنطیانا اور ہڑتال اور روغن سوسن ایضًا مویزج اور برگ دفلی اور شب یمانی ایضًا حمام مین شیاف ماہیشا ایک جز اور ورق نصف جز قسط ایک جز نشاستہ ہموزن سب کے ہڑا سکے اور بعد خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملاکر یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہو خصوصًا جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہوچکی ہین یہ چوتھا مقالہ اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینۃ کا خاتمہ ہو

فصل ہزال یعنے لاغری کے دور کرنے کا بیان (۱) لاغری بدن مین بوجہ تھوڑے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہو جو غذا سے پیدا ہوتا ہو (۲) یا کثرت استعمال غذاے لطیف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا بھی نہین ہوتا لاغری ہوجاتی ہو (۳) یا فقط تدبیر غذاے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا ہو لاغری پیدا ہوتی ہو **مترجم** اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا النسخہ (علی ما حداہ) کا ہو وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہو اور بے ربط ہو مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو **متن** (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا مین تصرف کرتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کرسکے اور اکثر یہ فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہو (۵) یا بسبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب گھٹ جاتی ہو یا کم ہوجاتی ہو لاغری پیدا ہوتی ہو خصوصًا اگر یہ سکون اور آرام طلبی بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہوگئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کے جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہوگیا ہو بلکہ ایسے طبائع مین جذب غذاے معتدل بھی نہین ہوتا ہو (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہو کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہو طبیعت بدن کو اوس سے بغض اور نفرت ہو یعنے اوسے قبول کرکے تغذیہ بدن نہین کرتی ہو۔ چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہو قوت جذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنے بلغمی کے (۷) یا لاغری کا سبب یہ ہوتا ہو کہ طحال بوجہ ورم کے بڑھکر مزاحمت جگر کی کرتی ہو پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہو اور قوت کبد مین وہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہو (۸) یا دیدان یعنے کیڑے اندرون

بدن میں پہنچ کے جریان غذاے اعضا کو روکتے ہیں اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہی (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور
تنقیہ کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہی اور تنگی مسامات مین یا اخلاط کی حرارت سے پیدا ہوتی ہی یا اسلیے کہ مسامات
بہ سبب یبس بستہ اور منطبق ہو جاتے ہین اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرداگرد مسامات کے کسی خلط وغیرہ مین ٹھہری ہوئی
ہی اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہی اسیطرح یبس اور خشکی یا کہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہی
کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہی اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہین باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے
اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہی یا تنگی مسامات مین کسی بندش سے جیسی ہٹیرہ کے پیدا ہوتی ہی جو ہمیشہ بندھی رہے اور
مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے - خصوصاً جو لوگ تتی کھانے کے عادی ہوتے ہین اونکے مسامات
کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہی اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہین (۱۰) یا کثرت تحلل کی وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہی یعنے جسقدر
غذا لطیف اعضا کے پہونچتی ہی بوجہ ریاضت مزید کے فوراً متحلل ہو جاتی ہی اور عضو مطلوب التغذیہ مین ٹھہر نہین سکتی جیسے
بحرانی غموم یعنے رنج اور افکار مین اور امراض محللہ مین غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہی - جو بدن ایسے ہین کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے
ہین اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بذریعہ تدبیر کے بآسانی اور آسانی سے ہو سکتا ہی اور جو ابدان دیر مین لاغر ہوتے ہین اونپر فربہی کا
عود کرنا دشوار ہی اور اسکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط بالغرض ابقاے قوت اور مدارات ضعف کے ہو سکتی ہی کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال
ہو تو تحمل کر سکین اور ہضم ہو جاوے - جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہی اور تمدید یعنے کھچاؤ
اور تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسے ہی بدن مین ہی جسکی جلد نرم ہو - آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر
منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہی کہ ایسے امور کا ارتکاب نکرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہی یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی
کی برداشت کرنے پر تحمل نہین ہو سکتا ہی اور صدمات یعنے ٹکرانا اور ٹھوکرین اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی
حفاظت کرنی منع لاغری ہی - انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت
ہو یا حد حاجت الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہی - ایسی تدبیر کرنی جس سے
مجاری اعضا منتبس ہو جاوے اور نفوذ اعضا مین نکر سکے اور منحبس ہو کر غذاے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور
ہی - فربہی مین بہت سے مضار ہین کہ اونھین مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہین ہی جیسے کہ درمیان لاغری
اور فربہی کے حالت اعتدال مین ہمگی ہوتی ہی - پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہوا سے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے
کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت مین ہی جو فربہی کو لازم ہی پھر بھی احتیاط لازم ہی کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاوے گو ابھی تک
کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلئے کہ فربہی مین آفت اور ضرر دفعتہً اچانک پیدا ہو جاتا ہی چنانچہ اسکے
مقام پر مفصل مذکور ہوگا - جب بدن مین خشکی اور ہوا مین یبوست پیدا ہو جاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہی علاج
واجب ہی کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کرین اور دریافت کرین کہ اسباب دہ گانہ مذکورہ بالا مین سے کونسا امر سبب اس لاغری کا
ہوا ہی اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کرین اور ازالہ سبب مین کوشش کرین (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہی جس سے
خون غلیظ اور قوی پیدا نہین ہوتا ہی تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہی جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا پر

اقتصار کرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہو اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہو کہ وہ متحلل ہو جاتا ہو اور
جزو بدن نہیں ہوتا ہو (۲) اگر سبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہو اوسی قوت کی تحریک و تقویت
کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے۔ سوت سے
اوس مقام کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو بیدار کرتی ہو۔ کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہو کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکین
اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لائین اور جذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف
ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہو کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کی طرف سے پٹی باندھے کہ بندش پٹی کی
ایسی نہ ہو جائے بلکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کرے کہ غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاے گی اور قوت
جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور یہ مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد
اور ایذا پیدا نکرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاے ترک کرین اور پھر جب گرمی سست جاے مالش کرین (۳) اگر منافذ
کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کرین۔ اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہو جیسا کہ عنوان
مین بیان ہوا ہو اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہو اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور اسخان کے لازم
ہو جو بذریعہ سخنات ماکول یا مشروب کے پیدا ہوتی ہو اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی
مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ اینٹھ گئے ہون سب
بہتر طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نکرتا ہو یہ ہو کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان
اوسپر مستر یعنی سرخی پیدا کرنے والی چیز رکھین (۴) اگر سبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵)
اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان نکالڈالین اونکی ادویہ
جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پر
سلانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنی دلخوش کن امور سے ہر وقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور ٹھنڈے مشروبات
پلانا چاہیے کہ جملہ یہ تدابیر بحد سے مقوی قواے طبیعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور رفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی امر
سبب اسباب فربہی کا ہو۔ شراب غلیظ بھی شربا اور طعام جید الکیموس جو قوی اور متینہ قوت جاذبہ ہو کر منضم ہو جاے مسمن
بدن ہو جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہو کہ اوسمین قوت لحمی محتبس ہو جاتی ہو اور گوشت
سخت پیدا کرتی ہو اور پکایا ہوا گوشت تو لحم مترہل یعنی ڈھیلا اور متفشی یعنی پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہو جو پلپلا ہوتا
ہو۔ بط کا گوشت مسمن بدن ہو اسیطرح گوشت چوزہ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہو اسیطرح
لبوب ہمراہ شکر کے۔ بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو۔ مگر
نہانے والے کے جگر مین سدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھاکر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہو
اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنی پتھری کا ایسے لوگون زیادہ ہوتا ہو اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے
ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون اونکو مرض سدد اور حصات مین مبتلا ہونے کی اذیت ہو لیکن سب آدمی پر

یہ کلم ضرر کا حمام نہین ہر - یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہر کہ مفتحات سدہ اُ
جگر جو معروف اور مشہور ہین انکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کبر ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری
بھی استعمال کرتے رہین تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہو جاوے - عمدہ وقت حمام کا وہی ہر جو ہضم اوّل طعام کے وقت ہو کہ غذا
منحدر ہو چکی ہو - اسکے علاوہ یہ بھی ہر کہ اکل طعام حمام سے نکلکر بلا فصل اسباب فربہی سے ہر - کیا خوب تدبیر فربہی کی
اکثر آدمیون کیواسطے حمام کرنا ہر خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون - واجب
ہر کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنی جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہو چکے سوائے چند اشیائے غذا کے کہ اونکے ہضم پر
استحمام مضر ہو - خنزرین کے واسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہر - منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا
بلے کی بندش سے اوس عضو کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہر چنانچہ ابتدائے صفحہ ماقبل مین مذکور ہو چکا اور
پٹی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر کوئی عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب ہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست
لاغری سے بچا ہوا ہر اوسوقت بندش پٹی کی رسغ پر کرنی چاہیے - یا عضد تو لاغر ہر اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین
اوس وقت بندش پٹی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے - مسمنات مین سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہین -
ریاضت کی یہی قسم فربہی پیدا کرتی ہر جو نرم اور بطی ہو یعنے نرمین کیا جاے اور معتدل حد اعتدال پر اور دلک سہمے کی
جو پارچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت بند
واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہو جاے
اور مالش کی حد اسیقدر ہر کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھے اور دلک یابس لینے سوکھی مالش کرائے
بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے - تبدیل آب وہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہر اسلیے کہ اکثر آب وہوا کی
خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہر - مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کے
مالش وغیرہ سے لگائے جاتے ہین جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہر اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا
روغن جو زفت کو سیلان مین لاوے استعمال کرین کہ ٹھہر جاوے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جاوے
استعمال کرتے ہین کہ چیٹ جاوے اور جب منجمد اور بستہ ہو جاتا ہی چھوڑ لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہر اوسی
عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاوے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کر دیتی ہر - اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہر اور اگر برودت
بسبب ضعف کے عارض ہو اوسے دور کرتی ہر یا انسداد مسام کے سبب سے برودت عارض ہوئی ہو اوسے بھی زائل
کرتی ہر اور لزوجت اور سخونت پیدا کرتی ہر اور اسقدر پیوست مسامات مین ہو جاتی ہر گویا کہ مستحیل ہو گئے جزو عضو کی طرف
کہ اوس سے جدا نہین ہوتی ہر - جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہر کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور
جاڑون مین دو مرتبہ - اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی چسپیدگی عضو مین بسرعت ہوتی
ہر یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطوء کا خیال کرین - اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت
ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑ رکھنے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑ الینا لازم ہر بلکہ ہمیشہ تو اسیقدر کافی ہوتا ہر کہ گرما گرم

ادھر اسکو لگایا اور ادھر جب سرد ہوگئی چھوڑ الیا کبھی زفت کے لگانے سے پہلے دلک سریع اور خشن جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلاے زفت کرتے ہین - یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصًا اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگائین کہ عضو مہزول سرخ ہوجاے اور پھول جاے اوسکے بعد زفت کو لگائین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہو جو خلاف مقصود ہو لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانے کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگا دین جس وقت منجمد ہوجاے اور سرد ہو دفعتہً چھوڑ الینا چاہیے - اور بہتر یہ ہو کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین کسیقدر رلنج بھی ہو ڈالا جاے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین - آبہاے کبریتی اور شفری یعنے پانی زمین ہاے بے گیاہ کے یہ بھی اگر بدن پر ڈالے جائین جذب غذا ظاہر بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہو مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کردیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنے فربہ سرین ہوگیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا جسکو بوے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر ٹھنڈا پانی پہونچادے یا عضو خاص پر - بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہو جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہو کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے - اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر نہ پیدا کرے گھبرانا اور نا امید ہوکر تدبیر سے دست بردار ہونا نہ چاہیے بلکہ واجب ہو کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک و مالش کرتا رہے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اور اسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگاے کبھی سواے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہو بلکہ ادویہ محمرہ جیسے عاقرقرحا اور کبریت اور ثافسیا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہو - اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہو اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہو زیادہ تحلیل پایا جاتا ہو اور فربہی آنے مین زیادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصًا کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہو اب لازم ہو کہ ہم ادویہ متناولہ اور حقنہاے مناسب بیان کرین کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہو کہ ہضم غذا پر معین ہون اور حبس غذا کا معدہ مین کرین امعا مین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جگر تک ہو اور یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہو خصوصًا جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان اوس غذا کو بستہ کرنا عضو مہزول مین درکار ہو اور یہ اثر ادویہ مبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت بر تراشیا ہین ترتیب جید بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہدانج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دس جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پئین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہو اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہو اور مقوی باہ بھی ہو ایضًا ایک مکول ارد سمید اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکے قرص بنالین اور صبح شام کھایا کرین - یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر پیلا ٹینے پر اوسکی نصف جز قند سپید

دوسرے ترکیب ایک مسیح کو اور ہر وقت سونے کے خوب ساتھ پاکرین بیس درہم تک ترکیب جو منسوب ہی
حکیم کندی کی طرف ہے نام کیا یا لمر بید انجیر قشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیرہ گوشت تازہ و سیر
تر این جتنا پانی آوے اوسین کو ندھکے گوندھین اور پھر اوسکے قرص بنا لیں تھیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا ڈیڑھ درم کا
ہوا اسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز ایک قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترکیب جید جو نا غرمی منی کی خوشبو
سدہ باسے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار سینے مرض پلیہ سے پیدا ہوا سکے واسطے یہ نسخہ ہے ترکیب جید لیکر اوس پر
بقدر چار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جل جاوے اور ہر تیسرے روز ترکیب سے دو رطل خبث الحدید
اور ایک کف اجوائین اور ایک کف دست بابونہ اور ایک کف دست سعتر ڈالین جب دو روز رہ جاتے تو خوب ترتیب تھا مچھ
بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹے کے بعد روٹی ہمراہ مرغ کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبیذ قوی اوسکے اوپر
بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹے گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل نبیذ قوی
تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے ایضاً کتیرا اور تخم خشخاش اور
چند حبدم اور تخم ... اور کبر اور زرنباد اور بہمن سرخ اور ساشت ہر ایک ... مسکو کوٹ کر اسکے مین جوش دین اور اوسپر دو من
آب نخود شامل کرین اور ہر روز تیس درم تک تناول کرین اور ہمراہ اوسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈال کر حسو پختہ کرین
اور بعد اسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے ایضاً مغاث پچاس درم خولنجان بیس درم کتیرا پانچ درم زرنباد تین درم
لوکی کہنا مین اور سوم حصہ مجموع کے تخم سپید اور اسپغول رہیں ثلث مجموع کی اور مغز اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی
اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درم کے گرم دودھ مین اور شیرہ انگور کہ دونوں کا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کرنا چاہیے
فربہی اور کی تفصیل مین منتخب یہی لبوب ہین اور روٹیان دو املی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے
اور کسیلا علاوہ نفع فربہی کے نفع کو دور کرتا ہی اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہی اور
مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے ملبوس اور کرسنہ اور لوبیا وغیرہ یہ ایک غذا ایسی ہے گویا
بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد مکھی پکڑ کر خشک کرین اور کو ٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت
مفید ہے تدبیر جب وہ اسطے مرد عورت کے بوقت جماع لیٹنے سے مٹھ میٹھے رہتی کا وہ وہی جو اچھی طرح بستہ ہوا ہو اور نہ
اوسمین ترشی خاص کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور حیثیت اور ابھی تھی اوسی وقت اوسکی
چھاچھ لیکے شہد بنائین تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہو ایسے مٹھے کو مہر دل بقدر نصف رطل کے پی جاوے اور تین گھنٹے صبر
کرے تاکہ یہ مٹھہ خوب ہضم ہو جاوے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ملتوی رکھے اور رات کو چوزہ ہاے
فربہ مرغ کی غذائین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب قیوم وغیرہ کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا کے
استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور ریحانی بقدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے
نکل کر غذاے شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ مین تر کرے ایک شبانہ روز تک
اور پھر بعد دودھ مین ملا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین تر رکھ کرین یہ بھی جائز ہے اور اسکے بعد

بادام مقشر سپید و تخم خشخاش، قیعوق اور گندم اور جو ہر ایک بنائے ہوئے یہ سب اجزا ہر واحد تقیس (۱) درہم اور بادام مذکور بخاشش درہم سکو یکجا کرلین اور ہر روز اسی مرکب سے تیس درہم لیکر شیر تازہ یا روغن مناسب یاکھی مین پختہ کرین اور مہزول کو پلائین۔ بعدازان آبزن مین استحمام کرین کہ اسقدر کہ متحمل ہو ایضاً روغن جیسا ایک رطل پانی مین نرم آنچ سے اسقدر پکائین کہ پانی جلجائے اوسمین ایک اوقیہ قند ملاکر اور ایک اوقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسیقدر ملاکر ایک سیر جوش دین اور بطور حسو کے بناکر تناول کرین ایضاً آرد نخود اور باقلی اور جو اور چاول سکو ہموزن لیکر مسور مقشر خشخاش سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزاے مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جز شکر دوحصہ طیار کرین بھیڑ کے دودھ مین اور صبح کو تناول کرین ایضاً بھنگ کو پہلے پانی مین شبانہ روز تر کرین بعدازان پانی مین جوش پختہ کرین اوسکے بعد پانی اوسکا بقوت تمام نچوڑ ڈالین اور سایہ مین سوکھائین اور بعد خشک ہونیکے ایک ہنڈی مین بھرکر تنور مین کسی انیٹ پر رکھکر پکائین جب ہنڈی سرخ ہوجاے گویا کہ گندہ خرما ہو دوا مذکور کو ہنڈی سے نکالکر پیسین اور اسمین سے دو مثقال اور دس فتیت لیکے رب مین آمیختہ کرین جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہو اور صبح شام تین کف اسمین سے تناول کرین **دواے عجیب** بھنا باکو پانی مین بدستور سابق تر کرکے دھو ڈالین اور سایہ مین خشک کرین اور سکا اوپر اوسکے چھڑ دین اور اسقدر بریان کرین کہ پیسنے کے قابل ہوجاے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اسکے لوز مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائین اور بروقت سونے کے پانچ درہم تناول کرین۔ یہی مہزولین اور لاغر آدمی انکو کانج و عنب الثعلب ورکاہوا اور توت اور گوشت تیہو یہ سب اشیاے فربہی آور انکے لیے ہین۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے ہین اونکو علاج مرطب کی (جنکا مرض دق ہین ہم کرچکے ہین) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والون کے واسطے ہے۔ خربق سپید تودری بجاے تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ حب صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چار درہم سورنجان بزرالبنج عاقرقرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک کول پہلے دودھ مین نخود کو بھگوئین کہ پھول جاے بعدازان سایہ مین خشک کرین پھر بریان کرین اور مثل سویق کے پیسین اور سب اجزا کو یکجا کرین اور آٹھہ مغرفہ روغن گاو اوسپر ڈالین اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کرین اور اوسپر دودھ پیا کرین **دوسرا نسخہ** جو معروف ہے **حرف** ابیض آرد نخود آرد باقلا نخواہ ہر واحد ایک جز کسیلا دو جز زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جز سکو پیس کر تنور مین مثل روٹی کے پکائین اور خشک کرین اور ہموزن اوسکے خبز سمیذ اضافہ کرین اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کرین یا کسی شوربا ے روغن دار مین ڈال کر قبل از طعام کے استعمال کرین **شراب الخصیین کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمین ترشی نہو ڈالین او تین قدح اوسکے تناول کرین صبح اور شام یعنے رات کو سوتے وقت اور ہر دم ایک قدح پیا کرین اور اوسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے۔ لعبہ بربریہ سویق مین ڈال کر زیادہ نافع ہو کہ ایسے لوگون کی ترطیب کرتا ہو اور فربہی بھی پیدا کرتا ہو مگر اوسمین حرارت زیادہ ہو۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہوگئے ہون اونکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر مدقوقین سے کرنا چاہیے اوسکے بعد وہ تدبیر جو مجرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہو اور جن لوگونکو ہمراہ یبس کے برودت بھی ہو لازم ہو کہ وہ ہرم یعنے دق شیخوخت کا علاج کیا جاے حقنہ جو بکار آمد ہین وہی ہین جو گردہ کو فربہی دین جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمین تھوڑا سا گندہ ہر روز شریک ہو اور حقنہ ہاے مرکبہ اسی اثر کے باہ کے

مقام پر مذکور ہوچکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون حقنہ فربہ کہ بکرے کی سری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب
گوشت ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل مدد دھا اوسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارد اور نخود اوبلے ہوئے ہر واحد
چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اون اجزا پر ڈالین اور پھر
سبکو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاے اور سری بھی گل جائے اوسکو چھانین اور شوربا سے روغن دار تین اوقیہ اور دسم
دو اوقیہ رقیق لوزا اور آرد جو تین ہر واحد ایک وقیہ ملاکر احتقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سو رہین **فصل**
تسمین عضو عضو کی جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاون ہونٹھ اور ناک و قضیب وغیرہ کا ہر عضو
کی فربہی ممکن ہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک عضو
سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی۔ البتہ عضو خاص کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو
خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ٹھہراوین اور غذا کو طرف طبع عضو بنا اسکے پھیر دین کہ مناسبت
پیدا ہوجاے۔ اور یہ امر جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا دلک محمر یا خشونت سے پھر ادویہ محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے
اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد زفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے۔ بعض لوگ عاق بری کو جو کرتا ہے
سرخ مین قائم مقام زفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہوچکا کہ زفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے۔ مادہ کا عضو مطلوب
کے طرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہوسکتا ہے کہ عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاے اور اسی عضو کی طرف کی
راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دی جاے
اور دوسری طرف کی بند کیجاے اور یہ سبب مو بخوبی بیان ہوچکے ہین بعض اعضا کو اثمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے
اثمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہوچکا ہے۔ اطبا نے کہا
ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بیچ مین ہے
اور سخت ہوگیا ہو اوسے کاٹ ڈالین بس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنے سمٹا پن اوسکا جاتا رہیگا **فصل فربہی کے
عیوب کا بیان** حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قید ہی کے ہے کہ حرکت اور قوت یعنے برخاست
اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق مین ایسی تنگی پیدا کر دیتی ہے کہ وہ انکی روح کی اندر عروق کے دشوار ہوجاتی ہے اور
ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کے حرارت غریزی روح کی قریب بجھنے اور منطفی ہونے کے ہوجاتی ہے اور یہی سبب ہے
کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوا سے مناسب بہونچنے نہین پاتی کہ اونکے مزاجون مین فساد آجاتا ہے اور ہمیشہ خواہ اکثر اونکی
نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برآمد ہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ
اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعۃً اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثناے رہ انگی مین ایسے
خون مہلک کے خواہ اوسی کیقدر پہلے ضیق نفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہے۔ پس ایسی حالت مین انکا تدارک
بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے۔ ایسے ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی یہی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین۔ اور جو
فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئے اونھین موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتداے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہین اور یہی لوگ بعض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کے بھی ہوتے ہین ذرب یعنے اسہال کا عارض ہونا بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور یہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین بھوک اور پیاس بالکل اونمین نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ روح تنگ ہین اور انکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پہ غالب ہے اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو جاے اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع اونمین کم تر ہوتی ہے اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہے - یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جائین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے ایسے ہی فربہ زانو مرد اگر اونکا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہو کر اونکے اعضا تک غالباً نہین پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ حس کی قوت اونکی ضعیف ہے فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دینے مین اونکے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق مل سکتا نہین کہ تنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر اگر دواے مسہل نہ کی تو تحمل بھی کیا سواے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ مترتب نہو گا اسلیے کہ حار غریزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے - اور شیخ نے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہے جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصاً سن پیری مین اگرچہ بدن کا تکلیف دہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کے مانع ہوتی ہے مگر اوسکے ہمراہ جو لائق رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدید کرنا - اور بھوک لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا از قسم غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل مدس اور کوار یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین روٹی اونکو خبز خشکار اور خبز شعیر دینی ممکن ہے اور لازم ہے کہ توابل حارہ اونکی غذائین پر وقت پکانے کے زیادہ ڈالے جائین - اور ان لوگونکی تقلیل غذا پر زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اون اوصاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا سے بہت جلد آدمی سیر ہو جاتا ہے خصوصاً یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک ہی مرتبہ ہو یعنے بدفعات نہ دیا جاے اور اگر کوئی مادہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ اور درشت سے بدن اونکے متخلخل اور ڈھیلے کرنے چاہئین کپڑے خشونت دار اور کھرکھرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کے بدلے آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی فکر نہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متخلخل ہو کر یعنے سمت کر شعر بردیا ہو وہ بلس قبول غذا نکرے گا اور تحلیل معتدل سے اونکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہ تحلیل مقدمہ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا بلکہ اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلیل زیادہ ہو کہ جسقدر غذا وغیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلیل پیدا ہوگا - اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہنے اسلیے کہ جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری کا

پیدا ہوتی ہی۔ جو مزاج مورث فربہی کا کسی بدن مین ہو اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا ازالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت
معتدلہ مورث فربہی کی ہو اوسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر زائد از حد فربہی کی
دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہی اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہی اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے
ہوتی ہی اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین۔ واجب ہی کہ اونپر تحمل ریاضت سخت اور درشت کا اور
استفراغات کا کرایا جاے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنے پر
معین ہی (۱) اثر تو یہ ہی کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انعقاد یعنے بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معرض
تحلیل مین آجاتی ہی (۲) اثر یہ ہی کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اثر یہ ہی کہ خون مین حدت
پیدا ہوتی ہی کہ اوس خون کو قوت جاذبہ ناپسند کرتی ہی اور جذب بدن نہین ہوتا ہی ۔ ادویہ ملطفہ اکثر اوقات
وہی ہوا کرتی ہین جو اوجاع مفاصل مین بکار آمد مین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین
مگر وہ ادویہ معتدلہ ہونی چاہین کہ جب مختلط بہ غذا ہو جائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجیہ مواد
کی بمواضع عروق کی طرف خواہ ناحیہ بول کیطرف نکر سکین۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جگر پر ایذا کرینگی
اور اسوقت اونکا فعل اولی شروع ہوتا ہی ۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط
کرین سواے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ انعاج لاغری پیدا کرنے مین و رکار رہین عروق سے
صادر ہون ۔ یہی ادویہ ادرار حیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرنے پر معین ہین
عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے جنطیانا اور تخم سداب زراوندہ دحرج فطر اسالیون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنیکی
مخالف قوت کہربا کے ۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنیکی عجیب تر ہی اسیطرح تخم کرفس ۔ اور زراج بھی لاغری
پیدا کرتی ہی اور قوی الاثر ہی مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہی مرزنجوش بھی موثر ہی لاغری پیدا کرنے مین **مترجم**
ایک نبات ہندی جو بنام چیت چینہ مشہور ہی اور کہین کہین الجھا جھاڑ ابھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ
جاتی ہین اونکے اندر مغز نکلتا ہی جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکا کر کھانے سے سقوط اشتہا اس درجہ ہوتا ہی کہ صوفیہ
چلہ کشی کر لیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہی اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہی یہ دوا یادگار مترجم سے درج
ترجمہ ہوتی ہی **متن** مرکبات ادویہ **صفت دواے مرکب** زراوندہ دحرج ایکدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم
کے جنطیانا رومی جعدہ فطراسالیون ملح الافاعی ہر واحد تین درہم سب دوا یہ ایک خوراک ہی **دواے قوی** بسبیخ
قثاء الحمار بیخ خطمی بیخ جادشیران سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین **ایضاً** خواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ
جز مرزنجوش خشک ادر بورہ چہارم جز لک مغسول ایک جز بمقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے ۔ ادویہ ملطفہ مین
سے سرکہ اور مری نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہی اور جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہی
کہ سرکہ سے پرہیز کرے ۔ نہار اوٹھکر شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ تحلیل کرتی ہی اور عروق کو
بخارات سے بھر دیتی ہی اگر مقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اوطعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اوسکو قبول نکرینگے۔۔ اسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیرتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل
ہون قوت جاذبہ کسلمند ہوجاتی ہی اور عروق کو خوگری ہوجاتی ہی کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہی اوسے حرکت دے اور اوسے خالی کر دیتی ہین اور
بطرف امعا کے وہ غذا چلی جاتی ہی ۔۔ اور اگر ادویہ ملینہ کے ہمراہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شی نہ جائیگی
اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہوجائیگی ۔۔ منجملہ ادویہ مسخنہ شیاف اغری اور نحافت پیدا کنندہ کے تریاق بھی ہی اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ
ملح الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہی ۔ وہ اسے کرکم و معجون فلافلی او سنجبینا اور انقرویا اور دوا الکلک اور اثانا سیا اور امروسیا اطریفل صغیر
طلا کرنا دوا ون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہی جو مبرد ہین اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور انمین ادویہ مین کسیقدر
سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج ۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے ادھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہی استعمال
کرنی چاہئین ۔ واجب ہی کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور ہوائی استحمام ہو یا نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اوسکی
پائدار ہو نہ ایسا کہ فقط جذب پر اکتفا کرے اوس استحمام سے تحلیل نہ ہو سکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہئے بلکہ غذا کو روک کر
بعد استحمام سو رہنا چاہئے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا سے
سبک یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک و مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہی **فصل تہزیل اعضاے**
جزئیہ جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھہ پاؤن وغیرہ اس مرض بھی اونھین احوال اور شروط کیطرف رجوع کرنا چاہیے جو تہزیل مطلق
کے باب مین مذکور ہوچکے اور اعانت منیات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ پٹی باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا
اس عضو کیطرف آتی ہی اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو اونھین مسالک پر رکھنا کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف
مقابل عضو متاوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہی **نسخہ** اوسکا
تیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کر کے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے یا ہمیشہ طلا کرتے
رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملا کر اسیطرح بکثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہی **ایضاً**
طین حر اور ساذج دونون کو پیس کر ایک وزن شہد ملا کر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھو ڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ
ایسا ہی کرین ۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہی کہ زیرہ پیسکر سرکہ ملا کر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور مین ذرتک
سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بعد سوسن ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور
مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین ۔ اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین داخس کے**
(ہماری زبان مین بسہری داخس کو کہتے ہین) داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی قور مین پیدا ہوتا ہی اور بڑی صعوبت
پیدا کرتا ہی اور درد شدید اوسمین مولم اور ایذا دہندہ ہوتا ہی کبھی قرحہ بھی پڑ جاتا ہی اور سڑ جانے کی نوبت پہونچتی
ہی اور کبھی داخس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہی اوسوقت اونگلی کے گرجانے کا خطرہ ہوتا ہی اور بشدت
ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہی **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرنا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہی
علاج مین داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہی جو اور اقسام ورم کا ہی یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزید اور
انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہوچکا یہان بھی کرنی ضرور ہی اور ادویہ موضعیہ بتا این واجب ہی کہ اونگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ تیر شدیدالنفع ہے اور بیشک زمانہ ابتدا مین یہ دوا نافع ہے خصوصاً ہمراہ نخالہ یعنے سبوس کے یا ہمراہ سویق
جو کے اور مرہم کافوری جو کافوری شرکت سے طیار کیا جاتا ہے وہ بھی نافع ہے افیون اعاب اسپغول مین جو سرکہ مین ملا لگیا ہو وہ بھی زیادہ
نافع ہے مازو کو سرکہ مین ضماد کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسیطرح حضض ہمراہ چربک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا ترک
جاتا ہے تنہا حضض جیدالنفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادۂ عاج اور اقاقیا جسطرح چاہے ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین اسی طرح مازو شہد مین
ملاکر یہ بھی استحکام مرض کو دافع ہے اور ہمیشہ آب سرد مین او سکا ڈبو تے رہین اور تسکین درد کے واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے
اور لعاب اسپغول ایسے وقت مین بھی نافع ہے یا مازو پوست انار ترش توبال نحاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب
عنب الثعلب مین یا جلاب مین گوندھکر ضماد کرین اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمین لگنے نہ پائے بیخ
سوسن اور کندر سائیدہ تنہا یا اوسکے ساتھ کوئی اور شی اور حب الآس رب عنب الثعلب مین پختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ
جاتا ہے **دواے مزیل داخس** صبر کو گلنار اور کندر اور مازو شہد ملاکر استعمال کرین۔ یہ کچھ تعجب نہین ہے کہ مبردات ادویہ پر
اختصار کرین اسلیے کہ ادویہ باردہ جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائینگی ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو
تھکا کر ایک جگہ ٹھہرا دینگی اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داخس مین پائی جاتی ہے
اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تجفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم
مین ہاتھ ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور مکرر اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہوجاتا ہے زمانہ وسط یعنے تزید مین کندر پیسکر داخس پر رکھنا
چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلادتجی یہ بھی پسی ہوئی ایضاً لعابات لیسدار جیسا بیان اسی طرح قریب ماسے انزروت اور موساسس
اور چربک گوش جیدعلاج ہے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب پختگی ورم داخس کی شروع ہوجاے پھر آسیر تخم مرو اور بزر قطونا
دودھ ملا کر رکھنا چاہیے اور قریب زمانہ انتہا کے اور جب کہ مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت مین گوندھکر ضماد کرین
اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہوجاے اوسوقت چاک کردینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے
تاکہ جسقدر آلایش اوسمین ہے خارج ہوجاے اور بروقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کرین جو قوابض مین جیسے عدس اور
گلنار اور گلسرخ یا سویق نبق یعنے بیر کا ستو اور سویق تفاح اور سویق زعرور۔ اور تریق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسمے مفید ہے اور
جب متقرح ہوجاے بس صبر کا استعمال بہتر ادویہ سے اسیطرح کندر ہمراہ زرنیخ کے اور مرہم زنگار مرہم سپیدہ ملاکر اور انزروت
کے کپڑے مین جو شراب سے ترکیا ہوا ہو واجب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہرطرف کے چھوڑا یا کرین اور جو گوشت ناخن
چھوڑ دیا کرے اوسے کاٹ ڈالا کرین مرہم جید جسکو فولس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جز زنگار نصف جز
شہد مین ملاکر مرہم طیار کرین **ایضاً** مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملاکر داخس پر لگادین
اور خوب بندش کرین پانی اور تیل سے بچائین مرہم جید زاج سوختہ کندر ہر واحد ایکجز زنگار نصف جز مارالعسل ملاکر مرہم طیار کرین
اور داخس پر رکھین اور بیشتر جب تاکل اور سڑنا داخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال قاندیقون کا بھی ہوتا ہے جو زرنیخ اور زنگار وغیرہ سے
مرکب ہوتا ہے کیونکہ وہ قرحہ داخس کو سوکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح ہو کے بہنے لگے پس داغ
دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کرچکے تھے

اب دوبارہ بیان نہکر دیا ہے **فصل** **داء الفار اور شگافتگی ناخون کے بیان مین** اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہے یہ اعراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین جو قسم ناخن کی شکافتہ ہونیکی ایسی ہے کہ اجزاسے جادہ جدا ہونے کی نوبت پہونچے اور گوشت ناخون سے اوسکو لگاؤ پیدا ہو جاے اور چھپنے کی ایذا ہونے لگے اوسکو داء الفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور ادویہ موضعیہ بعد تنقیہ کے یہ ہین کہ اشراس یعنے بیخ خنثی کو نمک خمیرہ کے ساتھ دردی شراب ملا کر ضماد کرین یا بصل الفار کو بریان کر کے خصوصًا روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کر کے خوب استواری سے بندش کرین اور حرف اور نمک خوب کو ٹکر لگانے سے بھی نفع ہوتا ہے اور قروح ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس و نمک و دردی شراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل** **تشنج اور تعفن اور تجذم جو اظفار کو عارض ہوتا ہے** یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اونکے عروض سے ناخن پلیٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ کوئی قالع یعنے اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس واجب اوگنے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات و پایداری کا ارادہ ہوتا ہے لیکن اراد پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھیڑ جانیکے وہ بدہیئت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخن بدقطع اور بدنما ہو جاتا ہے اسلیے کہ غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہونے نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہو جاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے۔ اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقطہ اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن کر پڑتا ہے اور درد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو۔ پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہو گئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہے اسیطرح اصلاح غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے۔ جو شخص شیلرج کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکے ناخن برابر ہو جائینگے۔ اور اگر خلط سودا نے فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کر دیا ہے اوسوقت معالجات موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضعیہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اوسکے پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چونہ ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو اسیطرح ضماد کرنا ثفل فقاع کا یہ بھی ناخن کو ہموار کر دینے کیواسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برداشت اور تحمل ہاتھ کو ہوسکے موم کو گرم کر کے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین۔ صمغ سرو کا ضماد جید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے۔ بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاے وہ بھی تلیین کر دیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو مکرر سہ کر لگاتے رہین تا اینکہ ناخن نرم ہو کر آمادہ ہمواری اور درستی ہو جاے **فصل** **حیلہ ناخن اوکھیڑنے کے** یعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہو جاے اور سیطرح کے عیوب

اوسمین پیدا ہون اوسے اوکھیڑ دین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن آم جلے - صمغ سرو لیکر جو ناخن کہ خراب ہو اور دبیجی اوسمین رہا کرتا ہو اوسمین چند روز اوسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہو جاے پھر کسی سوئی وغیرہ سے اوسکی جڑ کو ادھارین تاکہ اوس سے خون کثیر برآمد ہوگا اوسکے بعد لسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ لسن کی بندش کرین کہ اسطرح وہ گر جائیگا - ہمیشہ زبیب خشک کی تضمید بھی اکثر ایسے ناخن کو تھوڑی سی تدبیر سے آمادہ سقوط کر دیتی ہو خصوصًا اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا کرنب کو چربی کے ساتھ اگر جبیک ضماد کرین - قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی کبیکج یعنے لٹومری ہو **ایضًا** دقیق بلوط اور تافسیا اور زرنیخ اور رازیانج سب کو سرکہ مین ملاکر استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد کھولا کرین **ایضًا** زنجار یعنے سبز اور زرد ہرتال اور زروگن ھک اور عاقر البطم سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھولنا چاہیے **فصل** مراعات و نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھیڑنے کے جما ہو - واجب ہو ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخون پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو نچاہیے اور ہوا لگنے بھی نپاوے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجاوے اور اوسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جائین (گویا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی ہی نہین) بہت مناسب و مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہو کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نکر دے پھر اگر ہوا کے پہونچنے کو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت کے منع کرنا مناسب ہو کسی شی سے اوس ٹوپی کو چھپا دین - اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہو کہ کنارہ ناخن کیطرف سے دوسری اونگلی سے نملے اور دیگر مقامات سے اور اونگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہو ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکے حال سے ایک ماہ کامل بے خبر ہو جائین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوب درست ناخون جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن کے برص کا بیان اور اوسکا علاج - جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصًا دقیق ترمس ملاکر ضماد کرین یہ دوا برص کو ناخن کے دور کر دیگی اسیطرح تخم کتان ہمراہ حرف کے اسیطرح تیز دوی سوختہ ہرتال سرخ اور راتینج - زفت تازہ اس مرض مین عجیب النفع ہو خصوصًا ہمراہ زرنیخ احمر کیا ہمراہ جوز السرو اور عزیز کے بھی عجیب ہو اور لیوڑا شکر تی ہو اور بیخ حماض بھی سرکہ سے طلا کیجاتی ہو **فصل** روی جو ناخن پر آجاتی ہو مازو اور بھٹکری اور بطخ کی چربی طلا کرین خواہ گندھک ملا کر استعمال کرین یا حب حبیر باریک پیسکر سرکہ ملا کر طلا کرین **فصل** مرض انطفار کوفتہ ہو جانا ناخن کا پہلے برگ آس اور برگ انار کو گرد و پیتی جو نرم ہو اوسپر طلا کرین اور بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جیسا انتشار پیدا ہو گیا ہو یا جو حصہ اوس ناخون تک پہونچا ہو اوسمین انتشار در آیا ہو لیکن ابھی ناخن منتشر ہونیکی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے **فصل** خون مردہ ناخون کے نیچے کسی صدمہ کوفتگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہجاتا ہو - اوسکا علاج دقیق کوزفت ملا کر ضماد کرنا ہو اگر اس سے آرام نہو بلکہ دستکاری کی حاجت ہو لازم ہو کہ بآسانی ناخن کو چاک کر دین اور چاک تو ریب چین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکلے اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری نکرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی و آہستگی کے ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور دنوہ پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسے دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑ گئی ہو ناخن کو ملا کر یا چاک کر کے نرمی سے ریم کو بھی نکالدین اور بدستور پھر اوسے درست کر کے باندھ دین مگر چاک کرنا گوشت تک پہونچے نہ درد شدید سے ایذا ایسی پہونچیگی کہ دوا سے زیادہ ایذا دیگی بلکہ خون بند ہی ور اوسکے نیچے باریک جھلی ناخن مین ہوتی ہو اوسقدر شگاف دینا چاہیے اور نمک گرم وغیرہ بعد ازان دیگر لگانا چاہیے و آخر علاج ہم باسلیقون ہو فقط الحمد للہ رب العالمین

تمت

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید تصدق حسین صاحب خلف الصدق مہتمم

لائق حمد و ثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال حکیم علی الاطلاق کی ہی کہ جسنے قانون مکونات مافی السموات والارض کو لفظ کن سے بنایا اور ہر ذرہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ و عناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج و ربط و اتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کنہ سے فہم رسائے عقلای جہان و فلاسفہ زمان کی ششدر و حیران ہی ہر چند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا و کامل بقراط و افلاطون و جالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا و فکر آسمان پیما سے علم تشریحات و کشف اسرار الہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین بتقیین اوسمین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہی جس جگہ انبیا و رسل علیہم الصلوۃ والسلام معترف بعجز و قصور ہون وہان کمدرک کو الف قدرت قادر قدیر سی معذور جانیے انسان ضعیف البیان کا کیا ذکر بہرحال خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست؛ بعد از ان صلوۃ بیحد و سلام بیعد کہ وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق و معالج امراض روحانی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جنکے اوس نسخہ ما و نسخہ نویس مطلب فیضان صحبت بابرکت کے آب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائے صدہا مردہ صد سالہ قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ درود و سلام اوس حضرت کے آل عظام و اصحاب کرام پر زیبا ہی کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی و اجراے احکامات ربانی مین کمال جد و جہد کی اور جان و مال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ و زلل کفر و شرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیتابانہ غرض و عوض کے بقواے فرمان واجب الاذعان کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنہون عن المنکر کے ہدایت کیا جس سے ہزارہا علیلان اسقام ضلالت و مریضان آلام غوایت نے شفاے کلی پائی صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین الطاہرین تا ابد۔ ماہران فن طبابت و کاملان و حذاقت و شناسان علوم و فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہی محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے دو علم کی محتاج کل عالم مین ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول صاحبان دانش و فرہنگ علم ابدان مقدم ہی علم ادیان پر اس دلیل سے کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہی جب تک کہ صحت نہوگی عبادت بھی بحضوری دل و بخشیت تامہ ادا نہین ہو سکتی۔ اس صورت مین علم ابدان یعنی علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہی کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر و عزت حاصل ہوتی ہی ہر چند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی و فارسی و اردو بلا واسطہ یا ترجمہ ہوکر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد و کم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہی یہ ایک نیک نتیجہ بلند حوصلگی جناب منشی مالک مطبع ہی جنکی ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم و فنون رہی ہی و فائدہ رسانی عام خلائق مد نظر ہی چنانچہ بالفعل جلد چہارم قانون شیخ الرئیس حکیم بو علی سینا کہ باتفاق حکما و اطبا زمان کے بہت معتبر اور مستند ہی اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہی ترجمہ ہوا ہی چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان و اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا منجانب مطبع اردوے معلا مین فاضل کامل طبیب حاذق والعلام مولوی غلام حسنین صاحب نے نہایت عمدگی و خوش بیانی و فصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر نایاب یعنی قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدین ہین جلد اول کلیات مین جسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور بہ نہایت صحت سے مطبع ہذا مین دو مرتبہ طبع ہوا ہی جلد ثانی مفردات مین جلد ثالث امراض جزئیہ مین جلد رابع امراض عامہ مین جلد خامس قرابادین و مرکبات مین جلد سوم سے حالی ستعد زیر طبع ہی

اور عنقریب چھپکر ملاحظہ شائقین مین گذرے گی جلد چہارم یعنے کتاب ۴ پر مشتمل ہی سات فن پر فن اول اقسام حمیات کے بیان مین اور اس فن مین پانچ مقالے ہین - فن دوسرا پیشین بینی و پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام بحران مین اس فن مین دو مقالے ہین - فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین - فن چوتھا تفرق اتصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوان جبر و کسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین - فن چھٹا سموم کے بیان مین اور اس مین پانچ مقالے ہین - فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجملی بیان زینت کا ہی اور اس فن مین چار مقالے ہین اور ہر ایک فن کے مقالون مین متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک امراض کا بیان بشرح و بسط تمام مذکور ہی باسعان نظر اگر غور کیا جاوے تو واضح ہوتا ہی کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہی جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماے متقدمین و علماء ماہرین ما بستر و قاصر ہے اوسکے مطالب عالیہ و مقاصد اکیہ کو اوکے اذہان عالیہ نہ پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجہ اوسط اور وے جنکو نہایت فہم زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر افادہ کر سکین ظاہر ہی کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادہ عام و اظہار کمال ملحوظ و مد نظر ہوتا ہی جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منظوم کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اوسیقدر اوس شخص کے علم و فضل کا شہرہ ہوتا اور سقدر زبان مشہور آفاق ہوتا ہی فی زماننا اوسقدر زمانہ موافق نہ ضروریات خود و تلاش سے فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کماینبغی توجہ ہو نہ وہ اسباب و سامان باعث استحصال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ عمر کفایت کرتی ہی کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو پس مقصود اصلی و علت غائی اون اساتذہ و علماء فضلا کی اور نام و نشان اونکا بالکل صفحہ علم سے اوٹھا جاتا تھا امرا کبراے عاقل و داناے کامل ہر علم و فن کے اسپر متفق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بلحاظ حال وقت و فہم و عقل طالبان زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہوا اوے اور انسب ہی بنا برین علے ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہو کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا بر افادہ عوام و خواہش خاص و عام اس کثیر وسیع مطبع ہر ایک مذہب یعنے اہل اسلام سنت جماعت و امامیہ و مذہب ہنود کے مختلف فرقون کے کتب علوم و فنون ترجمہ ہو کر طبع ہوا ہے اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ جاوید ہو بالفعل یہ کتاب نایاب کمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی باہتمام مہتمان و کارگذاران کی عرقریزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی گرامی مشہور نزدیک و دور منشی نول کشور مین بصحت الفاظ و نکات سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت مترجم کاغذ سفید پر بخط روشن و واضح بار دوم ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء مطابق ماہ جمادی الاخری سنہ ۱۳۱۳ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول عالم ہو بمنہ و کرمہ

اشتہار

حق تالیف ترجمہ اس کتاب کا بحق مطبع محفوظ ہی حسب منشاء ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کوئی صاحب بغیر اجازت اس مطبع کے بقصد طبع نفرماوین

المشتہر منیجر اودھ اخبار

علاج الامراض - مولفہ حکیم محمد شریف خان
مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ -
رسالہ اسارۃ سوار الطریق لطالب منہاج تحقیق
تحقیقات طب کی بطور مباحثہ ڈاکٹری و یونانی
لکھی ہی -
رسالہ دافع المنیہ ونافع البریہ فی احکام التغذیہ
لاصحاب النخمۃ والسینۃ تنقیحات تخمہ و بدہضمی رینہ کا
بیان ہی اور اسکا علاج ہی -

کتب طب اردو

تشریح الاسباب - معروف بہ مظہر العلما
مع نقشہ بروج فلکی مصنفہ حکیم قاضی الہی بخش
رسالہ زبدۃ المفردات - و نظم بارق مولفہ حکیم
سید علی حسین متخلص بہ ملیح -
زبدۃ الحکمت - فصول اربعہ مین روز مرہ چیزون
کے استعمال کا بیان ہی مولفہ حکیم قمر علی رئیس سندیلہ
مفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ ہر قسم امراض
کے نسخے مولفہ سید فضل علی بنگالی ڈاکٹر -
علاج الغربا - ایسی کوڑیون کی دوا جنسی کام
کرتی ہی مترجمہ حکیم غلام امام -
قانون عشرت - عموماً ہر قسم تپ کا علاج خصوصاً
تپ دق و تپ مزمن کا مصنفہ حکیم عشرت حسین
تحفۃ الاطبا - اسم بامسمی ہی مولفہ حکیم سید
شرف حسین خیرآبادی -
قرابادین شفائی - اردو مترجمہ حکیم
محمد ہادی حسین خان مرادآبادی
قرابادین ذکائی - فارسی مصنفہ حکیم ذکا اللہ خان
اردو مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان مرادآبادی

انیس الاطبا - تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی
مجربات اکبری - اردو ہر مرض کے نسخے انتخاب
مترجمہ حکیم واجد علی موہانی -
طب نبوی جسکا ہر نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہی
انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام الدین
رموز الحکمت - ان علامتون کا بیان جس سے
ابتداے مرض سے تا انتہا یا ردی معلوم ہوتا ہی
اور اسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی -
معالجات احسانی دلائل تشخیص امراض اور
اسکا علاج مولفہ حکیم احسان علی -
علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب
مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان -
رسالہ قارورہ شناخت رنگ و اقوام ورانجیر
بول مین عمدہ رسالہ مولفہ حکیم غلام یحیٰی -
مرکبات احسانی - بطور قرابادین ہر مرض کی
تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی
اکسیر القلوب - ترجمہ اردو مفرح القلوب جو تصنیف
حکیم محمد اکبر ہی مترجمہ حکیم محمد نور کریم -
عجالہ المسیحی - معالجہ امراض بانی و سوء ہضمی مولفہ
حکیم سید محمد ولی -
کیمیاے عناصری ترجمہ قرابادین قادری
مترجمہ حکیم محمد نور کریم -
تشریح الاجسام - علاج تمام پھوڑا پھنسی
مولفہ سید فضل علی ڈاکٹر -
مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری
مین مطابق ہر عنوان کی کتاب ابتک تالیف
نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان -

رئیس جالندھر مرزا رحم مجربات کیو تحسلاتی یا دگار بیانی
ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی سب سے بیانیہ عجائبات
طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہی جو زبان فارسی مین
تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی
جرجانی تھی اسکا ترجمہ اردو مین منجانب مطبع حکیم
محمد ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو
عام فہم مین فرمایا بارہ جلدین مین -
۱ جلد اول و دوم و سوم و چہارم یکجائی
۲ جلد پنجم و ششم یکجائی -
۳ جلد ہفتم و ہشتم و نہم و دہم یکجائی -
ضروری الطب - اردو مین تاثیر و خواص
ادویہ مفردہ جدول مین لکھے ہین مولفہ حکیم
مہتاب رائے رئیس سرک -
ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا کا
جلد اول کلیات فن طب مین مترجمہ مولوی غلام حسنین
زینت الخیل - فن معالجہ گھوڑون مین
مع تصاویر -
ایضاً - مع رنگ
فرسنامہ رنگین گھوڑون کے علاج مین بہت نایاب
کتاب ہی مولفہ سعادت یار خان رنگین دہلوی -
مجموعہ میزان الطب - اردو در رسالہ بحران خیر و نفع دلائل
۱ میزان الطب اردو ۲ - رسالہ بحران اردو
۳ - طب عزیزی - ۴ - رسالہ دلائل النبض
۵ - رسالہ دلائل البول مترجمہ حکیم مولوی
صادق علی -
تریاق مسموم - یہ نادر مستحسن رسالہ ہی سانپ کی
اقسام سانپون مین اور انکی شکلون کی تصویرات

اور جس جس سفر میں پیدا ہوتے ہیں اُسکا پتا
و نشان اور جس جس نہج سے اُنکے زہر کا علاج
از روے دوا یا منتر اور افسون کے جیسا جیسا
چاہیے لکھا ہے یہ رسالہ کمال خوبی کے سبب سے
عام پسند ہے اور مفید خلائق ۔
امرت ساگر اُردو ترجمہ یہ کتاب علم بیدک میں
جامع کلیات و جزئیات فن ہے اور معالجات میں
حاوی نسخجات آزمودہ و ممتحن ہے مزید بران
اسمین اور اور کتب بیدک مستند سے مثل
پشنک بتھری بدھری ۔ لکھوتری وغیرہ
بیدک کی کتابوں سے ترجمہ ہو کر اپنے اپنے
محل و موقع پر بڑھا کر ایک ذخیرہ علم بیدک کا
کیا فی بحال عموم انتفاع کے لیے منجانب مطبع
زبان بھاکا سے بعبارت اُردو سلیس عام فہم
حرف بحرف کمال خوبی اور حزم رسیلہ مغزی سے
ترجمہ ہوا کہ کوئی مطلب بیدک کا اور کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہیں ہوا اور جس جگہ توافق مضمون
بیدک اور طب یونانی کا پایا اُسکا ترجمہ اُسی
موافق کیا اول یہ پشنک زبان مارواڑ میں
چھپی تھی پھر بھاکا بولی میں عبارت درست
ہو کر چھپی بکرات و مرات ہزارہا جلدیں چھپکر دست
بدست شائقین اور تاجر من نے خریدیں
جو کہ علم طب بیدک مفید عام اور اشاعت علم
مفید عام کی ہر زبان میں انسب ہے سواے
فائدہ عام کے خاص یونانی طبیبوں کو شورت طبی
میں ایک قسم کی معارضت بھی ممکن ہے یہ تحفہ حق
تالیف مطبع ہذا چھپی ہے ۔

مخزن سلیمانی - ترجمہ اکسیر جو فن طب میں
کتاب اکسیر ایک اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکا
آج نظیر نہیں ہے عربی زبان میں اُسی کا ترجمہ
اُردو زبان میں کمال خوبی اور حسن سے ہوا ہے
اسمین تمام امراض اور اُنکے معالجات بہت
شرح و بسط سے لکھے گئے ہیں کہ جسکے دیکھنے سے
ماہیت اور حقیقت تحقیق امراض اور اُنکے
معالجات کی کما حقہ تحقیق ہوتی ہے یہ کتاب
قابل ملاحظہ واقفان فن طب ہے
شفاء الامراض - اُردو زبان کی عجیب
شان کی کتاب ہے کہ اُسمیں مترجم طبیب حاذق
حکیم محمد نور کریم نے بطور سوال و جواب کے
مسائل طبیہ کو لکھا ہے اور اسمین چند باب ہیں
پہلے باب میں تعریف اور اقسام علم طب و امور
طبیہ نو فصلوں میں مرقوم ہے اور دوسرا
باب احوال بدن انسان میں اور تیسرا باب
بیان اسباب ستہ ضروریہ میں چوتھا باب بیان
علامت و شناخت نبض و قارورہ و براز میں
پانچواں باب فصد میں اور شناخت گون کی
چھٹا باب بیان غذا اور دوا میں ساتواں
باب امراض خاص مختص اعضا از سرتا پا اور
اُنکے علاج آٹھواں باب بیان تپ اور اُسکے
اقسام اور معالجات میں نواں باب بیان
اورام اور بثور میں اور اُنکا علاج دسواں باب
بیان امراض جلد میں اور اُنکا علاج گیارھواں
باب بیان امراض بالوں میں اور اُنکا علاج
بارھواں باب امراض ناخن میں اور اُنکا علاج
اور تدابیر تیرھواں باب بیان [illegible] الالی
گرم سے یا باروت سے جلجانے کا علاج چودھواں
باب علاج زہر اور شناخت زہر خوردہ کی اور
اقسام زہر کی تفصیل از روے معدنیات یا
نباتات یا حیوانات کے اور جانوروں زہر دار مثل
سانپ و بچھو کے یہ کتاب نوادرات کتب
طبیہ سے ہے ۔

کتب لغات مفردات طب

مخزن الادویہ - مع تحفۃ المومنین کہ جسمیں ہر
دوا کی ماہیت طبیعت مضرات مصلحات بدل قدر
شربت افعال و خواص شرح لکھے ہیں اور اُسکے
ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ پر باستیعاب تمام
و کمال بعنوان پسندیدہ چڑھی ہے تصنیف حکیم
سید محمد حسین علوی ۔
ناصر المعالجین - یہ ملخص ہے مخزن الادویہ
کا اول میں نام دوا کا عربی فارسی اُردو تشریح
ماہیت و طبیعت و افعال و خواص ایسے ایجاز و اختصار
کے ساتھ لکھے ہیں کہ ایسا کوئی کتاب سفر و حضر
میں ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے مولفہ حکیم ناصر علی
مفردات ناصری بہ صنعت بالا اور مزید علیہ
یہ ہے کہ اسمین ایک تکملہ بڑھایا ہے مصنفہ ایضاً
معدن الشفاء سکندر شاہی ہمتا لب لباب
یونانی و بیدک ہے اور جن دوائیوں کا نام عربی
فارسی میں نہ تھا وہ خاص ہندی زبان
میں لکھا ہے یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم بودھان
نے تالیف کی ۔